تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

عبدالرحمٰن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد تا ذوالنون المصری اور اہل مشرق، اہل عراق، اہل بغداد، محدثینِ اہلِ اصبہان اور ایک جماعت جن سے مؤلف کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جیسے ۲۴۷ عظیم بزرگوں کا تذکرہ۔



امام حافظ علامہ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ نہم

عبدالرحمن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، مشہور عبادت گذار تابعین کرامؒ، ابوسلیمان دارانی، ذوالنون مصری رحمہم اللہ وغیرہم کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم:
مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاد مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2:13768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت : 488 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

.... ملنے کے پتے ....

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلّہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

حلیۃ الاولیاء

حصہ نہم دہم

ختم شد حصہ نہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء، حصہ دہم

ختم شد حصہ نہم ودہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء (حصہ نہم)

(۴۴۱) عبدالرحمٰن بن مہدی [1]

بزرگان دین میں سے ایک امام، قوی، آثار کے نقاد، احادیث کے حافظ عبدالرحمٰن بن مہدی ہیں، آپ رحمہ اللہ سنن اور آثار کے پیروکار اور قیاس آرائیوں اور خواہشات کے مخالف تھے۔

۱۲۸۱۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، ہارون بن سفیان الدیک کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن عمر قرار فرماتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیس ہزار احادیث اپنے حافظے سے لکھوائی ہیں۔

۱۲۸۱۹- ابراہیم بن محمد بن اسحٰق، یوسف بن ضحاک، خالد بن یزید خواص مخرمی کی سند سے مروی ہے، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مہدی حدیث کی خدمت کے لئے پیدا کیے گئے تھے۔

۱۲۸۲۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ھناد بن یحییٰ کی سند سے مروی ہے، ھناد فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا، عبدالرحمٰن بن مہدی اور یحییٰ بن سعید میں سے کون زیادہ فقیہ ہے؟ فرمایا عبدالرحمٰن بن مہدی۔

۱۲۸۲۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن سعید فرماتے ہیں میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ چل رہا ہوتا اور وہ کسی حدیث کو اجنبی سمجھتے تو فرماتے ٹھہرو میں اس کو لکھ لوں۔

۱۲۸۲۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی فرمایا کرتے تھے: یاد کرتے رہو کیونکہ آدمی اس وقت تک امام نہیں ہوسکتا جب تک وہ صحیح اور غلط کو نہ پرکھ سکے نیز جب تک وہ تمام چیزوں کو نہ جان لے اور جب تک وہ علم کے تمام سرچشموں سے سیراب نہ ہو جائے۔

۱۲۸۲۳- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے لئے حرام ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی بات کہے سوائے اس چیز کے جو کسی ثقہ سے سنا ہو ان کی مراد اس سے اصحاب الرائی ہیں۔

۱۲۸۲۴- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے، فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی کی ملاقات اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے سے ہو جاتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ غنیمت کا دن تھا۔ اور اپنے برابر علم رکھنے والے سے ملاقات ہو جاتی تھی تو اس کے ساتھ مذاکرہ ہوتا تھا اور اس سے علم حاصل کرتا تھا اور اپنے سے کم علم والے سے ملاقات ہو جاتی تھی تو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آتا

۱- طبقات ابن سعد ۷/۲۹۷ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۲۳. والجرح ۵/ت ۱۳۸۲. وتاریخ بغداد ۱۰/۲۴۰، والجمع ۱/۲۸۸. والکاشف ۲/ت ۳۳۶۵. وتھذیب التھذیب ۶/۲۷۹، وتھذیب الکمال ۳۹۶۹. والخلاصۃ ۲/ت ۴۲۵۹.

اوراس کو علم سکھا تا تھا اور جو ہر سنی ہوئی حدیث کو بیان کرے وہ علم میں امام نہیں ہوتا اور جو ہر کسی سے حدیث بیان کرتا ہو وہ علم میں امام نہیں ہوتا اور جو علم میں سے شاذ کو بیان کرے وہ بھی امام نہیں ہوتا۔ اور یاد کرنا (حفظ) پختگی ہے۔

۱۲۸۲۵- **ہر سنی سنائی بات بیان نہ کی جائے** .... ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے، فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کے لئے حرام ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی حدیث بیان کرے جب تک کہ اس پر پختہ یقین نہ ہو جائے اور اس کو ایسا یاد نہ کیا جائے جیسے کہ قرآن کی آیت ہو یا آدمی کا نام ہو۔ فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا جب اس سے کسی محدث کے بارے میں سوال ہوا کہ آیا وہ ثقہ ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ چھوڑو انکو نہ بڑھاؤ ان سے مجھے حدیث بیان نہ کرو۔ پوچھنے والے نے کہا کہ کیوں؟ فرمایا کہ ان کی احادیثیں پیدا ہو گئیں ہیں یعنی زیادہ ہو گئی ہیں، اور میں نے ابو عبدالرحمٰن کو اس حال میں سنا جبکہ ان کے سامنے محدثین کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اس کام کے لئے ایک قوم ہے۔ اور فرمایا کہ علم زیادہ ہے اور علماء کم ہیں۔

۱۲۸۲۶- **آدمی کھانے پینے سے زیادہ علم کا محتاج ہے** .... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یحیٰی نے فرمایا کہ میں عباس بن عبدالعظیم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے علی بن عبداللہ کو سنا فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کھانے پینے سے بھی زیادہ علم کا محتاج ہے۔

۱۲۸۲۷- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر اشعری نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ اپنے والد سے بیان کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کی خواب میں زیارت کی تو میں نے کہا کہ آپ نے کس چیز کو سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث۔

۱۲۸۲۸- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن ابی حاتم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی ابن الحسین بن الجنید نے فرمایا کہ میں نے ابن نمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث البھاء کے جاننے کے متعلق کہا، پھر ابن نمیر نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا، (راوی کہتے ہیں اگر میں یہ کہتا کہ کہاں سے سچ کہا تو ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا۔

۱۲۸۲۹- **معرفت حدیث میں ابن مہدی کا مقام** ...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن ابی اسید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن احمد ابن نضر نے، فرمایا کہ میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حدیث میں عبدالرحمٰن بن مہدی کا علم جادو کی طرح تھا۔ نعیم بن حماد نے کہا کہ میں نے ابن مہدی سے پوچھا کہ آپ سقیم حدیث میں سے صحیح کو کیسے پہچان لیتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جس طرح طبیب ڈاکٹر کو پہچان لیتا ہے۔

۱۲۸۳۰- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد ابن سلمہ نے فرمایا کہ میں نے ابو قدامہ سرخسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے ابن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی ایک حدیث کا کسی سے پوچھ لینا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں دس احادیث سے استفادہ کروں۔

۱۲۸۳۱- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سہل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے ابن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی کے لئے فتوئی دینا حرام ہے سوائے اس چیز کے

بارے میں جو اس نے ثقہ سے سنا ہو۔

۱۲۸۳۲-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ میں نے ابو قدامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی آدمی کی حدیث کو نہیں چھوڑا مگر اس کا نام لے کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

۱۲۸۳۳-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے فرمایا کہ میں نے یوسف بن ضحاک کو کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبیداللہ بن عمر قواریری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی اپنی حدیثوں کو اور اپنے علاوہ کے حدیثوں کو جانتا تھا اور یحییٰ بن سعید، انہی حدیثوں کو جانتا تھا۔

۱۲۸۳۴-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے فرمایا کہ میں نے زیاد بن ایوب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ھشیم کی مجلس میں تھے جب وہ اٹھے تو احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور خلف بن سالم نے ایک بے خوف جوان کو ہاتھ سے پکڑا اور مسجد میں لے گئے اور ان سے احادیث لکھیں اور ہم نے بھی لکھیں پس اچانک وہ عبدالرحمٰن بن مہدی تھے۔

۱۲۸۳۵-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سلیمان بن یزید بن زیاد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی خالد بن خداش نے فرمایا کہ میں اور خوبل حماد کے پاس تھے اتنے میں عبدالرحمٰن بن مہدی آکر بیٹھ گئے پھر اٹھ گئے، تو حماد نے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ اگر ایوب ان کو پالے تو ان کا اکرام کرے۔

۱۲۸۳۶-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے فرمایا کہ میں نے حسن بن محمد بن صباح کو سنا فرمایا کہ مجھے کئی لوگوں نے بتلایا کہ وہ حماد بن زید کے پاس تھے کہ ان سے کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن مہدی کہاں گئے؟ اس کے لئے ابن مہدی کے علاوہ کون ہے؟ فرمایا کہ چنانچہ عبدالرحمٰن آگئے تو انہوں نے ان سے وہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ پس جب وہ ان کے پاس سے اٹھ گئے تو فرمایا کہ یہ تیس سال یا اس کے قریب قریب سے بصرہ کا سردار ہے یا فرمایا کہ بصرہ کا مل جوان ہے۔

۱۲۸۳۷-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن ضحاک نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے حماد بن زید کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر عبدالرحمٰن بن مہدی زندہ رہے تو ضرور بالضرور اہل بصرہ سے کامل آدمی نکلے گا۔

۱۲۸۳۸-ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جنازے میں شامل تھے جس میں عبیداللہ بن حسن عنبری بھی تھے جو اس زمانے میں بصرہ کے قاضی تھے اپنی قوم میں ان کا مقام تھا اور لوگوں میں ان کی بڑی قدر تھی اس نے ایک چیز کے بارے میں بات کی جس میں غلطی کر گئے میں اس وقت جوان تھا میں نے ان سے کہا کہ اے میرے باپ اس طرح نہیں ہے اثر لاؤ میرے گرد لوگوں کا اضافہ ہو گیا تو عبیداللہ نے لوگوں سے کہا کہ ان کو چھوڑ دو، پھر مجھے کہا کہ کس طرح صحیح ہے؟ چنانچہ میں نے اس کو بتلایا، تو کہا کہ اے لڑکے تو نے سچ کہا، تب میں چھوٹا بن کر تمہارے قول کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۲۸۳۹-ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا اور حال یہ تھا کہ ان کی مجلس میں ایک آدمی ہنسا جسکو انہوں نے سن لیا تو فرمایا کہ یہ ہنسنے والا کون ہے؟ کئی دفعہ یہ کہا پھر ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا تو وہ انکی جانب آئے تو انہوں نے کہا کہ علم حاصل کرتے ہوئے ہنستے ہو؟ دو مرتبہ یہ فرمایا، میں ضرور تمہیں دو مہینے تک حدیث بیان کروں گا پس لوگ کھڑے ہو گئے اور

چلد یئے۔

(راوی کہتا ہے) مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کبھی عبدالرحمٰن بن مہدی کو قہقہے کے ساتھ زور سے ہنستے ہوئے دیکھا ہو سوائے تبسم کے اگر ڈر ہوتا کہ یہ ہنسی ان پر غالب آ جائے تو منہ کو بند کر دیتے تھے اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا کہ ایک آدمی سے کہا کہ میں یہ کام نہیں کروں گا پھر اس آدمی نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ نہیں کروں گا انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے قسم تو نہیں کھائی تھی تو فرمایا کہ یہ زیادہ سخت ہے اگر قسم کھاتا تو کفر کرتا۔

۱۲۸۴۰- ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث کا فتنہ مال کے فتنے سے زیادہ سخت ہے اولاد کا فتنہ حدیث کے فتنے سے ملتا جلتا ہے کتنے ہی آدمی ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ خیر کا گمان کیا جاتا ہے جنکو حدیث کے فتنے نے جھوٹ پر برانگیختہ کیا۔

۱۲۸۴۱- **جہمیہ سے ترک معاملات**...... ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن جعفر رازی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن ابواسود نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا جبکہ یحیٰی بن سعید قطان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ نکاح کا معاملہ کرنے والا نہیں ہوں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں اور اگر ان کا کوئی آدمی میرے پاس میری باندی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجے تو ان کے ساتھ نکاح نہیں کراتا۔

۱۲۸۴۲- ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صالح ولید نرسی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کے ہجروں میں ایک کتاب دیکھی جس میں ایک آدمی کی حدیث پر نشان لگایا گیا تھا تو میں نے پوچھا کہ اے ابوسعید آپ نے ان کی حدیث پر نشان کیوں لگایا ہے؟ فرمایا کہ مجھے یحیٰی نے خبر دی کہ یہ جہم کی رائے کا قول کرتا ہے تو میں نے اس کی حدیث پر نشان لگایا۔

۱۲۸۴۳- **قرآن کریم غیر مخلوق ہے**...... ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ھمیں حدیث بیان کی احمد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مہاجر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ راستے پر چلو اور نہ ان سے نکاح کا معاملہ کرو۔

۱۲۸۴۴- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن زیاد، سبلان نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے پوچھا کہ جو یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میری طاقت ہوتی تو میں پل پر کھڑے ہو کر ہر گزرنے والے سے اس بارے میں پوچھتا اگر وہ یہ کہتا کہ مخلوق ہے تو میں اس کی گردن اڑا دیتا اور اس کو پانی میں پھینک دیتا۔

۱۲۸۴۵- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے فرمایا کہ میں نے فضل بن اسحٰق دوری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو یہ گمان کرے کہ قرآن مخلوق ہے اس سے توبہ طلب کرو، اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گردن کو اڑا دو اس لئے کہ وہ قرآن کا کافر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام فرمایا کلام کرتے ہوئے (النساء ۱۶۴)

۱۲۸۴۶- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم نے، انہوں نے کہا کہ

ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ لوگوں نے ان کے پاس جہمیہ کا ذکر کیا جو کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے تو فرمایا کہ بلاشبہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کو نفی کریں ۔اور قرآن تو کلام اللہ ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ (وکلم اللہ موسیٰ تکلیما) (النساء ۱۶۴)

۱۲۸۴۷-ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد بن عمر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ ان سے اصحاب الاہوا کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جب تک بدعت کی طرف بلانے والے اور اس میں جھگڑا کرنے والے نہ ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے سوائے دوقسموں کے جہمیہ اور رافضیہ ،اس لئے کہ جہمیہ کتاب اللہ کا انکار کرتے ہیں اور روافض صحابہ رسول ﷺ کی تنقیص کرتے ہیں۔

۱۲۸۴۸-ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے ،انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ ان کے پاس جہمیہ کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ انہوں نے اس آدمی کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔تو اس نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے ان کو گوندا پھر اس گوندے ہوئے مٹی کو اپنے دونوں ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے بنایا۔تو عبدالرحمٰن بن مہدی کہنے لگے کہ اگر یہ بادشاہ مجھ سے مشورہ طلب کرے جہمیہ کے بارے میں تو میں یہ مشورہ دونگا کہ ان سے توبہ کروائے اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے گردنوں کو مارے۔

۱۲۸۴۹-ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن حیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد ،بن عمر واور محمد بن سہل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا کہ وہ جعفر بن سلیمان ھاشمی کے اولاد میں سے ایک نوجوان سے فرمارہے تھے کہ اپنی جگہ بیٹھو، چنانچہ وہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ سب لوگ منتشر ہو گئے تو پھر ان سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اس قصبے میں جو اختلاف اور بدعات ہیں اسکو تو تم جانتے ہو اس لئے معاملہ ہمیشہ کمزور رہتا ہے جب تک کہ آپ لوگوں تک نہ پہنچے یعنی بادشاہ تک پس جب آپ لوگوں تک پہنچتا ہے تو جلالت والا اور عظیم ہو جاتا ہے۔اس نے کہا کہ اے ابوسعید وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ پروردگار کے بارے میں کلام کرتے ہو اور ان کا وصف بیان کرتے ہو اور تشبیہ دیتے ہو۔لڑکے نے کہا کہ جی ہاں اے ابوسعید۔ہم نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں انسان سے خوبصورت اور اولیٰ کسی چیز کو نہ دیکھا، چنانچہ وہ صفت میں کلام کرنے لگ گیا پس عبدالرحمٰن نے ان سے فرمایا کہ اے بیٹے ٹھہرو! یہاں تک کہ ہم مخلوق میں سب سے پہلی چیز کے بارے میں بات کریں اگر ہم مخلوق سے عاجز آ گئے تو خالق سے ہم زیادہ عاجز ہوں گے۔

فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے ایک حدیث کے بارے میں شعبہ نے شیبانی سے فرمایا کہ میں نے سعید ابن جبیر کو سنا، انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول " لقد رایٰ من آیات ربہ الکبریٰ "

ترجمہ "تحقیق انہوں نے دیکھا انکے پروردگار کی بڑی نشانیوں میں سے (النجم :۱۸) کے بارے میں فرمایا کہ جبرئیل امین کو دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں چنانچہ لڑکا اسکی طرف دیکھنے لگا تو عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ اے بیٹے میں اس مسئلے کو تمہارے لئے آسان کر دیتا ہوں اور پانچ سو ستانوے پر تم سے کم کرتا ہوں، مجھے بیان کرو ایسی مخلوق کا وصف جس کے تین پر ہوں اور تیسرے پر کو اس جگہ کے علاوہ کسی جگہ میں جوڑ کر بتاؤ جہاں اللہ تعالیٰ نے دو پر جوڑ رکھے ہیں تا کہ میں جان لوں، چنانچہ لڑکے نے کہا کہ اے ابوسعید ہم مخلوق کی

صفت سے عاجز ہوئے اور ہم خالق کے وصف سے زیادہ عاجز ہیں پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس سے رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۲۸۵۰- **اہل بدعت کی توقیر سے ممانعت**......ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس اہل بدعت میں سے ایک قوم کا ذکر ہوا اور عبادت میں انکی مشقت جھیلنے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو صرف اس چیز کو قبول فرماتے ہیں جو امر اور سنت کے موافق ہو پھر یہ آیت تلاوت کی۔ (ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم) (الحدید ۲۷) پس قبول نہیں کیا ان سے یہ بلکہ ان کو اس پر توبیخ کی گئی۔ پھر فرمایا کہ طریقت اور سنت کو لازم پکڑو۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا کہ وہ اصحاب الرائی اور اصحاب اہواء کے پاس بیٹھنے کو ناپسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مجالست اور ممارست کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ پس میں نے کہا کہ کیا تم جائز سمجھتے ہو ایسے آدمی کے بارے میں کہ اس کی خصومت ہو اور ارادہ کرے کہ اپنا وعدہ پورا کرے کے ان کے پاس آئے؟ تو فرمایا کہ نہیں ان کے پاس آپ کا جانا یہ انکی توقیر ہے اور صاحب بدعت کی توقیر کرنے والے کے بارے میں جو کچھ آیا ہے وہ آیا ہے۔

۱۲۸۵۱- **حرام مال کا حکم**..........ابونعیم اصفہانی، (عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس حال میں کہ ان کے پاس کسی قوم کا تذکرہ ہوا جنہیں شمر یہ کہا جاتا ہے ابوشمر کے ساتھیوں میں سے کہ وہ لوگ اس طرح کہتے ہیں تو فرمایا عبدالرحمٰن نے کہ انکا یہ قول کتنا ہی خبیث ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کوئی کپڑا خریدے اور اس میں ایک درھم یا ایک دانق حرام کا ہو تو انکی نماز قبول نہیں ہوتی، اور اگر کوئی آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اور انکی مہر میں ایک درھم حرام کا ہو تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوتی اس کے ساتھ وطی کرنا حرام ہے۔ اور کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے دوسرے آدمی کے چاقو پر انکی اجازت کے بغیر بکری ذبح کی یا چاقو کی قیمت حرام تھی تو وہ بکری مردار ہے اور میں نے ان کے قول سے زیادہ اخبث قول نہیں دیکھا پس ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت اور سلامتی مانگتے ہیں۔

۱۲۸۵۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو عبدالرحمٰن بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس موجود تھا درآنحالیکہ انہوں نے بغداد کے ایک آدمی سے باندی خریدنے کا ارادہ کیا جب وہ آدمی اٹھ کر چلے گئے تو انکو بتایا گیا کہ اس آدمی نے رائے میں کتابیں وضع کی ہیں اور یہ بدعت کی ہے۔ تو کہنے لگے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ان کی شر سے۔ اور وہ جب ان کے پاس آتے تھے تو انکو اپنے بہت قریب کرتے تھے پھر اب جب وہ انکے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بیمار تھے چنانچہ اسے سلام کیا پس انہوں نے جواب نہ دیا۔ پس وہ بیٹھ گئے۔ اس سے کہا کہ اے فلاں یہ کیا ہے جو مجھے آپ کے متعلق پہنچا ہے؟ کہ آپ نے کتابیں بدعت کی لکھی ہیں یا کہا کہ آپ نے رائے میں کتابیں لکھی ہیں، تو اس نے ارادہ کیا کہ ابوحنیفہ کے بارے میں سوالائے کہ ذریعے انکی قربت حاصل کرے چنانچہ کہنے لگے کہ اے ابوسعید میں نے یہ کتابیں وضع کی ہیں ابوحنیفہ پر رد کرنے میں تو آپ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ پر آثار رسول اللہ ﷺ اور آثار صالحین کے ذریعے رد کیا ہے؟ کہنے لگا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ پر آثار رسول اللہ ﷺ اور آثار صالحین کے ذریعہ رد کرتے (تو اچھا ہوتا) اور رہا وہ جو آپ نے کہا کہ نہیں اتباع کرتا ہوں حرمت کا آپ کے ہاں اگر چہ اس کے ذریعے ہو یا اس کے ذریعے ہو۔ چنانچہ وہ باتیں کرتا ہوا چل پڑا، تو آپ نے ان سے کہا کہ حرام ہے آپ کے لئے کہ بات کرو یا قدرت حاصل کرو میرے گھر میں پس وہ اٹھا اور چلا گیا۔

۱۲۸۵۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد عبدالرحمٰن بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے

پوچھا کہ ابوحنیفہ سے وہ آثار جو بیان کرتے ہیں اور جو حق کے موافق ہوں لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں کوئی کرامت نہیں۔ اسلام کی طرف آیا اس کو حلقہ درحلقہ توڑتا ہے، ان سے کوئی چیز قبول نہیں کی جاتی۔

۱۲۸۵۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھ عبدالواحد بن زیاد نے کہا کہ میں نے زفر بن ہذیل سے کہا کہ کیا تم لوگوں نے تمام حدود اللہ کو معطل کر دیا؟ پس ہم نے کہا تم سے کہ اس میں تمہاری دلیل کیا ہے؟ تو تم لوگ کہنے لگے کہ ''ادر ؤالحدود بالشبهات'' یہاں تک کہ جب حدود میں سب سے بڑی حد تک پہنچے جو حضور ﷺ کا قول ہے کہ'' لایقتل مؤمن بکافر ''تو تم لوگوں نے کیوں کہا کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے گا؟ جس سے منع کیے گئے تھے اس کو کرلیا اور جس کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا اسکو چھوڑ دیا۔ یہ اور اسی طرح کا کلام کیا، اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد بن الحسن جو کہ صاحب رائے ہیں پر داخل ہوا تو ان کے پاس ایک کتاب پڑی ہوئی دیکھی میں نے اسے اٹھایا اور اس میں دیکھا تو اچانک وہ اس میں غلطی کر گئے تھے اور غلط پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ کیڑے کے بارے میں ابوخلدۃ عن ابوالعالیہ کی حدیث ہے (اس کیڑے میں) جو دبر سے نکلتا ہے اور اس اس کی اصل تاویل کے علاوہ تاویل کی تھی اور اس پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ تو اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ کیسا ہے؟ پس میں نے انکو بتلایا تو کہنے لگا کہ تو نے سچ کہا، اور ایک قینچی منگوائی اور اپنی کتاب سے اتنے اتنے ورقے کاٹ دیئے۔

۱۲۸۵۵- ابونعیم اصفہانی (عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے درآں حالیکہ ان کے پاس اصحاب رائے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ'' ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل وأضلوا كثيرا وضلوا عن سواء السبيل '' (المائدہ ۷۷) ترجمہ: اتباع نہ کرو ایسی قوم کی خواہشات کا جو گمراہ ہو گئے ہیں پہلے سے اور بہت سوں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

۱۲۸۵۶- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد، محمد بن یحیٰی بن مندہ، رستہ) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہا گیا کہ بلاشبہ ں نے فلاں پر رد کرتے ہوئے سنت میں کتاب تصنیف کی ہے۔ تو عبدالرحمٰن نے کہا کہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کے ذریعے رد کیا ہے؟ کہا گیا کہ کلام کے ذریعے فرمایا کہ اس نے باطل کا رد باطل کے ذریعے کیا۔

۱۲۸۵۷- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا درآنحالیکہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابوسعید مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہو کہ مالک ابوحنیفہ سے زیادہ جانتے تھے، تو فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ وہ ابوحنیفہ کے استاذ یعنی حماد بن ابی سلیمان سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا جبکہ ان کے پاس ابوحنیفہ کا ذکر ہوا فرمایا کہ (ليحملوا اوزارهم كاملة يوم القيامة ومن اوزار الذين يضلونهم بغير علم الاساء مايزرون '' (النحل: ۲۵)

اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوحنیفہ تو یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ علم کیا ہے۔

۱۲۸۵۸- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ ناپسند نہ کرتا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے گی تو میں یہ تمنا کرتا کہ اس شہر میں کوئی بھی ایسا نہ رہے جو مجھ میں واقع نہ ہو جائے اور میری غیبت نہ کرے، اس لئے کہ اس نیکی سے زیادہ کونسی نیکی آسان ہے جسکو آدمی قیامت کے دن اپنے اعمال نامہ میں پالے کہ اسکو کیا ہو اور اس کے بارے میں جانتا نہ ہو۔

۱۲۸۵۹- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا

اس حالت میں کہ اس نے اپنی زمین فروخت کرنے کا ارادہ کیا پس دلال نے کہا کہ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ آپ کو ایک جریب کے عوض ڈھائی سو دینار دیئے گئے لیکن دیکھا خراب زمین کی طرف اور جڑیں نکلی ہوئی کھجوروں کی طرف اگر اس کو کھاد دیا ہوتا تو مجھے امید ہے کہ ایک جریب پچاس دینار کی زیادتی کے ساتھ فروخت کرتا۔ اور حالت یہ تھی کہ زیادہ تر چار ہزار دینار ایک لاکھ درہم ہوتے تھے، میں اور آپ کا غلام چلتے ہیں اسکو کھاد دیتے ہیں پھر فروخت کرتے ہیں اور شاید کہ آپ اس کو نہیں دیکھتے ہو، تو وہ غصہ ہوئے اور کہا کہ چار ہزار دینار؟ میں اللہ سمیع علیم کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے (لایستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب "(المائدۃ۔۔۔۱۰۰)

نہیں، اس طرح نہیں ہوگا، اور میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ نہ لاکھ دینار۔

۱۲۸۶۰-ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں جمعہ کے دن جامع مسجد میں بیٹھا کرتا تھا تو لوگ میرے پاس بیٹھ جاتے تھے تو اگر زیادہ لوگ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی تھی اگر کم ہوتے تو مجھے غم ہوتا تھا تو میں نے بشر بن منصور سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بری مجلس ہے اس کی طرف نہ لوٹنا فرمایا کہ پھر میں کبھی نہ لوٹا اس مجلس کی طرف اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو ایک دن سنا اور حالت یہ تھی کہ مجلس قائم ہوگئی اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو انہوں نے فرمایا کہ اے قوم میری پشت کو نہ روندو۔ اور میرے پیچھے نہ چلو اور ٹھہر گئے اور فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالاشہب نے الحسن سے فرمایا کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا کہ بلاشبہ احمق کے پیچھے جوتوں کی آہٹ بہت کم اس کے دین کو چھوڑتا ہے اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا اور میں ان کے پاس حاضر تھا ان کے سامنے اہل مسجد میں خزاعہ کے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا گویا کہ وہ ان میں واقع ہوا یا کہا گیا کہ انہوں نے کہا کہ میں اعمش کے بارے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تو قوم نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ پس اچانک ہم نے دیکھا کہ وہ آدمی آ گیا جب اس نے سلام کیا تو ان کو خوش آمدید کہا اس کو قریب کیا اپنے پاس بٹھایا اس کیلئے خندہ رو ہوگیا لوگ ان سے چلے گئے تو میں نے کہا کہ اے ابوسعید کیا تو نہیں جانتا کہ جس آدمی کو آپ نے پاس بٹھایا تھا وہی تھا جس نے آپ کی غیبت کی اور آپ کو آڑے ہاتھوں لیا؟ تو کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم" (فصلت : ۳۴)

۱۲۸۶۱-ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) یحیٰی بن عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ایک رات قیام کیا اور وہ ساری رات کو (عبادت سے) زندہ کرتا تھا جب صبح ہوئی تو اپنے آپ کو بستر پر گرادیا اور صبح کی نماز سے سوتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا تو فرمایا یہ وہ جرم ہے جو اس بستر نے مجھ سے کروایا چنانچہ اس نے اپنے پر یہ لازم کیا کہ دو مہینے تک اپنی جلد اور زمین کے درمیان کسی چیز کو حائل نہیں بنائے گا پس ان کے ران سارے زخمی ہوگئے۔ اور میں ایک مرتبہ عبدالرحمٰن کے گھر گیا اچانک وہ غسل کر کے نکلا اور رو رہا تھا تو میں نے کہا کہ ابوسعید تمہیں کیا ہوگیا فرمایا کہ میں اس طرح پڑھنے اور ایسی چیزوں سے سب سے زیادہ نفرت کرنے والے لوگوں میں سے تھا پس مجھے مصیبت نے مجبور کیا یہاں تک کہ میں نے پانی پر کچھ پڑھ کر اس پانی سے غسل کیا اور اس کی حالت یہ تھی کہ رو رہا تھا۔

فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی شیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

۱۲۸۶۲-ابونعیم اصفہانی، (احمد، عبدالرحمٰن) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی نہیں الا یہ کہ ان سے مجھ پر ندامت اس سے کم تھی سوائے عمار بن یاسر کے اس لئے کہ بلاشبہ وہ اپنے معاملے پر قائم رہا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے پاس چلا گیا۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے خراب ہوئے ہوں کیا

ان دنوں میں جماعت چھوڑ سکتا ہے فرمایا کہ نہیں ایک نماز بھی نہیں اس کیلئے مناسب نہیں ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرے۔

اور فرمایا کہ عبدالرحمٰن کے پاس حاضر ہوا اس صبح جس دن انکی بیٹی کی رخصتی ہوئی تو وہ نکلے اذان دی پھر ان کے دروازے کے پاس آئے اور کہا جاریہ سے کہ ان دونوں کو کہو کہ نماز کے لئے نکلیں تو عورتیں اور لڑکیاں نکلیں اور کہا کہ سبحان اللہ! یہ کیا چیز ہے فرمایا کہ جب نہیں نکلیں گے تو میں ہٹوں گا نہیں چنانچہ وہ نکل گئے جب عبدالرحمٰن نے نماز پڑھ لی۔ اور ان کے پاس محدثین کا تذکرہ ہوا تو فرمایا کہ اس کام کے لئے ایک قوم ہے علم بہت زیادہ ہے اور علماء کم ہیں اور میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤمن میں اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے بعد جھوٹ سے زیادہ سخت کوئی خصلت نہیں اور وہ نفاق کی سخت ترین صورت ہے۔ اور میں نے عبدالرحمٰن سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایسے آدمی کے ساتھ مشارکت کرتا ہے جو دین کے بارے میں ثقہ نہ ہو۔ تو فرمایا کہ ایسا نہیں کرو اور اس کے ساتھ میل جول بھی نہ کرو اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہیں کوئی خبیث یا حرام کھلائے گا اور میں نے ان سے دریافت کیا غصب شدہ زمین کے بارے میں یا کوئی غصب شدہ قریہ جو کسی قوم کے ہاتھ میں ہو کہ کیا میں اس سے طعام خرید سکتا ہوں؟ فرمایا کہ نہیں میں نے کہا اگر سفر میں ہو اور مناسب سمجھے کہ اس قریہ میں آجائے تو؟ فرمایا کہ میں اس قریہ میں اترنے کو پسند نہیں کرتا اور نہ اس میں نماز پڑھنے کو۔

۱۲۸۶۳- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ:

ان سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو موت کی تمنا کرتا ہے؟ تو فرمایا کہ میں اس میں کوئی ہرج نہیں سمجھتا ہوں جب آدمی اپنے دین پر فتنہ آنے کے خوف سے موت کی تمنا کرے لیکن کسی مصیبت یا فاقہ یا اسی طرح دوسری چیزوں سے موت کی تمنا کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر عمرؓ اور ان کے بعد والوں نے بھی موت کی تمنا کی ہے اور میں نے ان کو سنا درآنحالیکہ ہم عبدالوہاب کے جنازے سے واپس آرہے تھے، فرمایا کہ میں فتنے کا بو سونگتا ہوں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اس سے مقدم کرے اور میں نے انکو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے دو بھائی تھے وہ دونوں مرگئے اور جو شر ہم دیکھ رہے ہیں اسکو اپنے سے دور کیا اور ہم ان کے بعد باقی رہے اور نہیں رہا میرا کوئی بھائی سوائے اس آدمی یحیٰ بن سعید کے، اور آج کسی پر رشک نہیں کیا جاتا سوائے مؤمن پر ان کی قبر میں۔

۱۲۸۶۴- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ، محمد، عبدالرحمٰن) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے فرمایا کہ وہ حدیث جو آئی ہے (دع مایریبک الیٰ مالا یریبک) چھوڑ واس کو جو تجھے شک میں ڈالے ان تک جو تجھے شک میں نہ ڈالے تو میں نے کہا کہ کیا کہتے ہو ابوحنیفہ اس امر کے بارے میں؟ فرمایا کہ لے لو اسکو جو تجھے شک میں نہیں ڈالتا یہاں تک کہ نہ پہنچے تمہیں وہ چیز جو تجھے شک میں ڈالے یعنی حلت۔

۱۲۸۶۵- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن ہر سال حج کرتے تھے ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہیں وصیت کی جو انہوں نے قبول کی اور اس کے یتیموں کی نگرانی کرنے لگے اور حج چھوڑ دیا، اور میں نے عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بسا اوقات میں نے مالدار آدمی کو حکم دیتا کہ سائل کو درہم یا چند درہم دے دو پھر بھول جاتا کہ ان کو لوٹا دوں اسکی وجہ سے ساری رات جاگتا رہتا اور تحقیق میں ان یتیموں کے بارے میں مبتلا ہوا ہوں پس میں نے یحیٰ بن سعید سے چار سو دینار قرض لئے اور اس کی ضرورت انکی زمین وغیرہ کی مصلحت کی وجہ سے پڑی، اور میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ مجھ سے ایک حج کا موسم خالی جائے اور مجھے گمان ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں تیار کرتا تھا اور حج میں دیتا تھا۔

مسنداً بیان کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ائمہ اور اعلام سے اور تابعین میں سے بھی بڑی تعداد کو پایا ان میں سے المثنیٰ، سعید، ابوخلدہ، یزید بن ابی صالح، داؤد بن قیس صالح بن درھم اور جریر بن حازم ہیں۔ ان سے ان ائمہ نے بھی روایت کی ہے جن سے انہوں نے روایت کی۔ اور انہوں نے روایت کی ہے مالک بن انس اور حماد ابن زید سے بھی۔ اور بڑے بڑے اعلام میں جنہوں نے ان

سے حدیثیں روایت کی ہیں ابن المبارک، یحیٰ بن قطان، ابوداؤد طیالسی، عبداللہ بن وہب اور فریابی ہیں۔

۱۲۸۶۶-استحاضہ کا حکم ....ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن جعفر نے کہا اس میں کہ ان پر پڑھا گیا اور مجھے اجازت دی، ہارون بن سلیمان خزاز، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعد، زہریؒ، عمرۃ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ ام حبیبۃ بنت جحش نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور ان کو سات سال تک استحاضۃ ہوتا رہا تو آپ ﷺ سے اسکی شکایت کی اور اس بارے میں حکم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے لیکن یہ رگ ہے لہذا آپ غسل کریں اور نماز پڑھیں اور وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی اور نماز پڑھتی تھی چنانچہ وہ ٹپ میں بیٹھتی تھی تو خون کی سرخی پانی پر بلند ہوتی تھی، پھر وہ نماز پڑھتی تھی۔[1]

۱۲۸۶۷-ابونعیم اصفہانی (حبیب بن الحسن، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعید، زھری، ھند بنت الحارث) حضرت ام سلمۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر تک مصلے پر بیٹھ جاتے تھے۔[2]

۱۲۸۶۸-ابونعیم اصفہانی، (محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، یعقوب دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعید، عن ابیہ، عمر بن ابی سلمۃ، عن ابیہ) ابوہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کا نفس معلق ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے قرض کو اتار دے۔[3]

۱۲۸۶۹-ابونعیم اصفہانی، (علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، ابوبکر بن اسحٰق بن خزیمہ، بندار عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن نافع، ابن ابی نجیح، مجاہد) ام قریبہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہؓ کو ایک ہی برتن سے ایک بڑے تھال میں جس میں آٹے کا اثر تھا غسل کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۸۷۰-ابونعیم اصفہانی، (محمد بن احمد بن جعفر، الحسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمرؒ، عبدالرحمٰن بن مہدی ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن رفیع، عن عبید بن عمیر) حضرت عائشہؓ سے اور وہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حلال نہیں ہے مسلمان آدمی کا خون سوائے ان تین میں سے ایک کی وجہ سے، زنا کرنے والا المحصن، پس اسکو رجم کیا جائے گا۔ ایسا آدمی جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا پس اس کو قتل کیا جائے گا، ایسا آدمی جو اسلام سے نکلے اور اللہ اور رسول سے محاربت کرے۔[4]

۱۲۸۷۱-ابونعیم اصفہانی احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن مسلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسماعیل بن مسلم کے سلسلہ سند سے ابومتوکل ناجی سے روایت کرتے ہیں کہ جارود نے قدامہ پر گواہی دی کہ انہوں نے شراب پی لی ہے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیا تمہارے ساتھ دوسرا گواہ ہے؟ کہا کہ نہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جارود میں تو تمہیں مجلود ہی دیکھتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنے داماد پر تو پردہ ڈال دیا اور مجھے حد لگائی پس علقمۃ وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ کیا خصی کی شہادت جائز ہے؟ فرمایا خصی کو کیا ہوا کہ ان کی شہادت جائز

۱۔ مسند الامام احمد ۶/۴۳۴. والمصنف لعبد الرزاق ۱۱۶۴.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۲۶. وفتح الباری ۲/۳۳۶، والسنن ابی داؤد ۱۰۴۰. ومسند الامام احمد ۶/۳۱۰

۳۔ سنن الترمذی ۱۰۷۸، ۱۰۷۹. وسنن ابن ماجۃ ۲۴۱۳. والمستدرک ۲/۲۶، ۲۷. ومسند الامام احمد ۲/۴۴۰، ۴۷۵. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۶/۴۹، ۷۶، ۹/۲۵. والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۳۳. والترغیب والترھیب ۲/۶۰۶.

۴۔ صحیح البخاری ۹/۶. وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب ۶، وفتح الباری ۱۲/۱۰۱.

نہ ہو، تو علقمہ نے کہا کہ میں نے اسکو شراب کی قے کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شراب کی قے نہیں کرتا جبکہ پی نہ لیا ہوتا چنانچہ ان کو کھڑا کیا اور حد لگا دی۔

۱۲۸۷۲- ابونعیم اصفہانی احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عقبہ، نافع کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب آدمی نے کہا کہ مجھ پر کعبہ تک کی مشی ہے، تو یہ نذر ہے چنانچہ ان کو چاہیے کہ کعبہ تک مشی کرلے۔

۱۲۸۷۳- ابونعیم اصفہانی (حسن بن انس بن عثمان انصاری، احمد بن حمدان عسکری، یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسرائیل، اسماعیل السری، عن ابیہ) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں، ''یوم ندعوا کل اناسٍ بامامھم'' (الاسراء:۷۱) ترجمہ: اس دن ہم بلائیں گے تمام لوگوں کو ان کے پیشوا کے ساتھ فرمایا کہ: لوگوں میں سے ایک کو بلایا جائے گا پس دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دے دیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز تک لمبا کر دیا جائے گا اور چہرے کو روشن کر دیا جائے گا اور ان کے سر پر موتیوں کا ایک تاج رکھا جائے گا جو چمکتا ہو گا چنانچہ ان کے ساتھی دیکھیں گے تو دور سے دیکھ کہیں گے اے اللہ ہمیں بھی یہ دیدیں اور ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما۔ فرمایا کہ وہ آدمی ان کے پاس آکر کہے گا کہ خوشخبری سن لو کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کے لئے یہ ہے۔ اور رہا کافر تو ان کو بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ دیا جائیگا چہرہ سیاہ کر دیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز لمبا کر دیا جائیگا آدم علیہ السلام کی لمبائی، اور آگ کا تاج پہنایا جائے گا ان کے ساتھی ان کو دیکھ کر کہیں گے، ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں یہ نہ عطا کرنا چنانچہ وہ اسے لے کر ان کے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے یا اللہ اس سے پناہ میں رکھیں۔ تو وہ انہیں کہے گا کہ اللہ تم کو دور کرے اس لئے کہ تم میں سے ہر ایک کے لئے اس طرح ہے۔[1]

۱۲۸۷۴- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی بن مندہ، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسرائیل، ابی اسحٰق کے سلسلۂ سند سے براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ:

۱۲۸۷۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب عبدالرحمٰن، ابان بن یزید، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا حج اور عمرہ کیا جائے گا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد۔[2]

۱۲۸۷۶- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ابان بن خالد، عبیداللہ بن رواحہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس ابن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھے گئے سوائے سفر سے واپس آنے اور باہر جانے پر۔

۱۲۸۷۷- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ابان بن خالد، عبیداللہ بن رواحۃ، اسود بن شیبان) خالد بن سمیر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہمارے پاس عبداللہ بن زیاد آیا لوگوں میں سے کچھ لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے

۱۔ سنن الترمذی ۳۱۳۶. والمستدرک ۲/۲۴۳. وصحیح ابن حبان ۲۵۸۸. والترغیب والترھیب ۴/۲۸۵. ۴۱۵.

۲۔ صحیح البخاری ۲/۱۸۲ والمستدرک ۴/۴۵۳. ومسند الامام أحمد ۳/۲۷. ۶۴، وصحیح ابن خزیمۃ ۲۵۰۷.

تو میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے پایا کہ رسول اللہ ﷺ نے امراء کا لشکر ترتیب دیا اور فرمایا کہ زید بن حارثہ کو لازم پکڑو، اگر وہ شہید ہو گئے تو جعفر کو اگر وہ بھی شہید ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ انصاری کو، تو جعفر اٹھے اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے تو یہ ڈر نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر عامل بنائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو اس لئے کہ تم نہیں جانتے ان میں سے کونسا خیر ہے۔[1]

۱۲۸۷۸- ابونعیم اصفہانی، (ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، ایمن بن نائل) حضرت قدامہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے یوم النحر میں رسول اللہ ﷺ کو رمی الجمار کرتے ہوئے دیکھا آپ سرخی مائل اونٹنی پر تشریف فرما تھے نہ مارنا تھا نہ ہٹانا تھا۔

۱۲۸۷۹- ابونعیم اصفہانی، (ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوموسیٰ، ابن مہدی، اسامہ بن زید، زید) ان کے جدامجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ابوبکر صدیقؓ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ اپنی زبان کے کنارے کو پکڑ کر حرکت دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ بلاشبہ اسی نے مجھے ہلاکت کے گھاٹوں میں اتار دیا۔

۱۲۸۸۰- احمد بن اسحٰق، حسن بن جهم، موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوہ، ابوبکر بن محمد، داؤد بن ابی ھند، مکحول) ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرائض فرض کئے ہیں چنانچہ ان کو ضائع مت کیجئے۔ اور حدود مقرر کئے ہیں ان سے تجاوز نہ کریں اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کے قریب نہ جائیں اور کچھ چیزیں بغیر بھولے ہوئے تم پر رحمت کرتے ہوئے چھوڑ دی ہیں چنانچہ ان سے بحث نہ کریں۔[2]

۱۲۸۸۱- ابونعیم اصفہانی (محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، بکیر بن ابی السمیط، قتادہ، عبداللہ بن تائبہ) روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے فرمایا'' کہ بلاشبہ جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو یہ تمام مخلوقات کی درود ہے اور جب الحمدللہ کہتا ہے تو یہ ایسا کلمہ شکر ہے کہ جب تک بندہ یہ نہ کہے کبھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔ اور جب ''لا الٰــہ الا اللہ'' کہتا ہے تو یہ ایسا کلمہ اخلاص ہے کہ جب تک بندہ یہ نہ کہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ ان سے کسی عمل کو کبھی قبول نہیں کرتا۔ اور جب اللہ اکبر کہتا ہے زمین وآسمان کے درمیانی فضا کو بھر لیتا ہے۔ اور'' لا حـول ولا قـو ۃ الا بـاللہ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے اسلام لایا اور جھک گیا۔

۱۲۸۸۲- ابونعیم اصفہانی، (حبیب بن الحسن، محمد بن الحسن بن شہریار، یوسف بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، بشر بن منصور، ثور بن یزید) خالد بن معدان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ روزانہ صدقہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوق پر کسی چیز کا صدقہ کرتا ہے یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ صدقہ کرے۔

۱۲۸۸۳- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی ابوعقیل بشر بن عقبہ) ابونضرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے دور میں ایک غلام کو لقط ملا چنانچہ اس نے اپنے کو خرید لیا اور پھر اس کی طرح جمع کیا پھر عمر بن الخطابؓ کے پاس آ کر عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین میرا ایک قصہ ہے اس میں دیکھیں۔ کہا کہ میں ایک مملوک غلام تھا مجھے ایک لقطہ مل گیا میں نے اس سے اپنے آپ کو خرید لیا پس میں آزاد ہوا پھر اس کی طرح مال مجھے ملا جو کہ آپ کے سامنے ہے، تو اس بارے میں

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۹۹/۵، ۳۰۰، ومجمع الزوائد ۵۶/۶. وفتح البارى ۱۱/۷. ودلائل النبوة ۳۶۷/۴. وطبقات ابن سعد ۳۲/۱/۳.

۲۔ المستدرک ۱۲۲/۲، والسنن الكبرى للبيهقى ۱۳/۱۰. وفتح البارى ۲۶۶/۱۳. والمطالب العالية ۲۹۰۹. ومشكاة المصابيح ۱۹۷.

آپ کی کیارائے ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے آزاد کرنے کا ارادہ کیا، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کے آزاد ہونے کی اجازت دی اور مال کو لے کر بیت المال میں جمع کر دیا۔

۱۲۸۸۴-ابونعیم اصفہانی، (احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابیہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ثابت بن قیس ابوغصن، ابوسعید المقبری) روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ دن روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اب افطار نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے تو قریب نہ تھا کہ روزہ رکھیں مگر جمعہ میں سے دو دن اگر وہ آپ کے روزوں میں ہوتے اور اگر نہ ہوتے تو ان کا روزہ رکھتے اور مہینوں میں سے کسی مہینے میں اتنے روزے نہ رکھتے تھے جتنے کے شعبان میں رکھتے تھے تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ جب روزہ رکھتے ہیں تو قریب نہیں ہوتا کہ افطار کر دیں اور افطار کرتے ہیں تو قریب نہیں ہوتا کہ اب روزہ رکھیں سوائے دو دنوں کے اگر وہ آپ ﷺ کے روزوں میں داخل ہوں ورنہ ان دو دنوں کا روزہ رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ کونسے دو دن؟ میں نے کہا کہ پیر اور جمعرات، آپ نے فرمایا کہ یہ دو دن ایسے ہیں کہ ان میں اعمال اللہ تعالیٰ پر پیش کئے جاتے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو اور میں روزہ سے ہوں میں نے کہا کہ میں نہیں دیکھتا ہوں آپ ﷺ کو کہ کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوں جتنے کہ شعبان میں رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ رمضان اور رجب کے درمیان لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں حالانکہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اعمال رب العالمین کے پاس اٹھائے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل اٹھالیا جائے درآنحالیکہ میں روزہ سے ہوں[1]۔

۱۲۸۸۵-ابونعیم اصفہانی، ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن، ابوشعیب الحرانی، علی بن عبداللہ المدینی، الحسن بن انس بن عثمان انصاری، احمد بن حمدان عسکری، علی بن عبداللہ المدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، جریر بن حازم، الحسن کے سلسلۂ سند سے، عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں وہ) رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ امارۃ نہیں مانگو اسی لئے کہ اگر وہ تجھے دی گئی مانگنے سے تو تم اس کے سپرد کئے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے دی جائے تو تمہاری اسمیں مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی یمین کا حلف اٹھاؤ اور پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھو تو اپنی یمین کا کفارہ دو اور وہ کرو جو خیر اور بہتر ہے[2]۔

۱۲۸۸۶-ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن مہدی، جعفر بن زیاد، اسماعیل بن ابی خالد) شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ قراء کا عیادت کرنا مریض کے گھر والوں پر اپنے مریض کے مرض سے زیادہ سخت ہے کہ وہ اپنے دنوں کے علاوہ میں آتے ہیں اور اپنے وقت کے علاوہ تک بیٹھتے ہیں۔

۱۲۸۸۷-ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، جریر بن عبدالرحمٰن، عمارۃ بن القعقاع) روایت کرتے ہیں ابوزرعہ بن عمر بن جریری سے فرمایا کہ پہلی چیز جو قلم سے لکھی جاتی ہے کہ بلاشبہ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں جو توبہ کرے انکی توبہ کو قبول کرتا ہوں۔

۱۲۸۸۸-ابونعیم اصفہانی (عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوالاشہب جعفر بن حیان، ابونصر کی سند سے ابوسعید سے روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ: میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔ کوئی قوم ہمیشہ پیچھے ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو پیچھے کر لیتا ہے[3]۔

۱۲۸۸۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمۃ، انس بن سیرین کی

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۰۱/۵. وفتح الباری ۲۱۵/۴. والترغیب والترهیب ۱۱۶/۲.

[2] صحیح البخاری ۱۵۹/۸، ۱۸۴، ۷۹/۹. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۳، وفتح الباری ۶۱۶/۱۱، ۶۴/۱۳.

[3] صحیح البخاری ۱۸۲/۱. وفتح الباری ۲۰۴/۲، وکنز العمال ۲۰۶۴۹، ۲۳۰۰۸.

سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی۔

۱۲۸۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، بندار، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمۃ، ابوالزبیر کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کالے رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے تھے۔

۱۲۸۹۱- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن، حماد بن زید، ثابت کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع تھے لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور مدینہ منورہ میں کوئی گھبراہٹ ہوئی تو لوگ آواز کی جانب نکلے چنانچہ ان کو راستے میں نبی کریم ﷺ واپس آتے ہوئے ملے جو ان سے پہلے ہی پہنچ گئے تھے اور گھبراہٹ کی تفتیش کی ابوطلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی کمر تھا اس پر کوئی زین نہ تھی۔ آپ کی گردن میں تلوار تھی اور آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہ ڈرو۔ اور گھوڑے کو کہا کہ ہم نے اسکو سمندر پایا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ تو دریا ہے۔

۱۲۸۹۲- ابونعیم اصفہانی قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، الحسن بن ابی جعفر، موسیٰ بن عقبہ، ابوسلمہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی ایسے عمل کا تکلف نہ کرے جس کی طاقت نہ رکھتا ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے یہاں تک کہ تم ہی تھک جاؤ قریب کرو اور ٹھیک ٹھیک کرو۔

۱۲۸۹۳- ابونعیم اصفہانی، الحسن بن احمد بن صالح السبیعی، علی بن عبدالحمید الغضایری، محمد بن عبدالاعلیٰ الصنعانی، عبدالرحمٰن بن مہدی، الحسین بن زیاد، یحییٰ بن سعید الحمصی، ابراہیم بن محمد، الضحاک حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرو اور تم میں سے بعض بعض سے علم نہ چھپاؤ اس لئے کہ علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے زیادہ سخت ہے۔[۱]

۱۲۸۹۴- ابونعیم اصفہانی، ابوہ، الحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، فضل بن موسیٰ مولیٰ بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ موسم سرما عبادت کرنے والوں کے لئے غنیمت ہے۔

۱۲۸۹۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، الحارث بن عمیر، ایوب کی سند سے محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے بعد اصحاب نبی ﷺ میں سے حج کے مناسک کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے ابن عمیر تھے۔

۱۲۸۹۶- ابونعیم اصفہانی، (جعفر بن محمد، ابوحصین الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، عبدالرحمٰن بن مہدی، حبیب بن ابی حبیب، عمرو بن ھرم) جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو صدقۃ الفطر لیتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کھاتا ہے۔

۱۲۸۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ محمد بن احمد بن حسن، ابوشعیب الحرانی علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، حوشب بن عقیل، العبدی کی سند سے عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں ابوہریرہؓ کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے ان سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یوم عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع کیا۔

۱۲۸۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ) حضرت عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

۱۔ أمالی الشجری ۱/ ۴۹، وتاریخ بغداد ۱/ ۳۵۷، ۶/ ۳۸۹، والاحادیث الضعیفة ۷۸۳، والترغیب والترهیب ۱/ ۱۲۳، وکنز العمال ۲۸۹۹۹، ۲۹۲۸۵.

کوئی چیز اللہ پاک سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔[1]

۱۲۸۹۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، خالد بن سلمۃ، انس بن سیرین کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی فرمایا۔

۱۲۹۰۰- ابونعیم اصفہانی محمد بن حمید، الحسین بن ابی عیسیٰ، الحسن بن عنبر، ابوحیثمہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، بکیر السلمی، نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ غسل ان پرواجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے۔

۱۲۹۰۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن جعفر، زیاد بن محمد، حسن بن محمد بن احمد بن جعفر، زیاد بن محمد، حسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، خالد بن ابی عثمان القرشی، ایوب بن عبداللہ بن یسار، ابن ابی عقرب کہتے ہیں کہ میں نے عتاب بن اسید کو سنا اور وہ کعبہ کو ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا کہ مجھے نہیں پہنچا میرے کسی عمل سے جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا سوائے دو گرہ دار کپڑوں کے جسکو میں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کیسان کو پہنایا۔

۱۲۹۰۲- ابونعیم اصفہانی، عبدالملک بن الحسن المعدل، یحیٰ بن محمد الجبائی، یحیٰ بن معین، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن قیس العواء، موسیٰ بن یسار کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ موجود تھے اس وقت ہمارا مہر دس اوقیہ ہوتا۔

۱۲۹۰۳- ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، ابومعشر الدارمی، محمد بن خلاد، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن قیس، ابراہیم بن عبداللہ بن حسن، ابوہ، ابن عباسؓ کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین چیزوں سے منع کیا۔ سونے کے انگوٹھی بنانے سے اور میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا اور یہ کہ میں قرأت کروں اس حالت میں کہ میں رکوع یا سجدہ کرنے والا ہوں اور قسی کپڑے اور کسم کے رنگ شدہ کپڑوں سے منع کیا۔[2]

۱۲۹۰۴- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن ابی الفرات، ابراہیم صائغ کی سند سے عطاء سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی کے بارے میں کہ اس نے کہا کہ میں اپنے گھر کے ولیدہ کو ہدیہ کروں گا پھر اپنے یمین سے عاجز ہوگیا تو انہوں نے فرمایا کہ مینڈھا ہدیہ کرے۔

۱۲۹۰۵- ابونعیم اصفہانی (احمد، ابویحیٰ، رستہ، عبدالرحمٰن، داؤد بن عبدالرحمٰن) کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبداللہ کو اس حالت میں کہ ہم بیت اللہ کا طواف کررہے تھے اور ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا اعرابی مہاجر امامت کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ جب وہ نیک آدمی ہے تو اس کے امامت کرنے میں کیا نقصان ہے؟

۱۲۹۰۶- ابونعیم اصفہانی (ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، ابن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن عبدالرحمٰن، ابوحنتم شہر بن حوشب کی سند سے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کہ اے لوگو! تمہیں کس چیز نے اس بات پر ابھارا کہ جھوٹ میں مسلسل پڑتے رہو جیسے کہ پروانے آگ میں پڑھتے رہتے ہیں۔ پس جھوٹ سارا کا سارا ابن آدم پر حرام ہے سوائے تین خصلتوں کے ایک وہ آدمی جو بیوی کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولے، دوسرا وہ آدمی جو جنگ کے دھوکے میں جھوٹ بولے، تیسرا وہ جو دو مسلمان آدمیوں میں صلح کرنے کے لئے جھوٹ بولے۔[3]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب التوبة باب ٦، ومسند الامام أحمد ٦/٣٥٢.

٢۔ نسائی ٢/٢١٧، ٨/١٦٧.

٣۔ الكامل لابن عدى ١/٥٤. ومجمع الزوائد ١/٢٤٢.

۱۲۹۰۷- ابونعیم اصفہانی ، ابوبکر بن مالک ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، ابوہ ، عبدالرحمن بن مہدی ، ربیع بن اسلم محمد بن زیاد کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

۱۲۹۰۸- ابونعیم اصفہانی احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، ابوہ ، عبدالرحمن بن مہدی ، زائدۃ ، مختار بن فلفل کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم وہ دیکھ لو جو میں نے دیکھا تو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا، اور آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا کہ جب آپ نماز پڑھائیں تو رکوع اور سجدے میں آپ سے سبقت کریں۔ اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے نماز سے فارغ نہ ہوں اس لئے کہ میں تمہیں آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔[۱]

۱۲۹۰۹- ابونعیم اصفہانی ، حبیب بن الحسن ، یوسف القاضی ، محمد بن ابی بکر ابن مہدی ، زائدۃ ، سدی ، عبداللہ البہی) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا یہ چھوٹی جائے نماز مجھے دیدو جبکہ آپ نے اس پر نماز کا ارادہ فرمایا: تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میں تو حائضہ ہوں۔ فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔[۲]

۱۲۹۱۰- ابونعیم اصفہانی ، احمد بن محمد بن الھیثم تستری ، یحییٰ بن معاذ بن الحارث ، عمرو بن علی ، عبدالرحمن بن مہدی زائدۃ ، اشعث بن ابی الشعثاء ، ابوہ مسروق کی سند سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ اچک لینا ہے جو کہ شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔

۱۲۹۱۱- ابونعیم اصفہانی ، احمد بن عبیداللہ بن محمود ، عبداللہ بن وہب ، حفص الرمالی ، عبدالرحمن بن مہدی ، زائدۃ ، سماک کی سند سے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں سورہ قاف پڑھتے تھے اور آپ ﷺ کی نماز اس میں مختلف ہوتی تھی۔

۱۲۹۱۲- ابونعیم اصفہانی ، مخلد بن جعفر ، جعفر الفریابی ، علی بن عبداللہ ، عبدالرحمن بن مہدی ، زائدۃ ، عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور بدترین آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بدترین صف پہلی ہے اور بہترین آخری ہے۔ اور فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو آپ اپنی آنکھیں نیچی رکھو اور ازار کی تنگی کی وجہ سے مردوں کی شرمگاہ کو نہ دیکھو۔[۳]

۱۲۹۱۳- ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن خلاد ، حارث بن ابی اسامہ ، ابوعبید قاسم بن سلام ، عبدالرحمن بن مہدی ، زہیر ، زید بن اسلم کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جو کہ قریب ہے کہ ایک بھی جانے والا نہ ہو۔[۴]

۱۔ صحیح مسلم ۴۴۵، وسنن أبی داؤد ۶۲۱، وسنن الترمذی ۱۳۴، وسنن ابن ماجة ۶۳۲، ومسند الامام أحمد ۲/۴۵، ۷۰، ۸۶، ۱۱۲، ۲۴۵، ۶/۱۰۱، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۴، ۱۶۰، ۱۷۹، ۲۱۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۱۸۶، وسنن الدارمی ۱/۱۹۷، والمطالب العالیة ۱۱۲، والمصنف لابن أبی شیبة ۲/۳۶۵، والمصنف لعبد الرزاق ۱۲۵۸.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۹۱، ۴/۱۵۲، وسنن أبی داؤد، کتاب استفتاح الصلاة باب ۵۰، وسنن الترمذی ۵۹۰، والسنن الکبری للبیهقی ۲/۲۸۱، وصحیح ابن خزیمة ۴۸۴، ۹۳۱، والمستدرک ۱/۲۳۷، والمصنف لعبد الرزاق ۳۲۷۵. وفتح الباری ۲/۲۳۴.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۳، ۲۹۳، ۳۸۷، والسنن الکبری للبیهقی ۲/۱۶، وصحیح ابن حبان ۳۸۵، ۴۱۷، وصحیح ابن خزیمة ۱۶۹۳. والمصنف لابن أبی شیبة ۲/۵۴.

۴۔ صحیح البخاری ۸/۱۳۰، ومسند الامام أحمد ۲/۷۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، والسنن الکبری للبیهقی ۹/۱۹، وسنن الترمذی ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، وفتح الباری ۱۱/۳۳۳.

۱۲۹۱۴-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، ابویحیٰ، عبدالرحمن بن محمد، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، زہیر بن محمد، العلاء بن عبدالرحمن، ابوہ کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو اس لئے کہ نذر اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتا اس سے تو بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔[1]

۱۲۹۱۵-ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحق، ابویحیٰ رازی، عبدالرحمن بن عمر رستہ، عبدالرحمن بن مہدی وابوداؤد، زمعہ بن صالح، سلمۃ بن وھرام وطاوس کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ غلاف سے کسی افضل چیز میں علم نہیں اٹھایا گیا۔

۱۲۹۱۶-احمد بن اسحق، محمد بن عباس بن ایوب، حفص بن عمر ریانی، عبدالرحمن بن مہدی، زربان بن ابی زربان، زربان کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو سنا آپ نے فرمایا: فتنہ جب متوجہ ہوتا ہے تو عالم اس کو پہچان لیتا ہے۔ (لیکن جاہل نہیں پہچان پاتا) اور جب فتنہ ختم ہوجاتا ہے تو ہر جاہل اس کو پہچان لیتا ہے۔

۱۲۹۱۷-ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن خلاد، حارث، ابوعبید قاسم بن سلام، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان بن سعید، اسماعیل سدی، رفاعہ القتبانی کی سند سے عمرو بن الحق سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی آدمی کو خون کا امان دے کر قتل کیا تو میں اس قاتل سے بری ہوں اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔[2]

یہ حدیث غریب ہے ثوری کی حدیث کے مقابلے میں، اس میں ابوعبدالرحمن بن مہدی متفرد ہیں۔

۱۲۹۱۸-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، ابی اسحق، سعید بن جبیر کی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی بھی چوپایہ کو ظلماً قتل کرنے سے منع کیا۔

سلیمان بن احمد نے کہا کہ اس حدیث میں ابوعبدالرحمن بن مہدی متفرد ہیں۔

۱۲۹۱۹-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی سفیان کی سند سے ابواسحق سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی مگر رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک اپنے ہاں کے لوگوں میں ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔[3]

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے اس میں عبدالرحمن نے تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۲۰-ابونعیم اصفہانی۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، ابن مہدی، سفیان، ابواسحق، سعید بن ابی کریب کی سند سے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاکت ہے وعدے کی خلافت ورزی کرنے والوں کی آگ سے۔[4]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔

۱۲۹۲۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، عبدالرحمن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان ابواسحق، ابوالاحوص حضرت عبداللہ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب النذر باب ۲، وسنن الترمذی ۱۵۳۸، وسنن النسائی ۷/۱۶. ومسند الامام أحمد ۲/۲۶۳، والسنة لابن أبی عاصم ۱/۱۳۷، والدر المنثور ۱/۳۵۱.

۲۔ سنن ابن ماجة ۲۶۸۸. ومجمع الزوائد ۶/۲۸۵، والاحادیث الصحیحة ۴۴۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۴۹، ومجمع الزوائد ۱۰/۷۶. وأمالی الشجری ۱/۶۵. والترغیب والترهیب ۲/۴۰۴.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة ۲۹، وصحیح البخاری ۱/۲۳، ۳۵، ۵۲، ۵۳، وفتح الباری ۱/۱۴۳، ۱۸۹، ۲۶۷، ۲۹۵.

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام سے ابتداء کرنے والا کاٹنے سے بری ہے۔[۱]

یہ ثوری عن ابی اسحٰق کی حدیث سے غریب ہے گویا کہ غیر محفوظ ہے۔

۱۲۹۲۲-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، یوسف القاضی بن ابی بکر، ابن مہدی، سفیان، ابوقیس، عمرو بن میمون کی سند سے حضرت مسعود سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۲۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی بن مندہ، بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان کی سند سے ابواسحٰق خیثمہؒ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے والد کا نام عزیز تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔

۱۲۹۲۴-ابونعیم اصفہانی ابومحمد بن حیان، حامد بن شعیب، شریح ابن یونس، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابواسحٰق حارثہ بن مضرب کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ بدر کے دن ہم میں سے حضرت مقداد کے علاوہ کوئی فارس نہ تھا اور میں نے اپنے کو دیکھا کہ ہم میں سے کوئی کھڑا نہ تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے آپ ﷺ درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے رو رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہوئی۔

اس حدیث کو ان الفاظ میں ثوری سے صرف ابن مہدی نے ہی روایت کیا ہے۔

۱۲۹۲۵-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان، ابواسحٰق، مصعب بن سعد، ابوہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔[۲]

یہ ثوری اور ابواسحٰق کی حدیث سے غریب ہے۔ہم نے اسکو صرف ابن مہدی کے حدیث سے لکھا ہے۔

۱۲۹۲۶-ابواسحٰق بن حمزہ، علی بن اسماعیل، ابوموسیٰ، ابن مہدی، سفیان، ابوزبیر کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے گھر میں رات کو سفر سے جائے یا ان کے ساتھ خیانت کرے۔[۳]

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔عبدالرحمٰن اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۲۷-ابواسحٰق بن عمر، ابراہیم بن ہاشم، ابراہیم بن عرعرۃ، ابن مہدی، سفیان، حبیب یعنی ابن ثابت، عطاء کی سند سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ طلوع شمس سے پہلے رمی الجمار نہ کرو۔[۴]

یہ ثوری عن حبیب کی حدیث سے غریب ہے۔ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۲۸-ابواسحٰق بن حمزہ، علی بن اسماعیل، ابوحفص بن مہدی، سفیان، جہضم کی سند سے عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (ان ترک خیراً الوصیۃ للوالدین والاقربین) البقرۃ:۱۸۰) اس کو آیۃ المواریث نے منسوخ کر دیا ہے۔

یہ ثوری کے حدیث سے غریب ہے صرف ابن مہدی کی حدیث سے ہم نے اس کو لکھا ہے۔

۱۔ کنز العمال ۲۵۳۰۱. والجامع الکبیر ۱۰۲۷۲. ۱۰۲۷۳.

۲۔ صحیح البخاری ۲۰۰/۴. ۳۶/۵، ۹۷/۷، ۹۸. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۸۹، وفتح الباری ۱۰۶/۷، ۵۵۱/۹، ۵۵۵.

۳۔ مسند الامام أحمد ۱۷۵/۱، ۳۰۲/۳، ۳۱۰، ۴۵۱. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۵۲۳/۱۲، ۵۲۴.

۴۔ سنن الترمذی ۸۹۳، وسنن ابن ماجۃ ۳۰۲۵، ومسند الامام أحمد ۲۳۴/۱، ۲۷۷، ۳۲۶، ۳۴۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۵/۱۱. ۳۸۵، ۳۹۸، وسنن الدارقطنی ۲۷۳/۲.

۱۲۹۲۹-ابوالحسین محمد بن المظفر ، محمد بن اسحٰق بن عیسیٰ بن فروخ ، زید بن اخزم ، عبدالرحمٰن بن مہدی ، سفیان ، اعمش ، ابوصالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا اور نہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی'' فلا تعلم نفس ما أخفی لهم من قرة اعین ''الآیۃ السجدۃ: ۱۷'' ترجمہ پس نہیں جانتا کوئی نفس جو کچھ ان کے لئے پوشیدہ رکھا گیا ہے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے ۔[۱]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے ابن مہدی اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۰-محمد بن المظفر ، محمد بن عبدالحمید الفرغانی ، عمر بن شبۃ ، عبدالرحمٰن بن مہدی ، سفیان ، اعمش ابوصالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرۃ اسلام پر پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے والدین اسکو یہودی نصرانی بناتے ہیں۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے عبدالرحمٰن نے اسکے ساتھ تفرد کیا ہے ۔[۲]

۱۲۹۳۱-محمد بن المظفر ، محمد بن محمد بن سلیمان ، بندار بن بشار ، عبدالرحمٰن بن مہدی ، سفیان ، اعمش ، ابوصالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ ایک بالشت تک میری قربت حاصل کرتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ ایک گز میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں ۔[۳]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۳۲-سلیمان بن احمد ، احمد بن علی بن جارود ، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ ، ابن مہدی ، سفیان ، اعمش ابوصالح حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے ، یہ ثوری کی حدیث غریب ہے ابن مہدی نے اسکے ساتھ تفرد کیا ہے ۔[۴]

۱۲۹۳۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر ، عباس بن محمد بن مجاشع ، محمد بن ابی یعقوب ، عبدالرحمٰن بن مہدی ، سفیان ، ابوہ عبادۃ ، رفاعۃ محمد بن سلمہ کی سند سے حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنے پڑوسی کے بغیر سیر نہیں ہوتا ۔[۵]

یہ حدیث غریب ہے ۔ ہم نے اس کو عمر بن الخطابؓ کی اسناد سے صرف یہی حدیث لکھی ہے ۔ عبدالرحمٰن اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۴-عبداللہ بن محمد ، عباس بن محمد ، محمد ، عبدالرحمٰن بن مہدی ، سفیان ، اعمش ، ابوسفیان ، جابر کی سند سے ابوسعید خدریؓ سے روایت

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴۳۸، ومسند الحمیدی ۱۱۳۳. والترغیب والترهیب ۴/ ۵۲۱، ۵۵۷. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۵۶۸، ۱۰/ ۵۳۵، ۵۵۰. والدر المنثور ۵/ ۱۷۶.

۲۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۱۸. ۶/ ۱۴۳. وصحیح مسلم، کتاب القدر ۲۲، ۲۳، وفتح الباری ۸/ ۵۱۲، ۱۱/ ۴۹۳.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۳۱۵، ۴/ ۱۰۶. والترغیب والترهیب ۲/ ۳۹۳، ۴۷۷، ۴/ ۱۰۳. وفتح الباری ۳/ ۳۸۴، وحسن الظن بالله لابن أبی الدنیا ۳. واتحاف السادة المتقین ۵/ ۵، ۶، ۷، ۴۰.

۴۔ صحیح البخاری ۹/ ۱۷۵.

۵۔ المستدرک ۴/ ۱۶۷. ومسند الامام أحمد ۱/ ۵۵. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۶۷. والمطالب العالیة ۲۷۲۱.

کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں نماز پڑھ لے تو اس کو چاہیے کہ اپنی نماز میں سے اپنے گھر کے لئے بھی حصہ بنالے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسکی نماز سے اسکے گھر میں خیر بنانے والا ہے۔[1]

اس حدیث میں عبدالرحمٰن عن سفیان متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، بندار، ابن مہدی، سفیان، اعمش، ابوسفیان، جابر کی سند سے ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کی۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ عبدالرحمٰن نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے ابن ابی یعقوب نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی باسنادہ پس کہا کہ جابر نے ابوسعید سے روایت کی ہے۔

۱۲۹۳۶- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، ابن مہدی، سفیان اعمش، ابوسفیان کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک مدینہ میں ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ حاضر ہوئے جنکو عذر نے روکا۔ یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔[2]

۱۲۹۳۷- سلیمان، عبداللہ، ابوہ، ابن مہدی، سفیان، اعمش، ابوسفیان کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوجاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔[3]

۱۲۹۳۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان، اعمش، عمارۃ بن عمیر، ابوعطیہ کی سند سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک میں جانتی ہوں کہ نبی کریم ﷺ کیسے تلبیہ پڑھتے تھے۔ لبیک اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک،

۱۲۹۳۹- عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان اعمش، عبداللہ کی سند سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کوئی بھی نفس ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر آدم علیہ السلام کے بیٹے پر اس میں سے کچھ ہوتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کا طریقہ شروع کیا۔[4]

۱۲۹۴۰- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان بن عیینہ، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے اور یتیم نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

۱۲۹۴۱- ابراہیم بن عبدالرحمٰن، محمد بن اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان بن عیینہ، زہری، ادریس ابوثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر ذی ناب درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔[5]

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۵/۳، ۵۹، وسنن ابن ماجۃ ۱۳۷۶. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۲۰۶.

۲۔ التمہید لابن عبد البر ۳۱۹/۶.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ ۱۷۹، ۱۸۰، وسنن الترمذی ۱۸۲۰، وسنن ابن ماجۃ ۳۲۵۴. ومسند الامام أحمد ۴۰۷/۲، ۳۰۱/۳، ۳۱۵، ۳۸۲، وفتح الباری ۵۳۵/۹، وسنن الدارمی ۱۰۰/۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۸/۷، ۱۲۶/۱۰.

۴۔ صحیح البخاری ۱۰۰/۲، ۱۶۲/۴، ۳/۹، وصحیح مسلم، کتاب القسامۃ ب۶، رقم: ۲۷، وسنن النسائی، کتاب المحاربۃ باب ۱، وسنن ابن ماجۃ ۲۶۱۶، والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۱۸.

۵۔ سنن النسائی ۲۰۰/۷، وسنن ابن ماجۃ ۳۲۳۲، ومسند الامام أحمد ۳۳۲/۱. ۱۹۴/۴، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳۹۸/۵، وفتح الباری ۶۵۴/۹، ۶۵۷، وشرح السنۃ ۲۳۳/۲.

۱۲۹۴۲-ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن عبداللہ، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن عیینہ، زہری (ابوسلمۃ) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حبشی کا انتقال ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے استغفار کرو۔[1]

۱۲۹۴۳-احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس، ایوب، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبۃ، سفیان ابن عیینہ، زہری کی سند سے سالم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نہیں سنا ان کو پڑھتے ہوئے مگر یہ کہ چلو اللہ کے یاد کی طرف، تو شعبہ نے کہا تم پر سو ضربیں واجب ہیں جب آپ کے پاس اس طرح موجود ہیں تو مجھ سے کیوں روایت کرتے ہو؟

۱۲۹۴۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، حبیب، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابومحمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن کثیر، زہری، سالم ابوہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا درآنحالیکہ سالم نے مجھے حضور ﷺ کی وہ کتاب الصدقہ پڑھائی جو آپ نے وفات سے پہلے لکھی تھی آپ نے فرمایا کہ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔ اور حدیث کو مفصل بیان کیا۔

۱۲۹۴۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، محمد بن حمید، عباس بن ابراہیم قراطیسی، محمد بن بشار بندار، 'ح' ابومحمد بن حیان، عباس بن مشجع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی سلیم بن اخضر، عبیداللہ نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ غنیمت کے مال کو اس طرح تقسیم کیا کہ گھوڑے کو دو حصے اور پیدل آدمی کو ایک حصہ سہم دیا۔

۱۲۹۴۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی، انس بن مالک محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہیں اور وہ عتبان بن مالک سے فرمایا کہ میں ملا عتبان ابن مالک سے تو اس نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور پھر اس کو آگ کھائے۔

تو حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث اچھی لگی چنانچہ میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اسکو لکھدو۔[2]

۱۲۹۴۷-ابوبکر بن عبداللہ محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کی سند سے ہشام بن عامر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ احد کے دن انصار نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کیا کہ ہمیں زخم اور مشقت پہنچی ہے آپ نے فرمایا کہ قبریں کشادہ کھود دو اور ایک ہی قبر میں دو اور تین دفن کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کس کو مقدم کریں؟ فرمایا جس کے پاس قرآن زیادہ ہو۔ چنانچہ ابن عامر انصار کے دو آدمیوں سے مقدم کر دیئے گئے۔[3]

۱۲۹۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن حیان قتادہ کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سائے کے نیچے کوئی سوار سو سال تک چلے پھر بھی اس کو ختم نہ کر سکے گا۔[4]

۱۲۹۴۹- ابومحمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، ابوبکر بن خلاد، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن مینا حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۹۵۰-ابونعیم اصفہانی ابوالعباس احمد بن محمد بن الہیثم تستری، یحییٰ بن معاذ بن حارث، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوالاحوص،

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۴۱، ۵۲۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۳۶۷.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۱۰.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۱۹، ۲۰، وسنن النسائی ۴/ ۸۱، ۸۳، وسنن ابن ماجۃ ۱۵۶۰، وسنن أبی داؤد ۳۲۱۵، والسنن الکبری للبیھقی ۴/ ۳۴. ودلائل النبوۃ ۳/ ۲۹۶.

۴۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۴۴، ۶/ ۱۸۳، ۸/ ۱۴۲، وصحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۶، ۷، ۸، وفتح الباری ۱۱/ ۴۱۵، ۴۱۶.

سلام بن سلیم، اشعث بن ابی الشعثاء، ابوہ، مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کے بارے میں روایت کرتی ہیں فرمایا کہ وہ اچک لینا ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔[۱]

۱۲۹۵۱- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، ابوالاحوص سلام بن سلیم، اعمش، عبداللہ بن سائب، زاذان) حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہونا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے امانت کے قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اگر چہ وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا ہو تو اس کو کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کرو، وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں کہاں سے ادا کروں دنیا تو چلی گئی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اسکو ہاویہ میں لے چلو تو اسکو لے جایا جائے گا اور جہنم کے تہہ میں اس چیز کو اس ہیت کے ساتھ بنایا جائے گا جس دن اس نے اس کے ساتھی سے لیا تھا فرمایا کہ پھر اسکو گرادیا جائے گا تو یہ اسکو اپنی گردن پر لادے گا پھر اسکو اٹھائے گا پھر وہ گرادی جائے گی اور یہ اسکے پیچھے گرادیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔ عبداللہ نے فرمایا کہ امانت جنابت سے غسل میں بھی ہے، نماز میں بھی ہے، حدیث میں بھی ہے، ناپنے اور تولنے میں بھی ہے اور ان سب سے سخت ودیعہ ہے۔

۱۲۹۵۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع) عثمان بن عبداللہ بن موھب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ام سلمہؓ کے پاس گئے تو اس نے ہمارے لئے نبی کریم ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال نکالا جو مہندی اور کتم سے رنگا ہوا تھا۔

۱۲۹۵۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع کی سند سے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عمان کے گورنر کو لکھا کہ مچھلی میں سے کچھ نہ لیا کر یہاں تک کہ دو سو درہم تک پہنچے جب دو سو درہم تک پہنچے تو اس سے زکاۃ لیا کرو۔

۱۲۹۵۴- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن مسکین، کثیر بن زیاد کی سند سے حسن سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان امراء میں سے بعض کہا کرتے تھے کہ ثناء (یعنی جو خیر وشر کے دو مستقل قوت ہونے کا قائل ہو) کی گواہی قبول نہ کرو کیونکہ انہوں نے اہل اسلام کی مجاورت کے مقابلے میں اہل شرک کی مجاورت کو اختیار کیا ہے۔

۱۲۹۵۵- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن مسکین کی سند سے شعیب بن حجاب سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنازے میں چار آدمی ہوتے تو ابراہیم انتظار نہ فرماتے۔

۱۲۹۵۶- احمد بن اسحٰق، ابویحی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، سلام بن عبداللہ کی سند سے موسی بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوسعید خدریؓ کو دیکھا کہ نماز میں اشارہ کر رہے تھے۔

۱۲۹۵۷- ابوجعفر محمد بن حسن یقطینی، احمد بن عمر بن سنان، یحیی، عبداللہ بن عبدالرحمن تیمی، عبدالرحمن بن مہدی، سعید بن زید، حماد بن زید کا بھائی، زبیر بن خربت ابولبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اہل بصرہ نے گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا جب مقابلہ ختم ہوا تو ہم انس بن مالک سے ہوتے ہوئے گزرے اور ان سے کہا کیا تم لوگ حضور ﷺ کے دور میں مقابلہ بازی کرتے تھے ایسے گھوڑے پر جسکو سبحۃ کہتے تھے پس لوگ اس میں سبقت کر گئے اور اس کا کوئی معنیٰ نہیں ہے اور اسکو پسند کیا۔

۱۲۹۵۸- ابونعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمن بن مہدی، سعید بن عبدالرحمن الجحی، صالح بن محمد بن زائد کی سند سے مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن خمس سے زیادتی لی۔

---

[۱] صحیح البخاری ۱/۱۹۱، ۴/۱۵۲، وسنن الترمذی ۵۹۰، وسنن أبی داؤد، کتاب استفتاح الصلاۃ باب ۵۰. والمستدرک ۱/۲۳۷، وفتح الباری ۲/۲۳۴.

۱۲۹۵۹- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، کی سند سے سہل بن ابی صلت السراج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو سنا اس حال میں کہ ان سے سوال کیا گیا ایسی قوم کے بارے میں جو قیدیوں کو لے کر آئے تھے اور وہ جب ان قیدیوں کو نماز کا حکم دیتے تو وہ نہ پڑھتے، ان میں سے ایک انسان مر گیا تو ابن سیرین نے فرمایا کہ تمہارے لئے اب ظاہر ہو گیا کہ وہ اصحاب الجحیم میں سے ہے۔ فرمایا کہ ان کو غسل دو کفن پہنادو اسکو مسالہ لگا دو پھر جنازہ پڑھ کر دفنادو۔

۱۲۹۶۰- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے سہل سراج بن حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں (کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک)

فرمایا کہ ہر ایک کو ہم دنیا میں رزق دیتے ہیں نیک کو بھی اور برے کو بھی۔

۱۲۹۶۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن کی سند سے سری بن یحییٰ کی سند سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا اس حال میں کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ اے ابوسعید ایک قیدی لڑکی سے اس نے ایک نماز کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی پھر وہ مر گئی کیا اس کو دفن کر دوں تو فرمایا کہ ہاں اور جنازہ بھی پڑھ لو۔

۱۲۹۶۲- حبیب بن حسن، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابواسحٰق، ابوسلمۃ کی سند سے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ سب سے پسندیدہ عمل نبی کریم ﷺ کو وہ عمل تھا جس پر بندہ مداومت کرے اگر چہ تھوڑا ہی ہو۔

۱۲۹۶۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن سعید، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا کہ میں نے مداھنت نہیں کی صرف اس حدیث میں قتادہ نے فرمایا کہ انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، پس میں نے ناپسند کیا کہ مجھ پر خراب کیا جائے جودہ حدیث کو۔

۱۲۹۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی آدمی سے بھی حدیث نہیں سنی مگر یہ کہ اس نے مجھے کہا کہ حدثنی یا حدثنا کہا سوائے ایک حدیث کے، شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے کہا کہ انسؓ نے فرمایا کہ نماز کے حسن میں سے صف کا سیدھا کرنا ہے اوکما قال: پس میں نے ناپسند کیا کہ مجھ پر جودۃ حدیث کو خراب کیا جائے۔[1]

۱۲۹۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، سفیان بن وکیع، ابن مہدی، شعبہ، حمید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے قنوت پڑھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں ایک مہینہ کے لئے قنوت پڑھا ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ تو فرمایا کہ پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

۱۲۹۶۶- ابومحمد بن حیان، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر ابن مہدی، شعبہ، حمید کی سند سے حضرت انس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ سب کچھ رکوع سے پہلے اور بعد میں ہوا۔ یعنی حضور ﷺ نے قنوت پڑھی۔

۱۲۹۶۷- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، عبیداللہ بن عمر قواریری، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کی سند سے روایت ہے کہ شخیر نے فرمایا کہ میں آیا نبی کریم ﷺ کے پاس بنی عامر کی ایک جماعت میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اونٹوں میں سے پاتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا گمشدہ چیز جہنم کی آگ ہے۔[2]

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۲۲/۳. والمصنف لابن أبی شیبة ۳۵۱/۱، والدر المنثور ۲۹۴/۵.

۲۔ سنن الترمذی ۱۸۸۱، وسنن ابن ماجة ۲۵۰۲. ومسند الامام أحمد ۲۵/۴. ۸۰/۵، وسنن الدارمی ۲۶۶/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۹۰/۶، ۱۹۱، وصحیح ابن خزیمة ۱۱۷۰. ۱۱۷۱. وفتح الباری ۹۲/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۶/۲. ۱۸۴/۱۷. والصغیر ۲۸/۲.

۱۲۹۶۸- سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰ بن سہیل تستری، ابوالربیع حارثی، عبدالرحمٰن، شعبۃ، سہیل بن ابی صالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تو پھر لیٹ جاتے تھے۔

۱۲۹۶۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، سماک حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی اس جگہ بیٹھا جہاں مجلس ختم ہوتی۔

۱۲۹۷۰- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، مقدام بن شریح ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبی علیہ السلام کس چیز سے ابتداء کرتے تھے، فرمایا کہ ان ٹیلوں تک۔

۱۲۹۷۱- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ رازی، عبدالرحمٰن بن رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی شریک بن ابراہیم بن مہاجر ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ خباب بن الارتؓ نوجوان تھے اور وہ چاندی سے آراستہ تلوار خریدتا تھا۔

۱۲۹۷۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، ابوہلال کی سند سے وسق رومی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن الخطابؓ کا غلام تھا وہ مجھے کہتے تھے کہ اسلام لاؤ اس لئے کہ اگر تم اسلام لائے تو میں تیرے ذریعے مسلمانوں کی امانت میں مدد لوں گا اس لئے کہ میرے لئے مناسب نہیں کہ میں انکی امانت میں ایسے شخص سے مدد لوں جوان میں سے نہیں ہے فرمایا کہ میں نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دین میں اکراہ نہیں ہے جب ان کی وفات کا وقت ہو گیا تو مجھے آزاد کر دیا اور کہا کہ جہاں چاہو جاؤ۔

۱۲۹۷۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن بشار بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی ابوبکر بن عیاش، عاصم حضرت عبداللہ بن حضرمی، محمد بن بشار بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی ابوبکر بن عیاش، عاصم زر کی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ سحری کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔ کہا گیا ہے کہ ابوبکر بن عیاش کا نام شعبہ ہے۔

۱۲۹۷۴- جعفر بن عبداللہ بن صباح، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعیب بن صفوان، عطاء بن السائب ابوالضحیٰ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس نے کتاب اللہ سیکھی پھر تابعداری کی ان چیزوں کی جو اس میں ہے اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کو گمراہی سے ہدایت دے گا اور قیامت میں انکو برے حساب سے بچائے گا پھر یہ آیت نازل فرمائی (فمن اتبع هدای فلا يضل ولا يشقى''۔

۱۲۹۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ عبدالرحمٰن بن مہدی، شیبان بن عبدالرحمٰن، رکین بن ربیع، ابوہ، عمہ کی سند سے خریم بن فاتک سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ ہیں پس لوگوں کے لئے دنیا و آخرت میں وسعت کر دی گئی ہے اور بعض لوگوں کے لئے دنیا میں وسعت آخرت میں تنگی کر دی گئی ہے اور بعض کے لئے دنیا میں تنگی اور آخرت میں وسعت کر دی گئی ہے اور ایک قسم ایسی ہے جو دنیا و آخرت دونوں میں شقی ہے۔ اور اعمال چھ ہیں۔ دو واجب کرنے والے اور مثلاً بمثل اور دس گنا، سات سو گنا، اور واجب کرنے والے دو وہ ہیں کہ جو مسلمان یا مؤمن ہو کر مرا اور اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ اور جو کافر ہو کر مرا اس کے لئے جہنم ہے۔ اور جو لوگ ایسی نیکی کے ساتھ ہیں جنکو انہوں نے کیا نہیں ہے تو اللہ پاک جانتا ہے۔ اور حدیث کو ذکر کیا۔[۱]

۱۲۹۷۶- عبداللہ بن جعفر، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، صخر بن جویریۃ، نافع کی سند سے مسلم بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت ام سلمہؓ جو کہ نبی ﷺ کی زوجہ مبارک ہیں کی طرف سے ایک آدمی آیا اور کہا کہ ایک عورت کو خون آتا ہے

۱- المعجم الكبير للطبراني ۲۴۵/۴، ۲۴۶، ومسند الامام أحمد ۳۴۶/۴، والمستدرک ۸۷/۲، والعلل المتناهية ۳۲۲/۲.

اور رکتا نہیں ہے فرمایا کہ وہ ان دن رات کی تعداد میں دیکھے جن میں اس کو حیض آتا تھا اور اسکی مقدار نماز چھوڑ دے۔ پھر فرمایا کہ جب نماز کا وقت آجائے تو غسل کرے اور کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپ کر نماز پڑھ لے۔[1]

۱۲۹۷۷- احمد بن اسحق، ابو یحییٰ الرازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، صالح بن رستم کی سند سے عطاء سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ''ولا یأب الشھداء اذا مادعوا'' ترجمہ: اور انکار نہیں کرتے شہداء جب ان کو بلایا جائے'' فرمایا کہ اقامت کے وقت، حسن نے کہا کہ اقامت اور شہادت کے وقت۔

۱۲۹۷۸- احمد بن اسحق، ابو یحییٰ الرازی، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے الصعق بن حزن سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو سنا جب ان سے سوال کیا گیا ایسی عورت کے بارے میں جس نے نذر مانا کہ بیت اللہ تک مشی کریگی تو حسن نے ان کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر جائے اور ابن سیرین اس کا انکار کرتا تھا اور فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو سنا فرماتے ہیں کہ'' ومنھم من عاھد اللہ لئن آتانا من فضلہ'' (التوبہ: ۷۵)

۱۲۹۷۹- احمد بن اسحق، ابو یحییٰ الرازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، صباح بن عبداللہ، عبیداللہ بن سلیمان کی سند سے ابو حکیم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں کوفہ کی مسجد میں بیٹھ کر مصاحف لکھ رہا تھا میرے پاس سے حضرت علی گزرے پس وہ میرے پاس کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ اللہ کی کتاب کو منور کر کے لکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منور کیا ہے۔

۱۲۹۸۰- احمد بن بندار، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے طعمۃ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کو دیکھا کہ اپنے دانتوں کو سونے سے مضبوط کر رہے تھے۔

۱۲۹۸۱- احمد بن جعفر بن مسلم احمد بن الآبار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی طالوت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ادھم کو سنا کہ اس بندے نے اللہ کی تصدیق نہیں کی جس نے شہرت کو پسند کیا۔

۱۲۹۸۲- محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن نبشار، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے طالب بن سلمی، سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہا ان لوگوں نے بھاگے ہوئے غلام اور گمشدہ اونٹ میں جعل یعنی مزدوری مقرر کی ہے میرے لئے اس میں سے کچھ داخل اور کچھ خارج ہے فرمایا کہ مسلمان زیادہ مستحق ہے مسلمان پر لوٹانے سے، اور مسلمان پر کیوں نہیں لوٹاتے؟ اگر وہ خوش ہوا تو اس کا صلہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۲۹۸۳- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ، عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ثمامہ ابن اثال مسلمان ہوا تو نبی علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ اسکو بنی فلاں کے باغ میں لے کر جاؤ اور انہیں حکم دو کہ غسل کر لے۔[2]

۱۲۹۸۴- سلیمان، علی بن عبدالعزیز، ابو عبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عمر کی سند سے زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس مال میں ہر مسلمان کا حق ہے اور میں اسکو دوں گا یا یہ کہ وہ روک دے۔

۱۲۹۸۵- احمد بن اسحق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عمر، نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورتوں پر بیت اللہ میں رمل کرنا نہیں ہے، اور نہ ان کے لئے صفا اور مروۃ کے درمیان دوڑنا ہے اور نہ ہی وہ صفا اور مروہ پر چڑھیں گی۔

۱۔ مسند أبی عوانۃ ۱/۳۲۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۰۴، ومجمع الزوائد ۱/۲۸۳.

۱۲۹۸۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن جعفر، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعید کی سند سے عباس بن عبدالمطلب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے بعض اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ دونوں ہتھیلیاں، گھٹنے اور دونوں قدم۔[1]

۱۲۹۸۷- عبداللہ بن جعفر، ابن عبدالرحمٰن بن المسور بن مخرمہ، محمد بن ابراہیم، ابویعلی، ابوخیثمۃ عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوسعید مولی بنی ہاشم، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن محمد ابن سعد، عامر بن سعید کی سند سے سعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ رخسار ظاہر ہو جاتا تھا اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ رخسار مبارک ظاہر ہو جاتا تھا۔

۱۲۹۸۸- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی، ح، محمد بن عبداللہ، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن بکر بن عبداللہ مزنی، عطاء بن ابی میمونہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں قصاص میں لایا گیا تو آپ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔ اور مقدمی نے کہا کہ کوئی بھی قصاص نہیں لایا گیا حضور ﷺ کے پاس مگر یہ کہ آپ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔

۱۲۹۸۹- احمد بن اسحق، ابو یحیٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن منیب مدینہ، جدہ عبداللہ بن ابی امامہ بن ثعلبہ) اپنے والد ابوامامہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا جب میں نے حضور ﷺ کے ساتھ نکلنے کا عزم کیا تو مجھے ابو بردہ بن دینار نے کہا کہ تو اپنی ماں کے ساتھ ٹھہر جا۔ تو میں نے کہا کہ تو اپنی بہن کے پاس ٹھہر جا۔ یہ بات حضور ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ نے ابو امامہ کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور ابو بردہ نکل گئے اور حضور ﷺ کی اس حال میں واپسی ہوئی کہ والدہ کا انتقال ہو گیا تھا آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔

۱۲۹۹۰- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، ابن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، اوزاعی محمد بن علی، سعید بن المسیب، ابن عباس) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو کچھ صدقہ کرتا ہے پھر واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے۔[2]

۱۲۹۹۱- حسن بن محمد بن کیسان، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن مبارک یونس بن یزید، زہری، سعید بن المسیب جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے اس حال میں کہ عثمان بن عفان حضور ﷺ سے گفتگو کر رہے تھے خیبر کے اس خمس میں جسکو آپ ﷺ نے بنو ہاشم اور بنو المطلب میں تقسیم کر دیا تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی عبدالمطلب بن عبدمناف میں تقسیم کر دیا اور ہمیں کچھ نہ دیا اور ہماری قرابت بھی تو ان ہی کی قرابت کی طرح ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مطلب اور ہاشم دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

۱۲۹۹۲- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، موسیٰ بن محمد بن حبان، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک حرملہ بن عمران، عبداللہ بن حارث عرفہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس اس وقت حاضر تھا کہ آپ حجۃ الوداع میں بدنہ لائے تھے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۲۳۱، وسنن أبی داؤد ۸۹۱. وسنن الترمذی ۲۷۲، وسنن النسائی ۲/۲۱۰، ۲۰۸، وسنن ابن ماجۃ ۸۸۵. وصحیح ابن خزیمۃ ۶۳۱، وفتح الباری ۲/۲۹۶.

۲۔ سنن النسائی ۶/۲۶۶، وسنن ابن ماجۃ ۲۳۹۱. ومسند الامام أحمد ۱/۳۴۹، وسنن الدارمی ۲/۴۱۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۴۷۴، ۲۴۷۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۵۶.

۱۲۹۹۳- احمد بن علی بن عبداللہ الخراز الکوفی، عبداللہ بن محمد بن سوار، اسماعیل بن بشر بن منصور عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، معمر، ابن برقان، یزید بن الاصم، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پینے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲۹۹۴- مخلد بن جعفر، عبیداللہ بن عثمان عثمانی علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوادریس واثلہ بن الاسقع، ابومرثد غنوی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور اسکی طرف نماز بھی نہ پڑھو۔[۱]

۱۲۹۹۵- ابراہیم بن عبداللہ، ابوبکر بن خزیمہ، بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی قسم یہ تھی " لا ومقلب القلوب "۔[۲]

۱۲۹۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن اشعث بن سوار محارب بن دثار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ بلاشبہ میری امت میں سے ایسے لوگ ہیں جو ننگے ہونے کی وجہ سے اپنی مسجد اور عیدگاہ میں نہیں جاسکتے اور ان کا ایمان انکو لوگوں سے مانگنے سے روکتا ہے۔ ان میں سے اویس قرنی اور فرات بن حیان ہیں۔[۳]

۱۲۹۹۷- محمد بن فتح، یحییٰ بن محمد، محمد بن عبداللہ مخرمی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن وھب، عمرو بن حارث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن اعرج ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی حام نہیں ہے کوئی ہام نہیں ہے۔[۴]

۱۲۹۹۸- احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن یزید، ح،، حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، داؤد بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید طائی، سارۃ بن مقسم میمونہ بنت کردم سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کردم بن سفیان کے ساتھ نبی علیہ السلام کے حج کے سال حج کیا اور ان کا والد ان کو آگے کرتا تھا چنانچہ میں ان سے پڑھتی اور آپ کو سنتی تھی پس میرے والد نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول، میں جاہلیت کے بعض سالوں میں عشرات کے لشکر میں حاضر ہوا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ سال پہچان لیا اور میرے والد نے کہا کہ طارق بن مدقع نے کہا کہ کون مجھے اپنا نیزہ دے گا کہ میں ان کو بدلہ دوں؟ میں نے کہا کہ اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ کہا کہ میں اپنی پیدا ہونے والی پہلی بیٹی سے اسکی شادی کراؤں گا، چنانچہ میں نے اپنا نیزہ ان کو دیا پھر جتنا اللہ نے چاہا میں ٹھہرا رہا۔ پھر مجھے یہ اطلاع پہنچی کہ ان کے پاس بیٹی ہوئی ہے اور بالغ ہوچکی ہے چنانچہ میں اس کے پاس آیا اور کہا کہ کیا میں اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہوں؟ تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک میں ان کو نئے سرے سے اس نیزے کے علاوہ کچھ اور مہر میں نہ دوں ایسا نہیں کرنے دے گا۔ اور میں نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ یارسول اللہ اس بارے میں آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ تو ان کے والد نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ انکو چھوڑ دو۔ کہا کہ آپ ﷺ نے میرے چہرے کی ناپسندیدگی کو بھانپ لیا اور فرمایا کہ تم گناہگار نہیں ہوگے اور تمہارا ساتھی گناہگار ہوگا۔ اور فرماتی ہیں کہ میرے والد نے اسی جگہ یہ بھی پوچھا کہ اے اللہ کے رسول میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں بوابہ کے سر پر چند بکریاں ذبح کردوں۔ آپ نے پوچھا کہ

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ۳۱۳، وسنن أبی داؤد ۳۲۲۹. وسنن الترمذی ۱۰۵۰. ۱۰۵۱. ومسند الامام أحمد ۱۳۵/۴، والسنن الکبری للبیھقی ۴۳۵/۲. ۷۹/۴. المستدرک ۲۲۰/۳.

[۲] صحیح البخاری ۱۵۷/۸. ۱۶۰. ۱۴۵/۹. وسنن أبی داؤد ۳۲۶۳. وسنن الترمذی ۱۵۴۰. وسنن النسائی ۲/۷. ومسند الامام أحمد ۲۵/۲. ۲۶، ۶۷، ۶۸، ۱۲۷. وسنن الدارمی ۱۸۷/۲، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۲۷/۱۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۶/۱۲، ۲۹۷، وفتح الباری ۵۱۳/۱۱، ۵۲۳.

[۳] الزھد للامام أحمد ۱۳۰، ۳۴۱، وکنز العمال ۳۴۰۶۰.

[۴] مسند الامام أحمد ۴۲۱/۲.

کیا وہاں بتوں میں سے کچھ ہیں۔ کہا کہ نہیں، فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کرو۔ فرماتی ہیں کہ میرے والد وہاں ذبح کرنے لگے تو ایک بکری بھاگ گئی تو وہ اس کے پیچھے دوڑنا شروع ہوئے اور کہہ رہے تھے کہ یا اللہ مجھ سے میری نذر پوری کرلے۔ فرماتی ہیں کہ اس بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔

اس حدیث کا سیاق داؤد بن عمر کا ہے۔ اور ابو محمد کے الفاظ مختصر ہیں۔

۱۲۹۹۹- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی ابن لھعیۃ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رائی میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے توبہ نصیب فرمائی تو اس نے ہمیں کہا دیکھا کرو کہ یہ حدیث تم کس سے لیتے ہو یا کیسے لیتے ہو؟ اس لئے کہ ہم جب بھی کوئی رائے دیکھتے تو اسکو حدیث بناتے تھے۔

۱۳۰۰۰- عبداللہ اصفہانی ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسعودی اس کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود ہے قاسم بن مسعود سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ پیدائش رزق اور موت کا معاملہ فارغ کر دیا گیا ہے۔

۱۳۰۰۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسعودی اپنے بھائی سے اور وہ قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے یاد کیا کہ میں دنیا میں چلنے والا ہوا ہوں۔

۱۳۰۰۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسعودی، اخوہ قاسم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس وقت عتبہ بن مسعود کا انتقال ہو گیا تو عمر بن الخطابؓ نے عتبہ بن مسعود کی ماں کا انتظار فرمایا چنانچہ جب تک وہ آئی نہیں تھی اس وقت تک جنازہ نہیں پڑھایا۔[1]

۱۳۰۰۳- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلاء فرمانا........ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن ابی الرجال، ابوہ، عمرۃ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو گوشت ھدیہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ حضرت زینب کو ہدیہ کرو۔ چنانچہ میں نے وہ زینب کو ہدیہ کیا تو اس نے واپس کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا انکو لوٹاؤ، میں نے اسکو رد کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے قسم کھائی ہے کہ میری بات کو رد نہیں کرے گی تو مجھے غیرت آئی اور غصے میں کہنے لگی کہ اس نے آپ کی توہین کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم سب اللہ پر اس سے زیادہ اھون ہو اس بات سے کہ تم میں سے کوئی میری توہین کرے، میں قسم کھاتا ہوں کہ ایک مہینے تک تم میں سے کسی کے پاس نہیں آؤں گا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ انتیس دن ہم سے غائب رہے فرماتی ہیں کہ پھر آئے اور میرے پاس داخل ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے تک ہمارے پاس نہیں آؤ گے آپ نے فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہے اور اس طرح ہے۔ تین مرتبہ دس انگلیوں سے اشارہ کیا۔ اور اسطرح ہے اور اس طرح ہے اور تیسری بار ایک انگلی کو بند رکھا۔[1]

۱۳۰۰۴- (ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن بذیل، ابوہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں میں سے بعض خاص گھر کے لوگ ہیں۔ صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ قرآن والے اللہ کے اھل اور اس کے خواص ہیں۔[2]

۱۳۰۰۵- (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن ایاد بن لقیط، ابوہ) ابو ریثہ سے روایت کرتے

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۳۷/۸.

۲۔ سنن ابن ماجة ۲۱۵، ومسند الامام أحمد ۱۲۷/۳. ۱۲۸. ۲۴۲، وسنن الدارمی ۴۳۳/۲، والمستدرک ۵۵۶/۱. والمطالب العالية ۳۵۰۰، الترغيب والترهيب ۳۵۴/۲. وكشف الخفا ۲۹۳/۱.

ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں۔

۱۳۰۰۶- (حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن لقیط، ابوہ، سوید بن سرجان) مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے کھانا تناول فرمایا اور اس حال میں نماز کھڑی ہوگئی اور آپ ﷺ اس سے قبل وضو فرما چکے تھے تو میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا تو آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنے پیچھے رکھو، مجھے یہ بہت برا لگا جب میں نماز پڑھ چکا تو حضرت عمرؓ سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مغیرہ پر آپ کا ڈانٹا بڑا گراں گزرا اور ان کو ڈر ہے کہ آپ کے جی میں ان کے لئے کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے جی میں اس کے لئے خیر ہی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لے کر آیا تھا حالانکہ میں نے صرف کھانا ہی کھایا تھا اگر میں وضو کرتا تو میرے بعد لوگ پھر وضو کرتے۔

۱۳۰۰۷- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن ایاد بن لقیط، اپنے والد سے اور وہ قیس بن نعمان یشکری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ جا کر غار ثور میں پناہ گزین ہو رہے تھے تو ایک غلام پر ان کا گزر ہوا جو کہ بکریاں چرا رہا تھا تو ان دونوں نے اس سے پانی طلب فرمایا۔

۱۳۰۰۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن جریر، علی، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عبیداللہ بن الحسن سے ایک حدیث کا مذاکرہ کیا وہ اس زمانے میں خلیفہ تھے چنانچہ میں ان کے پاس گیا اس حال میں کہ ان کے پاس لوگ دولڑیوں میں تھے تو اس نے مجھے کہا کہ وہ حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ میں نے ذکر کیا ہے اور تم چھوٹا بن کر واپس لوٹو۔

۱۳۰۰۹- (احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی، رستہ) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن حسن سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا جنہوں نے مل کر کوئی سامان خریدا پھر اس میں عیب ظاہر ہوا تو ان دونوں میں سے ایک نے اپنا حصہ واپس کر دیا اور دوسرے نے اپنا حصہ روک لیا (اس کا کیا حکم ہے) تو انہوں نے کہا کہ وہی ان دونوں کے لئے ہے۔

۱۳۰۱۰- عبداللہ بن حسن بن باکویہ، احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم، محمد بن ادریس سرخسی، بندار عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن نضر، ابوہ، جدہ قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وحشی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۳۰۱۱- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن قحطبہ بن ابی صفوان، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن شمیط سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے قصوں میں کہا کرتا تھا کہ متقین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے پاکیزہ رزق کو کھایا اور آخرت کی نعمتوں کی زیادتی میں زندگی گزاری۔

۱۳۰۱۲- ابوالعباس احمد بن محمد بن ہیثم تستری، یحیٰی بن معاذ بن حارث، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن مختار، عبداللہ بن فیروز، ابورافع، ابوہریرہؓ، حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ اس کے عسیلۃ (شہد) کو چکھے۔[1]

۱۳۰۱۳- علی بن ہارون، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمۃ عبداللہ بن الفضل، عبدالرحمٰن اعرج ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تلبیہ لبیک الٰہ الخلق تھا۔

۱۳۰۱۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن مسلم، ربیع بن انس، ابوالعالیہ، ابی بن کعب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس امت کو بلندی مدد اور قدرت کی خوشخبری دو۔ پس جس نے ان میں سے آخرت کے عمل کو

۱۔ صحیح البخاری ۷/۵۵. وصحیح مسلم ۱۰۵۷، وسنن النسائی ۶/۱۴۸. ومسند الامام أحمد ۲/۲۲، ۶/۱۹۳. وفتح الباری ۹/۳۶۲. وسنن الدارمی ۲/۱۶۱، ۱۶۲.

دنیا کے لئے کیا تو آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں۔

۱۳۰۱۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحٰق ثقفی، عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن ابی حازم، سہیل بن ابی صالح، ابوہ ابی صالح ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین آدمی ابوبکر ہیں۔ بہترین آدمی عمر ہیں بہترین آدمی ابوعبیدہ ہیں بہترین آدمی ثابت بن قیس ہیں، بہترین آدمی معاذ بن عمرو بن الجموح ہیں، بہترین آدمی معاذ بن جبل ہیں، بہترین آدمی سہیل بن بیضاء ہیں۔[۱]

۱۳۰۱۶- محمد بن احمد بن الحسن، ابوشعیب الحرانی، علی بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبید اللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابومودود، رجل رجل آخر، ابان بن عثمان، عثمان بن عفان نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھے۔ بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شئ فی الارض ولافی السمآء وھو السمیع العلیم"[۲]

ترجمہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا تا اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے تو اس کو شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک۔

۱۳۰۱۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابومودود، عبداللہ القراظ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے مدینہ کے ساتھ برا ارادہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔[۳]

۱۳۰۱۸- (عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالملک بن زید محمد بن ابی بکر، ابوبکر، عمرۃ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جماعت والوں کی لغزشوں کو سوائے حدود کے معاف کردو۔[۴]

۱۳۰۱۹- ابومحمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد بن زیاد حسن بن عبیداللہ، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن یزید ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جب شام کرتے تو کہتے: ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اللہ کے لئے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔[۵]

۱۳۰۲۰- (احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد بن زیاد، عاصم بن کلیب، کلیب، ابوہ، ابوہریرۃ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خطبہ جس میں شہادت نہ ہو وہ کوڑی ہاتھ کی طرح ہے۔[۶]

۱۳۰۲۱- (احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد یعنی ابن زیاد، حسن بن عبیداللہ، جامع، عن الاسود

۱۔ سنن الترمذی ۳۷۹۵، ومسند الامام أحمد ۲/۴۱۹، والمستدرک ۳/۲۳۳. ۲۶۸، ۲۶۹، الادب المفرد ۳۳۷، والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۲/۱۲.

۲۔ سنن أبی داؤد ۵۰۸۸، ومسند الامام أحمد ۱/۶۲، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۲، وصحیح ابن حبان ۲۳۵۲.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، ۴۹۴، ۴۹۵، مکرر، وسنن ابن ماجۃ ۳۱۱۴، ومسند الامام أحمد ۲/۳۵۷، وفتح الباری ۴/۹۴.

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۳۷۵. ومسند الامام أحمد ۶/۱۸۱، والسنن الکبری للبیھقی ۸/۲۶۷، ۳۳۴. وسنن الدارقطنی ۳/۲۰۷، وصحیح ابن حبان ۱۵۲۰، والادب المفرد للبخاری ۴۶۵. وفتح الباری ۱۲/۸۸. وکشف الخفا ۱/۱۸۳، والدر المنثور ۱/۴۱.

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۷۴، ۷۶. والادب المفرد ۶۰۴، وسنن أبی داؤد، کتاب الادب ۱۰۹، وسنن الترمذی ۳۳۹۰. ومسند الامام أحمد ۱/۴۴۰. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۶۴۰۳۴.

۶۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۰۲.

بن ھلال) عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ من جاء بالحسنۃ ترجمہ: جو نیکی کے ساتھ آیا۔ فرمایا کہ "لا الہ الا اللہ" مراد ہے

۱۳۰۲۲۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب۔ اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے لئے خیر باندھا گیا ہے۔ پس جس نے گھوڑے کو اللہ کے راستے میں تیاری کے واسطے باندھا پھر اس پر اللہ کے راستے میں ثواب کی امید سے خرچ کیا تو اس کا سیر ہونا بھوکا ہونا سیراب ہونا، پیاسا ہونا، اس کا گوبر و پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں ڈالا جائے گا۔ اور جس نے گھوڑے کو ریا کاری، شہرت اور فخر کے لئے باندھا تو اس کا سیر ہونا بھوکا ہونا پیاسا ہونا اس کا بول و براز خسارے کے طور پر اس گے ترازو میں قیامت کے دن ڈالا جائے گا۔[1]

اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن مہدی نے عبدالقاھر بن تلید ابی رفاعہ سے، اسی طرح روایت کیا ہے عبدالجبار بن الورد مکی سے بھی، اور عبدالمؤمن عبداللہ ابی عبیدہ اور عباد بن صالح بصری سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۳۰۲۳۔ (احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی عباد بن راشد) حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ سائحون یعنی چلنے والے وہ روزہ دار ہی ہیں۔

۱۳۰۲۴۔ محمد بن احمد بن محمد المعدل، محمد بن علی بن مخلد، سلیمان بن داؤد، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبید بن القاسم، علاء بن ثعلبہ، ابوالملیح بن اسامۃ واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے ایسے کام کا فتویٰ دیں کہ آپ کے بعد میں کسی سے اس بارے میں نہ پوچھوں۔[2]

فرمایا کہ اپنے نفس سے فتویٰ لیا کرو اگرچہ آپ کو کوئی فتنہ میں مبتلا شخص فتویٰ دے۔

۱۳۰۲۵۔ حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمر بن ابی زائدہ، ابواسحٰق، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بھی میرے چہرے سے نہ رکتے تھے۔

۱۳۰۲۶۔ (ابوبکر بن عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمر بن ذر) ذر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر بولنے والے کی زبان کے ساتھ ہے پس بولنے والے کو چاہئے کہ وہ ڈرے اور جو بات کرتا ہے اس میں دیکھے۔[3]

۱۳۰۲۷۔ الشیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ، محمد بن ابی یعقوب، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی عمر بن ابی وہب، جمیل عجمی، ابووہب خزاعی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس نے اپنی شرم گاہ کو چھوا اسکو چاہئے کہ وضو کرے اور جس نے کپڑے کے پیچھے سے چھوا تو اس پر وضو نہیں ہے۔

۱۳۰۲۸۔ عبداللہ اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن مہدی، عمر بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو سنا جبکہ ایک آدمی نے اس سے پوچھا کہ کیا زنا مقدر میں لکھا جاتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، کہا کہ ہر چیز کو اللہ نے میرے اوپر لکھا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر لکھا ہے پھر بھی عذاب مجھے دیگا؟ پس ایک کنکر اٹھایا اور اس پر مارا مجھے مسعی

۱۔ صحیح البخاری ۲۵۲/۴. وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۹۶.

۲۔ أمالی الشجری ۲۲۸/۲. والتاریخ الکبیر للبخاری ۱۴۵/۱. وتاریخ ابن عساکر ۲۱۲/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۱۶۰/۱. وکنز العمال ۲۹۳۳۹.

۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۲۳۴/۱۳، والزھد لابن المبارک ۱۲۵. وتاریخ بغداد ۳۲۹۱۹. واتحاف السادۃ المتقین ۴۵۴/۷. والدر المنثور ۱۰۵/۶. والجامع الکبیر للسیوطی ۴۸۷۶. ۴۸۷۷.

سے یہ خبر ملی ہے۔

۱۳۰۲۹- داؤد بن عمرو ضبی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمر یا عمرو بن کثیر، عبدالرحمٰن بن کیسان اپنے والد کیسان سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے ابطح کے مقام پر بئر علیا کے پاس حضور ﷺ کو ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۱۳۰۳۰- (عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، ابوحنیفہ محمد بن ہامان، احمد بن سالم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عثمان خراسانی، اپنے والد سے اور وہ معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔[1]

۱۳۰۳۱- عبداللہ بن جعفر، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، عثمان بن موسیٰ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کے دن عمرؓ کی تلوار کو گلے میں لٹکایا جو کہ زیورات سے آراستہ تھا، میں نے پوچھا کہ اس کا زیور کتنا تھا۔ فرمایا کہ چار سو کا۔

۱۳۰۳۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، عثمان نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔[2] جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی وہ ایسا ہے جیسے کہ آدھی رات تک قیام کیا ہو اور جس نے فجر جماعت کے ساتھ پڑھی وہ ایسا ہے کہ ساری رات قیام کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۳۰۳۳- عبداللہ اصفہانی ابوہ، محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، حسن بن عرفہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ضمضم بن جوش ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے اندر اسودین (سانپ اور بچھو) کے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۳۰۳۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدل، عمران بن قطان، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصرہ، دومۃ الجندل اور اکیدر کی جانب خطوط لکھے اور ان کو اللہ کی طرف بلایا۔

۱۳۰۳۵- ابومحمد بن حیان وابواحمد الغطریفی، ابوخلیفہ، علی بن مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمران قطان، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم کو دو مرتبہ مدینہ پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔

۱۳۰۳۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عزرۃ بن ثابت ثمامۃ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ خوشبو کو رد نہ فرماتے اور ان کا گمان یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ خوشبو کو رد نہ فرماتے تھے۔

۱۳۰۳۷- ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عزرہ بن ثابت ثمامہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ برتن میں تین دفعہ سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۱۳۰۳۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن ابی کثیر ہلال بن عیاض ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہ نکلیں دو آدمی قضائے حاجت کے لئے کہ دونوں کی شرمگاہیں کھلی ہوئی ہوں اور آپس میں گفتگو کرتے ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔[3]

---

[1] سنن الترمذی ۲۶۸۲. وسنن ابن ماجة ۲۲۳. وصحیح ابن حبان ۸۰، واتحاف السادة المتقین ۱/۷۹، ۸۱، ۸۳، وکنز العمال ۲۸۷۹۵

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۶۰، وسنن أبی داؤد، کتاب الصلاة باب ۴۸. ومسند الامام احمد ۱/۵۸، ۶۸.

[3] سنن أبی داؤد ۱۵. ومسند الامام احمد ۳/۳۶. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۱۰۰. والمستدرک ۱/۱۷۵. وصحیح ابن خزیمة ۷۱، ومشکاة المصابیح ۳۵۶.

۱۳۰۳۹- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عیسیٰ بن میمون مکی راشد بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ طاوس مردے کے لئے مشک کو ناپسند کرتے تھے۔

۱۳۰۴۰- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمن بن محمد، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم ہمام سے روایت کرتے ہیں کہ مصعد سجدے کے اندر تکیہ لگائے ہوئے سوگئے جب بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اے اللہ (۔۔۔) نیند سے آسانی کے ساتھ، اور پھر اپنی نماز کو جاری رکھا۔

۱۳۰۴۱- عیسیٰ بن خالد رحمی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، عمہ سلیمان بن احمد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے فضالہ سے زیادہ کوئی ثبت شامیوں میں نہیں دیکھا اور مجھے ان سے کوئی حدیث نہیں بیان کی گئی اور میں ان سے حدیث لینے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہوں، تو میں نے کہا کہ اے ابوسعید مجھے ان سے کوئی حدیث بیان کرو۔ فرمایا کہ فرج بن فضالہ کی دو حدیثیں لکھو۔

۱۳۰۴۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، عبدالرحمن بن عمرۃ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے اللہ پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردے چاہے اس نے ہجرت کی ہو یا اللہ کے راستے میں یا اسی زمین میں محبوس رہا جس میں پیدا ہوا، صحابہؓ کرام نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول، کیا لوگوں کو اس کی خبر نہ دیں؟ فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجہ کا فاصلہ زمین پر آسمان کے فاصلے جتنا ہے چنانچہ جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کہ وہ جنت کے بیچوں بیچ میں ہے اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے نہر پھوٹتی ہیں۔[1]

۱۳۰۴۳- ابونعیم اصفہانی محمد بن جعفر، جعفر فریابی، قواریری، عبدالرحمن بن مہدی، قرۃ بن خالد، ضرغامہ بن علیہ، ابوہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں محلے کے ایک وفد کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو ہم نے قوم کے چہروں پر نظر دوڑائی تو انکو اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچان سکے اور روایت کیا ہے فضیل بن عیاض اور فیاض بن اسود طائی سے بھی۔

۱۳۰۴۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعید، یحیٰ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی، قرۃ محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ (اذا السماء انشقت" اور (اقرأ باسم ربک) میں ابوبکرؓ عمرؓ اور جوان دونوں سے بہتر ہے انہوں نے سجدہ کیا۔ تو ان سے پوچھا گیا کہ آپکی مراد نبی کریم ﷺ ہیں؟ فرمایا کہ تو اور کون مراد ہے؟

۱۳۰۴۵- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، قرۃ بن خالد ابو یزید مکی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ایوب اور مقدادؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے، کہ ہر حال میں جہاد کے لئے نکلیں اور وہ اس آیت کریمہ کی اطاعت کرتے تھے "انفروا خفافاً وثقالاً"۔ (التوبہ: ۴۱)

۱۳۰۴۶- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، قیس بن ربیع، رجل، حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو قسم کھالے کہ میں گوشت نہ کھاؤں گا اور پھر مچھلی کھائے فرمایا کہ اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔ اور عبدالرحمن بن قاسم بن فضل حدانی اور ھمس بن حسن سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۱۳۰۴۷- علی بن ہارون، احمد بن محمد حرانی، اسحٰق بن اسرائیل، عبدالرحمن بن مہدی، ابو ہلال راسبی ان کا نام محمد بن سیم ہے، اسحٰق بن عبداللہ

---

[1] صحیح البخاری ۴/۱۹، ۹/۱۰۳. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۱۵. وصحیح ابن حبان ۱۸.

بن طلحہ انشاء اللہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے فادہ بنایا (۔۔۔۔) اس میں پسے ہوئے گندم کا باریک کھانا تھا۔

۱۳۰۴۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن مسلم طائفی، ابراہیم بن سیرۃ، مجاہد قیس بن سائب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب بوڑھے ہوگئے تو فرمایا کہ بلاشبہ ہر آدمی کی طرف سے رمضان میں نصف صاع کھلایا جاتا ہے اور تم میری طرف سے پورا صاع کھلا دیا کرو، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ زمانہ جہالت میں میرے شریک تھے تو آپ بہت بہترین شریک تھے نہ جھگڑا کرتے تھے اور نہ جدال کرتے۔

۱۳۰۴۹- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، مکی بن عبدان، عبداللہ بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن عبداللہ کبیری زہری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ غلام کی دیت انکی قیمت اور آزاد کی دیت انکے قرضے سے ادا کی جائے گی، اور سعید بن میتب رحمہ اللہ اسی طرح کہا کرتے تھے۔

۱۳۰۵۰- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن مروان عجلی، ابن ابی النضرۃ، ابوہ) ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (اذاتداینتم بدین الیٰ اجل مسمیً) الی قولہ (فلیؤدالذی اوتمن امانتہ) (البقرۃ:۲۸۲-۲۸۳) فرمایا کہ اس آیت نے ماقبل کی آیت کو منسوخ کردیا۔

۱۳۰۵۱- (احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی محمد بن جعفر) حماد سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسکو مشرکین قید کرلیں اور ایک مسلمان اسکو خرید کر آزاد کرے تو فرمایا کہ مولیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے جبکہ وہ مشتری کو اس کی قیمت دے دے اور میں اس کا آزاد کردینا جائز نہیں سمجھتا۔

۱۳۰۵۲- احمد، ابویحیٰی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن سے بازار کی دکانوں کے فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے انکی بیع وشراء اور اجارے کو ناپسند کیا۔

۱۳۰۵۳- احمد، ابویحیٰی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن دینار، یونس حسن سے اس آیت (واشھدوااذاتبایعتم) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اسکو فان امن بعضکم بعضاً نے منسوخ کردیا ہے۔

۱۳۰۵۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن طلحہ، داؤد بن سلیمان جعفی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو لکھا کہ تجھ پر سلام ہو۔ بلاشبہ کوفہ والوں کو مصیبت اور سختی پہنچی ہے اور احکام اور خبیث طریقوں میں ظلم پہنچا ہے اور یہ خبیث طریقے ان کے برے اعمال نے ایجاد کئے ہیں بے شک دین کا قوام عدل اور احسان ہے کسی چیز میں تیرے لئے اس سے اہم کوئی چیز نہ ہونی چاہیئے کہ اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں لگاؤ اس لئے کہ گناہ میں سے کوئی چھوٹا گناہ نہیں ہوتا۔

۱۳۰۵۶- سلیمان بن احمد، راشد، لیث بن ابی رقیہ، عمر بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن، محمد بن ابی الوضاع، حصین، مجاہد یا سعید بن جبیر (اسی طرح عبدالرحمٰن نے کہا) سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ تختیاں زمرد کی تھیں جب موسیٰ علیہ السلام نے انکو ایلعیل میں پھینک دیا اور ہدایت باقی رہا۔

۱۳۰۵۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن علی، ابومعاویہ، اسماعیل ابوصالح سے روایت کرتے ہیں کہ (الامن اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا) ترجمہ: مگر جس کو رحمٰن اجازت دے اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو" کہ اس سے مراد "لاالہ الااللہ" ہے فرمایا کہ میں نے اس کا تذکرہ یحیٰی بن سعید سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسی طرح میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور انہوں نے ابومعاویہ سے سنا ہے۔

۱۳۰۵۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن ابی الدارمی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسن سے

رات کو بلند آواز سے تلاوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک اس میں ریا نہ ملی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۱۳۰۵۹-محمد بن یعقوب، کتابۃً، عبداللہ بن جعفر اذناً، رون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن النضر حارثی ربیع بن خثیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ فقہ حاصل کرو پھر جدا ہو جاؤ۔

۱۳۰۶۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عباس بن ولید، ابن مہدی، محمد بن یوسف اصبہانی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہاری یہ زمین دیکھ لی تو مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ یہ مجھے دو پیسوں کی ملے، اور فرمایا کہ وہ مکہ کی طرف نکلے اور ان کے پاس ایک دینار اور فرمایا کہ اس کی تھیلی میں صرف ایک چادر اور ایک کپڑا تھا۔

اور عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے محمد بن عقبہ بصری عن مالک بن دینار اور روایت کیا ہے محمد بن ہلال بن ابی ہلال مدنی سے، اور محمد بن ابان بن صالح بن عمیر جعفی کوفی سے۔

۱۳۰۶۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن دینار، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، موسیٰ بن علی، ابوہ، عبدالعزیز بن مروان، ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آدمی میں بدترین خصلت گھبرانے والا بخل اور نکالنے والی بزدلی ہے۔[۱]

۱۳۰۶۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، انس، زہری حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر خود تھی، آپ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبے کے کپڑے سے چمٹا ہوا ہے فرمایا کہ اسکو قتل کرو۔[۲]

عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے مالک کے سامنے جسکی قرأت کی فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس دن حالت احرام میں نہ تھے واللہ اعلم۔

۱۳۰۶۳- (علی بن ہارون، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک بن مغول، عاصم بن عمر حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کھاؤ پیو۔[۳]

۱۳۰۶۴-محمد بن محمد بن احمد المقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن یزید، ح' احمد بن اسحٰق محمود بن احمد بن فرج، اسماعیل بن بشر بن منصور، عبدالرحمٰن بن مہدی، مشمعل بن ایاس، عمرو بن سلیم، رافع بن عمرو مزنی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عجوۃ اور صخرۃ دونوں جنت میں سے ہیں۔[۴]

۱۳۰۶۵-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مستمر بن ریان ابونضرہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس ایک ایسی عورت کا تذکرہ کیا جس کے پاس انگوٹھی تھی اور اس کی خوشبودار مشک سے تحسین کردی تھی۔

۱۳۰۶۶- (ابوبکر بن طلحی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مقرن بن کرزمۃ، ابوکثیر سحیمی) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کا حکم دیا وتر کے بعد سونے کا، چاشت کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا اور ہر مہینے

۱۔ سنن ابی داؤد ۲۵۱۱، ومسند الامام احمد ۳۰۲/۲، ۳۲۰، والسنن الکبری للبیہقی ۱۷۰/۹. وصحیح ابن حبان ۸۰۸. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۹۸/۹. ومسند الامام الشہاب ۱۳۳۸. واتحاف السادۃ المتقین ۱۹۴/۸. والترغیب والترہیب ۳۷۹/۳، وکشف الخفا ۷/۲.

۲۔ فتح الباری ۵۹/۴، ۹۹/۱۲.

۳۔ سنن الترمذی ۱۳۳، وسنن ابن ماجۃ ۶۵۱، وسنن الدارمی ۲۴۸/۱، ومسند الامام احمد ۳۴۲/۴، ۲۹۳/۵.

۴۔ المستدرک ۵۸۸/۳.

میں تین دن روزہ رکھنے کا۔

۱۳۰۶۷-جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وداعی، یحیی حمانی، عبدالرحمٰن بن مہدی، مقرن بن کرزمۃ، معاویہ ابن صالح، علاء بن الحارث، حرام بن حکیم، عمہ عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھنے کا معاملہ تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے اور مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں گھر میں نماز پڑھوں بنسبت مسجد میں نماز پرھنے کے سوائے فرض نماز کے۔[۱]

۱۳۰۶۸-علی بن ہارون، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث، حرام بن حکیم انکے چچا عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ مواکلت کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ مواکلت کرو۔

۱۳۰۶۹-(ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، عمرو بن قیس عبداللہ بن بشر سے روایت کرتے ہیں کہ دو اعرابی نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ لوگوں میں سے بہترین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جسکی زندگی لمبی ہو اور عمل اچھا ہو، دوسرے نے کہا کہ شرائع اسلام میں سے کونسی (۔۔۔۔) تو آپ نے فرمایا کہ تیری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔[۲]

۱۳۰۷۰-احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی معاویہ بن عبدالکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبدالملک بن یعلی کے ہاں ایک فیصلے میں حاضر تھا کہ وہاں سے ایک جھوٹی گواہی دینے والے کو گزارا گیا اور جس کے لئے اس نے گواہی دی۔ تو لوگوں نے کہا کہ انہوں نے حکم دیا ان کے آدھے سر منڈانے کا اور ان کے چہروں کو سیاہ کر کے گمایا۔

۱۳۰۷۱-حبیب بن الحسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، عبداللہ بن معبد ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا دن ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔[۳]

۱۳۰۷۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، مثنی بن سعید، قتادہ، انس نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا غافل ہو جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اقم الصلاۃ لذکری" ترجمہ: نماز قائم کرو میری یاد کے لئے" اور آپ ﷺ جب جہاد کرتے تھے تو فرماتے کہ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے تو یہی میرا مددگار ہے اور آپ ہی کی مدد سے قتال کرتا ہوں۔[۴]

۱۳۰۷۳-ابواسحٰق بن حمزۃ، عبدان بن احمد، عمرو بن العباس، عبدالرحمٰن بن مہدی، مثنیٰ بن سعید، ابوحمزۃ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۴۲/۴.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۲۹، ۲۳۳۰. ومسند الامام أحمد ۱۸۸/۴. ۴۰/۵، ۴۳، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، وسنن الدارمی ۳۰۸/۲، والمستدرک ۳۳۹/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۳۷۱/۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۰/۲، والمصنف لابن أبی شیبة ۲۵۴/۱۳، ۲۵۶، والترغیب والترهیب ۲۵۴/۴، وأمالی الشجری ۲۵۵/۱.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۶، ومسند الامام أحمد ۲۹۷/۵.

۴۔ مسند الامام أحمد ۱۸۴/۳، وصحیح ابن حبان، ۱۶۶۱، والمصنف لابن أبی شیبة ۳۵۱/۱۰، ۴۶۳/۱۲، واتحاف السادة المتقین ۱۰۵/۵

فرمایا کہ جب ابوذرؓ کو نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے کہا (اپنے بھائی سے) کہ اس وادی کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرلو جس کو آسمان سے وحی آئی ہے اور اس کے قول کو سنو پھر میرے پاس آجاؤ چنانچہ وہ مکہ آئے اور پھر ابوذرؓ کے اسلام کا پورا واقعہ طوالت سے ذکر کیا۔

۱۳۰۷۴- ابوبکر بن قدید، ابوعلی محمد بن حسن مقری صواف، حفص بن عمرو ریانی، عبدالرحمٰن مفضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے ربیع بن خثیم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کے لئے فارغ ہو جاؤں، بلاشبہ لوگ دوسروں کے گناہوں پر اللہ سے ڈرتے ہیں اور اپنے گناہوں پر اللہ سے مطمئن ہیں۔

۱۳۰۷۵- (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مفضل بن فضالۃ) ابو عاصم تمیمی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم ابن ذیبان کے زمانے میں حریر کے ٹکڑے چالیس درہم پر خریدتے تھے اور پھر ساٹھ درہم پر عطاء کو فروخت کرتے تھے تو میں نے ابن عمر سے پوچھا ''سرق'' کے بارے میں تو میں نے حریر کہا تو انہوں نے فرمایا کہ حریر کے ٹکڑے کیوں نہیں کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم چالیس کے خریدتے ہیں اور عطاء کے ہاتھ ساٹھ کے فروخت کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے اسکو خرید کر قبضہ کرلیا تو اب جس طرح چاہو فروخت کرو سستا ہو یا مہنگا۔

۱۳۰۷۶- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی مفضل بن لاحق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا کہ میں ایک آدمی سے دینار خرید کر وزن کرتا ہوں پھر قبضہ کر کے فروخت کرتا ہوں فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ صرف سے بھی قبیح کام کرتے ہیں۔

۱۳۰۷۷- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، عباس بن ولید نرسی، عبدالرحمٰن بن مہدی، منصور بن سعد عثمان بن عروۃ، ابوہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے آخر میں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔[۱]

۱۳۰۷۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یحیٰی بن معین ح ابراھیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، عباس بن عبدالعظیم عبدالرحمٰن بن مہدی، منصور بن سعید، بدیل، عبداللہ بن شقیق میسرۃؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ کب سے نبی تھے؟ فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔[۲]

۱۳۰۷۹- عبداللہ بن احمد بن الفضل، عباس بن الفضل بن شاذان، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی منصور بن سعد عمار مولیٰ بنی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے تقدیر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ۔ سورہ فتح کے آخر میں اسکو ڈھونڈھو 'محمد رسول اللہ والذین معہ (الفتح ۲۹) الیٰ آخرھا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ انکو پیدائش سے پہلے مبعوث کیا۔

۱۳۰۸۰- زیاد بن محمد بن فی جماعۃ، حسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاذ بن علاء، ابوہ عن جدہ) علی بن ابی طالبؓ سے

۱۔ سنن النسائی، کتاب الجنائز باب ۱۰۵ . ومسند الامام أحمد ۲/۳۶۶، ۵/۱۸۴، ۱۸۶، والمستدرک ۴/۱۹۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۱۲۷ . ۱۳۱، ۵/۱۶۶ . والصغیر ۱/۳۴، مجمع الزوائد ۲/۲۷، ۲۸ .

۲۔ المستدرک ۲/۶۰۹، والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۴/۲۹۲، وطبقات ابن سعد ۱/۹۵، ۷/۴۱، والدر المنثرۃ ۱۲۶ وکشف الخفا ۲/۱۹۱ .

روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں جب سے کوفہ میں داخل ہوا ہوں مجھے اس شیشے کے علاوہ اور کچھ نہیں پہنچا اور وہ مجھے ایک دہقان نے ہدیہ کیا ہے
اور روایت کیا ہے عبدالرحمٰن نے معاذ عنبری اور معاذ بن بصری سے۔

۱۳۰۸۱- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، منذر بن ثعلبہ، عبداللہ بن یزید، یزید سے روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ ہمیں حکم دیتے تھے کہ اپنے نعلین کو بائیں جانب لٹکائیں اور ننگے پاؤں چلیں اور میرے والد اپنے نعل کو لٹکاتے اور ایک بستی سے دوسری بستی میں ننگے پاؤں چلتے تھے۔

۱۳۰۸۲- عیسیٰ بن حامد بن عیسیٰ الرخجی، ہیثم بن خلف وردی، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن طفاوی حماد بن زید ایوب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کوئی آدمی حسن اور ابن سیرین کے پاس بیٹھتا تھا لیکن انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے پوچھتا نہیں تھا۔

۱۳۰۸۳- عبداللہ بن احمد بن فضل، عباس بن فضیل بن شاذان، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، منکدر بن محمد بن منکدر (ابوہ) حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضور ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا اور فرمایا کہ اے بلال جاؤ اور ان کا حق دے دو چنانچہ اس نے مجھے میرے حق سے بھی زیادہ دیا۔ چنانچہ میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا اونٹ لے لو۔ پس اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو ناپسند کیا تو فرمایا کہ اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی لے لو۔

۱۳۰۸۴- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی معمر بن قیس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حسن سے اپنے بھائی کے متعلق پوچھا جو انتقال کر گیا اور اس کے ذمہ روزہ اور اعتکاف باقی تھا تو فرمایا کہ تو روزہ رکھ لے اور اعتکاف کر لے کیونکہ جو بھی خیر کے کام تم اپنے مردوں کے ایصال ثواب کے لئے کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب ان کو پہنچا دیتا ہے اور تمہارے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔

۱۳۰۸۵- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسلم بن عقیل، عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ، ہم مسجد حرام کے قریب ابن عمرؓ کے پاس موجود تھے کہ محارب کی ایک عورت نے ان سے سوال کیا کہ اس کے والد نے اللہ کے راستے میں ایک اونٹ صدقہ کرنے کی وصیت کی ہے تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سارے راستے ہیں، حج بیت اللہ، اللہ کے راستے میں سے ہے صلہ رحمی کرنا اللہ کے راستوں میں سے ہے۔ اور اللہ کے راستوں میں سے مسلمانوں کی ایسی جماعت بھی ہے جو کفار کی قوم کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور ان کے پاس سواری نہیں ہے۔

۱۳۰۸۶- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، معتمر سلم بن ابی الذیال سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے ابن سیرین سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس نے کسی دوسرے آدمی کو کچھ مال مضاربت کے لئے دیا تھا کیا اس سے سرمایہ کاری کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں جانتا۔

۱۳۰۸۷- الحسین بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی، مروان بن عبدالواحد موسیٰ بن ابی درام، وہب ابن منبہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو سہم کے دروازے کے پاس ایک قوم مخاصمت کر رہی تھی میرے خیال میں تقدیر کے بارے میں فرمایا کہ وہ ان کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی لاٹھی عکرمہ کو دیدی اور اپنا ایک ہاتھ عکرمہ پر اور دوسرا ہاتھ طاؤس پر رکھا جب ان تک پہنچ گئے تو انہوں نے اس کے لئے جگہ کشادہ کر دی، پھر حدیث کو طوالت سے بیان کیا۔

۱۳۰۸۸- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد بن اسید، حمید، ربیع بن خراز، احمد بن محمد بن حنبل، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاذ، شعبہ، ابو بکر بن ابی حفص ابو سلمۃ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے بالوں کو ادنیٰ وفرۃ

کی طرح لیتی تھیں۔

اور محمد بن ابی عتاب اعین نے حمید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور جن سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے روایت کی ہے ان میں سے ومعن بن عبدالرحمٰن بن مسعود، منشور بن ابی الاسود، معلیٰ بن خالد دارمی، مستور د بن عباد اور مزروع بن موسیٰ ہیں۔

۱۳۰۸۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکہ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کرتا ہوں سوائے اس کے کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔[1]

۱۳۰۹۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکۃ) عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نعمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجالس کو اختیار کرو۔ جب تم کوئی مجلس دیکھو کہ جس میں اللہ کو یاد کیا جاتا ہو تم ان کے ساتھ بیٹھو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو علم تجھے نفع دیگا، اور اگر تم کند ذھن ہو تو وہ تمہیں علم دیں گے اور اگر اللہ ان پر رحمت نازل کرے گا تو تجھے بھی حصہ ملے گا، اور اے بیٹے دور رہو اور ایسی مجلس میں نہ بیٹھو جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو تیرا علم تجھے کوئی نفع نہیں دے گا، اور اگر تم کند ذھن ہو تو وہ تیرے کند ذہنی میں اضافہ کریں گے اور اگر اللہ تعالیٰ کا غضب اس کے بعد نازل ہوگا تو تمہیں بھی پہنچے گا اور ہرگز رشک نہ کرنا ایسے آدمی پر جو کشادہ بازوؤں والا ہو اور مسلمانوں کا خون بہاتا ہو اس لئے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ایسا قاتل ہے جو مرتا نہیں ہے۔

۱۳۰۹۲-ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی ابومعشر جس کا نام نجیح ہے، نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بدر کے دن نبی کریم ﷺ پر پیش ہوا جبکہ میری عمر تیرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول نہ کیا۔ اور احد کے دن پیش ہوا جبکہ میں چودہ سال کا تھا تو قبول نہ ہوا پھر خندق کے دن پیش ہوا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی تو قبول ہوا۔

ابومعشر نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سے ایک ہیں اور آپ ﷺ کسی کے لئے جہاد فرض نہ کرتے جب تک کہ پندرہ سال تک نہ پہنچے۔

۱۳۰۹۳-ابراہیم بن عبداللہ، مکی بن عبدان، عبداللہ بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوعوانہ، اعمش زبید، ابوالاحوص) عبداللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اچانک مرجانا مؤمن کے لئے آسانی ہے اور کافر کے لئے افسوس ہے۔

۱۳۰۹۴-عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد، محمد بن ابی، یعقوب، عبدالرحمٰن، ابوعوانہ، اعمش مجاہد، ابی عمر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو اللہ کے نام کے ساتھ آپ سے پناہ مانگے تو انہیں پناہ دو۔ اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے تو انہیں عطا کردو۔ اور جو تمہارے ساتھ اچھائی کرے تو اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اسکی تعریف کرو یہاں تک کہ وہ جان لے کہ تم نے بدلہ دے دیا۔[2]

۱۳۰۹۵-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن، ابوعوانہ، اعمش منھال بن عمرو، زذان حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری آدمی کے جنازے میں نکلے تو ہم قبر تک پہنچ گئے۔ اور حدیث کو طوالت کے ساتھ بیان کیا۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۷۴، ۱۸/۵، ومجمع الزوائد ۹/۳۵۴، وطبقات ابن سعد ۷/۱۹۲، وکنز العمال ۳۷۴۳۵. والاحادیث الصحیحۃ ۶۵۳.

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب الزکاۃ باب ۳۹، والادب باب ۱۱۸، وسنن النسائی ۵/۸۲. ومسند الامام أحمد ۱/۲۵۰، ۲/۶۸، ۱۲۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۹۷، ۴۱۸، والادب المفرد ۲۱۶.

۱۳۰۹۶-عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن، ابوعوانہ، منصور بن زاذان، ولید ابو بشر، ابوصدیق ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلے دو رکعتوں میں تیس آیات کے بقدر تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں ابوعوانہ کا نام "وضاع" ہے اور وہ یزید بن عطاء کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۰۹۷-محمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد، عبدالرحمٰن، ورقاء، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں شریک تھے تو ہماری دشمن سے مدبھیڑ ہوئی اور مسلمان پیچھے ہٹنے لگے اور ہم شکست کھانے والوں میں سے تھے، تو ہم نے کہا کہ ہم نے تو پیٹھ پھیر دیا۔ پس ہم مدینہ پہنچے اور کہا کہ زیادہ ہو کر نکلیں گے، چنانچہ ہم نے کہا کہ اچھا ہوگا کہ نبی کریم ﷺ سے ملیں کہ اگر ہماری توبہ قبول ہوتی ہو تو توبہ کرلیں چنانچہ ہم فجر کی نماز میں آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم تو بھاگنے والے ہیں فرمایا کہ نہیں بلکہ تم پینترا بدل کر حملہ کرنے والے ہو۔ فرمایا کہ اسطرح کہا اور اس طرح کہا تو انہوں نے آپ کو پوری خبر بتادی اور آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کی جماعت ہیں۔[۱]

۱۳۰۹۸-ابومحمد بن حیان، ابوجعفر اخزم، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن، ابوحرہ، سلیمان دمشقی، ابن عباسؓ کی روایت ہے فرمایا: شیطان کہتا ہے: ایک عالم مجھ پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔ عابد اللہ کی عبادت اکیلے کرتا ہے جبکہ عالم لوگوں کو علم پڑھاتا ہے حتی کہ سب عالم ہو جاتے ہیں۔

ابوحرہ کا اصل نام واصل بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۳۰۹۹-ابوعلی محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، وہیب، ابوواقد لیثی کی سند سے مروی ہے عامر بن سعد حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کے برابر قیمت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔[۲]

۱۳۱۰۰-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن، وکیع، عطاء بن سعید کی سند سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ جنازے کو آہستہ سے سلام کیا کرتے تھے۔

یہی روایت حضرت شعبہ کے شاگرد ولید بن خالد ہروی سے بھی منقول ہے۔

۱۳۱۰۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام، ابوعاصم کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے وقت سانس لیتے تھے اور ارشاد فرماتے یوں پانی پینا خوشگوار ومزیدار اور زیادہ شفاء بخش ہوتا ہے۔[۳]

۱۳۱۰۲-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی ہے چنانچہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے لئے بددعا کرتے تھے۔ اور پھر (ایک مہینہ کے بعد) چھوڑ دی۔

۱۳۱۰۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، سالم بن ابی جعد، معدان بن ابی

۱۔ سنن أبی داؤد، کتاب الجهاد باب ۱۰۵، وسنن الترمذی ۱۷۱۶. ومسند الامام أحمد ۲/ ۱۱۱. والسنن الکبری للبیهقی ۹۰/ ۷۸. وفتح الباری ۱۱/ ۵۶. ومشکاة المصابیح ۳۹۵۸.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱/ ۱۶۹. وفتح الباری ۱۲/ ۱۰۱. والکنی للدولابی وکشف الخفا ۱/ ۳۵۳.

۳۔ سنن أبی داؤد ۳۷۲۷. ومسند الامام أحمد ۳/ ۱۸۵. والسنن الکبری للبیهقی ۷/ ۲۸۴، ۴۰/ ۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۳۵، وکشف الخفا ۱/ ۱۳۴

طلحہ، کے سلسلۂ سند سے حضرت ثوبانؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جنازے کے پیچھے چلا اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لئے ایک قیراط (کے برابر) ثواب ہے اور جو آدمی (نماز جنازہ میں بھی حاضر رہا) اسکو دفنانے میں بھی موجود رہا اس کے لئے دو قیراط (کے برابر) ثواب ہے، صحابۂ کرامؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان میں سے جو چھوٹا ہے وہ احد پہاڑ کے برابر ہے۔[1]

۱۳۱۰۴- ابوبکر، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن، ہشام، قتادہ، حسن، قیس بن عباد کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرامؓ تین مقامات پر منہ سے آواز نکالنا مکروہ سمجھتے تھے۔ (۱) جنگ کے وقت، (۲) جنازے کے وقت، (۳) اور ذکر کرتے وقت۔

۱۳۱۰۵- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ عبداللہ بن مطیع کے پاس گیا، وہ کہنے لگے: ابوعبدالرحمٰن خوش آمدید ابن مطیع نے خادموں کو حکم دیا کہ اس کے لئے تکیہ لاؤ، ابن عمرؓ نے کہا: میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا ہوں لیکن میں تمہیں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا (یعنی جماعت سے اختلاف کیا) قیامت کے دن آئے گا اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔[2]

۱۳۱۰۶- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، حاتم، ابونضر، عبادہ بن نسیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نئے کپڑا بہترین کفن ہے اور سینگوں والا مینڈھا بہترین قربانی ہے۔[3]

۱۳۱۰۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں لوگوں کے آخری آدمی کو انکے اول سے ملادوں گا تاکہ ایک چیز بن جائیں۔

۱۳۱۰۸- احمد بن محمد بن یوسف، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہیثم، داؤد بن عمر، عبداللہ بن ابی زکریا کے سلسلۂ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن تمہیں اپنے ناموں اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا لہذا اپنے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔[4]

۱۳۱۰۹- احمد بن عبداللہ، محمود بن محمد، ہیثم، ابوزبیر، جابرؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[5]

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۱۰، وصحیح مسلم، کتاب الجنائز ۵۵. ومسند الامام أحمد ۲/۲/۳/۴۵۸. ۵/۲۷۶.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۸۳، ۹۳، ۱۲۳، ۱۳۳، والتمهيد ۳/۲۵۰، وكنز العمال ۱۴۸۶۵، ۱۴۸۶۶، وشرح السنة ۱۰/۸۱.

۳۔ سنن أبي داؤد ۳۱۵۶، وسنن الترمذي ۱۵۱۷. وسنن ابن ماجة ۱۴۷۳. ۳۱۳۰. والسنن الكبرى للبيهقي ۳/۴۰۳. ۹/۲۷۳، ومشكاة المصابيح ۱۶۴۱. ۱۶۴۲. والترغيب والترهيب ۲/۱۵۵.

۴۔ سنن أبي داؤد ۴۹۴۸، ومسند الامام أحمد ۵/۱۹۴، وسنن الدارمي ۲/۲۹۴، وصحيح ابن حبان ۱۹۴۴، وفتح الباري ۱۰/۵۷۷، واتحاف السادة المتقين ۱۰/۵۷۷.

۵۔ صحيح البخاري ۱/۳۸، ۲/۱۰۲، ۴/۲۰۷، ۸/۵۴. وصحيح مسلم، المقدمة ۳، ۴، وفتح الباري ۱۰/۵۷۸.

۱۳۱۱۰- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ھیثم بن بشیر، حصین، ابو مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتولین احد کی نو نو آدمیوں کی ٹولیاں بنا کر ان پر نماز پڑھی اور ہر بار دسویں حضرت حمزہؓ ہوتے جب نماز پڑھ لی جاتی نو (۹) کو اٹھا لیا جاتا اور حمزہؓ ادھر ہی رکھے رہتے حتی کہ حضرت حمزہؓ پر نو مرتبہ یا سات مرتبہ نماز پڑھی گئی۔

۱۳۱۱۱- سند مذکورہ بالا عبدالرحمٰن بن مہدی، ہیثم، مجالد، عبیداللہ بن مسلم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ سال مہینے کے برابر نہ ہو جائے مہینہ ہفتہ کے برابر نہ ہو جائے ہفتہ دن کے برابر نہ ہو جائے دن گھنٹے کے برابر نہ ہو جائے اور گھنٹہ حریق السعفہ (چنگاری کے اڑنے کے بقدر) ہو جائے۔ [۱]

۱۳۱۱۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام قتادہ، ابو میمونہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بلاشبہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں لہذا مجھے ہر چیز سے آگاہ کر دیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی میں نے عرض کیا: مجھے ایک ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جسے میں کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام پاکیزہ کرو، سلام پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو۔ راتوں کو جب لوگ سو رہے ہوں تم اللہ کے حضور کھڑے نماز پڑھ رہے ہو پھر سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ [۲]

۱۳۱۱۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل،، عبدالرحمٰن بن مہدی بہز و قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں والد بولے: کیا آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔

۱۳۱۱۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو قرآن مجید پڑھتا ہو اسکی مثال اس پھل کی طرح ہے جسکا ذائقہ اچھا ہو لیکن خوشبو اسکی نہ ہو اور وہ فاجر جو قرآن مجید نہ پڑھتا ہو اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جسکا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور بو بھی نہیں ہوتی۔ [۳]

۱۳۱۱۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام، قتادہ، خلید قصری، ابو درداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوا اس کے کنارے پر دو فرشتے کھڑے ہو کر آواز لگاتے ہیں جو مال قلیل ہو اور کفایت کرتا ہو وہ اس مال سے بدرجہا بہتر ہے جو کثیر ہو اور غفلت میں ڈالنے والا ہو۔ [۴]

۱۳۱۱۶- احمد بن علی بن عبداللہ جزار کوفی، عبداللہ بن محمد بن سوار، علی بن حسان عطاء، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہانی بن ایوب طاؤس کے سلسلۂ سند سے حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج و عمرہ کے لئے ایک ہی طواف کیا ہے۔

۱۳۱۱۷- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہیثم بن رافع کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے

۱- فتح الباری ۱۱/۳۵، ۱۳/۱۷، والکامل لابن عدی ۷/۲۵۹۷.

۲- المستدرک ۴/۱۶۰، وصحیح ابن حبان ۶۴۲، ومجمع الزوائد ۵/۱۶، والدر المنثور ۱/۲۲۴، ۴/۶۵، ۳۱۷، وکنز العمال ۱۵۱۱۹.

۳- صحیح البخاری ۶/۲۳۵، ۷/۹۹، ۹/۱۹۸، وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۲۴۳، فتح الباری ۹/۲۰، ۵۵۵.

۴- مسند الامام أحمد ۵/۱۹۷، والمستدرک ۲/۴۴۵، ومجمع الزوائد ۳/۱۲۲، ۱۰/۲۵۵، والترغیب والترھیب ۲/۴۹، وصحیح ابن حبان ۸۱۴، ۲۴۷۶.

سوال کیا میں وہاں حاضر تھا کہ میں نے ایک نذر مانی ہے (جو پوری نہیں کرسکا) حسن رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم نے کسی چیز کا نام بھی لیا ہے؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا: حضرت حسن رحمہ اللہ بولے: دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

۱۳۱۱۸- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ھشام بن اسماعیل، ابن اسلم، زید بن عبدالرحمٰن بن سلمانی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوتا ہے جونہی اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے اسکے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں جنت سے اس کی طرف ایک بریطہ (عمدہ قسم کا صندوق) بھیجا جاتا ہے جس میں اسکی جان قبض کرکے لائی جاتی ہے۔ جنت سے ایک جسد اسکی طرف بھیجا جاتا ہے جس میں اس کی روح لائی جاتی ہے پھر وہ فرشتوں کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے یوں لگتا ہے کہ گویا کہ پیدائش کے وقت سے فرشتے اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں حتی کہ وہ آسمان میں آجاتا ہے۔ (الحدیث)

۱۳۱۱۹- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہذیل بن بلال سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا: میرے پاس ایک بکاؤ غلام ہے خوارج مجھے اسکی قیمت میں سو درہم زیادہ دے رہے ہیں، ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اسے یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں بھی بیچ دو گے؟ (یعنی خوارج کو بیچنے سے منع فرمایا)

۱۳۱۲۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن عطاء، سماک بن حرب، عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انشاء اللہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سود کھانے والے کھلانے والے اسکے گواہ اور اسکے کاتب پر لعنت کرے۔[1]

۱۳۱۲۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن عطاء، مطرف، شعبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہؓ اور ان کے دیگر (شہید ہونے والے) ساتھیوں پر اُحد کے دن نماز پڑھی ہے۔

۱۳۱۲۲- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ رازی، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید، عطاء، سماک بن حرب، محمد بن بشر سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے منت مان رکھی ہے اگر میرا دشمن میرے ہاتھ سے نکل بھاگا تو میں اپنے آپ کو ذبح کردوں گا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا جاؤ اور مسروق رحمہ اللہ سے پوچھو۔ چنانچہ اس آدمی نے مسروق رحمہ اللہ سے یہی سوال پوچھا، انہوں نے جواب دیا، تم اپنے آپ کو ذبح مت کرو چونکہ اگر تم مؤمن ہو تو مؤمن کو قتل کرو گے اور اگر تم کافر ہو تو جہنم کی آگ کی طرف جلد بازی کرنے والے ہو گے، لہٰذا ایک مینڈھا خرید و اور اسے ذبح کرلو، چونکہ اسحٰق علیہ السلام کے فدیے میں مینڈھا ہی ذبح کیا گیا تھا بلاشبہ وہ تم سے بہتر تھے، وہ آدمی جواب سن کر حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی، چنانچہ انہوں نے کہا: میں بھی تمہیں اسی طرح فتویٰ دینا چاہتا تھا واضح رہے کہ ذبیح اللہ کون تھے اسماعیل علیہ السلام یا اسحٰق علیہ السلام مفسرین کا اس میں اختلاف ہوا ہے۔ جمہور امت کے نزدیک ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام تھے جبکہ بنی اسرائیل اور ایک دو دوسرے حضرات مسلمین کا قول ہے کہ ذبیح اللہ اسحٰق علیہ السلام تھے بہر حال تفصیل کے لئے ملاحظ ہو معارف القرآن۔ سوۃ صافات آیت ۱۰۲، ۱۰۳ نیز تفسیر ابن کثیر)

۱۳۱۲۳- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابراہیم، یحیٰ بن ابی کثیر، ابونضرہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم لوگ) صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔[2]

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۳۹۳، ۴۰۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۸۴، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۵۱. وفتح الباری ۱۳/۴۱.

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۲۱، وسنن النسائی ۳/۲۳۱. وسنن الترمذی ۴۶۹، ومسند الامام أحمد ۳/۳۵، ۷۱، والمستدرک ۱/۳۰۲، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۰۸۹، وکنز العمال ۱۹۵۱۲.

۱۳۱۲۴- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابراہیم، قتادہ عبداللہ بن شقیق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا: کاش اگر میں نبی ﷺ کو دیکھتا تو میں ان سے ضرور ایک سوال کرتا، ابوذرؓ نے کہا: تم آپ ﷺ سے کیا سوال کرتے؟ کہا: میں سوال کرتا کہ کیا آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ ابوذرؓ نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا اور آپ ﷺ نے جواب دیا: ایک نور ہے جسے میں نے دیکھا ہے۔

۱۳۱۲۵- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن زریع، علی بن حکم، نافع کے سلسلہ وسند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مال لے کر) نرکو دوانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۱۳۱۲۶- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابی صالح کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ مالکؓ سے ناپختہ کھجور اور چھوہارے کی نبیذ کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: جس دن شراب پر حرمت کا حکم لگایا اس دن ہم نے شراب کے ساتھ ان دونوں کی نبیذ کو بھی بہا دیا تھا۔

۱۳۱۲۷- مخلد بن جعفر، احمد بن محمد حبیل بن جعد، نوح بن حبیب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن سعید، سفیان، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن شرجیلؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں کچھ باغات میں بہت سارے خوبصورت خیمے دیکھے میں نے پوچھا: یہ کس کے خیمے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت عمارؓ اور ان کے ساتھیوں کے ہیں میں نے پھر کچھ اسی طرح کے خوبصورت خیمے باغات میں لگے ہوئے دیکھے" پوچھا یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت ذوالکلاع اور ان کے ساتھیوں کے ہیں، میں نے کہا یہ لوگ تو ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے (پھر جنت کی نعمتیں انھیں کیسے مل گئیں)؟ کہا: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع مغفرت کرنے والا پایا ہے۔

۱۳۱۲۸- ابوحسن سہل بن عبداللہ، ابوبکر احمد بن عمرو براز، عباس بن عبدالعظیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن ولید، محل بن خلیفہ، ابوسمح کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹے بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مار دیئے جائیں اور چھوٹی بچی کا پیشاب دھویا جائے۔[2]

۱۳۱۲۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن یزید مستملی، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن ولید، محل بن خلیفہ، ابوسمح کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کا خادم تھا چنانچہ جب آپ ﷺ غسل کرنا چاہتے تو مجھے حکم دیتے: میری طرف پیٹھ پھیر کر میرے آگے کپڑے سے پردہ کرلو۔[3]

۱۳۱۳۰- احمد بن عبید اللہ، عبداللہ بن وہب، احمد بن ثابت، علی بن حسان، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعلیٰ بن حارث محاربی، غیلان بن جامع، ابن عمار بن یاسر کے سلسلۂ سند سے حضرت عمار بن یاسرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۱۳۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، عمر بن عباس، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب قمی، جعفر بن ابی مغیرہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کی

۱۔ سنن الترمذی ۱۲۷۳، وسنن النسائی ۳۱۰/۷، ۳۱۱، سنن الدارمی ۲۷۳/۲، والمستدرک ۴۲/۲، والمصنف لابن أبی شیبة ۱۴۵/۷، ۱۴۶.

۲۔ سنن الترمذی ۶۱۰، وسنن ابن ماجة ۵۲۵. ومسند الامام أحمد ۱۳۷/۱، والسنن الکبری للبیهقی ۴۱۵/۳. وصحیح ابن حبان ۲۴۷، وسنن الدارقطنی ۱۲۹/۱، وصحیح ابن خزیمة ۲۸۴، وکنز العمال ۲۷۲۶۸.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۱/۱۱. وسنن أبی داؤد ۳۷۶، وسنن النسائی، کتاب الطهارة باب ۱۴۰، وسنن ابن ماجة ۶۱۳، والسنن الکبری للبیهقی ۴۱۵/۲، وسنن الدارقطنی ۱۳۰/۱.

روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مکہ فتح کیا تو ابلیس بآواز بلند رونے لگا حتی کہ اسکی آواز سن کر اسکا لشکر اس کے پاس جمع ہوگیا ابلیس نے لشکر سے کہا: تم آج کے بعد امت محمد کو شرک میں مبتلا کرنے سے مایوس ہو چکے ہو لیکن تم انھیں انکے دین کے فتنے میں ڈال دو اور ان میں نوحہ عام کردو۔

۱۳۱۳۲- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی، عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مہدی، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا تو اس کی صورت فرشتوں کی صورت سے بدل گئی، ابلیس (اس حالت پر) بآواز بلند رونے لگا، پس قیامت تک ہر رونے کی آواز ابلیس کے رونے کی آواز میں سے ہے، ابلیس پر لعنت ہو۔

۱۳۱۳۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی یعقوب بن محمد بن طحلان، ابورجال، عمرہ، عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں (یعنی جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والوں کا بھوک کا شکوہ کرنا فضول بات ہے) عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سفیان رحمہ اللہ ہمیں یہ حدیث یعقوب بن محمد کے واسطے سے سنایا کرتے تھے۔[۱]

۱۳۱۳۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن محمد بن طحلان سے مروی ہے کہ اسحٰق بن یسار کپڑا فروشوں کے پاس سے گزرتے تو انھیں کہتے: اپنی تجارت کے ساتھ لازم رہو بلاشبہ تمہارا باپ یعنی ابراہیم علیہ السلام بھی کپڑا فروش تھا۔

(۴۴۲) امام شافعی رحمہ اللہ[۲]

حضرات اولیاء تبع تابعین میں سے ایک امام کامل عالم، عامل، شرف و کرامت والے، عمدہ و ظریفانہ اخلاق کے مالک، سخی و کریم، تاریکیوں کی روشنی، مشکلات کی وضاحت کرنے والے، دشواریوں کو حل کرنے والے، جنکا علم مشرق و مغرب پھیلا، بر و بحر میں جنکا مذہب مشہور ہوا، سنن و آثار کے متبع، مہاجرین و انصار کے اجتماعی مقتدیٰ، مشہور ائمہ اخیار سے علم حاصل کرنے والے، جن سے آئمہ نے علم حاصل کیا، حجازی، مطلبی ابوعبداللہ بن محمد بن ادریس شافعیؒ بھی ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ عالیشان مراتب و مناقب پر فائز تھے، امام شافعی عالی نسب اور عالی مراتب کے مالک تھے، علم و عمل سے مشرف ہوئے، ان کی حسبی شرافت کو رسول اللہ ﷺ کی قرابت نے چار چاند لگا دیئے تھے، علم میں انھیں بلند پایہ حاصل تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں وجوہ علم میں مختلف طریقوں سے تصرف کرنے کی خصوصیت عطا کر رکھی تھی، فنونِ حکم میں انھیں کمال درجے کی مہارت حاصل تھی، انہوں نے پوشیدہ معانی کو ظاہر کر کے رکھ دیا، اپنی سمجھ سے اصول و مبانی کی شرح کی، اللہ تعالیٰ نے جن جن خصوصیات سے قریش کو سرفراز کیا تھا وہ علیٰ وجہ الاتم ان میں پائی جاتی تھیں۔

۱۳۱۳۵- عبداللہ بن جعفر، یوسف بن حبیب، ابوداؤد، (دوسری سند) ابونعیم، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰی حلوانی، احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، زہری، طلحہ بن عبداللہ بن عوف عبداللہ ازہر، جبیر بن مطعم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریشی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر کی قوت عطا ہوتی ہے، ابن شہاب سے کسی آدمی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہوں نے جواب

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربة ۱۵۳، وسنن الترمذی ۱۸۱۵، وسنن أبی داؤد، کتاب الاطعمة باب ۴۲، وسنن ابن ماجة ۳۳۲۸. وسنن الدارمی ۱۰۴/۲، ومسند الامام أحمد ۱۷۹/۶، ۱۸۸، والاحادیث الصحیحة ۱۷۷۶.

۲۔ التاریخ الکبیر ۴۲/۱، والجرح ۷/ت ۱۱۳۰. وتاریخ بغداد ۵۶/۲، وسیر النبلاء ۵/۱۰، والکاشف ۳/ت ۴۷۷۷. وتھذیب التھذیب ۲۵/۹، والخلاصة ۲/ت ۶۰۴۰. وتھذیب الکمال ۵۰۴۹.

دیا: کہ اس سے مراد رائے کی عظمت و نبالت ہے۔[1]

۱۳۱۳٦- محمد بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عوف، عمرو بن عثمان، عثمان، عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالعزیز، محمد بن عبدالعزیز، ابن شہاب، ابو سلمہ و سعید بن مسیّب کے سلسلۂ سند سے حضرت بحسینہ بن غزوانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کے ایک آدمی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی گئی ہے۔[2]

۱۳۱۳۷- احمد بن جعفر بن مالک، محمد بن یونس بن موسیٰ، یونس بن موسیٰ، محمد بن سلیمان بن مسحول مخزومی، عبدالعزیز بن ابی داؤد، عمرو بن ابی عمرو کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش کو مقدم رکھو اور خود ان سے آگے بڑھنے کی کوشش مت کرو، قریش سے علم سیکھو انھیں سکھاؤ نہیں، قریش کے ایک آدمی کو جو قوت عطا کی گئی ہے وہ غیر قریش کے دو آدمیوں کے بقدر ہے اور قریش کے ایک آدمی کی امانت غیر قریش کے دو آدمیوں کی امانت کے برابر ہے۔[3]

۱۳۱۳۸- عبداللہ بن جعفر، احمد بن یونس ضبی، عمار بن نصر، ابراہیم بن یسع مکی، جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا کے واسطے سے حضرت علیؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جحفہ میں ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہارے اوپر تمہاری جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں، ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں حوض کوثر پر تمہارا پہلے سے پہنچا ہوا اجر ہوں اور میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا (۱) قرآن مجید کے بارے میں اور (۲) اپنی اولاد کے بارے میں قریش پر مقدم ہونے کی کوشش مت کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان سے اختلاف مت کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے قریش کے ایک آدمی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی گئی ہے۔ قریش سے علم فقہ حاصل کرو چونکہ وہ تم سے زیادہ فقیہ ہیں، اگر مجھے قریش کے فخر میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہوتا میں تمہیں بتادیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کیا مرتبہ ہے، جو قریش کے خیار ہیں وہ تمام لوگوں میں سے خیار ہیں اور قریش کے برے لوگ عام برے لوگوں سے بہتر ہیں۔[4]

۱۳۱۳۹- یونس بن حبیب، ابوداؤد، جعفر بن سلیمان، نضر بن معبد، جارود، ابواحوص، عبداللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کو گالی مت دو بلاشبہ قریش کا ایک عالم ساری زمین کو علم سے بھر دے گا، یا اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب وبال چکھایا اب ان کے بعد میں آنے والوں کو عطاء و خیر چکھا دے۔[5]

۱۳۱۴۰- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، اسحٰق بن سعید بن ادلون ابوسلمہ، جمحی دمشقی، خلید بن دعلج ابوعمرو سدوسی، عطاء بن ابی رباح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل زمین اختلاف سے ایک ہی صورت میں بے خوف رہ سکتے ہیں کہ قریش کی موالات میں داخل ہو جائیں، قریش اہل اللہ ہیں (تین بار یہی بات دہرائی) چنانچہ جب بھی عرب کوئی

۱۔ ۲۔ صحیح ابن حبان ۲۲۸۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۵/۲، والسنن الکبریٰ للبیهقی ۳۸٦/۱، والسنة لابن أبی عاصم ٦۳۵/۲، وتاریخ بغداد ۱٦٦/۳، وکنز العمال ۲۳۸٦٦.

۳۔ کنز العمال ۳۷۹۹٦، وتنزیه الشریعة ۳۹۹/۱۰.

۴۔ الاحادیث الضعیفة ۳۹۸، وتاریخ بغداد ٦/۲، وکنز العمال ۳۳۷۸٦. والبدایة والنهایة ۲۵۳/۱۰، وتذکرة الموضوعات

۵۔ تذکرة الموضوعات للفتنی ۲۲۱. وتذکرة الموضوعات للقیروانی ۱۴٦.

قبیلہ قریش کی مخالفت کرے گا وہ ابلیس کے لشکر میں داخل ہو جائے گا۔[1]

۱۳۱۴۱- مخلد بن جعفر، حلیس بن ابی احوص، علاء بن ابی عمرو، (دوسری سند) ابونعیم، ابومعاویہ، اسماعیل بن مسلم، عطاء، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! قریش کو ہدایت نصیب فرما بلاشبہ قریش کے ایک عالم کا علم زمین کے مختلف طبقات کو بھر دے گا، یا اللہ! قریش کے اولین کو تو نے عذاب دیا ان کے آخرین کو خیر وعطاء دیدے۔

۱۳۱۴۲- محمد بن عبدالعزیز بن سہل خشاب نیشاپوری، ابراہیم بن اسحٰق انماطی، محمد بن سلیمان کریز، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ "وانہ لذکر لک ولقومک" (زخرف:۴۴) اور یقیناً یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے ایک نصیحت ہے، کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: پوچھا جاتا یہ آدمی کن لوگوں میں سے ہے؟ جواب دیا جاتا عرب میں سے ہے، پھر پوچھا جاتا عرب کے کس قبیلہ میں سے ہے کہا جاتا قریش سے ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق

۱۳۱۴۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، محمد بن اسحٰق، زہری، سعید بن مسیّب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قریبی رشتہ داروں بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان مال تقسیم کیا، میں اور عثمان بن عفانؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ بنو ہاشم ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں جو فضل ومرتبہ عطا کیا ہے اس سے انکار نہیں (لیکن) ہمیں بتائیے یہ جو بنی مطلب ہمارے بھائی ہیں آپ نے انھیں تو عطا کر دیا ہمیں کیوں نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم اور وہ (یعنی بنی مطلب) شئی واحد ہیں آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے بتایا۔

یہ حدیث ہشیم وجریر بن حازم نے بھی محمد بن اسحٰق رحمہ اللہ کی سند سے روایت کی ہے حدیث یونس بن یزید نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۴- سلیمان بن احمد، ہارون بن کامل، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، یونس بن یزید، ابن شہاب، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت جبیر بن مطعمؓ کی روایت ہے کہ وہ اور عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور خیبر کے خمس جو کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کیا تھا کے بارے میں آپ ﷺ سے بات کی۔ الحدیث۔

یہ حدیث عبدالرحمٰن بن مہدی نے عبداللہ بن مبارک عن یونس کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، زہری، سعید بن مسیّب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے کہا کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفانؓ خیبر کے خمس کے متعلق آپ ﷺ سے بات کرنے آئے جو کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تھا۔ (الحدیث)

یہ حدیث عثمان بن عمرو بن وہب ونافع بن یزید نے یونس سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبید نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد، محمد بن رافع، حجیر بن مثنیٰ، ابوعثمان (ایک ثقہ راوی ہیں) لیث بن سعد، عقیل بن شہاب،

۱- تاریخ بغداد ۲/۶۱، وکشف الخفا ۲/۶۸، والکامل لابن عدی ۱/۲۸۱. والجامع الکبیر للسیوطی ۹۸۰۱. وکنز العمال ۳۳۸۰۶.

سعید بن میںیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنو مطلب کو حصہ دیا اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ آپ کے اعتبار سے ہم سب ایک ہی مرتبہ کے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں۔[1]

یہ حدیث نعمان بن راشد نے بھی روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۷- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وہب بن جریر بن حازم، جریر بن حازم، نعمان بن راشد، زہری، سعید بن میںیب، جبیر بن مطعمؓ کی روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے نبی ﷺ سے سوال کیا جس وقت آپ ﷺ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو خیبر کا خمس دے رہے تھے اور بنی عبد الشمس اور بنی عبد مناف کو کچھ نہ دیا۔ (نہ دینے کے متعلق حضرت عثمانؓ نے پوچھا تو) آپ ﷺ نے فرمایا، بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں۔[2]

یہ حدیث قتادہ نے سعید بن میںیب عن جبیر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۸- محمد بن عمر بن اسلم، محمد بن ہارون بن کثیر، ابو محمد بن صاعد، احمد بن ابی عباس رملی، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب، قتادہ، سعید بن میںیب رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ کا بیان ہے کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے قریبی رشتہ داروں کے لئے مال غنیمت میں سے حصہ مقرر کیا تھا پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

شرف وفضیلت کے لئے اتنی بات بھی کافی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا نسب محمد عربی ﷺ کے نسب کے ساتھ متصل ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نسب، پیدائش اور وفات کے بیان میں

۱۳۱۴۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی (دوسری سند) ابونعیم، احمد بن اسحٰق ابوطیب احمد بن روح (تیسری سند) ابونعیم، ابو محمد بن حیان، زکریا بن یحییٰ ساجی، (سب رواۃ) حسن بن محمد بن صباح زعفرانی، ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف امام شافعی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لائے ہمارے پاس دو سال مقیم رہے پھر مکہ آگئے پھر ۱۹۸ھ میں دوبارہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کئی مہینے تک ہمارے پاس اقامت کی اور پھر ہم سے رخصت ہوگئے، ڈاڑھی کو سرخ رنگ کی مہندی سے رنگتے تھے اور ہلکے ہلکے رخساروں والے تھے، یہ حدیث ابوطیب کے الفاظ میں ہے۔

۱۳۱۵۰- سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر بن سرح، ربیع کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

۱۳۱۵۱- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن یعقوب، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ غزہ یا عسقلان میں پیدا ہوئے۔

۱۳۱۵۲- محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبداللہ بن الحکم کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا کہ میں ۱۵۰ھ میں غزہ میں پیدا ہوا اور مجھے دو (۲) سال کی عمر میں مکہ لایا گیا۔

۱۳۱۵۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن محمد بن صباح کا بیان ہے کہ محمد بن ادریس ابو عبداللہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے کہ میرے نانا نے مصر میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر پچاس سال سے کچھ زیادہ

۱، ۲۔ صحيح البخاری ۴/ ۱۱۱، ۲۱۸، ۵/ ۱۷۴، وسنن أبی داؤد ۲۹۷۸، وسنن النسائی كتاب الفیء باب ۲۰، والسنن الكبری للبيهقی ۶/ ۳۴۰، ۷/ ۳۱، ومشكاة المصابيح ۳۹۹۳، ۴۰۲۷.

تھی، امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ ازدیہ (یعنی قبیلہ بنوازد سے) تھیں، امام شافعی رحمہ اللہ مکہ کے نچلے حصہ میں رہا کرتے تھے اور آپ کی بیوی جس سے آپ کی اولاد بھی ہوئی اس کا نام حمدۂ بنت نافع بن عنبسہ بن عمرو بن عثمان بن عفان ہے۔

۱۳۱۵۴- ابومحمد بن عبدالرحمٰن بن ابی قاضی جرجانی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر پچاس سال سے چند سال زائد تھی۔

۱۳۱۵۵- ابوحامد احمد بن محمد بن حسن وعبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور رجب کے آخری دن ۲۰۴ھ میں وفات پائی گویا انھوں نے زندگی کی کل ملا کر چون ۵۴ بہاریں دیکھیں۔

۱۳۱۵۶- عبدالرحمٰن، ابن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے جمعہ کی رات بعداز نمازعشاء، مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد رجب کے آخری دن وفات پائی ہم نے انھیں جمعہ کے دن دفن کیا پھر اسی دن کی شام کو ہم نے ۲۰۴ھ ماہِ شعبان کا چاند دیکھا۔

۱۳۱۵۷- عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ربیع کا بیان ہے کہ رات کے وقت بعداز مغرب امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی، ان کے چچازاد بھائی ابن یعقوب نے ان سے کہا: کیا ہم نیچے اتر کر نماز پڑھ آئیں؟ فرمایا: تم لوگ یہیں بیٹھو اور میری روح نکلنے کا انتظار کرو، چنانچہ ہم نیچے اترے اور پھر واپس اوپر چڑھ گئے ہم نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپکی حالت درست فرمائے کیا آپ نے نماز پڑھ لی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، سردی کا موسم تھا انہوں نے پانی مانگا چچازاد بھائی نے کہا انھیں تھوڑا نیم گرم پانی دو، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: بخدا نہیں، پھر عشاء کے بعد وفات پائی۔

۱۳۱۵۸- عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، ابن ابی حاتم، احمد بن سنان واسطی، کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سرخ تھے، یعنی اتباع سنت کے لئے خضاب استعمال کرتے تھے۔

۱۳۱۵۹- محمد بن عبدالرحمٰن، عبدالوہاب بن سعید حمزاوی، محمد بن سحویہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے پچاس سال سے کچھ چند سال زائد عمر پائی ڈاڑھی میں خضاب کرتے بالوں میں سفیدی نہیں تھی۔

۱۳۱۶۰- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن اسماعیل بن عاصم، یوسف بن یزید قراطیسی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی مجالست کی ہے اور ان کا کلام بغور سنا ہے وہ ڈاڑھی میں ہلکا سا خضاب کرتے تھے اس وقت میری عمر تقریباً سترہ (۱۷) سال تھی۔ میں نے سلیمان بن احمد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابویزید قراطیسی کا بیان ہے کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بھی حاضر ہوا اور ابن وھب کے جنازے میں بھی حاضر ہوا۔

۱۳۱۶۱- احمد بن اسحٰق، احمد بن روح بغدادی زعفرانی، ابوولید بن جارود کا بیان ہے کہ میرے والد اور امام شافعی رحمہ اللہ کی سن ایک ہی ہے جب ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر میں غور کیا تو پتہ چلا کہ باون سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۳۱۶۲- **امام شافعی کا مؤطا امام مالک حفظ کرنا** ..... ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آنے سے قبل مؤطا حفظ کرلیا تھا، چنانچہ جب میں ان کے پاس آیا مجھے کہا: کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جو تمہیں پڑھ کر سنائے، میں نے کہا: آپ پر کوئی حرج نہیں آپ مجھ سے سنیں سو اگر آپ کو میری قرأت اچھی لگے تو بہتر ہے ورنہ میں کسی اور کو تلاش کرلوں گا، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا، میں نے مؤطا پڑھ کر انھیں سنانا

شروع کر دیا۔

١٣١٦٣- محمد بن عبد الرحمٰن، محمد بن یحییٰ مصری، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا میں مؤطا حفظ کر چکا تھا، امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جو تمہارے اوپر پڑھے، میں نے کہا: اسکا بوجھ آپ پر نہیں ڈالوں گا میں خود پڑھوں گا، آپ مجھ سے سنتے رہیں، ہاں اگر آپ کو میری قرأت اچھی نہ لگے تو میں کسی اور کو تلاش کر لاؤں گا، مجھے پڑھنے کو کہا، چنانچہ میں نے خود پڑھنا شروع کر دیا، اسی بناء پر امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک سے روایت کرتے وقت "اخبرنا مالک" کہتے تھے۔

١٣١٦٤- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد فارسی، محمد بن خالد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بارہ (١٢) سال کی عمر میں امام مالک کے پاس آیا تاکہ میں انھیں مؤطا پڑھ کر سناؤں چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے کمسن سمجھا۔۔۔الحدیث۔

١٣١٦٥- محمد بن عبد الرحمٰن، محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی، محمد بن عبداللہ بن عبد الحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی میرا ارادہ تھا کہ میں ان سے عقیقہ کے متعلق حدیث سن لوں، میں نے سوچا کہ اگر میں ان سے شروع میں مطلوبہ حدیث کے بارے میں سوال کر لوں تو وہ بتانے سے انکار کر دیں اور مجھے حدیثیں نہ سنائیں اور اگر آخر میں مطلوبہ حدیث کے بارے میں سوال کروں مجھے خوف ہے کہ دس حدیثوں کے بعد بھی اس تک نہ پہنچ سکیں، چنانچہ میں ان سے ایک ایک حدیث کر کے سوال کرنے لگا، جب دس حدیثیں ہو گئیں تو فرمایا، بس تمہیں اتنی ہی حدیثیں کافی ہیں تاہم میں ان سے وہ حدیث نہ سن سکا۔

١٣١٦٦- محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبد الواحد بن سفیان، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی موطا امام مالک میں نظر کی میری فہم میں چند در چند اضافہ ہوتا گیا۔

١٣١٦٧- بواحمد غطریفی، عبداللہ بن جامع، یحییٰ بن عثمان بن صالح، ہارون بن سعید سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو مؤطا امام مالک سے زیادہ نفع بخش ہو۔ (یہ بات اس وقت تھی جب صحیح بخاری و صحیح مسلم کو مرتب نہیں کیا گیا تھا اب کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری صحیح مسلم کا درجہ ہے

١٣١٦٨- محمد بن ابراہیم، ابو جعفر طحاوی، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے حجاز کا علم ختم ہو چکا ہوتا۔

١٣١٦٩- محمد بن ابراہیم، عبد العزیز بن ابی رجاء، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب امام مالک آئے تو آسمان کے روشن ستارے کی طرح چمکنے لگے۔

١٣١٧٠- عبداللہ بن جعفر، عبد الرحمٰن بن داؤد بن منصور، عبید بن خلف بزاز ابو محمد، اسحٰق بن عبد الرحمٰن، حسین کرابیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک عام سا آدمی تھا دیہاتوں میں جا جا کر اشعار لکھتا رہتا اور وہاں کے لوگوں سے اشعار سنتا رہتا، چنانچہ ایک مرتبہ میں مکہ آیا جب واپس باہر نکلنے لگا تو میں نے لبید کا ایک شعر پڑھا: اچانک مجھے کوڑے کی آواز سنائی دی پھر دربانوں میں سے کسی آدمی نے پیچھے سے مارا، پھر ایک قریشی نے کہا: مطلبی اپنے دین و دنیا سے راضی ہے کہ وہ معلم بن جائے شعر کی کیا حیثیت ہے؟ جب تم شعر میں پختگی پیدا کر لو تو معلم بننے کا قصد کرو اور علم فقہ حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں علم سے سرفراز فرمائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دربان کے کلام سے بڑا فائدہ پہنچایا، میں اسی وقت مکہ واپس آیا اور ابن عیینہ سے احادیث سن کر لکھنے لگا، پھر میں مسلم بن خالد زنجی کی مجلس میں بیٹھنے لگا، پھر میں نے امام مالک رحمہ اللہ کا مؤطا لکھا پھر ان سے عرض کیا کہ میں آپ پر مؤطا کی قرأت کرنا

چاہتا ہوں، امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: اے بھتیجے کسی آدمی کو لاؤ جو مجھ پر قرأت کرے اور تم سنتے رہو، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! میں خود ہی قرأت کروں گا، مجھے قرأت کا حکم دیا، جب انہوں نے میری قرأت سنی تو مجھے قرأت کی اجازت دے دی حتی کہ میں کتاب السیر تک پہنچ گیا مجھے کہا: اے بھتیجے کتاب لپیٹ لو، علم فقہ حاصل کرو بلند مرتبہ پاؤ گے، پھر میں مصعب بن عبداللہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میرے گھر والوں سے بات کریں تا کہ مجھے علم حاصل کرنے کے لئے کچھ مال دیدیں چونکہ اسوقت میں شدید فقر وفاقہ میں مبتلا تھا، چنانچہ مصعب نے مجھے کہا کہ میں فلاں کے پاس گیا اور اس سے بات کی ہے اس نے کہا: کیا تم ایسے آدمی کے بارے میں بات کرتے ہو جو ہمیں میں سے ہے پھر ہمارے مخالف ہو جائے۔ چنانچہ اس نے مجھے ایک سو دینار دیئے مصعب نے مجھے کہا: ہارون الرشید نے مجھے خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ میں قاضی بن کر یمن جاؤں پس تم بھی ہمارے ساتھ نکل جاؤ ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہیں کسی ایسے آدمی سے ملادے جو تمہیں قرض دیدے چنانچہ مصعب قاضی کا عہدہ لے کر یمن گیا اور میں بھی اس کے ساتھ ہولیا، چنانچہ جب ہم یمن پہنچے اور لوگوں کے ساتھ مل بیٹھے تو ہمیں دیکھ کر مطرف بن مازن نے ہارون کو خط لکھا: اگر آپ یمن کو فساد سے بچانا چاہتے ہیں اور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ یمن آپ کے ہاتھ سے نہ نکلے تو محمد بن ادریس اور اس جیسے دیگر طالبین کو یہاں سے نکال دو، چنانچہ ہارون نے حماد عزیزی کی طرف پیغام بھیجا وہ ہمیں ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لے آیا، مجھے ہارون کے پاس داخل کیا گیا اور پھر اسی لمحے واپس باہر نکال دیا، میں ہارون کے پاس آیا اس وقت میرے پاس پچاس دینار تھے۔

اس زمانے میں محمد بن حسن رحمہ اللہ رقہ میں موجود تھے میں نے یہ پچاس دینار ان کی کتابوں پر خرچ کئے، چنانچہ میں نے ان کی کتابوں کو ایسا پایا جیسا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی ہوتا تھا جسے فروخ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ ایک مشکیزے میں تیل اٹھائے پھرتا تھا چنانچہ جب اس سے پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس روغن ہے؟ کہتا جی ہاں اور اگر اس سے پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس چنبیلی کا تیل ہے؟ جواب دیتا جی ہاں اور اگر پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس روشنائی ہے؟ کہتا جی ہاں، پس جب اس سے کہا جاتا ہمیں دکھاؤ تو اس کے مشکیزے کے بہت سارے سر ہوتے وہ ہمیں مشکیزے کے مختلف سر دکھاتا حالانکہ فی الواقع اس کے پاس صرف ایک ہی قسم کا تیل ہوتا میں نے ابوحنیفہ کی کتاب کو بھی ایسا ہی پایا وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے مطابق ہے حالانکہ وہ کتاب اللہ کے مخالف ہے میں نے محمد بن حسن کو بے شمار مرتبہ کہتے سنا ہے کہ اگر شافعی تمہاری متابعت کرے تو اسکے بعد کوئی حجازی ایسا نہیں ہوگا کہ اسکو کوئی مکلف بنائے۔ چنانچہ ایک دن میں محمد بن حسن کے پاس آبیٹھا ان دنوں میں امیر المؤمنین کے غیظ وغضب کی وجہ سے سخت پریشان وغمزدہ تھا اور میرا خرچہ وغیرہ بھی ختم ہو چکا تھا چنانچہ جب میں ان کے پاس بیٹھا تو وہ اہل مدینہ کو کچھ طعنے دینے لگے میں نے کہا: آپ کس کو طعنے دے رہے ہیں؟ شہر کو یا اہل شہر کو؟ اگر آپ اہل مدینہ کو طعنے دے رہے ہیں تو بخدا آپ فی الواقع ابوبکر وعمر ومہاجرین وانصار کو طعنے دے رہے ہیں اور اگر آپ شہر مدینہ کو طعنے دے رہے ہیں تو وہ ایسا شہر ہے کہ اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کر رکھی ہے کہ اس کے صاع ومد میں اللہ تعالیٰ برکت فرمائے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا ہے حتی کہ مدینہ کا شکار قتل نہیں کیا جائے گا، تو ہم آپ کس کو برا بھلا کہہ رہے ہیں؟ امام محمد بولے: معاذ اللہ! میں ان میں سے کسی ایک کو بھی برا بھلا نہیں کہوں گا اور نہ ہی شہر کو برا کہوں گا، میں تو ان لوگوں کو طعنے دے رہا ہوں کہ احکام میں ہیر پھیر کرتے ہیں، میں نے پوچھا کونسا حکم؟ انہوں نے کہا: ایک گواہ کے ساتھ قسم کے اعتبار کا حکم، میں نے کہا: آپ اس حکم کو کیوں برا سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: چونکہ وہ کتاب اللہ کے مخالف ہے میں نے کہا کیا ہر وہ حدیث جو کتاب اللہ کے مخالف ہو آپ اسے ساقط کر دیں گے؟ کہا: ہاں اسی طرح واجب ہے، میں نے کہا: آپ والدین کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ محمد بن حسن تھوڑی دیر سوچنے لگے، میں نے کہا: جواب دیجئے، کہا: والدین کے لئے وصیت واجب نہیں ہے، میں نے کہا: یہ کتاب اللہ کے مخالف ہے، پھر آپ کیوں عدم جواز کا

قول کرتے ہیں؟ کہا: چونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”لا وصیة للوالدین “”یعنی والدین کے لئے وصیت نہیں ہے۔ میں نے کہا: مجھے دو گواہوں کے ہونے کے متعلق بتائیے کیا دو گواہیوں کا ہونا من جانب اللہ حتمی فیصلہ ہے؟ کہا: تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا اگر آپ کا یہی دعویٰ ہے کہ دو گواہوں کا ہونا من جانب اللہ حتمی فیصلہ ہے تو پھر آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ یہ قول کریں کہ جب کوئی آدمی زنا کر بیٹھے اور اس کے خلاف دو آدمی گواہی دیں (تو دو گواہوں پر) اگر وہ محصن ہو تو اسے رجم کر دیں اور اگر وہ غیر محصن ہو تو اسے کوڑے لگائیں، کہنے لگے: دو گواہوں کا اللہ کی طرف سے حتمی فیصلہ نہیں ہے، میں نے کہا: جب یہ بات ہے تو پھر احکام کو ان کے مراتب پر اتارہ جائے گا، چنانچہ زنا میں چار گواہوں کا اعتبار کیا گیا ہے غیر زنا میں دو گواہوں کا اور دیگر امور میں ایک مرد اور دو عورتوں کا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف احکام نازل کیے ہیں کچھ احکام چار گواہوں سے ثابت ہوتے ہیں کچھ دو گواہوں سے کچھ ایک مرد اور دو عورتوں سے اور کچھ ایک گواہ اور قسم سے، میں آپ کو اس کے علاوہ کچھ اور فیصلہ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میں نے ان سے پوچھا: آپ کیا حکم لگائیں گے جب بیوی خاوند کا گھریلو ساز و سامان میں اختلاف ہو جائے؟ کہا: ہمارے اصحاب کے قول کے مطابق اگر گواہ نہ ہوں تو ہم عقد کی طرف دیکھیں گے کہ وہ ہماری طرف سے کس نسبت میں ہے چنانچہ ہم مالک کے لئے فیصلہ کر دیں گے میں نے کہا: کیا یہ مسئلہ کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے، میں نے کہا آپ کیا کہیں گے جب دو آدمیوں کا موتی کے متعلق اختلاف ہو جائے اور ان میں سے کسی کے پاس گواہ نہ ہوں؟ کہا ہم اس کے معاقد کی طرف دیکھیں گے کہ اس کی کیا صورت بنتی ہے پھر اس کے لئے فیصلہ کر دیں گے، میں نے کہا: کیا یہ بات کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے؟ میں نے کہا آپ کا کیا قول ہے جب دوران ولادت عورت کے پاس صرف ایک آیا موجود ہو اس کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو؟ کہا صرف ایک آیا کی گواہی جائز ہے ہم اسے قبول کریں گے۔ میں نے کہا یہ حکم کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے؟

پھر میں نے ان سے کہا: کیا آپ اس حکم سے تعجب کرتے ہیں جسکے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا جسکے مطابق ابوبکر وعمرؓ نے فیصلہ کیا اور اسی کو لیکر عراق میں حضرت علیؓ نے فیصلہ کیا اور قاضی شریح رحمہ اللہ بھی اسی کے مطابق فیصلے کرتے رہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی میرے پیچھے بیٹھا میرے الفاظ لکھتا رہا مجھے اسکا علم نہیں تھا، چنانچہ وہ کاتب ہارون کے پاس گیا اور سارا مناظرہ اسے پڑھ سنایا، ہرثمہ بن اعین کا بیان ہے کہ ہارون ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا سنتے ہی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، اور دوبارہ پڑھنے کو کہا، سن کر ہارون الرشید کہنے لگا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ”

قریش سے علم حاصل کرو انھیں علم سکھانے کے درپے مت ہو قریش کو مقدم کرو اور خود ان پر مقدم ہونے کی کوشش مت کرو“ مجھے انکار نہیں کہ محمد بن ادریس محمد بن حسن سے بڑے عالم ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ہارون مجھ سے راضی ہو گیا اور میرے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا، چنانچہ ہرثمہ باہر آیا اور میری طرف اشارہ کیا میں اس کے پیچھے ہو لیا اس نے مجھے سارا قصہ سنایا اور کہا: ہارون نے آپ کے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا ہے اور ہم نے اس کے دوگنا آپ کو دینے کا ارادہ کیا ہے، بخدا! اس سے پہلے میں ایک ہزار دینار کا کبھی مالک نہیں بنا تھا، میں تنگدست آدمی تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مصعب کے ہاتھوں غنی کر دیا۔

۱۳۱۷۱- قاضی عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابو بشر احمد بن حماد دولابی، ابوبکر بن ادریس، وراق حمیدی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں بچپن ہی میں والد کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گیا اور والدہ کی پرورش میں رہا۔ والدہ کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہوتا تھا جو معلم کو دیتیں۔ ہاں البتہ معلم اس پر راضی تھا کہ جب وہ درسگاہ سے اٹھ جاتا میں درسگاہ میں اسکا نائب بن جاتا (یعنی مانیٹر کے فرائض سرانجام دیتا) چنانچہ جب میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تو میں مسجد میں داخل ہو کر علماء کی

مجلس میں بیٹھنے لگا، جو بھی حدیث یا کوئی مسئلہ سنتا اسے یاد کر لیتا، ہمارا گھر مکہ میں شعب خیف میں تھا، مجھے جب کوئی سفید ہڈی نظر آتی اسے اٹھا لیتا اور اس پر حدیث یا کوئی مسئلہ لکھ لیتا۔ ہمارے پاس ایک پرانا مٹکا تھا جب وہ ہڈیوں سے بھر جاتا تو میں ہڈیاں ایک بڑے مٹکے میں ڈال دیتا۔

۱۳۱۷۲- عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن قاضی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن روح، زبیر بن سلیمان قرشی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے طلب علم کا زمانہ نہایت تنگدستی کی حالت میں گزارا ہے علماء کی مجالس میں بیٹھتا احادیث اور مسائل حفظ کرتا رہتا پھر مجھے کتابیں لکھنے کا شوق پیدا ہوا، ہمارا گھر مکہ میں شعب خیف کے قریب واقع تھا، میں ہڈیاں اور دستیاں جمع کرتا رہتا اور ان پر احادیث و مسائل لکھتا رہتا حتی کہ ہمارا گھر ہڈیوں سے بھر گیا۔

.عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، ابن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ پر کسی عالم کی مفت گراں نہیں گزری بجز ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد کی موت کے میں نے اس گرانی کا تذکرہ اپنے والد صاحب سے کیا وہ کہنے لگے: میرا گمان نہیں کہ ان کو کسی آدمی نے پایا ہو اور پھر ان کی موت پر اس نے افسوس نہ کیا ہو۔

۱۳۱۷۳- محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار امام محمد بن حسن نے مجھے کہا: کیا ہمارے صاحب بڑے عالم ہیں یا تمہارے؟ میں نے کہا: کیا آپ سینہ زوری کرنا چاہتے ہیں یا انصاف؟ کہا بلکہ انصاف کرنا چاہتا ہوں، میں نے کہا: تمہارے نزدیک کیا کیا چیزیں حجت ہیں؟ کہا: کتاب، سنت، اجماع اور قیاس، میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا ہمارے صاحب کتاب اللہ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا: جب تم نے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھا تو پھر تمہارے صاحب کتاب اللہ کے بڑے عالم ہیں، میں نے کہا: کیا ہمارے صاحب سنت رسول اللہ ﷺ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا: تمہارے صاحب، میں نے کہا: کیا ہمارے صاحب اقوالِ صحابہؓ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا آپ کے صاحب میں نے پوچھا: کیا قیاس کے علاوہ کچھ اور بھی باقی رہا ہے؟ کہا: کچھ باقی نہیں رہا، میں نے کہا: پھر یہ بات حق ہے کہ قیاس کے ہمارے دعاوی تمہارے دعاوی سے کہیں زیادہ ہیں چونکہ اصول کو سامنے رکھ کر قیاس کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے صاحب سے مالک بن انس مراد لیتے تھے۔

۱۳۱۷۴- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوبکر بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن حسن کا بیان ہے کہ میں امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس تین سال سے زیادہ عرصہ رہا، امام محمد کہا کرتے تھے کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سات سو سے زائد احادیث سنی ہیں، چنانچہ امام محمد جب مالک رحمہ اللہ کی سند سے مروی احادیث بیان کرتے تو انکا گھر بھر جاتا لوگوں کی کثرت سے جگہ تنگ پڑ جاتی اور جب امام مالک کے علاوہ کسی اور کی سند سے احادیث بیان کرتے تو ان کے پاس تھوڑے سے لوگ جمع ہوتے کہا کرتے تھے: میں نے تمہارے اصحاب کی بری تعریف کرنے والا تم سے زیادہ کسی کو نہیں پایا چنانچہ جب میں تمہیں مالک رحمہ اللہ سے مروی احادیث سناتا ہوں تو تم میرا گھر بھر دیتے ہو اور جب میں تمہیں تمہارے اپنے اصحاب کے اقوال و مرویات سناتا ہوں تم لوگ ناپسندیدگی کے عالم میں آتے ہو۔

۱۳۱۷۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد، جعفر، عبدالرحمٰن بن داود، ابوزکریا یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ابوسعید فریابی، محمد بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بچپن میں طالب شعر میں لگا رہتا جہاں کہیں سے بھی مجھے اشعار ملتے لکھ لیتا اسی دوران ایک مرتبہ میں مکہ میں چل رہا تھا اچانک میں نے ایک گرجدار آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اے محمد بن ادریس! علم کی طلب میں لگ جاؤ، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے کوئی بھی نظر نہ آیا، میں واپس لوٹا اور طلب علم میں مصروف ہو گیا،

میں احادیث و مسائل کو ہڈیوں پر لکھتا اور پھر ہڈیاں ایک مٹکے میں جمع کر دیتا حتی کہ مٹکا بھر جاتا، میں یتیم تھا میری والدہ کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، میرے ایک چچا کو یمن کا عہدہ قضاء سپرد کیا گیا جب وہ یمن جانے لگے میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا، جب میں یمن سے واپس آیا تو مسلم بن خالد زنجی کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انھیں سلام کیا مگر انھوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور کہا بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریگا مگر وہ اپنے نفس کو فاسد کر دیتا ہے میں پھر سفیان بن عیینہ کے پاس چلا گیا انھیں سلام کیا انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا: اے ابو عبداللہ ہمیں خبر مل چکی ہے تم کن چکروں میں پھنس گئے تھے، ہمیں تمہاری خیریت ہی پہنچی ہے لہذا آئندہ اس طرف مت لوٹو، پھر میں مدینہ کی طرف نکل پڑا اور وہاں جا کر امام مالک کو موطا سنایا، پھر میں عراق میں محمد بن حسن رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان کے ساتھیوں (تلامذہ) کے ساتھ مناظرہ کرتا تھا، چنانچہ ان کے تلامذہ نے میری شکایت کی کہ یہ حجازی ہمارے اقوال میں عیب نکالتا ہے اور خطا کا ارتکاب بھی کرتا ہے، چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے مجھ سے شکایت کا تذکرہ کیا میں نے کہا: ہم تو صرف تقلید ہی کو جانتے تھے لیکن جب ہم آپ کے پاس آئے آپ لوگوں کو کہتے ہوئے سنا: تقلید مت کرو بلکہ حق وصحبت کو طلب کرو، امام محمد نے کہا: میرے ساتھ مناظرہ کرو، میں نے کہا: میں آپ کے کسی شاگرد کے ساتھ مناظرہ کروں گا، ہاں آپ سنتے رہیں، کہا: نہیں بلکہ میرے ساتھ کرو، میں نے کہا: درست ہے، کہا: تم سوال کرو گے یا میں سوال کروں گا؟ میں نے کہا: جیسے آپکی مرضی، کہنے لگے: تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو جو کسی دوسرے کا ستون غصب کرلے اور اس پر اپنا مکان تعمیر کرلے پھر ایک اور آدمی آجائے جو ستون میں اپنا استحقاق ظاہر کرنے لگے؟ میں نے کہا: اس آدمی کو ستون اور اسکی قیمت میں اختیار دیا جائے گا اگر اس نے ستون اختیار کیا تو عمارت گرادی جائے گی اور ستون مالک کو واپس کر دیا جائے گا پھر بولے: تم کیا کہتے ہو ایک آدمی نے کسی کی لکڑی غصب کرلی پھر اس سے کشتی بنا کر سمندر میں اتارلی پھر اسکا مالک آگیا اور استحقاق کا دعویٰ کرنے لگا؟ میں نے کہا کشتی کو قریب ساحل پر لنگر انداز کر دیا جائے گا اور پھر مالک کو لکڑی کی قیمت اور لکڑی میں اختیار دیا جائے گا اگر اس نے قیمت لے لی تو بہت اچھا ورنہ کشتی اکھاڑ کر لکڑ مالک کو واپس کی جائے گی، امام محمد کہنے لگے: تم کیا کہتے ہو کہ ایک آدمی نے ریشم کے دھاگے غصب کرلئے پھر ان سے تھیلا سی لیا اتنے میں دھاگوں کا مالک آگیا اور استحقاق کا دعویٰ کرنے لگا؟ میں نے کہا مالک کو ریشم کی قیمت ملے گی۔ جواب سن کر امام محمد اور ان کے اصحاب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہنے لگے: اے حجازی تم نے اپنا ہی قول ترک کر دیا۔ میں نے اس سے کہا: اچھا مجھے بتایئے، اگر مالک مکان اپنے مکان کو منہدم کر کے مالک ستون کو ستون واپس کردے کیا سلطان مالک مکان کو ایسا کرنے سے روکے گا؟ جواب دیا: سلطان نہیں روکے گا، میں نے کہا مجھے بتایئے اگر کشتی کا مالک کشتی کو توڑ کر لکڑ مالک کو واپس دینا چاہے تو کیا سلطان اسکو ایسا کرنے سے روکے گا؟ کہا نہیں میں نے کہا: اسی طرح اگر تھیلے والا تھیلے کو ادھیڑ کر دھاگے مالک کو واپس کردے تو کیا سلطان اسکو ایسا کرنے سے منع کرے گا؟ کہا جی ہاں میں نے کہا: جو چیز ممنوع نہیں اس پر آپ کیسے محظور کو قیاس کر رہے ہیں؟

۱۳۱۶۷- ابو محمد بن حیان، ابوبکر نسائی، عبداللہ بن اسلم اسفرائینی، محمد بن ادریس، حمیدی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یتیم تھا اور والدہ کے ساتھ رہتا تھا والدہ کے پاس اتنی چیز بھی نہیں ہوتی تھی جو معلم کو دیتیں۔ راوی نے پوری حدیث بمثل مذکور بالا کے اور امام محمد کے ساتھ ہونے والے مناظرہ کو ذکر کیا اس حدیث میں اتنا اضافہ ہے: میں نے امام محمد سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ نے مباح پر حرام کو قیاس کر دیا؟ یہ اس پر حرام ہے اور وہ اس کے لئے حلال ہے، امام محمد رحمہ اللہ بولے: پھر تم کشتی کے ساتھ کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں کشتی کے مالک کو کہوں گا کہ قریب ترین ساحل پر کشتی کو لا کر لنگر انداز کرے تا کہ ہلاکت سے بچ جائے پھر میں تختہ (لکڑ) نکال کر مالک کو دے دوں گا اور اسے کہوں گا: کشتی درست کر کے چلے جاؤ، امام محمد رحمہ اللہ بولے: کیا نبی ﷺ کا ارشاد نہیں ہے کہ ''لا ضرر ولا ضرار'' میں نے کہا اسکو کس نے ضرر پہنچایا؟ اس نے خود اپنے آپ کو ضرر پہنچایا ہے میں نے ان

سے کہا: آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی دوسرے کی لونڈی غصب کرے پھر اسی لونڈی کے بطن سے غاصب کے دس لڑکے پیدا ہوں وہ سب کے سب حافظ قاری ہوں منبروں پر کھڑے ہو کر خطاب کرتے ہوں اور مسلمانوں کے قاضی بھی ہوں پھر لونڈی کا اصل مالک دو عادل گواہ لیکر آ جائے اور دعویٰ کرے کہ اس آدمی نے میری یہ لونڈی غصب کی تھی حتی کہ اسکے بطن سے دس لڑکے پیدا ہوئے۔ آپ یہاں کیا فیصلہ کریں گے؟ امام محمد رحمہ اللہ نے کہا: میں غاصب کی اولاد کو لونڈی کے حقیقی مالک کے لئے غلام قرار دوں گا اور لونڈی کو اسے واپس کراؤں گا، میں نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ ان دونوں مسئلوں میں سے کونسا زیادہ باعث شر ہے؟ آیا غاصب کی اولاد کو غلام قرار دے کر واپس کرو یا کشتی میں لگا ہوا تختہ اکھاڑ کر واپس کرو۔

۱۳۱۷۷-عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابو بشر احمد بن حماد، دولابی، ابوبکر بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے نجران کا اختیار سپرد کیا گیا اس وقت نجران میں قبیلہ بنو حارث اور بنو ثقیف کے کچھ لوگ رہ رہے تھے میں نے ان سب کو جمع کیا اور کہا تم لوگ اپنے میں سے سات آدمیوں کا انتخاب کرلو وہ جسکی بھی تعدیل کریں گے وہ عادل سمجھا جائے گا اور جسکو مجروح قرار دیں گے وہ مجروح قرار پائے گا، چنانچہ انہوں نے سات آدمیوں کو جمع کیا اور میں فیصلے کرنے کے لئے بیٹھ گیا، خاصمین سے کہہ دیا کہ جب دو گواہ میرے پاس گواہی دیں گے میں ان سات معدلین کی طرف متوجہ ہوں گا اگر انھوں نے مذکورہ گواہوں کی تعدیل کردی تو عادل قرار پائیں گے اگر انھوں نے ان کی جرح کردی تو میں کہوں گا کہ مزید گواہ لاؤ، جب یہ معاملہ طے پا گیا میں لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے لگا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نے ایک حکم جاری کیا لوگوں نے کہا: یہ جائدادیں اور یہ اموال جنکا فیصلہ ہمارے خلاف ہوا ہے یہ ہمارے نہیں ہیں یہ تو منصور بن مہدی کے ہیں اور ہم نے ان پر قبضہ کر رکھا ہے، میں نے کاتب سے کہا: لکھو کہ: فلاں بن فلاں نے اقرار کیا ہے کہ یہ مال اور یہ جائداد جسکا میں نے فیصلہ کیا ہے وہ اس کی ملکیت نہیں ہے وہ منصور بن مہدی کی ملکیت ہے اور اس کے قبضے میں ہے، چنانچہ یہ لوگ مکہ کی طرف آ گئے اور میرے بارے میں مختلف افواہیں پھیلاتے رہے حتی کہ مجھے عراق بھیج دیا گیا، یہاں مجھے کہا گیا کہ دروازے پر اترو پس میں نے دیکھا کہ ان لوگوں میں سے بعض کے ساتھ اختلاف کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے، عراق میں محمد بن حسن رحمہ اللہ کا ایک عظیم مرتبہ سمجھا جاتا تھا میں نے ان کی کتابوں کو بھرپور لکھا اور ان کے اقوال کی باخوبی معرفت حاصل کی چنانچہ جب امام محمد رحمہ اللہ مجلس درس سے اٹھ کر چلے جاتے میں ان کے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ شروع کر دیتا۔

۱۳۱۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، عمرو بن سوادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عمر بھر میں تین مرتبہ شدید مفلسی کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ میں نے اپنے اموال میں سے قلیل وکثیر اور بیوی اور بیٹی کے زیورات تک بیچ دیئے تھے ان تین مرتبہ جیسی مفلسی میں نے کبھی نہیں دیکھی، عمرو بن سوادہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کھانے اور دراھم ودنانیر پر سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔

۱۳۱۷۹-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، ابراہیم بن فتحون، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کا بیان ہے کہ ہمارے ایک ساتھی نے مجھے بتایا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس مال وغیرہ نہیں ہوتا تھا اور میں نے کمسنی ہی میں طلب علم شروع کرلی تھی (فکنت اذھب الی الدیوان استوھب الظھور اکتب علیھا) یعنی ہڈیاں وغیرہ تلاش کر کے علم اس پر لکھا تھا۔

۱۳۱۸۰-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، عمرو بن سوادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دو چیزیں میرا خاص نصب العین تھا تیر اندازی اور طلب علم، چنانچہ میں نے تیر اندازی میں کمال درجے کی مہارت حاصل کرلی حتی کہ اگر میں دس نشانے لگانا چاہتا وہ دس کے دس درست لگتے، امام شافعی رحمہ اللہ علمی مرتبے کو بیان کرنے سے خاموش ہو گئے، میں نے عرض کیا:

بخدا آپ علم میں تیراندازی سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔

۱۳۱۸۱- عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ عمرو بن عثمان بن مکی کے سلسلۂ سند سے امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے کہ میرے والد نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نوجوانی میں ستاروں میں غور وفکر کرتے رہتے تھے چنانچہ آپ رحمہ اللہ جس چیز میں غور وفکر کرتے اس میں بھرپور مہارت حاصل کر لیتے تھے، ایک دن آپ رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے اور محلے میں ایک مطلقہ عورت تھی، آپ رحمہ اللہ کہنے لگے: وہ مطلقہ عورت کانی بچی جنم دے گی اور اسکی شرم گاہ پر ایک سیاہ رنگ کا خال (تل) ہوگا اور اتنی اتنی مدت میں مرجائے گی، چنانچہ اس عورت نے ان کے بیان کے عین مطابق بچی جنم دی، اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے اوپر شرط لگادی کہ آئندہ ستاروں میں نہیں دیکھیں گے اور علم نجوم کے متعلق ان کے پاس جو کتابیں تھیں وہ دفن کردیں۔

۱۳۱۸۲- عبدالرحمٰن بن ابوعبدالرحمٰن جرجانی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان (دوسری سند) ابونعیم، محمد بن عبدالرحمٰن بن مخلد محمد بن موسیٰ بن نعمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن حسن سے ایک بار شتر علم حاصل کیا یہ سارا علم سماعی تھا۔

۱۳۱۸۳- عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، احمد بن ابی سریج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محمد بن حسن کی کتابوں پر ساٹھ دینار خرچ کیے پھر میں نے ان کتابوں میں تدبر وتفکر کی پھر ہر مسئلہ کی ایک طرف ایک حدیث رقم کردی۔

۱۳۱۸۴- عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابوحاتم، احمد بن سلمہ بن عبداللہ نیشاپوری، ابوبکر بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں فہم وفراست کی کتابوں کی تلاش میں یمن گیا حتی کہ میں نے ان کتابوں کو جمع کر کے بھرپور لکھ لیا۔

۱۳۱۸۵- عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، احمد بن ابی سریج، احمد بن سنان واسطی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابن عجلان عن علی بن یحییٰ بن خلاد عن ابیہ عن عمہ کے سلسلۂ سند سے حدیث نقل کی کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے ایک کونے میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، (جب وہ نماز پڑھ چکا) آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔۔۔الحدیث۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ حدیث حسین الخ یحییٰ بن سعید قطان، ابن عجلان، ابومحمد بن ابی حاتم کے سلسلۂ سند سے لکھی، چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ صحیح حدیث کی طلب کے حریص تھے اور لکھا: عن رجل عن یحییٰ بن سعید قطان، الحدیث۔ چنانچہ انھیں اپنے سے عمر میں چھوٹے محدث سے لکھنے میں ذرہ برابر باک محسوس نہ کی ممکن ہے یحییٰ بن سعید اس وقت زندہ ہوں اور اس کی پرواہ نہ کی ہو۔

۱۳۱۸۶- ابوبکر بن جعفر بغدادی غندر، ابوبکر محمد بن عبیدہ ابونصر مخزومی کوفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین نے اپنے سامنے بہت ساری تلواریں اور دیگر آلات عذاب (بیڑیاں اور ہتھکڑیاں وغیرہ) جمع کرائے، پھر مجھے آواز دی: اے فضل! میں نے کہا: لبیک: اے امیر المؤمنین! اس حجازی یعنی امام شافعی کو میرے پاس لاؤ میں نے دل میں کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون' اس آدمی کا کام آج تمام ہوگیا، بہر حال میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا: امیر المؤمنین کے پاس جائیے کہا: میں دو رکعت نماز پڑھ لوں پھر چلوں گا، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور پھر اپنے خچر پر سوار ہو کر ہارون الرشید کے دربار کی طرف چل دیئے، جب ہم پہلے دروازے سے داخل ہونے لگے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی پھر جب دوسرے دروازے سے داخل ہوئے امام رحمہ اللہ نے دوبارہ ہونٹوں کو حرکت دی، جب ہم ہارون الرشید کے بالکل سامنے پہنچ گئے ہارون فوراً امام شافعی کی طرف اٹھا جیسا کہ ان سے کوئی ڈرنے والا ہو۔ ہارون نے امام رحمہ اللہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ کر معذرت کرنے لگا اور تمام درباری کھڑے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ایک وقت وہ تھا کہ امیر المؤمنین نے امام شافعی رحمہ اللہ کو قتل کرنے کا تمام تر سامان مہیا کر لیا تھا ایک وقت اب آ گیا ہے کہ

وہ امام رحمہ اللہ کے سامنے عاجز بنا بیٹھا ہے۔ کافی دیر تک بیٹھے دونوں گفتگو کرتے رہے پھر امام کو واپس جانے کی اجازت دی پھر مجھے آواز دی میں حاضر ہوا کہا کہ اشرفیوں کی تھیلی لے کر ان کے ساتھ جاؤ میں دراہم سے بھری ہوئی تھیلی اٹھا کر چل دیا اور جب ہم پہلے دروازے پر پہنچے میں نے کہا، میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ جس نے امیر المؤمنین کے غصے کو رضامندی سے بدل دیا آپ نے امیر المؤمنین کے چہرے پر کیا پڑھا کہ وہ رضامندی پر مجبور ہو گیا، امام رحمہ اللہ بولے: اے فضل: میں نے کہا: اے سید فقیہ لبیک! کہا مجھ سے لے لو اور یاد کرو "شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو" (آل عمران:١٨) "اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یا اللہ میں تیری پاکی کے نور تیری پاکیزگی کی برکت اور تیرے جلال کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کی آفت سے اور ہر جن وانس کے پیش آنے سے الا یہ کہ جو خیر کا پیغام لائے، اے رحمٰن! یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور تیرے حضور فریاد کرتا ہوں اے وہ ذات جس کے سامنے بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور جسکے سامنے ظالموں اور جابروں کے غصے نرم پڑ جاتے ہیں تیرا ذکر میرا شعار ہے اور تیری ثنا میرا اوڑھنا بچھونا ہے میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیکھنا چاہتا ہوں مجھے بچا لے اور خیر کے ساتھ بے نیاز کر دے اے رحمٰن! فضل کہتے ہیں میں نے یہ دعا اپنے پاس لکھ لی چنانچہ ہارون الرشید بہت غصے والا تھا تاہم جب بھی غصہ ہوتا میں فوراً یہ دعا پڑھ لیتا اسکا غصہ رفع ہو جاتا اور رضامند ہو جاتا یہ فضیلت مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کی برکت سے حاصل ہوئی۔

١٣١٨٧-ابوبکر بن مالک بن محمد بن موسیٰ، محمد بن حسن بن مکرم، عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک دن ہارون الرشید نے فضیل بن ربیع سے کہا فضل اس وقت ہارون کے پاس کھڑا تھا: اے فضل! حجازی کہاں ہے؟ ہارون نے غضبناک ہو کر پوچھا: میں نے جواب دیا: وہ یہیں ہے کہا: اس کو میرے پاس لاؤ، میں باہر نکل گیا چونکہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کی فصاحت و بلاغت عقل و دانش اور علم و فقاہت کی وجہ سے ان سے محبت تھی اس لئے میں بہت غمزدہ ہوا۔ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دروازے پر آ گیا اور دستک دی آپ رحمہ اللہ اندر نماز پڑھ رہے تھے۔ دستک سن کر نماز ہی میں کھانس دیئے تاکہ میں انکا تھوڑا انتظار کر لوں، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوئے اور دروازہ کھولا میں نے کہا: امیر المؤمنین کے پاس چلئے، آپ بولے: ہم نے سنا اور اطاعت بجالائی، تازہ وضو کیا کپڑے زیب تن کئے اور نکل کر چل پڑے جب ہم دربار میں پہنچے میں نے شفقت کی غرض سے کہا: اے ابوعبداللہ رکئے تاکہ میں اندر جا کر اجازت طلب کر آؤں۔ میں امیر المؤمنین کے پاس گیا اور اسے بحالت سابقہ غضبناک ہی پایا۔ پوچھا: کہاں ہے حجازی؟ میں نے کہا: دروازے پر کھڑا ہے، کہا: اسے میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میں آپ رحمہ اللہ کو لیکر اندر آ گیا آتے وقت آپ رحمہ اللہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھتے رہے، جب امیر المؤمنین نے آپ رحمہ اللہ کو دیکھا فوراً اٹھا اور گرمجوشی سے انکا استقبال کیا اور ماتھے پر بوسہ لیا اور اچھی طرح سے آؤ بھگت کی پھر بولا: آپ ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے یا پھر ہمارے ہی پاس رہ جایئے؟ امیر المؤمنین نے آپ رحمہ اللہ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے پھر دیناروں سے بھری ہوئی ایک تھیلی کا آپ رحمہ اللہ کے لیے حکم دیا، آپ رحمہ اللہ بولے: مجھے اس کی حاجت نہیں فضل کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کیا اور وہ خاموش ہو گئے امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ رحمہ اللہ کو واپس گھر تک پہنچا آؤں میں نکل کر ان کے ساتھ چل دیا دیناروں کی تھیلی بھی ساتھ اٹھا لی آپ رحمہ اللہ نے راستے میں جاتے جاتے ہی وہ پوری کی پوری تھیلی دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کر دی (یعنی لوگوں میں تقسیم کر دی) حتیٰ کہ اپنے گھر میں داخل ہوئے ان کے پاس ایک دینار بھی باقی نہیں بچا تھا، جب گھر میں داخل ہوئے میں نے کہا: بلاشبہ آپ نے میری محبت کو پہچان لیا ہوگا میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے امیر المؤمنین کے غصے کو ٹھنڈا کیا آپ نے امیر المؤمنین کے پاس داخل ہوتے وقت کیا پڑھا تھا؟ کہنے لگے مجھے امام مالک رحمہ اللہ نے نافع عن ابن عمرؓ کی سند سے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر یہ آیت تلاوت کی "شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو... ان الدین عند اللہ الاسلام" تک (آل عمران:١٨-١٩) پھر کہا: میں

اس چیز کی گواہی دیتا ہوں جسکی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں جس کی گواہی کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ودیعت رکھتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کی ادائیگی ہو یا اللہ! میں تیری پاکی کے نور اور تیری عظیم برکت اور تیری پاکیزگی کی عظمت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہر طرح کی بلا و آفت سے، دن رات میں پیش آنے والے مصائب سے الا یہ کہ رات کو کوئی بھلائی پیش آئے۔ یا اللہ تو میری فریاد کو سننے والا ہے میں تجھی سے فریاد کرتا ہوں تو ہی میری پناہ گاہ ہے میں تیری ہی پناہ میں آتا ہوں تو ہی مجھے پناہ دینے والا ہے میں تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں اے وہ ذات جسکے سامنے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور جسکے سامنے بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں زمین بوس ہو جاتی ہیں میں تیرے رسوا کرنے پردہ کے چاک کرنے، تیرے ذکر کو بھولے اور تیرے لشکر سے اعراض کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں دن رات میں نیند و آرام میں کوچ و سفر میں حیات و ممات میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیتا ہوں تیرا ذکر میرا شعار ہے تیری ثناء میرا اوڑھنا بچھونا ہے تیرے سواء کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تعریفوں والا ہے تمام تر عظمت و شرافت تیرے لئے ثابت ہے، تو اپنی ذات کے انوار کی وجہ سے باعث تکریم ہے مجھے اپنی رسوائی اور اپنے بندوں کی شر سے محفوظ رکھ اور مجھ پر اپنی حفاظت کے خیمے تان دے اور مجھے اپنی عنایت کی حفاظت میں داخل کر دے اور میرے لئے خیر و بھلائی کے دروازے کھول دے یا ارحم الراحمین فضل کہتے ہیں یہ دعا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سن کر یاد کر لی پھر اس کے بعد رشید مجھ پر غصہ نہیں ہوا۔ یہ امام شافعی رحمہ اللہ کی پہلی برکت تھی جو مجھے دیکھنے کو ملی۔

۱۳۱۸۸- محمد بن ابراہیم بن احمد، زاہر بن محمد بن فیض بن صقر حمیری شیرازی، منصور بن عبدالعزیز ثعلبی، محمد بن اسماعیل بن حبال حمیری، اسماعیل بن حبال حمیری کا بیان ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ شریف آدمی تھے، بچپن میں لغت، عربیت، فصاحت و بلاغت اور اشعار کی طلب میں لگے رہتے تھے۔ دیہاتوں میں جا کر ادب حاصل کرتے چنانچہ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ عرب کی دیہاتی بستیوں میں سے ایک بستی میں تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: تم اس عورت کے بارے میں کیا کہتے ہو جسے ایک دن حیض آئے اور ایک دن پاک رہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: میں نہیں جانتا، دیہاتی کہنے لگا: اے بھتیجے فضیلت زائد چیز سے زیادہ افضل ہے (یعنی علم فقہ علم ادب سے افضل ہے) امام شافعی رحمہ اللہ بولے میں نے حصول ادب سے حصول فقہ کا ارادہ کیا ہوا ہے اور علم فقہ حاصل کرنے کا میں نے مصمم ارادہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینیوالا ہے اور میں اسی سے مدد طلب کرتا ہوں پھر امام شافعی رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے، امام مالک حدیث میں صدوق تھے اور مجلس میں بھی صادق تھے اور مجلس میں انکا منفرد مقام تھا، امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک کے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ کر کے ان پر غلبہ پا لیتے امام مالک رحمہ اللہ نے انھیں ڈانٹا تو انھیں علم ادب سے بھرا ہوا پایا پھر امام مالک رحمہ اللہ کی وفات تک ان کے ساتھ چمٹے رہے پھر ان کی وفات کے بعد یمن آ گئے یمن میں ایک خارجی نے ہارون کے خلاف سر اٹھایا ہوا تھا امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے لعن طعن کیا اور اس کے مددگاروں سے اعراض کیا، اس خارجی سے امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں شکایت کی گئی، خارجی نے آدمی بھیج کر امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے پاس حاضر کیا اور انھیں قتل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن خارجی نے جب امام شافعی رحمہ اللہ کا فصاحت بھرا کلام سنا تو اسے آپ رحمہ اللہ کے فضل و شرف اور پاکدامنی کا یقین ہوا نہ صرف ان کا قصور معاف کر دیا بلکہ انھیں عہدہ قضاء بھی پیش کیا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ نے عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہارون نے اس خارجی پر لشکر کشی کی چنانچہ خارجی کو گرفتار کر کے ہارون کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ امام شافعی رحمہ اللہ بھی لائے گئے۔ دونوں ہارون کے سامنے لائے گئے ہارون نے دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ بولے امیر المؤمنین اگر آپ بہتر سمجھیں تو میری بات سن لیں پھر مجھ پر سزا جاری کریں کہا: جو کہنا چاہتے ہو کہو، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مقام و مرتبے کو پہچانا، بلکہ ہارون نے کلام ایک بار پھر دہرانے کی پیشکش کی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ساری بات ایک بار پھر انتہائی شیریں الفاظ میں پیش کر دی۔

ہارون بولا: اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں آپ جیسے افراد کو بکثرت پیدا فرمائے۔

دربار میں امام محمد بن حسن موجود تھے، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے امام محمد کے پاس کئی دن تک قیام کیا اسی دوران انہوں نے امام محمد اور امام ابوحنیفہ کی کتابیں لکھیں۔ پھر یہاں سے فارغ ہو کر شام چلے گئے اور وہاں ایک مدت تک قیام کیا اس عرصے میں اقوال ابوحنیفہ پر نقض وارد کرتے رہے اور ان پر رد کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کا کلام مدون کر لیا گیا پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے امام مالک پر رد کرنے کے لئے استخارہ کیا خواب میں رد کرنے کے متعلق انھیں اشارہ مل گیا، تقریباً پانچ اجزاء پر مشتمل کلام پر رد کیا، پھر مصر چلے گئے وہاں امام مالک رحمہ اللہ کے تلامذہ کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے رہے جب تلامذہ نے انھیں بعض مسائل میں امام مالک کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھا تو تلامذہ امام شافعی پر چڑھ دوڑتے، جب سلطان کو خبر ملی اس نے تلامذہ کو اور امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے دربار میں جمع کیا چنانچہ سلطان نے جب امام شافعی رحمہ اللہ کو جامع مسجد میں بیٹھنے کا حکم دیا اور دربان کو حکم دیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب بھی تشریف لائیں انھیں مت روکو، یوں دن بدن امام شافعی رحمہ اللہ کی شان میں اضافہ ہوتا رہا اور ان کے تلامذہ میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ہارون الرشید کا مسئلہ پیش آیا جسکی طرف وہ لوگوں کو دعوت دیتا تھا فقہاء پہلے اسے چھپاتے رہے بعض نے اسے طوعاً قبول کیا اور بعض نے کرہاً، اسی دوران یہ مسئلہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس لایا گیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس میں غور فکر کی اور کہا کہ بخدا! امیر المؤمنین نے غفلت سے کام لیا، امیر المؤمنین کے حق کی بنسبت اللہ تعالیٰ کا حق ہمارے اوپر زیادہ واجب ہے یہ مسئلہ تو صحابۂ کرامؓ کے موقف کے خلاف ہے اور آئمہ کرام کے اعتقاد کے بھی مخالف ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہارون کو اپنا موقف لکھ بھیجا۔ ہارون نے گورنر کو جواباً لکھا کہ شافعی کو بیڑیوں میں جکڑ کر لایا جائے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ امیر المؤمنین کے دربار میں حاضر کیئے گئے اور انھیں فی الحال کسی حجرے میں ٹھہرایا گیا پھر محمد بن حسن اور بشر مریسی دونوں اکٹھے دربار میں داخل ہوئے، ہارون نے ان دونوں سے کہا: وہ قریشی جس نے ہمارے مسئلہ کی مخالفت کی ہے وہ دربار میں حاضر کر دیا گیا ہے اور وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے آپ دونوں اس کے معاملہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ محمد بن حسن بولے: اے امیر المؤمنین! مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ اپنے استاذ کی مخالفت کرتا ہے اور میرے استاذ کی بھی مخالفت کرتا ہے اور ان پر رد بھی کرتا ہے۔ اپنے موقف کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو اسے یہاں حاضر کریں تاکہ ہم اسکا امتحان لے لیں اور اسکی حجت کا خاتمہ کریں چنانچہ امیر المؤمنین نے امام شافعی رحمہ اللہ کو ہتھکڑیوں میں جکڑ کر دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ امیر المؤمنین کے سامنے لائے گئے امام رحمہ اللہ نے سلام کیا مگر امیر المؤمنین نے سلام کا جواب نہ دیا آپ رحمہ اللہ کافی دیر تک کھڑے رہے امیر المؤمنین نے انھیں بیٹھنے کی اجازت نہ دی۔ امیر المؤمنین محمد بن حسن اور بشر مریسی کی طرف متوجہ رہے اور آپ رحمہ اللہ کی طرف مطلق توجہ نہ دی پھر آپ رحمہ اللہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر محمد بن حسن بولے: اے شافعی! مسئلہ لاؤ تاکہ ہم اس پر بحث کریں، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: جو چاہو مجھ سے پوچھو بشر مریسی بولے: اگر امیر المؤمنین کی مجلس نہ ہوتی ہم تمہیں اس مقام پر (یعنی قتل وسزا پر) پہنچاتے جس کے تم اہل ہو، تم عمر کے انتہائی درجے پر نہیں ہو، اور نہ ہی تم ذمہ علم میں ہو کہ تم اس کے لائق ہوتے، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے کہا: تم ایسا نہیں کر سکتے، بشر بولے: یہ اہل یمن کی عادت ہے اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

اھابک یا عمرو ما ھبتنی .وخاف بشر اک اذھبتنی .وتز عم امی عن ابیه. من اولادحام بها عبتنی

اے عمرو میں تجھ سے ڈرتا ہوں حالانکہ تو مجھ سے نہیں ڈرتا ہے جب تو مجھ سے ڈرے گا بشر بھی تجھ سے خوفزدہ ہوگا اور تیرا گمان ہے کہ میری ماں اور میرا باپ حام کی اولاد سے ہیں تب تو مجھے عیب لگاتا ہے۔

ومن ھاب الرجال تھیبوہ. ومن حقر الرجال لن یھابا. من قضت الرجال له حقوقا. ولم یعص الرجال فما اصابا

جو آدمی مردوں سے ڈرے اس سے تم ڈرتے ہو، اور جو مردوں کی تحقیر کرتا ہے اس سے ہیبت نہیں محسوس کی جاتی لوگ جسکے

حقوق ادا کریں وہ ان کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ درستی کو پہنچا نہیں۔
بشر نے جواباً یہ شعر پڑھا۔

هذا او ان الحرب فاشتدی زیم

یہ لڑائی کا وقت ہے اور لفاظی شدت پکڑ چکی۔
امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا۔

سیعلم ما یرید اذا التقینا .بشط الراب ای فتیً اکونُ

عنقریب معلوم ہو جائے گا جب ہماری باہمی مڈبھیڑ ہوگی کہ میں کیسا نوجوان ہوں۔

بشر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین مجھے اور شافعی کو چھوڑ دیجئے ہم آپس میں لپیٹ لیتے ہیں ہارون نے کہا: چلو تمہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے، بشر نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: مجھے بتاؤ اس پر کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے بشر! جس موقف کو لیکر خواص کی زبان گویا ہوئی ہے میں اس سے بات کروں گا، مگر اس کے سوا کوئی چارہٗ کار نہیں کہ میں تمہیں تمہارے مقام ومقدار کے مطابق جواب دوں، تمہارے پوچھے ہوئے سوال پر دلیل خود اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے، مصوت میں اصوات کا اختلاف جبکہ محرک واحد ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ جسد واحد میں چار مختلف خواص استفاضہ ہیکل میں جسد کی ترتیب پر متفق ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلیل ہے۔ اس طرح چار مختلف قسم کے طبائع اضداد غیر اشکال ہیں وہ متفق ہیں اصلاح احوال پر، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلیل ہے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، زمین پر ہر طرح کے چوپاہے کے پھیلانے میں، ہواؤں کے پھیلانے وپھیرنے میں اور آسمان وزمین میں مسخر بادلوں میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے واحد لاشریک ہونے پر دلیل ہے۔ بشر نے کہا: اس پر کیا دلیل ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: قرآن واجماع اس پر دلیل ہے، تقدیر معلوم دلیل واضح پر ایمان کے ہونے میں دلیل ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا، دیگر فنونِ علوم سے ہٹ کر تمہارا مجھ سے یہ دو سوال پوچھنا دلیل ہے کہ تم دین میں شاک ہو اور اللہ عزوجل کے بارے میں لغزش کھا رہے ہو اگر میرے لئے یہاں سکوت کرنے کی گنجائش ہوتی بخدا! میں ضرار سکوتِ اختیار کرتا، اگر تم کہو کہ میں نے ان دو سوالوں کے جواب میں گرمجوشی سے کام نہیں لیا میں کہوں گا کہ یہ چیز یقین سے دور ہے، میرے ہاتھ تم سے کیسے کوتاہی کرتے حالانکہ میری زبان تم تک پہنچ چکی ہے، بشر نے کہا: تم نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے کیا تم ایسی کوئی چیز جانتے ہو جس پر لوگوں نے اجماع کیا ہو؟ کہا: جی ہاں! لوگوں نے اجماع کر رکھا ہے کہ یہ موجود آدمی امیر المؤمنین ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا اسے قتل کیا جائے گا، ہارون ہنس دیا اور پاؤں سے بیڑیاں اتار لینے کا حکم دیا، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی طبیعت میں نکھار آ گئی اور بڑی عمدگی سے کلام کیا، ہارون الرشید کلام سن کر متعجب ہوا اور امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں پر انھیں ترجیح دی پھر دونوں لغت میں بحث کرنے لگے، بشر لغت میں لغزش کھا جاتا پھر لغت اہل یمن کی طرف نکل گئے کئی جگہوں میں بشر زیر ہو جاتا، محمد بن حسن نے بشر سے کہا: اے آدمی! یہ تو قریشی ہے لغت تو اس کی طبیعت ثانیہ ہے، تو لغت میں سینہ زوری کر رہا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنے دو چنانچہ محمد بن حسن رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے درمیان دس مسائل میں بحث ہوئی ان میں سے پانچ مسائل میں محمد بن حسن رحمہ اللہ زیر ہو گئے، امام شافعی رحمہ اللہ نے بدلہ دینا چاہا تو کہنے لگے: اے امیر المؤمنین میں نے کسی یمنی کو ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا، امیر المؤمنین کے سامنے محمد بن حسن کی تعریفیں کرنے لگے اور ان کی فضیلت بیان کی، ہارون سمجھ گیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کیا ارادہ ہے چنانچہ ہارون نے دونوں کو خلعت فاخرہ پیش کی اور امام شافعی رحمہ اللہ کو خلعت خاص سے نوازا اور امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے خصوصاً پچاس ہزار درہم کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ گھر واپس پلٹے

جب گھر پہنچے ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا سب کے سب خیرات کر دیئے، ہارون نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: میں امیر المؤمنین ہوں اور آپ قوم کے پیشوا ہیں، آپ سے پہلے میرے پاس فقہاء میں سے کوئی بھی نہیں آیا، محمد بن حسن نے یہ اشعار پڑھے

اخذتُ نار ابیدی. اشعلتهافی کبدی فـــقـلـــت

ویـحـی سیـدی. قتـلــت نـفـسـی بیـدی

میں نے آگ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے جگر میں بھڑکا دی، پس میں نے کہا: اے میرے سردار میری ہلاکت میں نے اپنی جان کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

(یہ واقعہ مذکور تو ہے لیکن اس کے سچ و جھوٹ ہونے میں بحث ہے وہ یوں کہ پہلے گزر چکا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا ہے دونوں حضرات میں استاذ و شاگرد کا احترام ملحوظ رہا ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں سارے کے سارے شوافع پر واجب ہے کہ آئمہ احناف کا شکر یہ ادا کریں جن سے انھیں فقہ ملا، اس واقع کے سارے راوی متکلم فیہ ہیں بعض کذاب ہیں اور بعض حدیثیں وضع کرنے میں بہت شہرت رکھتے ہیں بہر حال حقیقت حال اس سے الگ ہے)

۱۳۱۸۹- محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوعمرو، عثمان بن احمد بن عبداللہ دقاق المعروف با بن سماک بغدادی، محمد بن عبیداللہ مدینی، احمد بن موسیٰ نجار، ابوعبداللہ بن محمد بن اسماعیل اموی (سند میں مذکور احمد بن موسیٰ نجار کے بارے میں ذہبی کا کہنا ہے کہ وہ وحشی درندہ ہے اور جھوٹا کذاب و دجال ہے۔ [۱] اور عبداللہ بن محمد اموی کے بارے میں دارقطنی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہ اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا [۲] عبداللہ بن محمد بلوی (یہ بھی موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا جھوٹا کذب ہے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابوعبداللہ امام شافعی رحمہ اللہ عراق لائے گئے تورات کے وقت خچر پر سوار کر کے لائے گئے انہوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور عبداللہ بن حسن کے ساتھیوں میں سے تھے، شعبان ۱۸۴ھ کا واقعہ ہے، اس وقت ہارون الرشید کے پاس قاضی ابو یوسف کا طوطی بولتا تھا اور قاضی القضاۃ کا عہدہ محمد بن حسن کے پاس تھا ہارون ان دونوں کی رائے کو ترجیح دیتا تھا اور ان دونوں کے اقوال کو فقہ قرار دیتا تھا، چنانچہ اس روز دونوں ہارون کے پاس گئے اور اسے امام شافعی رحمہ اللہ کی خبر دی اور اس کے ساتھ کھلے دل سے گفتگو کی، محمد بن حسن نے کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے تمام علاقوں کو آپ کے زیر نگیں کیا اور لوگوں کا آپ کو بادشاہ بنایا، لیکن تا قیامت کچھ لوگ باغی ہیں اور کچھ معاند، بتحقیق دعوت زور پکڑتی گئی، اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہوتا گیا لیکن وہ لوگ اسے ناپسند سمجھتے رہے، عبداللہ بن حسن کے اصحاب کی ایک جماعت جمع ہوگئی ہے حالانکہ وہ تفرقہ کا شکار تھے آپ کے پاس ایک آدمی تو بہ تائب ہو کر آ گیا ہے اور وہ اس وقت دروازے پر موجود ہے، اسے محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کہا جاتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ امر خلافت کا وہ حقدار ہے کلا وحاشا اللہ، پھر وہ علمی مرتبے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اس مرتبے کی اسکی عمر ہی نہیں ہے اسکی گواہی نہ اسکی قدر و منزلت دیتی ہے اور نہ ہی اس کی زبان میں خوفزدہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے امور مہمہ میں آپکی کفایت کرے اور آپکی لغزشوں کو درگزر کرے، پھر محمد بن حسن خاموش ہو گئے اور امیر المؤمنین ابو یوسف کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے یعقوب! کیا آپ کو محمد بن حسن کی کسی بات کا انکار ہے؟ ابو یوسف بولے: محمد بن حسن اپنے قول میں سچے ہیں۔ وہ آدمی ایسا ہی ہے، ہارون نے کہا: دو گواہوں کے بعد مزید اطلاع کی ضرورت نہیں، آدمی کے لئے اتنی بات بھی کافی

---

[۱] میزان الاعتدال ۱/۱۵۹.

[۲] میزان الاعتدال ۲/۴۹۱.

ہے کہ خفیۃً دو آدمی اس کی گواہی دے دیں، آپ دونوں یہیں رہیں اور یہاں سے ہلو نہیں پھر ہارون نے امام شافعی رحمہ اللہ کو حاضر کرنے کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ اندر داخل کئے گئے ان کو بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا، جب مجلس میں آ گئے درباریوں نے گھور کر انھیں دیکھا، امام شافعی رحمہ اللہ نے کنکھیوں سے امیر المؤمنین کی طرف دیکھا اور کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، رشید نے جواب دیا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو نے سنت سے کلام کی ابتداء کی ہے حالانکہ اس کو قائم کرنے کا تجھے حکم نہیں دیا گیا۔ بات یہ ہے کہ تم نے ہماری اجازت کے بغیر مجلس میں کلام کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ:

الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم أمنا (النور: ۵۵) تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے وہ ان کے لئے پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا۔

اللہ تعالیٰ جب وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زمین میں تمکین دی ہے، اور خوف وخطر سے امن وامان دیا ہے اے امیر المؤمنین۔ ہارون نے کہا: جی ہاں: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس وقت امن دیا ہے جب میں تمہیں امن دوں، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: تجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اپنی قوم کو بحالتِ صبر قتل نہیں کرتے اور نہ ہی آپ اپنی قوم کی حقارت کے درپے ہوتے ہیں اور اگر آپکی قوم آپ کے پاس عذر بیان کرے آپ اسکی تکذیب نہیں کرتے، رشید نے کہا: بات ایسی ہی ہے، لیکن میں جو تمہاری حالت دیکھ رہا ہوں اس کے باوجود تمہارا کیا عذر ہو سکتا ہے، کہ تم اپنے حجاز کو چھوڑ کر ہمارے عراق کی طرف آئے بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسکی فتح سے سرفراز کیا اور تمہارے صاحب نے سرکشی کی اور تم اسکے متبعین کے رئیس اعظم تھے؟ پس اقامت حجت کے ساتھ تمہیں قول کچھ نفع پہنچائے گا اور اظہار توبہ کے ساتھ شہادت ضرر نہیں پہنچائے گی، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے امیر المؤمنین ہم صرف عدل وانصاف پر مبنی کلام کریں گے۔ رشید نے کہا: چلو تمہیں یہ حق حاصل ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! بخدا! میرے لئے ان بیڑیوں کا بوجھ برداشت کرتے ہوئے اگر کلام کی گنجائش ہوتی بخدا! میں شکایت نہ کرتا، اگر آپ کچھ نرمی دکھلائیں تو میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں ورنہ آپکا ہاتھ اوپر ہے اور میرا ہاتھ نیچے ہے آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ رشید نے اپنے غلام کو آواز دی اے سراج! بیڑیاں کھول دو، چنانچہ غلام نے بیڑیاں اتار دیں اور امام شافعی رحمہ اللہ دو زانو ہو کر بیٹھ گئے بایاں پاؤں پھیلایا اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے بات شروع کرتے ہوئے کہا: بخدا! اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ مجھے عبداللہ بن حسن کے جھنڈے تلے جمع کرے حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اسکا تعلق کن لوگوں سے ہے مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ مجھے قطری بن فجاءۃ کے جھنڈے تلے جمع کرے، ہارون الرشید تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا امام شافعی رحمہ اللہ کی بات سن کر سیدھا بیٹھ گیا اور کہنے لگا: تم نے درست وسچ کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے کسی آدمی کے جھنڈے تلے رہو بہتر ہے اس سے کہ تم کسی خارجی کے جھنڈے تلے رہو، اے شافعی! مجھے بتاؤ تمہارے پاس کیا حجت ہے کہ قریش سارے کے سارے آئمہ ہیں اور تم بھی قریش میں سے ہو؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے! اے امیر المؤمنین! آپ کا مقصد میرے نفس کو خوش کرنا ہے آپ نے افتراء باندھا، یہ بات پہلے گزر چکی اور جنھوں نے اس بات کو امیر المؤمنین کے سامنے حکایت کیا ہے انھوں نے اس کے معانی کو باطل کر کے رکھ دیا ہے، بلاشبہ شہادت صرف اسی طرح جائز ہو سکتی ہے، امیر المؤمنین نے ان دونوں کی طرف دیکھا، جب انھوں نے کوئی بات نہ کی امیر المؤمنین معاملہ بھانپ گئے اور کچھ کر گزرنے سے رک گئے، پھر رشید بولا: اے شافعی تم نے سچ کہا، کتاب اللہ کے بارے میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا، کونسی

کتاب اللہ کے بارے میں آپ پوچھ رہے ہیں؟ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے تہتر (۷۳) کتابیں پانچ انبیاء پر نازل کی ہیں، اور ایک کتاب جو کہ وعظ و نصیحت سے لبریز ہے ایک نبی پر نازل کی ہے، پہلے نمبر پر آدم علیہ السلام ہیں ان پر تیس (۳۰) صحیفے نازل کئے ان میں تقریباً سب ہی امثال تھیں، اور اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام پر سولہ (۱۶) صحیفے نازل کئے ان سب میں احکام کا ذکر تھا، ابراہیم علیہ السلام پر آٹھ صحیفے نازل کئے ان میں مفصل احکام، فرائض اور نذر کا بیان تھا، موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی اس میں تخویف اور وعظ و نصیحت کا بیان تھا، عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی تاکہ بنی اسرائیل کے سامنے کھول کر بیان کریں داؤد علیہ السلام پر ایک کتاب (زبور) نازل کی یہ بھی وعظ و نصیحت سے بھی بھری پڑی تھی اس میں خصوصاً داؤد علیہ السلام کے لئے بھی وعظ تھا اور ان کے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی نصیحت تھی اس کے بعد محمد ﷺ پر فرقان حمید نازل کیا اور اس میں تقریباً تمام کتابوں کے مضامین کو جمع کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" تبیاناً لکل شی "اس میں ہر شئے کا بیان ہے (نحل:۸۹) "وھدیً وموعظۃ "قرآن مجید سراپا ھدایت و نصیحت ہے" (مائدہ:۴۶) "احکمت آیاتہ ثم فصلت" "قرآن مجید کی آیات محکم ہیں اور پھر ان کی تفصیل بھی کی گئی ہے (ھود۔۱) رشید نے کہا: شاباش آپ نے بہت اچھی تفصیل کی کیا آپ اس سب کا علم رکھتے ہیں؟ کہا: بخدا! جی ہاں ہارون نے کہا: میں کتاب اللہ کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے چچا کے بیٹے یعنی رسول اللہ ﷺ پر نازل کی، اسکو قبول کرنے کی طرف ہمیں دعوت دی اور ہمیں آپ ﷺ نے اس کی محکم آیات پر عمل کرنے اور اس کی متشابہ آیات پر ایمان لانے کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: آپ اس کی کونسی آیت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں محکم کے متعلق یا متشابہ کے متعلق؟ اسکی آیت مقدم کے متعلق یا مؤخر کے متعلق؟ ناسخ کے متعلق یا منسوخ کے متعلق؟ یا اس آیت کے متعلق جسکو اللہ تعالیٰ نے بطور مثال کے بیان کیا یا جسکو اللہ تعالیٰ نے بطور اعتبار کے بیان کیا؟ یا ان کی آیات کے متعلق جن میں گزشتہ امور کے حالات کو بیان کیا گیا ہے؟ حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے تقریباً تہتر انواع کی آیات گن دیں ہارون بولا: تعجب ہے اے شافعی کیا ان تمام انواع احکام کا تمہارے علم نے احاطہ کر رکھا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: قائل پر امتحان کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ آگ کا چاندی پر چنانچہ آگ پر چاندی کو تپایا جائے تو کھوٹی الگ ہو جاتی ہے، میں آپ کے سامنے حاضر ہوں میرا امتحان لے لیجئے، رشید نے کہا بہت اچھا تیار رہو انشاءاللہ میں عنقریب اس مجلس کے بعد آپ سے سوال کروں گا، کہا: سنت رسول اللہ ﷺ میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ جواب دیا: میں سنت میں سے اتنی مقدار پہچانتا ہوں جو بقدرِ ایجاب کے ظاہر ہو، اسکا ترک جائز نہیں جس طرح کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ حکم کا ترک جائز نہیں، اسی طرح سنت میں سے ان احادیث کو جانتا ہوں جو تادیب کی غرض سے وارد ہوئی ہیں کہ جن میں خصوص بھی آ گیا ہو اور جو کسی سائل کے سوال کے جواب میں وارد ہوئی ہیں اور جو فی نفسہ خاص ہوں اور خاص و عام نے اسکی اقتداء کی ہو اور وہ احادیث بھی جانتا ہوں جنکا تعلق خاص نبی ﷺ کی ذات سے ہے اور عوام الناس سے ان کا کوئی تعلق نہیں چونکہ نبی ﷺ نے ان احادیث کو لوگوں کے ذمہ سے ساقط قرار دیا ہے ہاں البتہ ان کا ذکر مسنون قرار دیا ہے، رشید بولا اے شافعی! تم نے سنتِ رسول اللہ ﷺ کی پوری ترتیب کو اپنے لئے جمع کر رکھا ہے ہمیں تمہارے ساتھ تکرار کرنے کی حاجت نہیں ہے ہم اور حاضرین سب جانتے ہیں کہ تم سنت رسول اللہ ﷺ کے اچھے خاصے نصاب کا علم رکھتے ہو، امام شافعی رحمہ اللہ بولے یہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر اور لوگوں پر فضل ہے۔

ہارون نے کہا: عربیت میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: عربیت ہی تو ہمارا مبدا ہے اور اسی سے ہماری طبیعت درست رہتی ہیں، ہمہ وقت ہماری زبانیں عربیت میں جاری رہتی ہیں، پس عربیت ہماری زندگی بن چکی ہے جو صرف اور صرف سلامتی کی محتاج ہے اسی طرح عربیت بھی صرف انہی لوگوں کو سپرد کی جاتی ہے جو اسکی اہلیت رکھتے ہوں، جب سے میں پیدا ہوا مجھ سے عربیت کی غلطی سرزد نہیں ہوئی، پس میں اس آدمی کی طرح ہوں جو ہر طرح کی بیماری سے سلامت ہو اور کامل خوشیوں میں زندگی

بسر کررہا ہو، اسی کی گواہی میرے حق میں قرآن نے بھی دی ہے۔

وماارسلنامن رسول الابلسان قومه ہم نے ہر رسول کو اسکی قوم کی زبان میں بھیجا (ابراہیم:۴)

یعنی آپ ﷺ کو قریش میں سے بھیجا، اے امیر المؤمنین آپ بھی قریش میں سے ہیں اور میں بھی قریش میں سے ہوں۔ اے امیر المؤمنین ہمارا عنصر پاکیزہ ہے اور جرثومہ باوقار ہے، آپ اصل ہیں اور ہم فرع ہیں اور آپ ﷺ تفسیر کرنے والے اور واضح کرنے والے ہیں اسی پر ہمارے انساب کا اجتماع ہوتا ہے اور ہم سب مسلمان ہیں اور اسلام کا ہی ہم دعویٰ کرتے ہیں اور اسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں رشید نے کہا: تم نے سچ کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے، پھر کہا: تم اشعار کے بارے میں کیسی معرفت رکھتے ہو؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے میں اشعار کی مختلف اقسام کو جانتا ہوں جیسے طویل، کامل، سریع ومجبت، منسرخ، خفیف، ھزج، رجز، حکم اور غزل وغیرہ اور جو اشعار بیان اخبار کے لئے بطور مثال کے لائے گئے ہیں اور وہ اشعار جو عشاق نے ملاقات کی غرض سے پڑھے ہیں، جو اشعار اوائل نے مرثیہ کی غرض سے بعد میں آنے والوں کے لئے پڑھے ہیں، جو اشعار شاعروں نے امراء کی مدح میں پڑھے ہیں جنکا اکثر حصہ جھوٹ پر مشتمل ہے۔ اور جو اشعار کسی شاعر نے اپنی برتری سامنے کرنے کے لئے پڑھے ہیں اور جو طرب ومستی میں پڑھے گئے اور جو اشعار حکمت وبصیرت کے پیش نظر پڑھے گئے، رشید بولا: اے شافعی! بس رک جاؤ یقیناً تم نے تو اشعار کو اصل رواج بخش دیا ہے، میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی آدمی اشعار کے چشمے بہادے، بتایئے عربوں کے بارے میں تمہاری معرفت کیسی ہے؟ کہا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ عربوں کے انساب کو ضبط کئے ہوئے ہوں میں ان کے انساب واحساب، ان کے واقعات، ان کی جنگوں، ان کے بادشاہوں کی تعداد، ان کی بادشاہتوں کی کیفیت وماہیت ان کی منازل کی تکمیل کو باخوبی جانتا ہوں، ان میں سے تبع، حمیر، جفنہ، اسطح، عیص، وعویص، اسکندر واسفاد، اسططاولیس وسوط، بقراط وارسططالیس اور کسریٰ تک دیگر فارسی فرمانبردار وقیصر ونوبہ، احمر، عمرو بن ھند، سیف بن ذی یزن، نعمان بن منذر، قطر بن اسعد، صعد بن سعفان جو کہ سطیح غسانی کا جد اعلیٰ ہے اور ان جیسے دیگر ملوک قضاعہ وھمد ان اور ربیعہ ومضر کے بادشاہ سرفہرست ہیں، ہارون بولا! اے شافعی اگر تم قریش میں سے نہ ہوتے میں کہہ دیتا کہ لوہا بھی تمہارے لئے نرم کردیا گیا ہے، کیا کوئی وعظ ونصیحت ہے؟

امام شافعی رحمہ اللہ بولے اگر آپ بڑھائی کی چادر کو کاندھے سے اتار پھینکیں، ہیبت کے تاج کو سر سے اتار دیں، تجبر کی قمیص کو جسم سے الگ کریں، اپنے نفس کی تلاشی دیں اپنا راز میرے سامنے رکھیں اور حیاء کی چادر اپنے چہرے سے دور ہٹا دیں تو میں آپ کو حق بات کی نصیحت کروں گا اور آپ بھی اسے اچھی طرح سے قبول کرلیں، جو کچھ میں کہوں گا اللہ تعالیٰ اسکا مجھے بھی نفع دے گا اور سن کر آپ کو بھی نفع ہوگا، ہارون الرشید نے کہا: سو میں نے تمہارے کہنے کے مطابق ایسا کردیا اور میں وعظ کو اللہ واللہ کے رسول کے لئے سنتا ہوں پس مجھے وعظ کرو لیکن مختصر ہو، امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی تہبند درست کی اور آستینیں چڑھا کر بولے، اے امیر المؤمنین جان لیجئے! بلاشبہ اللہ عزوجل نے آپ کو بے تحاشا نعمتوں کے امتحان میں ڈالا ہے آپکو شکر کی آزمائش میں مبتلا کیا ہے، نعمتوں کی فراوانی تب اچھی ہے جب آپ ان کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کریں پس اللہ تعالیٰ کے شاکر بندے بن جایئے، اللہ کی نعمتوں کو ہمہ وقت یاد رکھئے، آپ پھر مزید نعمتوں کے مستحق قرار پائیں گے ظاہر وباطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہئے تاکہ طاعت کی تکمیل ہوجائے، حق گوئی بات کو بغور سنئے، اپنی رعایا کا ایک مقام ومرتبہ سمجھئے یاد رکھئے اللہ تعالیٰ آپ کے باطن کا ظاہر کے ساتھ تقابل کرتے ہیں اگر آپکے ظاہر کو باطن کے خلاف پائیں تو آپ کو دنیا کی آزمائشوں میں مبتلا کردیں گے، اللہ تعالیٰ بے نیاز اور قابل ستائش ذات ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے باطن کو ظاہر کے موافق پایا تو آپ سے محبت کریں گے اور دنیا سے آپ کے دل کو پھیر دیں گے آپ کی تمام تر مؤونت کی کفایت کریں گے، آپ کی سیاست کو قوت بخشیں گے، آپکی فرمانبرداری بھی اسی صورت میں ممکن ہوگی جب آپ اللہ

تعالیٰ کی فرمانبرداری بجالائیں گے، اطاعت بجالانے والے ہوجائیں دنیا میں سلامتی ملے گی، آخرت میں آپکا لوٹنا بہتر صورت میں ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (نحل: ۱۲۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو لوگ نیکوکار ہوتے ہیں۔

اس آدمی کی طرح ڈرتے رہیئے جو دشمن کے وجود سے باخبر ہو اسکا مددگار فی الحال غائب ہو، راتوں کو چلنے والے کی طرح خوف خدا کو دل میں بٹھا کر رکھئے، پے در پے اپنے اوپر نعمتوں کی بارش سے اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے غافل مت رہیو، کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں چونکہ کتاب اللہ سے راہنمائی لینے والا کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا اور آپ ہرگز ہلاکت کے گڑھے میں نہیں گریں گے جب تک کہ آپ کتاب اللہ کا تمسک کرتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیجئے آپ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائیں گے، سنت رسول اللہ ﷺ پر اپنی گرفت مضبوط کیجئے یوں آپ ان لوگوں کے راستے پر چل پڑیں گے جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے سرفراز کیا پس ان کے ہدایت والے راستے کی اقتداء کیجئے خلفائے راشدین نے ٹیکس اور خراج کے متعلق جو طریقہ کار اپنایا اسے اپنے سامنے رکھئے، نیز تمام علاقہ جات، دیہات اور عارضی ٹھکانوں میں نمایاں اصولوں کی اتباع کیجئے، خلفاء راشدین کے تابع رہیے اور فرمانبرداری اور رضا مندی کے ساتھ ان کے اصول پر عامل رہے، تلبیس سے لڑتے رہو چونکہ آپ سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا مہاجرین وانصار کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ چنانچہ ان کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"الذین تبؤوا الدار والایمان" (حشر: ۹) جو لوگ کہ دار آخرت اور ایمان کے مستحق ٹھہرے ان کے نیکوکار اور محسن کی اچھائی کو قبول کرو اور ان کے گناہ گار کو معاف کرو اور اللہ تعالیٰ کے عطاء کئے ہوئے مال میں سے انھیں حصہ دو، ان پر کسی قسم کے حق کے روکنے پر زبردستی نہ کرو، یہ وہی لوگ ہیں کہ ان ہی کی بدولت آپ کو علاقہ جات میں اثر ورسوخ ملا، انہوں نے آپ کے لئے بندگان خدا کو خالص کیا اور تاریکیوں کو اجالوں سے بدلا، معاملات پر پڑے ہوئے دبیز پردوں کو انہی نے چاک کیا، انہی نے آپ کو سیاست کے گر سمجھائے اور آپ کو انہی کی بدولت جاہ وحشمت ملی، پس آپ ضعف کے بعد بوجھ کے تلے سے نکل کر اٹھ کھڑے ہوئے، آپ کے امور پراگندہ حال ہوگئے تھے آپ نے ان پر اپنی گرفت مضبوط کی، آپ عام لوگوں کو تاریکی میں ڈال کر خاص لوگوں کی اطاعت نہ کریں اور نہ ہی آپ خواص پر ظلم کر کے عوام کا قرب حاصل کریں تاکہ آپ کی سلامتی کو دوام نصیب ہو، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اسی طرح کیجئے جس طرح کہ آپ عوام الناس سے فرمانبرداری کے خواہاں ہیں یاد رکھئے جس آدمی کے بھی سپرد لوگوں کے معاملات ہوں اور وہ لوگوں سے خیر خواہی کے معاملہ میں کوتاہی کرے وہ قیامت کے دن آئے گا درآنحالیکہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں باندھے ہوئے ہوں گے، اس کے ہاتھوں کو صرف اسکا عدل ہی کھول کر کے آزاد کرسکتا ہے، آپ اپنے نفس سے باخوبی واقف ہیں ہارون الرشید وعظ سن کر رو پڑا، حالانکہ وعظ کے درمیان میں بھی چپکے سے روتا رہا، لیکن امام شافعی رحمہ اللہ جب مضمون بالا پر پہنچے تو ہارون نے باآواز بلند رو دیا، حتیٰ کہ اس کے جلسا بھی رو دیئے، اور امام محمد و امام ابو یوسف بھی رو دیئے، والی بول اٹھا: اے آدمی اپنی زبان کو روک لو بلاشبہ تم نے امیر المؤمنین کو غمگین کر کے ان کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے، اے شافعی! اپنی زبان کو نیام میں بند کر لو چونکہ تمہاری زبان تلوار سے بھی زیادہ چلنے والی ہے، رشید مسلسل روئے جارہا تھا اور ذرہ برابر بھی افاقہ نہیں ہونے پارہا تھا، امام شافعی، محمد بن حسن اور دیگر جلساء کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوئے، خاموش رہو اللہ تمہاری حفاظت فرمائے حکمت کی نورانیت کو ختم نہ کرواے ڈنڈے کوڑے کی جماعت، اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کا دل حق کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے، بخدا! جب بھی تم جیسے لوگ دربار خلافت سے الگ تھلگ رہے خلافت خیریت پر برابر جمی رہی، ہارون نے ہاتھ اٹھا کر ہم جیسوں کی طرف اشارہ کیا کہ خاموش رہو، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: میں نے

آپ کے لئے صلے کا حکم دے دیا ہے اسکے قبول کرنے میں آپکو اختیار ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: ہرگز نہیں بخدا! اللہ تعالیٰ مجھے وہ وقت نہ دکھائے کہ میں اپنے وعظ و نصیحت کو جزاء وصلہ لے کر غبار آلود کروں، میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کر رکھا ہے کہ میں کبھی بھی کسی ایسے بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہیں کروں گا جو متکبر ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ حقیر تصور کیا جاتا ہے مگر یہ کہ میں اسے ضرور نصیحت کروں گا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نصیحت حاصل کرنے کی توفیق دے دیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ اٹھ کر چل پڑے اور ہارون امام محمد وامام ابویوسف کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا بخدا! میں نے آج کے دن جیسا کوئی دن نہیں دیکھا، کیا تم نے اس جیسا دن کبھی دیکھا ہے؟ ہم ہارون کی تائید کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں پا رہے تھے ہارون ان دونوں سے کہنے لگا: کیا تم نے مجھے اسی امر پر ابھارا ہے؟ اگر میں کچھ کر گزرتا بخدا تم تو گناہ عظیم کے مستحق ٹھہرتے، اگر اللہ تعالیٰ کی تائید مجھے حاصل نہ ہوتی اور تم مجھے کسی جرم میں ڈال دیتے تو میں کسی صورت میں بھی خلاصی نہ پا سکتا، پھر ہارون نے مجلس برخاست کردی اور لوگ واپس لوٹ گئے اس کے بعد میں نے امام محمد کو اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آتے جاتے دیکھا ہے، بسا اوقات امام محمد ملاقات سے روک بھی دیئے جاتے، پھر اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ ایک دن ہارون الرشید کے پاس آئے ہارون الرشید نے ایک ہزار دینار پیش کئے امام شافعی رحمہ اللہ نے قبول کر لئے اب کی بار ہارون ہنس دیا، جب امام شافعی رحمہ اللہ اس کے پاس سے اٹھ کر چل دیئے تو ہارون نے اپنا غلام سراج امام شافعی کے ساتھ لگا دیا، چنانچہ امام شافعی راستے میں ایک ایک مٹھی بھر کر لوگوں میں دینار تقسیم کرتے رہے حتی کہ جب گھر پہنچے ان کے پاس صرف مٹھی بھر دینار باقی بچے جو انہوں نے اپنے غلام کو دیدیئے اور اس سے کہا: ان سے نفع اٹھالو، سراج واپس آیا اور تمام تر قصہ ہارون کو سنایا ہارون بولا اسی وجہ سے امام شافعی کی کمر مضبوط و مستحکم ہوگئی ہے۔

۱۳۱۹۰- **امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے آئمہ وعلماء کے کلمات تحسین**........ابراہیم، خضر بن داود، حسن بن محمد زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اصحاب حدیث کسی دن بات کرنا چاہیں تو وہ امام شافعی رحمہ اللہ کی زبان میں بات کریں۔ یعنی جب انہوں نے اپنی کتاب تصنیف کر لی تھی۔ (مطلب یہ ہے کہ محدثین کو حدیث گوئی میں امام شافعی رحمہ اللہ کا طریقہ تحدیث اپنانا چاہیے)

۱۳۱۹۱- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی، احمد بن محمد بن بنت شافعی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد، اور چچا کو کہتے ہوئے سنا کہ امام سفیان بن عیینہ سے جب کبھی تفسیر وخواب کے بارے میں سوال کیا جاتا تو سفیان بن عیینہ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہتے! اس آدمی سے پوچھ لو۔

۱۳۱۹۲- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابو حاتم، محمد بن روح، ابراہیم بن محمد شافعی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفیان بن عیینہ کی مسجد میں تھے اور ابن عیینہ، زہری عن علی بن حسین کی سند سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ رات کو ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا نبی ﷺ اپنی بیوی حضرت صفیہؓ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری بیوی صفیہ ہے، وہ آدمی بولا: یارسول اللہ! سبحان اللہ (یعنی آپ کے متعلق میرے دل میں بدگمانی کیسے ہوسکتی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان میں خون کے چلنے کی طرح سرایت کرتا ہے سفیان بن عیینہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! اس حدیث کی فقہ کیا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگر لوگ نبی ﷺ پر تہمت لگا دیتے تو کافر ہو جاتے لیکن اس کے بعد نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جب تم ایسی حالت میں پائے جاؤ تو ایسا ہی کرو جیسا کہ میں نے کیا ہے تاکہ تمہارے بارے میں بدگمانی نہ کی جائے، چونکہ نبی ﷺ پر تہمت نہیں لگائی جاسکتی وہ تو اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے امین ہیں، ابن عیینہ امام شافعی رحمہ اللہ کی فقہی بحث سن کر برملا پکار اٹھے یا ابا عبداللہ! جزاك الله خيراً. [۱]

۱۔ صحيح البخاري ۶۵/۳. وفتح الباري ۲۸۲/۴.

۱۳۱۹۳- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی حدیث کہ ''بلاشبہ وہ تو (میری بیوی) صفیہ ہے'' کے بارے میں کہتے سنا کہ نبی ﷺ سے یہ بات کسی ادب کی بناپر صادر نہیں ہوئی تھی بلکہ آپ ﷺ نے تو ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی ایسے آدمی، کسی ایسے مرد کے پاس سے گزرے جو کسی عورت کے ساتھ کلام کررہاہو درآنحالیکہ عورت کے ساتھ اسکا کوئی نسبی تعلق (رشتہ داری) ہوتو اس مرد کو چاہیے کہ یوں کہے: یہ فلاں عورت ہے اور اسکے ساتھ میرا نسبی تعلق (یعنی رشتہ داری) ہے، ابن عیینہ بولے! اے ابوعبداللہ! جزاک اللہ خیراً-[۱]

۱۳۱۹۴- ابواحمد غطریفی، ابوعلی، آدم بن موسیٰ حواری، ابومعین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہمارے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نماز میں نفخ (یعنی پھونک مارنے) کے بارے میں سوال کیا، اسکا کفارہ کیا ہے؟ مجلس میں امام شافعی رحمہ اللہ بھی بیٹھے ہوئے تھے سفیان رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: نفخ میں تین حرف ۔ن ۔ف ۔خ۔ ہیں اسکا کفارہ سبحان سے ہوجاتا ہے چنانچہ سبحان کے چار حرف ہیں ہر حرف کے بدلے میں ایک حرف ہے بلکہ سبحان اللہ کا ایک حرف زیادہ بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها (انعام:۱۶۰) جو ایک نیکی لایا اسکو دس گُنا زیادہ نیکیاں ملیں گی۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہنے لگے: وددتُ انی کنت احسن مثلها

۱۳۱۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدان بن احمد، عمر بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو کہتے سنا کہ امام شافعی رحمہ اللہ مفہم نوجوان ہیں۔

۱۳۱۹۶- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی، زعفرانی، یحییٰ بن معین سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ کہا: میں چار سال سے شافعی رحمہ اللہ کے لئے نماز میں دعائیں کرتا آرہا ہوں۔

۱۳۱۹۷- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن ساجی، حسن بن محمد زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے فرمایا: مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۳۱۹۸- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن احمد بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام محمد بن حسن مجھ پر ایک جز پڑھتے اور اپنے تلامذہ پر چند اوراق پڑھتے، تلامذہ نے پوچھا: اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ حجازی پر ایک جزء پڑھ دیتے ہیں اور ہمارے اوپر چند اوراق پڑھتے ہیں؟ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموش رہو اگر یہ تمہاری متابعت کرے تمہارے لئے کوئی بھی ثابت نہ رہے۔

۱۳۱۹۹- احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح (دوسری سند) عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن بن ابی حاتم (دونوں) ربیع بن سلیمان، حمیدی سے مروی ہے کہ مسلم بن خالد زنجی رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کہا: اے ابوعبداللہ! لوگوں کو فتویٰ دیا کرو بخدا! اب تمہارے فتویٰ دینے کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر پندرہ سال تھی۔

۱۳۲۰۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن شافعی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ میں فتویٰ کے لئے مسجد حرام میں ابن عباسؓ کے لئے حلقہ لگتا تھا، ابن عباسؓ کے بعد عطاء بن ابی رباح کا حلقہ ہوتا تھا ان کے بعد عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج کا حلقہ لگتا تھا، ابن جریج کے بعد مسلم بن خالد زنجی کا حلقہ لگتا۔ مسلم کے بعد سعید بن سالم قداح کا فتویٰ کے لئے حلقہ لگتا تھا، اور سعید کے بعد فتاویٰ کے لئے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا حلقہ لگتا تھا اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ نوجوان تھے۔

---

[۱] صحيح البخاری ۶۵/۳. وفتح الباری ۲۸۲/۴.

۱۳۲۰۱-احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، (دوسری سند) ابونعیم، عبداللہ بن محمد عمرو بن عثمان (دونوں راوی) احمد بن عباس، علی بن عثمان و جعفر وراق سے مروی ہے کہ ابوعبید رحمہ اللہ کہتے تھے، میں نے شافعی رحمہ اللہ سے بڑا عقلمند کسی کو نہیں دیکھا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

۱۳۲۰۲-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن یحیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ سید الفقہاء (فقہاء کے سردار) ہیں۔

۱۳۲۰۳-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابونعیم عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع، ایوب بن سوید کہا کرتے تھے میرا گمان نہیں کہ میں زندگی بھر امام شافعی رحمہ اللہ جیسا کوئی دیکھ سکوں گا۔

۱۳۲۰۴-محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن احمد بن ابی یوسف خلاد، یحیٰ بن نصر شافعی، سفیان بن عیینہ عبیداللہ بن ابی یزید، ابویزید، سباع بن ثابت کے سلسلۂ سند سے ام کرزؓ کی حدیث ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں مطمئن بیٹھے رہنے دو، امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث بالا کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں عرب پرندے اڑا کر، خط کھینچ کر اور بے راہ چل پڑنے سے فال لیتے تھے چنانچہ جب کسی آدمی کو کوئی بڑا معاملہ پیش آجاتا اور اسے سر کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلتا اور کسی پرندے کو بائیں طور اترتے ہوئے دیکھتا کہ بائیں سے دائیں طرف گزر جاتا تو وہ کہتا یہ منحوس پرندہ ہے اور مقصد کی طرف آگے بڑھنے کی بجائے واپس پلٹ آتا اور کہتا میرا مقصد و مطلب نحوست زدہ ہے۔ حطیہ شاعر نے ابوموسیٰ اشعریؓ کی مدح کرتے ہوئے کہا تھا[۱] شعر:۔

لا تزجر الطیر شحا ان عرض لہ
ولا یفیض علی قسم بأزلام

یعنی ابوموسیٰ خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دین اسلام پر چلتے رہتے ہیں اور شگون لینے کے لئے پرندے وغیرہ نہیں اڑاتے اور نہ ہی اپنی قسمت جگانے کے لئے تیر پھینکتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور عربی شاعر نے اپنی مدح کرتے ہوئے کہا تھا۔

ولا انا ممن یزجر الطیر نعمہ
صاح غراب ام تعرض ثعلب

یعنی مجھے پرندے اڑانے سے کوئی سروکار نہیں میرے لئے برابر ہے خواہ میرے سر پر کوہ چلائے یا راستے میں چلتے ہوئے کوئی لومڑی۔ زمانۂ جاہلیت میں عرب شگون لینے کے لئے پرندوں کو گھونسلوں سے اڑایا کرتے تھے اور دیکھتے کہ آیا کہ پرندہ منحوس راستے پر چلتا ہے یا کہ مبارک راستے پر لہٰذا اسی نظریہ کو سامنے رکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں مطمئن بیٹھے رہنے دو۔ یعنی ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ مت کرو چونکہ پرندوں کی اڑان اللہ تعالیٰ کی قضاء و تقدیر کو نہیں ٹال سکتی۔ حالانکہ نبی ﷺ سے بدشگون کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کھٹکا ہے جسے تم لوگ اپنے دلوں میں پاتے ہو یہ تمہیں اپنے مقصود کے کر گزرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کرسکتا۔[۲]

۱۳۲۰۵-احمد بن اسحٰق، ابوطیبہ حمد بن روح، محمد بن مہاجر، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن یزید، سباع بن ثابت، ام کرز کے سلسلۂ سند سے حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں بیٹھے رہنے دو، محمد بن مہاجر کہتے ہیں کہ[۳] میں نے سفیان بن

۱، ۲، ۳ سنن أبی داؤد ۲۸۳۵، والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۳۱۱، والمستدرک ۴/ ۲۳۷ وصحیح ابن حبان ۱۴۳۲. وشرح السنة ۲۶۵۱۱، ومشکاة المصابیح ۴۱۵۲. والمصنف لابن أبی شیبة ۹/ ۴۲. ومسند الحمیدی ۳۴۷.

عیینہ کو حدیث بالا کی اسی طرح تفسیر کرتے ہوئے سنا جس طرح امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے۔اسی طرح اصمعی سے میں نے پوچھا انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔لیکن وکیع رحمہ اللہ سے حدیث بالا کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حدیث رات کو (پرندوں کے) شکار کرنے کے متعلق ہے میں نے ان کے سامنے امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا انہوں نے اس قول کی تحسین کی انہوں نے دوبارہ فرمایا: میرا ظن غالب ہے کہ یہ حدیث شکار کے بارے میں ہے۔

۱۳۲۰۶-ابو حامد احمد بن محمد بن حسن، احمد بن زیاد، تمیم بن عبداللہ رازی، سوید بن سعید کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے اور مجلس میں بیٹھ گئے ابن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک رقت آمیز حدیث سنائی جسے سن کر امام شافعی رحمہ اللہ پر غشی طاری ہوگئی، کسی نے کہا: اے ابو محمد! محمد بن ادریس وفات پا چکے ہیں ابن عیینہ بولے: اگر فی الواقع محمد بن ادریس وفات پا چکے ہیں تو سمجھ لو اپنے زمانے کے افضل ترین آدمی وفات پا چکے۔

۱۳۲۰۷-ابو حامد، تمیم، ابو زرعہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے رخصت ہونے کی وجہ سے سنت بھی رخصت ہوگئی۔

۱۳۲۰۸-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، زعفرانی کہتے ہیں ایک سال بشر مریسی حج کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے جب واپس تشریف لائے تو فرمایا: بخدا: میں نے حجاز مقدس میں ایک ایسا آدمی دیکھا کہ اس جیسا کوئی سوال کرنے والا دیکھا اور نہ ہی جواب دینے والا ان کی مراد امام شافعی رحمہ اللہ تھے۔

۱۳۲۰۹-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابو ثور ابن بناء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بشر مریسی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حجاز مقدس میں ایک نوجوان دیکھا ہے اگر وہ باقی رہا تو بے مثال و یکتا ہوگا کچھ عرصہ گزرا تھا کہ بشر رحمہ اللہ مجھے کہنے لگے جس نوجوان کا میں نے تم سے تذکرہ کیا تھا وہ یہاں آیا ہوا ہے چلو ہم اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم اس نوجوان کے پاس پہنچے اسے سلام کیا پھر بشر اور وہ نوجوان (امام شافعی رحمہ اللہ) ایک دوسرے سے سوال و جواب کرنے لگے: چنانچہ امام شافعی درستی و اصابت کے پہاڑ تھے اور بشر خطا کر جاتے تھے اور وہ جو کچھ کہتا درست کہتا تھا: بشر رحمہ اللہ کہنے لگے: میں نے اس سے بڑا فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۲۱۰-حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن علی رازی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن عبداللہ بن نمیر سے پوچھا: کیا میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کا اعتبار کروں اور اس کو لکھوں؟ انہوں نے جواب نفی میں دیا اور کہا نہ ہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کسی کتاب کو لکھو۔میں نے پوچھا: پھر میں کس کی رائے کا اعتبار کروں اور لکھوں! انہوں نے جواب دیا: امام مالک و اوزاعی و ثوری اور شافعی کی آراء کا اعتبار کرو اور لکھو۔

۱۳۲۱۱-ابو محمد بن حاتم، ابوبکر بن ادریس، وراق حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حمیدی کا بیان ہے کہ ہم اصحاب رائے پر رد کرنا چاہتے تھے لیکن ہم ان پر اچھی طرح سے رد نہیں کر سکتے تھے حتی کہ ہمارے پاس امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے اور انہوں نے ہمارے لئے رد کا دروازہ کھولا۔

۱۳۲۱۲-محمد بن علی بن حبیش و ابو محمد بن احمد جرجانی، حیان بن اسحٰق بلخی، محمد بن مردویہ کا بیان ہے کہ میں نے حمیدی رحمہ اللہ کو کہتے سنا کہ میں نے ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کی صحبت میں بصرہ تک سفر کیا وہ مجھ سے حدیث میں استفادہ کرتے رہے اور میں ان سے مسائل میں استفادہ کرتا رہا۔

۱۳۲۱۳-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو بشر بن حماد دولابی، ابوبکر بن ادریس، حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل نے ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں قیام کیا ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: یہاں قریش کا ایک آدمی ہے اسے معرفت و بیان میں بھرپور دسترس حاصل ہے لگ بھگ سو مسائل بیان کرتا ہے اور ان میں صرف پانچ دس ہی میں اس سے خطا ہوتی ہے لہذا جو اس

سے خطا واقع ہوا سے چھوڑ دو اور جو درست وصواب ہو اسے حاصل کر لو۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کی بات میرے دل میں گھر کر گئی اور میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں باقاعدہ بیٹھنے لگا اور باقیوں کی بہ نسبت میں نے ان سے زیادہ استفادہ کیا پھر کچھ دنوں کے بعد میں امام شافعی رحمہ اللہ کے ہمراہ مصر چلا گیا مصر میں امام شافعی رحمہ اللہ ایک مکان کی بالائی منزل میں رہتے اور میں درمیانی منزل میں رہتا چنانچہ بسا اوقات میں رات کے وقت باہر نکلتا اور چراغ کی روشنی دیکھتا اور میں با تکلف غلام کو آواز دیتا اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ میری آواز سنتے اور کہتے: میرا جو تمہارے اوپر حق ہے اسکا واسطہ اوپر آؤ، میں اوپر چلا جاتا اور میں ان کے سامنے قلم دوات اور کاغذ رکھا ہوا دیکھتا میں کہتا: اے ابوعبداللہ رک جایئے کیا معاملہ ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے میں ایک حدیث کے معنی میں غور وفکر کر رہا تھا یا فرماتے: میں کسی مسئلہ میں غور وفکر کر رہا تھا مجھے خوف لاحق ہوا کہیں وہ دل ودماغ سے محو نہ ہو جائے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ مجھے املاء کرتے جاتے اور میں لکھتا رہتا۔

۱۳۲۱۴- محمد بن مظفر، ابو جریر عبدالوہاب بن سعد بن عثمان بن عبدالحکم، جعفر، ابو خلف، سعد بن عبداللہ بن حکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ والد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھوں نے امام شافعی رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۱۳۲۱۵- محمد بن مظفر، محمد بن بشر بن عبداللہ، ہاشم بن مرثد، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ صدوق ہیں اور ان سے حدیثیں لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۳۲۱۶- احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح زعفرانی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا ایک آدمی نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: اے ابوزکریا! شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے جواب دیا: ایسی بات چھوڑ دو بالفرض اگر انھیں جھوٹ بولنا گوارہ ہوتا یقیناً ان کی مروت انھیں جھوٹ بولنے سے روک لیتی۔

۱۳۲۱۷- محمد بن حمید، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں میں مصر سے واپس آیا تو ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا انہوں نے فرمایا کیا تم نے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں لکھی ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا: فرمایا: تم تفریط کا شکار ہو گئے ہمیں مجمل ومفصل اور ناسخ ومنسوخ کا علم نہیں تھا حتی کہ ہم نے شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھنا شروع کیا، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے مجھے برانگیختہ کیا اور میں مصر واپس لوٹ گیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں لکھیں پھر مصر سے میں واپس اپنے وطن لوٹا۔

۱۳۲۱۸- ابو احمد بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابوبکر بن ابی حاتم، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ مجھے کیا رائے دیتے ہیں کہ میں کونسی کتاب دیکھوں تاکہ ہمارے لئے احادیث وآثار کے دروازے کھل جائیں؟ کیا امام مالک کی رائے یا ثوری یا اوزاعی کی؟ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے مجھے ایک بات کہی جسکا ذکر میں بہت ہی گراں سمجھتا ہوں بہر حال انہوں نے فرمایا: تم امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ لازم رہو چونکہ وہ درستی وصواب میں ید طولیٰ رکھتے ہیں نیز آثار وسنن کی شدت کے ساتھ اتباع کرتے ہیں۔ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا آپ کو امام شافعی کی وہ کتابیں زیادہ پسند ہیں جو کہ اہل عراق کے پاس ہیں یا وہ کتابیں جو انہوں نے مصر میں تصنیف کی ہیں؟ امام احمد نے فرمایا: امام شافعی نے جو کتابیں مصر میں تصنیف کی ہیں تم ان سے استفادہ کرو چونکہ دوسری کتابیں انہوں نے عراق میں لکھی ہیں لیکن ان کے مطابق انھوں نے فیصلہ نہیں کیا پھر امام شافعی رحمہ اللہ مصر تشریف لائے اور وہاں کتابیں تصنیف کیں اور ان کے مطابق فیصلے بھی صادر فرمائے۔ چنانچہ جب امام احمد رحمہ اللہ سے یہ بات سنی حالانکہ میں اپنے علاقے کو آنا چاہتا تھا لیکن میں نے مصر آنے کا عزم کر لیا۔

۱۳۲۱۹- احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، محمد بن عبداللہ رازی، ابن راہویہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مکہ میں احمد رحمہ اللہ کیساتھ تھا وہ مجھ سے کہنے لگے: آؤ میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاتا ہوں اس جیسا تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا ہوگا چنانچہ انہوں نے مجھے امام شافعی رحمہ اللہ

دکھائے۔

۱۳۲۲۰-ابومحمد بن حیان، اسحٰق بن احمد فارسی، محمد بن خالد بن یزید شیبانی، حمید بن زنجویہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی ایک حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اختتام پر میرے اہل بیت میں سے کسی آدمی کو بھیج کر اہل دین پر احسان فرمائیں گے جو کہ امر دین کو زندہ وواضح کرے گا'' امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: چنانچہ میں نے پہلی صدی پر نظر کی تو رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے میری نظر عمر بن عبدالعزیز پر پڑی میں نے دوسری صدی کے اختتام پر غور کیا تو میری نظر رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ پر پڑی۔

۱۳۲۲۱-ابومحمد بن حیان، اسحٰق بن احمد، محمد بن خالد بن یزید شیبانی، فضیل بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ جو کچھ تم لوگ مجھ میں دیکھ رہے ہو یہ سارے کا سارا یا اس کا اکثر حصہ اور عام حصہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ سے حاصل ہوا ہے چنانچہ میں تیس (۳۰) سال سے لگا تار امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے دعائیں کر رہا ہوں۔

۱۳۲۲۲-ابومحمد، ابوعبداللہ مکی، ابن مجاہد، محمد بن لیث، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے، میں نے اتنے اتنے سالوں سے جو نماز پڑھی مگر امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ضرور دعا کی۔

۱۳۲۲۳-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، ابوعثمان بن خوارزمی، محمد بن عبدالرحمٰن دینوری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اصحاب حدیث کے نفوس امام ابوحنیفہ کے مضبوط ہاتھوں میں گرفتار تھے حتی کہ ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حوالے سے لوگوں میں بلند مقام رکھتے تھے، انھیں معمولی طلب حدیث کفایت نہیں کرتی تھی، ذئب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ جامع مسجد میں تھا کہ اسی دروازہ سے حسین کرابیسی کا گزر ہوا کہنے لگے: یہ (امام شافعی) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں چونکہ وہ محمد ﷺ کی آل میں سے ہیں۔ پھر میں حسین کے پاس آیا اور ان سے پوچھا آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس آدمی کے بارے میں کیا کہوں گا جسکی طرف کتاب، سنت اور اجماع کے حوالے سے لوگ ہمہ تن متوجہ ہوں؟ تاہم ہمیں معلوم نہیں تھا کہ کتاب کیا ہے سنت کیا ہے حتی کہ ہم سے پہلے لوگ بھی نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ میں نے کتاب سنت اور اجماع کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا۔

فضل کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ حج کیا اور میں ان کے ساتھ ایک مکان میں اترا چنانچہ امام احمد صبح سویرے ہی باہر نکل گئے تاہم میں بھی ان کے بعد باہر چلا گیا، جب میں نے صبح کی نماز پڑھ لی تو میں نے مسجد میں چکر لگانے شروع کر دیئے پہلے سفیان بن عیینہ کی مجلس میں آیا پھر میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک ایک مجلس چھان ماری حتی کہ میں نے انھیں ایک نوجوان کے پاس بیٹھا ہوا پایا اس نوجوان نے رنگدار کپڑے زیب تن کئے ہوتے تھے اور سر کے بال کانوں کی لو تک رکھے ہوئے تھے چنانچہ میں بھی احمد بن حنبل کے پاس جا بیٹھا میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! آپ نے ابن عیینہ کو کیوں چھوڑ دیا حالانکہ ان کے پاس زہری، عمرو بن دینار اور زیاد بن علاقہ جیسے اساطین علم اور دیگر تابعین بیٹھے ہوئے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: خاموش رہو اگر سند عالی کے ساتھ کوئی حدیث تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے اور تم اسے سند نازل کے ساتھ حاصل کر لو تو تمہارے دین عقل اور فہم وفراست میں کوئی قدغن نہیں آئے گا لیکن بالفرض اگر تمہارے ہاتھوں سے اس نوجوان کی عقل نکل گئی تو مجھے خوف ہے کہ تم تا قیامت اسکو نہیں پاسکو گے میں نے اس قریشی نوجوان سے بڑھ کر کتاب اللہ کے بارے میں کسی فقیہ کو نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا: محمد بن ادریس شافعی۔

۱۳۳۲۴-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، حسن بن محمد بن زعفرانی کہتے ہیں میں نے جب بھی امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کی اس میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ضرور پایا۔

۱۳۳۲۵-ابو محمد بن حیان، عمرو بن عثمان مکی، ابو توبہ بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مسجد حرم میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دیکھا میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! مسجد کے اس کونے میں سفیان بن عیینہ مجلس حدیث لگائے بیٹھے ہیں (اور آپ یہاں تشریف فرما ہیں)؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ (یعنی امام شافعی رحمہ اللہ) ہاتھوں سے نکلے جارہے ہیں اور وہ (یعنی ابن عیینہ) ہاتھوں سے نکلے نہیں جارہے۔

۱۳۳۲۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، محمد بن جبریل، یحیٰ بن معین کہتے ہیں جب امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کے پاس جانے سے روکتے تھے، چنانچہ میں نے انھیں ایک دن بایں حالت پایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ خچر پر سوار جارہے تھے اور ان کے پیچھے پیچھے امام احمد جارہے تھے، میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ آپ تو ہمیں شافعی رحمہ اللہ سے روکتے تھے حالانکہ آپ خود ان کے پیچھے پیچھے جارہے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا خاموش رہو اگر تم خچر کے ساتھ چمٹے رہو گے تو بھرپور نفع اٹھاؤ گے۔

۱۳۳۲۷-حسن بن سعید، زکریا ساجی، جعفر، ابن جبریل بزاز کے سلسلۂ سند سے حدیث بالا بمثلہ مروی ہے۔

۱۳۳۲۸-احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، محمد بن ماجہ قزوینی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس یحیٰ بن معین تشریف لائے اسی دوران اچانک امام شافعی رحمہ اللہ خچر پر سوار ان کے پاس سے گزرے امام احمد نے چھلانگ لگائی اور سلام کرکے ان کے پیچھے ہولئے وہیں بیٹھے رہے، چنانچہ جب احمد رحمہ اللہ واپس آئے تو یحیٰ رحمہ اللہ کہنے لگے:

اے ابو عبداللہ یہ کیا ماجرا ہے؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس بات کو چھوڑو، ہاں البتہ اگر تم حصولِ فقہ کا ارادہ رکھتے ہو تو پھر اس خچر کی دم کے ساتھ چمٹ جاؤ۔

۱۳۳۲۹-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابو عباس ساجی، کہتے ہیں میرے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے درمیان بے شمار مناظرے ہوئے چنانچہ امام احمد دوران مناظرہ اکثر فرمایا کرتے تھے: ابو عبداللہ شافعی نے یوں ہی فرمایا ہے، اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ سہو کے دو سجدے سلام سے پہلے ہوں گے برابر ہے خواہ نماز میں کمی ہو یا زیادتی۔ امام احمد فرمایا کرتے: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو بھی آثار و سنن کی اتباع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۳۳۳۰-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، عبدالملک بن حبیب بن میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: تم امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو کیوں نہیں دیکھتے ہو؟ سو امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی مصنف متبع سنت نہیں۔

۱۳۳۳۱-محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جعفر بن خلیل مقری، فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر ترمذی کو کہتے ہوئے سنا: میں نے اہل رائے کی کتابوں کو لکھنا چاہا پس میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میں نے کتب میں امام مالک کی رائے کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا جو بات میری سنت کے موافق ہو اسے لکھ لو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں شافعی رحمہ اللہ کی رائے لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: وہ رائے نہیں ہے بلکہ وہ تو میری سنت کی مخالفت کرنے والے پر رد ہے۔

۱۳۳۳۲-عبداللہ بن محمد بن نصر ترمذی کہتے ہیں انتیس (۲۹) سال تک حدیثیں لکھتا رہا اور امام مالک کے مسائل کو بغور سنتا رہا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں میری رائے اچھی نہیں تھی کہ ایک دن میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: نہیں، میں

نے عرض کیا: کیا میں امام مالک رحمہ اللہ کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: جو بات میری سنت کے موافق ہو وہ لکھ لو، میں نے پھر عرض کیا: کیا میں امام شافعی رحمہ اللہ کی رائے کو لکھوں؟ آپ ﷺ نے غضبناک آدمی کی طرح سر جھکا لیا اور پیٹھ پھیر کر چل پڑے ارشاد فرمایا: وہ رائے نہیں ہے بلکہ یہ میری سنت کی مخالفت کرنے والوں پر رد ہے۔ محمد بن نصر کہتے ہیں پھر میں اس خواب کے نقشِ قدم پر مصر کی طرف چل پڑا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو بالاستیعاب لکھا۔

۱۳۳۳۳- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوعثمان خوارزمی، محمد بن رشیق، محمد بن حسن بلخی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ امام مالک اور اہل عراق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے قول کے سواء کسی کا قول معتبر نہیں، میرے قول کے سواء کوئی قول معتبر نہیں، میں نے پھر عرض کیا، آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے قول کے علاوہ کسی کا قول معتبر نہیں ولکنہ صد قواھل البدع.

۱۳۳۳۴- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان، ابولیث حفاف، عزیزی کہتے ہیں جس رات امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی میں نے خواب میں انھیں دیکھا گویا کہ کہا جا رہا ہے کہ نبی ﷺ نے وفات پائی، امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: تم عبدالرحمٰن زہری کی مجلس میں مسجد میں سو جاتے ہو۔ چنانچہ جب میں صبح کو اٹھا تو مجھے کہا گیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ وفات پا گئے اور ہم انھیں جمعہ کے بعد لے کر باہر نکلیں گے، میں نے خواب میں آنے والے سے کہا: نہیں ہم انھیں عصر کے بعد لے کر باہر نکلیں گے نیز خواب میں دیکھا کہ ان کی چارپائی کے ساتھ ایک عورت کی بھی حالت پراگندہ حالت میں چارپائی لائی جا رہی ہے۔ عزیزی کہتے ہیں میں امام شافعی رحمہ اللہ کے جنازے میں حاضر ہوا چنانچہ جب میں ایک کشادہ جگہ پہنچا دیکھا کہ واقعۃً ان کی چارپائی کے ساتھ ایک عورت کی چارپائی بھی لائی جا رہی ہے جو کہ پراگندہ حالت میں ہے۔

۱۳۳۳۵- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن سہل شیبانی، ربیع، ابولیث خفاف، عزیزی، ربیع کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا پھر مثل مذکور بالا کے خواب ذکر کیا۔

۱۳۳۳۶- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، علی بن حسان، ابن ادریس، اہل بغداد کے ایک آدمی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے انھوں نے ہمیں واضح صحبت پر لا بٹھایا۔

۱۳۳۳۷- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، حرملہ بن یحیٰی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: احمد نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ہم مصر آئیں۔

۱۳۳۳۸- عبدالرحمٰن، ابومحمد، ابراہیم بن یوسف، حسن بن محمد صباح، احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں ابوعبداللہ شافعی رحمہ اللہ کو تنہا دیکھتا تو وہ مجھے بتلا دیتے چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دن چڑھے وقت تشریف لاتے اور شام تک ان کے پاس رہتے۔

۱۳۳۳۹- عبدالرحمٰن، ابومحمد، ابوعثمان خوارزمی، ابوایوب حمید بن احمد بصری کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھا اور ہم آپس میں ایک مسئلہ کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے ایک آدمی امام احمد رحمہ اللہ سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! اس مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگرچہ اس مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں تاہم امام شافعی رحمہ اللہ کا قول تو اس کے بارے میں ہے ہی اور ان کا قول اس میں حجت ہے۔ ابوایوب کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: آپ فلاں فلاں مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے مجھے جواب دیا میں نے عرض کیا آپ نے یہ مسائل کہاں سے مستنبط کیے ہیں کیا ان میں کوئی حدیث مروی ہے یا کوئی آیت ہے؟ چنانچہ انھوں نے مجھے اثبات میں جواب دیا اور حجت میں

نبی ﷺ کی ایک مرفوعہ حدیث بیان کی۔

۱۳۳۴۰-احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، اسماعیل بن شجاع، فضل بن زیاد، ابوطالب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۳۴۱-حسن بن سعید، زکریا ساجی، اسحٰق بن ابراہیم، حمید بن زنجویہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے: حدیث میں امام شافعی رحمہ اللہ پر کوئی سبقت نہیں لے سکا۔

۱۳۳۴۲-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، علی بن حسن، ہسنجانی، ابواسماعیل ترمذی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ نے فرمایا ثوری واوزاعی و مالک اور ابوحنیفہ میں سے جس نے بھی رائے قائم کی مگر ان میں سے امام شافعی اتباع آثار میں بڑھے ہوئے تھے اور ان سے خطا باقیوں کی بہ نسبت کم سرزد ہوتی تھیں۔

۱۳۳۴۳- محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، احمد بن عثمان نحوی، ابوفدیک نسائی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خط لکھا اور خط میں میں نے ان سے شافعی رحمہ اللہ کی کچھ کتابوں کا مطالبہ کیا چنانچہ امام احمد نے میری طرف کتاب الرسالہ بھیجی۔

۱۳۳۴۴-عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، احمد بن مسلم، نیشاپوری کا بیان ہے کہ امام اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ نے مرو میں ایک آدمی کی بیوہ کے ساتھ محض اس لئے شادی کر رکھی تھی کہ اس عورت کے پاس اس کے متوفی خاوند کی کتابیں تھیں جو کہ ساری کی ساری امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک ومذہب کی تصنیفات تھیں، چنانچہ امام اسحٰق رحمہ اللہ نے اپنی جامع کبیر امام شافعی کی کتاب کی طرح پر تصنیف کی اور جامع صغیر امام ثوری رحمہ اللہ کی جامع صغیر کی طرز پر تصنیف کی، کچھ عرصہ کے بعد ابواسماعیل ترمذی رحمہ اللہ نیشاپور تشریف لائے ان کے پاس امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں تھیں جو انھیں بویطی کے واسطے سے ملی تھیں اسحٰق بن راہویہ نے ان سے کہا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے وہ یہ کہ جب تک آپ یہاں موجود ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں نہیں شائع کرنی چنانچہ ابواسماعیل نے ان کی بات قبول کرلی اور جب تک رہے کتابیں باہر تک نہ نکالیں حتی کہ وہ نیشاپور سے کوچ کر گئے۔

۱۳۳۴۵-عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوعثمان خوارزمی، ابوثور کہتے ہیں: میں اسحٰق بن راہویہ، حسین کرابیسی اور عراقیین کی ایک بڑی جماعت ہم اپنی بدعت کو نہیں ترک کر رہے تھے کہ اسی دوران ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا، ابوثور کہتے ہیں جب امام شافعی رحمہ اللہ عراق تشریف لائے میرے پاس حسین کرابیسی آئے اور وہ اصحاب رائے کے پاس آتے جاتے تھے کہنے لگے: اصحاب حدیث میں سے ایک آدمی آیا ہے اور فقہ میں ید طولیٰ رکھتا ہے کھڑے ہو جاؤ ہم اس کے پاس جاتے ہیں، چنانچہ ہم چلے اور اس آدمی کے پاس پہنچ گئے پھر حسین مسلسل مختلف مسائل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بدستور کہتے جاتے قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ حتی کہ ہم رات کو تاریکی میں واپس لوٹے یوں ہم نے بدعت ترک کی اور امام شافعی رحمہ اللہ کی اتباع کی۔

۱۳۳۴۶-عبداللہ بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن مردک، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمارہے تھے: ایک مرتبہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے اور کہہ رہے تھے اے شافعی میرے لئے اور مالک کے لئے کیا ہے؟

۱۳۳۴۷-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، ابن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ایک کتاب میں نظر کی جو کہ ایک سو بیس (۱۲۰) یا ایکسو تیس (۱۳۰) اوراق پر مشتمل تھی اس میں اسی (۸۰) اوراق وضو اور نماز کے بارے میں تھے میں نے اس میں جو مسائل دیکھے وہ یا تو کتاب اللہ کے مخالف تھے یا سنت رسول

اللہ کے مخالف یا اس میں اختلاف تھا یا تناقض تھا یا قیاس کے مخالف۔

۱۳۳۴۸-عبداللہ، عبدالرحمن، ابوزکریا کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے جسکو بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا مگر یہ کہ اسکی رحمت امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ ہارون بن سعید کہتے ہیں اگر امام شافعی رحمہ اللہ پتھر کے بنے ہوئے کسی ستون پر مناظرہ کریں اور وہ اسے لکڑی کا ثابت کرنے کے درپے ہوں تو مناظرہ پر زبردست دسترس رکھنے کی وجہ سے غلبہ پالیں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ عراق میں ایک آدمی کے ساتھ مناظرہ کیا وہ اگر ایک علت کے ساتھ اظہار خیال کرتا میں دوسرا معنیٰ وعلت لے کر اس پر حملہ آور ہوتا ہم نے ایک مسئلہ کے بارے میں مناظرہ کیا میں نے کہا اسکا قول کس نے کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ابوبکرؓ وعثمانؓ نے یوں ہی کیا ہے، ہمارے اردگرد بہت سارے لوگ جمع تھے جنھیں روایت حدیث کے بارے میں کچھ خبر نہیں تھی، پھر ہم مجلس میں اکھٹے ہوگئے میں نے اس سے پوچھا جو بات تم ابوبکر وعثمان اور علی سے روایت کرتے ہو وہ تم سے کس نے بیان کی ہے؟ وہ آدمی بولا میں نے تم سے کوئی روایت بیان نہیں کی اور نہ ہی مجھے کسی نے سنائی ہے میں نے تو صرف اتنی بات کہی تھی کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ نے یوں ہی امساک کیا ہے، امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ ہر قسم کے فن سے باخوبی واقفیت رکھتے تھے اگر میں انھیں پالیتا تو میں کامل آدمی ہوتا اور میں ان کے دونوں پہلوؤں سے بہت سارے علوم نکالتا، بخدا میں نے ان کے پاس قبیلہ ھذیل کے بہت سارے اشعار پائے ہیں میں نے جب بھی ان سے کسی قصیدے کا تذکرہ کیا مگر انہوں نے مجھے شروع تا آخر حرف بہ حرف کہہ سنایا۔ انہوں نے چون (۵۴) سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۳۳۴۹-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، یونس، شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن حسن رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کیا ہمارے مناظرہ نے شدت اختیار کرلی حتی کہ ان کی رگیں پھول گئیں اور ان کی قمیص کے بٹن ایک ایک کرکے ٹوٹتے رہے۔

۱۳۳۵۰-ابومحمد احمد بن محمد بن مصقلہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے بھانجے ابومحمد کا بیان ہے کہ میری والدہ کہتی ہیں: بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس تیس بار امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آتے اور چراغ ان کے سامنے بدستور جلتا ہوا دیکھتے اور امام شافعی رحمہ اللہ گدی کے بل لیٹے ہوئے کسی گہری سوچ میں پڑے ہوتے پھر چراغ قریب کے لئے لونڈی کو آواز دیتے لونڈی چراغ آگے بڑھادیتی اور امام شافعی رحمہ اللہ نے جو کچھ لکھنا ہوتا لکھتے رہتے۔ پھر چراغ اٹھالینے کا کہتے۔ میں نے ابومحمد سے پوچھا چراغ واپس کرنے سے ان کا کیا مقصد ہوتا تھا؟ کہنے لگے چونکہ اندھیرے میں دل زیادہ عمدگی کے ساتھ روشن ہوجاتا ہے۔

۱۳۳۵۱-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن یزید، ابوطاہر، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث شریف ”لیس منا من لم یتغن بالقرآن“ یعنی وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن مجید کو سریلی آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یعنی جو آدمی قرآن مجید پڑھ کر غمزدہ نہ ہو اور اسے گنگنائے نہیں۔

۱۳۳۵۲-ابومحمد بن حیان، ابوعبداللہ بن عمرو بن عثمان مکی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے میرے والد نے امام شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید میں جو کچھ ہے میں جانتا ہوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے: بجز دوجگہوں کے ان میں سے ایک یہ ہے ”وقد خاب من دسها“ (الشمس ۱۰) اور جس نے نفس کو کام میں نہ لگایا وہ رسوا ہوا۔ پس مجھے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مراد سے آگاہی نہیں ہوسکتی۔

۱۳۳۵۳-ابومحمد بن حیان، ابوفضل صالح بن محمد، ابومحمد شافعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی قریشی بھی مکہ میں رہ کر شرافت اختیار کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنے معاملہ کو غالب کرسکتا ہے یہ اس لئے کہ نبی ﷺ اس وقت تک امر نبوت کو غلبہ نہیں

دے سکے جب تک کہ مکہ سے نکلے نہیں۔ اور کوئی قریشی عمدہ شعر نہیں کہہ سکے گا چونکہ نبی ﷺ کے بارے میں کہا گیا ہے: "وماعلمناه الشعر ومايبنغي له" ہم نے انھیں شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی شعر ان کے شایان شان ہیں۔ (یس ۶۹) اور قریش کو خط و کتاب بھی اچھی طرح سے کرنی نہیں آئے گی چونکہ نبی ﷺ امی (ان پڑھ) تھے۔

۱۳۳۵۴- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، یونس بن عبدالاعلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا قرآن وسنت اصول ہیں اگر کسی مسئلہ میں اصل مقصود ہو تو پھر قیاس حجت ہے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی متصل حدیث ہو اور اسناداً صحیح ہو تو وہ سنت ہے اور خبر منفرد سے اجماع کا درجہ آگے ہے نیز حدیث کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے گا، اگر کوئی حدیث مختلف معانی کا احتمال رکھتی ہو تو جو معنی ظاہر کے زیادہ موافق ہوگا اسکا اعتبار کرنا زیادہ بہتر ہے، اور جب حجت میں مختلف احادیث برابر ہوں تو سند کے اعتبار سے جو حدیث زیادہ صحیح ہوگی اسکا اعتبار کیا جائیگا اور حدیث منقطع کی کوئی حیثیت نہیں بجز سعید بن میتب رحمہ اللہ کی منقطع احادیث کے چونکہ وہ متصل کے درجے میں ہیں۔ نیز ایک اصل کو دوسری اصل پر قیاس نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اصل کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ کیوں اور کیسے ہے، ہاں البتہ فروع کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ کیوں اور کیسے ہیں۔ سو جب اصل کے مطابق قیاس صحیح ہو جائے گا تو اس وقت قیاس کو بطور حجت کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا! میں نے جسکو بھی حدیث منفرد کو عمل میں لاتے دیکھا ہے تو اہل مدینہ نبی ﷺ کی حدیث کو تغلیس میں عمل میں لاتے ہیں اور اہل عراق حدیث غرر کو عمل میں لاتے ہیں لہٰذا ان لوگوں نے ایک حدیث پر عمل کر لیا اور دوسری کو ترک کر دیا اور ان لوگوں نے بھی ایک پر عمل کیا اور دوسری کو ترک کر دیا۔ اور میں نے اصحاب نبی ﷺ کو لازم کر رکھا ہے چنانچہ جب ان کا نظر میں اختلاف ہوتا ہے تو میں ان کی اتباع میں قیاس کو اپنا لیتا ہوں اور جب کوئی اصل نہیں ملتی ہے تو میں ان کے متبعین قیاس کی اتباع کر لیتا ہوں چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کا تین مسائل میں اختلاف ہوا ہے جو کہ قیاس ہیں۔ چنانچہ مفقود کے بارے میں ان دونوں حضرات میں اختلاف ہوا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مفقود کے لئے چار سال کی مدت مقرر کی جائے گی پھر اسکی بیوی چار ماہ دس دن عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے جبکہ اس بارے میں حضرت علیؓ کا موقف یہ ہے کہ مفقود کی بیوی دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور وہ انتظار میں رہے گی تاوقتیکہ اسکی موت کا پتہ چل جائے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے حالت سفر میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو اور پھر خاوند نے رجوع کر لیا ہو کچھ عرصہ بعد عورت کو طلاق کی خبر پہنچی ہو لیکن رجعت کا علم اسے نہ ہوا ہو حتی کہ وہ عورت عدت گزار کر دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کر لے چنانچہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ دوسرا خاوند اگر دخول کر لے تو وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہے اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ زوج اول عورت کا زیادہ حقدار ہے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا:

جو کسی عورت کے ساتھ عدت میں نکاح کرے اور دخول بھی کرے ان دونوں میں تفریق کر دی جائے گی اور پھر وہ آدمی اسکے ساتھ کبھی بھی نکاح نہیں کر سکتا ہے۔

(لیکن حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بعد میں بھی اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

اسی طرح صحابہ کرامؓ کا اقراء کے مصداق کے بارے میں اختلاف ہوا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ قرء کا مصداق طہر ہے نہ کہ حیض چونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا تھا کہ ابن عمر سے کہو کہ وہ اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں ہمبستری نہ کی ہو پس یہ وہی عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے پیش نظر عورتوں کو طلاق دی جائے سو جب نبی ﷺ نے طہر کو عدت کا نام دیا ہے تو قرء کو طہر پر محمول کرنا اصح ہوگا۔

۱۳۳۵۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مصر میں تھا امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث سنائی ایک آدمی بول اٹھا کہنے لگا اے ابوعبداللہ! کیا آپ اس حدیث کو لیتے ہیں یعنی آپ کے ہاں یہ حدیث معمول سے ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں کنیسہ سے نکلا ہوں یا تم مجھے زنار پہنتے ہوئے دیکھ رہے ہو؟ جب میرے نزدیک کوئی حدیث آپ ﷺ سے مروی ثابت ہو جائے تو میں اسکا قول کرتا ہوں اور اسکا پرچار بھی کرتا ہوں، اور اگر وہ حدیث میرے نزدیک ثابت نہ ہو میں اسکا قول نہیں کرتا ہوں اب بتاؤ کیا تم مجھے زنار پہنے دیکھ رہے ہو جو میں اسکا قول نہ کروں۔

۱۳۳۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میرے والد نے امام شافعی رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کہتے سنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی حدیث تمہارے نزدیک صحیح ہو تو مجھ سے کہہ لو حتی کہ میں اس حدیث کو جہاں چاہوں لے جاؤں۔

۱۳۳۵۷-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی حصاص، ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے حدیث رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سوال کیا اور آدمی نے کہا آپ کا کیا قول ہے؟ سن کر امام شافعی رحمہ اللہ پر کپکپی طاری ہو گئی اور فرمایا: کونسے آسمان نے مجھے ڈھانپ لیا ہے اور کونسی زمین نے مجھے بوجہل بنا دیا ہے جب میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو روایت کرتا ہوں پھر کیوں کر کوئی دوسرا قول اپنا سکتا ہوں۔

۱۳۳۵۸-محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، ابراہیم بن میمون بن ابراہیم صواف، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر کی ایک آدمی کہنے لگا کیا آپ اس حدیث کے مطابق قول کرتے ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ گواہی دو جب کوئی حدیث میرے نزدیک صحیح ہو اور میں اس حدیث کے مطابق قول نہ کرتا ہوں کہ میری عقل ختم ہو چکی ہے۔

۱۳۳۵۹-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان جرجانی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابوحاتم، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی میں کسی بات کا قول کروں اور وہ نبی ﷺ کی کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو پس وہ حدیث اولیٰ ہے اور میری تقلید مت کرو کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو پس وہ حدیث اولیٰ ہے اور میری تقلید مت کرو۔

۱۳۳۶۰-احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح، اسماعیل بن شجاع، فضل بن زیاد، ابوطالب، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۳۶۱-محمد بن عبدالرحمٰن بن مخلد، عمر بن ربیع خشاب، ابوحمزہ خولانی، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

۱۳۳۶۲- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن محمد مکی، ابوولید بن جارود کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی صحیح حدیث موجود ہو اور میں ان کے خلاف کوئی دوسرا قول کر رہا ہوں سو میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں اور اس حدیث کو اپناتا ہوں۔

۱۳۳۶۳-ابونعیم اصفہانی، حسن بن سعید، زکریا ساجی، زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم سنتِ رسول اللہ ﷺ کو پاؤ تو اسی کی اتباع کرو اور کسی دوسرے کے قول کی طرف مطلق التفات نہ کرو۔

۱۳۳۶۴-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مروی تم تک پہنچے تو اسکو اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۳۳۶۵-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے: ابوزبیر کسی سہارے کا محتاج ہے۔

۱۳۳۶۶-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حزام بن عثمان کی حدیثیں بدہضمی کے مترادف ہیں یعنی غیر صحیح ہیں۔

۱۳۳۶۷-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن موسیٰ بن نعمان، عمر بن عبدالعزیز بن مقلاص، عبدالعزیز بن مقلاص، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ کا قول ہے کہ تدلیس کذب کا جڑواں بھائی ہے۔

۱۳۳۶۸-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن جعفر ابوطاہر، اسحٰق بن ابراہیم، ابن رزین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شام میں امام اوزاعی جیسا کسی نے نہیں ہونا لیکن یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں کہ بس انہی پر اکتفا کر لیا جائے حتیٰ کہ ان کے علاوہ اوروں کی حدیثوں سے واقفیت نہ حاصل ہو جائے، امام شافعی رحمہ اللہ نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کا تذکرہ بھی کیا اور انھیں ثقہ وامین قرار دیا اور کہا کہ ان جیسے لوگوں سے علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۳۶۹-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے ابوجابر سے بیاضی کی حدیث روایت کی اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو سفید کرے۔

۱۳۳۷۰-محمد بن عبدالرحمٰن، علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ابوجابر جعفی کا ایک ایسا کلام سنا ہے مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھ پر چھت نہ گر پڑے۔

۱۳۳۷۱-ابوعبداللہ بن مخلد، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے حدیث منقطع کا ذکر کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس آدمی کو حکم دیا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے پاس جاؤ وہ تمہیں یہ حدیث اپنے باپ اور نوح کی سند سنائیں گے۔

۱۳۳۷۲-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سفیان رحمہ اللہ کو خبر پہنچی کہ شعبہ رحمہ اللہ جابر جعفی کے متعلق کچھ کلام کرتے ہیں تو انہوں نے امام شعبہ کی طرف پیغام بھجوایا کہ اگر آپ جابر جعفی کے بارے میں کلام کریں گے تو میں آپ کے بارے میں کلام کروں گا۔

۱۳۳۷۳-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام محمد بن حسن نے مجھ سے کہا: اگر مجھے علم ہوا کہ سفیان بن سلیمان نے ایک گواہ کی موجودگی میں ساتھ قسم کے ہونے کی حدیث روایت کی ہے تو میں اسے فاسد قرار دوں گا، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ جب آپ اسے فاسد قرار دیں گے تو وہ فاسد ہو جائے گی۔

۱۳۳۷۴-ابوعبداللہ بن مخلد، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا کہ عمرو بن عبید نے حسن رحمہ اللہ سے سماع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں کہ اگر عمرو بن عبید نے حسن سے سماع کیا ہو۔

۱۳۳۷۵-محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلمہ طحاوی، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں لیث بن سعد اور ابن ابی ذئب کا میرے ہاتھوں سے نکل جانا میرے اوپر بہت ہی گراں گزرا۔

۱۳۳۷۶-محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن اسماعیل ابن عاصم، یحییٰ بن عثمان بن صالح، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ لیث بن سعد مالک بن انس کی بہ نسبت آثار کی زیادہ اتباع کرنے والے ہیں۔

۱۳۳۷۷- ابواحمد غطریفی، ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں اصحاب حدیث میں سے کسی آدمی کو دیکھتا ہوں مجھے یوں لگتا ہے کہ گویا کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی آدمی کو دیکھ رہا ہوں۔

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ آثار وسنن کے متبع تھے اور انھیں احکام وقضایا کے استنباط میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ قیاس کی بنیاد پر اخذ کے گئے مسائل کے قائل تھے اور وہ آراء فاسدہ جو کہ اصول کے مخالف تھیں ان سے یکسر فروتنی برتتے تھے۔

۱۳۳۷۸- ابونصر شافع بن محمد بن ابوعوانہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام بن مکحول، بیروتی، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا قرآن وسنت اور ان کے مطابق کا قیاس اصل کا درجہ رکھتا ہے اور اجماع حدیث کی بنسبت اکثر ہے۔

۱۳۳۷۹- محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، ابوعلی حسان بن ابان بن عثمان، ابواحمد جامع بن قاسم، ابوبکر مستملی محمد بن یزید بن حکیم کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کو مسجد حرام میں دیکھا اور ان کے لئے چٹائی بچھائی گئی تھی اور امام شافعی رحمہ اللہ اس پر تشریف فرما تھے اتنے میں ان کے پاس اہل خراساں کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ! آپ بھڑ کے بچے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کھانا حلال ہے یا حرام؟ شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: حرام ہے۔ خراسانی بولا: کیا حرام ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ اسکی حرمت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ اور عقل سے ثابت ہے۔ ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم. وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا'' (حشر: ۷) جو تعلیمات تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں انھیں پکڑ لو اور جن سے تمہیں باز رہنے کی تاکید کی ہے ان سے باز رہو، سو بھڑ کی حرمت کتاب اللہ سے ثابت ہوگئی،

اور ہمیں سفیان، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، مولی الربعی کے سلسلۂ سند سے حضرت حذیفہؓ کی حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی اقتداء کرو یعنی ابوبکر وعمرؓ اور یہ سنت رسول ﷺ ہے۔

نیز ہمیں اسرائیل، ابوبکر مستملی، ابواحمد، اسرائیل، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ، سوید بن غفلہ کے سلسلۂ سند سے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے زنبور یعنی بھڑ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

اور عقل اس امر کا متقاضی ہے کہ جس چیز کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہو اس چیز کا کھانا حرام ہے وہ آدمی خاموش ہو کر چل پڑا چنانچہ مستملی امام شافعی رحمہ اللہ کے اس استنباط پر تعجب کرتے تھے۔

۱۳۳۸۰- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن یحییٰ ساجی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کہنے لگے جس نے رمضان کا ایک روزہ ضائع کیا وہ اس کی قضاء میں بارہ روزے رکھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں میں سے صرف ایک مہینہ رمضان کو روزوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''لیلۃ القدر خیر من الف شھر'' شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔ (القدر: ۲) لہذا جو آدمی لیلۃ القدر کی ایک نماز ترک کردے تو مذکور بالا قیاس کی رو سے وہ ایک ہزار مہینوں میں اس کی قضاء کرے۔

۱۳۳۸۱- ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن حسن کرخی، علی بن احمد خوارزمی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک بلخی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس آدمی سے کہا تم ایمان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ آدمی بولا: میں کہتا ہوں کہ ایمان صرف قبول کا نام ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا تم یہ قول کہاں سے کررہے ہو؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات'' (بقرہ: ۲۷۷) اس آیت میں ایمان اور عمل کے درمیان واو برائے فصل لائی گئی ہے۔

پس ایمان قول ہے اور اعمال ایمان کے شرائع میں سے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تمہارے نزدیک واو فصل کے

لئے آتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تو تم دو معبودوں کی عبادت کرتے ہو ایک معبود مشرق میں اور مغرب میں چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے'' رب المشرقین ورب المغربین '' (الرحمٰن: ۱۷) پس سن کر وہ آدمی غصہ ہو گیا اور کہنے لگا سبحان اللہ! کیا آپ نے مجھے بتوں کا پجاری بنا دیا؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلکہ تم نے خود اپنے آپ کو بتوں کا پجاری بنا دیا ہے اس نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ واؤ برائے فصل آتی ہے لہذا آیت کا تقاضا ہے کہ پھر ایک معبود مشرق میں ہو اور ایک مغرب میں، آدمی بولا! میں نے جو کچھ کہا اس سے استغفار کرتا ہوں۔ بلکہ میں صرف ایک ہی رب کی عبادت کرتا ہوں۔ میں آج کے بعد نہیں کہوں گا کہ واؤ فصل کے لئے آتی ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ایمان قول وعمل دونوں سے مرکب ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے، ربیع کہتے ہیں کہ اس آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ کے دروازے پر مال عظیم خرچ کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو جمع کر کے مصر سے چل دیا۔

۱۳۳۸۲-احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح، جعفر بن احمد بن یاسین، حسین بن علی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بشر مریسی کی والدہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آئی اور ان سے کہنے لگی: اے ابوعبداللہ! میرا یہ بیٹا آپ سے بہت محبت کرتا ہے اگر اس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ کے نام کی بہت تعظیم کرتا ہے، اگر میں اسے رائے سے روکتی ہوں تو لوگ اس کی عداوت پر اتر آئیں گے، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں اسکی خبر لوں گا، حسین کہتے ہیں میں شافعی رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا کہ ان کے پاس بشر داخل ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: مجھے بتاؤ جس چیز کی طرف تم دعوت دیتے ہو وہ تم نے کہاں سے لائی ہے کیا کسی کتاب میں اس کو بیان کیا گیا ہے وہ قائم فریضہ ہے، یا وہ سنت ہے اور لوگوں پر اس کے متعلق بحث وسوال کرنا واجب کیا گیا ہے؟ بشر نے جواب دیا نہ کسی کتاب میں اسکو بیان کیا گیا ہے نہ یہ فرض شدہ فریضہ ہے نہ سنت ہے اور نہ ہی اس کے متعلق بحث کرنا سلف پر واجب کیا گیا ہے لیکن وہ ایک بات ہے کہ اس کے خلاف کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے خود اپنے بارے میں خطا کا اقرار کر لیا ہے تم کہاں ہو اور حدیث وفقہ میں تمہارے کلام کی کیفیت کیا ہے کیا اس میں لوگ تمہاری موافقت کریں گے اور توحید وفقہ کو چھوڑ دیں گے؟ بشر بولے: اس میں ہمارے لئے تہمت ہے۔ چنانچہ جب بشر وہاں سے چل دیئے امام شافعی رحمہ اللہ بولے اس نے فلاح نہ پائی۔

۱۳۳۸۳-حسن بن عبید بن جعفر، زکریا ساجی، ابویعقوب بویطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو لفظ کن سے پیدا کیا ہے، پس جب لفظ کن مخلوق ہوا پس گویا کہ مخلوق مخلوق سے پیدا ہوئی۔

۱۳۳۸۴-حسن بن سعید، ساجی، محمد بن اسماعیل، حسین بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے علم کلام کے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا گیا امام شافعی رحمہ اللہ سخت غصہ ہو گئے اور کہنے لگے یہ سوال حفص فرد اور اسکے اصحاب سے کرو۔ اللہ تعالیٰ انھیں رسوا کرے۔

۱۳۳۸۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابومحمد بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی منہیات میں مبتلا کر دیا جائے بجز شرک کے یہ ابتلاء اس کے لئے علم کلام میں نظر کرنے سے بدرجہا بہتر ہے چونکہ میں نے اہل کلام کی ایک بات پر واقفیت حاصل کی ہے جس کا مجھے کبھی گمان تک بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

۱۳۳۸۶-محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث، ربیع بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے، کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کہ اس پر گناہوں کا انبار لگا ہو بجز شرک کے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی بدعت کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

۱۳۳۸۷-عبداللہ بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے، کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس نے کلام

میں بحث مباحثہ کیا ہو اور پھر اس نے فلاح پائی ہو۔

۱۳۳۸۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کاش لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ کلام و بدعات میں کیا کچھ لکھا ہوا ہے تو ان سے اس طرح بھاگتے جس طرح کہ شیر سے بھاگتے ہیں۔

۱۳۳۸۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوداؤد، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے کلام کو اوڑھنا بچھونا بنایا اس نے فلاح نہ پائی اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اصحاب حدیث کے مذہب کو اپنایا ہے اور ان کے عمومی قول کو امام احمد، بویطی، وحمیدی وابوثور اور عام اصحاب حدیث نے لیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی بدعتی آجاتا تو فرماتے میں اپنے دین کی واضح حجت پر قائم ہوں اور تجھے شک ہے لہذا تو اپنے ہی جیسے کسی شک کرنے والے کے پاس چلا جا اور امام مالک فرمایا کرتے تھے! میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جو آدمی اصحاب نبی ﷺ کو گالی دیتا ہو کہ مال غنیمت میں اسکا کچھ حصہ ہو۔

۱۳۳۹۰- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ربیع، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: بخدا بندہ بجز شرک کے ہر قسم کے گناہ کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے بدرجہا بہتر ہے اس سے کہ وہ ان بدعات میں سے کسی بدعت کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات اس لئے کہی تھی کہ ان کے سامنے کچھ لوگ مسئلہ تقدیر میں جھگڑ رہے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا ذکر ہے اور مشیت فی الواقع اللہ کا ارادہ ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" وما تشاؤن الا ان یشاء اللّٰہ" (الانسان: ۳۰) اور جو کچھ تم چاہتے ہو وہ نہیں ہوگا مگر جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوگا پس سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی خلق اسکی مشیت ہے نیز امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے کسی اسم کے ساتھ قسم اٹھائی اور پھر قسم میں حانث ہو گیا وہ اپنی قسم کا کفارہ دے چونکہ اس نے غیر مخلوق کی قسم کھائی ہے۔

۱۳۳۹۱- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوشعیب مصری، ربیع کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا ان کے دائیں طرف عبداللہ بن عبدالحکم اور بائیں طرف یوسف بن عمرو بن یزید بیٹھے تھے اور اس مجلس میں حفص فرد بھی حاضر تھا۔ حفص نے ابن عبدالحکم سے پوچھا: تم قرآن کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا میں کیا کہوں کہ قرآن کلام اللہ ہے۔ حفص نے کہا: مگر ایسے نہیں؟ پھر اس نے یوسف بن عمرو سے یہی سوال کیا انہوں نے بھی مذکور بالا جواب دیا۔ لوگ دیکھنے لگے کہ حفص امام شافعی رحمہ اللہ سے یہی سوال کرے، چنانچہ حفص فرد بولا: اے ابوعبداللہ! لوگوں نے سوال کا رخ آپ کی طرف موڑ دیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بارے میں کلام کو ترک کر دو، اس نے پھر امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ آپ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں کہتا ہوں کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص کے ساتھ مناظرہ کیا اور کلام میں دونوں جھگڑ پڑے حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص کو کفر کی طرف منسوب کر دیا اور حفص مجلس سے غصہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا، ربیع کہتے ہیں دوسرے دن مصر میں سوق دجاج میں حفص کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی مجھ سے کہنے لگا: تم نے دیکھا شافعی رحمہ اللہ نے کل میرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے میری تکفیر کر دی پھر حفص آگے بڑھ گیا لیکن تھوڑا آگے جا کر پھر واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا باوجود اس سب کے میں شافعی سے بڑا عالم کسی کو نہیں سمجھتا ہوں۔

۱۳۳۹۲- حسن، زکریا ساجی، ابوشعیب سے مروی ہے کہ میں نے محمد کو سنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(اصل نسخہ میں اسی طرح سفیدی ہے)

۱۳۳۹۳- سلیمان، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں حفص فرد بھی بیٹھا ہوا تھا اور وہ متکلم تھا کہنے لگا قرآن مخلوق ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تو نے کفر کر دیا۔

۱۳۳۹۴-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی جصاص، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے کہا: قرآن مخلوق ہے وہ نرا کافر ہے۔

۱۳۳۹۵-سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائی اور پھر وہ حانث ہو گیا اس پر کفارہ واجب ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کے نام غیر مخلوق ہیں اور جس نے کعبہ یا صفا و مروہ کی قسم اٹھائی اس پر کفارہ نہیں ہے چونکہ یہ مخلوق ہیں۔

۱۳۳۹۶-سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ کلام میں نظر کرنے سے بچتے رہو، چونکہ اگر کسی آدمی سے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کیا گیا اور اس نے بتانے میں خطا کردی یا کسی آدمی سے قتل کی دیت کے بارے میں سوال کیا گیا اور اس نے جواب دیا کہ قتل کی دیت ایک انڈہ ہے پس اس پر زیادہ سے زیادہ ہنس لیا جائے گا لیکن بالفرض اگر کسی آدمی سے کلام کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے بتانے میں خطا کردی تو اسے بدعت کی طرف منسوب کر دیا جائے گا۔

۱۳۳۹۷-علی بن ہارون، ابوبکر بن ابی داؤد، احمد بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مثال اس آدمی کی جو رائے میں نظر رکھتا ہو اور پھر توبہ تائب ہو جائے اس بیمار کی طرح ہے جو زیر علاج ہو حتیٰ کہ درست ہو جائے اور اس کی بیماری رفع ہو جائے۔

۱۳۳۹۸-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، کیا تم جانتے ہو قدری کون ہے؟ قدری وہ ہے جو اقرار کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے شر و برائی کو پیدا نہیں کیا یعنی اللہ تعالیٰ خالق شر نہیں اور پھر شر و برائی کا ارتکاب کرے۔

۱۳۳۹۹- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعت محمودہ، بدعت مذمومہ سو جو سنت کے موافق ہو وہ بدعتِ محمودہ ہے اور جو سنت کے مخالف ہو وہ بدعت مذمومہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے اس قول پر عمر بن الخطابؓ کے قول سے حجت پکڑتے تھے کہ انہوں نے قیام رمضان کے بارے میں فرمایا تھا: یہ بدعت اچھی ہے۔

۱۳۴۰۰-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا ساجی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ ''وھو الذی یبدأ الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ'' اور اللہ وہ ذات ہے جس نے مخلوق کو پہلے پیدا کیا اور بعد میں بھی وہی پیدا کرے گا اور یہ کام اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔ کے بارے میں فرمایا، اللہ تعالیٰ ناپید چیز کے بارے میں کہتے ہیں ''کن'' تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے نیز اللہ تعالیٰ کسی موجود چیز کو واپس عدم کی طرف لوٹائیں تو یہ اللہ تعالیٰ پر اور بھی زیادہ آسان ہے۔ الغرض کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں ہے۔

۱۳۴۰۱-محمد بن عبدالرحمٰن، جعفر بن احمد بن یحییٰ سراج، ربیع بن سلیمان بن مرادی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ لوگ جو حضرت علی و ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں زبان درازی کر رہے ہیں یہ اس لئے تا کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات صحابہؓ کرام کے کھاتے میں نیکیاں لکھ دیں حالانکہ وہ میت ہیں۔

۱۳۴۰۲-محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن ابراہیم بن مکویہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اہل صفین کے بارے میں کیا کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ان مقدس خونوں سے میرے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے مجھے پسند نہیں کہ اب میں اپنی زبان کو ان میں آلودہ کروں۔

۱۳۴۰۳-محمد بن عبدالرحمٰن، ابن احمد بن خلال، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ''فتنہ عثمان

کے بارے میں نبی ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، بجز عثمان بن عفانؓ کی حدیث کے۔ وہ یہ کہ ''حضرت عثمانؓ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس دن حق پر ہوں گے۔[1]

۱۳۴۰۴- عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے اہل بدعت میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے رافضیوں سے بڑھ کر جھوٹی گواہی دی ہو۔

۱۳۴۰۵- عبداللہ بن محمد، ابو عبداللہ بن عمرو بن عثمان مکی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ قدری کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ عموماً فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل ترین حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور پھر علیؓ۔

۱۳۴۰۶- محمد بن عبدالرحمٰن، ابو احمد حاتم بن عبداللہ جہازی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان قول وعمل ہے نیز طاعت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور معصیت سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

ویزداد الذین آمنوا ایمانا'' اور اہل ایمان ایمان میں آگے بڑھے رہتے ہیں۔ (المدثر: ۳۱)

۱۳۴۰۷- عبداللہ بن محمد بن یعقوب ابو حاتم، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مرجبہ کی رد میں اس آیت کے سواء زیادہ قوی کوئی قول نہیں پاتا ہوں وہ آیت یہ ہے۔

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ وذالک دین القیمۃ'' (البینہ: ۵) اور انہیں حکم نہیں کیا گیا بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اس لئے کہ دین کو خالص رکھتے ہوئے سیدھی طرح اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں پس سیدھا دین یہی ہے۔

۱۳۴۰۸- حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن محمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا پوری امت نے حضرت ابو بکرؓ پر اجماع کیا اور انہیں خلیفہ نامزد کیا ہے پھر ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ مقرر کیا ہے، پھر عمرؓ نے خلافت کا معاملہ چھ آدمیوں کی شوریٰ کے سپرد کیا ہے بایں شرط کہ انہی چھے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں پس شوریٰ نے عثمانؓ کو خلیفہ مقرر کیا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ اس لئے کہ نبی ﷺ کی رحلت کے بعد لوگ بے چین ہو گئے تاہم لوگوں نے آسمان کے نیچے ابو بکرؓ سے افضل کسی کو نہ پایا لہذا انہوں نے ابو بکرؓ کی خلافت کے سامنے اپنے سر نگوں کر لئے۔

حسن کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں میں رؤیت باری تعالیٰ اور عذاب قبر کے متعلق احادیث موجود تھیں لیکن انہوں نے ان امور کے بارے میں کلام نہیں کیا۔ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے مطالبہ کیا گیا کہ مسئلہ رجاء کے متعلق کوئی کتاب تصنیف کر دیں مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے انکار کر دیا، امام شافعی رحمہ اللہ بے جا مناظرہ جدل جدال اور کلام سے منع فرماتے تھے لیکن بایں ہمہ اہل بدعت کی سخت مذمت کرتے تھے اور فقہ میں غور و فکر کرنے کی تاکید کرتے تھے۔

۱۳۴۰۹- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرملہ بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ حفص فرد اور مصلان امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس جروی کے گھر میں اکٹھے ہو گئے، حفص فرد اور مصلان ایمان میں الجھ پڑے تاہم حفص فرد نے مصلان پر غلبہ پا لیا اور مصلان کمزور دکھائی دیئے۔ اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ کو سخت غیرت آئی اور مسئلہ کی وضاحت کر دی کہ ایمان قول وعمل دونوں کا نام ہے یوں امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص فرد کو زچ کر دیا اور یوں بحث و تمحیص کا خاتمہ ہوا۔

۱- مسند الامام أحمد ۲۴۲/۴، والمستدرک ۴۳۳/۴، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۷۵۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۱/۱۹. وانظر ایضاً: سنن الترمذی ۳۷۰۴. وسنن ابن ماجۃ ۱۱۱. ومشکاۃ المصابیح ۶۰۶۷.

۱۳۴۱۰- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابوبکر، نیشاپوری، ہارون بن سعید سے مروی ہے کہ اگر امام شافعی رحمہ اللہ پتھروں کے بنے ہوئے اس ستون کے بارے میں مناظرہ کریں اور اسے لکڑی سے بنے ہوئے کے درپے ہوں حالانکہ زور مناظرہ کی وجہ سے غلبہ پا جائیں گے۔

۱۳۴۱۱- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابوزکریا، محمد سے مروی ہے کہ میں نے کسی کو بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کرتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ اسکی رحمت امام شافعی کے ساتھ ہوئی تھی۔

۱۳۴۱۲- حسن بن سعید، زکریا ساجی ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اصحاب کلام کے بارے میں میری رائے اور میرا مذہب یہ ہے کہ چھڑیوں کے ساتھ ان کی خوب پٹائی کی جائے اور پھر انھیں اونٹوں پر بٹھا کر محلوں اور قبیلوں میں پھیرا جائے اور ساتھ آواز لگوائی جائے کہ یہ اس آدمی کی سزا ہے جو کتاب وسنت کو ترک کر کے کلام میں مشغول ہو جائے۔

۱۳۴۱۳- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ نسائی سراج، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک آدمی مختار بن ابی عبید ثقفی کے پاس آبیٹھا اور اس کے پاس دائیں بائیں دو تکیے رکھے ہوئے تھے، مختار نے اس آدمی کو دیکھ کر ایک اور تکیہ منگوانا چاہا، وہ آدمی بولا یہ دو تکیئے رکھے ہوئے جو ہیں؟ مختار کہنے لگا، اس تکیئے کو چھوڑ کر ادھر سے جبریل اٹھ گئے ہیں اور دوسرے تکیئے کو چھوڑ کر میکائیل اٹھ گئے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے:

جو نبوت کے کچھ دعویدار ہوتے ہیں ان کے پاس صرف ایک ہی فرشتہ آتا ہے اور مختار جھوٹا کذاب ہے اسکا دعویٰ ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔

۱۳۴۱۴- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، عمرو بن اسود سرجی، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو معجزات اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا کئے ہیں وہ کسی نبی کو بھی نہیں ملے، چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھجور کا ایک تنا عطا فرمایا تاہم جب آپ ﷺ کے لئے خطبہ ارشاد فرمانے کے واسطے منبر بنالیا گیا تو وہ تنا رونے لگا حتی کہ اس کے رونے کی آواز سنائی دیتی تھی پس یہ معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے بڑا ہے۔

۱۳۴۱۵- عبدالرحمن، ابومحمد، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس کوئی چیز رکھی ہوئی تھی ہم نے اسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: یا اللہ ہم تجھ سے اس چیز کے بارے میں بے نیازی کا سوال کرتے ہیں اور تیرے حضور فقر کو طلب کرتے ہیں لہٰذا یا اللہ مغفرت فرمادے۔

۱۳۴۱۶- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاری، علی بن عیسیٰ قاری، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں ہمارے ساتھی یعنی لیث بن سعد نے فرمایا ہے کہ اگر میں کسی بدعتی کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھوں میں اس کی یہ کرامت قطعاً قبول نہیں کروں گا۔

۱۳۴۱۷- محمد بن ابراہیم، علی بن بشر واسطی، احمد بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ابوحنیفہ کی رائے کو خیط سحاب کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں سو تم اگر اسے یوں کھینچو تو پیلا پڑ جاتا ہے اور اگر یوں کھینچو تو سرخ ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۱۸- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن زیاد بن ابی صفیر، ابوابراہیم اسماعیل بن یحیٰی مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے، ہر آدمی کا ایک دوست اور ایک دشمن ہوتا ہے سو اس کے لئے اگر کوئی چارۂ کار نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت کرنے والوں کی صحبت اختیار کرے۔

۱۳۴۱۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن موسیٰ خیاط، علی بن ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ لوگ جب کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور وہ ان کی پہنچ سے دور ہو تو اس کے متعلق زبان درازی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

۱۳۴۲۰-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، مزنی، ابو ہرم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ''کلاانهم عن ربهم یومئذٍ لمحجوبون'' (المطففین :۱۵)

بے شک کفار قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار نہیں کر سکیں گے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس آیت میں دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اللہ تعالیٰ کو اس کی اپنی صفت وحالت پر دیکھیں گے۔

۱۳۴۲۱-احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خلال، ربیع بن سلیمان، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی آدمی پر حق وحجت کو وارد کیا اور اس نے میری حجت کو قبول کیا مگر میں نے دل میں اسکی محبت کا یقین ضرور کیا، اور جس نے بھی حق وحجت کو قبول کرنے سے انکار کیا حالانکہ وہ حجت فی الواقع صحیح ہو مگر وہ میری نظروں سے ضرور گر گیا اور اس نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۳۴۲۲-سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے امام مالک بن انسؒ سے ایک مسئلہ دریافت کیا انہوں نے مجھے جواب دیا میں نے دوسرا سوال کیا انہوں نے جواب دیا میں نے پھر تیسرا سوال کیا فرمانے لگے کیا تم قاضی بننا چاہتے ہو؟ پس مجھے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

۱۳۴۲۳-محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبدالواحد بن سفیان، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ میں نے جب بھی امام مالک رحمہ اللہ کے موطا میں نظر کی میری فہم میں ضرور اضافہ ہوا۔

۱۳۴۲۴-حسن بن سعید بن زکریا ساجی، حارث بن محمد اموی، ابوثور سے مروی ہے کہ میں محمد بن حسن کے تلامذہ کے ساتھ رہا کرتا تھا لیکن جب امام شافعی رحمہ اللہ ہمارے ہاں تشریف لائے میں ایک دن شیخی خورے کے روپ میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا میں نے ان سے دور کا ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہا لیکن انہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور کہنے لگے: تم نماز میں رفع یدین کیسے کرتے ہو میں نے جواب دیا یوں، کہنے لگے تم نے خطا کی، میں نے انداز بدل کر کہا: یوں، انہوں نے پھر کہا: تم نے خطا کی، میں نے پوچھا: پھر میں کیسے رفع یدین کروں؟

امام شافعی رحمہ اللہ نے بالا سناد حدیث بیان کرنی شروع کی سفیان عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اس وقت بھی اور رکوع سے اوپر اٹھتے اس وقت بھی ابوثور کہتے ہیں یہ بات میرے دل میں جاگزیں ہوگئی پھر میں نے بالالتزام امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آنا شروع کیا اور امام محمد بن حسن کے پاس جانے میں کمی کر دی میں نے کہا حق کا اکثر حصہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہے امام محمد نے پوچھا وہ کیسے؟ میں نے عرض کیا، آپ نماز میں رفع یدین کیسے کرتے ہیں؟ چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے مجھے ایسا ہی جواب دیا جیسا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیا تھا، میں نے کہا آپ نے خطا کی، امام محمد کہنے لگے: پھر میں کیسے کروں؟ میں نے کہا: شافعی عن سفیان، عن زہری عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے تھے اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے جب اوپر اٹھتے۔ ابوثور کہتے ہیں، جب ایک مہینہ گزر گیا اور امام شافعی رحمہ اللہ سمجھ گئے کہ میں نے ان کی مجلس کا التزام کر لیا ہے کہنے لگے: اے ابوثور! دور کے بارے میں تمہارا کیا مسئلہ تھا؟ میں نے اس وقت آپ کو اس لئے مسئلہ نہیں بتایا تھا چونکہ آپ متعنت (ضدی) لگے تھے۔

۱۳۴۲۵-حسن بن سعید، زکریا ساجی، احمد بن عباس ساجی، احمد بن خالد خلال کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی کے ساتھ مناظرہ کیا ہے محض خیر خواہی کی نیت سے کیا ہے۔

موسیٰ بن جارود کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جب بھی کسی کے ساتھ مناظرہ کیا ضرور چاہا کہ اسے توفیق مل جائے اور راستے کا انتخاب کر لے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت ورعایت ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ امام شافعی

رحمہ اللہ نے محمد بن یعقوب سے کہا: اگر میں قدرت رکھتا کہ تمہیں علم کا کھانا کھلاؤں تو میں ایسا ضرور کرتا۔

۱۳۴۲۶- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں چاہتا ہوں کہ مخلوق خدا مجھ سے یہ علم حاصل کرے اور میری طرف اس کی کچھ نسبت نہ کرے۔

۱۳۴۲۷- ابراہیم بن احمد مقری، احمد بن محمد بن عبید شعرانی، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوا وہ اس وقت کچھ علیل تھے انہوں نے ہمارے اصحاب کے بارے میں پوچھا اور پھر کہنے لگے اے بیٹے! میں چاہتا ہوں کہ ساری کی ساری مخلوق میری کتابوں سے علم حاصل کرے اور میری طرف کسی قسم کی فضیلت کو منسوب نہ کرے۔

۱۳۴۲۸- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں چاہتا ہوں کہ جتنا علم میرے پاس ہے لوگ اسے حاصل کریں اور مجھے اس پر اجر وثواب ملے اور لوگ میری تعریفیں نہ کریں۔

۱۳۴۲۹- محمد بن ابراہیم، ابو عقیل دمشقی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ احقاقِ حق کرتے ہیں تو میں ذی حق کے لئے حق کو پہچان لیتا ہوں۔

۱۳۴۳۰- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا ساجی، علی بن حسان۔ نیشاپوری محمد بن ادریس مکی، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ بسا اوقات مجھ سے اور اپنے بیٹے عثمان سے کوئی مسئلہ پوچھتے اور کہتے جو درست بتائے گا اسے انعام میں ایک دینار ملے گا۔

۱۳۴۳۱- محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن حماد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ طلب علم نفلی نماز سے افضل ہے۔

۱۳۴۳۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن عبید شعرانی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ طلب علم نفلی نماز سے بدرجہا افضل ہے۔

۱۳۴۳۳- ابو احمد غطریفی، ابو علویہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: طلب علم کی صلاحیت صرف مفلس کو حاصل ہوتی ہے، کسی نے کہا: کیا غنی مکفی کو بھی طلب علم کی صلاحیت حاصل نہیں ہوتی؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے نفی میں جواب دیا۔

۱۳۴۳۴- محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: طلب علم کی شان تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جس نے دشواریاں برداشت کرنے کے لئے اپنے دل کو جلایا ہو۔

۱۳۴۳۵- ابو احمد غطریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: علم کی شان عالی تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جسے فقر وفاقہ نے بہت تنگ کر رکھا ہو اور اس نے فقر وفاقہ کو ہر چیز پر ترجیح دی ہو۔

۱۳۴۳۶- ابو محمد بن حیان، سلم بن عصام، احمد بن مردک، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس نے تعمق اور نفس کی بڑھائی کے ساتھ علم طلب کیا ہو اور پھر اس نے فلاح پائی ہو لیکن جس نے تنگ دستی ذلت نفس اور عالم کی خدمت کر کے علم حاصل کیا اس نے فلاح پائی۔

۱۳۴۳۷- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ بیمار ہو گئے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے ضعف کو قوت عطا فرمائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: اے ابو محمد! اگر اللہ تعالیٰ نے میری قوت پر میرے ضعف کو بڑھا دیا گویا میں ہلاک ہو گیا، میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ میں نے تو صرف خیر کا ارادہ کیا ہے آپ کو بددعا تو نہیں دی فرمانے لگے: بالفرض اگر تم میرے لئے بددعا بھی کرو تب بھی میں سمجھوں گا کہ تم نے میرے لئے خیر و بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

۱۳۴۳۸-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن صالح خولانی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سواری پر سوار ہوئے اور کہا: بخدا میں تو کمزور ہو گیا ہوں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے ضعف و کمزوری کو قوت عطا فرمائے۔ پھر راوی نے حدیث بالا کی طرح بیان کی۔

۱۳۴۳۹-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، ابوعبداللہ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ہر طالب علم تین خصلتوں کا محتاج ہے (۱) دل ہاتھوں کا اچھا ہو یعنی رزق حلال کھاتا ہو اور مالداری کا طلبگار نہ ہو، (۲) طول عمر، (۳) یہ کہ اسے ذکاوت حاصل ہو۔

۱۳۴۴۰-اپنے والد عبداللہ سے ابونصر، حسین بن معاویہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کہا کرتے تھے جب اصل دل میں قائم وثابت ہو تو زبان فروع کو اگلنا شروع کر دیتی ہے۔

۱۳۴۴۱-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، ابونصر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے اور کہا: اے ابوعبداللہ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے صبح کی ہے درآنحالیکہ میں اپنے دین کا اکثر حصہ ضائع کر چکا ہوں اور اپنی دنیا کو بہت کم مقدار میں درست سمت لایا ہوں، کاش! میری درست سمت لائی ہوئی چیز (یعنی دنیا) میری بگاڑی ہوئی چیز (یعنی دین) ہوتی اور جس چیز کو میں نے بگاڑا ہے وہ میری درست کی ہوئی چیز ہوتی (یعنی دین بگاڑا دنیا بنائی کاش معاملہ اس کے برعکس ہوتا) تو میں سو فیصد کامیاب ہو جاتا۔ کاش! اگر طلب مجھے نفع پہنچاتی میں ضرور طلب کرتا اور دنیا سے بھاگنا مجھے نجات دیتا میں ضرور بھاگتا پس میں آسمان اور زمین کے درمیان دیوانہ ہو گیا ہوں نہ ہی میں ہاتھوں کے بل بوتے پر آسمان پر چڑھ سکتا ہوں اور نہ ہی پاؤں کے ذریعے نیچے اترنے کی جسارت رکھتا ہوں۔ اے ابن عباس! مجھے کچھ نصیحت کرو جو مجھے نفع پہنچائے، ابن عباسؓ بولے: افسوس معاملہ دور نکل گیا، آپ کا بھتیجا آپکا بھائی بن گیا، عمروؓ نے کہا: جو آدمی مقیم ہوا سے کوچ کا حکم کیسے دیا جاسکتا ہے؟ ابن عباسؓ بولے: اسکی جنایت کے مطابق۔۔۔ جبکہ وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ گیا ہو کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کر رہے ہو؟ عمرؓ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا کرنے لگے: یا اللہ! ابن عباس نے مجھے تیری رحمت سے مایوس کر دیا ہے میری عاجزی وندامت کو قبول فرما تا کہ تو راضی ہو جائے، ابن عباسؓ کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! افسوس معاملہ دور ہو گیا! آپ پرانا دے کر نیا لینا چاہتے ہیں، عمرؓ کہنے لگے: اے ابن عباس! مجھے تم سے کون بچائے گا؟ میں نے جو کلمہ بھی زبان سے نکالا تم نے اسکی نقیض ضرور وارد کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ کسی صحابی یا تابعی نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کہا: مجھے مختصر سی نصیحت کی کیجئے زیادہ نہیں تا کہ میں بھول نہ جاؤں، ابیؓ نے فرمایا:

جو آدمی تمہارے پاس حق لے کر آئے اسے فوراً قبول کرو اگر چہ وہ آدمی تم سے کوسوں دور ہو اور تمہارا ناپسندیدہ ہو، اور جو آدمی تمہارے پاس باطل لے کر آئے باطل کو اسکے منہ پر پٹخ دو اگر چہ وہ آدمی تمہارا گہرا دوست ہی کیوں نہ ہو اور لوگوں کے ساتھ ان کے تقویٰ کے بقدر بھائی چارہ قائم کرو، اپنی زبان کو لوگوں کے سامنے پھیلا نہ دو اور کسی زندہ آدمی پر رشک نہ کرو مگر اسی ارادے سے کہ جس سے تم کسی مردے پر رشک کرتے ہو۔

۱۳۴۴۲-اپنے والد عبداللہ سے، ابونصر، اسماعیل بن یحییٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں املاء کیا اور فرمایا: ایک مرتبہ ابن عمامہ حضرت عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہوئے ابن عمامہ نے انھیں روزے کی حالت میں پایا خدام نے کھانا دستر خوان پر رکھا ہوا تھا، حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور پھر نماز سے فارغ ہو کر کچھ مال لے آئے فرمایا: یہ مال فلاں کے پاس لے جاؤ اور یہ فلاں کے پاس حتی کہ وہ

سارے کا سارا مال تقسیم کردیا، ابن عمامہ ان سے کہنے لگے: اے ابو عبداللہ میں نے آپ کو دلکش انداز میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حاضرین منتسبین کو کھانا بھی کھلایا ہے اور پھر آپ کے پاس مال کثیر آیا حالانکہ آپ بذات خود اس کے زیادہ حقدار تھے لیکن آپ نے اسے لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ سب کچھ آپ نے کیوں کیا؟ حضرت عمروؒ کہنے لگے: اے ابن عمامہ تعجب ہے: اگر دنیا دینداری کے ساتھ جمع ہو جاتی ہم ضرور دنیا کو حاصل کرتے اور اگر دنیا باطل سے یکسر الگ تھلگ ہوتی ہم دنیا لے لیتے اور باطل کو ترک کردیتے، پس جب تم نے یہ کچھ دیکھا تو ہم نے نیک عمل کو برے عمل کے ساتھ خلط کردیا ہے، اللہ تعالیٰ تجھ پر باران رحمت کرے۔

۱۳۴۴۳- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، ابونصر، ابن اخی حرملہ، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ہمیں بتایئے آیا کہ عقل سمیت آدمی پیدا کیا جاتا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا لیکن عقل مردوں کی مجالست اور لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنے سے حاصل کی جاتی ہے۔

کمالات شافعی رحمہ اللہ.... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ لطیف النظر اور گہری فکر و سوچ والے تھے۔

۱۳۴۴۴- ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد بغدادی، عبداللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں۔ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے یونس! جب تمہیں اپنے کسی دوست کی ناپسندیدہ حرکت پر اطلاع ہو جائے تو تم اس کی عداوت اور دوستی کے منقطع کرنے سے پرہیز کرو، ورنہ تمہارا شماران لوگوں میں ہو جائے گا جنکا یقین شک سے زائل ہو جاتا ہے بلکہ تم اپنے دوست سے کہو کہ مجھے تمہاری فلاں فلاں حرکت کی شکایت پہنچی ہے بہتر ہے کہ تم اسکی حرکت کا نام لیکر استحضار کردو پس اگر تمہارا دوست اس حرکت کا انکار کردے تو برملا اس سے کہہ دو کہ تم سچے ہو تم نیکوکار رہو، تو ہرگز اس سے زیادہ کچھ نہ کہو، اور اگر وہ اپنی حرکت کا اعتراف کرے تم اس کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ عذر نکالو اور اس کی معذرت کو قبول کرو اور اگر اس کی حرکت کی کوئی معقول وجہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے پھر اس سے سوال کرو کہ تمہارا ارادہ کیا تھا؟ اور اگر وہ جواب میں کوئی معقول وجہ ذکر کرے بلا تامل قبول کرلو بصورت دیگر اگر وہ کوئی وجہ نہ ذکر کرسکے اور تم اس پر کبیدہ خاطر بھی ہو جاؤ تو سمجھ لو کہ تم نے اس سے سرزد ہونے والی حرکت کا اثبات کردیا ہے، پھر تمہیں اس کی خبر لینے میں اختیار ہے چاہے تم اس سے برابر کا بدلہ لے لو یا اسے معاف کردو، یاد رکھو معاف کرنا تقویٰ کی اعلیٰ مثال ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "وجزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله"

برائی کا بدلہ اس کی بمثل برائی ہے سو جو معاف کردے اور اصلاح کا در پے رہے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (شوری ۴۰) اگر تمہارا نفس مکافات میں تم سے منازعت کرے تو تم اس کے گذشتہ تعلق کو یاد رکھو احسان سابق کو اس برائی کی وجہ سے فراموش نہ کردو۔ یہ عین ظلم ہے چنانچہ ایک نیک آدمی کہا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو میری برائی پر مجھ سے پورا پورا بدلہ لے اور کسی قسم کی کمی بیشی کا ارتکاب نہ کرے، اے یونس جب تمہارا کوئی دوست ہو تو اسکی دوستی کی لگام اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑو چونکہ دوست بنانا بہت مشکل امر ہے اور اسکی مفارقت وجدائی بہت آسان ہے چنانچہ ایک نیک آدمی مثال دیا کرتے تھے کہ دوست کی جدائی اتنی سہل و آسان ہے جیسے کوئی بچہ ایک بڑا پتھر کنویں میں لڑھکا دے، چنانچہ بڑے پتھر کا کنویں میں لڑھکانا بہت آسان ہے لیکن اس پتھر کا کنویں سے نکالنا بڑے بڑے تگڑے مردوں پر بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ پس یہ میری تمہیں وصیت ہے والسلام۔

۱۳۴۴۵- ابوبکر محمد بن جعفر، ابوبکر نیشاپوری، یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے وصیت کی فرمایا: اے یونس! لوگوں سے دوری اختیار کرنے سے عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگوں کے ساتھ بے تکلفی برے ہمنشینوں کو جنم دیتی ہے پس دوری اور بے تکلفی کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

۱۳۴۴۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: لوگ کسی چیز کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے اور میرے لئے سلامتی کے سواء کوئی چارہٗ کار بھی نہیں پس جو چیز تمہارے لئے نفع بخش ہو اس پر اپنی گرفت مضبوط کرلو۔

۱۳۴۴۷- محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوعلی محمد بن ہارون بن شعیب انصاری، محمد بن ہارون بن حسان، احمد بن یحیٰی وزیر سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: چغلخور کا قبول کرنا چغلخوری سے زیادہ ضرر رساں ہے چونکہ چغلخوری کا عمل ایک طرح کی دلالت ہے اور اسکی قبولیت اجازت ہے، سو کسی چیز کی طرف راہنمائی کرنے والا قبول کرنے والے کی طرح نہیں ہوسکتا، چغلخور بغض وعداوت کا مورد بنتا ہے اگر وہ سچا ہو چونکہ فی الواقع وہ پردے کی حدود کو چاک کرکے یہ عمل سرانجام دیتا ہے، نیز وہ حرمت کی پاسداری بھی نہیں کرتا، اور اگر جھوٹا ہو تو عقوبت کا سزاوار ہوتا ہے چونکہ وہ بہتان باندھ کر اور جھوٹی گواہی دے کر اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنے کی جرأت کرتا ہے، چنانچہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی تنقیص کرنے لگا، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے ٹوک کر کہا: تو نے گوشت کی ایک بوٹی ہونٹوں کے قریب کی ہے شریف لوگ اسے فوراً پھینک دیتے ہیں۔

۱۳۴۴۸- محمد بن ابراہیم انصاری، محمد بن ہارون بن حسان، احمد بن یحیٰی وزیر سے مروی ہے کہ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ بازار قنادیل سے نکل کر اپنے حجرے کی طرف جانے لگے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولئے اتنے میں ایک آدمی نے کسی عالم کی برائیاں بیان کرنی شروع کردیں امام شافعی رحمہ اللہ بولے: تم لوگ اپنے کانوں کو غیبت کے سننے سے پاکیزہ رکھو جس طرح کہ تم اپنی زبانوں کو غیبت میں آلودہ کرنے سے بچاتے ہو، چونکہ غیبت کا سننے والا کہنے والے کا شریک ہوتا ہے بلاشبہ بے وقوف آدمی اپنے برتن میں جب گندگی دیکھتا ہے تو وہ فوراً تمہارے برتنوں میں اس گندگی کو انڈیل دینا چاہتا ہے۔ اگر بے وقوف کی بات کو اس کے منہ پر مار دیا جائے تو رد کرنے والا اسی طرح خوش بختی سے سرفراز ہو جسطرح کہ کہنے والا۔

۱۳۴۴۹- ابوحسن احمد بن محمد بن مقیم، ابوحسن خلال، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: نفع کا سب سے بڑا ذخیرہ تقویٰ ہے اور ضرر ونقصان کا سب سے بڑا ذخیرہ ظلم وتعدی ہے۔

۱۳۴۵۰- احمد بن محمد، ابوالحسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ علم وہ نہیں جسے حفظ کرلیا جائے فی الواقع علم تو وہ ہے جو بھرپور نفع پہنچائے۔

۱۳۴۵۱- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر نیشاپوری، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ربیع! لوگوں کی انتہائی رضامندی کو تم نہیں پاسکتے ہو پس جو امر تمہارے لئے باعث اصلاح ہو اسے اپنے اوپر لازم کردو، چونکہ لوگوں کو راضی رکھنے کا کوئی راستہ نہیں خوب سمجھ لو! جو قرآن مجید کا علم حاصل کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوجاتا ہے جو علم حدیث حاصل کرتا ہے اس کی حجت قوی تر ہوجاتی ہے جو علم حاصل کرتا ہے اس سے ہیبت محسوس کی جاتی ہے، جو علوم عربیت سیکھتا ہے اسکی طبیعت میں رقت آجاتی ہے جو حساب وریاضی کا علم حاصل کرتا ہے اس کی رائے میں جلالت وپختگی آجاتی ہے اور جو علم فقہ حاصل کرتا ہے اسکی قدر ومنزلت دوبالا ہوجاتی ہے نیز جو آدمی حصولِ علم کے لئے اپنے آپ کو کھپاتا نہیں اسے علم کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔ اس سارے کے سارے کا خلاصہ اور اصل تقویٰ ہے۔

۱۳۴۵۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن معافی بن حنظلہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ لبیب عقلمند وہ ہے جو سمجھدار ہو اور امور دنیا میں غفلت سے کام لیتا ہو۔

۱۳۴۵۳- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، ابو ولید جارودی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر مجھے پتہ چل

جائے کہ ٹھنڈا پانی میری مروت میں نقص پیدا کر دیگا میں اسے کبھی نہیں پیوؤں گا۔

۱۳۴۵۴-ابوعمرو عثمانی، احمد بن جعفر بن محمد، ابو احمد عبید اللہ بن احمد بن اسماعیل اصفہانی، علی بن صالح ہمدانی، عبید انماطی، مزنی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا امام شافعی رحمہ اللہ اس وقت تنہا بیٹھے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ باہر نکلیں اور لوگوں میں اپنے علم کو پھیلائیں بلاشبہ آپکے علم سے لوگوں کو بڑا نفع حاصل ہوگا، امام شافعی رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اوپر اٹھا کر کہا: تم مجھے لوگوں کے ساتھ مانوس رہنے کا حکم دیتے ہو اور تنہائی کی عزت کو صرف اپنے لئے باقی رکھنا چاہتے ہو، تم کثرت کے ساتھ لوگوں کی مجالست کرو کہ تمہارا دل سستی کا شکار ہو جائے چونکہ صبر کی مشقت میرے نزدیک افضل ہے۔

۱۳۴۵۵-محمد بن ابراہیم، ابوبکر بن صبیح، یونس سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ میرا دل ملامت پر ڈھال دیا گیا ہے پس اسکی حالت ایسی ہے کہ جو دور ہونا چاہتا ہے وہ قریب تر ہو جاتا ہے اور جو قریب ہونا چاہتا ہے اس سے دور ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۵۶-محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن محمد بن حسن لواز، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کسی عربی کے ساتھ احسان کیا جو اسکے دل میں جاگزیں ہو گیا اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں بدون آزمائش میں مبتلا کرنے کے بدلہ واجر دے، دوسرا کہنے لگا: یہ آدمی لوگوں میں سب سے زیادہ تیز عقل والا ہے۔

۱۳۴۵۷-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جو قول بھی میں تم سے کروں اور تمہاری عقلیں اس پر گواہی نہ دیتی ہوں تم اُسے قبول کر لو اور اسے حق بھی سمجھو تو تم اسے مت قبول کرو چونکہ عقلیں قبول حق کے لئے بے چین رہتی ہیں۔

۱۳۴۵۸-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابومحمد بستی سجستانی، حسین کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر تم صحیح حجت کو راستے میں پھینکی ہوئی پاؤ تو اسے میری طرف منسوب کر کے آگے یہاں بیان کرتے جاؤ بلاشبہ میں اسکا قائل ہوں۔

۱۳۴۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، صالح بن محمد، ابومحمد کہتے ہیں میں نے اپنے نانا جان امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں کونسا علم حاصل کروں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اے بیٹے! شعر و شاعری عالیشان کو گھٹیا اور گھٹیا کو عالیشان بنا دیتی ہے، علم نحو جب غایت تک پہنچ جائے تو مؤدب بن جاتا ہے، علم فرائض سیکھنے والا غایت تک پہنچ جاتا ہے تو حساب کا معلم بن جاتا ہے رہی بات علم حدیث کی سووہ سراسر برکت ہی برکت ہے اور آخر عمر تک خیر و بھلائی کا سرچشمہ ہے اور رہی بات علم فقہ کی سو اسکی ضرورت واہمیت جوان و بوڑھے سب کے لئے یکساں ہے اور علم فقہ تو تمام علوم کا سردار ہے۔

۱۳۴۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت عائشہؓ والی حدیث ''واشترطی لهم الولاء'' کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے کہا: یعنی غلاموں پر ولاء کی شرط لگا کر آزاد کرتی رہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اولئک لهم اللعنة ''یہ ان پر نری لعنت ہے (رعد: ۲۵) یعنی '' لهم، علیهم '' کے معنی میں ہے۔

۱۳۴۶۱- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابن روح، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: لیس من قوم لایخرجون نساء هم الیٰ رجال غیر هم الاجاء اولادهم حمقی'' 'جس قوم کی عورتیں غیر مردوں سے میل جول رکھتی ہیں انکی اولاد بیوقوف پیدا ہوتی ہیں۔

۱۳۴۶۲-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابن ابی حاتم، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حلال وحرام کے متعلق ہمارا کلام کرنا اور مخالفین سنت پر رد کرنا فی الواقع علم کا ایک طرح کا بچاؤ ہے۔

۱۳۴۶۳-عبدالرحمٰن، ابومحمد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو آدمی اٹکل پچو سے علم کو حاصل کرے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی لکڑیاں کاٹ کر اسکا گھڑا اٹھالائے لیکن ممکن ہے کہ لکڑیوں کے گھٹے میں سانپ ہو جو اسے ڈس دے اور اس آدمی کو خبر تک بھی نہ ہو، ربیع کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو لوگ حجت کے بارے میں سوال نہیں کرتے کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟ وہ بدون فہم کے علم لکھتے جاتے ہیں حتی کہ وہ جھوٹے صدوق اور مبتدع میں بھی تمیز نہیں کرتے پس اسکا یہ طریقہ علم اس کے علم کے لئے باعث نقصان بن جاتا ہے۔

۱۳۴۶۴-عبدالرحمٰن، ابومحمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی حدیث ''بنی اسرائیل سے روایت کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں'' کا مطلب یوں بیان کیا کہ ان سے تم جو کچھ سنو اسے تم آگے روایت کر سکتے ہو اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر چہ اس امت میں اس چیز کا ہونا محال ہو۔ جیسا کہ روایت کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کے کپڑے لمبے ہوتے تھے۔ اور جو آگ آسمان سے نازل ہوتی تھی جوان کی قربانی کو کھا جاتی تھی۔ اور ان سے جھوٹ کو روایت نہ کرو۔

۱۳۴۶۵-عبدالرحمٰن، ابومحمد، احمد بن عثمان نحوی، ابومحمد، ابراہیم بن محمد شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ تشیع کی وجہ سے شیعوں کے کچھ لوگوں کے ساتھ محبوس کر لئے گے۔ انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں فلاں معبر کو بلالاؤں چنانچہ میں اس کو بلا لایا۔ امام شافعی خواب بیان کرنے لگے کہ گزشتہ رات میں دیکھتا ہوں گویا کہ مجھے حضرت علیؓ کے ساتھ نیزے پر سولی لٹکایا گیا ہے۔ معبر نے خواب کی تعبیر دی کہ اگر آپ اپنے خواب میں سچے ہیں۔ تو آپ کی شہرت ہوگی۔ آپ کا ذکر خیر کیا جائے گا اور آپ کا مذہب دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر رہے گا۔ پھر امام شافعی رحمہ اللہ کو ہارون الرشید کے پاس لایا گیا اور ان کے معاملے کے بارے میں بات چیت کی گئی۔ چنانچہ ہارون الرشید نے ان کو رہا کر دیا۔

۱۳۴۶۶-عبدالرحمٰن، ابومحمد، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میرے اوپر ابن ابی ذیب اور لیث بن سعد کی جدائی سب سے زیادہ گراں گزری ہے۔

۱۳۴۶۷-عبدالرحمٰن، ابومحمد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے عثمان کی کسی بات پر سرزنش کی اور پھر اسے نصیحت کر کے فرمایا۔ اے بیٹا! بخدا اگر مجھے علم ہو جائے کہ ٹھنڈا پانی میرے دین کو داغ دار کر دے گا تو میں کبھی بھی نہیں پیوں گا۔

۱۳۴۶۸-ابومحمد سے مروی ہے کہ میری والدہ کا بیان ہے امام شافعی رحمہ اللہ کی ایک خادمہ تھی۔ اچانک ایک بچہ رونے لگا خادمہ جلدی سے اٹھی اور بچے کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دروازے کی طرف بھاگنے لگی دروازہ قدرے دور تھا۔ (خادمہ اس لئے بھاگی تا کہ اس کی آواز سے امام شافعی رحمہ اللہ کے آرام میں خلل نہ پڑے) حتی کہ دروازے تک پہنچنے تک بچہ سخت بے چین ہو گیا چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ بیدار ہوئے تو ان کی بیوی ام عثمان کہنے لگی اے ابن ادریس! تعجب ہے آپ نے تو جیتے جاگتے ایک نفس کو قتل کر دیا تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور کہنے لگے وہ کیسے؟ چنانچہ ام عثمان نے پورا واقع سنا دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے قسم اٹھائی کہ جب بھی وہ زیادہ دیر تک سوئیں گے ان کے سر کے پاس ضرور چکی سے آٹا پیسا جائے۔ (تا کہ چکی کی آواز سے سابقہ غفلت کا جبیرہ ہو جائے) چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ جب بھی آرام کرنے کا ارادہ کرتے ہم چکی اٹھا کر ان کے پاس لے آتے اور چلاتے رہتے۔

۱۳۴۶۹-ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن عبدالرحمٰن بن ابوحاتم، ابومحمد بستی حارث سریہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا اتنے میں ایک دھوبی کی دکان کو آگ لگ گئی اور اس میں موجود تمام کپڑے جل گئے دھوبی امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دوڑ آیا اور اس کے ہمراہ دیگر لوگ بھی تھے یہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کو الزام دے رہے تھے تا کہ ان سے کپڑوں کی قیمت وصول کریں چونکہ انہوں نے تاخیر کر دی، امام شافعی رحمہ اللہ نے دھوبی سے کہا: اہل علم نے دھوبی کے ضمان میں اختلاف کیا ہے

اورمیرے لئے یہ بات کماحقہ واضح نہیں ہوسکی کہ تیرے لئے ضمان واجب ہو،لہذا میں تمہیں کچھ ضمان نہیں دوں گا۔

دیباج کے بچھونے سے احتیاط .... حارث بن سریج کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہارون الرشید کے ایک خادم کے پاس گیا خادم اس وقت دیباج کے بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے دروازے کی چوکٹ پر پاؤں تک نہیں رکھا حتی کہ دیباج کے بچھونے کو دیکھتے ہی واپس لوٹ آئے، خادم نے کہا: اندر آجایئے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس دیباج کا بچھانا کسی صورت میں جائز نہیں، خادم فوراً اٹھا اور چہل قدمی کرتے ہوئے ایک دوسرے کمرے میں داخل ہوا جس میں آرمینیہ کی بنی ہوئی قالین بچھی ہوئی تھی، پھرامام شافعی رحمہ اللہ داخل ہوئے اور فرمایا: یہ بچھونا حلال ہے جبکہ پہلے والا حرام ہے یہ بچھونا دیباج سے اچھا اور قیمتی ہے، خادم مسکرا کر خاموش ہوگیا۔

تلامذہ کے لئے گھر بنانا .... ابوثور کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مکہ جانے کا ارادہ کیا ان کے پاس کافی سارا مال بھی تھا میں نے ان سے عرض کیا: کم از کم آپ اتنا تو کرلیں کہ اس مال سے اپنی اولاد کے لئے کوئی جائداد خرید لیں، چنانچہ ہمارے پاس سے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس اندر تشریف لائے میں نے اس حال کے متعلق ان سے پوچھا: جواب دیا: مکہ میں میں نے کوئی بھی ایسی جائداد نہیں پائی کہ میں اسے خریدوں چونکہ اہل مکہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں لیکن مکہ میں میں ایک گھر بنانا چاہتا ہوں تاکہ میرے تلامذہ جب حج کرنے آئیں تو اس میں قیام کریں۔

۱۳۴۷۰- عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے بجز ایک مرتبہ کے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، جو ایک مرتبہ کھایا تھا میرا بدن بوجھل ہوگیا تھا۔

ابومحمد رحمہ اللہ کہتے ہیں چونکہ پیٹ بھر کر کھانے سے بدن بوجھل ہوجاتا ہے دل میں قساوت آجاتی ہے فطانت زائل ہوجاتی ہے اور نیند میں کثرت آجاتی ہے اور زیادہ کھانے والا عبادت کرنے سے ست پڑ جاتا ہے۔

۱۳۴۷۱- ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن جامع، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے پیٹ بھر کو کھانا نہیں کھایا صرف ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھایا تھا جو بعد میں مجھے قئے ہوگیا۔

۱۳۴۷۲- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سیف، مزنی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: جو آدمی ننگے بدن حمام میں گھسا ہو کیا اس کی گواہی قابل قبول ہوگی؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اسکی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

۱۳۴۷۳- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن یعقوب، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے خواہ اس کا نام محمد ہو یا کوئی اور۔

۱۳۴۷۴- محمد بن ابراہیم، یونس بن محمد بن موسیٰ مروزی، عمر بن ربیع، عمر بن محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ میں علم کی طلب میں مختلف علاقوں میں چکر لگا رہا تھا کہ اسی دوران میں یمن میں داخل ہوا، مجھے کسی نے خبر دی کہ یمن میں ایک عورت ہے جو وسط سے نیچے ایک عورت ہے اور وسط سے اوپر دو متفرق بدن، چار ہاتھ، دو سر اور دو چہرے ہیں پس جب میں نے انھیں دیکھا تو وہ دونوں آپس میں جھگڑتی بھی ہیں ایک دوسرے کو طمانچے بھی مارتی ہیں آپس میں صلح بھی کرلیتی ہیں اور دونوں کھاتی پیتی ہیں، پھر میں یمن سے نکل گیا اور تقریباً دو سال بربرہ میں قیام کیا پھر میں اس علاقے کی طرف گیا اور اس عورت کے متعلق لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے کہا: ایک بدن کے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ کی تعزیت کو اچھا کرے میں نے کہا اسکا کیا بنا؟ جواب ملا وہ دو بدنوں والی عورت وفات پاگئی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یمن میں تھا، وہاں میں نے دو اندھوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے دیکھا عجب یہ کہ ایک گونگا ان دونوں کے درمیان صلح کرا رہا تھا۔

۱۳۴۷۵- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ میں نے کبھی بھی اللہ کی قسم نہیں کھائی نہ سچی نہ جھوٹی۔

۱۳۴۷۶- محمد بن مہدی، علی بن محمد بن ابان، یحییٰ بن زکریا ساجی نیشاپوری، ابوسعید فریابی، محمد بن یزید نحوی، ابن ہشام نحوی کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ طویل مجلسیں کی ہیں میں نے ان سے کبھی بھی زبان کی غلطی نہیں سنی اور نہ ہی میں نے ان کی زبان سے ایسا کلمہ سنا کہ اس سے بہتر بھی کوئی کلمہ ہوسکتا ہو۔

۱۳۴۷۷- محمد بن علی، عبدالعزیز بن ابی رجاء ابونجم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، حارث بن مسکین کہتے ہیں:

کفائت (ہمسری) کا اعتبار دین میں ہے نہ کہ نسب میں چونکہ اگر نسبت میں کفایت کا اعتبار کیا جائے تو مخلوق میں فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا کفو کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی دیگر بیٹیوں کا کوئی کفو ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرایا اور ایک بیٹی کا نکاح ابوعاص بن ربیع سے کرایا۔

۱۳۴۷۸- محمد بن علی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام مکحول، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آزاد کردہ غلام کسی عربیہ کے ساتھ شادی کرسکتا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ سوال مجھ سے نہ پوچھو چونکہ میں خود عربی ہوں۔

۱۳۴۷۹- محمد بن مظفر، جعفر بن احمد بن عبدالسلام انطاکی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: جب تم اہل مدینہ کے متقدمین کو کسی چیز پر کاربند پاؤ تو تمہارے دل میں اسکے حق ہونے کے بارے میں شک نہ آئے۔

۱۳۴۸۰- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن احمد بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سیاہ فام لوگوں کے ایمان میں کمی صرف ان کی عقلی کمزوری کی وجہ سے ہوئی اگر سیاہ فام لوگوں میں عقل کی کمی نہ ہوتی تو سیاہ رنگ بھی شائقین کے لئے ایک دلکش رنگ ہوتا۔

۱۳۴۸۱- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ان کی عمر دریافت کرنا چاہی امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: آدمی کا اپنی عمر کے متعلق بتانا مروت کا حصہ نہیں ہے چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے ان کی عمر دریافت کی انہوں نے فرمایا: اپنے کام میں متوجہ رہو۔

۱۳۴۸۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ مکحول، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے صفین میں قتل ہوجانے والوں کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں کو اس خون سے پاکیزہ رکھا ہے اب میں اپنی زبان کو اس میں آلودہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

۱۳۴۸۳- محمد بن ابراہیم محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن ابی یحییٰ عنین (جسکی مردانہ قوت ماند پڑ گئی ہو) تھے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے میرے لئے ایک نیا کلہاڑا تلاش کرلاؤ جس میں ابھی دستہ نہ ڈالا گیا ہو، ہم نے اسکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا: اگر میں نے اس میں پیشاب کرلیا تو مجھ میں عورتوں کے لئے نشاط پیدا ہوجائے گا۔

۱۳۴۸۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو احمق کہا: اس نے جواب دیا: احمق تو وہ ہے جو اپنے علم پر اترائے۔

۱۳۴۸۵- محمد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے امام شعبی سے کہا کہ میرے پاس کچھ مسائل ہیں جنہیں میں آپ کے لئے چھپا لایا ہوں۔ امام شعبی رحمہ اللہ نے جواب دیا، ان مسائل کو اپنے بھائی شیطان کے لئے چھپائے رکھو۔

۱۳۴۸۶- محمد بن یوسف بن عبدالاحد، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اگر پتھر کے بنے ہوئے اس ستون کے ساتھ مناظرہ کریں لامحالہ زور مناظرہ کی وجہ سے اسے توڑ ڈالیں گے۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ صبح سے لیکر ظہر تک اپنی قوت حفظ سے ایک کتاب لکھ لیتے تھے اور ان کے پاس کوئی اصل بھی موجود نہیں ہوتی تھی۔

۱۳۴۸۷- محمد بن احمد بن سہل نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک اعرابی ایک قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں مسافر ہوں، اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اپنی وسعت سے عطاء کرے اور غم خواری کرے چنانچہ قوم کے ایک آدمی نے اسے ایک درہم دے دیا، مسافر نے اسے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بن مانگے اجر وثواب عطا فرمائے۔

۱۳۴۸۸- محمد، ابوحسن احمد بن عمر خطیب، ابوعبداللہ عمری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا زہد کو اپنے اوپر لازم کرلو چونکہ زہد زاہد کے لئے زیور سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔

۱۳۴۸۹- محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کی کفالت وضمان پر بھرپور بھروسہ رکھتے تھے حتیٰ کہ لوگوں پر مال ودولت کے دریا بہا دیتے تھے۔

۱۳۴۹۰- **امام شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت**........ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع بن سلیمان، حمیدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ یمن سے مکہ تشریف لائے اور ان کے پاس دس ہزار (۱۰،۰۰۰) دینار تھے، چنانچہ مکہ سے باہر ایک جگہ ان کا خیمہ گاڑ دیا گیا جوق در جوق لوگ ان کے پاس آتے اور مال حاصل کر کے واپس ہوتے گئے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے سارے دینار لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔

۱۳۴۹۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ کی سواری کی رکابیں پکڑ لیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ربیع! اسے چار دینار دے دو اور میری طرف سے معذرت کرو (کہ یہ کم ہیں اگر زیادہ ہوتے وہ بھی دیتا)

۱۳۴۹۲- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ایک عالیشان گھوڑا تھا، انہوں نے ساٹھ دیناروں میں بیچ ڈالا اور مجھ سے کہا: میرا جو تم پر حق ہے اسکا واسطہ ہے کہ تم ابن دکین کے ساتھ خرید وفروخت کرو اور اس سے دینار لیتے رہو، میں نے کہا! بخدا! ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ آپکو درست رکھے، چنانچہ وہ ابن دکین کے پاس گئے اور میں نے ان سے دینار لے لئے اور کہا: وہ دینار یہ ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے اپنے پاس رکھنے کا حکم دیا، پس جب مجلس حدیث میں تشریف لائے۔۔۔ جب واپس لوٹے اور گھر آنا چاہا میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ گھر میں داخل ہوئے اور میں دروازے پر بیٹھ گیا انہوں نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ اگر تم بہتر سمجھو تو ہمارے لئے فلاں فلاں چیز خرید لاؤ میں ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تھا، چنانچہ یہ میرا ان کے ساتھ پہلی مرتبہ واسطہ پڑا تھا اور امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنے گھر میں ٹھہرنے کی مجھے موافقت ہوئی اور اس دوران میں ان کا حساب لکھتا رہا۔ ایک دن کہنے لگے: تم نے اپنے کاغذ خراب کر دیئے میں تمہیں حساب میں قوی نہیں پاتا ہوں۔ بار بار مجھ سے کہہ رہے تھے کہ تم میرے مال کے بارے میں آزاد ہو۔

۱۳۴۹۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمرو بن عثمان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے معاملہ میں ایسا ایسا آدمی

ہوں کیا تم مجھے کچھ حکم کرتے ہو؟ چنانچہ اس دن امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس صرف ایک ہی دینار تھا، ان سے کسی ہم جلیس نے کہا: اگر آپ اسے ایک دو درہم دے دیں تو اس کے لئے کافی ہوگا کہنے لگے: مجھے حیاء آتی ہے کہ کوئی آدمی مجھ سے مانگے اور مجھے معذرت کرنی پڑے اور میں اسے کچھ دے نہ سکوں۔

۱۳۴۹۴-محمد بن ابراہیم، عثمان بن عبداللہ دقاق، محمد بن عبید اللہ مدینی، احمد بن موسیٰ، محمد بن سہل اموی، عبداللہ بن محمد بلوی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید نے امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ایک ہزار دیناروں کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ نے قبول کر لئے، ہارون نے اپنے خادم سراج کو امام شافعی رحمہ اللہ کے پیچھے بھیج دیا تا کہ دیکھے کہ امام شافعی دنانیر کے ساتھ کیا کرتے ہیں، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے راستے میں جو بھی ملتا اسے ایک ایک مٹھی دیتے رہے حتیٰ کہ گھر پہنچنے تک ختم کر دیئے صرف ایک مٹھی بچے جو انہوں نے اپنے غلام کو تھما دیئے اور اس سے کہا کہ ان کو اپنے کام میں لاؤ، سراج واپس گیا اور ہارون کو ساری خبر کہہ سنائی ہارون سن کر کہنے لگا اسی سخاوت کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو فارغ کر لیا ہے اور اپنی کمر کو مضبوط تر کیا ہے۔

۱۳۴۹۵-محمد بن ابراہیم، ابوصقر زاہر بن محمد، منصور بن عبدالعزیز، محمد بن اسماعیل حمیری، اسماعیل حمیری سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کو جب ہارون الرشید کے ہاں لے جایا گیا امام شافعی رحمہ اللہ نے ہارون کے پاس بشر مریسی کو دیکھا اور اس کے ساتھ مناظرہ کیا حتیٰ کہ بشر کو مغلوب کر دیا ہارون امام شافعی رحمہ اللہ سے بہت متاثر ہوا اور ان کے لئے پچاس ہزار درہم کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ پچاس ہزار لے کر گھر واپس لوٹے لیکن گھر پہنچنے سے پہلے ہی سارے کا سارا مال صدقہ کر چکے تھے۔

۱۳۴۹۶-ابوفضل نصر بن ابی نصر طوسی، ابوحسین علی بن احمد قصری کہتے ہیں ہمارے ایک شیخ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب کسی آدمی کو پراگندہ حالت میں دیکھتے تو بیقرار ہو جاتے ایک مرتبہ قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اس پر ایک گندی میلی کچیلی چادر تھی اور سر کے بال بے رونق حد تک بڑھے ہوئے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو اس کی پراگندگی سے سخت اذیت پہنچی امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ، امام نے غلام کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کیا تمہارے پاس خرچہ ہے؟ غلام نے جواب دیا میرے پاس دس (۱۰) دینار ہیں، فرمایا اسے دے دو، چنانچہ غلام نے دینار اس آدمی کو دے دیئے اور امام شافعی رحمہ اللہ یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔

علی ثیاب لو یباع جمیعها . بفلس لکان الفلس منهن اکثر
وفیهن نفس لو یقاس بمثلها . جمیع الوری کانت اجل واخطر
فماضر نصل السیف اخلاق غمده . اذا کان عضباً حدیث انقذته برا
فان تکن الایام ازرت بیزتی . فکم من حسام فی غلاف تکسرا

یعنی میرے اوپر ایسے کپڑے ہیں کہ اگر وہ سارے کے سارے ایک فلس کے بدلے میں بیچے جائیں تو فلس ان سے زیادہ نکلے گا لیکن ان میں نفس ہے کہ اگر اسکی مثل سے اندازہ لگایا جائے تو ساری مخلوق اجل ثابت ہوگی، چنانچہ نیام کا پرانا ہو جانا تلوار کے لئے باعث ضرر نہیں جب کہ تلوار کاٹنے والی ہو اور اچھی طرح سے نفوذ کر جانے والی ہو پس اگر زمانہ میرے کپڑوں کی خیر خواہی کرے تو کتنی ہی ایسی تلواریں ہیں جو غلاف میں پڑی پڑی ٹوٹ جاتی ہیں۔

۱۳۴۹۷-عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، محمد بن روح، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہرثمہ نے مجھے امیر المؤمنین ہارون الرشید کا سلام پہنچایا اور کہا کہ ہارون نے آپ کے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ہرثمہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس مال اٹھا لایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حجام بلوایا تا کہ بال کٹوائیں حجام جب فارغ ہوا تو اسے پچاس

دینار دیئے پھر ایک کپڑا لیا اور اسکی بہت سی تھیلیاں سی لیں پھر تھیلیوں میں دینار ڈال کر مختلف قریشیوں کے پاس بھیج دیئے ان کو بھی دیئے جو وہاں موجود تھے اور ان کو بھی دیئے جو مکہ میں تھے حتی کہ ان کے پاس تقریباً سو (۱۰۰) دینار باقی رہ گئے۔

۱۳۴۹۸ - عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ میں نے شادی کی تو امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ بیوی کا مہر کتنا مقرر کیا ہے میں نے جواب دیا: تیس دینار پوچھا ان میں سے ادا کتنے کر دیئے ہیں؟ میں نے کہا: چھ دینار ادا کر دیئے ہیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ اپنے گھر کی بالائی منزل پر گئے اور میری طرف ایک تھیلی بھیجی، اسمیں چوبیس دینار پڑے ہوئے تھے۔

۱۳۴۹۹ - ابومحمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمٰن، علی بن عثمان خولانی، مزنی سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا چنانچہ عید کی چاند رات کے موقع پر ایک مرتبہ میں مسجد سے ان کے ساتھ باہر نکلا اور راستے میں میں ان کے ساتھ ایک مسئلہ میں مذاکرہ کر رہا تھا حتی کہ ہم ان کے گھر تک آ پہنچے اتنے میں ان کے پاس ایک غلام آیا اور اس کے پاس ایک تھیلا تھا، کہنے لگا: میرے آقا نے آپ کو سلام کہا اور یہ تھیلا آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے تھیلا لے لیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! ابھی ابھی میری بیوی نے بچہ جنم دیا ہے میرے پاس کچھ نہیں جو اسے بطور خوراک کے دوں امام شافعی رحمہ اللہ نے تھیلا اس کے حوالے کر دیا اور خود خالی ہاتھ گھر میں تشریف لے آئے۔

۱۳۵۰۰ - عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے چنانچہ جب کبھی ہمارے پاس سے ان کا گزر ہوتا اگر مجھے گھر پر پاتے فبہا ورنہ گھر پیغام، چھوڑ آتے کہ محمد جب آئے میرے گھر بھیجنا میں کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک کہ وہ نہ آ جائے، بسا اوقات میں ان کے پاس جاتا جب میں کھانے کے لئے بیٹھ جاتا لونڈی کو فالودہ بنانے کا حکم دیتے حتی کہ فارغ ہونے تک ان کے دستر خوان پر اشیاء کا اضافہ ہی ہوتا رہتا۔

۱۳۵۰۱ - عبدالرحمٰن بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، عمرو بن سواد سرحی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے ان کے ہاتھ سے دینار و درھم اور کھانا ہمیشہ نکلتا رہتا تھا، امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مجھے زندگی میں تین مرتبہ شدید مفلسی سے پالا پڑا حتی کہ میں نے اپنی قلیل و کثیر اشیاء حاجت کو بیچ ڈالا یہاں تک کہ اپنی بیٹی اور بیوی کے زیورات بھی بیچ دیئے میں نے ایسی مفلسی کبھی نہیں دیکھی۔

۱۳۵۰۲ - عبدالرحمٰن، ابومحمد، ابومحمد بستی، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ شاذ و نادر ہی اپنے پاس کسی چیز کو روکے رکھتے تھے۔

۱۳۵۰۳ - محمد بن ابراہیم، ابوبشر دولابی، ربیع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کچھ دراہم دیئے اور کہا: ان کا گوشت خرید لاؤ چنانچہ میں بازار سے مچھلی خرید لایا جب میں واپس پہنچا امام رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: اے ربیع ہم نے تمہیں گوشت لانے کو کہا اور تم مچھلی خرید لائے، میں نے عرض کیا: تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا: فرمایا: اے ربیع آج ہم تمہاری پسند کھاتے ہیں اور کل تم ہماری پسند کھاؤ گے۔

۱۳۵۰۴ - محمد بن ابراہیم، ابوبشر، ابوعبیداللہ بن اخی بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم میرے اس غلام سے تعجب کرتے ہو؟ میں گھر میں داخل ہوا یہ میرے سامنے آیا اور اس نے گردن پر ایک میمنہ اٹھا رکھا تھا، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا: اے میرے آقا: کیا آپ کا قول نہیں ہے کہ جو چیز جس کے قبضہ میں ہو وہ اسکا زیادہ حقدار ہے حتی کہ اسکے خلاف پر کوئی گواہی نہ قائم ہو جائے؟ پس یہ میمنہ میرے قبضہ میں ہے آپ گواہ پیش کریں کہ یہ میمنہ آپ کا ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ہنس کر اسکا راستہ آزاد کر دیا۔

۱۳۵۰۵-عبدالرحمٰن بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تین مرتبہ شدید مفلسی کا شکار ہوا حتی کہ بسا اوقات مجھے مچھلی کے ساتھ کھجور کھانی پڑی۔

۱۳۵۰۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، داؤد، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سخی دل انسان تھے، انہوں نے ایک لونڈی خرید رکھی تھی جو کمال کاریگری کے ساتھ کھانا اور حلوہ وغیرہ پکاتی تھی۔

انہوں نے شرط لگا رکھی تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں جائیں گے چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کچھ علیل تھے وہ ان دنوں عورتوں کے پاس نہیں جاسکتے تھے، پھر ہمارے پاس آتے اور ہم سے کہتے جو چاہو کھاؤ میں نے عمدہ کھانا پکانے والی لونڈی خرید رکھی ہے۔ چنانچہ ہمارے بعض ساتھی لونڈی سے کہتے کہ ہمارے لئے فلاں فلاں چیز پکاؤ اور جو ہمیں چاہیے اسے پکانے کا کہتے وہ بہت خوش ہوتی۔

۱۳۵۰۷-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، محمد بن عباس، ابراہیم بن برید کا بیان ہے میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ حمام میں داخل ہوا ایک حمام سے ان سے قبل نکل آیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ دراز قد اور صاحب جسامت تھے اسی طرح ابراہیم بھی طویل قامت اور صاحب جسامت تھے) چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم کے کپڑے پہن لئے اور ابراہیم نے امام شافعی رحمہ اللہ کے کپڑے پہن لئے تاہم جب امام شافعی رحمہ اللہ اپنے گھر پہنچ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم رحمہ اللہ کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ امام رحمہ اللہ نے خادم کو حکم دے کر کپڑے لپیٹوا کر ایک رومال میں رکھ دیئے اسی طرح ابراہیم رحمہ اللہ نے بھی جب کپڑے دیکھے تو انہوں نے بھی لپیٹ کر رومال میں رکھوا لئے پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف چل دیئے جب دونوں ملے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم کی طرف دیکھ کر مسکرانا شروع کر دیا، ابراہیم کہتے ہیں جب میں نے عصر کی نماز پڑھی تو امام رحمہ اللہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی اچھائی کرے! یہ آپ کے کپڑے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی کہا: یہ آپ کے کپڑے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے کپڑے واپس لینے سے انکار کر دیا اور قسم اٹھائی کہ بخدا میں ان میں سے کچھ واپس نہیں لوں گا، ابراہیم رحمہ اللہ نے دونوں جوڑے لے لئے۔

۱۳۵۰۸-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن اسماعیل، یحیٰ بن علی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سخاوت وکرم دنیا وآخرت کے عیوب کو ڈھانپ لیتے ہیں بشرطیکہ سخی وکریم مرتکب بدعت نہ ہو۔

۱۳۵۰۹-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، یحیٰ بن زکریا نیشاپوری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حاتم طائی سخی آدمی تھا، اشیاء کو ان کی جگہوں میں رکھتا تھا، لیکن تھا بڑا فضول خرچ چنانچہ ایک دن حاتم کے ولد کے پاس اس کے دوست واحباب جمع ہوئے اور اس سے حاتم کی فضول خرچی کی شکایت کی، والد نے کہا! میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا کروں، احباب سے مشورہ لیا کہ اس کے بارے میں کیا حیلہ کرے تاکہ فضول خرچی سے رک جائے؟ دوستوں نے اتفاقاً مشورہ دیا کہ ایک سال کے عرصہ تک اسے کچھ نہ دو چنانچہ حاتم کے والد نے ایک سال تک کچھ نہ دیا، باپ سے بیٹے کی مشقت وتنگی کا ذکر کیا گیا چنانچہ باپ نے اس کے پاس ایک سو سرخ اونٹ بھیجے جب حاتم کو مل گئے اعلان کیا جس نے اونٹ لیا وہ اسی کا ہوا۔

چنانچہ لوگوں نے سارے اونٹ لے لئے، سن کر باپ نے بیٹے کو اپنے پاس بلایا اور کہا: اے بیٹے تم نے کیا کیا؟ حاتم نے جواب دیا: اے ابا جان بخدا! میں بھوک کی غیر معمولی حد تک پہنچ گیا تھا سو جس نے بھی مجھ سے جو چیز مانگی میں نے ضرور دی۔

امام شافعی رحمہ اللہ بحثیت ایک عبادتگزار کے...... مجر رحمہ اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کثرت سے عبادتِ خداوندی کرتے تھے حضورِ قلب اور فکر وعقل کے ساتھ عبادت میں مشغول رہتے۔

۱۳۵۱۰-محمد بن علی بن حسین، حسن بن علی بجصاص، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک کے ہر مہینے میں

ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے اور یہ سب نماز میں پڑھتے تھے۔

۱۳۵۱۱-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ساٹھ مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے، حسن کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیا رمضان کی نماز میں پڑھتے تھے؟ ربیع نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۳۵۱۲-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ میں رمضان کے ساٹھ قرآن ختم کرتا ہوں۔

۱۳۵۱۳-ابو محمد بن حیان، عمرو بن عثمان، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اگر میں جھوٹ بولتا تو اس شئے کے متعلق جھوٹ بولتا کہ جس کی اہل مدینہ اور امام مالک رحمہ اللہ نے مدح کی ہے۔

۱۳۵۱۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو عبداللہ بن عمرو بن عثمان، احمد بن مردک، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہ جھوٹی کھائی اور نہ گناہ کے درپے ہو کر کھائی۔

۱۳۵۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے رات کے تین حصے کر رکھے تھے اول حصہ میں کتابیں لکھنے کا کام کرتے دوسرے حصہ میں نماز پڑھتے اور تیسرے حصہ میں نیند کرتے۔

۱۳۵۱۶-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن شافعی، ابراہیم بن محمد کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، یہ اس لئے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نماز کا اچھا پڑھنا مسلم بن خالد زنجی سے حاصل کیا مسلم نے ابن جریج سے حاصل کیا ابن جریج نے عطاء سے عطاء نے عبداللہ بن زبیر سے اور ابن زبیر نے ابوبکر صدیقؓ سے اور ابوبکرؓ نے نبی ﷺ سے اور نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے۔

۱۳۵۱۷-محمد بن مظفر، ابو حدید عبدالوہاب بن سعد، عباس بن محمد مصری، ابوربیع سلیمان بن داؤد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب درس حدیث دیتے یوں لگتا جیسے وہ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں وہ فصیح وبلیغ انسان تھے، ایک مرتبہ شدید بیمار پڑ گئے کہنے لگے: یا اللہ یہ بیماری اگر تیری رضا کا باعث ہے تو اس میں اضافہ کردے، چنانچہ اس کی خبر ادریس بن یحییٰ خولانی کو ہوگئی انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابو عبداللہ میں اور آپ آزمائش میں مبتلا ہو جانے والے مردوں میں سے نہیں ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے جواباً کہہ بھیجا! اے ابو عمرو! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے عافیت کی دعا کرو۔

۱۳۵۱۸-محمد بن مظفر، جعفر بن عبدالسلام انطاکی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا میں وہاں موجود تھا، امام رحمہ اللہ مجھے کہنے لگے: اے یونس! اس مسئلہ کا جواب دو میں نے عرض کیا سائل نے مسئلہ تو آپ سے پوچھا ہے، پھر کہا! اس مسئلہ کا جواب دو میں نے عرض کیا مسئلہ کی التماس آپ سے کی گئی ہے اس مسئلہ کا جواب بعید ہے لیکن میں اس کی ایک علت سمجھتا ہوں اور مسئلہ کا جواب دینا مکروہ سمجھتا ہوں۔ مجھ سے کسی نے کہا: تم نے یہ بات کہاں سے کردی؟ میں خاموش ہوگیا۔

۱۳۵۱۹-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ اس مرتبہ سے بات کرتے تھے کہ ہم سمجھ نہیں پاتے تھے اور اگر ہم ان کی سمجھ کے مطابق بات کرتے ہم کچھ نہ سمجھ پاتے۔

۱۳۵۲۰-ابو حامد احمد بن محمد بن حسین، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، ہارون بن سعید ایلی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہم سے کہا: اخذت الكتان سنة للحفظ فاعقبنى صب الدم ۔ یعنی میں نے ایک سال تک حافظہ بڑھانے کے لئے کتان کا استعمال کیا مگر اس سے مجھے خون نکل جاتا۔

۱۳۵۲۱-محمد بن ابراہیم، زکریا بن یحییٰ، حرملہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا دو چیزوں کو لوگوں نے چھوڑ دیا ہے (۱)

طب میں غور فکر اور (۲) ستاروں میں غور فکر۔

۱۳۵۲۲- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صفیر، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: خطیہ کی وفات کا وقت جب ہوا تو لوگوں نے اسے وصیت کرنے کو کہا: اس نے جواب دیا: میں مسکینوں کو مانگنے کی وصیت کرتا ہوں، لوگوں نے کہا: بلکہ تم اپنے مال کے بارے میں کچھ وصیت کرو، کہنے لگا! میرا مال میرے ورثاء میں سے مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ لوگوں نے کہا: یہ کیا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو یوں نہیں؟ کہنے لگا: لیکن میں اسی طرح کہتا ہوں اس کو بلالوں گا نہیں، پھر کہنے لگا: مجھے گدھے پر سوار کردو چونکہ جو آدمی گدھے پر سوار ہو کر مرے وہ کریم وشریف ہوتا ہے۔

۱۳۵۲۳- ابومحمد بن حیان، صالح بن محمد، عبداللہ بن محمد بن سوار نسوی، حرملہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جب تم کتاب باندھو تو دائیں ہاتھ میں باندھو چونکہ اگر کوئی آدمی اس کو کھولنے کا ارادہ کرے تو اسے دشواری نہ پیش آئے۔

۱۳۵۲۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن محمد بن یزید، ابو طاہر، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے پیاسے عبادت گزاروں کے لئے تسبیح سے بڑھ کر زیادہ نفع بخش چیز کوئی نہیں دیکھی۔

۱۳۵۲۵- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ایک مرتبہ ایک اعرابی عبدالملک بن مروان کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کیا پھر کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ہمیں انتہائی دشوار سالوں سے واسطہ پڑا ہے چنانچہ پہلے سال ہمارے مال مویشی سب ہلاک ہو گئے دوسرے سال گوشت سوکھ گیا اور تیسرے سال مشقت و دشواری ہڈیوں تک پہنچ گئی سوا گر آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا مال ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دیجئے اور اگر آپ کا اپنا ذاتی مال ہے تو صدقہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: چنانچہ عبدالملک نے اعرابی کو دس ہزار (۱۰،۰۰۰) درہم عطا کئے اور کہا: اگر لوگ اس اعرابی کی طرح اچھی طرح سے سوال کیا کریں ہم کسی کو محروم نہ کریں۔

۱۳۵۲۶- ابومحمد بن حیان، ابوحسن بغدادی، ابن صاعد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے کہ تصوف کی بنیاد سستی اور کاہلی پر رکھی گئی ہے۔

۱۳۵۲۷- ابومحمد بن حیان، نوح بن منصور، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قول دماغ میں بڑھتا رہتا ہے اور دماغ عقل سے بڑھتا رہتا ہے۔

۱۳۵۲۸- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابن روح، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یمن میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو اپنے بدنوں سے گوشت کو الگ کریگی اور پھر بدن کے ساتھ لگائے گی اور اسی لمحے گوشت ان کے بدنوں کے ساتھ جڑ جائے گا اور کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی غذاء دودھ ہے۔

۱۳۵۲۹- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور جمعہ کی طرف سعی کرنا بھی فرض ہے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۳۰- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن، ابراہیم بن فیحون، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے یمن میں لڑکیوں کو کثرت سے حیض میں مبتلا دیکھا۔ محمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ کو مدنیوں کے قول پر تعجب نہیں ہوتا جو کہ انہوں نے ایک انگلی میں دس دو انگلیوں میں بیس اور تین میں تیس اور چار میں چالیس کا قول کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ قول میرے نزدیک ثابت نہیں ہے مگر یہ بات میں جانتا ہوں کہ لوگوں نے اسے اپنی عقلوں سے نہیں لیا ہے۔ یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ قول نہیں کیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں عراق میں ایک آدمی نے میری طرف منسوب کر کے روایت کرنا شروع کر دیا کہ میں نماز میں گنگنانے کو حلال قرار دیتا ہوں، اچانک ایک دن وہ آدمی مجھے مل گیا میں نے اس سے اپنی روایت کے متعلق دریافت کیا کہنے لگا: جی ہاں آپ نے یہ قول کیا ہے بایں طور کہ کوئی آدمی بھول کر سلام پھیر دے اور پھر بھول ہی کر گنگنانے لگ جائے آپ کے نزدیک وہ آدمی بدستور نماز میں ہے اور یاد آنے پر نماز پوری کرے اسکی نماز فاسد نہیں ہوئی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر تو میرے لئے جائز ہے کہ میں تیری طرف منسوب کر کے یوں روایت کروں کہ تم کہتے ہو، کہ کوئی حرج نہیں ہر دو رکعتوں کے بعد عمداً سلام پھیرا جاسکتا ہے۔

۱۳۵۳۱- ابو محمد، عبدالرحمٰن، ابراہیم بن فیجون، ابن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن میں کچھ لوگ ایک عورت کے پاس مہمان بنے عورت نے مہمانوں کے لئے کوئی چیز نکالنی شروع کی، ہم نے کہا ہمارے پاس کچھ نہ کچھ موجود ہے، عورت بولی پھر تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ میرے مہمان بنے اور کھانا اپنا کھاؤ گے؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا بخدا اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم اپنا سامان صحراء میں دیکھو گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کسی عورت کے خیمے میں رات کو پناہ لینی چاہی اور اسکا مہمان بنا یکا یک کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی بکری لیے سامنے سے آرہا ہے۔ جب آنے والے نے مہمان کو دیکھا پوچھا یہ کون ہے؟ عورت نے جواب دیا یہ مہمان ہے چنانچہ آدمی نے بکری دوہی دودھ اور کچھ کھانا لے کر ہمارے پاس آیا چنانچہ اعرابی نے بھی کھایا اور اس رات بھوک کی مشقت سے آزاد رہا۔

۱۳۵۳۲- ابو محمد، عبدالرحمٰن، ابراہیم بن فیجون، مزنی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا گیا تو ان کے ایک تابوت سے ایک پرچی برآمد ہوئی جس پر لکھا تھا ''جب فضل وکرم کی برسات ہو اور کمینگی کا دور دورہ ہو اور سردی بڑھ جائے اور فضاء غبار آلود ہو جائے تو اس وقت بلند بالا پہاڑ کی طرف بھاگ جانا بنی نضیر کے بادشاہ سے بہتر ہے۔

۱۳۵۳۳- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ آدم، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کسی آدمی سے سوال پوچھنا تجھے تعجب میں ڈالے، جب پہلی چیز تیرے نزدیک صحیح ہو تو دوسری میں تجھے شک کیوں گزرے۔

۱۳۵۳۴- ابو محمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم، مزنی کہتے ہیں ایک آدمی نے دوسرے کو سنا اور وہ اپنے کسی بھائی کی مدح کر رہا تھا اس نے کہا: بلاشبہ آنکھ حسن وجمال سے بھر جاتی ہے اور کان بیان سے بھر جاتے ہیں، اس نے دوسرے سے کہا کہ یہ کلام ذرا دہراؤ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر باران رحمت کرے، اس نے کہا جی ہاں، میں دہراتا ہوں لیکن میں تیری آنکھوں میں گر نہ جاؤں اور نہ تیری نکایت ہو اور نہ ہی اسکا تزکیہ ہو۔ وسمعت الشافعی یقول: ماا حد ینجم الالہ من یمدح و من یذم فاذالم یکن بد فکن من اھل طاعۃ اللہ

۱۳۵۳۵- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک مرتبہ ربیعہ کے پاس کھڑے ہو کر ایک اعرابی نے فصیح وبلیغ کلام میں بات کی اور مسجع کلام پیش کیا، ربیعہ کو اسکا کلام بہت ہی عجیب لگا، کہنے لگا: اے اعرابی تم لوگ اپنے ہاں کے بلاغت کہتے ہو؟ اعرابی نے جواب دیا: جس قسم کا کلام تم کرتے ہو اسکے خلاف کو، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ربیع سے زبانی غلطی سرزد ہو جاتی تھی، فرمایا! جو بھی اسکی کلامی غلطی پر ہنستا اسے برا بھلا نہیں کہتا تھا۔

۱۳۵۳۶- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں جب عام لوگ ایک آدمی کو دوسرے کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھیں اور پہلے آدمی کی آواز بلند ہو رہی ہو اور دوسرے پر ہنس رہا ہو سمجھ لو کہ وہ اسے بے وقوف بنا رہا ہے''۔

ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے قرأت پر رونے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے آیت کریمہ'' فاذالقیتم الذین

کفروا فضرب الرقاب ''جب تم کافروں سے ملوتو ان کی گردنیں مارو'' (محمد) تلاوت کی سن کر ایک آدمی رونے لگا، اس سے کسی نے کہا: اے بے وقوف یہ کوئی رونے کا مقام ہے۔

۱۳۵۳۷- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مقلاص سے کہا: اے ابوعلی کیا تم چاہتے ہو کہ احادیث حفظ کرلو اور فقیہ بن جاؤ؟ افسوس! تم اس سے کتنے دور ہو چکے۔

۱۳۵۳۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، ربیع کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کوئی مسئلہ پوچھنے لگا امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم صنعاء کے رہنے والے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، فرمایا: شاید تم لوہار ہو؟ اس نے کہا جی ہاں، اسی طرح ایک مرتبہ ان کے پاس مصر سے ایک آدمی آیا اور اس نے جمعہ کے کپڑے پہن رکھے تھے اس نے امام رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: کیا تم نساج (کپڑا بننے والا) ہو؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس مزدور ہیں (یعنی ہوں نساج لیکن کام مزدوروں سے کرواتا ہوں)

۱۳۵۳۹- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوبکر محمد بن بشر بن عبداللہ عکبری مصری، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا اور میرے پاس مزنی اور ابویعقوب بویطی بھی بیٹھے ہوئے تھے امام شافعی رحمہ اللہ نے ہماری طرف دیکھا اور مجھے کہا: کیا تم حدیث گوئی میں مرے جا رہے ہو؟ مزنی سے کہا: یہ آدمی ہے کہ اگر شیطان ہم سے مناظرہ کرے تو اسے زچ و مغلوب کرلے۔ ابویعقوب سے کہا: تم تو بس لوہے میں مرے جا رہے ہو۔

۱۳۵۴۰- عبداللہ بن احمد محمد بن یوسف، ابونصر مصری، سعید بن عمرو بردعی، محمد بن ابراہیم ابوشیخی قتیبہ بن سعید، حمیدی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اچانک ادھر سے ایک آدمی کا گزر ہوا، امام محمد رحمہ اللہ نے امام شافعی سے کہا: اپنی حفاظت کیجئے، امام شافعی رحمہ اللہ بولے مجھے اس کے معاملہ میں شک میں ڈال دیا ہے یا تو یہ بڑھئی ہے یا درزی، حمیدی کہتے ہیں میں جلدی سے اٹھ کر اس آدمی کے پاس گیا اور کہا: تمہارا پیشہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں پہلے بڑھئی تھا اور اب درزی ہوں۔

۱۳۵۴۱- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صفیر، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا عقلمند وہ نہیں جسے خیر وشر میں اختیار دیا جائے اور وہ خیر کا انتخاب کرے لیکن عقلمند وہ ہے جسے دو شروں کے درمیان اختیار دیا جائے اور وہ ان میں سے جو آسان تر ہو اس کا انتخاب کرے۔

۱۳۵۴۲- احمد، محمد، ربیع سے مروی ہے کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ایک دینار کی خوشبو خریدی جب انھیں دی مجھ سے پوچھا: تم نے کس سے خریدی ہے؟ میں نے کہا: فلاں عطر فروش سے جو کہ وضو خانے کے سامنے بیٹھا ہوا ہے، کہا: وہ کون؟ میں نے کہا: سرخ رنگ اور نیلگوں آنکھوں والا، امام نے کہا: سرخ رنگ اور نیلگوں آنکھوں والا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا! جاؤ اور اسے واپس کرو۔

۱۳۵۴۳- ابواحمد غطریفی، موسیٰ فارسی، اسحٰق بن ابی عمران شافعی حرملہ کہتے ہیں ایک دن میں امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے خوشبو خرید لایا، خوشبو کے بارے میں کچھ بحث مباحثہ چل پڑا، کہا یہ خوشبو تم نے کس سے خریدی ہے اس کی صفت کیا ہے؟ میں نے کہا: سرخ رنگ کا آدمی ہے فرمایا: خوشبو اسے واپس کردو مجھے سرخ رنگ والے سے کبھی بھلائی کی توقع نہیں ہوئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کے بدن میں کسی آفت (بیماری وغیرہ) کے اثرات ہوں اس سے بچو۔

۱۳۵۴۴- محمد بن ابراہیم، عمر بن عثمان بن حارث مصیصی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوسج (جسکی صرف ٹھوڑی پر بال ہو) خبیث ہے اور نیلگوں آنکھوں والا آدمی بھی خبیث ہے،

۱۳۵۴۵-محمد، عمر، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا کیا تم عراق میں گئے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا: فرمایا: پھر تو تم نے دنیا دیکھی ہی نہیں۔

۱۳۵۴۶-احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خلال، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے جس آدمی میں مروت نہ ہو علم اسکی مروت ہے۔

۱۳۵۴۷-احمد، ابوبکر، مزنی، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا'' لولا ان اللہ عزوجل اعان علی غرامۃ الصبیان لمحابۃ المؤذنین ماانکسرت'' (عبارت میں نقص ہے جسکی وجہ سے مفہوم واضح نہیں سہولت کے خاطر عبارت ہی ہدیہ قارئین ہے)

۱۳۵۴۸-احمد، ابوبکر، مزنی سے مروی ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی کو پوشیدہ طور پر نصیحت کی بلاشبہ اس نے اپنے بھائی کی خیر خواہی اور بھلائی چاہی اور جس نے اپنے بھائی کو علانیہ طور پر نصیحت کی اس نے بھائی کو رسوا کیا اور اس سے خیانت کی۔

۱۳۵۴۹-عبداللہ، احمد، ابونصر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قحط والے سال ہم مکہ سے نکل پڑے ابھی ہم راستے پر تھے کہ ہمیں اونٹ پر سوار ایک آدمی پیش ہو گیا ہم نے کہا: اس آدمی کے پاس کون جائے گا جو ہمارے عیال کے بارے میں اس سے پوچھ گچھ کرے؟ سوار کی طرف ایک آدمی اٹھ گیا پس ہمارا آدمی اس کے پاس تھوڑی دیر سوال و جواب کر کے فوراً واپس آ گیا اور پھر ہمیں بہت ساری باتیں سنانی شروع کر دیں ہم نے کہا: شتر سوار سے تم نے چند باتیں کیں اور ہمیں پورے دن سے باتیں سنائے جا رہے ہو اس نے کہا: شتربان نے مجھے اصل بتا دی تھی میں تمہیں اسکی تفسیر کر کے سنا رہا ہوں۔

۱۳۵۵۰-عبداللہ، احمد، ابونصر، اسد بن عفیر، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حماد بربری مکہ میں ہمارا والی تھا ارباب حکومت نے اسکی ولایت میں یمن کا بھی اضافہ کر دیا، میں نے اپنی والدہ سے کہا: میں نہیں جانتا ہوں کہ اس آدمی کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جا رہا پہلے اسے مکہ کا والی بنایا گیا اور پھر یمن بھی اس کی دسترس میں دے دیا گیا، میری والدہ کہنے لگیں: پتھر جب بلند ہو جاتا ہے بہت جلد زمین پر گر جاتا ہے، میں نے کہا! اے امی جان! رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کمینہ ولد کمینہ قوم کا سربراہ نہ بن جائے۔ والدہ بولیں: اے بیٹے! کہاں ہے کمینہ ولد کمینہ؟ اللہ تعالیٰ کمینہ ولد کمینہ پر رحم فرمائے طویل عرصہ سے ان کا سلسلہ چلا آ رہا ہے۔[۱]

۱۳۵۵۱-عبداللہ، ابونصر، وہب کے بھتیجے ابو عبداللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ اشعار پڑھتے سنا۔

وانطقت الدراھم بعد صمت — اناسا بعد ما کانوا سکوتا

دنیاداری نے لوگوں کو خاموشی کے بعد پھر گویا بنا دیا ہے حالانکہ وہ خاموش ہو چکے تھے۔

فما عطفوا علی احد بفضل — ولا عرفوا لمکرمۃ ثبوتاً

فضل و کرم کے ساتھ کسی پر مہربان نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی شرافت کے معترف ہیں۔

۱۳۵۵۲-محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن میمون صواف، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا نبی ﷺ کی حدیث'' جو قرآن مجید کو گنگنا کر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے'' کے بارے میں فرمایا: حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید کو گا بجا کر پڑھا جائے بلکہ

۱۔ المطالب العالیۃ ۴۵۶۵۔ والبدایۃ والنہایۃ ۶/۲۸۰۔

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کو خوف حزن کے ساتھ پڑھا جائے۔[1]

(حدیث بالا کا علماء نے ایک اور مطلب بھی بیان کیا ہے وہ یہ کہ قرآن مجید کو تجوید کے قواعد کی رعایت رکھ کر پڑھا جائے اور ترتیل کے ساتھ اچھی آواز سے پڑھا جائے)

۱۳۵۵۳- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن قشیری، یحییٰ بن ایوب علاف، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے جنات کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہم اس کی گواہی کو باطل قرار دیں گے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے" انه یراکم هو وقبیله من حیث لا ترونهم "(اعراف: ۲۷) بلاشبہ شیطان اور اسکا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے ہو۔

۱۳۵۵۴- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث القتات کہتے ہیں کہ میں نے ابن ادریس الشافعی کو کہتے سنا: ہم نے ایک آدمی کے علاوہ کوئی موٹا عقلمند نہیں دیکھا۔

۱۳۵۵۵- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث قتات سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عباسؓ نے ایک آدمی سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ آدمی نے انھیں بتایا پھر ابن عباسؓ نے ایک دور کی چیز دکھائی اور اس کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ آدمی نے کہا: میری نظر اس تک پہنچتی ہی نہیں ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا: جس طرح تیری نظر کے لئے ایک حد مقرر کی گئی ہے اسی طرح تیری عقل کے لئے بھی ایک حد مقرر کی گئی ہے۔

۱۳۵۵۶- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد، محمد بن ریان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دماغ میں قول کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور دماغ میں عقل سے اضافہ ہوتا ہے۔

۱۳۵۵۷- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوحسن بن قتات، محمد بن ابی یحییٰ، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عقلمند آدمی تصوف میں نہ آئے اس پر ظہر کا وقت بھی نہیں گزرے گا حتی کہ احمق ہو جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے مدینہ میں تین عجیب باتیں دیکھی ہیں چنانچہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک مد گٹھلیوں (مد ایک چھوٹا پیمانہ جو سیر بھر کا ہوتا ہے) میں مفلس قرار دیا گیا، قاضی نے اسے مفلس قرار دیا تھا۔ میں نے ایک بوڑھے سن رسیدہ آدمی کو دیکھا اس نے اپنی ڈاڑھی وغیرہ کو خضاب میں رنگ رکھا تھا کہ وہ گلوکاروں کے گھروں میں گانے بجانے کی تعلیم دینے کے لئے پاپیادہ چل رہا تھا لیکن جب نماز کے لئے حاضر ہوتا تو بیٹھ کر نماز پڑھتا۔ میں نے ایک تنگدست کو بائیں ہاتھ کے ساتھ کتابت (لکھائی) کرتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ کتابت کرتا تھا کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کتابت کرنے والے پر بھی سبقت کی جائے۔

۱۳۵۵۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں عراق میں کیا ہے رجال کے لئے تو مصر اصل ٹھکانا ہے حتی کہ میں مصر آیا اور میں ایک بچے کی مانند تھا میرے اندر کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی تھی میں مسلسل مصر میں رہا حتی کہ میرے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک عورت زہریہ بنت ابی زرارہ زہری سے شادی کی اور پھر بعدِ دخول اسے طلاق دے دی۔

۱۳۵۵۹- محمد بن عبدالرحمٰن، ابورافع اسامہ بن علی بن سعید، علی بن عمرو افریقی، ابوعثمان بن محمد بن ادریس شافعی سے مروی ہے کہ میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا: عدالت مصر میں باقی شہروں میں قضاء سے بہتر ہے۔

۱۳۵۶۰- محمد بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ، ابوطیب احمد بن روح، ابراہیم بن زیاد ایلی، بویطی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ

۱- صحیح البخاری ۹/۱۸۸. وسنن ابی داؤد ۱۴۶۹. ۱۴۷۰، ۱۴۷۱. ومسند الامام احمد ۱/۱۷۲، ۱۷۵. والسنن الکبری ۲/۵۴. ۱۰/۲۲۹. والمستدرک ۱/۵۶۹، ۵۷۰. ومشکاۃ المصابیح ۲۱۹۴. وفتح الباری ۸/۵۸۴، ۹/۶۹.

اللہ مصر میں ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ یہاں زبیدہ بن امام رحمہ اللہ کے پاس عمدہ قسم کی چادروں اور جوڑوں کی ایک گٹھڑی بھیجا کرتی تھی لیکن امام شافعی رحمہ اللہ سب کپڑے لوگوں میں تقسیم کردیتے تھے۔

۱۳۵۶۱- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، ابوتراب محمد بن سہل طوسی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقت میں علم دو ہی ہیں علم ابدان اور علم ادیان (یعنی علم طب اور علم دین)

۱۳۵۶۲- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوفضل محمد بن ہارون بن اسباط، علی بن عثمان، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دو چیزوں سے لوگ غافل ہیں طب میں غور وفکر کرنے سے اور نجوم سے استفادہ کرنے سے (یعنی علم طب اور فلکیات سے لوگ غافل ہیں)

۱۳۵۶۳- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوبکر بن محمد رمضان زیات، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تعجب ہے اس آدمی پر جو حمام میں داخل ہو پھر کھائے نہیں وہ کیسے زندہ رہے گا تعجب ہے جو پچھنے لگوائے اور پھر اسی وقت کھا بھی لے وہ کیسے زندہ رہے گا۔

۱۳۵۶۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن آدم الخولانی، یحییٰ بن عثمان حرملۃ سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی کو کہتے سنا: تعجب ہے اس شخص پر جو انڈے کے ساتھ عشائیہ کھا کر سو جائے اور مرنے کی پرواہ نہ کرے۔

۱۳۵۶۵- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن سہل السباہی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے کوئی مسئلہ دریافت کیا ہو جس میں کوئی نظر ہو مگر اس کے چہرے میں کراہت کے اثرات نمایاں ہوتے تھے بجز امام محمد بن حسن کے۔

۱۳۵۶۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر ایک آدمی نے کھجور منہ پر رکھی پھر اپنی بیوی سے کہے اگر میں اس کھجور کو کھاؤں یا پھینک دوں تجھے طلاق ہے اسکا حل یہ ہے کہ آدھی کھجور کھائے اور آدھی پھینک دے۔

۱۳۵۶۷- عثمان بن محمد بن عثمان عثمانی، محمد بن ابراہیم دیباجی، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن محمد بن عقیل، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں ایک دن میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ایک حدیث کے متعلق مذاکرہ کیا میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، فرمایا: یہ حدیث تمہیں کس نے سنائی ہے؟ میں نے جواب دیا: آپ نے سنائی ہے فرمایا: کونسی کتاب میں؟ میں نے کہا: فلاں کتاب میں، فرمایا: حدیث اس طرح میں نے تمہیں نہیں سنائی حدیث تو یوں ہے جس طرح میں نے تمہیں ابھی سنائی تم زندوں سے روایت کرنے سے پرہیز کرو۔ (یعنی جو محدث زندہ ہو اس کی بیان کردہ حدیث کو آگے نہ بیان کرو جب مر جائے پھر بیان کرو)

۱۳۵۶۸- حسن بن سعید بن جعفر، ابوالقاسم زیات، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس کو غصہ دلایا گیا اور وہ غصے نہ ہو وہ گدھا ہے اور جسکو راضی کیا گیا مگر وہ راضی نہ ہو وہ بھی گدھا ہے۔

۱۳۵۶۹- ابوحسن عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، زبیر بن عبدالواحد، عمر بن فہد ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے غصہ دلایا گیا اور وہ غصے نہ ہو وہ گدھا ہے اور جسے راضی کیا گیا مگر وہ راضی نہ ہو وہ شیطان ہے۔

۱۳۵۷۰- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، احمد بن سلمہ بن عبداللہ نیشاپوری ابوبکر وراق، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اہل فارس کی کتابوں کی طلب میں یمن گیا وہاں میں نے اہل فارس کی کتابیں لکھیں اور جمع کرلیں پھر جب میری واپسی کا وقت قریب ہوا اور میں چل پڑا، راستے میں ایک آدمی کے پاس سے میرا گزر ہوا وہ آدمی اپنے گھر کے صحن میں احتباء کیے بیٹھا ہوا تھا، نیلگوں آنکھوں والا ابھری ہوئی پیشانی اور اسکی ڈاڑھی پر بال نہیں تھے، میں نے اس سے پوچھا کیا مجھے قیام کے لئے ٹھکانا مل سکتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہی صفت فارسیوں کے اندر سب سے گندی صفت ہے، چنانچہ اس

نے مجھے اپنے ہاں جگہ دی اور میرا خوب بڑھ چڑھ کر اکرام کیا جتنا کہ ایک کریم آدمی کر سکتا ہے، اس نے رات کو میرے پاس کھانا، خوشبو، سواری کا چارہ، بچھونا اور لحاف بھیجے لیکن میں رات بھر کروٹیں بدلتا رہا اور رہ رہ کر میرے دل میں خیال آتا کہ میں ان کتابوں کو کیا کروں گا جب میں اتنی اچھی صفت اس آدمی میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے سوچا کہ یہ کتنا اچھا اور کریم آدمی ہے لہذا میں ان کتابوں کو پھینک دوں گا۔ جب میں صبح کو اٹھا غلام سے سواری پر زین کسنے کو کہا، غلام نے زین کسی میں سوار ہوا اور میزبان کے پاس سے گزرتے وقت تھوڑی دیر کھڑے ہو کر کہا، جب تم مکہ آؤ اور مقام ذی طویٰ کے پاس سے گزرو وہاں محمد بن ادریس شافعی کے بارے میں ضرور پوچھنا، اس آدمی نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہارے باپ کا آزاد کردہ غلام ہوں؟ میں نے کہا نہیں، کہا: کیا تم نے مجھ پر احسان کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں کہا: گزشتہ رات جو میں نے تمہارے تکلفات کئے ان کا بدل کہاں ہے؟ میں نے کہا: وہ کیا؟ بولا: میں تمہارے لئے دو درہم کا کھانا۔ اتنے درہم کا سالن، تین درہم کی خوشبو، تمہاری سواری کے لئے دو درہم کا چارا خرید لایا ہوں نیز دو درہم بچھونے اور لحاف کا کرایہ بھی ہے میں نے غلام کو سب قرض کی ادائیگی کا کہا، اور اس آدمی سے پوچھا: کیا کوئی اور قرض بھی میرے ذمہ باقی ہے؟ بولا: گھر کا کرایہ سو میں نے تمہارے لئے وسعت پیدا کی اور اپنے آپ کو تنگی میں رکھا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ان کتابوں پر رشک آیا پھر میں نے اس کے بعد آدمی سے کہا: کیا تمہارا کچھ اور حق بھی باقی ہے؟ بولا: چلو جاؤ اللہ تمہیں رسوا کرے تم سے زیادہ شریر میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۵۷۱- عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابو حاتم، حرملہ، شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کانے، بھینگے، لنگڑے، کبڑے، سرخ و زرد گہرے رنگ والے اور جسکی ڈاڑھی کے بال صرف ٹھوڑی پر ہوں ان سے بچو اور ہر وہ آدمی جس کے بدن میں کسی آفت کا اثر ہو اس سے بچو اسی طرح جسکی خلقت میں نقص ہو اس سے بھی بچو چونکہ ان میں ہلاکت ہے اور ان کے ساتھ اختلاط میں تنگدستی ہے۔

ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا! یہ لوگ خبث والے ہیں۔ ابو محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں! جب ان لوگوں کے بدن میں پیدائشی نقص و آفت ہو اس وقت ان سے بچو اور اگر ان میں نقص پیدائشی نہ ہو بلکہ بعد میں کسی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو تو پھر ان کے ساتھ اختلاط کرنے میں کوئی ضرر نہیں۔

۱۳۵۷۲- عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی کتاب کو دیکھو کہ اس میں اصلاح و الحاق ہو تو اس کی صحت کی گواہی دے دو۔

۱۳۵۷۳- عبدالرحمٰن، ابو محمد، ابو حرملہ، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کے بارے میں معلوم کرنا چاہو آیا کہ وہ کاتب ہے کہ نہیں ہے؟ دیکھو وہ اپنی دوات کہاں رکھتا ہے اگر وہ دوات بائیں جانب یا اپنے سامنے رکھتا ہے تو جان لو کہ وہ کاتب نہیں ہے۔

۱۳۵۷۴- عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابو نصر مصری، ابو عبید احمد بن عبدالرحمٰن بن اخی ابن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بنو کنانہ کا ایک آدمی حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس گیا، حضرت معاویہؓ نے پوچھا کیا تم بدر میں موجود تھے؟ کہا جی ہاں، پوچھا: اس وقت تم کتنے ایک تھے؟ کہا: میں اس وقت موٹا تازہ نوجوان لڑکا تھا،، مجھے سنایئے بدر میں تم نے کیا دیکھا اور کیا پایا؟ کہا: ہم حاضر غیب کی طرح تھے، ہم نے کوئی قریبی کامیابی نہیں دیکھی، کہا: مجھے بتایئے جو کچھ آپ نے دیکھا: میں نے جلد باز لوگوں میں علی بن ابی طالب کو دیکھا جو کہ اس وقت نوجوان لڑکے بہادر شیر دں، عبقری صفت کے مالک تھے اور جلدی سے گھوم جاتے تھے جو بھی ان کے سامنے ثابت قدمی دکھاتا اسے فوراً قتل کر دیتے، جس چیز پر تلوار چلاتے اسے چکنا چور کر دیتے میں نے لوگوں میں ان جیسا کوئی نہیں دیکھا جب حملہ کرتے تو زوردار حملہ کرتے، فوراً دوسری طرف متوجہ ہو جاتے یوں لگتا جیسا کہ وہ چکر باز لومڑی ہوں، گویا ان کی گدی میں دو آنکھیں ہیں، ان کی چھلانگ نیل گائے کی سی چھلانگ ہوتی تھی، جس چیز کے سامنے آتے اسے ہلاکر رکھ دیتے، جس نے ان کا سامنا کیا

مگر اسکی ماں نے اسے گم پایا، اندھا دھند شجاع تھے، اپنے سامنے سے حملہ کرتے تھے پیچھے نہیں دیکھتے تھے، کسی نے کہا یہ تو محمد ﷺ کے چچا حمزہ بن عبدالمطلب تھے، کہا: پھر تم نے کیا دیکھا؟ کنانی نے جواب دیا جو کچھ میں نے آپ سے کہہ دیا وہ دیکھا نیز میں نے آپ کے دار عتبہ اور آپ کے ماموں ولید کو بھی قتل ہوتے دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ کے خاندان کے جو لوگ حاضر تھے انھیں معاف نہیں کیا گیا، سو جب شکست ہوئی تو میں تیز بھاگنے والوں میں سے تھا، کہا: تم کہاں چلے گئے، جواب دیا: میں اس وقت نہیں چلا جب تک کہ ایک بلند جگہ دیکھ نہ لی، میں بھاگنا اچھی طرح جانتا تھا، جیسا کہ بھاگنے ہی میں تمہارے باپ نے بھلائی سمجھی چونکہ اسی نے تمہارے دادا، ماموں اور بھائی کے بچھاڑے جانے سے نصیحت حاصل کر لی تھی، حضرت معاویہؓ نے کہا: تم بہت سخت کلام کرتے ہو، کنانی نے کہا: میں بھی تو بھاگنے والوں میں سے تھا، حضرت معاویہؓ بولے: تم تو قریش سے بغض رکھتے ہو، کہا: جو بغض کے اہل ہوں گے ہم ان سے بغض ہی رکھیں گے، پوچھا: بغض کے اہل کون لوگ ہیں؟ کنانہ نے کہا: جس نے قرابت و رشتہ داری کو توڑا، مال غنیمت کو ترجیح دی وغیرھا، حضرت معاویہؓ نے کہا: تم سے خاموشی اختیار کر لینا ہی بہتر ہے، کنانی نے کہا: خاموشی آپ کے لئے زیادہ مناسب ہے، حضرت معاویہؓ نے کہا چلو میں نے خاموشی کر لی، چنانچہ معاویہؓ خاموش ہو گئے۔

۱۳۵۷۵- حسن بن سعید بن جعفر، ابو القاسم زیات، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جس کو بھی اس کے مرتبہ سے بلند کیا مگر وہ ضرور بلندی کے بقدر پست ہوا ہے۔

۱۳۵۷۶- حسن بن سعید بن جعفر، محمد بن زغبہ، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم نے دوسرے حکیم کو لکھا: اے میرے بھائی! تمہیں علم عطا کیا گیا ہے لہذا اپنے علم کو گناہوں کی تاریکی میں آلودہ نہیں کرنا ورنہ آپ تاریکی میں پڑے رہ جائیں گے جس دن اہل علم اپنے علم کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہوں گے۔

۱۳۵۷۷- حسن بن سعید، محمد بن زغبہ، یونس بن عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے شافعی کو کہتے سنا: علم کی فضیلت کے لئے یہ کافی ہے کہ جو شخص صاحب علم نہیں ہے وہ بھی اہل علم کہلوانا پسند کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور جہالت کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جاہل بھی اپنے کو جاہل نہیں کہلوانا چاہتا اور اس پر غضب ناک ہوتا ہے

۱۳۵۷۸- محمد بن عبدالرحمن، احمد بن محمد بن حارث و ابراہیم بن میمون صواف، محمد بن ابراہیم جنادحسن بن عبدالعزیز جروی سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں عراق میں اپنے پیچھے ایک چیز چھوڑ آیا ہوں جسے زنادقہ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور وہ اسے تعبیر کا نام دیتے ہیں اور اس میں مشغول ہو کر قرآن سے غافل رہتے ہیں۔

۱۳۵۷۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن محمد بن بجلی، حسن بن ادریس حلوانی سے مروی ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی موٹا آدمی کامیاب نہیں ہوا بجز محمد بن حسن رحمہ اللہ کے۔

کسی نے کہا وہ کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ عقلمند آدمی دو خصلتوں سے خالی نہیں رہ سکتا یا تو وہ اپنی آخرت کے لئے غمزدہ ہوگا یا اپنی دنیا و معیشت کے لئے غمزدہ ہوگا اور چربی غم کے ساتھ جسم پر نہیں چڑھتی۔

پس جب کوئی آدمی دونوں چیزوں سے خالی ہو تو وہ چوپاہوں کی حد میں چلا جاتا ہے اور اس پر چربی چڑھ جاتی ہے۔

۱۳۵۸۰- محمد بن ابراہیم بن احمد، محمد بن سعید بن محمد طحان، حارث بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم، یحییٰ بن زکریا سے مروی ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف سے کہا: ہر آدمی اپنے عیوب سے باخوبی واقف ہوتا ہے، پس اپنے نفس کے عیب بیان کر اور کوئی نہ چھپا، حجاج بولا: اے امیر المؤمنین! میرے نفس میں بے جا احراز کینہ اور حسد ہے، عبدالملک بولا تب تو تیرے اور شیطان کے درمیان ضرور کوئی نہ کوئی نسبت ہے، حجاج نے کہا: اے امیر المومنین

شیطان جب مجھے دیکھے گا تو میرے ساتھ صلح کر لے گا، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حسد عنصر و مادہ کی ملامت، طبائع کی عداوت، اختلاف ترکیب، مزاج کے فساد اور عقل کی کمزوری سے ہوتا ہے حسد کرنے والے کی حسرتیں کبھی ختم نہیں ہوتی ہیں اور وہ درجات و مراتب کو معدوم کر دیتا ہے۔

۱۳۵۸۱-محمد بن ابراہیم، محمد بن قاسم صبونی بغدادی، محمد بن حسن بن سماعہ، نشہل بن کثیر، کثیر سے مروی ہے ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ ہارون کے حجرے میں داخل ہوئے تاکہ انھیں امیر المؤمنین کے پاس جانے کی اجازت مل جائے ان کے ساتھ ہارون کا خادم سراج بھی تھا، سراج نے انھیں ابو عبدالصمد جو کہ ہارون کی اولاد کا مؤدب و معلم تھا کے پاس بٹھا دیا۔ سراج نے امام سے کہا: اے ابو عبداللہ یہ امیر المؤمنین کی اولاد کا مؤدب ہے آپ مؤدب کو اولاد کے بارے میں کچھ وصیت کر دیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابو عبدالصمد کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: تم سب سے پہلے امیر المؤمنین کی اولاد کی اصلاح کا خیال رکھو اور ان کی اصلاح تمہاری اصلاح سے وجود میں آئے گی چونکہ ان کی آنکھیں تمہاری آنکھوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں لہٰذا ان کے نزدیک وہی چیز اچھی ہوگی جسکو تم اچھا سمجھو گے اور ان کے نزدیک وہی چیز قبیح ہوسکتی ہے جسے تم ترک کر دو گے۔ انھیں کتاب اللہ کی تعلیم دو اور ان پر زبردستی نہ کرو کہیں وہ اکتا نہ جائیں اور انھیں ویسے ہی لاپرواہ نہ چھوڑ دو کہ کتاب اللہ کو بالکل ہی ترک کر دیں پھر انھیں اشعار سناؤ اور اس کے بعد انھیں علم حدیث سے سرفراز کرو نیز انھیں ایک علم سے دوسرے علم کی طرف نہ لے جاؤ بایں طور کہ ابھی پہلے علم میں انھیں رسوخ حاصل نہ ہوا ہو چونکہ کانوں میں بے ہنگم کلام فہم کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۳۵۸۲-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن بشر بیری، ربیع سے مروی ہے کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا اچانک ایک آدمی آیا اور کوئی بات کی امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھا۔

جنون مجنون لست بواجد طبیبا یداوی من جنون جنون.

جس پاگل کو دائمی جنون ہو میں اس کے لئے کوئی ایسا طبیب نہیں پاتا ہوں جو دائمی جنون سے اسکا علاج کرے۔

۱۳۵۸۳-محمد بن ابراہیم بن علی، عبداللہ بن سندہ بن ولید، بحر بن نصر سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ لوگ آپ کو شیعی کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

ومازال کتمانیک حتی کأنني لرجع جواب السائلی عنک اعجم

لاسلم من قول الوشاة تسلمی سلمت وهل حی علی الناس یسلم

لگاتار معاملہ تجھ سے پوشیدہ رہا حتی کہ میں تیرے سائل کے جواب دینے سے قاصر ہوں، تاکہ چغلخوروں کی بات سے سلامت رہوں اور تو بھی سلامت رہے، کیا کوئی زندہ ہے جو لوگوں سے سلامت رہا ہو۔

۱۳۵۸۴-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان، نے بویطی رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا بویطی اس وقت جیل میں بند تھے، لکھا کہ: غرباء کے ساتھ اپنے اخلاق کو اچھا رکھ اور جیل میں بند قیدیوں کے ساتھ اپنے نفس کو مانوس کر لو چونکہ میں نے اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے۔

اهین لهم نفسي واکرمها بهم ولاتکرم النفس التی لاتهینها.

میں اپنے دوستوں کیلئے اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہوں لیکن نفس کو ان سے عزت ملتی ہے اور جس نفس کو تم نے ذلیل نہیں کیا اس کا اکرام مت کرو۔

۱۳۵۸۵-محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث قتات مصری،، ربیع بن سلیمان نے بویطی رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا کہ پردیسیوں کے

لئے اپنے نفس کو قائم رکھو اور اپنے اخلاق کو اپنے اہل کے لئے اچھے رکھو میں اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنتا ہوں۔

اهين لهم نفسی لكی يكرمونها   ولن تكرم النفس التي لاتهينها.

میں اپنے نفس کو دوستوں کے لئے ذلیل کرتا ہوں تا کہ وہ میرے نفس کا اکرام کریں جس نفس کو تم نے ذلیل نہیں کیا اسکا اکرام بھی مت کرو۔

اور میرا گمان ہے شاید یہ میرا آخری خط ہو آپ کی طرف، چونکہ تم نے ایک بات لکھی ہے کہ مجھے امیر المؤمنین کے پاس داخل کیا جائے سوا گر میں اس کے پاس چلا گیا تو میں سچ کہوں گا نیز سارے لوگ میرے معاملہ میں بری ءالذمہ ہیں مگر دو آدمی خویلد اور ایک دوسرا آدمی۔

۱۳۵۸۶-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع کہتے ہیں ابو یعقوب بویطی رحمہ اللہ نے میری طرف خط لکھا اور وہ مجھ سے اصرار کر رہے تھے کہ میں غریب طلباء کے ساتھ اپنے نفس کو ٹکائے رکھوں، چونکہ وہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں سننے آئے ہیں۔ نیز مجھ تلامذہ کے ساتھ حسن اخلاق کی تاکید کی، اور کہا کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کو اکثر یہ شعر کہتے ہوئے سنتا رہا ہوں۔

اهين لهم نفس لكی يكرمونها   ولن تكرم النفس التي لاتهينا

۱۳۵۸۷-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر رکھی تھی جسکے ساتھ اس آدمی کو ایک عرصہ بیت چکا تھا، اس نے ایک نوجوان لونڈی کے ساتھ نئی نئی شادی کر دی چنانچہ لونڈی جب بھی سابقہ عورت کے دروازے پر گزرتی یہ شعر پڑھتی۔

وماتستوی الوجلان رجل صحيحة   ورجل رمى فيها الزمان فشلت.

دو ٹانگیں برابر نہیں ہو سکتیں جن میں سے ایک صحیح وتندرست ہو اور دوسری میں لنگڑا پن آ جائے اور پھر شل ہو کر رہ جائے۔

پھر جب دروازے کے پاس سے گزرتی تو یہ شعر پڑھتی۔

ومايستوی الثوبان ثوب به البلا   وثوب بايدى البائعين جديد.

دو کپڑے برابر نہیں ہو سکتے کہ ان میں سے ایک میں بوسیدگی سرایت کر گئی ہو اور دوسرا بالکل نیا ہو اور بیچنے والوں نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہو،

۱۳۵۸۸-ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی حدیث کہ ''بلاشبہ نبی ﷺ نے لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے'' کے بارے میں فرمایا''

کہ ''الرمہ'' وہ ہڈی ہے پھر اثبات میں یہ شعر پڑھا۔

اما عظامها فرم   وامالحمها فصليب .

رہیں اسکی ہڈیاں سو وہ نری ہڈیاں ہی رہ گئی ہیں اور رہا اسکا گوشت سو وہ نوچ لیا گیا ہے۔

۱۳۵۸۹-عبدالرحمٰن، ابومحمد، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے ''لمس'' کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا وہ ''لمس بالید'' ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی ﷺ نے ملامست سے منع فرمایا ہے ملامست جیسے کپڑے کو ہاتھ سے لمس کرنا پھر اسے الٹ پلٹ کر خرید لیں جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

لمست بكفى كفه طلب الغنىٰ ولم ادر ان الجود من كفه يعدى

فلاانا منه مما افاد ذوالغنىٰ. افدتُ واعدانى فاتلفت ماعندى

میں نے اپنے ہاتھ سے ممدوح کے ہاتھ کو لمس کیا مالداری کی طلب میں حالانکہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ اسکی ہتھیلی سے سخاوت بھی متعدی ہو جاتی ہے۔ ایک مالدار آدمی جو فائدہ حاصل کرتا ہے میں نے بھی وہ فائدہ حاصل کیا لیکن وہ میرا دشمن ہوا چنانچہ سخاوت میں میں

نے سب کچھ تلف کر دیا

۱۳۵۹۰-محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن غوث، دمشقی، مزنی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کسی مراد کے متعلق بات کی پھر یہ شعر پڑھا۔

ولقد بلوتک وابتلیت خلیقتی ولقد کفاک معلما تعلیمی

میں نے تجھے آزمایا اور میری عادت کو بھی آزمایا گیا لیکن بطور معلم کے میری تعلیم کافی ہے۔

۱۳۵۹۱-محمد بن ابراہیم، شعیب بن محمد دبیلی، ربیع نے ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھے۔

الیت الکلاب لنا کانت مجاورة ولیتنا لانریٰ ممانری احداً.

ان الکلاب لتهدأفی مواطنها والناس لیس بهاد شرهم ابدا.

فاهرب بنفسک واستأنس بوحدتها تبقیٰ سعیداً اذاما کنت منفردا

کاش کہ کتے ہمارے پڑوسی ہوتے اور کاش کہ جو برائیاں ہم دیکھتے ہیں وہ نہ دیکھتے، بلاشبہ کتے اپنی اپنی جگہوں پر آرام وسکون کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن لوگ اپنی شرارتوں سے کبھی باز نہیں آئیں گے، پس اے مخاطب اپنے نفس کو لئے بھاگ جا اور اسے تنہائی کے ساتھ مانوس رکھ سو جب تک تم الگ تھلگ رہو گے خوش بختی وسعادت تمہارا مقدر بن کر رہے گی۔

۱۳۵۹۲-ابوبکر بن احمد بن قاسم بروجردی، زبیر بن عبد الواحد، ابوبکر محمد بن مطر، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

لیت الکلاب لنا کانت مجاورة. واننا لانری ممانریٰ احداً

ان الکلاب لتهدأفی مرابضها. والناس لیس بهادشرهم ابداً

فانجع بنفسک واستأنس بوحدتها. تبقیٰ سعیداًاذاما کنت منفرداً،

۱۳۵۹۳-احمد بن قاسم، زبیر بن عبد الواحد، حسن بن سفیان، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

تمنیٰ رجال ان اموت وان امت. فتلک سبیل لست فیها باوحد

فقل للذی یبقیٰ خلاف الذی مضیٰ. تهیألأخریٰ مثلها فکان قدِ

کچھ لوگ آرزو کرتے ہیں کہ میں مرجاؤں سو اگر میں مر گیا تو یہ کوئی میری خصوصیت نہیں مجھ سے پہلے بھی بہت لوگ مرے ہیں۔ پس جو باقی رہے اس سے کہو جو ہو چکا اس کے خلاف کہ اسی کی مثل دوسری کے لئے تیاری کرو گویا کہ وہ بات ہو چکی۔

۱۳۵۹۴-محمد بن ابراہیم، محمد بن عبد اللہ سبای، ہارون بن سعید ایلی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر کی کسی نے کہا امام مالک اس حدیث کی سند میں آپ کی مخالفت کرتے ہیں سفیان رحمہ اللہ نے کہا، امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری نسبت امام مالک کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا

وابن اللبون اذا مالز فی قرن . لم یستطع صولة البزل القناعیس.

۱۳۵۹۵ - حسن بن سعید بن جعفر، ابوزرارہ حرانی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک ایک آدمی رقعہ لئے آن وارد ہوا امام نے رقعہ پڑھا اور اس پر کچھ لکھ کر آدمی کو واپس کر دیا پھر وہ آدمی چل پڑا، میں مسجد کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس آدمی کے پیچھے پیچھے ہو لیا میں نے کہا: بخدا! امام شافعی رحمہ اللہ کا کوئی فتویٰ ایسا نہیں جو میری نظر سے نہ گزرا ہو سو اس فتویٰ سے میں کیوں محروم رہوں چنانچہ میں نے اس آدمی کے ہاتھ سے رقعہ لے لیا اس میں یہ شعر لکھا تھا۔

سل العالم المکی هل من تزاور وضمة مشتاق الفواد جناح

مکی عالم سے پوچھو کیا باہمی ملاقات اور دل کی چاہت کو ساتھ چمٹانے میں کوئی گناہ ہے۔
اس رقعہ پر امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر لکھا تھا۔

فقلتُ معاذ اللہ ان یذھب التقی تلاصق اکباد بھن جراح.

میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ تقویٰ ختم ہو جائے اور زخمی دل عورتوں کے ساتھ چمٹ جائیں۔

ربیع کہتے ہیں میں نے ناپسند سمجھا کہ امام شافعی ایک نوجوان کو اس طرح کا فتویٰ دیں میں نے کہا: اے ابو عبداللہ کیا آپ کسی نوجوان کو ایسا فتویٰ دیتے ہیں؟ امام رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے ابو محمد! یہ آدمی ہاشمی ہے اور ابھی ابھی اسی رمضان المبارک کے مہینے میں اس نے شادی کی ہے، یہ نوعمر ہے اور اس نے سوال پوچھا ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے اور ساتھ چمٹانے میں بدون ہمبستری کے کچھ گناہ ہے؟ تب میں نے اس کو یہ فتویٰ دیا ہے، ربیع کہتے ہیں میں نوجوان کے پیچھے چل پڑا اور اس سے کیفیت پوچھی، چنانچہ اس نے مجھے وہی جواب دیا جو امام شافعی رحمہ اللہ نے دیا تھا، میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بہتر کسی کی فراست نہیں دیکھی۔

۱۳۵۹۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن سہل بن مہران، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر تھا اچانک ان کے پاس ایک نوجوان لڑکا آیا جو ٹہنی کی طرح لگتا تھا، اس نے امام شافعی رحمہ اللہ کو ایک رقعہ دیا، جب امام رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا تو امام رحمہ اللہ بھی ہنس پڑے اور لڑکا بھی ہنس پڑا، میں نے تعجب کیا اور اس لڑکے کے پیچھے ہولیا، میں نے لڑکے کو قسم دی کہ رقعہ مجھے ضرور دکھائے چنانچہ اس نے رقعہ مجھے دکھایا اس پر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر میں لکھا تھا۔

سل الفتی المکی ھل من تزاور وقبلۃ مشتاق الفؤاد جناح

دوسری سطر میں امام شافعی رحمہ اللہ نے لکھا تھا۔

اقول معاذ اللہ ان یذھب التقیٰ تلاصق اکباد بھن جراح.

۱۳۵۹۷- ابوبکر محمد بن احمد بن عبید اللہ بیضاوی مقری، ابو عبداللہ مامونی، ابوحیان نیشاپوری کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک دن عباس ازرق امام شافعی کے پاس گئے اور کہا اے عبداللہ! آپ نے اشعار کہے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پکی توبہ کروں گا کہ میں کبھی بھی اشعار نہیں کہوں گا، امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا...

۱۳۵۹۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن احمد ابوبکر مالکی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں میں نے جب بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے سامنے کوئی قصیدہ ذکر کیا انہوں نے اول تا آخر مجھے ضرور سنا دیا۔

۱۳۵۹۹- عبداللہ بن محمد، خلف بن فضل، محمد بن صالح ترمذی، یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ قبیلہ ہذیل کے اشعار کے بہت بڑے عالم تھے میں نے ہذیل کے اشعار کے بارے میں فارس میں ایک ادیب کے ساتھ مذاکرہ کیا اس نے مجھے بتایا کہ وہ بہت بڑے عالم تھے، میں نے ھذیلیوں کے اشعار یاد کئے ہیں در نحالیکہ میرے پاؤں کجاوے میں تھے (یعنی اونٹ پر سوار ہو کر کے میں ہذیل کے اشعار کے لئے سفر کرتا رہا ہوں)

۱۳۶۰۰- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن رمضان بن شاکر، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ عمر بن خطابؓ اونٹ پر سوار ہوتے ایک پاؤں اٹھالیتا اور ہاتھ زمین پر رکھ دیتا اور پھر دوسرا پاؤں اٹھالیتا اونٹ کی چال نے انھیں تعجب میں ڈالا اور یہ شعر پڑھا۔

کان راکبھا غصن بمروحۃ اذا بدلت بہ اوشارب ثمل

پھر کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر،

۱۳۶۱۷-محمد بن ابراہیم ، یوسف بن عبدالاحد کہتے ہیں میں نے مزنی سے امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کہ آدمی ہر شام دوشعر ضرور پڑھا کرے، کے بارے میں پوچھا وہ دوشعر کون سے ہیں مزنی نے کہا:

یــریــدالــمــرء ان یـعـطـی مـنـاه.ویـابـی الله الامـاارادا

یـقـول الـمـرء فـائـدتـي ومـالـي. وتـقـوی الله افـضـل مـااسـتـفـادا

آدمی چاہتا ہے کہ اس کی ہر تمنا پوری ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کو ایسا نا منظور ہے مگر اللہ جو چاہے۔

اور وہ آدمی کہتا ہے کہ میرا فائدہ اور میرا مال مجھے ملتا رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اسکے جمیع فوائد سے افضل ہے۔

۱۳۶۰۱-محمد بن عبدالرحمٰن ، ابن یحییٰ بن آدم ، محمد بن عبداللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ ایک مرتبہ ابن زبیرؓ ایک جگہ کھڑے تھے، اچانک دیکھتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک مشکیزہ لٹکا ہوا ہے کہنے لگے اے مشکیزے والے!

ان كنت ساقية يوماًعلى كرم فاسق الفوارس من ذهل بن شيبانا.

اے پانی پلانے والے اگر تو فی الواقع کسی دن فضل و کرم سے پانی پلاتا ہے تو قبیلہ ذہل بن شیبان کے شہسواروں کو پلا۔

۱۳۶۰۲-محمد بن عبدالرحمٰن ، محمد بن رمضان ، محمد بن عبداللہ کی سند سے مروی ہے محمد کہتے ہیں ضباعہ بنت قیسی نے یہ شعر پڑھا (ترجمہ) کیا تجھے یہ بات رنجیدہ نہیں کرتی کہ قیس کے پہاڑوں سے وہاں کی لومڑی روٹھ کر چلی گئی ہے؟۔اس پر امام شافعی رحمہ اللہ نے ضباعہ کو فرمایا یہ رنج طویل تر رہے اچھا ہے۔

۱۳۶۰۳-محمد بن عبدالرحمٰن ، عبداللہ بن اسحٰق بن معمر جوہری ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یزید بن مہلب نے خوارج کے ایک آدمی کو نیزہ مارا اور خارجی کو پچھاڑ دیا فوراً ہی خارجی تلوار یا نیزہ لئے کود پڑا اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

وانـا لـقـوم مـاتـعـودحـيـنـا.اذاالـتـقـيـنـا ان نـحـيـد ونـنـفـرا.

ونـنـكـريـوم الـروح الـوان حـيـنـا.من الطعن حتى يحسب الجون اشقرا.

ولـيـس بـمـعـروف لـنـاان نـردهـا.صـحـاحـاولامستنكراان نغفرا.

ہم ایسی قوم ہیں جو کبھی واپس نہیں جاتی ہم باہم مقابل ہوتے ہیں کہ الگ ہو کر بھاگ کھڑے ہوں، لڑائی کے دن ہمارے جسموں سے بہنے والا خون عجیب نہیں تاوقتیکہ سیاہ و سرخ گھوڑا باعث ثواب سمجھ لیا جائے ، اور نہ ہی یہ بات ہمیں زیب دیتی ہے کہ ہم گھوڑے کو صحیح سالم واپس لے جائیں اور یہ بھی کوئی عجیب نہیں کہ ہماری مغفرت نہ ہو۔

۱۳۶۰۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر ابوحسن بغدادی ، ابوعلی بن صغیر ، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ایک مرتبہ مکہ سے واپس تشریف لائے خدام انھیں ملنے کے لئے باہر نکلے اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک جگہ قیام کر لیا تھا ان کی ایک طرف ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ خدام و تلامذہ جب سلام و دعا سے فارغ ہوئے تو انھیں کہنے لگے :اے ابوعبداللہ! کیا آپ جیسا آدمی اس مکان میں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار جواب میں پڑھے۔

وانـزلـنـي طـول الـنـوىٰ دارعونة.مـجـاورتـي مـن لـيـس مـثـلـي يـشـاكـلـه.

تـحـمـلـتـه حتى يقال سجية.ولـو كـان ذاعـقـل لـكـنـت اعـاقـلـه.

۱۳۶۰۵-عبداللہ بن محمد ، ابوبکر سبائی ، بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو بعض لوگوں نے برا بھلا کہا چونکہ امام رحمہ اللہ اہل بیت کی طرف مائل تھے اور اہل بیت سے شدید محبت رکھتے تھے تو بعض لوگوں نے انھیں رافضیت کی طرف منسوب کر دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

قف بالمحصب من منیٰ فاهتف بها . واهتف بقاعد خيفها والناهض

ان كان رفضا حب آل محمد . فليشهد الثقلان انی رافض

منیٰ کی محصب وادی میں کھڑے بیٹھے آواز لگاؤ کہ اگر آل محمد ﷺ کی محبت رافضیت ہے تو پھر جن وانس اس پر گواہ ہیں کہ میں رافضی ہوں۔

۱۳۶۰۶-عثمان بن محمد عثمانی، ابو محمد بن حیان، ابو علی نیشاپوری اپنے بعض ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ جب محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ مصر میں داخل ہوئے ان کے پاس امام مالک رحمہ اللہ کے اجلہ تلامذہ کا انبوہ اُمڈ آیا چنانچہ امام مالک کے تلامذہ کی بہت سارے مسائل میں مخالفت کی تلامذہ نے انکار کیا اور ان کے گرد جمع ہو گئے پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

آانثر درا وسط سارحة النعم ، أأنظم منثوراً لراعية الغنم

لعمری لئن ضيعت فی شر بلدة . فلست مضيعاً بينهم غرر الحكم

فان فرج الله اللطيف بلطفه . وصادفت اهلاً للعلوم وللحكم

بثثتُ مفيداً واستفدت وداده . والا فمكنون لدی ومكتتم .

فمن منح الجهال علماً اضاعه . ومن منع المستوجبين فقد ظلم .

میں کیا موتی بکھیر رہا ہوں مویشی چرانے والے کے سامنے اور بکھرے موتی پرو رہا ہوں بکریاں چرانے والے کے سامنے۔ بخدا اگر میں برائی کے شہر میں ضائع ہو گیا تو میں ان کے سامنے حکمتوں کو ضائع نہیں کرتا ہوں، اگر خدائے لطیف نے اپنے لطف وکرم سے کشادگی پیدا کی اور میں علوم وحکمتوں کے اہل سے مل گیا مفید علوم بکھیروں گا اور اللہ کی محبت بھی حاصل کروں گا ورنہ سب کچھ میرے نزدیک مخفی ہے اور تم بھی پوشیدہ ہو سو جو آدمی جاہلوں کو علم سے نوازتا ہے گویا اس نے اپنا علم ضائع کیا اور جو علم کے مستحقین سے علم کو روکتا ہے فی الواقع اس نے بہت بڑا ظلم کیا۔

۱۳۶۰۷-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن معدان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا:

أليس شديداً ان تحب فلا يحبك من تحبه

کیا یہ بات زیادہ سخت نہیں کہ تم محبت کرو اور جس سے تم محبت کرو وہ تم سے محبت نہ کرے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک لونڈی نے مجھے کہا۔

ويصدعنك بوجهه وتلح انت فلا تعبه

اور تمہارا محبوب تم سے اپنا چہرا پھیر لیتا ہے اور تم ہو کہ اس کیلئے مرے جا رہے ہو پس اس کے لئے طوفان مت بنو۔

۱۳۶۰۸-محمد بن عبدالرحمن، جعفر بن احمد بن یحییٰ خولانی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ شعر میں نے قبیلہ قیس کے ایک آدمی کے بارے میں لکھا ابن ہرم کے سبب میں کہ جب ان کا اختلاف ہوا۔

جزی الله عنا جعفرا حين ابلغت بنا نعلنا فی الواطئين فزلت .

ابوا ان يملونا ولوان امنا تلاقی الذی لاقوه منا لملت

یعنی ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ جعفر کو بدلہ دے جس وقت کہ ہمارے جوتے پہننے والوں کو پھسلانے لگے تو بنو قیس نے انکار کیا کہ وہ اکتا جائیں گے بالفرض اگر ہماری ماں بھی سامنا کرتی جسکا انہوں نے سامنا کیا ہے تو اکتا جائے گی۔

۱۳۶۰۹-محمد بن عبدالرحمن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے بعض اہل علم نے بتایا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: میں اس حق کے لئے انصار کی طرف سے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں مگر جیسا کہ طفیل غنوی نے کہا۔

جزی اللہ عنا جعفر حین اسرقت بنا نعلنا فی الواطئین فزلت

ابوا ان یملوا ولو ان امنا تلاقی الذی لاقوہ منا لملت

ھم خلطونا بالنفوس وبالحوی

الی حجرات آزفات اظلت

۱۳۶۱۰- محمد بن عبدالرحمن، محمد بن بشر عکبری، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یہ شعر پڑھا،

علی کل حالٍ انت آخذ . وماالفضل الا للذی یتفضل

ہر حال میں تم حاصل کرتے ہو اور فضل وکرم اس کے لئے ہوتا ہے جو فضل وکرم کے لئے کوشش کرے۔

۱۳۶۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ودع الذین اذا اتوک تنسکوا واذاخلوافھم ذئاب خراف.

ان لوگوں کو چھوڑ دو جو کہ جب تمہارے پاس آتے ہیں بزرگ بن جاتے ہیں اور جب خلوت میں ہوتے ہیں تو وہی گھات میں بیٹھے بھیڑیے ہوتے ہیں۔

۱۳۶۱۲- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، وفاء بن سہیل بن ابی سحرہ کندی، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مؤرخین کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے عمرہ کیا اور عمرہ سے واپس ہوئے مقام ابواء میں پہنچے وہاں ایک قدیم کنویں کے پاس پڑاؤ کیا اور انھیں لقوہ کے مرض کی شدید شکایت ہوئی معاویہؓ نے سر پر عمامہ باندھا اور ایک طرف سے لٹکا لیا پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، لوگوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی، چنانچہ لوگوں کا جمِ غفیران کے پاس داخل ہوا، معاویہؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہا: آدمی کو آزمائشوں سے ہمہ وقت پالا پڑا رہتا ہے آزمائشوں پر اسے اجر وثواب بھی ملتا ہے یا گناہ پر عتاب ہوتا ہے یا اسے آزمائش سے ڈانٹ دیا جاتا ہے اور سدھر جاتا ہے میں ان تین چیزوں سے خالی نہیں ہوں سو اگر میری آزمائش کی جارہی ہے تو مجھ سے پہلے صالحین کو بھی آزمایا گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں بھی ان میں سے ہوں گا، اور اگر مجھے عافیت مل جائے تو مجھ سے پہلے بھی صالحین کو عافیت ملی ہے۔ آج میری عمر ساٹھ سال ہے سو اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جو میرے لئے عافیت کی دعا کرے، پھر حضرت معاویہؓ رونے لگے لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے جانے لگے، حضرت معاویہؓ سے مروان بن حکم نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ کیوں رو رہے ہیں؟ معاویہؓ نے فرمایا: میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرا ہوں اور میری آنکھوں میں آنسوؤں کی کثرت ہو چکی ہے اور مجھے اپنے احباب کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے، اور میری یہ کیفیت ختم نہیں ہونے پا رہی ہے کاش اگر میری چاہت میرے بیٹے یزید کے بارے میں نہ ہوتی میں اپنے مقصد سے واپس لوٹ جاتا چنانچہ جب معاویہؓ کی مرض شدت اختیار کر گئی تو انہوں نے اپنے بیٹے یزید کو خط لکھا کہ فوراً میرے پاس آجاؤ، چنانچہ پیغام ملتے ہی یزید کے لئے قاصد نے سواری تیار کی اور یزید یہ اشعار کہتے ہوئے چل پڑا۔

جاء البرید بقرطاس یحث بہ . . فاوجس القلب من قرطاسہ فزعاً

قلنا لک الویل ماذا فی صحیفتکم . . قالوا الخلیفۃ امسیٰ مثبتا وجعاً

فمادت الارض او کادت تمید بنا . . . کانما مضرار کانھا انقلعا

ثم انبعثا الی حوض مزممۃ . . نرمی العجاج بھا لاتاملی سرعا

فما نبالی اذابلغن ارجلنا . . مایات منھن بالمرماۃ اوطلعا

اودی ابن ھندو اودی المجد یتبعہ کانا جمیعا خلیطا حطتان معاً

اغـرا مـلـح یستسقـی الـغـمـام بـہ لـوقـارع الـنـاس عـن احلامهم قـرعـا

لایـرفـع الـنـاس مـا اوهـی وان جهدوا. یـومـاً لـدیـہ ولا یـوهـون مـا رفـعـا

(یزید نے اشعار میں باپ کی بیماری کو اپنے لئے گراں بار کہا اور باپ کی تعریف کی اور اپنے چل پڑنے کو بیان کیا)۔

یزید امیر معاویہؓ کے پاس پہنچا اور دروازے پر عثمان بن عنبسہ کھڑے تھے، یزید نے کہا: تم یہاں امیر المؤمنین کے پاس کیا کر رہے ہو؟ عثمان نے یزید کا ہاتھ پکڑا اور امیر معاویہؓ کے پاس گیا، کیا دیکھتا ہے کہ حضرت معاویہؓ پر بیہوشی طاری ہے، یزید بے ساختہ حضرت معاویہؓ پر گر پڑا پھر عثمان کی طرف دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، اور یہ اشعار کہے۔

لـوفـات شـیء لـفـات ابـو. حیـان لاعـاجـز ولا وکـل

الـحـول الـقـلـب الاریـب فـمـا. تـنـفـع وقـت الـمـنـیـۃ الـحـول.

یعنی اگر کوئی چیز فوت ہوتی تو ابوحیان فوت ہوتا اور عاجزی وبھروسہ سے عاری رہتا، قادر دل کو بوقت وفات قدرت ودبدبہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتا۔ معاویہؓ نے کہا: خاموش رہو۔ انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا: اے بیٹا وہ یہ ہے، میں کسی ایسے کام پر خوفزدہ نہیں ہوں جس کو میں نے کیا ہے میں صرف اور صرف تیرے معاملہ میں خوفزدہ ہوں، سو جب میں مرجاؤں تو معاملے میں غور کرنا کیسے بن پڑتا ہے، میں نے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے اور میں ایک چھوٹا پانی کا مشکیزہ لئے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا تا کہ میں آپ ﷺ کو پانی مہیا کرسکوں، ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں کپڑا نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور پہنایئے یارسول اللہ! چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے ایک قمیص پہنائی جو آپ ﷺ کے ساتھ لگی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے بال اور ناخن کاٹے اور اٹھا کر میں نے اپنے پاس محفوظ کر لیے تھے، وہ اب فلاں جگہ رکھے ہوئے ہیں جب میں مرجاؤں تو یہ قمیص مجھے پہنانا اور اس قمیص کے اوپر مجھے کفن پہنانا، اور ان متبرک بالوں کو اور ناخنوں کو میرے منہ اور ناک میں اچھی طرح سے ڈال کر رکھنا، اگر کچھ ہوا تو وہ ہو کر رہے گا ورنہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، پھر حضرت معاویہؓ وفات پاگئے، چنانچہ تین روز تک یزید گھر سے باہر نہ نکلا حتی کہ لوگ کہنے لگے کہ یزید شراب پینے میں مشغول ہوگیا ہے، پھر چوتھے دن لوگوں کی طرف نکلا، منبر پر چڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہا: معاویہؓ اللہ کی مضبوط رسیوں میں سے ایک تھے، جسکو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی تھی اور اب اسے کھینچ لیا ہے، پھر اسے درمیان سے کاٹ لیا، میں اعتذار نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی میں طلب علم میں مشغول ہوں گا، تم لوگ اپنے حال پر برقرار رہو میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں پھر یزید منبر سے نیچے اتر آیا۔

مسانید امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ....شیخ حافظ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے عام حدیثیں آئمہ حدیث سے روایت کی ہیں، ان حضرات آئمہ حدیث میں مالک وسفیان بن عیینہ وابراہیم بن سعد وعبدالعزیز بن محمد دراوردی سرفہرست ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی آئمہ واعلام نے احادیث روایت کی ہیں جیسے احمد بن حنبل وابوثور اور حمیدی وغیرہم۔

۱۳۶۱۳- احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن جارود رقی، ربیع بن سلیمان، شافعی، مالک، ابوزناد، اعرج کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گناہ زیادہ افضل ہے۔[۱]

اس حدیث کو روایت کرنے میں امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک سے متفرد ہیں۔

۱۳۶۱۴- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ، ابن وہب ومحمد بن ادریس، مالک، حازم کے سلسلۂ سند سے حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بلال رات کو اذان دیتا ہے تم لوگ کھاتے پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں" امام شافعی رحمہ اللہ اپنی حدیث میں اضافہ کرتے ہیں کہ "ابن ام مکتوم اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انھیں نہ کہا جاتا کہ تم نے صبح کردی ہے۔[۲]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۲، وسنن الترمذی ۲۱۵، والنسائی ۱۰۳/۲. ومسند الامام أحمد ۴۸۶/۲، والسنن الکبری للبیهقی ۵۹/۳، ۶۰.

۲۔ صحیح البخاری ۱۶۰/۱، ۲۲۵/۳، ۱۰۸/۹، وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۴۳، ۷۹، ۱۰۷، ۱۲۳، ۴۳۳/۶، وفتح الباری ۹۹/۲، ۱۰۱، ۲۶۴/۵، ۲۳۱/۱۳.

امام مالک رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف ابن وہب اور امام شافعی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۳۶۱۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شافعی، مالک، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ان کے والد کعب بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے ایک درخت کے ساتھ معلق کردی جاتی ہے جس دن اللہ تعالیٰ اس کے جسد کو دوبارہ زندہ کریں گے روح اس میں واپس لوٹادیں گے۔[1]

۱۳۶۱۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد کے سلسلۂ سند سے حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھا جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا بطور رب کے اسلام سے راضی رہا بطور دین کے اور محمد ﷺ سے راضی رہا بطور رسول کے۔[2]

۱۳۶۱۷- محمد بن اسحٰق، ابن ایوب، محمود بن محمد مروزی، ابوثور، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، سلیمان بن یسار، ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو لگاتار خون بہہ رہا تھا (جو کہ خون استحاضہ تھا) رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق فتویٰ لیا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس بیماری کے آنے سے پہلے اس مہینہ میں حیض کا خون کتنے دن آتا تھا پھر ہر مہینے میں اتنے ہی دن نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب وہ دن گزر جائیں تو نہالے اور (پاجامہ کے اندر) کپڑے کی لنگوٹی باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔

۱۳۶۱۸- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوثور، محمد بن ادریس شافعی، مالک، سعید مقبری، ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے۔[3]

۱۳۶۱۹- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوثور، محمد بن ادریس، سفیان، ابن ابی نجیح، عطاء، عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ تیرا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا تیرے حج و عمرہ کے لئے کافی ہے۔[4]

۱۳۶۲۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، محمد بن ادریس شافعی، مالک، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے پھر اسی طرح ہاتھ اٹھاتے، اور جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو اس کے بعد "ربنا لک الحمد" بھی کہتے۔ اور سجدہ میں اس طرح نہیں کرتے تھے۔

۱۳۶۲۱- عبدالسلام بن محمد بغدادی صوفی محمد بن زیان، حرملہ، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی تپش میں سے ہے لہٰذا اسے پانی کے ساتھ بجایا کرو۔

۱۳۶۲۲- احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد، ربیع بن سلیمان، محمد بن ادریس شافعی عبدالعزیز بن محمد، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، سہل بن ابی صالح، ابو صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی مدعی کے ذمہ واجب ہے کہ وہ دو گواہ لائے اگر مدعی کے پاس صرف ایک ہی گواہ ہو تو پھر اس کا گواہ قابل قبول ہوگا یا نہیں تاہم اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعی کا گواہ بھی سن لیا اور مدعی کو قسم بھی دی جو کہ دوسرے گواہ کے قائم مقام تھی، یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے امام

---

[1] سنن النسائی ۴/۱۰۸، وسنن ابن ماجة ۴۲۷۱، ومسند الامام أحمد ۳/۴۵۵، ۴۵۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۶۴، واتحاف السادة المتقین ۵/۲۳، ۱۰/۳۸۷.

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۱۱، وسنن الترمذی ۲۶۲۳. ومسند الامام أحمد ۱/۲۰۸، ومشکاة المصابیح ۹.

[3] صحیح البخاری ۲/۵۴. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۷۴.

[4] السنن الکبری للبیهقی ۵/۱۰۶، ۱۷۳، وسنن ابی داؤد ۱۸۹۷. وشرح السنة ۷/۸۴، ۹/۱۵۷. والتمهید ۲/۹۹.

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا ممنوع ہے چونکہ قواعد مسلمہ اور نص قطعی کے خلاف ہے لہٰذا مدعی کے ذمہ دو گواہ لانا واجب ہے ورنہ مدعیٰ علیہ کو قسم دی جائے گی (تفصیل کتب فقہ میں دیکھ لی جائے)

۱۳۶۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا اور آپ ﷺ نے حبل الحبلہ کی بیع سے بھی منع کیا، بیع مزابنہ سے بھی منع کیا اور بیع مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوریں خشک کھجوروں کے بدلے میں پیمانہ کر کے بیچنا، اور آپ ﷺ نے تازہ انگوروں کی بیع کشمش کے بدلے میں پیمانے کے ذریعے کرنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

بیع بمعنی بیچنا، نجش یہ ہے کہ ایک آدمی کسی چیز کا دوکاندار کے ساتھ بھاؤ لگا رہا ہو کہ اچانک ایک اور آدمی نکل آئے جو مجوزہ قیمت سے بڑھا کر اس چیز کی قیمت بتائے بادیٔ النظر میں وہ گاہک لگے لیکن فی الواقع وہ خریدنا نہیں چاہتا آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور بیع حبل الحبلہ یہ ہے کہ جانور کے پیٹ میں حمل ہے اس حمل سے جو آئندہ کبھی بچہ پیدا ہوگا اس کو بیچنا یہ بیع بھی ممنوع ہے۔

۱۳۶۲۴-احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ لوگ صبح کی نماز میں تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ پر رات کو قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو حکم ہوا ہے کہ بیت اللہ کو قبلہ بنائیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ اس وقت لوگوں نے اپنے چہرے شام کی طرف کئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے کعبہ کی طرف اپنے رخ پھیر لیئے۔

۱۳۶۲۵-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، محمد بن ادریس شافعی، سفیان، ایوب، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی جائے اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے، پہلی مرتبہ اور آخری مرتبہ مٹی سے دھوئے۔[2]

۱۳۶۲۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ، شافعی، سفیان، ایوب، ابن سیرین سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۱۳۶۲۷-محمد بن مظفر، محمد بن زیان، حرملہ، شافعی، ابن عیینہ، ایوب، ابن سیرین، سہل بن صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے۔[3]

۱۳۶۲۸-محمد بن یعقوب نیشاپوری، ربیع بن سلیمان، محمد بن ادریس شافعی، سعید بن سالم قداح، ابن جریج، ابن زبیر کے سلسلۂ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس زمین میں شفعہ کا فیصلہ کیا ہے جو ابھی تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب زمین میں حدود واقع ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہیں رہتا ہے۔

۱۳۶۲۹-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم، ابن قبیصہ، محمد بن زیان، حرملہ بن یحییٰ، شافعی، عبداللہ بن مومل مخزومی، عمر بن عبدالرحمٰن بن محیص، عطاء بن ابی رباح، صفیہ بنت۔۔۔۔۔ بنت ابی بحر کہتی ہیں میرے ساتھ قریش کی کچھ عورتیں آل بنی حسن کے گھر میں داخل ہوئیں ہم نبی ﷺ کو دیکھنے لگیں نبی ﷺ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے، چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو بطن

---

[1] سنن ابن ماجة ۲۱۷۱. وسنن الترمذی ۱۲۹۲. وسنن النسائی، کتاب البیوع باب ۱۷، ومسند الامام أحمد ۶۳/۲، ۱۰۸، ۱۲۲، ۱۲۴. وسنن الدارمی ۲۵۵/۲، وفتح الباری ۳۷۳/۴.

[2] صحیح مسلم، کتاب الطهارة ۹۳، وسنن أبی داؤد ۷۳، وسنن النسائی ۵۴/۱، ۱۷۷، وسنن الدارمی ۱۸۸/۱، والسنن الکبری للبیهقی ۱۸/۱، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۵۱، وصحیح بن خزیمة ۹۸، ومسند الامام أحمد ۲۴۵/۲.

[3] سنن ابن ماجة ۱۴۶۳، ومسند الامام أحمد ۲۸۰/۲، ۴۳۳، ۴۵۴، ۴۷۲، ۲۴۶/۴. والسنن الکبری ۳۰۰/۱، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۸۸/۳، المستدرک ۳۵۴/۱، ۳۶۲. وصحیح ابن حبان ۷۵۱، واتحاف السادة المتقین ۳۸۵/۲.

وادی میں مصروف سعی دیکھا آپ ﷺ کی تہبند سعی کی وجہ سے ادھر ادھر ہل رہی تھی، حتی کہ میں یہ بھی کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کے گھٹنے مبارک دیکھ لئے، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ (اے لوگو!) سعی کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر سعی واجب کی ہے۔[1]

۱۳۶۳۰-ابو عمر عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ضبی، اسحق بن محمد بن ابراہیم، محمد بن سعید بن غالب، محمد بن ادریس شافعی، عبدالرحمن بن ابی بکر، قاسم بن محمد بن ابی بکر کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے نرمی کا حصہ ملا اسے دنیا وآخرت کی دو بھتریوں کا حصہ ملا اور جو نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا وآخرت کی دو بھلائیوں سے محروم رہا۔[2]

۱۳۶۳۱-عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، عبداللہ بن ابراہیم اکفانی، اسماعیل بن یحیی مزنی، محمد بن ادریس شافعی، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عقیل کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر کے بعد (بطور ثناء کے) سورت فاتحہ پڑھی۔

۱۳۶۳۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، معن، عیسی و محمد بن ادریس شافعی، عبداللہ بن مؤمل مخزومی، حمید مولیٰ غفراء، قیس بن سعید، مجاہد، ابوذرؓ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''عصر کے بعد نماز (پڑھنا) جائز نہیں تاوقتیکہ سورج غروب ہو جائے اور نہ ہی صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز جائز ہے الا یہ کہ آدمی مکہ مکرمہ میں ہو (سو وہاں صبح کی نماز کے بعد ذوات الاسباب نماز پڑھنا جائز ہے)[3]

۱۳۶۳۳- محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، سعید بن سالم، شبیب بن عبداللہ، انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قیمت لے کر نر کو مادہ پر کدوانے سے منع فرمایا ہے (یعنی پیسے لے کر نر جانور سے مادہ جانور میں جفتی کروانے سے منع فرمایا ہے) دوسری سند امام شافعی رحمہ اللہ، سعید بن سالم، ابن جریج، ابی زبیر، جابرؓ کے سلسلۂ سند سے نبی ﷺ کی حدیث بالا بمثل مذکور مروی ہے۔

۱۳۶۳۴-ابو عمر محمد بن عباس، عبید اللہ بن عثمان عثمانی، محمد بن موسیٰ فقیہ، محمد بن ادریس شافعی، ابراہیم بن محمد بن ربیعہ بن عثمان تیمی، معاذ بن عبدالرحمن، ابن عباسؓ اور ایک اور صحابیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ہوتے ہوئے قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی مدعی کے پاس ایک گواہ تھا اور مدعی کو قسم دے کر فیصلہ صادر فرمایا)

۱۳۶۳۵-ابو عبداللہ محمد بن محمد بن حسین بن سوار خطیب، محمد جعفر بن رمیس، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی قبلہ سمت والی دیوار پر تھوک دیکھی آپ ﷺ نے اسے کھرچ کر صاف کیا اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو وہ اپنے سامنے والی طرف نہ تھوکے چونکہ اللہ تعالیٰ چہرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ (یہ بات مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت سے پاک ہیں وہ کسی مخصوص جہت میں نہیں ہیں یہ حدیث یا تو متشابہات میں سے ہے جسکا

---

[1] المستدرک ۷۰/۴، وشرح السنة ۱۴۱/۷. ومشكاة المصابيح ۲۵۸۲. والدر المنثور ۱۶۰/۱. ومجمع الزوائد ۲۴۷/۳، ۲۴۸.

[2] سنن الترمذی ۲۰۱۳، ومسند الامام أحمد ۱۵۹/۶، ۴۵۱، والسنن الكبرى للبيهقی ۱۹۳/۱۰. وفتح الباری ۴۴۹/۱۰.

[3] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ۵۱، وسنن النسائی ۲۷۸/۱، وسنن ابن ماجة ۱۲۴۹، ومسند الامام ۲۱/۱، ۱۷۸/۲، ۲۰۷، ۲۱۱، ۱۶۵/۵. والسنن الكبرى للبيهقی ۴۶۱/۲، ۴۶۲، ۳۰/۸

مرادی معنیٰ ہماری فہم وسمجھ سے بالاتر ہے یا یہ مطلب ہے کہ سامنے قبلہ ہے جو کہ اللہ کا گھر ہے اسکی طرف تھوکنا گویا اللہ کی طرف تھوکنے کے مترادف ہے واللہ اعلم بالصواب۔ ۱

۱۳۶۳۶- محمد بن محمد بن حسین، محمد بن جعفر، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن ادریس، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کی نماز عصر فوت ہو جائے گویا اسکا اہل (وعیال) اور اسکا مال سب ختم ہو گئے۔ ۲

۱۳۶۳۷- محمد بن جعفر، حسن بن محمد، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ جارہے تھے کہ نبی ﷺ نے انھیں پالیا حضرت عمرؓ اس وقت اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔ ۳

۱۳۶۳۸- محمد بن احمد بن سوار خطیب، محمد بن جعفر بن رمیس، حسن بن محمد بن صباح، شافعی، مالک، نافع کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (مشترک) غلام میں اپنے حصے کو آزاد کیا اور اس آدمی کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو، وہ غلام کی قیمت لگائے اور شرکاء کو ان کے حصوں کے بقدر (غلام کی) قیمت دے دے اور یوں اس پر غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ (یعنی اگر اس کے پاس مال نہ ہو) غلام کا جتنا حصہ آزاد ہوا سو آزاد ہو گیا۔ ۴

۱۳۶۳۹- محمد بن محمد، محمد بن جعفر حسن بن محمد، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

۱۳۶۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ازواج کے لئے بارہ اوقیہ اور نش مقرر کرتے تھے حضرت عائشہؓ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ کہنے لگیں: نش نصف اوقیہ ہے اور یہ کل ملا کر پانچسو درہم ہو گئے پس رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج کے لئے یہ مہر تھا۔

۱۳۶۴۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن اسحٰق بن نوح طلحی، محمد بن ادریس شافعی، محمد بن خالد جندی، ابان بن صالح، حسن، انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاملے میں صرف شدت کا اضافہ ہوگا اور دنیا صرف اپنے خاتمے کی طرف ترقی کرتی جارہی ہے، لوگوں میں صرف بخل کا اضافہ ہوگا اور قیامت نرے برے لوگوں پر قائم ہوگی، اس وقت مہدی علیہ السلام بھی نہیں ہوں گے ہاں صرف عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں گے۔ (یعنی قیامت سے پہلے یہ حضرات بھی لوگوں کو ہدایت پر لا کر اپنا کام مکمل کر کے رخصت ہو جائیں گے پھر قیامت کا وقوع ہوگا) حسن بصری رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف امام شافعی رحمہ اللہ کی سند سے پہنچی ہے۔ ۵

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۲، وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۵۰، وسنن النسائی ۲/۵۱، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۲/۲۹۳، واتحاف السادۃ المتقین ۳/۳۱۰.

۲۔ سنن الترمذی ۱۷۵، وسنن أبی داؤد ۴۱۴. ومسند الامام أحمد ۲/۱۳۸. وصحیح ابن خزیمۃ ۳۳۵، وفتح الباری ۲/۳۰..... ۳۔ صحیح البخاری ۸/۳۳، ۱۶۴، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱، ۳، وفتح الباری ۱۱/۵۳۰

۴۔ صحیح البخاری ۳/۱۸۹، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۴۷

۵۔ المستدرک ۴/۴۴۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۵۷، وسنن ابن ماجۃ ۴۰۳۹. ومجمع الزوائد ۷/۲۸۵، ۸/۱۳، وکشف الخفا ۲/۱۵۶، ۱۷۹، ۲۲۱.

(۴۴۳) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ[۱]

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں اولیاء وتبع تابعین میں سے ایک امام عالی جان ہمام مفضل ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی ہیں۔ اقتداء کو لازم پکڑے رکھا رشد وہدایت سے سرفراز ہوئے زہد ونقاد کے بے مثال عالم تھے، آزمائشوں کا ایک پیہم سلسلہ ان پر آیا مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، علم وحلم دونوں کے جامع تھے اور ہم وفکر کے متوالے تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ تصوف تجلی بالا ثار اور تحلی بالا کدار کا نام ہے۔

۱۳۶۴۲- امام احمد رحمہ اللہ کا نسب اور وفات...... ابوبکر، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن احمد بن حنبل، کی سند سے امام احمد رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب یوں مروی ہے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ھنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن ھمیسع بن حمل بن بنت بن قیذار بن اسماعیل بن خلیل اللہ علیہ السلام۔

۱۳۶۴۳- ابوبکر بن محمد بن جعفر بن یونس، محمد بن اسماعیل بن احمد مدینی، ابوفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کی ایک کتاب میں ان کا شجرۂ نسب یوں پایا: احمد بن محمد بن حنبل پھر مثل مذکور بالا کے ذکر کیا۔

۱۳۶۴۴- ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ماہ ربیع الاول میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوا سب سے پہلے میں نے ۱۷۹ھ میں ہیثم سے سماع حدیث کیا، اسی سال عبداللہ بن مبارک ہمارے ہاں تشریف لائے تھے میں ان کی مجلس میں گیا لیکن لوگوں نے کہا کہ وہ طرسوس کی طرف چلے گئے ہیں چنانچہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

۱۳۶۴۵- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں اول ماہ ربیع الآخر میں ۱۶۴ھ پیدا ہو عبداللہ کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے بوقت چاشت بروز جمعہ المبارک وفات پائی اور ہم نے انھیں عصر کے بعد دفن کیا اور محمد بن عبداللہ بن طاہر نے نماز جنازہ پڑھائی ہم ان پر نماز پڑھنے میں مغلوب ہو گئے تھے چنانچہ ہم نے اور ہاشمیوں نے گھر کے اندر نماز پڑھی اور یہ ۱۲ ربیع الآخر ۲۴۱ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت والد ماجد کی عمر ۷۸ سال تھی، عبداللہ کہتے ہیں میرے والد سر اور داڑھی میں مہندی لگاتے تھے اور اس وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی، عبداللہ کہتے ہیں میرے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں ۱۶ سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے نکلا اور سب سے پہلے ۱۷۹ھ میں ہیثم سے سماع حدیث کیا۔

۱۳۶۴۶- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوفضل صالح بن احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ماہ ربیع الاول کے شروع میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوا مجھے مرو سے اٹھا کر لایا گیا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ کے والد محمد بن حنبل نے ۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی گویا بچپن میں ہی امام احمد کے سر سے باپ کا سایہ شفقت اٹھ گیا اور پھر وہ اپنی والدہ کی پرورش میں رہے۔

ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میری والدہ ماجدہ کے پاس چمڑے کی ایک تھیلی تھی جس میں وہ موتی رکھتی تھی جب میں بڑا ہوا والدہ تھیلی مجھے دے دیتیں اس میں ایک موتی پڑا ہوا تھا جو میں بازار میں لگ بھگ تیس (۳۰) درہم کا بیچ آیا۔

ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ میں وفات پائی پس انکی پیدائش تا وفات ۷۷ سال ہوئے ابوالفضل کہتے ہیں۔

میرے والد کا بیان ہے کہ میں ۱۶ سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے نکلا، جب ہیثم رحمہ اللہ نے وفات پائی میری عمر ۲۰

۱- تہذیب الکمال ۱/۴۳۷. ۴۷۰، (ت ۹۶).

سال تھی، میں نے ۱۷۹ھ میں پہلی مرتبہ ہشیم سے سماع حدیث کیا، اسی سال ابن مبارک رحمہ اللہ یہاں تشریف لائے تھے اور ان کا یہاں یہ آخری بار تشریف لانا تھا چنانچہ میں ان کی مجلس میں گیا لیکن لوگوں نے مجھے بتایا کہ ابن مبارک طرسوس چلے گئے ہیں۔ تاہم وہیں سال بعد ۱۸۱ھ میں ابن مبارک رحمہ اللہ وفات پا گئے۔

۱۳۶۴۷- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق ثقفی، زیاد بن ایوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ابن مبارک رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور وہ یہاں ۱۷۷ھ میں تشریف لائے تھے۔

۱۳۶۴۸- علماء محدثین اور فقہاء کے نزدیک امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جلالت ومرتبہ...... سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے یزید بن ہارون کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اچانک ان کے پاس ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تشریف لائے، یزید نے جب نماز سے سلام پھیرا امام احمد بن حنبل کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے ابو عبداللہ عاریہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: عاریہ کا واپس کرنا واجب ہے، یزید امام احمد رحمہ اللہ سے کہنے لگے: ہمیں حجاج نے خبر دی ہے کہ حکم کہتے ہیں! عاریہ کا ضمان دینا ضروری نہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یزید کو کہا: نبی ﷺ نے صفوان بن امیہ سے کچھ ذرعیں عاریۃً لی تھیں آپ ﷺ نے صفوان سے فرمایا تھا "العارية مؤداة" عاریہ کی ادائیگی ضروری ہے، چنانچہ یزید خاموش ہو گئے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول اختیار کر لیا۔

۱۳۶۴۹- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، نوح بن حبیب نرسی کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مسجد خیف میں ۱۹۸ھ میں مینارے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے دیکھا اور ان کے پاس اصحاب حدیث آئے آپ رحمہ اللہ برابر ٹیک لگائے بیٹھے رہے اور آپ رحمہ اللہ نے طلباء کو فقہ حدیث پڑھانا شروع کر دیا اور ہمیں مناسک حج کے بارے میں بھی فتویٰ دیتے رہے۔

۱۳۶۵۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد قاضی، ابوداؤد سجستانی کہتے ہیں: میں نے تقریباً دوسو مشائخ علم سے ملاقات کی ہے لیکن میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو نہیں دیکھا کہ وہ لوگوں کی طرف دنیا کے معاملہ میں گھستے ہوں چنانچہ جب علم کا ذکر کرتے تو دل کھول کر بات کرتے۔

۱۳۶۵۱- حسین، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن سنان قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سامنے سے ہماری طرف آتے ہوئے دیکھا، عبدالرحمٰن بن مہدی امام احمد رحمہ اللہ کی طرف فوراً اٹھے اور جو لوگ وہاں موجود تھے وہ بھی اٹھ گئے پھر عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہنے لگے یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی احادیث کے لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔

۱۳۶۵۲- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوفضل صالح بن احمد بن حنبل، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی ابن علیہ کے دروازے پر آیا اور اس کے پاس ہشیم رحمہ اللہ کی کتابیں تھیں اس نے کتابیں مجھ پر پیش کرنی شروع کر دیں اور میں کہتا رہا اس حدیث کی اسناد یوں ہے، اتنے میں معیطی آ گئے معیطی حافظ حدیث تھے میں نے ان سے کہا ان احادیث کے بارے میں جواب دیجئے لیکن انہوں نے سہو سے کام لیا، اور پھر کہا: میں ان کی حدیثیں نہیں جانتا ہوں جب تک کہ سن نہ لوں، امام احمد رحمہ اللہ کہنے لگے: میں نے ہشیم سے احادیث ۱۷۷ھ میں لکھنی شروع کی ہیں اس وقت میں پوری بات بھی نہیں سمجھ سکتا تھا، لیکن میں ان کے ساتھ ۱۸۳ھ تک چمٹا رہا خصوصاً ہم نے ان سے کتاب الحج کے متعلق تقریباً ایک ہزار احادیث لکھی ہیں، اس کے علاوہ کچھ کتاب التفسیر، کتاب القضاء اور بہت ساری دیگر چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھی ہیں، ابوفضل کہتے ہیں میں نے کہا: کیا حدیثوں کا یہ مجموعہ تین ہزار کے لگ بھگ تھا؟ فرمایا اس سے زیادہ تھیں۔

۱۳۶۵۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، ابو زرعہ کہتے ہیں میں نے فنون علم میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۶۵۴- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابو زرعہ کہتے ہیں، میری آنکھوں نے امام احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں دیکھا، میں نے انھیں سنا ہے فرما رہے تھے کہ میں نے جو چیز بھی حفظ کی وہ میں نے ہیثم رحمہ اللہ سے سن کر حفظ کی یعنی ان کی حیات میں وفات سے پہلے پہلے۔

۱۳۶۵۵- حسین بن محمد، محمد بن ابی حاتم، حسن بن حسین رازی، علی بن مدینی کہتے ہیں ہمارے ساتھیوں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑھ کر زیادہ حافظ کوئی نہیں ہے چنانچہ وہ کتاب کے بغیر احادیث نہیں بیان کرتے تھے، ہمارے لئے ان کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

۱۳۶۵۶- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قابنی، محمد بن عبداللہ بن محمد، ابو قریشی سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہمارے ساتھیوں میں ابوعبداللہ سے بڑھ کر کوئی بڑا حافظ نہیں ہے۔

۱۳۶۵۷- محمد بن احمد بن حسن بن صواف، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ بغیر کتاب کے احادیث بیان کی ہوں اگر بغیر کتاب کے بیان بھی کی ہیں تو انکی تعداد ایک سو سے بھی کم ہے۔

۱۳۶۵۸- سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن حاتم بن عبید، مھنا بن یحیٰ شافعی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے ہر طرح کی خیر و بھلائی کو اپنے اندر جمع کیا ہو، میں نے سفیان بن عیینہ و وکیع و عبدالرزاق و بقیہ بن ولید ضمرہ بن ربیعہ اور دیگر کثیر علماء کو دیکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے علم میں فقہ زھد ورع میں بے مثال پایا رکھتے تھے۔

۱۳۶۵۹- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن براء سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہمارے سید وسردار ہیں۔

۱۳۶۶۰- سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن شبیب سمسار، عبیداللہ بن عمر قواریری کہتے ہیں مجھ سے یحیٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے کہا میرے پاس ان دو آدمیوں جیسا کوئی نہیں آیا یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور یحیٰ بن معین جیسا۔

۱۳۶۶۱- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، ابوعبدالرحمٰن بن احمد کہتے ہیں ایک مرتبہ اصحاب حدیث کی ایک جماعت ابوعاصم ضحاک بن مخلد کی مجلس میں آئی ابوعاصم نے ان سے کہا: کیا تم علم فقہ نہیں حاصل کرتے ہو؟ اور کیا تمہارے اندر کوئی فقیہ موجود نہیں ہے؟ گویا کہ ابوعاصم ان کی مذمت کر رہے تھے، انہوں نے جواب دیا: ہمارے اندر ایک آدمی موجود ہے، پوچھا: وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابھی ابھی آیا چاہتے ہیں، چنانچہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ آئے لوگوں نے کہا: وہ آدمی آگئے ہیں ابوعاصم نے امام احمد رحمہ اللہ سے آگے بڑھنے کو کہا: امام رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کو مکروہ سمجھتا ہوں، ابوعاصم نے کہا: یہ واقعۃً فقیہ ہے، پھر مجلس میں لوگوں کو گنجائش پیدا کرنے کو کہا، اہل مجلس نے گنجائش پیدا کی تب امام احمد مجلس میں داخل ہوئے اور ابوعاصم نے انھیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر ابوعاصم نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا اسکا جواب دیا پھر دوسرا پوچھا اسکا جواب دیا، پھر تیسرا پوچھا اسکا بھی جواب دیا الغرض بہت سارے مسائل پوچھے سب کے درست جوابات دیئے، ابوعاصم برملا پکار اٹھے یہ بہت گہرا سمندر ہے۔

۱۳۶۶۲- سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر بن سفیان رقی، ابوحسن، عبدالملک بن عبدالحمید میمونی، ابوعبید قاسم بن سلام کہتے ہیں میں قاضی ابو یوسف و محمد بن حسن، و یحیٰ بن سعید و عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر علماء کے ساتھ مجالست کی ہے لیکن جتنی ہیبت میرے اوپر امام احمد بن حنبل

سے مسئلہ پوچھتے وقت طاری ہوتی تھی اتنی ہیبت کسی اور سے مسئلہ دریافت کرتے وقت طاری نہیں ہوتی تھی۔

۱۳۶۶۳- محمد بن فتح وعمر بن احمد، عبداللہ بن محمد بن زیاد، ابراہیم بن اسحٰق حربی کہتے ہیں سعید بن میسب رحمہ اللہ اپنے زمانے کے لاثانی عالم تھے سفیان ثوری اپنے زمانے کے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے زمانے کے۔

۱۳۶۶۴- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن سلم قابنی، عبداللہ بن احمد زوزنی، محمد بن فضل بن عباس بلخی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سفیان ثوری رحمہ اللہ و مالک رحمہ اللہ اوزاعی ولیث بن سعد کا زمانہ پالیتے تو ان سب سے مقدم ہوتے۔

۱۳۶۶۵- عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن محمد بن زیاد، محمد بن حسن بن ابی حسین، سعید بن خلیل خزاز کہتے ہیں: اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بنی اسرائیل میں ہوتے .بخدا! اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہوتے۔

۱۳۶۶۶- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن ابان، ابوعباس احمد بن ابراہیم صوفی کہتے ہیں ایک مرتبہ اہل علم میں سے ایک آدمی جو کہ عالم فاضل تھے انھیں ابوجعفر کی کنیت سے یاد کیا جاتا تھا جس رات ہم نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سپرد خاک کیا مجھے کہا: کیا تم جانتے ہو آج ہم نے کس ہستی کو دفن کیا ہے؟ میں نے کہا: کس کو دفن کیا ہے؟ کہنے لگے: پانچ کے چھٹے کو: میں نے کہا! وہ کون؟ جواب دیا: ابوبکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ وعثمان بن عفانؓ وعلی بن ابی طالبؓ وعمر بن عبدالعزیزؒ احمد بن حنبلؒ ابوعباس کہتے ہیں: میں اسکی تعبیر کو بہت ہی اچھا سمجھا اور انکی مراد اپنے اپنے زمانے میں سب سے افضل کی تھی۔

۱۳۶۶۷- حسین، احمد بن محمد، ابوعباس احمد بن ابراہیم کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بعد جتنے علماء بھی ہیں وہ سب امام احمد رحمہ اللہ کی ترازو میں سما جانے والے ہیں جس طرح ابوبکر صدیقؓ کے بعد تمام کے تمام لوگ ان کی ترازو میں سما جانے والے ہیں۔

۱۳۶۶۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ فتح بن شخرف خراسانی نے اپنے ہاتھ سے میری طرف ایک خط لکھا کہ:

ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے حارث بن اسد کے پاس ذکر کیا: فتح کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا کہ میں نے عبدالرزاق اور سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا ہے کہ تین ہستیاں اپنے اپنے زمانے کے نامور علماء ہیں چنانچہ ابن عباس اپنے زمانے کے شعبی اپنے زمانے کے اور ثوری اپنے زمانے کے، فتح کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا: احمد بن حنبل بھی اپنے زمانے کے نامور عالم ہیں، حارث مجھ سے کہنے لگے: احمد بن حنبل کو ایسے حوادث سے واسطہ پڑا جنکا ایک جھونکا بھی سفیان ثوریؒ اوزاعی کو نہیں لگا۔

۱۳۶۶۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابویوسف یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید، نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد خرینی کہتے ہیں امام اوزاعی اپنے زمانے کے افضل ترین عالم تھے ان کے بعد ابواسحٰق فزاری اپنے زمانے کے افضل ترین عالم تھے، نصر بن علی کہنے لگے: میں کہتا ہوں کہ احمد بن حنبل اپنے زمانے کے افضل ترین عالم ہیں۔

۱۳۶۷۰- سلیمان بن احمد، احمد بن معلٰی دمشقی، احمد بن ابی حواری، ہیثم بن جمیل کہتے ہیں ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی ہستی ہوتی ہے جو مخلوق پر حجت ہوتی ہے چنانچہ فضیل بن عیاض اپنے زمانے کے لوگوں پر حجت تھے ہیثم کہنے لگے: میرا گمان ہے کہ اگر یہ نوجوان یعنی احمد بن حنبل زندہ رہا تو اپنے زمانے کے لوگوں پر حجت ہوگا۔

۱۳۶۷۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن یونس، ابوعاصم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ علم فقہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بغداد سے ہمارے پاس احمد بن حنبل کے علاوہ کوئی نہیں آیا جو کہ اچھی طرح سے فقہ جانتا ہو، ابو ولید کہتے ہیں، یحیٰ بن سعید امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بے حد خوش ہوتے تھے، عبیداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ یحیٰ بن سعید نے مجھے کہا کہ میرے پاس احمد بن حنبل جیسا عظیم انسان کوئی نہیں آیا۔

۱۳۶۷۲- حسین بن محمد، احمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر جشمی کا بیان ہے کہ یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ نے مجھے کہا کہ میرے

پاس احمد بن حنبل جیسا عظیم آدمی کوئی نہیں آیا۔

۱۳۶۷۳-ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن سلم، عبداللہ بن احمد مروزی، محمد بن فضل بن عباس بلخی، سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سفیان ثوری و مالک واوزاعی ولیث بن سعد کا زمانہ پالیتے لامحالہ وہ ان پر مقدم ہوتے۔

۱۳۶۷۴-سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروزی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں اگر احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہ ہوتے ورع وتقویٰ کا جنازہ اٹھ چکا ہوتا۔

۱۳۶۷۵-ابواحمد غطریفی، زکریا ساجی، عبداللہ بن شوتہ، قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے دنیا سے رخصت ہوجانے سے بدعات کا ظہور ہوجائے گا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی موت سے سنن کا خاتمہ ہوگیا اور امام ثوری کی وفات سے ورع وتقویٰ کا جنازہ اٹھ گیا۔

۱۳۶۷۶-حسین بن محمد، ابوزراحمد بن محمد بن محمد، یحیٰ بن معین کا بیان ہے کہ لوگ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا تذکرہ کرنے لگے تو یحیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ چاہتے ہیں کہ ہم احمد بن حنبل جیسے ہوجائیں حالانکہ یہ بہت مشکل امر ہے چونکہ جن دشواریوں کو سہنے کے لئے احمد کمر بستہ ہوگئے تھے ہم ان دشواریوں کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے اور نہ ہی احمد رحمہ اللہ کے طریقہ پر چلنا ہمارے بس کی بات ہے۔

۱۳۶۷۷-حسین بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوزرعہ کہتے ہیں! میں مسلسل لوگوں کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے کرتے دیکھ رہا ہوں اور لوگ امام احمد رحمہ اللہ کو یحیٰ بن معین اور ابوخیثمہ پر مقدم کرتے ہیں۔

۱۳۶۷۸-حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ابویحیٰ ناقد کہتے ہیں ہم ابراہیم بن عرعرہ کے پاس تھے لوگوں نے علی بن عاصم کا تذکرہ کیا ایک آدمی کہنے لگا: علی بن عاصم کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں، ایک دوسرا آدمی بولا جب وہ ثقہ ہے اسکا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ ابراہیم بن عرعرہ بولے: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل علقمہ اور اسود کے بارے میں کلام کریں ان کی ثقاہت کو بھی نقصان پہنچے گا۔

۱۳۶۷۹-حسین بن محمد، احمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن علی ابار، علی بن شعیب کہتے ہیں میں یزید بن ہارون کے پاس گیا لوگ ان سے پوچھ رہے تھے فلاں محدث سے سماع آپ نے کب کیا ہے؟ اور فلاں محدث کو کہاں سنا ہے؟ یزید بن ہارون انھیں برابر جواب دیئے جارہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا یزید بن ہارون سے کون سوال کررہا تھا؟ جواب دیا: یحیٰ بن معین اور احمد بن حنبل۔

۱۳۶۸۰-حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب فرماتے تھے: میں یحیٰ بن سعید قطان کے پاس مقیم تھا پھر واسط کی طرف چل پڑا، چنانچہ یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ نے میرے بارے میں لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے بتایا کہ وہ واسط چلا گیا، یحیٰ رحمہ اللہ نے کہا: واسط کیا کرے گا؟ لوگوں نے کہا: یزید بن ہارون کے پاس مقیم رہے گا، یحیٰ رحمہ اللہ نے کہا: یزید بن ہارون کے پاس کیا کرے گا؟ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس مباحثہ سے مطلوب یہ تھا کہ یحیٰ بن سعید یزید بن ہارون سے بڑے عالم ہیں۔

۱۳۶۸۱-سلیمان بن احمد، حسن بن علی معمری، خلف بن سالم، کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یزید بن ہارون کی مجلس میں تھے کہ یزید رحمہ اللہ اپنے تلامذہ کے ساتھ کچھ مزاح کی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کھانس کر خوشی کا اظہار کیا۔ یزید کہنے لگے: کس نے ناخوشی کا اظہار کیا ہے؟ جواب ملا: احمد بن حنبل نے، یزید رحمہ اللہ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا: تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ احمد بن حنبل یہاں موجود ہے تاکہ میں مزاح نہ کرتا۔

۱۳۶۸۲-حسین بن محمد، ابن ابی حاتم، علی بن جنید، ابوجعفر نفیلی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل اعلام دین میں سے تھے۔

۱۳۶۸۳-ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن ابان، محمد بن یونس، احمد بن یزید طحان کہتے ہیں ایک طرف میرے مخدوم عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں نے تمہارے پاس پیغام بھیجا تھا لیکن تم نہ ملے: میں نے عرض کیا:

میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ ان کے ایک ضروری کام سے گیا تھا: عبدالرحمن رحمہ اللہ کہنے لگے: شاباش، بہت اچھا کیا میں نے اس آدمی (یعنی احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کی طرف جب بھی دیکھا مجھے سفیان ثوری یاد آ گئے۔

۱۳۶۸۴-ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس، سلیمان بن داؤد بن زیاد شاذ کوفی کہتے ہیں علی بن مدینی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مشابہ تھے اور دونوں برابر تھے، چنانچہ میں نے علی بن مدینی کے ورع کا ایک مرتبہ مکہ میں مشاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک قاضی کے پاس تانبے کی بنی ہوئی ایک قیمتی بالٹی بطور رھن کے رکھی اور قاضی سے انہوں نے کچھ غلہ لیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد علی بن مدینی رحمہ اللہ قاضی (مرتھن) کے پاس آئے اور قرض چکا کر مرھون بالٹی کو چھوڑانا چاہا، قاضی صاحب نے ایک ہی جیسی دو بالٹیاں نکال کر ان کے سامنے رکھ دیں اور کہا دیکھ لو ان میں سے کونسی آپ کی بالٹی ہے پہچان کر لیتے جایئے، ابن مدینی رحمہ اللہ کہنے لگے میرے لئے ان بالٹیوں میں تمیز کرنا مشکل ہے لہذا دونوں سے میں بری الذمہ ہوتا ہوں اور جو کچھ میں نے قرض چکانے کے لئے آپ کو دیا ہے میں اس سے بھی دستبردار ہوتا ہوں چنانچہ ابن مدینی رحمہ اللہ نے کچھ نہ لیا، قاضی صاحب کہنے لگے: بخدا! ابن مدینی کی بالٹی یہ ہے میں تو ان کا صرف امتحان لینا چاہتا ہوں۔

۱۳۶۸۵-سلیمان بن احمد، محمد بن حسین انماطی کہتے ہیں ہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جس میں یحییٰ بن معین وابو خیثمہ وز ہیر بن حرب اور کبار علماء کی ایک بڑی جماعت تشریف فرما تھی، چنانچہ اہل مجلس نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تعریفیں شروع کر دیں اور ان کے فضائل کا بھی تذکرہ کیا ایک آدمی کہنے لگا اتنی کثرت سے یہ باتیں (یعنی فضائل احمد وغیرہ) نہ کرو۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہنے لگے: کیا احمد بن حنبل کی ثناء زیادہ ہو چکی ہے؟ اگر ہم اپنی مجالس کا انعقاد ہی احمد بن حنبل کی تعریف وثناء کے لئے کریں ہم ان کے فضائل کو پوری طرح نہیں بیان کر سکتے۔

۱۳۶۸۶-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، محمد بن یحییٰ نیشاپوری رحمہ اللہ کو جب امام احمد بن حنبل کی وفات کی خبر پہنچی تو کہنے لگے: اہل بغداد کے لئے مناسب ہے کہ ہر گھر میں احمد بن حنبل کی رحلت پر نوحہ کا اہتمام کریں۔

۱۳۶۸۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میرے والد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے: اے ابو عبید اللہ! جب نبی ﷺ سے مروی کوئی حدیث تمہارے نزدیک صحیح ہو اسکی ہمیں خبر دو تا کہ ہم اسکی طرف رجوع کر لیا کریں۔

۱۳۶۸۸-سلیمان، عبداللہ بن احمد سے مروی ہے میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابو عبداللہ! تم صحیح احادیث سے باخوبی واقف ہو لہذا جب تمہارے پاس کوئی حدیث ہو اس کی ہمیں بھی خبر کرو تا کہ ہم اسے اپنا لیں برابر ہے کہ اس حدیث کا مذہب کسی کوفی کا ہو یا نصرانی کا ہو یا شامی کا۔

عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں جہاں جہاں بھی حدثنی الثقہ یا اخبرنی الثقہ'' کہتے ہیں اس سے میرے والد ماجد رحمہ اللہ مراد ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی جو کتاب بغداد میں تصنیف کی ہے وہ مصر کی تصنیف سے افضل ہے۔ چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ بغداد میں مسائل واحادیث کے بارے میں پوچھ لیتے تھے۔

۱۳۶۸۹-سلیمان بن احمد، محمد بن اسحق بن راہویہ، اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: آؤ! میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاتا ہوں اس جیسا تم نے کبھی نہیں دیکھا ہو گا چنانچہ احمد رحمہ اللہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ محمد بن اسحق رحمہ اللہ کہتے ہیں میرے والد اسحق بن راہویہ نے ایک مرتبہ مجھے کہا: میں شافعی کو احمد بن حنبل جیسا نہیں سمجھتا ہوں۔

۱۳۶۹۰-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ابتلاء کے دنوں میں ابراہیم بن حارث بشر سے کہنے لگے: اگر تم کوئی بات کر لیتے، بشر رحمہ اللہ نے جواب دیا: کیا تم مجھے حکم کرتے ہو کہ میں انبیاء کے مقام پر کھڑا ہو جاؤں؟

۱۳۶۹۱-سلیمان بن احمد، قیس بن مسلم بخاری، علی بن خشرم کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث رحمہ اللہ کو سنا ہے کہہ رہے تھے: احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو آگ سے بھڑکتی ہوئی بھٹی میں داخل کیا گیا جب اس سے نکلے تو خالص کندن بن کر کے نکلے۔

۱۳۶۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، ابوزرعہ کہتے ہیں، فنون علم میں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۶۹۳-عبداللہ بن محمد، اسحق بن احمد، ابوزرعہ سے مروی ہے کہ زبیر بن حرب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا جو ان جیسے مضبوط قلب والا ہو اور ان کے قائم مقام بن سکے اور ان جیسی آزمائشوں کا سامنا کر سکے چنانچہ کئی سالوں تک امام احمد رحمہ اللہ کو امتحان میں ڈالا گیا مگر جس ثابت قدمی کا ثبوت انہوں نے پیش کیا شاید کوئی اور نہ پیش کر سکے۔

۱۳۶۹۴-سلیمان بن احمد، محمد بن اسحق بن راہویہ سے مروی ہے میرے والد کہا کرتے تھے: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہ ہوتے اور وہ اپنی جان کو نہ کھپاتے لامحالہ اسلام کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۶۹۵-سلیمان، محمد بن احمد بن براء، علی بن مدینی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: احمد بن حنبل ہمارے آقا ہیں۔

۱۳۶۹۶-سلیمان، ادریس بن عبدالکریم حداد کہتے ہیں میں نے اپنے زمانے کے کبار علماء مثلاً ہیثم بن خارجہ ومصعب زبیری ویحیٰ بن معین واکبر بن ابی شیبہ وعثمان بن ابی شیبہ وعبدالاعلیٰ بن حماد نرسی ومحمد بن عبدالملک بن ابی شوارب وعلی بن مدینی وعبیداللہ بن عمر قواریری، وابوخیثمہ زبیر بن حرب وابومعمر قطیعی ومحمد بن جعفر ورکانی واحمد بن محمد بن ایوب صاحب مغازی ومحمد بن بکار بن ریان وعمرو بن محمد ناقد ویحیٰ بن ایوب مقابری عابد وشریح بن یونس وخلف بن ہشام بزار وابوربیع زہرانی اور دیگر بے شمار علماء وفقہاء کو دیکھا ہے یہ سب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی عظمت ورفعت اور جلالت شان کے معترف تھے اور ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے تھے۔

۱۳۶۹۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شجاع بن مخلد کہتے ہیں میں ابو ولید طیالسی کے پاس بیٹھا تھا اچانک امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا خط ان کے پاس پہنچا میں نے پورا خط ان کی زبانی سنا پھر فرمایا: کوفہ اور بصرہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں ان کی عظمت ورفعت میرے دل میں بہت زیادہ ہے۔

۱۳۶۹۸-سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن جنید عجلی، مہنا بن یحیٰ کہتے ہیں جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو حبس بے جا سے رہا کیا گیا میں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہریؒ کو انکی پیشانی اور چہرہ چومتے دیکھا اور سلیمان بن داؤد ہاشمی کو امام احمد رحمہ اللہ کی پیشانی اور سر چومتے ہوئے دیکھا۔

۱۳۶۹۹-حسین بن محمد، عمر بن حسن بن علی بن جعد، احمد بن منصور سے مروی ہے کہ ابوعاصم رحمہ اللہ نے مجھے کہا: جب تم جانے کا ارادہ کرلو تو برگزیدہ آدمی یعنی احمد بن حنبل کو میرا سلام کہنا۔

۱۳۷۰۰-حسن بن محمد، عمر بن حسین قاضی، محمد بن یعقوب کرابیسی سے مروی ہے کہ جب امام احمد بن حنبل بصرہ تشریف لائے تو ان کی آمد کو شاذکونی نے قدرے برا منایا (یہ چیز علماء میں قدیم سے چلی آرہی ہے) گویا کہ شاذکونی نے ناپسندیدگی کا اظہار یحیٰ بن سعید قطان سے کیا: یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ نے کہا:

تم کسی قسم کا اقدام کرنے سے رک جاؤ حتی کہ میں اسے (یعنی امام احمد) کو دیکھ لوں، چنانچہ یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ نے جب امام احمد رحمہ اللہ کو دیکھا شاذکونی سے کہا: اے ابوسلیمان! بڑا افسوس ہے، تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو اور اس امت کے بہت بڑے عالم کے بارے میں باتیں کر رہے ہو۔

۱۳۷۰۱-حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ابوجعفر احمد بن قاسم، حسین کرابیسی کہا کرتے تھے ان لوگوں کی مثال جو امام احمد بن حنبل کا تذکرہ

(یعنی برا تذکرہ) کرتے ہیں اس قوم جیسی ہے جو ابوقبیس پہاڑ کے پاس آئیں اور اسے اپنے جوتوں کے ساتھ منہدم کرنا چاہیں (یعنی ابو قبیس پہاڑ کو جوتے مار کر منہدم کرنا چاہیں لامحالہ منہدم نہیں ہوگا امام احمدؒ کی مثال بھی ایسی ہے)

۱۳۷۰۲- حسین بن محمد، عمر بن، حسن قاضی، ہارون بن یوسف، ابن ابی ورد عابد کہتے ہیں میں نے یحییٰ جلا جو کہ اکابر علماء وفضلاء میں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی چنانچہ نبی ﷺ ایک جگہ کھڑے تھے ابن ابی داؤد آپ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دائیں جانب تشریف فرما تھے، چنانچہ نبی ﷺ نے ابن ابی داؤد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اگر یہ لوگ اس نعمت عظمیٰ کی ناشکری کریں گے تو ہم اس کا اہتمام ایسے لوگوں کو سپرد کر دیں گے جو ناشکرے نہیں ہوں گے، اور نبی ﷺ کا اشارہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف تھا۔

۱۳۷۰۳- محمد بن ابراہیم، ابوبکر بن ماہان، علی بن ابی ظاہر، ابوعثمان رقی، ہیثم بن جمیل کہا کرتے تھے، میرا گمان ہے کہ یہ نوجوان یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اگر زندہ رہا تو اپنے زمانے والوں پر حجت ہوگا۔

۱۳۷۰۴- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، نضر بن خزیمہ، محمد بن مخلد، ابوبکر، محمد بن احمد بن داؤد بن سیار، یوسف بن مسلم، ہیثم بن جمیل نے ایک مرتبہ ہیثم سے مروی ایک حدیث بیان کی تلامذہ نے کہا: اس حدیث میں محدثین نے آپ سے مخالفت کی ہے، ہیثم نے کہا: بھلا کس نے مخالفت کی ہے؟ تلامذہ نے کہا: احمد بن حنبل نے مخالفت کی ہے۔ ہیثم بن جمیل کہنے لگے: میں چاہتا ہوں میری عمر میں بھی کمی کر دی جائے اور احمد بن حنبل کی عمر میں اضافہ کر دیا جائے۔

۱۳۷۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس کدیمی، علی بن مدینی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ مکہ تک جاؤں، لیکن مجھے آپ کے ساتھ چلنے سے صرف اتنی بات رکاوٹ بن رہی ہے کہ میں آپ کو اکتاہٹ میں نہ مبتلا کر دوں یا آپ مجھے اکتاہٹ میں نہ مبتلا کر دیں چنانچہ جب میں نے انھیں الوداع کیا عرض کیا: اے ابوعبداللہ! مجھے کچھ وصیت کیجئے: فرمانے لگے: جی ہاں! سنو! اپنے دل کو تقویٰ کے ساتھ چمٹائے رکھو اور اپنے پیش آخرت کو مستحضر رکھو۔

۱۳۷۰۶- ابوحسن بن ابان، مقاتل بن صالح انماطی صاحب اثرم، محمد بن مصعب عابد کہتے ہیں: بخدا! رضائے خدائے تعالیٰ کے لئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنے جسم پر جو کوڑے برداشت کئے وہ مرتبہ میں بشر بن حارث کے مجاہدات سے بدرجہا افضل و بڑھے ہوئے ہیں۔

۱۳۷۰۷- عبداللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوعمارہ، ابویحییٰ ناقد، حجاج بن شاعر کہتے ہیں مجھے پسند نہیں تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کیا جاؤں اور میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی نماز جنازہ نہ پڑھ سکوں۔

قاسم بن نصر کہتے ہیں ایک مرتبہ مروزی حجاج بن شاعر کے پاس سے گزرے حجاج انھیں دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور فوراً ان کے پاس آکر کہا: السلام علیکم یا خادم الصدیقین۔ (معلوم ہوا حجاج بن شاعر امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں رہا کرتے تھے)

۱۳۷۰۸- عبداللہ، ابوالحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب کہتے ہیں ہمارے شہر میں دو مجوسی عورتیں رہتی تھیں ان دونوں کا آپس میں مال میراث کے بارے میں تنازع کھڑا ہو گیا، انہوں نے ایک مسلمان کے پاس جھگڑا لایا چنانچہ مسلمان نے ایک کے حق میں فیصلہ کر دیا دوسری محرومہ کہنے لگی اگر تم نے احمد بن حنبل کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے تو میں اس فیصلے سے راضی ہوں ورنہ میں راضی نہیں ہوں، (مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم بھی امام احمد رحمہ اللہ کی جلالت شان اور عظمت کے معترف تھے)

۱۳۷۰۹- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، محمد بن حسین مکرم کہتے ہیں جب میں دن کو کسی کام میں مصروف ہو جاتا رات کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ضرور دیکھتا اگر دن کو ان کے ساتھ مل بیٹھتا رات کو یحییٰ بن معین کو ضرور دیکھتا۔

۱۳۷۱۰- حسین بن محمد، عمر بن حسین قاضی، احمد بن قاسم بن مساور کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس مصعب زبیری بھی موجود تھے اہل مجلس میں سے ایک آدمی نے امام احمد رحمہ اللہ کا ذکر خیر چھیڑا اور خوب بڑھا چڑھا کر ان کا تذکرہ کیا، ایک اور آدمی کہنے لگا: یا اھل الکتاب لاتغلوا فی دینکم اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو (النساء: ۱۷۱) یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہنے لگے: کیا ابو عبداللہ احمد رحمہ اللہ کی مدح غلو فی الدین ہے؟ چنانچہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے چیخ کر کہا: ابو عبداللہ کے تذکرے سے ہی مجلس کی شان دوبالا ہو سکتی ہے۔

۱۳۷۱۱- حسین بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زیاد بن ہانی کہتے ہیں امام احمد رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابو عبداللہ! میں نے آپ کی غیبت کی ہے مجھے ذمہ گناہ سے دستبردار کیجئے، احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: تم دستبردار ہو بشرطیکہ اگر آئندہ غیبت کی طرف نہ لوٹو، میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا: کیا آپ نے اسے دستبردار کر دیا ہے حالانکہ اس نے آپ کی غیبت کی ہے؟ فرمایا: کیا مجھے دیکھتے نہیں ہو کہ میں نے اس پر شرط بھی لگائی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا زہد وتقویٰ..... شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل عالم زاہد عامل اور کمال درجے کے عبادت گزار تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ تصوف حقیقت میں زہد فی الدنیا ہے جو کہ عبادت گزار عالم کو اس طرح مزین کر دیتا ہے جس طرح زیور خوبصورت گلے کو مزین کر دیتا ہے۔

۱۳۷۱۲- سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن عبید، مھنا بن یحییٰ شامی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کے علاوہ کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا جس نے ہر طرح کی بھلائی کو اپنے اندر سمو لیا ہو حالانکہ میں نے سفیان بن عیینہ ووکیع اور دیگر بہت سارے علماء کو دیکھا ہے لیکن علم، فقہ اور زہد وورع میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۱۳۷۱۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، اسحق بن راہویہ کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ عبدالرزاق کی طرف چل نکلے راستے میں ان کے پاس سے خرچہ ختم ہو گیا چنانچہ انہوں نے راستے میں مزدوری پر کسی کا بوجھ اٹھایا یہاں تک کہ صنعاء پہنچ گئے حالانکہ راستے میں بطور غمگساری کے ساتھیوں نے کچھ مال پیش بھی کیا لیکن امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۱۴- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن بلال سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا ان کے گھر کی حالت وہی تھی جو سوید بن غفلہ کے گھر کی حالت تھی، یہ سب کچھ امام احمد کے زہد وتقویٰ کی وجہ سے تھا۔

۱۳۷۱۵- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو نصر فتح بن شخرف خراسانی، عبد بن حمید سے مروی ہے کہ عبدالرزاق کہتے ہیں:

احمد بن حنبل ہمارے پاس آئے اور تقریباً دو سال قیام کیا جب واپس جانے لگے میں نے انھیں کچھ مال دینا چاہا اور کہا: اے ابو عبداللہ یہ قبول کر لو اور اس سے نفع اٹھاؤ بلاشبہ ہماری زمین تجارت کی زمین نہیں ہے اور نہ ہی اس کی زراعت مزدوری پر کی جاتی ہے، عبد بن حمید کہتے ہیں ہم نے عبدالرزاق رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے مٹھی میں دینار رکھے تھے اور امام احمد رحمہ اللہ کی طرف بڑھا رہے تھے لیکن امام احمد رحمہ اللہ کہے جا رہے تھے: میں بھلائی میں ہوں، چنانچہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۱۶- ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قابنی، ابو عبداللہ حسین بن محمد جنابذی، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، احمد بن سلیمان واسطی کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک نان بائی کے پاس رہن پر جوتے رکھے ہوئے تھے نان بائی سے انہوں نے یمن جاتے وقت کچھ کھانا لیا تھا، چنانچہ جاتے وقت مزدوروں کے ساتھ بوجھ اٹھانے پر اپنے آپ کو مزدوری پر لگا دیا تھا، عبدالرزاق رحمہ اللہ

نے انھیں شبہ سے پاک دراہم پیش کیے لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۱۷-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے پیدل چل کر پانچ حج اور سوار ہو کو دو حج کیے ہیں اور ایک مرتبہ انہوں نے دوران حج بیس درہم خرچ کیے۔

۱۳۷۱۸-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ربیع سے مروی ہے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ختک مروزی (جو کہ ہمارے ایک شیخ ہیں) کے پاس تشریف لائے لیکن تھوڑی دیر ہی رہے اور وہاں سے نکل پڑے، چنانچہ ختک مروزی جب گھر سے باہر نکلے ہم نے کہا ابوعبداللہ آپ کے پاس کیوں آئے تھے؟ ختک کہنے لگے: ابوعبداللہ میرے گہرے دوست ہیں اور ہمارے درمیان کافی انس ومحبت ہے، گویا ختک حقیقت حال بتانے سے پہلوتہی کر رہے تھے لیکن جب ہم نے اصرار کیا کہنے لگے: ابوعبداللہ نے مجھ سے دوسو (یا تین سو) درہم قرضہ لے رکھے تھے، وہ قرضہ مجھے ادا کرنے آئے تھے، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! میں نے تو آپ کو کسی قسم کا کوئی قرضہ دیا ہی نہیں اور میں نے گویا نیت کر لی ہے کہ وہ قرضہ میں آپ سے وصول کر چکا ہوں۔ لیکن وہ کسی طرح نہ مانے اور کہا: میں نے جب بھی قرض لیا ہے اسے واپس کرنے کی نیت سے لیا ہے لہذا میں تمہیں ضرور واپس کر کے رہوں گا۔

۱۳۷۱۹-سلیمان، محمد بن موسیٰ بن حماد یزیدی کہتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز جزوی کو مصر سے وراثت میں ایک لاکھ دینار ملے، جس میں ایک ایک ہزار دینار کے تین صندوق امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیے اور کہا: یہ حلال کی میراث ہے اور ہر قسم کے شبہ سے پاک ہے اسے قبول فرمالیجئے اور اپنے کام میں لائیے، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے قبول فرمانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میری کفایت ہو رہی ہے مجھے اس مال کی چنداں ضرورت نہیں۔

۱۳۷۲۰-ابوبکر بن مالک، ابوبکر بن حمدان نیشاپوری، یعقوب بن اسحق بن ابی اسرائیل کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے والد اسحق بن ابی اسرائیل اور امام احمد بن حنبل براستہ سمندر طلب علم کے لئے نکلے لیکن سمندر میں ان کی کشتی ٹوٹ گئی چنانچہ بفضلہ تقدیر الٰہی فقراء کے جزیرے تک پہنچ گئے وہاں ایک چٹان پر انھیں آنے کا اتفاق ہوا چٹان پر جلی حروف میں لکھا تھا: کل جب لوٹنے والے اللہ تعالیٰ کے روبرو لوٹ آئیں گے مالدار اور فقیر میں امتیاز کر دیا جائے گا ان کے سامنے صرف دو ہی ٹھکانے ہوں گا یا تو جنت یا جہنم۔

۱۳۷۲۱-حسین بن محمد تستری کہتے ہیں ایک سنار لڑکا (یعنی نوجوان زرگر لڑکا) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آتا جاتا تھا چنانچہ ایک دن امام احمد نے اسے دو درہم دیئے اور بازار سے کاغذ خریدنے کو کہا، لڑکے نے بازار سے کاغذ خریدا اور کاغذ کے درمیان پانچسو دینار محفوظ طریقے سے رکھ کر باندھ دیئے اور کاغذ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے گھر پہنچا دیئے، امام نے گھر والوں سے پوچھا گھر والوں نے جواب دیا: ہمارے پاس کاغذ لائے گئے ہیں چنانچہ امام احمد کے سامنے کاغذ رکھ دیئے گئے، آپ رحمہ اللہ نے جونہی کاغذ کھولے بیچ میں رکھے ہوئے دینار بکھر گئے آپ رحمہ اللہ نے فوراً دینار جوں کے توں رکھ دیئے اور لڑکے کے بارے میں پوچھا حتی کہ لڑکے کے بارے میں انھیں بتایا گیا، آپ خود لڑکے کے پاس گئے اور کاغذ بمعہ دیناروں کے لڑکے کے سامنے رکھ دیئے اور فوراً واپس لوٹ آئے، لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا اور کہتا جا رہا تھا: کاغذ تو میں نے آپ کے دراہم سے خریدے ہیں کاغذ تو لے لیجئے آپ نے کاغذ لینے سے بھی انکار کر دیا۔

۱۳۷۲۲-ابوبکر بن مالک، ابوجعفر بن دریح عکبری کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی طلب میں گھر سے نکل گیا یہ ۲۳۶ھ کا واقعہ ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا: انہوں نے بتایا: باہر نماز پڑھنے نکل گئے ہیں، چنانچہ میں ان کی انتظار میں پھاٹک کے دروازے پر بیٹھ گیا حتی کہ امام احمد رحمہ اللہ تشریف لائے میں فوراً ان کی طرف اٹھا سلام کیا انھوں نے سلام کا جواب دیا امام احمد بوڑھے ہو چکے تھے داڑھی میں خضاب لگاتے تھے اور ان کا رنگ شدید گندمی تھا، امام احمد گلی میں داخل ہوئے میں بھی ان کے ساتھ چلتا رہا، جب ہم پھاٹک تک پہنچے وہاں قریب ہی ایک دروازہ کھلا تھا امام اس میں داخل ہوئے اور اپنے پیچھے دیکھنے لگے اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت بخشے

چلے جاؤ، لیکن میں وہیں ثابت قدم کھڑا رہا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت بخشے چلے جاؤ، میں دوسری طرف متوجہ ہوا دیکھا کہ دروازے کے بالمقابل ایک مسجد ہے جس میں ایک بڑے میاں سرخ داڑھی والے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، میں وہیں بیٹھ گیا، جب امام نے سلام پھیرا اتنے میں ایک آدمی نکلا اس نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا اور پوچھا کہ ان کے پیچھے پیچھے کون تھا اور باتیں کیا کر رہے تھے، چونکہ خلیفہ کے پاس دعویٰ دائر کیا گیا ہے کہ ان کے ہاں ایک علوی قیام پذیر ہے، اتنے میں محمد بن نشر آ گیا اور پورے محلے کو گھیرے میں لے لیا پھر محلے کی تفتیش کی گئی مگر انھیں کچھ نہ ملا، میں نے لوگوں سے ان بڑے میاں کے بارے میں دریافت کیا، جواب ملا: یہ ان کے چچا اسحٰق ہیں، میں نے کہا: پھر وہ خود آپ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ جواب ملا: وہ نہ اس سے اور نہ ہی اس کے بیٹوں سے بات کرتے ہیں چونکہ یہ لوگ سلطان سے انعام وغیرہ لیتے رہتے ہیں۔

۱۳۷۲۳-عبداللہ، ابوحسن ابان، محمد بن احمد جبر مروزی، ابراہیم بن متہ سمرقندی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ امام ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا! احمد بن حنبل امام ہیں بلاشبہ امام احمد رحمہ اللہ نے تو لوگوں کے دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے تو ستر (۷۰) سال فقر و فاقہ پر صبر کیا ہے۔

۱۳۷۲۴-عبداللہ، ابوالحسن ابان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ یزید بن ہارون نے مجھے پانچسو کے لگ بھگ دراہم پیش کیا، میں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۲۵-حسن بن محمد، عمر بن حسن قاضی، محمد بن حاتم، حمدان بن سنان واسطی کہتے ہیں: ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل ہمارے پاس تشریف لائے اور ان کے ساتھ علماء و فضلاء کی ایک بڑی جماعت بھی تھی، ان حضرات کا خرچہ ختم ہو گیا چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ میرے پاس ایک پوستین لائے اور فرمایا: کسی سے کہو جو یہ پوستین بیچ کر میرے پاس اس کی قیمت لائے تا کہ میں اس سے اپنی گزر بسر کروں، چنانچہ میں نے دراہم کی ایک تھیلی لی اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں پیش کی لیکن انہوں نے دراہم مجھے واپس کر دیئے، میں مایوس ہو کر واپس لوٹ آیا میری بیوی کہنے لگی: یہ نیک آدمی ہیں شاید انھوں نے یہ دراہم کم سمجھے ہوں اس لئے قبول کرنے پر راضی نہ ہوئے ہوں لہذا اس مقدار کے دگنے ان کی خدمت میں پیش کرو، چنانچہ میں نے دگنے ان کی خدمت میں پیش کئے لیکن امام احمد رحمہ اللہ بدستور انکار پر مصر رہے اور مجھ سے پوستین لی اور بیچنے کے لئے خود باہر نکل گئے۔

۱۳۷۲۶-حسین بن محمد، شاکر بن جعفر، احمد بن محمد تستری کہتے ہیں لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر تین دن ایسے گزرے کہ ان میں کچھ کھایا نہیں چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے ایک دوست سے آٹا بطور قرض لیا، لوگ کھانے کی شدت احتیاج کو بھانپ گئے، لوگوں نے جلدی سے روٹیاں پکا کر ان کے سامنے حاضر کر دیں، آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: تمہیں ہماری بھوک کا علم کیسے ہوا؟ اور تم نے اتنی جلدی سے روٹیاں کیسے تیار کر لیں؟ انہیں جواب دیا گیا: صالح (جو کہ امام احمد رحمہ اللہ کا بیٹا ہے) کے گھر میں تنور گرم گرم تھا ہم نے جلدی سے روٹیاں تیار کر لیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: روٹیاں اٹھا لو، چنانچہ باوجود شدید بھوک کے کھانا نہ کھایا حتی کہ صالح کے گھر کی طرف جو دروازہ کھلتا تھا اسے بھی بند کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۷۲۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جہم بن بدر کہتے ہیں ہمارے ایک پڑوسی نے ایک مرتبہ ہمیں ایک تحریر نکال کر دکھائی اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں: یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاتھ کی تحریر ہے ہم نے ان سے پوچھا: یہ کیونکر لکھا تھا؟ پڑوسی نے کہا: ہم مکہ مکرمہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس مقیم تھے ہم نے امام احمد بن حنبل کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن کئی دنوں سے ان کا کوئی پتہ ہی نہ چلتا کہ وہ کہاں ہیں چنانچہ ہم ایک گھر میں گئے تا کہ گھر والوں سے آپ رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھیں اتفاق سے امام احمد رحمہ اللہ اسی گھر میں موجود تھے، چنانچہ گھر والوں نے ہمیں کہا: امام رحمہ اللہ یہیں موجود ہیں،

ہم امام رحمہ اللہ کے پاس آئے، لیکن کمرے کا دروازہ بند تھا، جب ہم حیل وحجت کر کے ان کے پاس پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بوسیدہ کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں، ہم نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! کیا وجہ ہے کئی دنوں سے ہم آپ کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ فرمایا: دراصل میرے کپڑے چوری ہو گئے تھے جسکی وجہ سے میں محبوس ہو کر رہ گیا، میں نے عرض کیا: میرے پاس دینار ہیں، اگر آپ چاہیں مجھ سے قرض لے لیں چاہیں تو صلہ رحمی کے طور پر لے لیں، انہوں نے لینے سے مطلق انکار کر دیا، میں نے عرض کیا: کیا پھر آپ دینار لے لینے کی مجھے تحریر لکھ دیں گے؟ فرمایا: جی ہاں لکھ دیتا ہوں، میں نے ایک دینار پھر نکالا مگر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ فرمایا: میرے لئے ایک کپڑا خرید واور اسے دو حصوں میں کاٹ کر میرے پاس لے آؤ، انہوں نے اشارہ کیا کہ ایک حصہ کی تہبند بنا دیں اور دوسرے کی چادر، چنانچہ میں نے ان کا حکم بجالایا اور جو باقی بچا ان کے پاس لے آیا، وہاں اس موقع پر میں ان کے پاس ایک کاغذ لایا اس پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے یہ تحریر لکھی۔

۱۳۷۲۸- محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن اسماعیل بن احمد، صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں ایک مرتبہ واثق کے زمانے میں اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کے پاس گیا (اس وقت ہماری کیا حالت تھی اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے) والد صاحب نماز کے لئے کمرے سے باہر تشریف لے گئے تھے، کمرے میں ایک نمدہ بچھا ہوا تھا جس پر والد صاحب بیٹھا کرتے تھے، والد صاحب پر کئی سال اسی حالت میں گزر چکے تھے حتی کہ یہ نمدہ بھی بوسیدہ ہو گیا تھا، چنانچہ نمدے کو میں نے ایک جانب سے تھوڑا سا اوپر اٹھایا اچانک اس کے نیچے سے لکھا ہوا ایک کاغذ برآمد ہوا اس پر لکھا تھا: اے ابوعبداللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کو شدید تنگدستی کا سامنا ہے اور آپ پر قرض بھی ہے، میں فلاں آدمی کے بدست آپ کی خدمت میں چار ہزار دراہم ارسال کر رہا ہوں ان سے اپنا قرض بھی چکا دیجئے اور اپنے عیال پر خرچ کیجئے، نیز یہ دراہم ہر طرح کے شبہ سے پاک ہیں نہ یہ صدقہ کے ہیں اور نہ ہی زکاۃ کے یہ مجھے صرف اور صرف اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملے ہیں'' میں نے خط پڑھا اور رکھ دیا، جب والد صاحب کمرے میں تشریف لائے میں نے عرض کیا اے ابا جان! یہ کیسا خط ہے؟ سنتے ہی والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: یہ خط میں نے تم سے چھپا رکھا تھا، پھر فرمایا: اس خط کا جواب لیکر جاؤ، چنانچہ والد صاحب نے اس آدمی کی طرف خط لکھا: آپ کا خط مجھے ملا ہم لوگ عافیت میں ہیں، رہی بات ہمارے قرضے کی تو وہ ایسے آدمی کا قرض ہے جو ہم سے رھن کا مطالبہ نہیں کریگا، رہی بات ہمارے عیال کی سو وہ اللہ تعالیٰ کے نعم وکرم میں ہیں والحمدللہ، چنانچہ میں خط لیکر مال کی پیشکش کرنے والے کے قاصد کے پاس گیا: قاصد کہنے لگا: بڑا افسوس ہے! اگر ابوعبداللہ یہ مال قبول فرما لیتے پھر اگر چہ دریائے دجلہ ہی میں کیوں نہ پھینک دیتے انھیں ضرور اجر وثواب ملتا، چونکہ یہ آدمی ایسا ہے کہ اسکی کوئی نیکی معروف نہیں ہے، چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اس آدمی کا ایک اور خط والد صاحب کے پاس آیا، والد صاحب نے پھر پہلے جیسا جواب دیا۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا ہم نے اس مال کا تذکرہ کیا: والد صاحب نے فرمایا: اگر ہم اس مال کو قبول کر لیتے کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۷۲۹- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد کہتے ہیں ابن جروی ایک مرتبہ والد صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے میں مشہور آدمی ہوں میں اس وقت (یعنی مغرب کے بعد) آپ کے پاس آیا ہوں میں نے آپ کے لئے ایک چیز تیار کر رکھی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ چپکے سے اسے قبول فرمالیں، وہ مجھے خالص میراث سے ملی ہے، چنانچہ والد صاحب نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ابن جروی مسلسل اصرار کرتے رہے والد صاحب اس کے اصرار کو دیکھ کر ادھر سے اٹھ کر چلے گئے صالح کہتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ حسن کہتے ہیں میرے بھائی نے مجھے کہا: میں امام احمد رحمہ اللہ پر اصرار کرتا رہا تا کہ مال قبول کر لیں لیکن وہ میرے اصرار سے بھی زیادہ عدم قبول پر مصر تھے، میں نے عرض کیا: چلو میں آپ کو بتائے دیتا ہوں، وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! وہ تین ہزار دینار ہیں، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ مجھے وہیں چھوڑ کر اٹھ کر کہیں چلے گئے۔ صالح کہتے ہیں: ایک دن والد صاحب نے مجھے بتایا: اس دن میرے پاس روٹی کا

معمولی سا ٹکڑا بھی نہیں تھا۔

۱۳۷۳۰-علی بن احمد وحسین بن محمد، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بوران ابو محمد والد صاحب رحمہ اللہ سے کہنے لگے: میرے پاس خوشبو کی ایک ڈبیہ ہے اسے میں آپ کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں، والد صاحب خاموش ہو گئے، ابو محمد نے جب دوبارہ بات دہرائی والد صاحب نے فرمایا: اے ابو محمد! خوشبو کی ڈبیہ میرے پاس مت بھیجو چونکہ وہ میرے دل کو مشغول کر دیگی۔

صالح کہتے ہیں: ایک مرتبہ کسی اللہ والے نے چین سے جماعت محدثین جن میں یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات بھی ہیں کے لئے کچھ تحائف بھیجے اور والد صاحب رحمہ اللہ کے لئے کتابیں لکھنے کے لئے ایک جزودان بھیجا، لیکن والد صاحب نے جزوان واپس کر دیا۔ صالح کہتے ہیں: ایک دفعہ والد صاحب کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میرے والد نے آپ کے لئے کچھ وصیت کی ہے والد صاحب نے فرمایا لاؤ، چنانچہ وہ آدمی کپڑوں کی ایک بڑی گٹھڑی اٹھالایا، والد صاحب سے ذکر کیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ احمد دورقی نے ایک ہزار دینار عطا کئے ہیں: فرمایا: اے بیٹے۔ اللہ تعالیٰ کا رزق بہتر ہے اور وہی باقی بھی رہنے والا ہے، ایک دفعہ فرمایا دنیا کے تنگدستی کے دن بہت تھوڑے ہیں پھر تمہیں ایسے دنوں سے واسطہ پڑے گا جن سے کثرت مال والے اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکیں گے۔

۱۳۷۳۱-حسن بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں ایک مرتبہ والد صاحب خلیفہ کے پاس عسکر میں سولہ (۱۶) دن رہے۔ والد صاحب وہاں تین دنوں میں صرف ایک لپ ستو تناول فرماتے اور صرف ایک گھونٹ پانی پیتے جب گھر لوٹے بہت ضعیف ہو چکے تھے چھ ماہ کے بعد جانبر ہوئے جب آئے تھے ان کی آنکھیں شدت ضعف کی وجہ سے اندر دھنس گئی تھیں۔

۱۳۷۳۲-عبداللہ، احمد بن محمد، ابو حفص عمر بن صالح طرسوی کہتے ہیں ایک مرتبہ ابو عبداللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاتھ سے کنویں میں قینچی گر گئی، اتنے میں ان کا ایک کرایہ دار آ گیا اور اس نے کنویں میں گھس کر قینچی نکالی، امام احمد رحمہ اللہ نے کرایہ دار کے احسان کا بدلہ چکانے کے لئے اسے تقریباً نصف درہم دینا چاہا، کرایہ دار نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا: قینچی کی قیمت تو صرف دو قیراط چاندی کے مساوی ہے لہٰذا میں کچھ نہیں لوں گا، چنانچہ کرایہ دار چلا گیا، کچھ دنوں کے بعد امام رحمہ اللہ نے کرایہ دار سے پوچھا: تمہارے ذمے میرا دوکان کا کتنا کرایہ ہے؟ کہا: تین مہینوں کا کرایہ اور ہر مہینے میں دوکان کا کرایہ تین درہم ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے کرائے کا حساب لگایا اور فرمایا: جاؤ میں تمہیں کرائے سے دستبردار کرتا ہوں۔

۱۳۷۳۳-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ بن احمد بن حفصۃ کہتے ہیں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ہم نے قیام کیا چنانچہ جس گھر میں ہم رہائش پذیر تھے اس میں ایک بوڑھے میاں جنھیں ابو بکر بن سماعہ کی کنیت سے یاد کیا جاتا تھا بھی رہ رہے تھے، میں اس وقت چھوٹا لڑکا تھا اس گھر میں ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی تشریف لائے میری والدہ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کے ساتھ ملازم رہو اور ان کی خدمت کرو چونکہ یہ نیک آدمی ہیں، چنانچہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت کرتا رہا، امام رحمہ اللہ دن کو طلب حدیث میں نکل جاتے ایک دن اتفاقاً ان کا ساز وسامان چوری ہو گیا۔ جب واپس تشریف لائے میری والدہ نے ماجرا سنایا امام رحمہ اللہ نے طاقچے کے سوا کوئی چیز نہ مانگی۔ (طاقچہ جس میں چراغ رکھا جاتا ہے)

۱۳۷۳۴-عبداللہ، احمد، ابو عبدالرحمٰن، قاضی اسماعیل بن اسحٰق سے مروی ہے کہ نصر بن علی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آخرت کا معاملہ بہت اچھا ہے چونکہ دنیا ان کے پاس ہر طرف سے آئی مگر دنیا کی طرف انہوں نے مطلق توجہ نہ دی۔

۱۳۷۳۵-جعفر بن محمد بن نصر خلدی، ابو حامد، ابراہیم بن ہانی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تین دن میرے پاس روپوش رہے، تین دن کے بعد کہنے لگے: میرے لئے اب کوئی اور جگہ تلاش کرو تاکہ میں اس میں منتقل ہو جاؤں، میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! اگر آپ یہاں سے کہیں اور چلے گئے مجھے آپ کا خوف لاحق رہے گا، جب انہوں نے اصرار کیا چار و ناچار میں نے ان کے لئے ایک متبادل جگہ

تلاش کی جب میرے پاس رخصت ہونے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ غار ثور میں تین دن تک روپوش رہے ہمارے لئے حلال نہیں کہ ہم فراخی میں آپ ﷺ کی اتباع کریں اور شدت میں آپ ﷺ کی اتباع ترک کردیں، ابوحامد کہتے ہیں: میں نے یہ واقعہ امام احمد رحمہ اللہ کے دو بیٹوں عبداللہ وصالح کے گوش گزار کیا ہے کہنے لگے: ہم نے یہ واقعہ سنا، پھر میں نے یہی واقعہ ابراہیم بن ہانی کے بیٹے اسحٰق کو سنایا وہ کہنے لگا: میرے والد نے مجھے یہ واقعہ نہیں سنایا۔

۱۳۷۳۶-ظفر بن احمد، ابوسہل بشر بن احمد اسفرائینی، محمد بن ہشام بن سعد سے مروی ہے کہ فتح بن حجاج کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین نے شمار کنندہ بھیجے تاکہ گنتی کریں کہ کتنے لوگوں نے امام احمد رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے آدمیوں کی گنتی کی تو تیرا لاکھ نکلے ان کے علاوہ بہت سارے سفر میں بھی تھے۔

۱۳۷۳۷-ظفر بن احمد، حسن بن علی، احمد وراق، عبدالرحمٰن بن محمد، محمد بن عباس شکتی سے مروی ہے کہ ورکانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جس دن امام حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا دس ہزار (۱۰،۰۰۰) یہودیوں نصرانیوں اور مجوسیوں نے اسلام قبول کیا۔ ورکانی کہتے ہیں: جس دن امام احمد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا چار اقسام کے لوگوں میں ماتم اور نوحہ زنی کا ایک کہرام سا مچ گیا یعنی مسلمانوں یہودیوں، نصرانیوں اور مجوسیوں میں (یہی ہے کہ ”موت العالم موت العالم“ ایک عالم کی موت پورے جہاں کی موت ہے)

۱۳۷۳۸-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ہلال بن علاء کہتے ہیں اگر دو چیزیں نہ ہوتیں لوگ ہمیشہ ان کے محتاج رہتے۔ (۱) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش، سو اگر امام احمد رحمہ اللہ کی آزمائش نہ ہوتی سب لوگ جہمی بن جاتے۔ (۲) محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ بلاشبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے بند تالے کھول دیئے ہیں۔ (یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے فقہ کے بند تالے کھول دیئے)

۱۳۷۳۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ یحیٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا چنانچہ پچاس سال ہم ان کی صحبت میں رہے انہوں نے کبھی اپنی بزرگی و بھلائی پر ذرہ برابر بھی فخر نہیں کیا۔

۱۳۷۴۰-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ ایک دن (چوبیس گھنٹے) میں تین سو رکعات نوافل پڑھتے تھے، اور جب انھیں ظلم وتعدی کے کوڑے لگے ضعف میں اضافہ ہوگیا اور ایک دن میں ڈیڑھ سو رکعات پڑھتے تھے اس وقت اسی برس کی عمر کے قریب قریب تھے۔

۱۳۷۴۱-سلیمان، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد ہر دن قرآن مجید کا ساتواں حصہ تلاوت کرتے تھے اور سات دن میں پورا قرآن ختم کرتے، رات کو تھوڑی دیر سوتے اور پھر صبح تک نماز ودعا میں مشغول رہتے۔

۱۳۷۴۲-ابواحمد غطریفی، زکریا ساجی، محمد بن عبدالرحیم بن صالح ازدی، اسحٰق بن موسیٰ انصاری کہتے ہیں ایک دفعہ مامون الرشید نے محدثین میں مال تقسیم کیا، چنانچہ مامون نے مال جس کو بھی دیا اس نے قبول کیا صرف امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۳۷۴۳-حسین بن محمد، شاکر بن جعفر، ابن محمد بن یعقوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ابوعبدالرحمٰن علیل ہیں اور مکھن کی خواہش ظاہر کرتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے کسی نے آدمی کو فلوس دیئے اور کہا بازار سے مکھن خرید لاؤ چنانچہ آدمی نے بازار سے مکھن خریدا اور چقندر کے پتے پر رکھ کر لایا، جب امام رحمہ اللہ نے اسکی طرف دیکھا فرمایا: یہ پتا کہاں سے لایا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: سبزی فروش کے پاس سے لایا ہوں، امام رحمہ اللہ نے کہا: کیا سبزی فروش سے اجازت لی ہے؟ آدمی نے کہا: میں نے اجازت نہیں لی، فرمایا: پتا واپس لے جاؤ اور سبزی فروش کو واپس کردو۔

۱۳۷۴۴-محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، صالح بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی میرے والد ماجد کو دعا دیتا تو فرماتے۔ کوئی مؤمن محفوظ نہیں ہوتا مگر اعمال کے خاتمے اسے کمتر کر دیتے ہیں میں نے والد صاحب کو کثرت کے ساتھ کہتے ہوئے سنا: یا اللہ! اسلم سلم، اے اللہ ہم تجھ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

۱۳۷۴۵-محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد کہتے ہیں ایک آدمی جسے احمد بن حکیم عطا کہا جاتا تھا خلف مخرمی کے ساتھ عفان کے پاس آتا جاتا تھا چنانچہ اس آدمی نے اپنے کسی بیٹے کی ختنہ کروائی اور یحییٰ، ابوخیثمہ اور جماعت محدثین کو دعوت دی اور میرے والد ماجد (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بھی) دعوت میں تشریف لانے کا مطالبہ کیا، چنانچہ سارے مدعوین چلے گئے اور ان کے بعد میرے والد صاحب تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا والد صاحب جب گھر میں داخل ہوئے انھیں ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا اور ان کے ساتھ محدثین کی ایک جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی، محدثین میں ایک آدمی تھا جسے ابوبکر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور احول کے نام سے معروف تھا وہ والد صاحب سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! یہاں تو چاندی کے برتن ہیں، والد صاحب نے جب غور کیا کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے چاندی کی ایک کرسی رکھی ہوئی ہے چنانچہ والد صاحب فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور چل پڑے ان کے پیچھے پیچھے دیگر لوگ بھی چل دیئے میزبان کو اطلاع کی گئی وہ فوراً نکل کر والد صاحب سے آملا اس نے بڑی حیل حجت کی کہ والد صاحب واپس لوٹ جائیں مگر والد صاحب نہ لوٹے حتی کہ بعض حضرات کو سفارش کے لئے بھی بھیجا مگر والد صاحب ایک ہی رائے پر ڈٹے رہے اور واپس نہ گئے بعد میں اس آدمی کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۳۷۴۶-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوحفص عمر بن صالح موسیٰ کہتے ہیں میں اور یحییٰ جلاء جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ابدال میں سے تھے) ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس گئے آپ رحمہ اللہ کے پاس بوران، زهیر اور ہارون جمال بیٹھے ہوئے تھے، میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ کس چیز سے دل نرم ہو جاتے ہیں؟ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے تلامذہ کی طرف دیکھا اور آنکھ سے اشارہ کیا پھر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اوپر اٹھا کر فرمایا: اے بیٹے! رزق حلال کھانے سے دل نرم ہو جاتے ہیں پھر میں ابونصر بشر بن حارث کے پاس گیا ان سے کہا اے ابونصر! دل کس چیز سے نرم ہوتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی ''الا بذکر اللہ تطمئن القلوب'' (الرعد: ۲۸) خبردار! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے'' میں نے کہا: میں تو ابوعبداللہ کے پاس سے آرہا ہوں بشر رحمہ اللہ نے کہا: بتاؤ ابوعبداللہ نے تمہیں کیا کہا؟ میں نے کہا: انہوں نے کہا ہے کہ رزق حلال کھانے سے دل نرم ہوتے ہیں، بشر رحمہ اللہ کہنے لگے: ابوعبداللہ نے اصل وحقیقت کو بیان کیا ہے، پھر میں عبدالوہاب بن الحسن کے پاس گیا ان سے یہی سوال کیا: انہوں نے بھی جواب میں مذکورہ بالا آیت تلاوت کی میں نے کہا: میں تو ابوعبداللہ کے پاس سے آرہا ہوں، سن کر شدت فرحت سے ان کا چہرہ سرخ ہو گیا اور کہنے لگے بتاؤ۔ ابوعبداللہ نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا: ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ رزق حلال سے دلوں میں نرمی آتی ہے، ابوالحسن کہنے لگے! ابوعبداللہ نے اصل جوہر تمہیں بتلایا ہے سو وہی بات اصل ہے جو ابوعبداللہ نے فرمائی۔

۱۳۷۴۷-عبداللہ، احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے طرسوس اور یمن کا سفر پیدل چل کر کیا ہے، پانچ حج کیے ہیں اور ان میں سے تین حج پیدل چل کر کیے ہیں، کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ یوں کہہ سکے کہ اس نے میرے والد صاحب کو اس علاقے کے نواحات میں دیکھا ہے، صرف جمعہ کی نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے، تنہائی پسند تھے چنانچہ بشر رحمہ اللہ بھی اس قدر تنہائی پر صبر کرتے تھے چنانچہ وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے اس طرف نکل جاتے کبھی اس طرف۔

۱۳۷۴۸-عبداللہ، احمد، عبداللہ بن احمد سے پوچھا گیا: کیا آپ کے والد صاحب انتقال کے وقت باتیں سمجھ لیتے تھے؟ عبداللہ نے اثبات میں جواب دیا: ہم انھیں وصیت کرتے تھے پھر وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے: صالح کہنے لگے: کیا انہوں نے فرمایا تھا کہ میری انگلیوں

میں خلال کرو؟ پس ہم نے حلال کیا والد نے اشارہ کرنا چھوڑ دیا اور اسی وقت ان کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۷۴۹-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ سے مروی ہے کہ والد صاحب نے مرض وفات میں مجھے حکم دیا کہ عبداللہ بن ادریس کی کتاب نکالو، میں نے کتاب نکالی، حکم کیا: لیث کی احادیث نکالو، پھر فرمایا: میں نے طلحہ سے کہا کہ طاؤس سے مرض میں رونے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ چنانچہ طاؤس کے لئے نہیں سنا گیا کہ وہ مرض میں روئے ہوں حتی کہ ان کی وفات ہوگئی، میں نے والد صاحب کو حدیث پڑھ کر سنائی چنانچہ تا وفات دوران مرض معمولی آواز بھی نہیں سنی گئی (سبحان اللہ حالتیں دو ہیں مرض پر کون روتا ہے، اور چپ رہنا دونوں حالتیں باعث اجر وثواب ہیں، اگر روتا نہیں تو اس لئے کہ بیماری بھی رحمت ہے بھلا رحمت پر کون روتا ہے، اگر روتا ہے تو اس لئے کہ یا اللہ میں کمزور ضعیف ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وانکساری ظاہر کرتا ہوں گویا وجہ ثانی کی رو سے نہ رونا اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک طرح کی جرأت کرنا ہے اور رونا اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی ہے حاصل یہ کہ اگر روئے تو جزع وفزع نہ کرے اور اگر نہ روئے تو محض اس لئے کہ بیماری رحمت ہے (هذا ماسنح علی قلبی وللہ الحمدُ علی ذالک)

۳۶۵۰-عمر بن احمد بن عثمان، محمد بن عمرویہ، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں دین والد صاحب کی وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھا اور میں نے ہاتھ میں ایک کپڑا لیا ان کے پاس بیٹھ گیا تا کہ روح پرواز ہوتے ہی میں آپ رحمہ اللہ کے جبڑے باندھ لوں والد صاحب پر نزع طاری تھی، چنانچہ والد صاحب پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہم سمجھتے کہ آپ کی روح پرواز کر چکی مگر پھر افاقہ ہو جاتا، ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہاتھ سے دور ہونے کا اشارہ کر رہے تھے، دو مرتبہ ایسا کیا، جب تیسری مرتبہ کیا میں نے عرض کیا: اے ابا جان! اس وقت یہ کیسا معمہ ہے؟ فرمایا: ابلیس علیہ لعنۃ اللہ میرے برابر میں آکر کھڑا ہوا اور اپنی انگلیاں کاٹ رہا تھا اور کہہ رہا تھا، اے احمد! میری آزمائش میری آزمائش میں اسے جھڑک رہا تھا، تھوڑی ہی دیر کے بعد والد صاحب رحمہ اللہ کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۷۵۱-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے والد صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر چیونٹی کو بھی بلوں سے باہر نکلے ہوئے دیکھا پھر میں نے کالی کالی چیونٹیاں نکلی ہوئی دیکھیں جو بعد میں میں نے کبھی نہیں دیکھیں، میں نے ایک مرتبہ والد صاحب رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کے بال مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھا کہ اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہیں اور انکا بوسہ لے رہے ہیں۔ میں نے انھیں بال مبارک آنکھوں پر بھی رکھتے ہوئے دیکھا اور کبھی کبھار بال پانی میں ڈبوتے اور پھر تبرکا پانی پی لیتے۔ ایک مرتبہ میں نے والد صاحب کو دیکھا ان کے ہاتھ میں نبی ﷺ کا ایک برتن تھا برتن کو کنویں میں دھویا اور پھر کنویں کے پانی سے پیا۔ میں نے والد صاحب کو کئی مرتبہ آب زمزم سے پیتے دیکھا کہ شفاء کی غرض سے آب زمزم پیتے تھے، اور اس میں ہاتھ بھگو کر چہرے پر مسح کرتے۔ والد صاحب اکثر فرمایا کرتے فقر میں بھلائی ہے۔

فرمایا کرتے تھے میں چاہتا ہوں اس معاملے سے میری برابری سرابری میں نجات ہو جائے نہ میرے اوپر کچھ بن پڑے اور نہ ہی میرے حق میں (یعنی آخرت کے معاملہ میں میری خدمات دینیہ کے سامنے رکھتے ہوئے برابر سرابری کا معاملہ ہو جائے نہ میرے ذمے کوئی گناہ باقی رہے اور نہ نیکی بس برابر سرابر کر کے مجھے نجات مل جائے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا یہ تاریخی مقولہ ہے یہ بات انہوں نے عاجزی وانکساری میں ارشاد فرمائی تھی ورنہ امام احمد رحمہ اللہ اور برابری سرابری بخدا! ہم بھی اس آس پر پڑے ہیں کہ امام احمد کا ہاتھ تھام لیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگان دین کے ساتھ نسبت عطا فرمائے آمین) والد صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے میں موت کی تمنا کرتا ہوں چونکہ فتنہ دین بہت گراں بار ہے۔ مار کٹائی اور حبس بے جا کو میں اپنے لئے برداشت کرلوں گا یہ تو محض دنیاوی فتنہ ہے۔

۱۳۷۵۲-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں ایک دن میں والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا والد صاحب رحمہ اللہ نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا میرے پاؤں نرم ملائم تھے اور ان میں پھٹنیں نہیں تھیں مجھے فرمایا: یہ کیسے پاؤں ہیں؟ تم ننگے پاؤں

کیوں نہیں چلتے حتی کہ تمہارے پاؤں کھردرے ہوجائیں عبداللہ کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ نے طرسوس کا سفر پیادہ پا کیا تھا، میرے والد صاحب تنہائی پسند تھے انھیں صرف مسجد یا نماز جنازہ یا کسی مریض کے پاس دیکھا جاسکتا تھا اور نہ باہر نہیں نکلتے تھے بازاروں میں چلنا پھرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۳۷۵۳-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں جب امام احمد رحمہ اللہ مکہ مکرمہ میں عبدالرزاق کے پاس سے ہو کر آئے میں نے ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھا اور ان پر مشقت اور تھکاوٹ کے اثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے، میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! عبدالرزاق کے پاس جانے میں آپ کو بہت مشقت برداشت کرنی پڑی، احمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: جو استفادہ ہم نے عبدالرزاق سے کیا ہے اس کے پیش نظر یہ مشقت بہت ہلکی ہے چنانچہ ہم نے عبدالرزاق سے وہ حدیثیں لکھیں جوزہری عن سالم عن عبداللہ عن ابیہ اور زہری عن سعید بن مسیتب عن ابی ہریرۃؓ کی اسناد سے مروی ہیں۔

۱۳۷۵۴-عبداللہ، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے امام عبدالرزاق سے بجز ایک مجلس کے زبانی احادیث نہیں لکھی اور وہ یوں ہوا تھا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نے انھیں ایک جگہ بیٹھے ہوئے پایا وہیں انہوں نے ہمیں ستر (۷۰) حدیثیں املاء کیں پھر امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تلامذہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: اگر یہ آدمی (یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نہ ہوتا میں تمہیں حدیثیں نہ بیان کرتا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ہر وہ آدمی جس نے اسی سال کی عمر کے بعد عبدالرزاق سے سماع کیا ہے؟ اسکا سماع ضعیف ہے میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے عبدالرزاق سے بہت پہلے سماع کیا ہے۔

۱۳۷۵۵-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ عثمان بن یحیٰی قرسانی کا بیان ہے کہ ہم سفیان بن عیینہ کے پاس ہوتے تھے ان کی مجلس میں بہت بھیڑ ہوتی تھی چنانچہ ایک دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہجوم کی گرمی کی وجہ سے بیہوش ہوگئے، اہل مجلس میں سے ایک آدمی جسے زکریا کے نام سے پکارا جاتا تھا اور وہ سفیان رحمہ اللہ کی خدمت کیا کرتا تھا اور انھیں اپنے ساتھ مجلس درس میں لایا کرتا تھا، سفیان رحمہ اللہ سے کہنے لگا: آپ حدیثیں سنائے جارہے ہیں اور ادھر خیر الناس احمد بن حنبل مرچکے ہیں؟ پھر پانی کے چھینٹے مارے، جب امام احمد رحمہ اللہ نے پانی کی ٹھنڈک محسوس کی بیہوشی دور ہوئی اور افاقہ ہوا، سفیان رحمہ اللہ نے مجلس حدیث برخسات کردی اور اٹھ کر چلے گئے۔

۱۳۷۵۶-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں مجھے فتح بن خشرف نے خط لکھا کہ انہوں نے ترمذ موسیٰ بن حزام ترمذی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابوسلیمان جرجانی کے پاس محمد بن حسن کی کتابوں کے حصول کے لئے آتا جاتا تھا ایک دن مجھے امام احمد رحمہ اللہ پل کے قریب ہی سامنے سے آتے ہوئے مل گئے فرمایا: کہاں جارہے ہو؟ میں نے عرض کیا: ابوسلیمان کی طرف فرمایا: تمہارے اوپر بڑا افسوس ہے تم نے نبی ﷺ تک تین واسطوں کو چھوڑ دیا ہے اور ابوحنیفہ تک تم تین واسطوں کی طرف متوجہ ہوگئے ہو میں نے کہا وہ کیسے اے ابو عبداللہ؟ فرمایا: یزید بن ہارون واسط میں کہتا ہے حدثنا محمد بن حسن عن یعقوب عن ابی حنیفہ موسیٰ بن حزم کہتے ہیں ان کی بات میرے دل میں جاگزیں ہوگئی میں نے اس وقت کرائے پر سواری لی اور واسط چل پڑا اور یزید بن ہارون سے سماع کیا۔

۱۳۷۵۷-حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوعباس سے مروی ہے کہ ابوداؤد کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی طرسوس کی جامع مسجد سے باہر نکل رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد دو آدمیوں کی اقتداء کرو یعنی احمد بن حنبل کی، ایک دوسرے آدمی کا بھی نام لیا جسے میں بھول گیا ہوں ابوداؤد کہتے ہیں میں بھول گیا ہوں۔

۱۳۷۵۸-حسین بن محمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابونصر، عبد بن حمید کہتے ہیں ایک دفعہ میں بغداد میں ایک مسجد میں تھا اور محدثین بیٹھے آپس میں مذاکرہ کررہے تھے، امام احمد رحمہ اللہ اس وقت نوجوان تھے، لیکن تمام محدثین کے منظور تھے، اچانک ابوسعید بلخی

جو کہ ہمارے ایک شیخ ہیں اندر داخل ہوئے اور ابو عبداللہ امام احمد رحمہ اللہ کے قریب ہو کر بیٹھ گئے، امام رحمہ اللہ سے کوئی سوال پوچھا امام رحمہ اللہ نے جواب دیا، پھر شیخ نے بات کا رخ کلام کی طرف موڑ دیا، امام احمد رحمہ اللہ کلام میں بہت کم گفتگو کرتے تھے، چنانچہ امام رحمہ اللہ نے شیخ کو کوئی جواب نہ دیا اور ہاتھ سے دو ہو جانے کا اشارہ کیا، امام احمد رحمہ اللہ کے بعض ساتھی سمجھ گئے کہ شیخ نے امام رحمہ اللہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا ہے جسے امام رحمہ اللہ ناپسند فرماتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ ابو سعید بلخی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے آدمی ہماری مجلس میں صرف نبی ﷺ کی احادیث کا مذاکرہ ہوتا ہے اور یہاں سارے اصحاب حدیث بیٹھے ہیں۔ جو سوال تم نے کیا ہے اسے لیکر ابن ابی داؤد کے پاس چلے جاؤ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

۱۳۷۵۹- حسین بن محمد، ابو اسود عبدالرحمٰن بن فیض، ابراہیم بن محمد بن حسن کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خلیفہ کے پاس داخل کیا گیا وہاں موجود حاضرین خوف سے سہمے ہوئے تھے چونکہ خلیفہ نے ابھی ابھی دو آدمیوں کے سر قلم کرنے کا حکم صادر کیا تھا، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابو عبدالرحمٰن شافعی کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم نے امام شافعی رحمہ اللہ سے فسخ کے بارے میں کیا حفظ کیا ہے؟ ابن ابو داؤد کہنے لگا اس آدمی کو دیکھو! اسے یہاں پیش کیا گیا ہے تا کہ اسکی گردن تن سے جدا کر دی جائے اور یہ فقہ کے متعلق مناظرہ کر رہا ہے۔

(بات واضح ہے کہ اللہ والوں کو موت کا خوف نہیں ہوتا)

۱۳۷۶۰- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ثابت بن احمد بن شبویہ اپنے والد احمد بن شبویہ کو امام احمد رحمہ اللہ پر فضیلت دیتا تھا اور کہتا کہ احمد بن شبویہ جہاد میں مشغول رہے اور قیدیوں کو آزاد کراتے رہے اور پوری عمر سرحدوں پر گزاری، میں نے اپنے بھائی سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ جواب دیا: ابو عبداللہ احمد بن حنبل افضل ہیں۔ لیکن میں نے اس پر قناعت نہ کی مجھے رہ رہ کر احمد بن شبویہ پر تعجب آتا چنانچہ ایک سال بعد میں نے خواب دیکھا کہ ایک شیخ ہیں اور ان کے اردگرد بہت سارے لوگ جمع ہیں لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں اور سوالات کے جوابات سن رہے ہیں، میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، جب وہ چل پڑے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا میں نے پوچھا: اے ابو عبداللہ! مجھے بتائیے آپ کے نزدیک احمد بن حنبل افضل ہیں یا احمد بن شبویہ؟ جواب دیا: سبحان اللہ! احمد بن حنبل آزمائش میں مبتلاء کئے گئے اور انہوں نے صبر کا دامن کسی حال میں ہاتھ سے نہیں چھوڑا حالانکہ احمد بن شبویہ عافیت میں رہے ہیں، کیا آزمائش میں مبتلا آدمی اور جو عافیت میں رہا ہو برابر ہو سکتے ہیں۔ بہت بعید ہے دونوں کے درمیان کتنی دوری ہے۔

۱۳۷۶۱- سلیمان بن احمد، ہیثم بن خلف، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ ہمارے ایک پڑوسی علی بن ابو حرارہ کا بیان ہے کہ میری والدہ تقریباً بیس سال سے اپاہج تھیں ایک دن والدہ نے مجھ سے کہا: احمد بن حنبل کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں، چنانچہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی طرف چل پڑا اور ان کے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا لیکن میرے لئے دروازہ نہ کھولا گیا امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ادھر قریب ہی رہنے والا ایک آدمی ہوں میری والدہ اپاہج ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہے اس نے کہا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے دعا کریں، آپ رحمہ اللہ نے غصہ بھرے لہجے میں جواب دیا: ہم خود زیادہ محتاج ہیں کہ تمہاری والدہ ہمارے لئے اللہ۔ کے حضور دعا کرے، میں اسی لمحے واپس لوٹ آیا، پیچھے مڑ کر جو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت امام احمد رحمہ اللہ کے گھر سے باہر نکل رہی ہے اور کہہ رہی ہے: تم ہو جو ابو عبداللہ کے ساتھ بات کر رہے تھے، میں نے اثبات میں جواب دیا، کہنے لگی: میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو چھوڑ کر نکلا درآنحالیکہ وہ تمہاری والدہ کے لئے اللہ کے حضور دعا کرنے میں مشغول تھے اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں فوراً اپنے گھر آیا اور زور زور سے دروازے پر دستک دی کیا دیکھتا ہوں کہ والدہ اپنے پاؤں پر تندرست حالت میں چلتی ہوئی آئی اور دروازہ کھولا اور کہنے لگی: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا فرما دی ہے۔

۱۳۷۶۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، یعقوب بن یوسف، محمد بن عبیدہ صدقہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ ہم لوگ عرفہ میں موجود ہیں اور لوگ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے کہا: لوگوں کو بھلا کیا ہوا نماز نہیں پڑھتے:؟ لوگوں نے جواب دیا: کہ لوگ امام کی انتظار میں ہیں، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، محمد کہتے ہیں: صدقہ پہلے کوفیین کی رائے کا مذہب رکھتے تھے، اس کے بعد جب ان سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو کہتے: امام سے پوچھو۔

۱۳۷۶۳-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحق، مداینی، محمد بن حرب، عبید بن محمد، عمار کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا میں نے ان سے امام احمد بن حنبل کے بارے میں سوال کیا، کہنے لگے: وہ صدیق ہے۔

۱۳۷۶۴-ظفر بن احمد، عبداللہ بن ابراہیم جریری، ابوجعفر محمد بن صالح ابودریح، بلال خواص کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا: بشر رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جواب دیا: بشر نے اپنے بعد اپنی مثال کوئی نہیں چھوڑی، میں نے پھر ان سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا وہ صدیق ہیں، پھر میں نے ابوثور کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا: وہ آدمی حق کا سچا طالب ہے، میں نے پوچھا: میں آپ کو کس وسیلے سے دیکھ سکتا ہوں؟ فرمایا: اپنی ماں کی فرمانبرداری کر کے۔

۱۳۷۶۵-ظفر بن احمد، عبداللہ بن قاسم قرشی، محمد بن اسحق قاشانی، اسحق بن حکیم کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے کندھے پر نور سے دو سطریں لکھی ہوئی ہیں، یوں لگتی تھیں گویا کہ روشنائی سے لکھی گئی ہیں، وہ الفاظ مسطورہ یہ تھے فسیکفیکھم اللہ وھوالسمیع العلیم "(بقرہ: ۱۳۷) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف سے آپ کی کفایت کریں گے اور اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہیں۔

۱۳۷۶۶-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحق مداینی کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک پتھر پھٹا اور اس سے ایک جھنڈا ظاہر ہوا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ جواب ملا: احمد بن حنبل نے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہی دنوں میں امام احمد رحمہ اللہ کو کوڑے مارے گئے تھے۔

۱۳۷۶۷-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن ابی داؤد سے مروی ہے کہ علی بن سہل سجستانی مرجئہ کے عقائد کا معتقد تھا میں نے اس سے کہنا شروع کیا کہ ان عقائد سے رجوع کرلو کہنے لگا میں امام احمد کے قول سے رجوع نہیں کروں گا، میں نے کہا کیا تم نے امام احمد کو دیکھا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں میں نے خواب میں انھیں دیکھا ہے کہ قیامت برپا ہو چکی ہے لوگ پل صراط پر کھڑے ہیں اور پل کو وہی آدمی عبور کرنے پاتا ہے جس کے پاس مہر زدہ تصدیق ہے، ایک طرف ایک آدمی کھڑا مہر لگا رہا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی ہے جو لوگوں کو مہر لگا کر دے رہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ امام احمد بن حنبل ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۷۶۸-سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، سلمہ بن شبیب کہتے ہیں ہم معتصم کے زمانے میں امام احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ایک آدمی اندر داخل ہوا اور کہنے لگا: تم میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ ہم سب خاموش ہو گئے اور اسے کچھ جواب نہ دیا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ خود ہی بول پڑے اور کہا: میں ہوں احمد: تمہیں کیا کام ہے؟ بولا: میں خشکی وتری کا تقریباً چار سو فرسخ کا سفر طے کر کے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں، میں جمعہ کی رات سویا ہوا تھا خواب میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا تم احمد بن حنبل کو جانتے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہا: بغداد جاؤ اور اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھو سو جب تم اسے دیکھ لو اس سے کہو کہ خضر تمہیں سلام کہتا ہے نیز کہتا ہے کہ آسمانوں کا مالک تجھ سے راضی ہے اور تمام فرشتے بھی تجھ سے راضی ہیں چونکہ تم نے محض اللہ کی رضا کے لئے صبر کیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ" کیا تمہیں اس کے علاوہ کوئی اور کام بھی ہے؟ آدمی بولا: میں آپ

کے پاس صرف اسی کام کے لئے آیا ہوں، پھر اس آدمی نے ہمیں وہیں چھوڑ کر رخت سفر باندھ لیا۔

۱۳۷۶۹-عمر بن احمد بن عثمان، حمزہ بن حسین، احمد بن جلد دعا کہتے ہیں جس دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا وہ جمعہ کا دن تھا میں نماز سے فارغ ہو کر گھر واپس لوٹ آیا سوتے وقت ارادہ کیا کہ یا اللہ! آج رات امام احمد بن حنبل کو مجھے خواب میں دکھادے، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ امام احمد رحمہ اللہ زمین وآسمان کے درمیان ایک نورانی گھوڑے پر سوار ہیں اور ان کے ہاتھ میں نورانی لگام ہے، میرا ہاتھ لگام تک پہنچ گیا، میں نے لگام پکڑ لی، امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اقرار کرو کہ خبر معاینہ کی طرح نہیں ہوسکتی (یعنی سنی ہوئی بات سچائی وثبوت میں آنکھ دیکھی ہوئی بات کی طرح نہیں ہوسکتی) میں نے لگام چھوڑ دی اور نیند سے بیدار ہوگیا۔

۱۳۷۷۰-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، حبیش بن ورد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے پوچھا یا نبی اللہ! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرمایا: عنقریب ہی تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام آنا چاہتے ہیں ان سے پوچھ لینا چنانچہ یکا یک میں نے اپنے آپ کو موسیٰؑ کے پاس کھڑے پایا، میں نے پوچھا: یا نبی اللہ! امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا کیا حال ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: احمد بن حنبل خوشی اور غمی دونوں میں آزمائش میں مبتلا کیے گئے، لیکن انھیں صدیق پایا گیا اور انھیں زمرہ صدیقین میں داخل کر دیا گیا۔

۱۳۷۷۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن حاتم عکلی، ابراہیم بن جعفر مروزی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں خراماں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ چہل قدمی کا کونسا انداز ہے؟ فرمایا: یہ سلامتی کے دار میں خدام کی چہل قدمی ہے۔

۱۳۷۷۲-ابونصر صوفی حنبلی، عبداللہ بن احمد نہروانی، ابوالقاسم عبداللہ بن قاسم قریشی کہتے ہیں کہ میں نے مروزی کو کہتے سنا ہے کہ میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا انہوں نے سبز رنگ کے دو کپڑے زیب تن کر رکھے تھے اور پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے پہن رکھے تھے جنکے تسمے سبز زمرد کے تھے، ان کے سر پر نور کا ایک تاج رکھا ہوا تھا جسے جواہر کے ساتھ مرصع کیا گیا تھا، اس زرق برق لباس میں ملبوس امام احمد خراماں چل رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ کونسا چلنے کا انداز ہے؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کے چلنے کا یہی انداز ہے۔

۱۳۷۷۳-ابونصر صوفی حنبلی، عبداللہ بن احمد نہروانی، ابوقاسم عبداللہ بن قاسم قرشی، مروزی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا ان کے پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے ہیں جن کے تسمے سبز زمرد کے ہیں اور ان کے سر پر نور کا عظیم الشان تاج سجایا گیا ہے جسے جواہر کے ساتھ مرصّع کیا گیا ہے، اور وہ خراماں خراماں چلے جارہے ہیں میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اس طرح کی چہل قدمی تو آپ کے بارے میں معروف نہیں ہے پھر کیوں کر؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کی یہی چہل قدمی ہوتی ہے، میں نے کہا آپ کے سر پہ تاج کیسا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کی مجھے جنت میں داخل کیا مجھے عمدہ عمدہ جوڑے پہنائے میری عزت واکرام کیا، اور مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے احمد! یہ سب انعام واکرام تمہارے اس قول کی وجہ سے ہوا جو تم نے کیا کہ میرا کلام غیر مخلوق ہے۔

۱۳۷۷۴-محمد بن عبداللہ رازی، ابوالقاسم احمد بن محمد بن سائح، ابوعبداللہ بن خزیمہ کہتے ہیں کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا میں شدید غم سے دوچار ہوگیا، رات بھی غمزدہ حالت میں گزاری تاہم رات کو میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فاخرانہ چال میں مشی کرتے ہوئے دیکھا، میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! یہ فاخرانہ چال کیسی ہے؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کا یہی انداز چال ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کی میرے سر پر تاج سجایا اور مجھے سنہری جوتے پہنائے، اللہ تعالیٰ نے مجھے خطاب کر کے فرمایا: اے احمد یہ سب انعام واکرام تمہارے اس قول کی وجہ سے ہے جو تم نے قرآن مجید کے

بارے میں کیا کہ "میرا کلام غیر مخلوق ہے" پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا: اے احمد! میرے حضور وہ دعائیں مانگو جو تمہیں سفیان ثوری کے واسطے سے پہنچی ہیں اور تم دنیا میں بھی وہ دعائیں مانگتے تھے، میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا، اے میرے رب! ہر چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے پس مجھ پر جو تجھے قدرت حاصل ہے اسکا واسطہ مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا اور میری ہر قسم کی خطا معاف فرمادے، ارشاد ہوا! اے احمد یہ میری جنت ہے اس میں داخل ہوجا اور اسی میں قیام کر، چنانچہ میں جنت میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں اور ان کے سبز رنگ کے دو پر ہیں ان کے ذریعے جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ جاتے ہیں اور زبان سے کہتے جارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں جنت کی زمین عطا فرمائی جہاں چاہیں ہم اس میں رہیں پس عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے۔ میں نے کہا: عبدالوہاب وراق کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا: میں نے انھیں نور کے سمندر میں چھوڑا ہے وہ رب غفور کی زیارت کئے جارہے ہیں، میں نے پوچھا بشر رحمہ اللہ کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا: بخ بخ، بشر جیسا کون ہوسکتا ہے میں نے انھیں رب ذوالجلال کے سامنے دیکھا ہے اور ان کے سامنے جنتی کھانوں سے دسترخوان سجایا گیا تھا، اللہ عزوجل انکی طرف خصوصی توجہ کررہے ہیں اور بشر سے فرمارہے ہیں اے آدمی جس نے دنیا میں نہیں کھایا اور پیا اب کھا اور پی اور عیش وعشرت میں رہ۔

۱۳۷۵- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن عمر، نصر بن خزیمہ سے مروی ہے کہ مجمع بن مسلم کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی تھا جو قزوین میں قتل کردیا گیا تھا چنانچہ جس رات امام احمد رحمہ اللہ نے وفات پائی اسکی صبح کو ہمارے مقتول پڑوسی کا بھائی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا چنانچہ رات کو میں نے اپنے بھائی کو بہت خوبصورت شکل میں دیکھا درآنحالیکہ وہ عالیشان گھوڑے پر سوار تھا، میں نے اس سے پوچھا: اے بھائی: کیا تجھے قزوین میں قتل نہیں کردیا گیا تھا؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے شہداء اور آسمانوں کے رہنے والوں کو حکم کیا ہے کہ سب کے سب امام احمد بن حنبل کی نماز جنازہ میں حاضر ہوں میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں جنھیں حاضری کا حکم کیا ہے، ہم نے اس رات کی تاریخ نوٹ کرلی جب تحقیق کی تو پتہ چلا واقعۃ اس رات امام احمد بن حنبل نے وفات پائی۔

۱۳۷۶- احمد، نصر، ابن مجمع، حجاج بن یوسف کہتے ہیں میں نے خواب میں اپنے چچازاد کو دیکھا میں نے ان سے امام احمد کے بارے میں پوچھا کہنے لگے: وہ تو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ہیں۔

۱۳۷۷- اپنے والد سے، احمد، نصر، ابن مجمع، ابوقاسم احول، یعقوب بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کو دیکھا میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا، کہا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کردیا ہے، میں نے پھر پوچھا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور احمد بن نصر کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہا: وہ دونوں جنت میں پھلوں میں مشغول ہیں۔

۱۳۷۸- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر محمد بن علی بن بحر، ابوعبدالرحمٰن بن صباح کہتے ہیں میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں کسی بلند ابھری ہوئی چیز پر ہوں اور میرے سامنے دو آدمی کھڑے رو رہے ہیں، میں نے ایک کو سنا وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھی نے ہجرت کرلی ہے، دوسرا بولا لوگ ایسا نہیں کرنے دیں گے، یکایک ایک آدمی قدرے دور سے آتا ہوا دکھائی دیا سر اور داڑھی کے بالوں میں خضاب کررکھا تھا، ان دونوں میں سے ایک آدمی دوسرے سے کہنے لگا: یہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہم نشین چنانچہ جب وہ آدمی قریب ہوا دیکھا تو وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تھے، میں بلند مرتفع جگہ کے قریب ہوا دیکھا کہ وہاں ابن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں انہوں نے اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب کیا ہوا ہے، اور کہہ رہے ہیں کہ نجاستوں اور پلیدیوں والوں کے لئے کیا ہے اور اس کے لئے کیا ہے؟ ان کی باتیں اس عظیم ہستی کے بارے میں لاشیء کے درجے میں ہیں، پھر میں بیدار ہوگیا۔: میں نے یہ خواب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھنے سے پہلے دیکھا تھا: پھر بعد میں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا سو ایسا ہی پایا جیسا انھیں خواب میں دیکھا تھا۔

۱۳۷۷۹- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن یحیٰی، محمد بن ہیثم بن علی قسوری کہتے ہیں جب حمدون بردعی ابوزرعہ کے پاس احادیث لکھنے کے لئے وارد ہوئے تو ان کے گھر میں ساز و سامان، برتن اور بچھونے دیکھے، ابوزرعہ بولے: یہ سب کچھ میرے بھائی کی ملکیت ہے، حمدون نے چاہا کہ واپس لوٹ جائیں، چنانچہ جب رات ہوئی تو انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک نمایاں جگہ پر کھڑے ہیں اور پانی میں کسی آدمی کا سایہ دکھائی دیا وہ آدمی بولا! تم ہی وہی آدمی ہو جو ابوزرعہ کو زہد کا طعنہ دے رہے تھے؟ کیا تم جانتے ہو کہ احمد بن حنبل ابدال میں سے تھے؟ چنانچہ جب احمد بن حنبل رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ابوزرعہ کو ان کی جگہ لاکھڑا کیا ہے۔

۱۳۷۸۰- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، ابن مجمع، عبدالرزاق عمار جو کہ نیک دمشقی آدمی تھے، کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے: چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا کی پھر اس کے بعد میں نے خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا مجھے بشر بن حارث کے بارے میں بتائیے: فرمایا: جس دن بشر رحمہ اللہ نے وفات پائی زمین پر ان سے بڑھ کر کوئی بھی متقی نہیں تھا۔ میں نے کہا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا کیا حال ہے؟ کہا وہ تو صدیق ہیں، میں نے حسین کرابیسی کے بارے میں پوچھا؟ اس کے بارے میں بڑے سخت کلمات کہے حتی کہ قریب تھا کہ اسے اسلام ہی سے نکال دیتے، میں نے کہا: مجھے قرآن کے بارے میں بتائیے: فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں، میں نے ان سے نیند کے بارے میں پوچھا: فرمایا! لوگوں کو نیند سے روکو، میں نے کہا لوگ نہیں مانتے، فرمایا: جو مانے بہت اچھا اور جو نہ مانے اسے چھوڑ دو۔

۱۳۷۸۱- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، نصر بن خزیمہ، محمد بن بشر بن مطر، عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: بشر کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے زمانے کے سب سے بہتر انسان تھے، میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا: فرمایا: وہ صدیق ہیں۔

۱۳۷۸۲- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، نصر بن خزیمہ، ابن مجمع، عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے احمد بن حنبل کو خواب میں جنت میں دیکھا ہے ان سے میں نے بشر بن حارث کے بارے میں پوچھا: فرمایا وہ اعلیٰ علیین میں ہیں۔

بکر بن حماد مقری کہتے ہیں میں مسجد خیف میں سویا ہوا تھا نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! بشر بن حارث کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: بشر کو جنت کے وسط میں اتارا گیا ہے، میں نے احمد بن حنبل کے بارے میں سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: کیا عبداللہ بن عمر نے حدیث نہیں سنائی کہ جب اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کو جنت میں داخل کرتے ہیں تو ان کی طرف مسکراتے ہیں۔

۱۳۷۸۳- اپنے والد سے، نصر، محمد بن مخلد، احمد بن محمد بن عبدالحمید کوفی، ابراہیم بن حرزان کہتے ہیں ہمارے ایک پڑوسی نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا اس کے پاس سات تاج تھے سب سے پہلے اس نے جسے تاج پہنایا وہ امام احمد بن حنبل تھے پھر صدقہ کو تاج پہنایا۔

۱۳۷۸۴- اپنے والد سے، احمد، نصر بن مخلد، محمد بن حسین بن ابی عبدالرحمٰن بن قاسم انماطی، احمد بن عمر بن یونس سے مروی ہے کہ ہمارے ایک شیخ ابو عبداللہ سجستانی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی امت میں ہمارے لئے کسی کو چھوڑا ہے جسکی ہم اقتداء کریں؟ ارشاد فرمایا: تم لوگ احمد بن حنبل کے دامن کو ہاتھ سے مت چھوڑو۔

۱۳۷۸۵- محمد بن احمد بن حمویہ عسکری، احمد بن علی بن سعید، ابوبکر بن ابی خیثمہ، یحیٰی بن ایوب مقدسی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی گویا کہ نبی ﷺ سو رہے ہیں اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک کپڑا ڈال رکھا ہے اور امام احمد و یحیٰی دونوں آپ ﷺ سے مکھیاں دور کر رہے ہیں۔

۱۳۷۸۶- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں ابونصر فتح بن شخرف نے مجھے خط لکھا کہ ابوحطیط (جو کہ اہل خراسان کے اہل فضل میں

سے ہیں) کہتے ہیں: احمد بن حنبل اور ان کے ساتھیوں کو آزمائش میں قید کرلیا گیا، کوڑے لگنے سے پہلے پہلے کا واقعہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب رات ہوئی تو میرے دیگر ساتھی سو گئے اور میں اپنے معاملے کے بارے میں متفکر تھا، یکا یک دیکھتا ہوں کہ ایک طویل القامت آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے میرے قریب ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں خاموش رہا کچھ جواب نہ دیا، اس نے دوسری بار پوچھا کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں پھر خاموش رہا اس نے تیسری بار پوچھا: کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ہی احمد بن حنبل ہوں کہنے لگا: صبر کیجئے جنت آپ کے نام ہے، امام احمد رحمہ اللہ کا کہنا ہے، جب کوڑوں کی حرارت نے مجھے بے چین کر دیا مجھے اس آدمی کی بات یاد آ گئی۔

۱۳۷۸۷- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، یعقوب ابو یوسف (معروف کرخی رحمہ اللہ کے بھتیجے) کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش کے دنوں میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا خواب دیکھا کہ ایک آدمی بغیر آستینوں کے صوف کا جبہ پہنے ہوئے اندر داخل ہوا میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں موسیٰ بن عمران ہوں میں نے کہا: کیا آپ وہی موسیٰ ہیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام کیا تھا؟ میں ایسی حالت میں تھا کہ یکا یک گھنگھریالے بالوں والا ایک آدمی چھت سے ہمارے پاس اترا اس نے دو کپڑے پہن رکھے تھے میں نے کہا یہ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ عیسیٰ بن مریم ہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں وہی موسیٰ بن عمران ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے بدون ترجمان کے کلام کیا تھا، یہ عیسیٰ بن مریم اور تمہارے نبی ﷺ، احمد بن حنبل، عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور دیگر تمام فرشتے گواہی دیتے ہیں قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔

۱۳۷۸۸- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، محمد بن فرج ابو جعفر (جو کہ امام احمد رحمہ اللہ کے پڑوسی تھے) کا بیان ہے کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر حوادث یعنی جبس بے جا ظلم و زیادتی اور مار کٹائی کا ایک طومار سا آن پڑا میں کچھ دل برداشتہ سا ہو گیا اور نیند کرنے لگا: مجھے خواب میں دکھائی دیا اور کہا گیا کیا تم راضی نہیں ہو کہ احمد بن حنبل ابو سواد عدوی کے مرتبہ پر فائز ہوں کیا تم نے ابو سواد کا واقعہ روایت نہیں کیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: کہا: پس بلا شبہ احمد بن حنبل اسی مرتبہ پر ہیں۔

ابو جعفر محمد بن فرج کہتے ہیں اس امت کے کسی خوشحال امیر نے ابو سواد عدوی کو بلایا اور ان سے کوئی سوال پوچھا: ابو سواد نے اپنے علم کے مطابق اسے جواب دے دیا۔ مگر جواب اسکی مراد و چاہت کے موافق نہ ہوا کہنے لگا: مرادی جواب دو ورنہ تم اسلام سے بری الذمہ ہو، ابو سواد نے کہا: پھر میں کس دین کا اقرار کروں؟ بولا: ورنہ تیری بیوی طلاق کہا پھر میں رات کس کے ہاں گزاروں گا، چنانچہ امیر نے ابو سواد کو چالیس کوڑے لگوائے، سو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے کوڑے ضائع نہیں جائیں گے، ابو جعفر محمد بن فرج کہتے ہیں میں ابو عبداللہ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی سن کر بہت خوش ہوئے۔

۱۳۷۸۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر قطیعی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش کے دنوں میں ہم لوگ سلطان کے دار میں حاضر ہوئے، امام احمد رحمہ اللہ کو حاضر کر لیا گیا تھا، چنانچہ سلطان نے جب لوگوں کو ادھر آتے ہوئے دیکھا غصے سے اس کی رگیں پھول گئیں اور آنکھیں سرخ ہو گئیں اس میں جسقدر نرمی تھی بھی وہ بھی ختم ہو گئی میں نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ پر غصے ہو رہا ہے، ابو معمر کہتے ہیں: جب میں نے سلطان میں غیض و غضب کی لہر دیکھی میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبداللہ! خوش ہو جایئے چونکہ ہمیں محمد بن فضیل بن غزوان، ولید بن عبداللہ بن جمیع، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے سلسلہ سند سے حدیث پہنچی ہے کوئی کسی مومن کے دین کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتا ہے تم دیکھ سکتے ہو کہ اس کے پپوٹوں کے اندر آنکھیں گھوم رہی ہوتی ہیں یوں لگتا ہے جیسے وہ کوئی دیوانہ ہو۔

۱۳۷۹۰- حسین بن محمد، محمد بن اسماعیل بن صالح بن احمد بن حنبل، ابو عبداللہ سلال، ابو عبداللہ محمد بن نوح کہتے ہیں میں نے

ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے کہا اگر آپ مجھے کمزور سمجھتے ہیں آپ کمزور نہ ہو جائیں آپ ہم جیسے نہیں ہیں۔ابوعبداللہ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ !تم تین میں سے ایک بات پر ضرور ہو یا تو تم اسے نہیں دیکھو گے اور وہ تمہیں نہیں دیکھے گا یا تم اسے دیکھ تو لو گے لیکن اس کی تکذیب کرو گے، اگر قتل کر دیئے گئے تو افضل شہید ہو گے، اگر تم نے اسے دیکھ لیا اور اس کی تصدیق کر لی تو اللہ تعالیٰ تیرے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے۔

۱۳۷۹۱-عبداللہ بن جعفر، احمد بن عبداللہ، احمد بن غسان کہتے ہیں: مجھے اور احمد بن حنبل کو کجاوے میں بٹھا کر اونٹ پر سوار کر کے مامون کے پاس لایا گیا، جب ہم عانہ کے قریب پہنچے احمد بن حنبل مجھ سے کہنے لگے: میرا دل محسوس کرتا ہے کہ آج رات رجاء حصار پس اگر آپ پہنچے میں سویا ہوا ہوں تو مجھے جگا دینا اور اگر آپ سوئے ہوئے ہوں تو میں آپ کو جگا دوں گا۔اسی دوران ہم آگے بڑھ رہے تھے اچانک کسی نے کجاوے پر دستک دی احمد بن حنبل کجاوے سے باہر جھانکے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی چغہ پہنے باہر کھڑا ہے اور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں لانے میں راضی ہے لہذا سوچ لیجئے آپ کا یہاں آنا کہیں مسلمانوں کے لئے باعث نحوست ثابت نہ ہو؟ خوب سمجھ لیجئے کہ لوگ آپ کے انتظار میں ہیں اگر آپ نے قول کر دیا تو لوگ بھی آپ کی اتباع میں (قرآن مخلوق ہے) قول کر دیں گے جان لو تمہارے سامنے یا موت ہے یا جنت، چنانچہ جب ہم بزیزون پہنچے احمد بن حنبل کہنے لگے: اے احمد بن غسان میں آپ کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے ضرور یاد رکھئے، خوشی غمی غرض ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سختی وفراخی میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہو، اگر اس آدمی (یعنی مامون) نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم قرآن کے مخلوق ہونے کا قول کریں آپ ہرگز مت اقرار کریں بالفرض اگر میں کہہ بھی دوں آپ ہرگز میری طرف میلان نہ کریں اور ارشاد باری تعالیٰ متحضر رکھیں'' ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ''(ھود-۱۱۳) ظالموں کی طرف جھکاؤ مت کرو کہیں تمہیں آگ نہ چھولے'' چنانچہ میں نے احمد بن حنبل کی نوجوانی اور ثابت قدمی پر تعجب کیا، چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک خادم آستین کے پلو سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے باہر آیا اور وہ کہہ رہا تھا: اے ابوعبداللہ! میرے اوپر بہت گراں گزر رہا ہے کہ امیر المؤمنین نے ننگی تلوار سونت لی ہے اس طرح اس سے پہلے کبھی تلوار نہیں سونتی نیز ہر شکوہ اہتمام کے ساتھ چمڑے کا دستر خوان بھی لگا دیا گیا ہے (یعنی آپ کے قتل کی ہر طرح کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے) پھر امیر المؤمنین نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری قرابتداری کی قسم میں احمد بن حنبل اور اس کے ساتھی کے سر سے تلوار نہیں اٹھاؤں گا حتی کہ وہ دونوں اقرار نہ کرلیں کہ قرآن مخلوق ہے میں نے احمد بن حنبل کی طرف دیکھا وہ بل بیٹھے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے پھر کہا: اے میرے آقا: تیری بردباری نے اس فاجر کو دھوکے میں ڈال دیا ہے یہاں تک کہ تیرے اولیاء پر بھی جرأتمندی کرنے لگ گیا ہے۔ یا اللہ! اگر قرآن مجید تیرا کلام غیر مخلوق ہے ہماری بھرپور کفایت فرما، احمد بن غسان کہتے ہیں بخدا! تہائی رات بھی نہیں گزری تھی کہ ہم نے چیخ پکار اور شور وغل سنا پس اچانک دیکھتے ہیں کہ رجاء حصار سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا اور آتے ہی کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! تم نے سچ کہا قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔بخدا! امیر المؤمنین مر چکا ہے۔

۱۳۷۹۲-حسین بن محمد بن ابراہیم قاضی ایذ جی، ابوعبداللہ جوہری، یوسف بن یعقوب بن فرج سے مروی ہے کہ علی بن محمد قرشی کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو آگے بڑھا دیا گیا تا کہ انھیں کوڑے لگائے جائیں چنانچہ ان کے کپڑے اتار لئے گئے اور صرف شلوار باقی رہنے دی، اسی دوران ان پر کوڑوں کی بارش ہو رہی تھی ادھر شلوار کھسکے جا رہی تھی قریب تھا کہ ستر کھل جاتا۔امام احمد رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ پڑھنے لگے یکا یک نیچے کی جانب سے دو ہاتھ نمودار ہوئے امام احمد پر مسلسل کوڑے برسائے جا رہے تھے چنانچہ ہاتھوں نے شلوار مضبوط کر کے باندھ دی، جلاد جب کوڑے مار کر فارغ ہوئے ہم نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: جس وقت شلوار کھلے جا رہی تھی آپ کیا کہہ رہے تھے، فرمایا: میں نے کہا تھا: اے وہ ذات جس کے عرش کی کنہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اگر میں حق

پر ہوں تو میرا ستر کھلنے نہ پائے۔ پس میں نے یہی کہا تھا۔

۹۳ ۱۳۷- محمد بن جعفر وعلی بن احمد، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم اسحق بن ابراہیم کے پاس داخل ہوئے تو ان کا خط جو طرسوس سے آیا تھا ہمیں پڑھ کر کے سنایا گیا اس میں لکھا تھا: اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ ہر چیز کا خالق ہے، میں نے کہا ''وھو السمیع البصیر'' (الشوریٰ:۱۱) حاضرین میں سے کسی نے کہا: احمد سے پوچھو وہ فرمان باری تعالیٰ'' وھو السمیع البصیر'' سے کیا مراد لیتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد نے فرمایا: میری وہی مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (یعنی میری مراد وہی ہے جو مطلب الفاظ سے منکشف ہو رہا ہے) صالح کہتے ہیں پھر ان لوگوں کو آزمائش وامتحان میں مبتلا کر دیا گیا چنانچہ بہت سارے لوگوں نے سرکاری مطالبہ قبول کر لیا (یعنی قرآن کو مخلوق کہہ دیا) مگر صرف چار آدمی میرے والد ماجد ومحمد بن نوح وعبید بن عمر قواریری اور حسن بن حماد سجادہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے پھر عبیداللہ بن عمر وحسن بن حماد بھی ناکام سیل رواں میں بہہ گئے صرف میرے والد ماجد اور محمد بن نوح حبس بے جا میں پڑے اپنے موقف پر ڈٹے رہے چنانچہ کئی دن تک یہ دونوں حضرات حبس بے جا میں پڑے رہے پھر طرسوس سے خط وارد ہوا پھر میرے والد ماجد اور محمد بن نوح کو ہتھکڑیاں ڈال کر اکٹھے ہی لے جایا گیا اور بغداد سے نکال دیئے گئے ہم بھی ان کے ساتھ ساتھ انبار تک گئے، وہاں ابوبکر احول نے میرے والد ماجد سے پوچھا: اے ابوعبداللہ اگر تمہیں تلوار پر پیش کیا جاتا کیا آپ اہل اقتدار کا موقف مان لیں گے؟ والد صاحب نے جواب دیا کبھی نہیں، والد ماجد کہتے ہیں: سرکاری کارندے وہاں سے لے کر ہمیں آگے چلے گئے اور ایک فرودگاہ میں اتارا پھر جب ہم وہاں سے آدھی رات کے وقت چلے راستے میں ہمیں ایک آدمی پیش آیا کہنے لگا: آپ لوگوں میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ہیں۔ وہ آدمی میرے قریب ہوا مجھے سلام کیا اور پھر کہا: اے آدمی آپ پر کوئی تنگی نہیں اگر آپ کو دنیا میں ظلماً قتل کیا جائے اور آپ دنیا ہی میں جنت میں داخل ہو جائیں، پھر اس نے الوداعی سلام کیا اور چل پڑا، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی تھا: جواب ملا: یہ آدمی عرب کے قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتا ہے اور بیابانوں میں شعر گوئی کے شغل سے منسلک ہے اور اسے جابر بن عامر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب ہم اذنہ مقام کی طرف آدھی رات کے وقت روانہ ہوئے ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا اور دروازے کے باہر ہی ہمیں ایک آدمی ملا اور کہنے لگا: تمہیں بشارت ہو، آدمی (یعنی حکومت کا کارندہ) میرے والد ماجد اور محمد بن نوح طرسوس کی طرف چل پڑے اور مامون بزیزون سے واپس آ گیا، سرکاری کارندے ان دونوں حضرات کو بیڑیوں میں قید کر کے رقہ لے آئے، جب دونوں حضرات عمان پہنچے وہاں محمد بن نوح وفات پا گئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ والد صاحب کو آگے بڑھایا گیا اور انہوں نے محمد بن نوح کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر والد صاحب بغداد بیڑوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے، یاسریہ میں کئی دن تک قیام کیا پھر انہیں دارعمارہ کے قریب ہی ایک کرائے کے گھر میں قید کر دیا گیا پھر وہاں سے انہیں موصلیہ کے پھاٹک میں حبس عام میں منتقل کر دیا گیا چنانچہ بوقت گرفتاری تا کوڑے لگنے تک والد صاحب جیل میں قید رہے اس کاروائی میں تقریباً اٹھائیس (۲۸) ماہ کا عرصہ گزر گیا میرے والد فرماتے ہیں میں قیدیوں کو نماز پڑھاتا تھا درآنحالیکہ میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہوتا تھا۔ میں بوران کو دیکھا کرتا تھا کہ جیل ہی میں اس کے لئے مشکیزے میں ٹھنڈا پانی لایا جاتا تھا۔

۹۴ ۱۳۷- محمد بن جعفر وعلی بن احمد وحسین بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ رمضان المبارک کی سترہ (۱۷) تاریخ کو مجھے جیل سے اسحق بن ابراہیم کے گھر کی طرف منتقل کیا گیا میں بدستور ایک بیڑی میں جکڑا ہوا تھا میری چوکیداری میں دو آدمیوں کو لگا دیا گیا تھا، والد صاحب نے ان کا نام ذکر کیا تھا، ابوالفضل کہتے ہیں ان دو آدمیوں کے نام احمد بن ریاح اور ابوشعیب حجاج ہیں وہ دن بھر میرے ساتھ باتیں اور مناظرہ کرتے رہتے جب وہ واپس جانے کا ارادہ

کرتے تو بیڑی منگواتے مجھے بیڑی میں جکڑ دیا جاتا چنانچہ میں تین دن تک اسی حالت میں برقرار رہا اس کے بعد میرے پاؤں میں چار بیڑیاں ڈال دی گئیں ان دو میں سے ایک مجھے کہنے لگا ایک کلام کے بارے میں جو کہ ہمارے درمیان چل پڑا تھا اور میں نے اس سے علم اللہ کے بارے میں سوال کیا تھا کہا: اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے میں نے اس سے کہا: اے کافر تو نے کفر کرلیا، اسحٰق کا بھیجا قاصد جو کہ ان کے ساتھ وہاں موجود تھا کہنے لگا، یہ امیر المؤمنین کا قاصد ہے، میں نے اس سے کہا: اسکا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے، چنانچہ اس نے میری طرف اجنبی کی طرح دیکھا، پھر وہ دونوں واپس چلے گئے۔

میرے والد ماجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء قرآن میں موجود ہیں اور قرآن اللہ تعالیٰ کا علم ہے، پس جس نے بھی دعویٰ کیا کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے، جس نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مخلوق ہیں بتحقیق اس نے بھی کفر کیا۔ چوتھی رات عشاء کے بعد معتصم نے ہمیں اسحٰق بن ابراہیم موصلی کے پاس بھیجا، چنانچہ مجھے اسحٰق کے پاس داخل کیا گیا، اسحٰق مجھ سے کہنے لگا: اے احمد! بخدا امیر المؤمنین تجھے قتل نہیں کرے گا لیکن تجھ پر کوڑوں کی پیہم برسات ہوگی اور تجھے اسی جگہ میں ڈال دے گا جہاں سے تم سورج کی کرن تک نہیں دیکھو گے، کیا اللہ عزوجل کا فرمان نہیں: ''انا جعلناه قرآناً عربياً'' (زخرف: ۳) لامحالہ جو شے مجعول ہے وہ مخلوق ہے، میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''فجعلهم كعصفٍ مأكول'' (فیل: ۵) کہنے لگا اسے لے جاؤ، مجھے دریائے دجلہ کے ایک کنارے پر اتارا گیا مجھے معروف جگہ باب بستان میں داخل کیا گیا میرے ساتھ بغا کبیر اور اسحٰق کا قاصد بھی تھا، چنانچہ بغا، محمد محاربی سے فارسی میں کہنے لگا: تم اس آدمی سے کیا چاہتے ہو؟ کہا: چاہتے ہیں کہ یہ اقرار کرے کہ قرآن مخلوق ہے کہا: میں ان اقوال میں سے کچھ نہیں جانتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ اور میں امیر المؤمنین کی رسول اللہ کے ساتھ قرابت کے ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں جب ہم دریا کے کنارے کی طرف کشتی سے نکل کر چلے میں منہ کے بل گرنے لگا حتیٰ کہ مجھے دار تک لایا گیا مجھے اس دار (گھر) میں داخل کیا گیا پھر مجھے بالائی منزل میں ایک حجرے میں لے گئے، چنانچہ مجھے اس میں داخل کردیا گیا اور آگے سے تالا لگادیا گیا اور دروازے پر ایک آدمی بٹھا دیا گیا یہ ساری کاروائی آدھی رات کے وقت عمل میں لائی گئی جس کمرے میں مجھے رکھا گیا اس میں چراغ بھی نہیں تھا، مجھے وضو کرنے کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی میں ہاتھ بڑھا کر کچھ چیز طلب کرنے لگا اچانک میرا ہاتھ ایک برتن پر پڑا جس میں پانی رکھا گیا تھا اور ساتھ ہی ایک طشت بھی پڑا تھا میں نے نماز کی تیاری کی اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو گیا، صبح کو جب میں اٹھا میرے پاس قاصد آیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر دار میں داخل کردیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں معتصم بیٹھا ہے اور ابن ابی داؤد بھی وہاں موجود ہے اس کے ساتھی اور دیگر چیلے چمچے وہاں مجتمع تھے اور سارے کا سارا دار لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، جب میں اس کے قریب ہوا سلام کیا، اس نے مجھے کہا: قریب ہو جائیے وہ مجھے مسلسل اپنے قریب کرتا رہا حتیٰ کہ میں اس کے قریب تر ہو گیا پھر مجھے بیٹھنے کا کہا میں بیٹھ گیا اور مجھے بیڑیوں نے بہت زیادہ بوجھل کر دیا تھا جب تھوڑی دیر گزری میں نے کہا: مجھے کلام کی اجازت ہو؟ کہنے لگا، ہاں کلام کرو، میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ کہنے لگا: لا الہ الا اللہ کی شہادت کی طرف، میں نے کہا: میں ''لا الہ الا اللہ'' کی شہادت دیتا ہوں، پھر میں نے اس سے کہا: بلاشبہ تمہارے دادا حضرت ابن عباسؓ حکایت کرتے ہیں کہ جب وفد عبد القیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے انہیں ایمان باللہ کا حکم دیا آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے؟ کہنے لگے: اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ایمان باللہ یہ ہے کہ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم لوگ مال غنیمت کا پانچواں حصہ دو۔

ابوالفضل کہتے ہیں ہمیں والد صاحب نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوحمزہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے بیان کی کہ جب

وفد عبدالقیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے انھیں ایمان باللہ کا حکم دیا۔ پھر مذکورہ بالا جیسی روایت ذکر کی، پھر معتصم نے مجھے کہا اگر میں تم کو اپنے پہلے والوں کے ہاتھ میں نہ پاتا میں تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرتا، پھر عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے ابوعبدالرحمٰن میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مشقت آزمائش کو ختم کر دو۔ میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ اکبر، یہ تو پھر مسلمانوں کے لئے ایک طرح کی کشادگی ہے پھر کہا: اس سے بات کرو اور مناظرہ کرو پھر کہا اے ابوعبدالرحمٰن اس سے بات کرو، چنانچہ عبدالرحمٰن نے مجھے کہا: تم قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: تم اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس وہ خاموش ہو گیا پھر مجھ سے کبھی ایک بات کرتا کبھی دوسرا کبھی تیسرا میں ہر ایک کو برابر برابر جواب دیتا رہا۔ پھر میں نے کہا: اے امیر المؤمنین قرآن وسنت سے میرے سامنے دلیل لائیے میں مان لوں گا ابن ابی داؤد تم وہی قول کرتے ہو جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں ہو، میں نے کہا: میں جو تاویل کرتا ہوں وہ تم باخوبی جانتے ہو میں ایسی تاویل نہیں کرتا ہوں جو تمہارے اوپر زبردستی ٹھونس دوں اور اس کی پاداش میں تمہیں قید کر دوں اور بیڑیوں میں جکڑ کر پھینک دوں، ابن ابی داؤد مسکت جواب سنکر چین بجبیں ہو گیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ آدمی خود بھی گمراہ ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہا ہے، بدعتی ہے آپ کے قضاۃ اور فقہاء یہاں بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیجئے، معتصم نے حاضرین سے پوچھا تم لوگ کیا کہتے ہو؟ وہ بھی یک زبان ہو کر بولے اے امیر المؤمنین! یہ آدمی ضال مضل اور مبتلا ہے، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: لگاتار مجھ سے بات کرتے رہے میری آواز ان کی آوازوں سے بلند ہو جاتی ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مایأتیهم من ذکر من ربهم محدث (انبیاء: ۲) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آتی ہے' لہٰذا جو محدث ہے لامحالہ وہ مخلوق ہے میں نے اسے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''ص والقرآن ذی الذکر'' (ص ا) ص قسم ہے قرآن نصیحت والے کی' پس معلوم ہوا قرآن وہ نصیحت ہی تو ہے اور جو نصیحت ہے وہ قرآن ہے، تیری ہلاکت کیا اس میں الف لام نہیں ہے؟ پس ابن سماعہ کے چہرے پر ایسے اثرات ظاہر ہوئے گویا وہ میرے مسکت جواب کو سمجھنے ہی نہیں پا رہا، حاضرین سے کہنے لگا: احمد کیا کہہ رہا ہے؟ حاضرین نے کہا: یہ کیا ہے، حاضرین میں سے ایک آدمی نے خبابؓ کی حدیث استدلال میں پیش کی وہ یہ کہ'' تقرب الی اللہ ما استطعت فانک لن تتقرب الیه بشیء هو احب الیه من کلامه' یعنی جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو تم جس عمل کے ذریعے بھی اللہ کا قرب حاصل کرو گے وہ اسے اپنے کلام سے زیادہ محبوب ہے، والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں یہ حدیث اسی طرح ہے ابن ابی داؤد رحمہ اللہ غصہ بھرے انداز میں میری طرف دیکھنے لگا: حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے'' خالق کل شیء'' (انعام: ۱۰۲) میں نے جواب دیا اللہ کا یہ بھی تو فرمان ہے'' تدمر کل شیء'' (احقاف: ۲۵) پس میں نے ہر چیز کو نیست و نابود کر دیا مگر جو اللہ نے چاہا، حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اور عمران بن حصین کی حدیث ذکر کی جو یہ ہے''' ان اللہ کتب الذکر'' یعنی'' ان اللہ خلق الذکر'' یعنی اس نے کتب کا معنیٰ خلق لے کر استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر یعنی قرآن کو پیدا کیا، پتہ چلا قرآن مخلوق ہے، میں نے جواب دیا: یہ فاحش غلطی ہے ہمیں بہت ساری اسناد سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ'' ان اللہ کتب الذکر' والد صاحب فرماتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ جب کوئی آدمی میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ابن ابی داؤد فوراً علم کلام کی طرف بات کا رخ موڑ دیتا، جب مجلس برخاست کرنے کا وقت ہوا معتصم نے حاضرین سے کہا: اٹھو اور جاؤ پھر عبدالرحمٰن بن اسحٰق اور مجھے تنہائی میں لے گیا معتصم مجھے کہنے لگا کیا تم صالح رشیدی کو جانتے ہو وہ میرا مؤدب تھا وہ یہاں اسی کونے میں بیٹھا ہوا تھا جب اس نے میرے مؤقف کی مخالفت کی تو میں نے اس کی بھی رعایت نہیں کی سرعام اسے گھسٹوایا اور پاؤں تلے روندا گیا۔ کہا میں آپ کو جانتا نہیں ہوں کہ آپ ہمارے پاس آتے نہیں تھے عبدالرحمٰن بولا اے امیر المؤمنین! میں اسے تیس سالوں سے پہچانتا ہوں کہ اس نے آپ کی اطاعت کی آپ کے ساتھ جہاد

میں رہا اور آپ کے گھر میں ہمہ وقت موجود رہتا تھا، پھر کہنے لگا: بخدا! وہ تو فقیہ ہے عالم ہے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میرے ساتھ وہ ہو اور اسے بادشاہ کے اہل پر لوٹا دیا جائے، بخدا! اگر اس نے میری بات مان لی میں اپنے ہاتھ سے اس کی بیڑیاں کھولوں گا اور اس کے پیچھے پیچھے چلوں گا اور اس کے پاس اپنے لاؤ لشکر بھیجوں گا پھر معتصم نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: بڑا افسوس ہے! اے احمد! آپ کیا کہتے ہیں میں نے جواب دیا: میں کہتا ہوں: اے امیر المؤمنین! میرے سامنے کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل تو پیش کرو چنانچہ جب ہماری مجلس زیادہ طول پکڑ گئی معتصم بے چین ہو گیا مجھے واپس اسی جگہ لوٹا دیا گیا جہاں میں پہلے موجود تھا، پھر میرے پاس دو آدمی جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے بھیج دیئے گئے اور آج کل یہ دونوں ابن ابی داؤد خاص الخواص بنے ہوئے تھے وہ دونوں میرے ساتھ مناظرہ کرتے رہے اور میرے پاس ہی مقیم رہے حتی کہ جب افطاری کا وقت قریب ہوا ہمارے پاس کھانوں سے سجا ہوا دستر خوان بھیجا گیا وہ دونوں کھانے لگے میں بھی ان کے ساتھ جی بہلانے کے لئے بیٹھ گیا، وہ دونوں صبح تک یہیں رہے اس دوران ابن ابی داؤد میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: اے احمد! امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ تم اب کیا کہتے ہو میں نے جواب دیا: میرے پاس قرآن وسنت سے دلائل لاؤ تا کہ میں بھی تمہارے موقف کا اقرار کرلوں، ابن ابی داؤد بولا: بخدا! امیر المؤمنین نے سات آدمیوں میں تمہارا نام بھی لکھا ہوا تھا میں نے تمہارا نام مٹایا محض تمہاری وجہ سے مجھے ان کی داداگیری اچھی نہ لگی، بخدا! تلوار سے تمہارا سر قلم نہیں کیا جائے گا (جو تلوار چلے اور تم قتل ہو کر ٹھنڈے ہو جاؤ) بلکہ تمہارے اوپر پیہم کوڑوں کی برسات ہوگی، پھر بولا: کیا رائے ہے؟ میں نے حسب سابق وہی جواب دے دیا جو پہلے دیتا رہا، پھر میرے پاس معتصم کا قاصد آیا اور پوچھا کہاں ہے احمد بن عمار پس جس آدمی کے گھر میں رہ رہے ہو اسی کے سامنے اقرار کرلو، قاصد گیا اور پھر واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے اس کو بھی وہی جواب دیا جو ابن ابی داؤد کو دیا تھا، یوں اس طرح معتصم کے قاصدوں کا احمد بن عمار کے بائیں تانتا سا بندھ گیا اور احمد بن عمار بار بار میرے پاس آتا اور کہتا: امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ میرے موقف کو مان لو تا کہ میں خود آکر تمہیں بیڑیوں سے رہا کروں۔

دوسرے دن پھر مجھے معتصم کے پاس داخل کر دیا گیا، معتصم کہنے لگا: اس کے ساتھ مناظرہ اور کلام کرو، چنانچہ درباریوں میں سے کوئی کہاں سے میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کوئی کہاں سے میں سب کو ایک ہی جواب دیتا کہ میرے سامنے کتاب وسنت سے استدلال پیش کرو چنانچہ وہ لوگ جب کلامی ڈھکوسلا چھوڑتے جسکا کتاب وسنت سے دور کا بھی تعلق نہ ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کی خبر واثر سے اسکا کوئی واسطہ ہوتا تو میں کہہ دیتا "میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟ درباری پکار اٹھتے: اے امیر المؤمنین! جب ہم اس آدمی کے ساتھ کسی حجت کو لے کر متوجہ ہوتے ہیں وہ فوراً کود پڑتا ہے (یعنی ہمیں مغلوب کر دیتا ہے) اور جب ہم اس سے علم کلام میں بات کرتے ہیں کہتا ہے "میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟" معتصم پھر کہتا: اس سے مناظرہ کرو، پھر کہنے لگا: اے احمد میں تمہارے اوپر مہربان ہوں، اتنے میں ایک درباری نے سر اٹھا کر کہا: اے احمد میں نے آپ کو حدیث کا تذکرہ کرتے سنا ہے اور آپ حدیث کا مذہب بھی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے میں تمہارا کیا قول ہے کہ "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین" "اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ہر مذکر کے لئے مؤنث کا دگنا حصہ ہے" (نساء: ۱۱) کہا: اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو خاص کیا ہے میں نے کہا: تم کیا کہتے ہو اگر وارث قاتل ہو یا یہودی ہو یا غلام ہو یا نصرانی ہو، پس سن کر وہ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا، میرے والد ماجد (یعنی امام احمد) کہتے ہیں: میں نے اسی طرح کی حجت اس لئے پیش کی چونکہ وہ لوگ ظاہر قرآن کو لیکر حجت بازی کرتے ہیں چنانچہ جب ان میں سے کوئی آدمی میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ابن ابی داؤد فوراً درمیان میں آڑے آجاتا اور کہتا: اے امیر المؤمنین اگر یہ مان لے تو وہ مجھے ایک لاکھ دیناروں سے بھی زیادہ محبوب ہے، (معلوم

ہوا ابن ابی داؤد معتصم کا کرائے کا ٹٹو تھا)

پھر معتصم نے درباریوں کو یہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور مجھے اور عبدالرحمٰن کو لیکر تنہائی میں بیٹھ گیا اور یوں تنہائی میں ہمارے درمیان طویل گفت وشنید ہوئی، اسی دوران معتصم کہتا: ہم احمد بن ابی داؤد کو بلالیں؟ میں جواب دیتا: تم خود جو چاہو کرو، چنانچہ ابن ابی داؤد کو پیغام بھیج کر منگوالیتا وہ آتا اور کلامی انداز میں ہمارے ساتھ بات کرتا، جب ہماری مجلس طول پکڑ گئی مجھے دوبارہ سابقہ جگہ لوٹا دیا گیا، اور وہی پہلے والے دو آدمی اب بھی میرے پاس آ گئے اور میرے ساتھ کلام کرنے لگے اب کی بار بھی ان کے ساتھ میری طویل گفتگو ہوئی جب افطاری کا وقت ہوا گزشتہ کی طرح آج بھی کھانا لایا گیا، ان دونوں نے افطار کیا اور میں بھی ان کے ساتھ جی بہلانے کے لئے بیٹھ گیا، اس رات بھی معتصم کے قاصدین لگا تار احمد بن عمار کے پاس آنے لگے اور احمد بن عمار بھی بار بار میرے پاس آتا اور معتصم کا پیغام میرے گوش گزار کر جاتا، کچھ دیر کے بعد ابن ابی داؤد آیا اور کہنے لگا: معتصم نے قسم اٹھالی ہے کہ تمہیں شدید تر کوڑے برسائے گا اور تمہیں ایسی جگہ حبس کریگا جہاں تم سورج کی شعاع بھی نہیں دیکھ سکو گے۔ میں نے اس سے کہا: کیا کرے گا؟

صبح ہونے کو تھی میں نے خلیق سے کہا مجھے لگتا ہے کہ آج میرے متعلق کچھ فیصلہ ہونے والا ہے، میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر شلوار سے ازار بند نکال کر بیڑیوں کے ساتھ مضبوط باندھ لیا، چنانچہ جن لوگوں کو میری حفاظت سپرد کی گئی تھی ان میں سے ایک سے میں نے کہا: مجھے ایک مضبوط دھاگہ لادو، چنانچہ وہ میرے پاس ایک دھاگہ ڈھونڈ لایا اس سے میں نے بیڑیاں کس کر باندھ لیں اور ازار بند شلوار میں واپس لوٹا دیا۔ شلوار مضبوط کر کے باندھ لی تا کہ دوران ابتلاء میرا ستر نہ کھل جائے۔

تیسرے دن مجھے معتصم کے پاس داخل کیا گیا بہت سارے لوگ دربار میں حاضر تھے مجھے ایک جگہ میں داخل کر کے دوسری جگہ لے جاتے کچھ لوگوں کے پاس تلواریں اٹھائی ہوئی تھیں اور کچھ کے پاس کوڑے اور دیگر انواع اسلحہ گویا پورا دربار فوجیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اتنا بڑا ہجوم میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا جب میں معتصم کے پاس پہنچ گیا دربایوں سے کہنے لگا: اس سے مناظرہ کرو اور کلام میں بات کرو چنانچہ گزشتہ کی طرح اب بھی طویل مناظرہ ہوا پھر سارے درباری جمع ہو گئے اور سب نے مل کر مشورہ کیا پھر معتصم مجھے اور عبدالرحمٰن کو لے کر خلوت میں چلا گیا، مجھے کہنے لگا: اے احمد! افسوس ہے، میں تمہارے اوپر کتنا مہربان ہوں بخدا! جتنی شفقت میں اپنے بیٹے ہارون پر کرتا ہوں اس سے زیادہ شفقت مجھے تم پر ہے میری بات مان لو، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین میرے پاس کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ سے دلائل لاؤ مان جاؤں گا، جب وہ میری طرف سے کلی طور پر مایوس ہو گیا اور مجلس بھی طویل ہو گئی کہنے لگا: تجھ پر اللہ کی لعنت ہو میں تیرے پاس کچھ امید لیکر آیا تھا، اسے پکڑو اور کپڑے اتار کر اسے گھسیٹو، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: درباریوں نے مجھے پکڑ کر گھسیٹا اور پھر میرے کپڑے اتارے پھر معتصم نے جلاد اور بہت سارے کوڑے منگوائے چنانچہ جلادوں کی ایک جماعت اور بہت سارے کوڑے حاضر کئے گئے

ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس نبی ﷺ کے دو بال مبارک تھے: جنہیں میں نے اپنی قمیص کی آستین میں حفاظت کے ساتھ سی رکھا تھا چنانچہ اس دوران اسحٰق بن ابراہیم نے اس مٹلی کی طرف دیکھا جس میں بال مبارک تھے اور میری قمیص میں تھی، کہنے لگا: تمہاری قمیص میں یہ کیسی مٹلی ہے؟ میں نے جواب دیا: اس میں نبی ﷺ کے دو بال مبارک ہیں، بعض لوگوں نے کوشش کی کہ قمیص کو جلادیں جس وقت کہ میں جلادوں کے درمیان کھڑا تھا، معتصم کہنے لگا: جلاؤ نہیں بلکہ قمیص سے الگ کرلو، پھر مجھے جلادوں کے درمیان کر دیا گیا میرے دونوں ہاتھ باندھ دیئے گئے اور معتصم کے لئے کرسی لائی گئی جس پر وہ بیٹھ کر مکروہ نظارہ کرتا ابن ابی داؤد اس کے سر پر کھڑا رہا میری چاروں طرف لوگ جمع تھے، ایک کارندہ مجھے کہنے لگا ایک لکڑا اٹھاؤ اور ہاتھوں میں باندھ لو میں اس کی بات نہ سمجھ سکا، چنانچہ ایک لکڑی کے ساتھ میرے ہاتھ مضبوط کر کے باندھ لئے گئے ابوالفضل کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ کو تادم

حیات برابر پہونچے میں درد رہا۔ پھر معتصم نے جلادوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا اور کوڑوں کی طرف دیکھا اور پھر کہا: ان کے علاوہ مزید اور کوڑے بھی لاؤ پھر جلادوں سے آگے بڑھنے کو کہا ان میں سے ایک کو میرے قریب تر ہونے کا حکم دیا اور کہا اللہ تمہارے ہاتھ کاٹے اسے مارو، چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر مجھے دو کوڑے مارے اور پھر پیچھے ہٹ گیا الغرض برابر اس طرح ایک ایک سے مجھے کوڑے لگوا تا رہا اور جو کوڑے لگا تا وہ پیچھے ہٹ جاتا، پھر معتصم اٹھ کر میرے پاس آیا دربار میں حاضرین اسے کنکھیوں سے دیکھنے لگے قریب آ کر مجھے کہا: افسوس! تو نے اپنے آپ کو قتل کر دیا! میری بات مان لو میں تمہیں اپنے ہاتھ سے رہا کر دوں گا، بعض لوگوں نے بھی آوازیں کسیں کہ افسوس ہے امیر المؤمنین تمہارے سر پر کھڑے ہیں ان کا مطالبہ مان لو، معتصم تعجب کرنے لگا اور تلوار کے دستے سے کھلی کی پھر کہا: تم چاہتے ہو کہ ان سارے لوگوں پر غالب آ جاؤ، اسحٰق بن ابراہیم کہنے لگا: افسوس ہے! امیر المؤمنین تمہارے سر پر کھڑے ہیں ان کی بات تسلیم کر لو، بعض منچلے یوں بھی کہنے لگے: اے امیر المؤمنین: اسے قتل کر دیں اس کے خون کا تاوان میرے ذمہ ہے، معتصم پھر کرسی پر واپس جا بیٹھا، پھر جلاد سے کہا: قریب ہو جاؤ اور اس پر زور زور کے کوڑے برساؤ، پھر لگا تار ایک ایک جلاد کو بلا تا اور مجھے دو دو کوڑے مرواتا جو جلاد کوڑے مار لیتا وہ پیچھے ہٹ جاتا معتصم زبان سے کہے جارہا تھا کہ زور زور سے مارو اللہ تمہارے ہاتھ توڑے، معتصم دوسری بار پھر اٹھ کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا دیکھو میری بات مان لو، اتنے میں عبدالرحمٰن بن اسحٰق کہنے لگا: مسئلہ خلق قرآن کے متعلق جو کچھ تم کر رہے ہو ایسا تمہارے دیگر ساتھیوں نے نہیں کیا؟ یہ ہیں یحیٰی بن معین، یہ ہیں ابوخیثمہ اور یہ ہیں ابن ابی (،،۔،) الغرض بہت سارے ایسے لوگوں کو گننے لگا جو ان کے موقف کی تائید کر چکے تھے۔ مجھے بار بار کہتا: دیکھو ہماری بات مان لو ہماری بات مان لو، مگر میں ہر بار انہیں وہی جواب دیتا جو ہمیشہ دیتا رہا۔

معتصم واپس جا کر کرسی پر بیٹھ گیا اور جلاد سے کہنے لگا اللہ تمہارے ہاتھ توڑے زور زور سے اسے کوڑے لگاؤ، میرے والد ماجد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھ پر بیہوشی طاری ہوگئی مجھے کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہوا الا یہ کہ کچھ وقت کے بعد محسوس کیا کہ میں کسی حجرہ میں پڑا ہوا ہوں اور بیڑیاں میرے جسم سے اتار لی گئی ہیں، ایک آدمی کہنے لگا ہم نے تمہیں اوندھے منہ لٹا لیا اور تمہاری پیٹھ پر ایک ستون رکھا دیا تھا، والد رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے اسکا شعور تک بھی نہیں ہوا پھر میرے پاس ستو لائے گئے لانے والوں نے پینے کا کہا: انہوں نے جواب دیا: میں روزہ نہیں افطار کروں گا پھر نماز ظہر کے لئے اذان دی گئی ہم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ابن سماعہ کہنے لگا: کیا آپ نے جب نماز پڑھی زخموں سے خون ابل رہا تھا؟ میں نے جواب دیا: عمرؓ نے بھی تو زخمی حالت میں نماز پڑھی تھی اور ان کے زخم سے بھی خون چشمے کی طرح ابل رہا تھا۔

پھر میرے پاس ایک آدمی بھیجا گیا جو میرے زخموں کا علاج کرتا، معالج نے زخموں کی طرف دیکھ کر کہا، بخدا! میں نے ہزار کوڑوں کے زخم دیکھے لیکن اتنے شدید زخم آج تک نہیں دیکھے چنانچہ زخم والد کو جسم کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف بھرپور لگے ہوئے تھے حتیٰ کہ بعض زخموں میں سر پچو بھی داخل کر دیتا (یعنی اتنے گہرے زخم تھے کہ سر پچو بھی ان میں داخل ہو جاتا) والد صاحب کے چہرے پر بھی کئی ضربیں آئی تھیں چنانچہ معالج والد صاحب کے پاس کئی دن تک آتا رہا اور علاج کرتا رہا، پھر ایک دن معالج جسم کے ایک حصے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا یہاں کچھ ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے کاٹ دوں۔ چنانچہ معالج نے چھری لائی اور لٹکے ہوئے گوشت کو کاٹ دیا والد صاحب بدستور صبر کیے رہے، اسی طرح کی ثابت قدمی پر والد صاحب الحمد للہ کہتے، والد صاحب تندرست تو ہوتے رہے لیکن جسم میں جا بجا زخموں کا درد محسوس کرتے حتیٰ کہ پشت پر تو وفات تک زخموں کے اثرات رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

ابوالفضل کہتے ہیں میں نے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ بخدا! میں نے اپنی جان پر مشقتوں کا بار گراں برداشت کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ برابر سرابر کا معاملہ ہو جائے اور میری مغفرت ہو جائے نہ میرے اوپر کچھ بن پڑے اور نہ ہی میرے حق میں کسی چیز کا فیصلہ ہو۔ (یعنی ایک طرف میری مشقتیں اور دوسری طرف آخرت میں میری نجات کا مسئلہ پس ان دونوں کو برابر سرابر کر کے میری

نجات ہو جائے مجھے کسی لمبے چوڑے زاد و دہش کی ضرورت نہیں۔ سبحان اللہ ما اعظم شانہ)

ابوالفضل کہتے ہیں: والد صاحب کے ساتھ جو آدمی رہا کرتے تھے ان میں سے ایک جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا شاگرد تھا ان سے سماع حدیث کیا اس نے مجھے بتایا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ ابو عبداللہ کو غریق رحمت کرے۔ بخدا! ان جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا، جس وقت دوران قید و بند ہمارے پاس کھانا لایا جاتا میں ابو عبداللہ سے کہنے لگ جاتا: اے ابو عبداللہ! آپ دن کو روزے میں رہے ہیں اور آپ بھوک کے عالم میں ہیں۔ بخدا! انھیں شدت کی پیاس لگتی پانی پلانے والے سے پانی مانگتے وہ انھیں ایک برتن تھما دیتا جس میں برف اور پانی ہوتا، ابو عبداللہ، برتن ہاتھ میں لیتے اور اس میں ایک نظر دیکھ کر واپس کر دیتے۔ میں ان کی بھوک و پیاس پر صبر کرنے پر تعجب کرتا میں نے بہت کوشش کی اور مختلف حیلے بھی کیے کہ کسی طرح والد صاحب تک کھانا، ایک روٹی یا دو روٹیاں ان تک پہنچا دوں لیکن جہد بسیار کے باوجود میں ایسا کرنے میں ناکام رہا، البتہ مجھے ایک آدمی نے بتایا جو ان دنوں میں ان کے پاس موجود تھا کہ میں نے ان دنوں میں امام احمد رحمہ اللہ کو تلاش کیا چنانچہ مل گئے تو دیکھا کہ سرکاری کارندے ان کے ساتھ مناظرہ میں مشغول ہیں اور ان کے ساتھ کلام کر رہے ہیں لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کسی ایک کلمے میں بھی خطا نہیں کرتے میرا گمان نہیں کہ کوئی ایک آدمی بھی شجاعت و شدت قلب میں ان جیسا ہو۔

ابوالفضل کہتے ہیں ایک دن میں والد صاحب کے پاس داخل ہوا میں نے ان سے کہا، مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی فضل انماطی کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا مجھے ادائیگی حق سے دستبردار کر دیجئے خود میں آپ کی مدد نہ کر سکا، فضل کہنے لگے: میں اپنے حق سے کسی کو دستبردار نہیں کروں گا" والد صاحب مسکرا کر خاموش ہو گئے، چنانچہ کچھ دنوں کے بعد میری نظروں سے یہ آیت گزری" فمن عفا واصلح فاجره علی الله' (شوریٰ: ۴۰) جس نے معاف کر دیا اور اصلاح کرنی چاہی اسکا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے"" میں نے اس کی تفسیر میں غور کی تو اچانک ایک حدیث میرے سامنے آئی جو کہ ہاشم بن قاسم، عبداللہ بن مبارک، حسن بصری کی سند سے مروی تھی کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ جب مختلف امتیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری دیں گی اس وقت آواز لگائی جائے گی کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جنکا اجر و ثواب اللہ تعالے کے ذمے ہے اس وقت وہی کھڑا ہوگا جس نے دنیا میں معاف کیا ہوگا۔

میرے والد صاحب نے فرمایا: میں نے مرنے والے کو دستبردار کر دیا جو اس نے مجھے ضرب لگائی تھی پھر کہنے لگے میرے ذمے کوئی بندہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کسی کو عذاب دے۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے امتحان کے بارے میں صحیح ترین روایات ذکر کیں ہیں اور یہ وہ روایات ہیں جو امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے ابوالفضل صالح بن احمد سے مروی ہے۔ اس بارے میں کچھ اور مرویات بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۳۷۹۵- عبداللہ بن جعفر بن احمد و حسین بن محمد، محمد، احمد بن عبیداللہ (یہ وراق نہیں ہیں) سے مروی ہے کہ احمد بن فرج کہتے ہیں مجھے سلطان کے بعض امور کا ذمہ دار بنایا گیا تھا، میں ایک دن مجلس میں بیٹھا تھا، اچانک دیکھتا ہوں کہ لوگ اپنی دکانوں کے دروازے بند کر رہے ہیں اور ہاتھوں میں اسلحہ اٹھائے ہوئے ہیں، میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا جو فتنہ بپا کرنے کے لئے مستعد ہو گئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: امام احمد بن حنبل کے مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں آزمائش اور امتحان کے لئے لایا جارہا ہے، میں نے جلدی سے اچھا لباس زیب تن کیا اور اسی وقت خلیفہ کے دربان کے پاس آ گیا، دربان میرا اچھا خاصا دوست تھا، میں نے دربان سے کہا: میں چاہتا ہوں تم مجھے اندر بھیج دو تا کہ اندر جا کر میں دیکھوں کہ احمد بن حنبل خلیفہ کے ساتھ کیسے مناظرہ کریں گے، دربان نے کہا کیا تم اس سے اپنے دل کو خوش کرو گے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، چنانچہ دربان نے چند لوگوں کی ایک جماعت جمع کی اور انھیں میرا گواہ بنایا اور میرے ہر قسم کے

قصور سے تبری کی، پھر مجھے کہا، واپس چلے جاؤ، جب احمد بن حنبل کو خلیفہ کے پاس داخل کر دیا جائے گا میں آپ کو پیغام بھیجوں گا، چنانچہ جس دن احمد بن حنبل کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا میرے پاس دربان کا قاصد آیا اور کہنے لگا: جلدی جلدی کپڑے پہن کر تیار ہو جایئے آج احمد بن حنبل کو خلیفہ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، میں نے تیاری کی جبہ پہنا اور اس پر قفطان (ایک کپڑا جسے قمیص وغیرہ پر پہن لیا جاتا تھا) پہنا، کمر پر پٹکا باندھا اور تلوار لٹکا کر دربان کے پاس گیا، دربان نے ہاتھ پکڑا اور اندر داخل کر دیا اندر مجھے ابن زیات ملا، اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک طرف سنہری کرسی جسے جواہر سے مرصع کیا گیا تھا اس پر دیباج کہ جھالریں تھیں رکھی گئی ہے، اتنے میں خلیفہ نکلا اور کرسی پر آن بیٹھا پھر کہا: کہاں ہے وہ آدمی جو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زبان سے کلام کرتا ہے؟ اسے میرے پاس لاؤ، چنانچہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو اندر داخل کیا گیا انہوں نے ہروی قمیص پہنی ہوئی تھی اور آسمانی رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے زبان سے کہہ رہے تھے: ”لاحول ولا قوۃ الا باللہ“ حتی کہ خلیفہ کے روبرو آکر کھڑے ہو گئے خلیفہ نے کہا: کیا تم ہو احمد بن حنبل؟ فرمایا: جی ہاں میں ہی احمد بن حنبل ہوں، کیا تم ہی کہتے ہو کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے؟ تم نے یہ قول کہاں سے کر دیا؟ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر قول کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے کیا ہے خلیفہ نے کہا: نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ احمد رحمہ اللہ بالاسناد حدیث بیان کرنے لگے کہ عبدالرزاق عن معمر عن زہری عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ کلمات وبیس ہزار کلمات وتین سو کلمات اور تیرہ کلمات میں کلام کیا پس کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اور استماع (سننا) موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! کیا تو ہی مجھ سے ہم کلام ہے یا تیرے علاوہ کوئی اور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں ہی تجھ سے ہم کلام ہوں ہمارے درمیان کوئی قاصد نہیں ہے خلیفہ معتصم باللہ کہنے لگا: تو نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا: احمد بن حنبل کہنے لگے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولکن حق القول منی لاملان جھنم من الجنۃ والناس اجمعین (السجدہ: ۱۳) لیکن میری بات پختہ ثابت ہو گئی کہ میں نے ضرور بضرور جہنم کو (گناہ گار) جنوں اور انسانوں سے بھرنا ہے۔

سو اگر یہ غیر اللہ کا قول ہوتا تو پھر مخلوق ہوتا، اور اگر یہی قول مخلوق ہے تو ایسی حرکت کا دعویٰ کیا گیا ہے جسکے صدور کی وہ طاقت نہیں رکھتا، پھر خلیفہ نے احمد بن حنبل اور ابن زیات کی طرف التفات کیا اور کہا: اس سے مناظرہ کرو کارندے کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! اسے قتل کر دیں اسکے خون کا تاوان ہمارے ذمے ہے، احمد بن فرج کہتا ہے کہ خلیفہ نے ہاتھ اٹھا کر احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو زور کا طمانچہ مارا جس سے امام احمد رحمہ اللہ غشی کھا کر گر پڑے، یہ کیفیت دیکھ کر خراسان کے بڑے بڑے قائدین متفرق ہو گئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے والد بھی خراسان کے ایک قائد کے بیٹے تھے۔

چنانچہ خلیفہ کو قائدین سے سخت خوف لاحق ہو گیا اس نے فوراً سر اوپر اٹھایا اور اپنے چچا کو دیکھنے لگے درآنحالیکہ وہ خلیفہ کے سامنے کھڑے تھے، کہنے لگے: اے میرے چچا! یہ جو پانی مجھ پر چھڑکا گیا ہے ممکن ہے اس میں چھڑکنے والے کا غصہ شامل ہو گیا ہو، خلیفہ کہنے لگا: تمہاری ہلاکت! اس نے یہ بات کر کے میرے اوپر کیسا حملہ کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی قرابتداری کی قسم میں اس پر سے کوڑا نہیں ہٹاؤں گا تاوقتیکہ اقرار کر لے کہ قرآن مخلوق ہے۔ پھر خلیفہ نے جلاد بلایا۔ جسے ابوالدن کے لقب سے پکارا جاتا تھا، اس سے پوچھنے لگا: تو کتنے کوڑے مار کر آدمی کو قتل کر دیتا ہے؟ کہنے لگا پانچ، دس پندرہ یا زیادہ سے زیادہ بیس کوڑوں میں، حکم دیا کہ اسے کوڑے مار مار کر قتل کر دو چنانچہ جب بھی جلاد کوڑے مارتا معاملے میں دوری پیدا ہوتی جاتی، پھر خلیفہ نے امام احمد رحمہ اللہ کے کپڑے اتارنے کا حکم دیا چنانچہ احمد رحمہ اللہ کے کپڑے اتار لئے گئے اور جلادوں کے درمیان کھڑے کر دیئے گئے ابوالدن اللہ اسے ہلاک کرے آگے بڑھا اور امام احمد رحمہ اللہ کے ننگے بدن پر کوڑے برسانے لگا بیس سے کچھ زیادہ کوڑے برسائے

تھے کہ امام رحمہ اللہ کے کندھوں سے خون کے چشمے ابل کر زمین پر گرنے لگے: امام احمد رحمہ اللہ ضعیف جسم والے تھے، اسحٰق بن ابراہیم کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ کمزور جسم انسان ہے، خلیفہ بولا: کیا تم نے میری بات سنی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی قسم کھائی ہے کہ اس سے کوڑا نہیں اٹھاؤں گا تاوقتیکہ یہ وہ بات کہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ اسحٰق بن ابراہیم کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! خوشخبری ہے امیر المؤمنین نے اپنے قول سے رجوع کرلیا ہے اور وہ "لاالـــــہ الا اللہ" کہتا ہے احمد نے کہا: میں بھی کلمہ حق اخلاص "لاالـــــہ الا اللہ" کہتا ہوں، اسحٰق بن ابراہیم کہنے لگا: اے امیر المؤمنین بلاشبہ احمد بن حنبل وہ بات کہہ رہا ہے جو آپ کہتے ہیں خلیفہ نے کہا: اسکا راستہ آزاد کردو، دروازہ کھولا گیا اور باہر شور وغل برپا تھا، خلیفہ نے کہا باہر نکل کر دیکھو یہ کیسا شور وغل ہے؟ چنانچہ اسحٰق بن ابراہیم باہر نکلا اور پھر واپس آ کر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین باہر لوگوں کا ایک بپھرا ہوا ہجوم ہے اور وہ سب آپ کو قتل کرنے پر اتفاق کر چکے ہیں لہذا جتنا جلدی ممکن ہو سکے احمد بن حنبل کو باہر نکالئے یقیناً میں آپکا خیر خواہ ہوں۔ چنانچہ خلیفہ نے امام احمد رحمہ اللہ کو باہر نکالا انہوں نے اپنی قمیص اور چادر ہاتھوں پر رکھی تھی میں سب سے پہلے دروازے کی طرف بڑھا، جب باہر نکلے لوگوں نے ایک زبان ہوکر پوچھا: اے ابوعبداللہ آپ نے کیا قول کیا ہے تاکہ ہم بھی وہی قول کریں، فرمایا: ممکن نہیں تھا کہ میں کہہ دیتا، اے جماعت محدثین لکھو، اے عوام الناس گواہ رہو کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے اللہ کی طرف سے اسکی ابتداء ہوئی اور اللہ ہی کی طرف اس نے لوٹنا ہے۔

احمد بن فرج کہتے ہیں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور کوڑا ان کے کاندھوں پر برسے جا رہا تھا کہ اتنے میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شلوار کا ازار بند منقطع ہوگیا شلوار بس نیچے آیا ہی چاہتی تھی کہ احمد رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ پڑھنا شروع کیا شلوار خود بخود اپنی اصلی حالت پر آ گئی، بعد میں میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا: فرمایا: جی ہاں جب ازار بند ٹوٹ گیا میں نے فوراً کہا: یا اللہ، اے میرے معبود اے میرے آقا اگر تو میرے موقف کی موافقت کرتا ہے مجھے مخلوق کے سامنے سرعام رسوا نہیں کرنا پس شلوار واپس اپنی جگہ پر آ گئی۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں! اس روایت میں جو حدیث ذکر کی گئی ہے اس کی اسناد میں احمد بن فرج کو وہم ہوا ہے چونکہ بعض محدثین نے یہ حدیث ضحاک عن ابن عباس کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۳۷۹۶-متوکل کے خط کے بیان میں .... محمد بن جعفر وحسین بن محمد وعلی بن احمد، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں جب اسحٰق بن ابراہیم اور اسکے بیٹا محمد کی وفات ہوگئی تو عبداللہ بن اسحٰق کو والی بنا دیا گیا متوکل نے اسکی (طرف خط لکھا کہ احمد بن حنبل کے پاس کسی آدمی کو بھیجو) جو وہاں تلاشی لے وہاں ہمارے کچھ مطلوبین چھپے ہوئے ہیں، چنانچہ عبداللہ بن اسحٰق نے اپنے حاجب (دربان) مظفر اور اس کے ساتھ نائب قاصد ابن کلبی کو بھیجا، اس نے بھی امام احمد رحمہ اللہ کی طرف وہی پیغام بھیجا کہ: امیر المؤمنین آپ سے کہہ رہے ہیں انہوں نے میری طرف خط لکھا ہے کہ آپ کے پاس امیر کے کچھ مطلوبین چھپے ہوئے ہیں، ابن کلبی نے ان سے یہی بات کہی، چنانچہ گھر کے لوگ سو رہے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی والد صاحب نے صرف تہبند پہن رکھی تھی، تاہم اٹھے اور دروازہ کھولا اور والد صاحب دروازے ہی پر بیٹھ گئے گھر کی خواتین بھی ان کے پاس موجود تھیں، ابن کلبی نے جب خلیفہ کا خط پڑھ کر سنایا والد صاحب بولے! مجھے اسکا کچھ علم نہیں میں تو امیر المؤمنین کی اطاعت تنگی وفراخی، خوشی وغمی الغرض ہر حال میں ضروری سمجھتا ہوں اور میں نماز یا نماز جمعہ اور دعوت مسلمین میں تاخیر کرنے پر افسوس کرتا ہوں" اس سے قبل اسحٰق بن ابراہیم نے والد صاحب پر پابندی لگادی تھی کہ اپنے گھر میں رہیں اور جمعہ و دیگر نمازوں کے لئے باہر نہ آئیں ورنہ آپ کو پھر دوبارہ ان حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو ابواسحٰق کے زمانے میں آپ کو پیش آئے تھے۔

پھر ابن کلبی رحمہ اللہ کہنے لگا: مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے حلف لوں کہ واقعۃً آپ کے پاس امیر کے مطلوبین نہیں ہیں، لہٰذا آپ حلف اٹھائیں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے خلف لیتے ہی ہو تو میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں، چنانچہ ابن کلبی نے آپ رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی اور طلاق وغیرہ کا حلف لیا کہ واقعۃً آپ کے پاس امیر المؤمنین کے مطلوب نہیں ہیں گویا ان لوگوں کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ آپ رحمہ اللہ کے گھر میں کوئی علوی ہے پھر کہنے لگا: میں آپ کے گھر کی تلاشی لینا چاہتا ہوں ابوالفضل کہتے ہیں میں بھی ادھر موجود تھا: کہا: میں آپ کے بیٹے کے گھر کی تلاشی لوں گا۔ چنانچہ مظفر ابن کلبی اور ان کے ہمراہ دو عورتیں بھی تھیں والد صاحب کے گھر میں داخل ہوئے پورے گھر کی تلاشی لی پھر ان دو عورتوں نے ہماری خواتین اور بچوں کی تلاشی لی، ابوالفضل کہتے ہیں پھر یہ لوگ میرے گھر میں داخل ہوئے تلاشی لی حتی کہ کنویں میں بھی چراغ لٹکا کر دیکھا پھر انہوں نے عورتیں بھیجیں، عورتوں نے ہماری محرمات کی تلاشی لی لیکن خائب و رسوا ہو کر نامراد واپس لوٹے۔

دو دن کے بعد علی بن جہم کا خط آیا کہ امیر المؤمنین کی برأت بالکل درست تھی، چونکہ اہل بدعت لن ترانیاں کر رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ آپ کی وجہ سے خوش نہیں ہوئے تاہم امیر المؤمنین یعقوب المعروف قوسرہ کو آپ کی طرف بھیج رہے ہیں اور اس کے پاس آپ کے لئے کچھ انعام واکرام بھی ہے۔

اور امیر المؤمنین آپکو وہاں سے چل پڑنے کا حکم دیتے ہیں۔ ابوالفضل کہتے ہیں اگلے ہی دن یعقوب پہنچ گیا والد صاحب کے پاس اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ امیر المؤمنین آپکو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپکی صفائی بالکل درست تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپکے قرب سے مانوس ہوتا رہوں اور آپکی دعاؤں سے برکت حاصل کروں میں دس ہزار درہم آپکی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں جو آپکو دوران سفر کام آئیں گے۔ چنانچہ یعقوب نے ایک تھیلی نکالی جس میں دوسو دینار باقی صحیح درہم تھے یعقوب نے دیکھا کہ اسے پھر باندھ رہا ہے کہا کل میں واپس لوٹوں گا آپ پختہ عزم کرلیں پھر کہنے لگا اے ابوعبداللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اہل بدعت کو آپ کی وجہ سے خوش نہیں کیا۔ پھر وہ چلا گیا: میں ایک سبز رنگ کا کپڑا لے آیا جس سے تھیلی کو ڈھانپ دیا مغرب کے وقت والد صاحب کہنے لگے اے صالح یہ لو اور اسے اپنے پاس رکھو چنانچہ میں نے تھیلی گھر کی بالائی منزل پر اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لی۔

سحری کے وقت والد صاحب نے آواز دی میں اٹھ کر ان کے پاس گیا فرمایا اے صالح میں رات بھر سویا نہیں ہوں میں نے وجہ پوچھی والد صاحب زور زور سے رونے لگے اور فرمایا میں ان لوگوں سے سلامتی میں رہا یہاں تک کہ اب میری آخری عمر ہے اور مجھے ان لوگوں کی آزمائشوں میں مبتلا کیا جا رہا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ صبح ہوتے ہی اس مال کو تقسیم کردوں میں نے کہا جیسے آپکی مرضی چنانچہ صبح کے وقت والد صاحب کے پاس حسین بن بزار اور دیگر مشائخ آئے والد صاحب نے فرمایا اے صالح میرے پاس ترازو لاؤ چنانچہ والد صاحب اس مال کا وزن کر کے دیتے جاتے اور ساتھ کہتے یہ مہاجرین وانصار کے بیٹوں کے پاس لے جاؤ پھر کہا یہ فلاں فلاں کے پاس لے جاؤ حتی کہ والد صاحب نے صحن میں بیٹھے بیٹھے سارا مال تقسیم کروا دیا حتی کہ والد صاحب نے وہ تھیلی بھی دے دی۔ حالانکہ ہم اس وقت جس تنگ دستی کی حالت میں تھے اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میرا چھوٹا بھائی آیا اور کہنے لگا اے ابا جان مجھے بھی ایک درہم دے دیجئے والد صاحب نے میری طرف دیکھا میں نے ایک درہم نکال کر اسے دے دیا۔ قاصد نے یہ سارے حالات دیکھ کر لکھ دیا۔ کہ احمد بن حنبل نے سارے دراہم اسی دن صدقہ کر دیئے حتی کہ صندوق بھی صدقے میں دیدیا، علی بن جہم کہنے لگا اے امیر المؤمنین احمد بن حنبل نے سارا مال صدقے میں دیدیا اور جانتے ہیں کہ انہوں نے مال آپ سے قبول کرلیا ہے، احمد مال کو کیا کریں گے ان کا گزارہ صرف ایک روٹی ہے امیر المؤمنین نے میری بات کی تصدیق کی۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر والد صاحب رحمہ اللہ رات کے وقت نکل پڑے ہمارے ساتھ چوکیدار تھے انہوں نے اپنے ہاتھوں میں مشعلیں

اٹھالیں ، اسطرح ہم چل دیئے جب فجر کا وقت ہوا والد صاحب نے کہا اے صالح! کیا تمہارے پاس کچھ دراہم ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا فرمایا جو کیداروں کو دے دو چنانچہ میں نے انہیں ایک درھم دے دیا جب صبح ہوئی یعقوب نے والد صاحب کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا: اے ابوعبداللہ میں چاہتا ہوں کہ آپکا پیغام امیر المؤمنین تک پہنچادوں والد صاحب خاموش رہے یعقوب بولا عبداللہ بن اسحٰق نے مجھے خبر دی ہے کہ فرایضی کہتا ہے۔ کہ احمد بن حنبل مال واپس کردے گا والد صاحب نے کہا: اے ابو یوسف! مجھے اللہ کافی ہے چنانچہ یعقوب غصہ ہو گیا اور میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا تعجب ہے اس آدمی نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جسے میں امیر المؤمنین کو خبر کروں الفضل کہتے ہیں والد صاحب نے نکلتے وقت نماز کی قصر کی اور فرمایا سولہ فرسخ کے سفر میں نماز کی قصر کی جائے گی چنانچہ میں نے ایک دن عصر کی نماز اسی طرح پڑھی مجھے فرمایا عصر کی نماز لپیٹ لی گئی ہے چنانچہ انہوں نے مختصر سی نماز پڑھی پھر جب ہم باغات میں پہنچے یعقوب نے ہم سے کہا: تم یہیں ٹھہرو، پھر علی بن جہم نے متوکل نے پاس آمدن کا پیغام بھیج دیا، ہم لوگوں کے ہجوم میں داخل ہوئے والد صاحب سر جھکائے رہے اور سر پر ایک کپڑا ڈال رکھا تھا: یعقوب نے والد سے کہا: اے ابوعبداللہ! سر سے کپڑا ہٹا دیجئے چنانچہ والد صاحب نے کپڑا ہٹادیا، اتنے میں ایک خادم آیا جو غالباً دار خلافت کی تلاش میں تھا جب اس نے لوگوں کے ہجوم کو دیکھا کہا یہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ لوگوں نے اسے جواب دیا: احمد بن حنبل تشریف لا رہے ہیں اور لوگ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں، کچھ دیر کے بعد ابن ہرثمہ آیا اور کہنے لگا امیر آپ کو سلام کہتا ہے بعد از سلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آپ کی وجہ سے دشمنوں کو رسوا کیا، آپ کو ابن ابی داؤد کا حال معلوم ہے پس مناسب ہے کہ آپ اس قول کا قرار کریں جسکا اظہار اللہ کے لئے واجب ہے پھر یحیٰی بن ہرثمہ چلا گیا ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد صاحب دار ایتاخ میں اترے اتنے میں علی بن جہم آ گیا اور کہا: امیر المؤمنین نے آپ کے لئے دس ہزار درہم کا حکم دیا ہے یہ دس ہزار درہم ان دراہم کے بدلے میں ہیں جو آپ نے تقسیم کر دیئے تھے، امیر نے حکم دیا کہ انہیں اسکا پتہ نہ چلے وہ پریشان ہو جائیں گے، پھر محمد بن معاویہ آیا اور کہنے لگا یقیناً امیر المؤمنین کثرت سے آپ کو یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ یہیں مقیم رہیں اور درس حدیث دیتے رہیں، والد رحمہ اللہ بولے: میں ضعیف ہو چکا ہوں پھر والد صاحب نے انگلی دانت پر رکھی اور کہا میرا یہ دانت ہل رہا ہے حالانکہ میں اسکی خبر اپنے بیٹوں کو بھی نہیں کی ہے پھر محمد بن معاویہ والد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: آپ کیا کہتے ہیں دو چوپایوں کے بارے میں جن میں باہمی مڈبھیڑ ہو گئی ہو، ایک چوپایا دوسرے کو ٹکر مار کر مغلوب کر دے جس سے وہ زمین پر گر جائے پھر اسے ذبح بھی کر لیا جائے کیا اسکا کھانا حلال ہے؟ فرمایا: اگر وہ اپنی آنکھیں ہلا رہا ہو اور دم بھی ہلا رہا ہو نیز ذبح کرتے وقت خون بہہ جائے تو اسکا کھانا حلال ہے۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر والد صاحب کے پاس یحیٰی بن حامان آئے اور کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں پھر مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے عمدہ ترین جوڑا تیار کروں عمدہ سے عمدہ چادر آپ کے لئے لاؤں اور ٹوپی بھی لاؤں کہا: وہ کونسی ٹوپی لیتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے انھیں کبھی ٹوپی پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا کہ وہ آپ پر اور آپ کے اقرباء پر چار ہزار درہم جاری کر دیں۔ پھر یحیٰی دوسرے دن صبح صبح واپس لوٹ آئے اور کہا اور ابوعبداللہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے والد صاحب نے جواب دیا: جیسے آپ کی مرضی۔ لوگوں نے کہا، استخارہ کر لیجئے چنانچہ والد صاحب نے تہبند باندھا اور موزے پہنے والد صاحب کے ایک موزے کو پندرہ سال گزر چکے تھے جسکی وجہ سے اس میں قدرے بوسیدگی آ گئی تھی اور جگہ جگہ سے اس پر پیوند لگائے ہوئے تھے، یحیٰی نے میری طرف ٹوپی پہننے کا اشارہ کیا: میں نے کہا: والد صاحب کے پاس کوئی ٹوپی نہیں ہے کیا: پھر امیر المؤمنین پر ننگے سر کیسے داخل ہوں گے، ہم نے والد صاحب کے لئے ایک سواری لائی یحیٰی نماز میں مشغول ہو گئے اور والد صاحب مٹی پر بیٹھ گئے اور یہ آیت پڑھی ۔ "منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم" اس مٹی

سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی مٹی میں ہم تمہیں واپس لوٹائیں گے (طہٰ: ۵۵) پھر والد صاحب ایک تاجر کے خچر پر سوار ہو گئے ہم بھی ان کے ساتھ چل دیئے حتیٰ کہ والد صاحب معتز کے گھر میں داخل کیے گئے، اس وقت معتز اپنے گھر میں بنی دوکان میں بیٹھا ہوا تھا یحییٰ آگے بڑھ کر معتز سے ملے اور یحییٰ نے کہا: اے ابوعبداللہ! امیر المؤمنین آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ کے قرب سے انھیں حقیقی خوشی حاصل ہو، مجھے بعض خدام نے خبر دی کہ متوکل اس وقت پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی والدہ سے کہا: اے اماں جان! ہمارا گھر روشن ہو گیا ہے پھر خادم رومال لے آیا یحییٰ نے رومال لے کر اس سے قمیص نکالی پھر یحییٰ نے قمیص درست کی اور والد صاحب کو آرام سے پہنادی پھر ٹوپی لی والد صاحب کے سر پر سجادی اور عالیشان چادر اوڑھادی۔ البتہ نئے جوتے وہ لوگ نہیں لائے وہی جوتے والد صاحب کے پاؤں میں رہے چنانچہ لوگ جب دار کی طرف چلے گئے والد صاحب نے کپڑے اتار لئے، اور پھر رونے لگے اور پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے ساٹھ سال سلامتی میں رہا اب آخری عمر میں آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، (یعنی مجھے دنیا کی رنگرلیوں میں گھسیٹا جارہا ہے کیا ہی بات تھی کہ وہ لوگ دنیاوی عیش وعشرت ابتلاء وآزمائش سے تعبیر کرتے تھے) میرا گمان نہیں کہ میں اس نوجوان یعنی متوکل کے پاس آکر دنیاوی عیش وعشرت سے محفوظ رہوں۔ یہ کیونکر ممکن ہے اس آدمی سے جس پر خیر خواہی واجب ہوا سی وقت سے کہ جس وقت اس کی نظر پڑے یہاں تک کہ میں اس کے پاس چل پڑوں، پھر فرمایا: اے صالح یہ کپڑے بغداد بھیج دو تاکہ وہاں بیچ دیئے جائیں اور پھر اس سے حاصل ہونے والی رقم صدقہ کردی جائے لیکن یاد رکھو ان اشیاء کو تم میں سے کوئی آدمی نہ خریدے، چنانچہ میں نے یہ کپڑے یعقوب بن تحتکان کے پاس بھیج دیئے یعقوب نے کپڑے بیچ کر انکی مالیت لوگوں میں تقسیم کردی۔ میرے پاس صرف ایک ٹوپی رہ گئی تھی پھر والد صاحب کو خبر دی گئی کہ جس گھر میں انہوں نے قیام کیا ہوا ہے وہ چند یتیموں کی ملکیت ہے فرمایا: محمد بن جراح کی طرف ایک رقعہ لکھو جو اس گھر کے بارے میں میرا استعفیٰ قبول کرے چنانچہ ہم نے ایک رقعہ لکھ ڈالا متوکل نے اس گھر سے منتقل ہونے کی اجازت دے دی۔ پھر والد صاحب کے لئے متبادل گھر کرائے پر لیا گیا جسکا کرایہ دوسو درہم چکایا گیا، چنانچہ والد صاحب اس گھر میں منتقل ہو گئے ہمارے پاس رنگ برنگ انواع کے کھانے لائے گئے عمدہ سے عمدہ لباس اور خوبصورت بچھونے ہمیں پیش کئے گئے لیکن والد صاحب نے جب اس کروفر کو دیکھا تو اپنے آپ کو اس سے دور رکھنے کا سوچنے لگے: اور اپنے آپ کو ایک عام سی جگہ پر ڈال دیا۔ اسی دوران والد صاحب کی آنکھ میں درد ہوا لیکن جلد ہی شفا ہو گئی اس دوران بھی والد صاحب اکثر روزے میں رہے ورنہ تیسرے دن کا روزہ تو ضرور ہی ہوتا اور صرف کھجور اور ستو سے روزہ افطار کرتے بسا اوقات رات کو صرف ایک روٹی تناول فرماتے۔ چنانچہ جب انواع واقسام کے کھانوں سے سجا ہوا دستر خوان لایا جاتا تو والد صاحب سے پوشیدہ رکھ کر دروازے کے پاس لگایا جاتا تاکہ والد دیکھ نہ لیں وہیں لوگ کھا کر اٹھ جاتے، والد صاحب جب گرمی محسوس کرتے ان کے پاس پانی میں ایک کپڑا بھگو کر لایا جاتا جسے وہ سینے پر رکھ لیتے والد صاحب کے پاس ابن ماسویہ آتا اور بیٹھتا ایک دن کہنے لگا: ہم تو اپنے عیال کو تیل اور سرکہ وغیرہ کھانے کا حکم دیتے ہیں آپ کیوں کمزور ہو رہے ہیں؟

والد صاحب کے لئے یحییٰ نے قمیص سلوائی اور ایک سیاہ رنگ کی چادر بنوائی نیز یعقوب اور عتاب اکثر والد صاحب کے پاس آتے اور بسا اوقات پوچھتے کہ امیر المؤمنین نے سوال کیا ہے کہ آپ ابن ابی داؤد اور اس کے مال وغیرہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں نیز دونوں والد صاحب کو ابن ابی داؤد کے بارے میں بتاتے کہ اسکا کیا حشر ہوا، پھر ابن ابی داؤد بغداد لایا گیا جب اسکی جائدادوں کو بیچ کے متعلق گواہی قائم کرلی گئی بسا اوقات یحییٰ والد صاحب کے پاس آتے اور والد صاحب اگر دروازے میں نماز پڑھ رہے ہوتے تو یحییٰ باہر تھوڑی دیر بیٹھ جاتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے یحییٰ اور علی بن جہم والد صاحب کی شلوار اور ٹوپی لیکر والد صاحب کو پہناتے متوکل نے حکم صادر کیا کہ ہمارے لئے ایک گھر خرید لیا جائے والد صاحب کو جب پتہ چلا تو مجھے آواز دی میں نے لبیک کہا فرمایا: اگر تم نے گھر

خریدنے میں اقرار کیا تو میں تمہارے ساتھ تعلق منقطع کر دوں گا، کیا وہ چاہتے ہیں کہ یہ شہر میرا ماوی و مسکن بنا دیں؟ چنانچہ والد صاحب مسلسل گھر خریدنے کی مخالفت کرتے رہے بالآخر گھر ہمارے لئے نہ ہی خریدا گیا، پھر مالک مکان کے پاس آئے اور فرمایا: میں تمہیں ہر مہینہ تین ہزار درہم دوں گا، مجھے بھی والد صاحب کی تائید کرنی پڑی، اس دوران متوکل کے قاصدین والد صاحب کے پاس آتے اور والد صاحب کی خیریت دریافت کر کے واپس چلے جاتے اور جا کر متوکل کو خبر دیتے، قاصدین والد صاحب سے کہتے امیر المؤمنین آپ کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں والد صاحب خاموش رہتے جب قاصدین نکل کر چلے جاتے فرماتے: کیا تم متوکل کے قول پر تعجب نہیں کرتے ہو کہ مجھے دیکھا اس کے لئے ضروری ہے ان پر کچھ حرج نہیں کہ مجھے دیکھیں، اس گھر میں ایک حجرہ بھی تھا جس میں دو کمرے تھے والد صاحب فرماتے تھے مجھے اس میں داخل کر دو اور اس میں چراغ نہ جلاؤ، ہم نے والد صاحب کو اس حجرے میں داخل کر دیا، اسی دوران یعقوب آئے اور کہنے لگے اے ابو عبداللہ! امیر المؤمنین آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں، اور کہتے ہیں: مجھے پتہ تو چل جائے کہ وہ کونسا دن ہے جس دن آپ ان کے ہاں تشریف لے جائیں گے؟ فرمایا: اس میں آپ کی اپنی مرضی ہے جیسے بہتر سمجھو، یعقوب کہنے لگے :بدھ کا دن ملاقات کے لئے موزوں ہے اس میں دوسری مصروفیات بھی موقوف ہوتی ہیں پھر یعقوب نکل کر چل پڑے، دوسرے دن پھر آئے اور کہنے لگے بشارت ہے اے ابو عبداللہ! امیر المؤمنین آپکو سلام کہتے ہیں، بعد از سلام یہ کہ میں نے آپ کو سیاہ کپڑے پہننے اور رکوب کر کے میرے اور والدہ کے پاس آنے کی قید ہٹا دی ہے آپ چاہیں تو قطن پہنیں یا صوف پہنیں، والد صاحب اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے یعقوب والد صاحب کو کہنے لگے: میرا ایک بیٹا ہے جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے احادیث پڑھائیں، والد صاحب خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا، جب وہ نکل کر چل پڑے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ مجھے کسی حال یعنی ضعف میں دیکھ رہا ہے والد صاحب ہفتے میں ایک قرآن ختم کرتے اور جب ختم کرتے ہمیں بلاتے اور دعا کرتے ہم ساتھ ساتھ آمین کہتے رہتے، جمعہ کی صبح مجھے اور میرے بھائی عبداللہ کو پیغام بھیجتے ہم خدمت میں حاضر ہوتے ہمارے لئے خوب دعائیں مانگتے ہم دعا پر آمین کہتے رہے جب دعا سے فارغ ہوتے فرماتے: میں نے اللہ تعالیٰ سے بار ہا استخارہ کیا ہے: میں پوچھنے لگتا: آپ کیا چاہتے ہیں پھر فرماتے: اللہ تعالیٰ نے عہد لے رکھا ہے بلاشبہ عہد کے متعلق سوال ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''یا ایھا الذین آمنوا أفوا بالعقود'' اے ایمان والو! اپنے وعدوں کو پورا کرو (مائدہ:۱) بے شک میں نے پوری حدیث کبھی نہیں سنائی یہاں تک کہ میں اللہ سے مل لوں، اور میں کسی کو تم میں سے مستثنیٰ نہیں کرتا ہوں، ہم باہر نکل گئے اور علی بن جہم آ گیا، ہم نے اس سے بات کی کہنے لگا: انا للہ وانا الیہ راجعون'' اسکی خبر متوکل کو بھی کی گئی، والد صاحب نے فرمایا: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں یہی درس حدیث دیا کروں تا کہ اس شہر میں محبوب ہو کر رہ جاؤں، پھر کہنے لگتے: بخدا اس معاملے میں موت کی تمنی کی گئی ہے، اور میں بھی اس میں اور اس میں بھی موت کی تمنا کرتا ہوں چونکہ یہ (یعنی موجودہ عیش وعشرت) دنیا کا فتنہ ہے اور وہ (یعنی ابتلاء وآزمائش) دین کا فتنہ ہے، پھر اپنی مٹھی بند کر کے فرماتے! اگر میری روح میرے قبضے میں ہوتی میں اسے آزاد کر چکا ہوتا اور پھر مٹھی کھول دی، اس دوران متوکل اپنے ایلچی والد صاحب کے پاس بھیجتا جو حال احوال پوچھتے اور متوکل ہم تک خفیہ مال وغیرہ پہنچانے کی تدبیر کرتا تا کہ والد صاحب کو پتہ نہ چلے کہیں وہ پریشان نہ ہو جائیں، لیکن ہم بھی ایسے نہیں تھے کہ والد صاحب کی چاہت کے خلاف کرتے۔ کارندوں نے متوکل سے کہا کہ احمد بن حنبل نہ تو آپ کا کھانا کھاتے ہیں نہ آپ کے بچھونے پر بیٹھتے ہیں اور نہ ہی آپ کا پانی پیتے ہیں والد صاحب نے ان سے کہا: بالفرض اگر معتصم بھی میرے لئے کھانوں کو پھیلا دیتا میں اس سے بھی قبول نہ کرتا۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر میں بغداد چلا گیا اور والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس عبداللہ کو چھوڑ آیا، اچانک دیکھتا ہوں کہ عبداللہ بھی میرے کپڑے لئے ہوئے آ گیا میں نے کہا تم کیوں آ گئے؟ کہا: والد صاحب نے مجھے ادھر آنے کا حکم دیا کہ جا کر صالح سے کہو باہر مت

نکلو چونکہ تم نوجوان ہو فتنے کا خطرہ ہے، بخدا! اگر میں اپنے معاملہ میں آگے بڑھ گیا جو تم میں سے نکل گیا وہ پیچھے نہیں آ سکتا۔ الفضل کہتے ہیں میں نے والد صاحب کی طرف خط لکھا کہ میں بدست عبداللہ آپ کے بھیجے ہوئے پیغام کو جانتا ہوں والد صاحب نے جواب میں لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کو عمدہ تر بنائے اور تم سے ہر طرح کی مکروہ چیز کو دور رکھے، مجھے جس امر نے تمہاری طرف خط لکھنے پر اکسایا وہی ہے جو تم نے عبداللہ سے کہا تھا: تمہارے پاس ایسے لوگ جمع ہیں جو ہماری خبریں آئے دن تم کو پہنچاتے رہتے ہیں، بس ہمارے ہاں بالکل خیریت ہے، خوب سمجھ لو کہ اگر تم وہیں امامت اختیار کرلو پھر نہ تم ادھر آؤ اور نہ تمہارا بھائی عبداللہ پس یہی میری بھی رضا ہے، اپنے لئیے صرف اور صرف خیر و بھلائی کو منتخب کرلو والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ابوالفضل کہتے ہیں مجھے اس کے بعد ایک دوسرا خط بھی والد صاحب کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ملا۔ اس میں لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کو اچھا کرے اور تم سے برائی کو دور کرے میں اللہ کے فضل و کرم میں ہوں اللہ سے اتمام نعمت کا سوال ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اپنی پناہ میں رکھے، اور ہمیں خلاصی بخشے تمہارے لئے مناسب تھا کہ اگر تم میرے قریب کرتے رہتے اموال اور اہل اولاد کو، یہ امر تمہارے لئے بہت آسان ہے جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ تمہارے اوپر گراں گزرے پس اپنے گھروں کو لازم پکڑ لو ممکن ہے اللہ تعالیٰ خلاصی کی کوئی سبیل نکالے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پھر والد صاحب کے اور بھی کئی سارے خطوط وقتاً فوقتاً میرے پاس پہنچتے رہتے جب ہم گھر سے چلے تو ہم نے دستر خوان بچھونے وغیرہ سب اٹھوا دیئے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت

ابوالفضل کہتے ہیں والد صاحب نے یہ وصیت کر رکھی تھی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

یہ احمد بن محمد بن حنبل کی وصیت ہے کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اسکے بندے اور رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے کر بھیجا اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان باطلہ پر غالب کردیں اگرچہ مشرکین اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرتے ہوں، میں وصیت کرتا ہوں اپنے اہل خانہ اور اپنے قرابت داروں کو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور حمد کرنے والوں میں اللہ کی حمد کریں اور جماعت مسلمین کے لئے خیر خواہ رہیں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں، میں وصیت کرتا ہوں کہ عبداللہ بن محمد المعروف بوران کے پچاس دینار مجھ پر قرضہ ہیں وہ اپنے قول کے مطابق تو صدقہ کر چکا ہے لیکن اسکا مال ادا کیا جائے اور اسکی ادائیگی گھر کی آمدن سے کی جائے انشاء اللہ جب اسکا قرض ادا کر دیا جائے مال میں کچھ باقی بچ جائے تو وہ میرے دو بیٹوں صالح اور عبداللہ میں بحسب میراث تقسیم کر دیا جائے۔ اس پر یہ گواہی ابو یوسف و صالح و عبداللہ نے دی۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر کچھ دنوں کے بعد والد صاحب نے اس گھر سے منتقل ہونے کا مطالبہ کیا چنانچہ ایک متبادل گھر کرائے پر لیا اور اس میں منتقل ہو گئے۔ متوکل کو اس کی خبر دی گئی متوکل نے کہا میری یہ خواہش تھی کہ امام احمد میرے قریب رہیں پھر متوکل نے عبداللہ کو حکم دیا کہ احمد بن حنبل کے پاس ایک ہزار دینار لے جاؤ اور سعید سے کہا کہ امام کیلئے ایک صراقہ بناؤ تا کہ اس میں آیا جایا کریں،

رات کیوقت علی بن جہم بھی آئے اور کہا کہ امیر نے آپ کے لئے ایک ہزار درہم کا حکم دیا ہے، والد صاحب نے عافیت طلب کی اور وہ مالیت واپس کر دی، پھر محمد بن عبداللہ کی طرف خط لکھا چنانچہ محمد بن عبداللہ ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں آئے تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر واپس چلے گئے۔ والد صاحب نے مجھے فرمایا: اے صالح مجھے پسند نہیں کہ تم یہ رزق لو اس رزق پر مت بھروسہ رکھو میں خاموش رہا، فرمایا: خاموش کیوں ہو گئے ہو؟ میں نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ زبان سے کچھ کہوں اور دل میں منافقت بٹھائے رکھوں نیز مجھ سے کثیر اہل وعیال والا کوئی نہیں، میں معذرت بھی نہیں کر سکتا ہوں، پھر میں نے عرض کیا: آپ نے میرے لئے دعا کی نہیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قبول فرمائے گا۔

فرمایا ایسا مت کرو، میں نے انکار کیا، فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اللہ تمہارے ساتھ ایسا کرے، والد صاحب نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، اور میں دروازے سے باہر رہا، اتنے میں عبداللہ سے میری ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے اسے بتائی کہا: میں کیا کہوں؟ میں نے جواب دیا: جو آپ کی مرضی ہو، یوں اس طرح سلسلہ چلتا رہا، پھر ان کے چچا آئے انہوں نے کہا میں اس میں سے کچھ نہیں لوں گا، پھر والد صاحب نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور کچھ بات بن گئی، مجھے بالا سناد حدیث پہنچی کہ ابوبکر عیاش کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی وائل کو کناسہ کا عہدہ قضاء سپرد کیا گیا، ابو وائل اپنی ایک لونڈی سے کہنے لگے: اے برکہ مجھے کچھ بھی کھانے کو نہ دو مگر وہ چیز کھانے کو دو جو یحییٰ نے کناسہ سے لائی ہے، یوں ہمیں الگ الگ دو ماہ گزر گئے ہمیں والد صاحب نے خط لکھا جو ہمارے پاس لایا گیا، پس سب سے پہلے والد صاحب کے پاس ان کے چچا آئے، پھر والد صاحب دروازے کے پاس آئے جسے انہوں نے میرے اور اپنے درمیان بند کر دیا تھا، اور بچوں نے اپنے طور پر ایک طاقچہ سا درمیان میں بنا لیا تھا: فرمایا: صالح کو میرے ہاں بلاوجہ قاصد نے مجھے پیغام دیا میں نے کہلا بھیجا میں نہیں آؤں گا پیغام بھیجا کہ تم کیوں نہیں آتے ہو؟ میں نے کہا: ان سے کہو یہ جو رزق (وظیفہ وتنخواہ وغیرہ) جماعت کثیرہ کو مل رہا ہے آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں بھی ان لینے والوں میں سے ایک ہوں۔ ان میں مجھ سے کوئی زیادہ معذور بھی نہیں ہے، الغرض اس طرح کی توبیخ وڈانٹ ڈپٹ ہوتی رہی جب آپ رحمہ اللہ کے چچا نے آذان دی والد صاحب بھی مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے اور میں بذات خود ایسی جگہ کھڑا ہو گیا جہاں آپ رحمہ اللہ کے کلام کو سن سکوں اور انھیں چنداں خبر نہ ہو سکے چنانچہ والد صاحب جب نماز سے فارغ ہوئے چچا کی طرف التفات کیا اور فرمایا آپ نے تو یہ مال نہ لینے کا عندیہ دیا تھا اور آپ پھر دو سو درہم دھوکہ دہی سے لے رہے ہیں یہ جماعت مسلمین کا مال ہے آپ کے لئے کسی طرح حلال نہیں یاد رکھو میں تمہارے لئے شفیق ہوں مجھے ڈر ہے کہ قیامت کے دن زمین تمہارے گلے کا ہار بنے۔ چچا نے کہا: میں نے تو وہ صدقہ کر دیئے، والد صاحب بولے: ہاں نصف درہم صدقہ کر دیا ہو گا، پھر والد صاحب نے انھیں بھی چھوڑ دیا اور نماز بھی باہر کی ایک مسجد میں جا کر پڑھتے۔

ابوالفضل کہتے ہیں مجھے واقعہ پہنچا ہے کہ عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ بصرہ کے کسی امیر نے عبداللہ بن محمد بن واسع کو پولیس کا نگران اعلیٰ بنا دیا۔ امیر کے پاس محمد بن واسع آئے چنانچہ امیر کو ان کے آنے کی اطلاع کی گئی امیر نے درباریوں سے کہا اندازہ لگاؤ یہ آدمی یہاں کیوں آیا ہو گا، چنانچہ کسی نے کہا: چونکہ اسکا بیٹا نگران اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوا ہے اسکا شکریہ ادا کرنے آیا ہے اور کسی نے کچھ اور بھی کہا، امیر کہنے لگا: نہیں بلکہ وہ اس لئے آیا ہے تاکہ اپنے بیٹے کا استعفیٰ پیش کرے اور بیٹے کی دستبرداری کا اظہار کرے چنانچہ امیر نے محمد بن واسع کو اندر آنے کی اجازت دی محمد جب اندر آئے کہنے لگے: اے امیر مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے میرے بیٹے کو کوئی سرکاری عہدہ دیا ہے حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں پردے میں رہنے دیں! اس سے اللہ تعالیٰ آپ کا بھی پردہ فرمائیں گے۔ امیر کہنے لگا: اے ابو عبداللہ! ہم نے تمہارے بیٹے کو عہدہ سے دستبردار کر دیا۔ یہ واقعہ مجھے والد صاحب نے سنایا تھا۔

پھر والد صاحب نے ہماری طرف ایک خط لکھا اور طاقچے کے پاس آئے اور فرمایا: اے صالح! ذرہ دیکھو میرے ذمے حسن کا

کیا کچھ ہے، اور یہ بوران کے پاس لے جاؤ حتی کہ وہ یہ مال جس جگہ سے اس نے لیا ہے وہیں صدقہ کردے میں نے کہا! بوران کو کیا پتہ یہ مال کہاں سے لایا ہے کہ وہ صدقہ کرے؟ فرمایا: جو میں کہتا ہوں وہ کرو چنانچہ میں بوران کی طرف چل پڑا، والد صاحب کو جب پتہ چلا کہ ہم نے کوئی چیز لی ہے پھر پوری رات والد صاحب نے بیداری میں گزاری اور پریشان ہوجاتے غرض اسی دوری میں کچھ مہینے گزر گئے میرے گھر سے کوئی بھی والد رحمہ اللہ کے پاس نہ جاتا پھر میں نے دل برداشتہ ہوکر والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ اے ابا جان طویل مدت گزرچکی ہے میں آپ کا شدید مشتاق ہوچکا ہوں لہذا حاضری کی اجازت مرحمت فرمائیں: والد صاحب خاموش رہے، جب میں نے موقع غنیمت سمجھا اور بلا تامل اندر داخل ہوگیا اور جاکر والد صاحب پر گر پڑا عرض کیا: اے ابا جان! آپ اتنا غم کیوں اپنی جان پر لادتے ہیں؟ فرمایا! اے بیٹے! لوگ میرے پاس مال لاتے ہیں پھر ہم اسی طرح ٹھہرے رہتے ہیں اور اس سے کچھ نہیں لیتے، پھر والد صاحب نے ایک دستاویز لکھی چنانچہ ہم نے مال پر قبضہ کرلیا پھر جب انھیں خبر پہنچی انہوں نے کئی مہینوں تک ہمیں پھر چھوڑ دیا، چنانچہ بوران نے اس کے متعلق بات کی والد صاحب نے بوران کو ہمارے پاس بھیجا، میں والد صاحب کے پاس داخل ہوا بوران نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ ہے صالح! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے، فرمایا: اے ابومحمد مخلوق میں سب سے زیادہ عزیز مجھے یہی ہے میں اس کے لئے کیا چاہتا ہوں، میں اس کے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، میں نے عرض کیا: اے ابا جان! آپ نے کس کو دیکھا ہے یا آپ نے کس سے ملاقات کی جو مجھ پر زیادہ قوت رکھتا ہو یا آپ اس پر زیادہ قوت رکھتے ہوں؟ فرمایا: کیا تم میرے ساتھ حجت بازی کررہے ہو، پھر والد رحمہ اللہ نے یحییٰ بن خاقان کی طرف خط لکھا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ہماری مدد نہ کیا کرے اور روزینہ نہ جاری کرے، جب مجھے خبر پہنچی میں نے ناظم الامور کو پیغام بھیجا اور وہ غالب بن بنت معاویہ بن عمرو تھا، میں نے والد صاحب سے عرض کیا تھا: کہ اے ابا جان آپ بڑھاپے کو پہنچ گئے ہیں اور آپ نے عزم کررکھا ہے کہ جب کوئی امر پیش آجائے تو میں آپکو اسکی خبر دوں گا، چنانچہ جب ان کا قاصد خط لیکر یحییٰ کے پاس پہنچا خبر لانے والے سے لے لیا کہا کہ میں نے اسکا نسخہ لے لیا ہے اور متوکل تک پہنچا دیا ہے، متوکل نے عبداللہ سے کہا: کتنے مہینے احمد بن حنبل کے بیٹوں کو گزر گئے؟ عبداللہ نے کہا دس مہینے کہا: ابھی ان کے پاس چالیس ہزار درہم اٹھا کر لے جاؤ اور یہ مال بیت المال سے لے کر جاؤ اور اس کا کسی کو پتہ نہ چلے، یحییٰ نے ناظم الامور سے کہا: میں صالح کو خط لکھ کر اسے آگاہ کیے دیتا ہوں، چنانچہ میرے پاس اسکا خط آیا میں نے والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا تاکہ انھیں بھی علم ہوجائے، پس انکو خبر دینے والے کا کہنا ہے کہ والد صاحب خاموش ہوگئے اور اپنی ٹھوڑی میں کھجلی سی کرتے رہے پھر سر اوپر اٹھا کر فرمایا: میرا حیلہ کارگر ثابت نہ ہوا، جب میں ایک چیز چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ دوسری چیز کا قصد کرتے ہیں۔

ابوالفضل کہتے ہیں: متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس آیا اور کہنے لگا: اگر لوگوں سے کوئی آدمی سلامت رہتا آپ سلامت رہے، قاصد نے کہا: ایک آدمی کا قضیہ پیش ہوا کہ اس نے کسی علوی کو اپنے پاس پناہ دے رکھی ہے میں نے اسے قید کرلیا اور اسکے قتل کا درپے ہوا لیکن پھر میں نسمہ سے غمزدہ کرنا اچھا نہ سمجھا، والد صاحب نے فرمایا: یہ طریقہ باطل ہے اسکا راستہ آزاد کردو، اس طرح متوکل کا قاصد تقریباً ہر روز والد صاحب کے پاس آتا اور والد صاحب کا حال پوچھتا ہمیں اس طرح کی غمگساری سے دلی خوشی ہوتی، والد صاحب اکثر فرمایا کرتے: کاش کہ میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی میں اسے آزاد چھوڑ دیتا والد صاحب یہ بات فرماتے وقت مٹھی بند کرلیتے اور پھر کھول لیتے۔

۱۳۷۹۷- سلیمان بن احمد عبداللہ بن احمد بن حنبل (ح) ، محمد بن علی ابوالحسین محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ عبیداللہ بن یحییٰ نے والد ماجد رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا کہ امیرالمؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے بذریعہ خط مسئلہ قرآن (کہ قرآن کلام اللہ ہے) کے بارے میں دریافت کروں (واضح رہے یہ مسئلہ امتحان نہیں بلکہ بصیرت ومعرفت کے لئے پوچھا جارہا ہے)

چنانچہ والد نے تفصیلاً مسئلہ مجھے املاء کرایا اس وقت میرے ساتھ اور کوئی بھی نہیں تھا، فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ آپ کی عاقبت کو اچھا بنائے اور دنیاوی مشقتوں سے آپ کو عافیت میں رکھے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے آپ نے امیر المؤمنین کی طرف سے خط لکھ کر مجھ سے قرآن کے کلام اللہ ہونے کے متعلق دریافت کیا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی توفیق کو دائمی کرے، حالانکہ اس سے قبل لوگ بدعات میں ڈوبے ہوئے تھے اور آپس میں غیر مفید اختلافات میں سرکھپا رہے تھے تاہم اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کو خلافت سے سرفراز کیا اور انہوں نے ہر قسم کی بدعات کا خاتمہ کیا اور معاملے کو نکھار کر پیش کیا، اس تمام کا سہرا امیر المؤمنین کے سر جاتا ہے، حتیٰ کہ امیر المؤمنین کی عوام الناس کے ہاں ایک اعلیٰ شان ہوگئی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کے بارے میں ہر نیک دعا کو قبول فرمائے اور اس امر کو امیر المؤمنین کے دست اقدس سے تمام فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھر میں اضافہ کرے، اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے اور جس امر پر وہ قائم ہیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کتاب اللہ کو کتاب اللہ کے ذریعے رد نہ کرو چونکہ یہ طریقہ انداز دلوں میں شک پیدا کر دیتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کچھ کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا؟ اور بعض کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا؟ چنانچہ نبی ﷺ نے انکی باتوں کو سن لیا اور غصہ بھرے انداز میں باہر تشریف لائے یوں لگتے تھے جیسے ان کے چہرہ اقدس پر انار کے دانوں کا رس ٹپکا دیا گیا ہو، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے کہ تم کتاب اللہ کے بعض حصے کو بعض دوسرے حصے سے رد کرتے رہو؟ بلاشبہ تم سے پہلی والی امتیں یہی کچھ کرنے کی وجہ سے گمراہ ہوئیں، تم یہاں کسی درجے میں نہیں ہو، پس جسکا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس میں نظر کر کے عمل کر لیا کرو اور جس چیز سے تمہیں روک دیا گیا ہے اس سے باز رہا کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں رائے قائم کرنا کفر ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ کے ایک صحابی ابوجہمؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں رائے مت قائم کرو چونکہ قرآن مجید میں رائے قائم کرنا کفر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس ایک آدمی آیا عمرؓ نے اس سے لوگوں کے بارے میں مختلف سوالات کرنے شروع کیے اور وہ کہنے لگا: اے امیر المؤمنین لوگ قرآن مجید کو یوں اور یوں پڑھ رہے ہیں (یعنی لوگوں کا اختلاف ذکر کیا) میں نے کہا: بخدا! مجھے پسند نہیں کہ لوگ اس طرح کی جلد بازی کریں، چنانچہ عمرؓ نے مجھے ڈانٹ دیا، اور فرمایا: بس کرو، میں وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر چلا آیا اور میں بہت غمزدہ و پریشان حال تھا، میں اسی حالت پر برقرار تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کے پاس جاؤ، میں گھر سے نکل پڑا جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ دروازے پر کھڑے میری انتظار کر رہے ہیں حضرت عمرؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابھی ابھی اس آدمی نے جو بات کہی اسے تم نے کیوں ناپسند کیا؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین، لوگ جب آپس میں قرآن مجید میں مسابقت کریں گے تو اختلاف میں پڑ جائیں گے اور جب اختلاف میں پڑیں گے ایک دوسرے سے جھگڑیں گے جب جھگڑیں گے تو ایک دوسرے کو قتل کریں گے، فرمایا: اللہ ہی کے لئے ہے تمہارے باپ کی بھلائی، بخدا! اس چیز کو میں

لوگوں سے چھپاتا تھا حتی کہ تم نے اسے ظاہر کردیا۔[۱]

حضرت جابرؓ کہتے ہیں: موقف میں نبی کریم ﷺ نے اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا اور فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے بلاشبہ قریش نے مجھے اپنے رب کے کلام کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔[۲]

جبیر بن نفیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم ایسی چیز کو لیکر واپس نہیں لوٹ سکتے جو قرآن سے افضل ہو جسکا صدور اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کو زائد سے خالی کردو اور اس میں صرف اور صرف کلام اللہ ہی رکھو۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ قرآن مجید کلام اللہ ہے تو اس کو اسکے مواضع میں رکھو، ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا، اے ابوسعید! جب میں کتاب اللہ کی قرأت کرتا ہوں اور پھر اس میں غور وفکر کرتا ہوں قریب ہوتا ہے کہ میں مایوس ہو جاؤں اور میری امیدوں پر پانی پھر جائے، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ قرآن کلام اللہ ہے اور ابن آدم کے اعمال ضعف وکوتاہی سے خالی نہیں ہو سکتے پس عمل کرتے رہو اور خوش رہو۔ فروہ بن نوفل کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ایک صحابی حضرت خباب کا پڑوسی تھا، ایک دن میں ان کے ساتھ مسجد سے نکلا درآنحالیکہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا فرمانے لگے: اے آدمی جہاں تک ممکن ہو اللہ کا قرب حاصل کرو اور تم کلام اللہ سے بڑھ کر کسی اور چیز سے قرب الی اللہ حاصل نہیں کر سکتے ہو ایک آدمی نے حکم بن عتبہ سے کہا: اس امر پر اہل بدعت کو کس چیز نے اکسایا ہے؟ جواب دیا: خصومات نے، معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان فضول جھگڑوں سے دور رہو چونکہ یہ جھگڑے اعمال کو ضائع کردیتے ہیں، بلاشبہ مجھے خوف ہے کہ اہل بدعت کو گمراہیوں میں گھستے چلے جاؤ گے ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس دو بدعتی آئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! ہم آپ کو ایک حدیث سنانا چاہتے ہیں؟ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: نہیں، وہ پھر بولے: اچھا ہم آپ کو ایک آیت سنانا چاہتے ہیں، ابن سیرین رحمہ اللہ نے پھر سننے سے انکار کردیا اور فرمایا یا تو تم خود یہاں سے اٹھ جاؤ یا میں ہی اٹھ کر چلا جاتا ہوں چنانچہ بدعتی اٹھ کر چلے گئے، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اے ابوبکر: اس میں کیا حرج تھی اگر آپ ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت سن لیتے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے آیت سنا کر تحریف کے درپے ہو اس طرح وہ تحریف میرے دل میں جاگزیں ہو جائے۔

محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: کاش اگر مجھے علم ہو جائے کہ میں اسی گھڑی میں ابتلاء کا شکار بن جاؤں گا تو میں اسکو چھوڑ دوں، ایک بدعتی نے ایوب سختیانی سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں؟ ایوب رحمہ اللہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے ایک تو ایک میں آدھی بھی نہیں سننا چاہتا، ابن طاؤس کے بیٹے کے ساتھ ایک مرتبہ ایک بدعتی کچھ باتیں کر رہا تھا، ابن طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لو اور اسکی باتوں کو مت سنو، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے خصومات کے لئے اپنے دین کو نشانہ بنایا وہ نوافل کی کثرت کرے، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں لوگوں سے تمہیں کوئی بہتری حاصل نہیں ہوگی، حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ بدعت بدترین بیماری ہے جو دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے

صحابہؓ رسول ﷺ حذیفہ بن یمانؓ کا قول ہے اے قراء کی جماعت اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے والوں کا طریقہ اختیار کرو بخدا! اگر تم نے استقامت دکھائی تم آگے بڑھتے جاؤ گے لیکن اگر تم نے استقامت چھوڑ دی اور ادھر ادھر مائل ہو گئے یقیناً تم گمراہ

۱۔ المستدرک ۲/۶۱۳، ومسند الامام أحمد ۳/۲۹۰، ومجمع الزوائد ۶/۳۵. وفتح الباری ۷/۲۲۰.

۲۔ المستدرک ۲/۴۴۱. والزھد لأحمد ۳۵. والدر المنثور ۵/۳۶۶. وسنن الترمذی ۲۹۱۲.

ہو جاؤ گے۔

ابوالفضل کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے مذکورہ بالا احادیث کی اسناد کو ترک کیا ہے چونکہ امیر المؤمنین کو علم ہے کہ میں نے اس سے پہلے قسم اٹھا رکھی تھی، اگر مجھے یہ لحاظ نہ ہوتا میں ضرور اسانید کا تذکرہ کرتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ "(توبہ:٦) اور اگر کوئی شخص مشرکین میں سے آپ سے پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دے دیجئے تاکہ وہ کلام الٰہی سن لے ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الا لہ الخلق والامر (اعراف:۵۴) یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خلق ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خالق ہونے کی خبر دی اور پھر امر کا ذکر کیا معلوم ہوا امر غیر خلق ہے چونکہ واؤ عطف مغایرت کا تقاضا کرتا ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

الرحمن علم القرآن ، خلق الانسان علمه البیان .

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا اور پھر اسے بیان سکھایا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو قرآن کی تعلیم دی ہے۔

"لن ترضیٰ عنک الیهود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتهم قل ان هدی الله هو الهدیٰ ولئن اتبعت اهوائهم بعد الذی جاءک من العلم مالک من الله من ولی ولا نصیر"

اور کبھی خوش نہیں ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ ہی نصرانی جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے بالکل پیرو نہ ہو جائیں آپ صاف کہہ دیجئے کہ حقیقت میں ہدایت کا وہی راستہ ہے جو کہ خدا نے بتلایا ہے۔ اور اگر آپ انکی اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولئن اتیت الذین اوتوا الکتاب بکل آیة ماتبعوا قبلتک وما انت بتابع قبلتهم وما بعضهم بتابع قبلة بعض ولئن اتبعت اهوائهم من بعد ماجاءک من العلم انک اذاً لمن الظالمین "(بقرة ۔١٤٥)

اور اگر آپ ان اہل کتاب کے سامنے تمام دنیا بھر کی دلیلیں پیش کر دیں جب بھی یہ کبھی آپ کے قبلہ کو قبول نہ کریں اور آپ بھی ان کے قبلہ کو قبول نہیں کر سکتے (پھر موافقت کی کیا صورت) اور ان کا کوئی فریق بھی دوسرے فریق کے قبلہ کو قبول نہیں کرتا اور اگر آپ ان کے (ان) نفسیاتی خیالات کو اختیار کر لیں اور وہ بھی آپ کے پاس علم (وحی) آئے پیچھے تو یقیناً آپ (نعوذ باللہ) ظالموں میں شمار ہونے لگیں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"وکذالک انزلناہ حکماً عربیاً ولئن اتبعت اهوائهم بعدالذی جاءک من العلم مالک من الله من ولی ولا واق" (رعد:٢٧)

اور اسی طرح ہم نے اسکو اس طور پر نازل کیا کہ وہ خاص حکم ہے عربی زبان میں اور اگر آپ (بفرض محال) ان کے نفسانی خیالات کے اتباع کرنے لگیں بعد اسکے کہ آپ کے پاس علم صحیح پہنچ چکے تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار رہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

پس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں قرآن علم اللہ ہے، ان آیات میں اس بات پر دلیل ہے کہ جو چیز نبی ﷺ کے پاس آئی ہے وہ

قرآن ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولئن اتبعت اهوائهم بعد الذی جاء ك من العلم۔

اگر آپ ان نفسانی خیالات کے اتباع کرنے لگیں بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم صحیح پہنچ چکے۔

نیز اسلاف امت سے مختلف اسناد کے ساتھ روایت کیا گیا ہے کہ قرآن علم اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے، جو دلائل میں نے تحریر کئے وہ یا تو کتاب اللہ سے ہیں یا حدیث نبی ﷺ سے یا صحابہ کرام وتابعین کے اقوال ہیں، میں علم کلام کو ان دلائل کے مقابلے میں لاشئی سمجھتا ہوں اسی وجہ سے کلام میں بحث کرنا میرے نزدیک غیر محمود ہے۔

ابوالفضل کہتے ہیں ایک مرتبہ متوکل آیا اور شماسیہ میں اترا اور مدائن جانا چاہتا تھا والد صاحب نے حکم دیا: اے صالح! میں چاہتا ہوں کہ تم آج باہر نہ جاؤ اور نہ ہی میرے بارے میں کسی کو آگاہ کرو چنانچہ اگلے ہی دن میں گھر سے باہر بیٹھا ہوا تھا اور اس دن شدید بارش برس رہی تھی اچانک یحیی بن حاقان آئے ان کے ساتھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت بھی تھی گویا بارش کی پرواہ کئے بغیر آئے اور کہنے لگے: سبحان اللہ! آپ ہمارے پاس تو نہ پہنچ سکے حتی کہ ہم نے چاہا کہ شیخ کو امیر المؤمنین کا سلام پہنچا دیں اس لئے مجھے امیر المؤمنین نے آپ کے پاس بھیجا ہے، پھر یحییٰ گلی کے باہر ہی سواری سے اتر گئے اور بارش میں کھڑے ہوگئے میں نے بڑی کوشش کی کہ سواری گھر میں داخل ہو جائے مگر نہ مانے، جب دروازے پر پہنچے تو اپنے جرموق اتارنے لگے جو کہ انہوں نے موزوں پر پہن رکھے تھے چنانچہ اندر داخل ہوئے والد صاحب گھر کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے اور اپنے اوپر چکور چادر اوڑھ رکھی تھی سر پر عمامہ باندھ رکھا تھا، یحییٰ نے والد صاحب کو سلام کیا اور آگے بڑھ کر والد صاحب کی پیشانی چومی اور حال احوال دریافت کئے اور کہا: امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور حال دریافت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں آپ کے قرب سے مانوس ہوا ہوں نیز انہوں نے دعا کا مطالبہ کیا ہے، والد صاحب نے جواب دیا: میں ہر روز امیر المؤمنین کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔

یحییٰ کہنے لگے: امیر المؤمنین نے مجھے ایک ہزار دینار دے کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اسے آپ اہل حاجت میں تقسیم کردیں، والد صاحب نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو گھر میں پابند کر رکھا ہے، امیر المؤمنین نے میرے لئے عفو کا دروازہ کھولا ہے جسے میں ناپسند کروں، یحی بولے: اے ابوعبداللہ! خلفاء اس چیز کو برداشت نہیں کرتے پھر جب یحییٰ واپس لوٹنے لگے پھر اصرار کیا کہ امیر نے یہ مال جب بھیج دیا ہے تو آپ اسے قبول فرما کر حاجتمندوں میں تقسیم کردیں لیکن والد صاحب نے ایک نہ مانی۔

محمد بن عبداللہ بن طاہر جب مسکرائے تو والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور آپ جو مجھے تنہائی میں کہنا چاہتے ہیں وہ کہیں، والد صاحب نے پیغام بھیجا کہ امیر المؤمنین نے مجھے ناپسندیدہ باتوں کے بجالانے سے دستبردار کردیا ہے اور یہ کام میرے ناپسندہ امور میں سے ہے یعنی میں سلطان کے پاس حاضر ہونے کو ناپسند سمجھتا ہوں، والد صاحب اس دوران روزے رکھتے اور چکنائی والی غذا بھی استعمال نہیں کرتے تھے حالانکہ اس سے پہلے ان کے لئے چربی وغیرہ خرید کر لائی جاتی تھی چنانچہ ایک مہینے تک استعمال کرتے رہے پھر وہ بھی ترک کردی ۲۳۷ھ میں والد صاحب متوکل کے پاس لائے گئے اس کے بعد پھر متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس خیریت دریافت کرنے آتا، پھر ربیع الاول ۲۴۱ھ میں بدھ کے روز والد صاحب رحمہ اللہ کو شدید بخار ہو گیا، والد صاحب کے پاس تھیلی میں چند دراہم پڑے ہوئے تھے حکم دیتے بازار سے کوئی چیز خرید کر لائی جاتی، فرمایا: کسی کو بھیجو اور بازار سے میرے لئے کچھ کھجوریں خرید کر لاؤ اور میری طرف سے قسم کا کفارہ ادا کرو، چنانچہ میں خود بازار سے کھجوریں خرید لایا اور والد صاحب کی طرف سے کفارہ قسم ادا کیا میرے پاس کھجوروں کی قیمت میں سے تین دراہم باقی بچ گئے میں نے ان کے متعلق والد صاحب کو خبر دی فرمایا: الحمدللہ، چنانچہ میں رات کو والد صاحب کے پاس سوتا جب انہیں کسی چیز کی ضرورت پڑتی مجھے ہلاتے اور میں اٹھ کر انہیں دے دیتا، اس

طرح رات کو جب اٹھتے تو زبان کو حرکت دیتے اس دوران رات کو روتے نہیں تھے مگر جس رات وفات پائی اس دن روتے رہے پوری رات نماز میں مشغول رہے اوپر اٹھنا دشوار ہو جاتا میں ہی پکڑ کر اوپر اٹھاتا۔۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو دن کی ابھی دو ساعتیں باقی تھیں کہ اس دنیا سے رخصت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔

۱۳۷۹۸-ابوعلی عیسیٰ بن محمد جریجی، احمد بن یحیٰی ثعلب نحوی کہتے ہیں میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی زیارت کا مشتاق تھا جب میں ان کے پاس گیا فرمایا: تم کون کونسے علوم کو دیکھتے رہتے ہو؟ میں نے جواب دیا نحو و عربیت اور شعر چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

اذا ما خلوت الدهر يوما فلا تقل . خلوت ولكن قل على رقيب

ولا تحسبن الله يخلف ما مضى . وان الذى يخفى عليه يغيب .

لهونا عن الايام حتى تتابعت .ذنوب على آثار هن ذنوب

فياليت ان يغفر الله ما مضىٰ . ويا ذن لى فى توبة فاتوب

یعنی: جب تم زمانے میں کسی دن تنہا ہو جاؤ مت کہو کہ میں تنہا ہو گیا لیکن کہو کہ میرے اوپر ایک نگہبان بھی ہے۔

ایسا گمان ہرگز مت کرو کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ امور کی خلاف ورزی کرے گا اور جو امور پوشیدہ ہوں وہ غائب ہیں۔زمانے سے صرف نظر کیا حتیٰ کہ گناہوں کے بعد گناہوں کے انبار لگ گئے۔کاش اللہ تعالیٰ گزشتہ گناہ معاف فرمادے اور مجھے توبہ کی توفیق دے کہ میں توبہ کرلوں۔

۱۳۷۹۹-ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا، میں نے کہا: اے ابوزرعہ! آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میں تمام احوال پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، بلاشبہ مجھے رب تعالیٰ کے سامنے حاضر کیا گیا پھر مجھے فرمایا: اے عبیداللہ! تو میرے بندوں کے بارے میں قول کرنے سے کیوں پرہیز کرتا رہا؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! لوگ تیرے دین میں لب کشائی کر دیتے تھے: فرمایا: تو سچ کہتا ہے پھر طاہر حلقانی کو لایا گیا، میں نے اس پر تعدی کا دعویٰ کیا: چنانچہ اسے سو کوڑے بطور حد کے لگائے گئے اور پھر اسے حبس وقید کا حکم دے دیا گیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: عبیداللہ کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ لاحق کردو یعنی ابوعبداللہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور احمد بن حنبل کے ساتھ۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسانید......... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ درجہ امامت میں ایک عالیشان ستون کی حیثیت رکھتے ہیں آثار کے پیشوا ہونے اور اخبار کے لازم ہونے کی وجہ سے آثار وحدیث سے انہوں نے اعراض نہیں کیا، عقل میں رائے ان کے ہاں نہیں دیکھی گئی، حفظ آثار میں جبل عظیم تھے، علل وتعلیل میں بحر عمیق تھے ہم نے بطور نمونہ کے ان کی چند ایک روایت ذکر کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بے شمار تابعین کرام کو پایا ہے ان کی چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۰۰-محمد بن الحسن واحمد بن جعفر بن حمدان وسلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن زیاد کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جمعہ میں ایک ایسی (بابرکت) گھڑی ہے کہ جس بندے کو بھی اسکی موافقت ہو جائے اور وہ اس گھڑی میں جس چیز کا بھی سوال کرے گا مگر یہ کہ وہ چیز اسے ضرور عطاء ہوگی۔

۱۳۸۰۱-محمد واحمد بن سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، عبداللہ بن عون کی سند سے حضرت ابوہریرۃؓ کی روایت نبی ﷺ سے مروی ہے جیسا کہ اوپر گزر گئی۔

شعبہ کی محمد بن عون سے مروی حدیث ثابت ومشہور ہے جبکہ سعید کی حدیث بواسطہ ابن عون اس میں حجاج متفرد ہیں ہمیں صرف احمد کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۸۰۲-محمد واحمد بن سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حماد بن خالد، مالک بن انس، زیاد بن سعید، زہری کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بال مبارک پیشانی پر سے نیچے لٹکا لئے جتنے لٹکائے جا سکتے تھے اور پھر بالوں میں مانگ نکال لی۔[۱]

امام مالک رحمہ اللہ کی یہ غریب حدیث ہے اور حماد متفرد ہیں اور پھر ان سے متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۳-محمد واحمد سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن عامر اسلمی، ایوب بن موسیٰ، ایوب سختیانی ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ جس وقت نبی ﷺ نے تلبیہ کہا ہم آپ ﷺ کی سواری کے پاس تھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: لبیک بحجۃ وعمرۃ معاً یعنی میں حج وعمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہتا ہوں۔[۲]

حدیث بالا میں ایوب بن موسیٰ ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ہم نے صرف امام احمد کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۸۰۴-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم۔ جعفر بن سلمان ضبعی، ثابت، انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جتنی کثیر تعداد میں آدمیوں کو معاف فرمائیں گے اتنی تعداد میں علماء کو معاف نہیں فرمائیں گے۔[۳]

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے نیز سیار متفرد ہیں، عبداللہ کہتے ہیں، میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ یہ حدیث منکر ہے، اور انہوں نے مجھے صرف ایک ہی مرتبہ سنائی۔

۱۳۸۰۵-ابوبکر بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب سختیانی، ابن نافع، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا چنانچہ جن گھوڑوں کو چھریرا بنانا مقصود تھا ان کی دوڑ مقام حفیا سے ثنیۃ الوداع تک لگوائی، عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی دوڑ لگانے والے لوگوں میں سے تھا۔

ابن نافع کی یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن علیہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۶-ابوبکر احمد بن جعفر بن سالم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ ورقاء، عمرو بن دینار، عطاء کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی کر دی جائے پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز جائز

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ ۱۴، ۱۵، وسنن النسائی ۳/۱۱۵، ۱۱۶، وسنن ابن ماجۃ ۱۱۳۷، ومسند الامام أحمد ۲/۱۶۴، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۴، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۴، ۴۰۱، ۴۸۹، ۴۹۸، ۳/۶۵، ۵/۴۵۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۷۳۷.

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۸۳، ۲۲۵. ۲۶۶، ۲۸۰، والمستدرک ۱/۴۷۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۰۰، وسنن الدارقطنی ۲/۲۸۸، ومجمع الزوائد ۳/۲۳۵.

۳۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۵۲۶۸. والعلل المتناھیۃ ۱/۱۳۳، واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۱۷، ومیزان الاعتدال ۱۵۰۵. وکنز العمال ۲۸۹۸۴، ۲۹۰۹۸.

نہیں ہے۔ ۱

شعبہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ورقاء متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۷- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن شہید، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میت کو دفن کر دیتے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(اس حدیث میں) غندر یعنی محمد بن جعفر عن شعبہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۸- احمد بن یوسف بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوقرہ موسیٰ بن طارق، موسیٰ بن عقبہ، ابوصالح سمانی وعطاء بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دعا میں خوب کوشش کرنا چاہتے ہو؟ تو پھر یوں کہو: اللھم اعنا علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ''یا اللہ اپنے ذکر وشکر اور حسن عبادت پر ہماری معاونت فرما۔ ۲

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابوقرہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۹- احمد بن یوسف، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہیثم، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ اوپر اٹھاتے (بایں طور کہ)

ہاتھوں کو کانوں (کی لو) سے اوپر نہ لے جاتے۔

عبداللہ کہتے ہیں: میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ ہیثم نے زہری سے سماع نہیں کیا ہے، عبداللہ کہتے ہیں یہ حدیث ہمیں اسی سند سے بھی پہنچی ہے۔ عثمان بن ابی شیبہ، ہیثم، سفیان، حسین، زہری (حاصل یہ کہ متن والی سند منقطع ہے جبکہ دوسری سند متصل ہے)

۱۳۸۱۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، حسن بن صالح ابن ابی لیلیٰ، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباس رضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرجانے والے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا: اسے اسکے کپڑوں میں کفن دے دیا جائے اور اسکا سر نہ ڈھانپا جائے نہ اسے خوشبو لگائی جائے لیکن اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دے دیا جائے بلاشبہ قیامت کے دن اسے جب دوبارہ اٹھایا جائے گا وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔ ۳

یہ حدیث حسن بن صالح سے صرف اسود بن عامر نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۱۱- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحیی بن سعید، مثنیٰ، قتادہ عبداللہ بن احمد بن بریدہ اپنے والد احمد بن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک بھائی کی عیادت کرنے گئے اور اس کی پیشانی پر پسینے کے اثرات دیکھے: کہنے لگے: اللہ اکبر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤمن جب مرجاتا ہے تو اس کی پیشانی پسینے میں شرابور ہو جاتی ہے۔

اس حدیث کو قتادہ سے صرف مثنیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۶۳، ۶۴، وسنن ابی داؤد ۱۳۶۶ وسنن الترمذی ۴۲۱. وسنن النسائی ۱۱۷/۲، وسنن ابن ماجۃ ۱۱۵۱. ومسند الامام أحمد ۴۵۵/۲، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۱۲۳، وفتح الباری ۱۹۶/۲، ۴۱۰.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲۹۹/۲، ومجمع الزوائد ۱۷۲/۱۰. والاحادیث الصحیحۃ ۸۴۴.

۳۔ سنن الترمذی ۹۸۲، وسنن النسائی ۶/۴، وسنن ابن ماجۃ ۱۴۵۲، ومسند الامام أحمد ۳۵۷/۵، ۳۶۰. والمستدرک ۳۶۱/۱. وکشف الخفا ۲۰۸/۲، واتحاف السادۃ المتقین ۲۹۷/۱۰.

۱۳۸۱۲- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، اپنے والد سے، محمد بن ابی مجالد، مجاہد، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے کسی بیٹے کے نسب کی نفی محض اس لئے کی تا کہ دنیا میں اسے رسوا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے (یعنی باپ کو) ذلیل ورسوا کریں گے اس طرح ادلے کا بدلہ ہو جائے گا۔[1]

اسی حدیث میں وکیع متفرد ہیں۔

۱۳۸۱۳- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن عمرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو (مرتے وقت کلمہ طیبہ) لاالـہ الااللہ کی تلقین کیا کرو۔[2]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۳۸۱۴- ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحٰق حربی، احمد بن حنبل، یحییٰ، جعفر بن محمد، محمد، کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا پر چڑھ کر ارشاد فرمایا: لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک له، له الملک وله الحمد وهوعلی کل شیء قدیر لاالـه الااللہ انجزو حده وصدق عبده وهزم الاحزاب وحده۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے تمام جماعتوں کو شکست دے دی۔[3]

جعفر کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۳۸۱۵- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، عبدالقدوس ابوبکر بن حبیش، حجاج، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ وہ نماز شروع کر رہے تھے ہاتھوں کو اوپر اٹھایا اور ہاتھوں کو کانوں سے اوپر تک لے گئے۔

۱۳۸۱۶- حسن بن محمد، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، عباد بن عوام، ھلال بن حباب، عکرمہ، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، یارسول اللہ میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں کیا میں شرط لگالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں کہنے لگی: میں کیسے کہوں؟ فرمایا: کہو: لبیک اللھم لبیک میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک دے گا۔[4]

۱۳۸۱۷- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، روح بن عبادہ، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مایضر امرأ نزلت بین بیتین من الانصار اونزلت بین

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۰۱. ومجمع الزوائد ۵/۱۵. واتحاف السادة المتقین ۹/۲۳۲، وفتح الباری ۱۲/۵۴.

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ۱، وسنن ابن ماجة ۱۴۴۶، وسنن النسائی ۴/۵، والسنن الکبریٰ للبیهقی ۳/۳۸۳، وصحیح ابن حبان ۷۱۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۳۳. وأمالی الشجری ۱/۱۳.

[3] صحیح البخاری ۱/۲۱۴، ۲/۶۸، ۳/۸، ۴/۶۹، ۱۵۳، ۸/۹۰، ۱۰۲، ۱۰۶، ۸/۱۲۴، ۹/۱۱۸، وصحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۲۶، وکتاب الحج، باب ۱۹، والذکر والدعاء باب ۱۰، وفتح الباری ۷/۴۰۶، ۱۱/۱۳۳، ۱۸۸، ۳۰۶.

[4] سنن أبی داؤد، کتاب المناسک باب ۲۱، وسنن الترمذی ۹۴۱، وسنن النسائی ۵/۱۶۸، ومسند الامام احمد ۶/۳۶۰، وسنن الدارمی ۲/۳۵، والسنن الکبریٰ للبیهقی ۵/۲۲۲.

ابویھا"۱

یعنی کوئی ضرر نہیں اس عورت کا جو اترے انصار کے دو گھروں کے درمیان یا اپنے والدین کے درمیان (فلیتأمل للمفہوم)

۱۳۸۱۸-محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، ہشیم، عبداللہ بن ابی صالح، ابوصالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قسم اس وقت صحیح ہوتی ہے جب تمہارا ساتھی (یعنی قسم دینے والا) تمہیں سچا سمجھے۔۲

۱۳۸۱۹-محمد بن علی، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ولید بن ابی ہشام، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمرہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ قراءت کرتے درآنحالیکہ وہ بیٹھے ہوتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے جس کے بقدر انسان چالیس آیتیں پڑھ لے۔

موسیٰ کہتے ہیں ابوعبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یونس بن عبید ولید بن ابوہشام سے روایت کرتا ہے اور وہ ثقہ راوی ہے۔

۱۳۸۲۰-ابوبکر محمد بن اسحٰق بن ایوب، حلوانی، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ، سعید جریری، ابوعابد سیف سعدی، یزید بن براء بن عازب جو کہ عمان کے امیر تھے اور بہت اچھے امیر تھے کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: اے لوگو جمع ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں دکھاؤں کے رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور نماز کیسے پڑھتے تھے چونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں تمہارے ساتھ کتنا عرصہ اور زندہ رہوں چنانچہ انہوں نے اپنے اہل وعیال کو جمع کیا اور وضو کے لئے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اور تین بار چہرہ دھویا، تین بار دائیاں ہاتھ دھویا، اور تین بار بائیاں ہاتھ، پھر سر کا مسح کیا، اور ساتھ ساتھ کانوں کے ظاہری حصے اور باطنی حصے کا بھی مسح کیا، پھر تین بار دائیاں پاؤں دھویا اور تین بار بائیاں پاؤں، پھر فرمایا اس طرح میں نے کوتاہی نہیں کی کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ تشریف لائے اور نماز کا حکم دیا اقامت کہی گئی اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس سے سورت یٰسٓ کی آیات سنی ہیں پھر عصر کی نماز پڑھی اور پھر مغرب کی نماز ہمیں پڑھائی اور پھر عشاء کی نماز پڑھی، پھر فرمایا نماز اس طرح میں نے تمہیں دکھانے میں کوتاہی نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے، اور پھر کیسے نماز پڑھتے تھے۔ (یعنی میں نے تمہیں بالکل صحیح درست طریقے سے آپ ﷺ کے طریقے پر وضو ونماز بتادی)

۱۳۸۲۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسحٰق بن یوسف ازرق، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی بردہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالکؓ کی روایت ہے کہ میں نے نو (۹) سال نبی ﷺ کی خدمت کی ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ ﷺ نے کبھی مجھے کہا ہو کہ "ایسا کیوں نہیں کیا، اور آپ ﷺ نے کبھی کسی چیز میں عیب نہیں نکالا۔

۱۳۸۲۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، زیاد بن ربیع خداش یحمدی، ابوعمران جونی کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم جس حالت پر ہوتے تھے آج وہ حالت معروف نہیں ہے، ہم نے کہا کیوں نماز کہاں گئی؟ فرمایا: نماز کہاں؟ کیا تم لوگ نماز میں ان امور کا ارتکاب نہیں کرتے ہو جنھیں تم اچھی طرح جانتے ہو۔

۱۳۸۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، صفوان بن عیسیٰ وزید بن حبان، اسامہ بن زید، زہری کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ (احد کے دن) رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہؓ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انھیں مثلہ حالت میں پایا، پھر ارشاد فرمایا: اگر ہمیں مشقت ودشواری کا سامنا نہ ہوتا تو میں انھیں اسی حالت پر یوں ہی چھوڑ جاتا حتی کہ انھیں جنگلی

۱۔ مسند الامام أحمد ۲۵۷/۲، ومجمع الزوائد ۴۰/۱۰.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۰، وسنن أبی داؤد ۳۲۵۵، ومسند الامام أحمد ۲۲۸/۲، والمستدرک ۳۰۳/۴، والسنن الکبری للبیهقی ۶۵/۱۰. وفتح الباری ۳۲۸/۱۲.

درندے آ کر کھا جاتے ہم کسی آفت کا ارادہ نہیں رکھتے ، بلکہ (ہمارا مقصود اس سے یہ ہے کہ) قیامت کے دن حمزہؓ کو درندوں کے پیٹوں سے جمع کر کے زندہ کیا جاتا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اور اسمیں حمزہؓ کو کفنایا چنانچہ جب چادر سر کی طرف کھینچ لی جاتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں کی طرف کھینچ لی جاتی تو سر ننگا ہو جاتا چونکہ (احد کے دن) شہداء کی کثرت تھی اور کفن کے لئے کپڑے قلیل تھے، چنانچہ ایک یا دو دو یا تین تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دے دیا جاتا، آپ ﷺ پوچھتے جسے زیادہ قرآن مجید یاد ہوتا اسے پہلے نمبر پر قبلہ رو رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کو دفنا دیا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: ،دو دو اور تین تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفنا دیا جاتا۔

۱۳۸۲۴- ابو بکر بن خلاد واحمد ابن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مروان بن معاویہ، ابوعبداللہ مکی، عبداللہ بن ابی ملیکہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"العسیلۃ الجماع" شہد چکھنے سے مراد بیوی سے جماع کرنا ہے۔ اغالبًا اس حدیث کی شرح ہے جس میں آپ نے ایک صحابیہ کو فرمایا تھا تم اس وقت تک پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ شہد نہ چکھ لو۔

۱۳۸۲۵- ابو بکر واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن عباس بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے بجز ابتر (چھوٹا زہریلا سانپ) اور ذوطفیتین (دھاری دار سانپ) کے چونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ آنکھوں کی بینائی مٹا دیتے ہیں اور عورتوں کے حملوں کو ساقط کر دیتے ہیں جس نے ان کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔۲

۱۳۸۲۶- ابو بکر واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عباد بن عباد، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: جب تم غصہ ہوتی ہو میں تمہارے غصے کو پہچان لیتا ہوں اور جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تمہاری رضامندی کو بھی جان لیتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا: یارسول اللہ! آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب تم غصہ ہوتی ہو کہتی ہو: یا محمد اور جب تم رضامند ہوتی ہو کہتی ہو یارسول اللہ۔۳

۱۳۸۲۷- ابو بکر محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، یحیی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں ایک بار میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگیں:

رسول اللہ ﷺ نے صرف ذی قعدہ میں عمرے کئے ہیں نیز ہم نے تین عمرے کئے ہیں۔

۱۳۸۲۸- ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز سے پہلے چند تر کھجوروں کے ساتھ افطار کرتے اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو چھوہارے لے لیتے ورنہ پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

۱۳۸۲۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم، عثمان بن عبدالملک ابوقدامہ عمری، عائشہ بنت سعد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ام ذرہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر کہنے لگیں میں نے

۱۔ مسند الامام أحمد ۶/ ۶۲، ومجمع الزوائد ۴/ ۳۴۱. ونصب الرایة ۳/ ۲۳۸. وسنن الدارقطنی ۳/ ۲۵۲. والمطالب العالیة ۱۶۶۲.

۲۔ مسند الامام أحمد ۶/ ۴۳۰، ۳۵ ۴، ومجمع الزوائد ۵/ ۲۰۷.

۳۔ اتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۳۵۳. وفتح الباری ۱۰/ ۴۹۷.

رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت میں) صرف چار رکعت نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۱۳۸۳۰- سلیمان، عبداللہ، احمد بن حنبل، حسن بن الحسن اشقر، جعفر، احمر مخول، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غصہ ہوتے تو بجز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کوئی بھی آپ ﷺ کے سامنے جرأت نہ کرسکتا۔

۱۳۸۳۱- محمد بن احمد بن حسن، ادریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ معراج والی رات نبی ﷺ کے سامنے زین اور لگام ڈال کر براق لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہو جائیں لیکن اس پر سوار ہونا آپ ﷺ پر دشوار ہو گیا، جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: اس پر آپ کو کون سوار کرے گا؟ بخدا! آپ کو کبھی بھی کوئی سوار نہیں کرے گا جو اللہ سے زیادہ کریم ہو جائے چنانچہ آپ ﷺ پسینے میں شرابور ہو گئے۔

۱۳۸۳۲- محمد بن احمد، ادریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، اسحٰق ازرق، شریک، بیان بن بشر، قیس بن ابی حازم، مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ہے کہ ہم اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دوپہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ظہر) کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش سے ہوتی ہے۔

۱۳۸۳۳- محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد صنعانی، رباح، عمر بن حبیب، ابن ابی نجیح، مجاہد کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی اپنے گھر والوں کو مسجد آنے سے ہرگز نہ روکے۔ عبداللہ بن عمر کا ایک بیٹا ان سے کہنے لگا: ہم تو ضرور اپنے گھر والوں (یعنی عورتوں) کو روکیں گے، ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ چنانچہ ابن عمرؓ نے تا وفات اس سے بات نہ کی۔

۱۳۸۳۴- محمد عبداللہ، ابراہیم بن خالد رباح، عمرو بن دینار، طاؤس کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیدا ہونے والے بچے کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے پھر اسکے والدین اسے یا تو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی۔[1]

۱۳۸۳۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن علیہ محمد بن سائب، اپنی والدہ حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کو جب بخار ہو جاتا تو حساء (ایک پینے کی چیز شیرہ کی مانند) پینے کا حکم دیتے چنانچہ حساء بنالیا جاتا اور گھر والے اس میں سے کچھ پیتے اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بلاشبہ یہ غمگین دل کی مانند ہے اور یہ (حساء) بیمار دل سے بیماری کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے چہرے سے میل دور کرتی ہے۔

۱۳۸۳۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مرحوم بن عبدالعزیز، ابو عمران جونی، یزید بن مانبوش کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ حجرے میں داخل ہوئے اور اپنا منہ نبی ﷺ کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیا (یعنی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا) اور اپنا ہاتھ نبی ﷺ کے رخسار مبارک پر رکھا اور کہا: **وانبیاہ واخلیلاہ واصفیاہ: یعنی** ہائے نبی ہائے خلیل ہائے مصطفیٰ، یہ الفاظ غم وافسوس کے اظہار کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں

۱۳۸۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن منصور ابو نصر زعفرانی، جعفر بن محمد، محمد کہتے ہیں میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کسی وقت جمعہ کی نماز پڑھتے تھے؟ جابرؓ نے جواب دیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے اور قیلولہ کرتے، جعفر کہتے ہیں: دوپہر کا قیلولہ سورج ڈھلتے وقت کیا جاتا ہے۔

۱۳۸۳۸- ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن میمون، جعفر اپنے والد محمد سے حضرت جابرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جن اونٹوں کو نبی

۱۔ صحیح البخاری ۱۲۵/۲۔ وسنن ابی داؤد ۴۷۱۴، ۴۷۱۶، ومسند الامام أحمد ۲۳۳/۲، ۲۷۵، ۲۸۲، ۳۹۳، ۴۱۰، ۴۸۱، ۳۵۳/۳.

ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) قربانی دیا ان کی تعداد ایک سو تھی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر کیا اور جو باقی بچے انکے نحر کرنے کا عمل حضرت علیؓ نے سرانجام دیا، نبی ﷺ ہر اونٹ سے ایک بوٹی کا حکم دیتے جو ہنڈیا میں ڈال دی جاتی (جسے پکا کر) نبی ﷺ نے اسکا شوربہ نوش فرمایا۔

۱۳۸۳۹- ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر ابوجعفر مدائنی، ورقاء، محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا چنانچہ جب ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پہنچے آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر کیا تم پانی نہیں پیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں ضرور پیوؤں گا، رسول اللہ ﷺ سواری سے نیچے اترے اور پانی پیا پھر قضائے حاجت کے لئے چلے گئے میں نے اتنے میں آپ ﷺ کے وضو کے لئے پانی رکھا، واپس تشریف لائے اور وضو کیا پھر ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور کپڑے کو مخالف اطراف میں لپیٹ لیا تھا میں بھی نماز پڑھنے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔[۱]

۱۳۸۴۰- ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، حماد بن خالد خیاط، عاصم بن عمر، عاصم بن عبید اللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلۂ سند سے جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی دن تلبیہ کہتے ہوئے احرام باندھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنم دیا تھا۔[۲]

۱۳۸۴۱- ابوبکر احمد بن جعفر بن سالم ختلی، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن حنبل، ابوقاسم بن ابوزناد، اسحٰق بن حازم، عبداللہ بن مقسم کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے (پانی کے) متعلق پوچھا گیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اسکا میتۃ (مرا ہو جانور) حلال ہے۔[۳]

۱۳۸۴۲- ابوبکر بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم بغوی، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ آپ ﷺ نے اکثر نماز بیٹھ کر نہ پڑھ لی۔

۱۳۸۴۳- ابوبکر بن سندی بن بحر، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن حنبل، معاذ بن ہاشم، ہاشم، قتادہ، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور بیمار بھی ہوں قیام اللیل میرے اوپر بہت دشوار ہے لہٰذا مجھے ایک رات کے بارے میں بتلا دیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسی رات میں لیلۃ القدر کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (تیسرے عشرے کی) ساتویں رات کو اپنے اوپر لازم کر لو (یعنی ستائیسویں رات)۔[۴]

۱۳۸۴۴- ابوبکر بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ام عمرو بن حسان بن زید ابوفیض، عبداللہ کہتے ہیں والد صاحب سعید بن

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۹۶، ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۵۱، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۳/ ۹۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۳۷۳. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۵/ ۴۳. وکنز العمال ۱۱۸۰۳.

۳۔ سنن الترمذی ۶۹. وسنن النسائی ۱/ ۵۰، ۱۷۶. وسنن ابن ماجۃ ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۳۷، ۳۶۱، ۳/ ۳۷۳، ۵/ ۳۶۵، وسنن الدارمی ۱/ ۱۸۶، ۲/ ۹۱. والمستدرک ۱/ ۱۴۱. ۱۴۲، ۱۴۳.

۴۔: مسند الامام أحمد ۱/ ۲۴۰، والسنن الکبریٰ ۴/ ۳۱۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۳۱۱. ومجمع الزوائد ۳/ ۱۷۶.

یحیٰی بن قیس بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حفصہؓ سے کہنے لگیں: جب آپ بیمار ہو جاتے ہیں ابوبکرؓ کو باقی صحابہ اور عمرؓ مقدم کر دیتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں انھیں مقدم نہیں کرتا ہوں بلکہ اللہ عز وجل انھیں مقدم کرتے ہیں۔ ۱

۱۳۸۴۵-ابوبکر طلحی، محمد بن عبدالعزیز احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان، حصیف، مجاہد، کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے (جیسا کہ دوسری حدیثوں سے واضح ہے کہ یہ دونوں چیزیں اس امت کے مردوں کے لئے حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں)

۱۳۸۴۶-ابوالقاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر وروح، سعید، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔

۱۳۸۴۷-محمد بن احمد بن حسن واحد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہیثم، یحیٰی بن سعید، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ محرم کن کن چیزوں کو قتل کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ محرم بچھو، چوہے، چیل، کوے اور گزند پہنچانے والے کتے کو قتل کر سکتا ہے۔ ۲

۱۳۸۴۸-محمد بن احمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی تین راتیں نہ گزارنے پائے مگر یہ کہ اس کے پاس اسکی وصیت لکھی ہوئی موجود ہونی چاہیے ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میری ایک رات بھی گزرنے نہیں پائی مگر میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہوتی ہے۔ ۳

۱۳۸۴۹-محمد بن احمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، عثمان بن عمر قطان، عمر بن نافع، نافع کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے: اور قزع یہ ہے کہ کوئی آدمی بچے کے سر کے آدھے بالوں کو مونڈ دے اور آدھے بالوں کو چھوڑ دے۔ (قزع کو جدید اصطلاح میں کٹورہ کٹ کہا جاتا ہے اس ممنوع فعل میں بچے نوجوان سب مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ بچنے کی توفیق عطا فرمائے) ۴

۱۳۸۵۰-محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، معمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کو سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (چونکہ ہو سکتا ہے چوہا آئے اور آگ کی بتیا اٹھا کر گھر کو آگ لگا دے۔) ۵

۱۳۸۵۱-محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، معمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے لائق نہ پایا جاتا ہو (یا تو اس حدیث میں آنے والے زمانے کے متعلق پیشن گوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ عوام الناس میں ایک بھی قابل آدمی نہیں ملے گا یا عمومی طور پر عوام الناس کی بات کی جا رہی ہے واللہ اعلم) ۶

۱۔ تاریخ جرجان ۲۱۱ . ..... ۲۔ سنن النسائی ۵/۱۹۰ . ومسند الامام أحمد ۲/۳ ..... ۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۴ .

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۱۹۳ . وسنن النسائی ۸/۱۳۰ . ۱۸۲ ، ۱۸۳ ، وسنن ابن ماجة ۳۶۳۷ . ۳۶۳۸ . ومسند الامام أحمد ۲/۴ ، ۳۹ ، ۵۵ ، ۸۲ ، ۱۰۱ ، ۱۱۸ ، ۱۳۷ ، ۱۴۳ ، ۱۵۴ . والسنن الکبری للبیهقی ۹/۳۰۵ .

۵۔ صحیح البخاری ۸/۸۱ ، وصحیح مسلم ، کتاب الاشربة باب ۲ . وسنن أبی داؤد ۵۲۴۶ . وسنن الترمذی ۱۸۱۳ . وسنن ابن ماجة ۳۷۶۹ . ومسند الامام أحمد ۲/۷ ، ۸ ، ۴۴ .

۶۔ سنن ابن ماجة ۳۹۹۰ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۴۷ . والکنی للدولابی ۲/۴۶ . والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۳۵ .

۱۳۸۵۲-محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، یحیٰی بن سعید، حسین، عمرو بن شعیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میمونہؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا وہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ نماز میں مشغول تھے میں نے کہا: آپ لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھ رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن میں (یعنی ایک وقت میں) ایک ہی نماز کو دو مرتبہ مت پڑھو (یعنی پہلے ظہر کی چار رکعت پڑھ لو اور پھر دوسری بار دوبارہ پڑھنے لگ جاؤ)۔ا

۱۳۸۵۳-محمد واحمد، احمد بن حنبل، عبداللہ بن یحیٰی صنعانی قاضی، عبدالرحمٰن بن یزید صنعانی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو پسند ہو کہ وہ اپنی آنکھ سے قیامت کا نظارہ کرلے اسے چاہیے کہ وہ سورت تکویر ''اذ الشمس کورت'' سورت انفطار ''اذالسماء انفطرت'' اور سورت انشقاق ''اذالسماء انشقت'' پڑھا کرے، ابن عمرؓ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے سورت ھود کا بھی فرمایا ہے۔۲

۱۳۸۵۴-محمد واحمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معاذ بن معاذ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب کے حکم میں ہے اور ہر شراب حرام ہے۔۳

۱۳۸۵۵-محمد واحمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحیٰی بن زکریا بن ابی زائدہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ وتر میں تاخیر کردو کہ صبح ہو جائے)۔۴

۱۳۸۵۶-محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، یحیٰی بن زکریا، عاصم احول، عبداللہ بن شقیق، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔۵

۱۳۸۵۷-محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن مسلم، محمد بن اسحٰق، عمرو بن ابی عمرو، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کو گالی دی وہ ملعون ہے جس نے اپنی ماں کو گالی دی وہ بھی ملعون ہے جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا وہ بھی ملعون ہے، جس نے زمین کی حدود کو متغیر کیا وہ بھی ملعون ہے، جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا وہ بھی ملعون ہے جس نے چوپاے کو اپنی شہوت کا نشانہ بنایا وہ بھی ملعون ہے، اور جس نے قوم لوط جیسا عمل کیا وہ بھی ملعون ہے۔۶

۱۳۸۵۸-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، ابوجناب کلبی، عمرہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تو میرے اوپر فرض ہیں جبکہ تمہارے لئے نفل کا درجہ رکھتی ہیں (۱) وتر، (۲) قربانی، (۳) اور چاشت کی نماز۔۷

۱۳۸۵۹-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، جریر، قابوس بن ابی ظبیان، ابوظبیان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے

۱۔ :سنن أبی داؤد ۵۷۹. ومسند الامام أحمد ۱۹/۲، ۴۱، والسنن الکبری ۳۰۳/۲. وسنن الدارقطنی ۴۱۵/۱، ۴۱۶. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۶۴۱. ومشکاۃ المصابیح ۲۱۵۷.

۲۔ سنن الترمذی ۳۳۳۳. ومسند الامام أحمد ۲۷/۲، ۳۶، ۱۰۰. والمستدرک ۵۶۳/۳، وفتح الباری ۶۹۵/۸. مشکاۃ المصابیح ۵۵۴۷. ومجمع الزوائد ۱۳۴/۷.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ باب ۷، وصحیح البخاری ۲۰۵/۵، ۳۶/۸، وفتح الباری ۶۲/۸. ۶۸/۱۰، ۳۵/۱۱.

۴۔ ۵۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۴۹. وسنن الترمذی ۴۶۷. وسنن أبی داؤد ۱۴۳۶. ومسند الامام أحمد ۳۷/۲، ۳۸، والسنن الکبری للبیهقی ۴۷۸/۲. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۰۸۷۷. وصحیح ابن حبان ۶۷۲.

۶۔ :مسند الامام أحمد ۲۱۷/۱، ۳۱۷، واتحاف السادۃ المتقین ۴۸۳/۷، وکشف الخفا ۳۰/۲.

۷۔ کنز العمال ۱۹۵۴۰. والعلل المتناهیۃ ۴۵۳/۱.

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ہی زمین میں دو قبلوں کا ہونا درست نہیں ہے اور مسلمان پر جزیہ بھی نہیں ہے۔[1]

۱۳۸۶۰-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، جریر، قابوس، ابوظبیان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے پیٹ میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (یعنی جسے تھوڑا سا قرآن بھی یاد نہ ہو وہ کھنڈر گھر کی طرح ہے)

۱۳۸۶۱-ابوبکر محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم بغوی، احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، ابوزناد، اعرج کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا نام اس آدمی کا ہوگا جسکا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) ہو۔[2]

۱۳۸۶۲-ابوبکر محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، سفیان، علاء، اپنے والد سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی قسم سودے کو تو رائج کر دیتی ہے لیکن رزق کو باطل مٹا دیتی ہے۔ (یعنی وقتی طور پر سامان تجارت تو بک جاتا ہے لیکن رزق کی برکت بالکل ختم ہو جاتی ہے)[3]

۱۳۸۶۳-عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالقدوس، مسعر، ابوبلاد، شعبی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عائشہؓ کے پاس گیا ان کے پاس اس وقت ابن ام مکتوم بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عائشہؓ ابن ام مکتوم کو اترنج کاٹ کر کھلا رہی تھیں، اس بارے میں حضرت عائشہ سے کچھ کہا گیا، وہ کہنے لگیں: جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں اپنے نبی پر عتاب (سورت عبس وتولی) نازل کیا ہے اس وقت سے مسلسل یہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل میں شمار ہونے لگے ہیں۔

۱۳۸۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، عمر بن ابی سلمہ، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب (واقعہ افک کے بارے میں) آسمان سے میرا عذر نازل کیا گیا نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے خبر دی میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا بھی شکر کرتی ہوں اور آپ کا بھی شکر کرتی ہوں۔

۱۳۸۶۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن طریق ابوبکر اعین، احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ ابوعبدالرحیم (خالد بن یزید) ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ کرے) تم لوگ اسے نہ پاؤ۔[4]

۱۳۸۶۶-ابوعیسیٰ بن محمد جریحی، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو مسجد میں اکثر کہتے ہوئے سنا ہے کہ: یا اللہ جس طرح تو نے میرے چہرے کو تیرے غیر کے آگے سجدہ ریز ہونے سے محفوظ رکھا ہے اسی طرح مجھے دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بھی محفوظ رکھنا، میں نے والد صاحب سے عرض کیا: میں نے سجدے میں آپ کو اکثر یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے کہ کیا آپ کے پاس اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث وغیرہ) منقول ہے؟ والد صاحب نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: میں نے اکثر وکیع بن جراح کو یہ کلمات سجدے میں کہتے ہوئے سنا ہے میں نے بھی ان سے تمہاری طرح سوال کیا تھا انہوں نے کہا تھا کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو اکثر مسجد میں یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اور میں نے بھی ان سے تمہاری طرح سوال کیا: انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں میں نے منصور بن معتمر کو اکثر کہتے ہوئے سنا ہے۔

---

[1] سنن الترمذی ۶۳۳، ۶۳۴، ومسند الامام أحمد ۱/۲۲۳. ۲۸۵، والمصنف لابی ابن شیبة ۳/۱۹۷. ومشکاة المصابیح ۴۰۳۷.

[2] مسند الامام أحمد ۲/۲۴۴. وسنن الترمذی ۲۸۳۷. والسنن الکبری ۹/۳۰۷.

[3] مسند الامام أحمد ۲/۲۳۵، ۲۴۲، ۴۱۳، والسنن الکبری للبیهقی ۵/۲۶۵. واتحاف السادة المتقین ۵/۴۸۴. وکنز العمال ۴۶۳۸۱. ۴۶۳۸۴. ۴۶۳۸۵.

[4] سنن النسائی ۲/۴۸. ومسند الامام أحمد ۵/۳۶۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۱، ۴۴۷، ۱۰/۱۰۳.

(۴۴۴) اسحٰق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ[۱]

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں، :۔ حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک مشہور امام ہمام حافظ فقیہ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں، جو کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے خاص ساتھی اور امام شافعی کے جلیل القدر شاگرد ہیں۔ چنانچہ اسحٰق بن ابراہیم کو آثار وسنن پر عبور حاصل تھا اور اہل بدعت کے لئے ننگی تلوار تھے تاہم ہم نے ان کے مختصر مناقب اور چند احادیث پر اکتفا کیا ہے۔

۱۳۸۶۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی کہتے ہیں کہ مجھے احمد بن سعید رباطی نے اسحٰق بن ابراہیم حنظلی کی مدح میں چند اشعار سنائے جو یہ ہیں۔

قربی الی اللہ دعانی = الیٰ حب ابی یعقوب اسحٰق
لم یجعل القرآن خلقا کما= قد قالہ زندیق فساق
جماعۃ السنۃ أدابہ=یقیم من شد علی ساق
یاحجۃ اللہ علی خلقہ=فی سنۃ الماضین للباقی
ابوك ابراہیم محض التقی-سباق مجد وابن سباق

یعنی میرے تقرب الی اللہ نے مجھے ابویعقوب اسحٰق کی محبت پر مجبور کر دیا اور انہوں نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا جیسا کہ ایک زندیق فاسق آدمی نے قرآن کو مخلوق کہا ہے، جو آدمی مستقل مزاج ہوتا ہے وہ اہل سنت والجماعت کے آداب پر قائم رہتا ہے۔ اے مخلوق پر قائم ودائم اللہ کی حجت! وہ اسلاف کے دستور میں باقی رہنے والے کے لئے ایک نمونہ ہے، آپ کے والد ابراہیم بڑے متقی انسان ہیں اور بزرگی میں سب سے آگے بڑھ جانے والے اور سبقت لے جانے والے کے بیٹے ہیں۔

۱۳۸۶۸- ابراہیم، محمد بن اسحٰق کہتے ہیں جب اسحٰق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے وفات پائی تو ان کی قبر پر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھا۔

وکیف احتمالی للسحاب صنیعہ باسقائہ قبراًوفی لحدہ بحر۔

یعنی میرے وہم گمان میں یہ بات کیسے آسکتی ہے کہ موسلا دھار بارش برسے اور اسحٰق بن ابراہیم کی قبر کو سیراب کرے چونکہ اس قبر میں بحر بیکراں پڑا ہوا ہے جسکے سامنے اس بارش کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۱۳۸۶۹- ابراہیم، محمد، عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ بخاری کہتے ہیں مجھے علی بن حجر نے اسحٰق رحمہ اللہ کی مدح میں اشعار سنائے جو یہ ہیں۔

لم یخلف اسحٰق علما وفقہا۔ بخراسان یوم فارق مثلہ
بیض اللہ وجہہ ووقاہ ۔فزعاً یوم قمطریر وھولہ
واناب الفردوس من قال آ۔ مین واعطاہ یوم یلقاہ سولہ۔

یعنی اسحٰق رحمہ اللہ نے اپنے بعد خراساں میں علم وفقہ باقی نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ ان کے چہرے کو منور کرے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچائے، اور جو آدمی ہماری اس دعا پر آمین کہے اللہ تعالیٰ اسے بھی جنت الفردوس عطا فرمائے۔

۱۔ تہذیب الکمال ۲/۳۷۳، ت ۳۳۲. وتاریخ بغداد ۶/۲۴۷.

مسانید اسحٰق بن ابراہیم ...... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں اسحٰق بن ابراہیم کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۷۰- ابوالحسن علی بن احمد بن علی مقدمی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ابوقتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ نگہبان سے اسکی رعایا کے بارے میں سوال کریں گے آیا کہ اس نے اس منصب کو حفاظت سے سرانجام دیا پھر اسے ضائع کردیا حتیٰ کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔[۱]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف معاذ نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۱- علی بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن، اسحٰق بن ابراہیم، ولید، ثور بن یزید، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرامؓ میں سے ایک سے ملاقات کی اسکی زبان میں قدرے لکنت تھی جسکی وجہ سے وہ صحیح طرح سے اظہار ومافی الضمیر نہیں کرسکتا تھا بہرحال وہ عثمانؓ کا تذکرہ کررہا تھا۔ میں نے کہا: بخدا! مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ مگر صرف اتنا کہ "اے محمد عربی ﷺ کے صحابہ کی جماعت! بلاشبہ تم جانتے ہو کہ یقیناً ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے: ابوبکر، عمر اور عثمان پھر اچانک یہ حال آڑے آگیا۔ اور مال نے راضی کردیا۔

ثور اور زہری کی یہ حدیث بالا غریب ہے چونکہ اسے صرف ولید نے ہی روایت کیا ہے اور وہ ولید بن مسلم ہیں۔

۱۳۸۷۲- حبیب بن حسن، موسیٰ بن ہارون حافظ، اسحٰق بن راہویہ، سوید بن عبدالعزیز، قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیویل مصری، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عمرو بن عاصؓ کے سلسلۂ سند سے عقبہ بن عامر جہنیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری (نمازوں میں) ایک نماز کا اضافہ کیا ہے جو کہ تمہارے لئے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بھی بدرجہا افضل ہے، اور وہ نماز وتر ہے، تمہارے لئے اسکا وقت صلوٰۃ عشاء سے لیکر طلوع فجر تک ہے۔[۲]

قرہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف سوید نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۳- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون حافظ، اسحٰق بن راہویہ، بقیہ بن ولید، یحیٰ بن سعید، خالد بن معدان، عمرو بن اسود، ابن ابی امیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں "مسیح الضلالہ" (یعنی دجال) کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں حتیٰ کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم لوگ اس سے غافل نہ ہو جاؤ، چنانچہ وہ کوتاہ قد ہوگا ٹانگوں کو پھیلا کر چلے گا اور گھنگریالے بالوں والا ہوگا اور اسکی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی جو کہ نہ ابھری ہوئی ہوگی اور نہ ہی اندر گھسی ہوگی سو اگر تمہیں اس سے واسطہ پڑ جائے خوب سمجھ لو کہ یقیناً تمہارا رب کانا نہیں ہے اور تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے ہو۔[۳]

ان الفاظ میں یہ حدیث خالد کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور یحیٰ متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۴- ابوبکر بن خلاد، موسیٰ بن ہارون، اسحٰق بن راہویہ، ابوعامر عقدی، زمعہ بن صالح، عمرو بن دینار کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر بار اوپر نیچے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

۱۔ سنن الترمذی ۱۷۰۵. وصحیح ابن حبان ۱۵۶۲. وفتح الباری ۱۳/۱۱۳. والترغیب والترهیب ۶۵/۲، ۱۵۵. والاحادیث الصحیحة ۱۶۳۶.

۲۔ مسند الامام أحمد ۷/۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۳/۱۱، والاحادیث الصحیحة ۱۰۸، واتحاف السادة المتقین ۳۰۶/۳، والترغیب والترهیب ۴۰۷/۱، وکنز العمال ۱۹۳۴۱. ۱۹۵۴۸، ۱۹۵۵۱.

۳۔ مشکاة المصابیح ۵۴۸۵.

عمرو کی یہ حدیث غریب ہے اور زمعہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۵-ابو احمد، عبداللہ، اسحق، یحیٰ بن واضح انصاری، موسیٰ بن عبید ربذی، عبداللہ بن عبیدہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عمار بن یاسرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں سو جو آدمی ان سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو بچالیا اور جو ان میں پڑ گیا کیا بعید کہ وہ کبیرہ گناہوں میں پڑ جائے جیسا کہ ایک چرواہا سرحد کے اردگرد بکریاں چرار ہا ہو کیا بعید کہ بکریاں سرحد میں پڑ جائیں اور ہر بادشاہ کی ایک سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سرحد اسکی قائم کردہ حدود ہیں۔

عمارؓ کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ ان سے صرف موسیٰ نے روایت کی ہے۔[1]

۱۳۸۷۶-ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحق بن ابراہیم، غیاث بن بشیر، عبداللہ بن ابی زیاد قداح مکی، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنین کی ذکات اس کی ماں کی ذکات ہے (یعنی مادہ جانور جسے ذبح کرلیا گیا ہو اور اس کے پیٹ سے بچہ وغیرہ نکلا اس کو مزید ذبح کرنے کی ضرورت نہیں بس اس کی ماں کو جو ذبح کرلیا وہ اس کے لئے بھی کافی ہے یہ اسوقت جب پیٹ سے مردہ بچہ نکلے اگر زندہ نکلے پھر اسے بھی ذبح کرنا ضروری ہے مسئلہ مختلف فیہ ہے (تفصیل کتب فقہ میں دیکھ لی جائے)[2]

ابوزبیر کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ غیاث متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۷-ابراہیم، عبداللہ، اسحق، بقیہ، محمد قشیری، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے ساتھ مصافحہ کرنے، انھیں کنیت کے ساتھ پکارنے اور انھیں مرحبا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۸۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، اسحق، عبداللہ بن رجاء، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بیع مخابرہ (کھیت کو غلہ کی معین مقدار پر بٹائی میں دینا) کو نہ چھوڑے پس اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ کردے۔[3]

ابوزبیر کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابن خثیم ان الفاظ حدیث میں متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۹- ابو احمد بن احمد، عبداللہ، اسحق، یزید بن ہارون، ابوغسان مدینی، اسحق (محمد بن مطرف) زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس آدمی کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی آنکھوں) کو لے جاتا ہوں پھر میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب سے راضی نہیں ہوتا ہوں (یعنی اسے میں جنت عطا کرتا ہوں چونکہ میری رضاء اسی میں ہے)[4]

ابوغسان کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ زید متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۰-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، اسحق بن راہویہ، روح بن عباد، ابن جریج، جعفر بن محمد، محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی

۱۔ صحیح البخاری ۲۰/۱. وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۰۸، وفتح الباری ۱۲۶/۱.

۲۔ سنن أبی داؤد ۲۸۲۸، وسنن الترمذی ۱۴۷۶. ومسند الامام أحمد ۳۹/۳. وسنن الدارمی ۸۴/۲. والمستدرک ۱۱۴/۴، والسنن الکبری للبیهقی ۳۳۵/۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۲/۴. ۱۲۲/۸. ومجمع الزوائد ۳۵/۴. وصحیح ابن حبان ۱۰۷۷.

۳۔ سنن أبی داؤد، کتاب البیوع باب ۳۴. والمستدرک ۲۸۶/۲، والسنن الکبری للبیهقی ۱۲۸/۶. وکنز العمال ۴۲۰۵۰. والاحادیث الضعیفة ۹۹۰.

۴۔ اتحاف السادة المتقین ۲۸/۹. وکنز العمال ۶۵۵۱.

روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دور چل کر جانے کی شکایت کی (یعنی کہا: کہ ہم آپ کی مجلس میں وعظ ونصیحت بیٹھ کر سنتے رہتے ہیں ہمارے گھر وغیرہ دور ہیں ہمیں زیادہ چلنا پڑتا ہے اور مجلس برخاست ہونے سے پہلے اٹھ جائیں تو آداب مجلس کے خلاف ہے اور اگر مجلس کے اختتام ہونے پر اٹھیں تو گھر پہنچنے تک اندھیرا چھا جاتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (مجلس سے) کھسک جایا کرو، چنانچہ اس کے بعد ہم مجلس سے کھسک جاتے اور ہم نے اسے خفیف سمجھا۔

۱۳۸۸۱-سلیمان، موسیٰ، اسحٰق، عبدالرزاق مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لئے مقام قران کو بطور میقات کے مقرر کیا ہے عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے عرض کیا! اے ابوعبداللہ! آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث نافع نے ابن عمر کے واسطے سے سنائی ہے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں: مجھے بعض اہل مدینہ نے کہا ہے کہ امام مالک نے یہ حدیث اپنی کتاب (مؤطا) سے مٹادی تھی۔ سلیمان کے قول کے مطابق عبدالرزاق عن مالک اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۲-محمد بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، اسید بن خضیرؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رات کو نماز پڑھ رہا تھا یکایک میں نے فانوس جیسا نور دیکھا جو آسمان سے نازل ہو رہا تھا، جب میں نے یہ اچنبا دیکھا فوراً سجدے میں گر گیا، میں نے (بعد) میں رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس نور کو دیکھتے کیوں نہ رہے؟ میں نے عرض کیا: مجھ میں سکت نہ رہی کہ میں اسے زیادہ دیر دیکھ سکوں میں فوراً سجدے میں گر گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! اگر تم اسے دیکھتے رہتے بڑے بڑے عجائب دیکھتے۔

یہ حدیث غریب ہے چونکہ معاذ متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۳-ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد اسحٰق بن ابراہیم، نضر بن شمویل، یونس بن ابی اسحٰق، ابواسحٰق، زید بن شمیل کے سلسلۂ سند سے حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! مجھے بتاؤ اگر تم (اپنی بیوی) ام رومان کے ساتھ کسی آدمی کو پاؤ تو تم کیا کرو گے؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا: بخدا میں تو اسے قتل کردوں گا: آپ ﷺ نے فرمایا: اے سہیل بن بیضاء تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو آدمی اللہ کی رحمت سے دور ہو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور جو عورت اللہ کی رحمت سے دور ہو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو، ارشاد فرمایا: اے ابن بیضاء تم نے قرآن مجید کی اس آیت کی تاویل کردی، والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم الآیۃ (سورۃ نور:۶) اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس ان کے سواء اور گواہ موجود نہ ہوں۔ الخ۔ [1]

یہ حدیث غریب ہے چونکہ یونس متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۴-مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو بن عطاء، محمد بن عبدالرحمٰن ثوبان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کو نماز کا ارادہ کرتے ہوئے دیکھا مگر یہ کہ آپ ﷺ تکبیر کہنے سے پہلے ضرور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف لہراتے تھے۔

محمد بن عمرو کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ان سے صرف محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۸۵-مخلد بن جعفر، جعفر، اسحٰق، مبشر، جریر بن عثمان، اسد بن سعد، عاصم بن حمید کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت (گھر میں) نماز پڑھی حتی کہ بعض لوگ گمان کرنے لگے کہ آپ ﷺ نماز عشاء پڑھ

۱- کنز العمال ۴۵۴۲. ومجمع الزوائد ۱۲/۵.

چکے ہیں چونکہ آپ ﷺ باہر تشریف نہیں لا رہے تھے پھر کچھ دیر کے بعد باہر تشریف لائے ایک آدمی بولا یا رسول اللہ! ہمارا گمان تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں کیونکہ آپ باہر تشریف نہیں لا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو یہ نماز پڑھا کرو چونکہ اسی نماز سے تمہیں بقیہ امتوں پر فضیلت مل سکتی ہے تم سے پہلے یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی۔[۱]

(۴۴۵) محمد بن اسلم رحمہ اللہ

حضرات تبع تابعین میں سے ایک ابوالحسن محمد بن اسلم طوسی رحمہ اللہ بھی ہیں جنھیں سواد اعظم کا لقب ملا اور وہ سلیم القلب اور اللہ کے مامون بندے تھے، ان کے حالات بہت مشہور ہیں ان کی عادت وشمائل بے شمار ہیں آثار وسنن کی اقتداء کرتے تھے اور اراء سے یکسر قطع تعلق تھے، اللہ تعالیٰ نے انھیں بیان وبلاغت سے نواز رکھا تھا زہد وقناعت انکی طبیعت ثانیہ بنی ہوئی تھی، اپنی فصاحت وبلاغت سے مخالفین پر ٹوک مارتے تھے۔

۱۳۸۸۶- اپنے والد عبداللہ، احمد بن محمد یوسف، محمد بن یوسف ابوعبداللہ بن قاسم طوسی (خادم محمد بن اسلم) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسحق بن راھویہ رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی "اللہ تعالیٰ امت محمد کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا پس جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کو لازم پکڑ لو۔ ایک آدمی بولا۔ اے ابو یعقوب! سواد اعظم سے مراد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا سواد اعظم سے مراد محمد بن اسلم ان کے اصحاب اور ان کے تابعین ہیں۔ پھر امام اسحٰق کہنے لگے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: سواد اعظم سے مراد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابوحمزہ سکونی۔ پھر اسحٰق رحمہ اللہ نے فرمایا اس زمانے میں سواد اعظم ابوحمزہ تھے اور ہمارے زمانے میں سواد اعظم محمد بن اسلم اور ان کے تابعین ہیں، پھر اسحٰق کہنے لگے: اگر تم لوگوں سے سواد اعظم کے بارے میں پوچھو تو جواب دیں گے کہ جماعت الناس سواد اعظم ہے، وہ نہیں جانتے کہ جماعت سے مراد وہ عالم ہے جو متبع سنت ہو اور آپ ﷺ کے طریقے پر چلتا ہو اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اس کے متبعین ہوں وہ جماعت ہیں سو جو اس کی مخالفت کرے گویا اس نے جماعت کو ترک کر دیا، میں نے پچاس سال سے نہیں سنا کہ محمد بن اسلم سے کوئی بڑا عالم ہو، ابوعبداللہ کہتے ہیں بغداد میں میری ابو یعقوب مروزی سے ملاقات ہوگئی میں نے ان سے پوچھا کہ آپ محمد بن اسلم رحمہ اللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے ہیں ان دونوں میں سے کون افضل ہے اور کون دین میں گہری بصیرت رکھتا ہے اور ان میں سے کون بڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے ابوعبداللہ! تم نے یہ سوال کیوں کیا؟ جب تم محمد بن اسلم سے چار اشیاء کے بارے میں سوال کرو تو ان کے ساتھ کسی کو مت ملاؤ وہ چیزیں یہ ہیں۔

دین میں گہری بصیرت، دنیا میں نبی ﷺ کے آثار کی اتباع اور قرآن ونحو میں زبان کی فصاحت وبلاغت پھر اسحٰق رحمہ اللہ نے مجھے کہا: ایک بار امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے محمد بن اسلم کی ایک کتاب جو کہ جہمیہ پر رد کے سلسلے میں لکھی گئی تھی دیکھی امام احمد نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا: اے ابو یعقوب! کیا تم نے محمد جیسا کوئی آدمی دیکھا ہے؟ میں نے کہا: اساتذہ اور رجال علم کو سامنے لکھ کر یہ بات تھوڑی مشکل ضرور لگتی ہے، وہ تھوڑی دیر سوچتے رہے پھر کہا: نہیں ان جیسا کوئی نہیں بلاشبہ میں اساتذہ ومشائخ اور رجال علم کے ساتھ رہا ہوں اور انھیں دیکھا بھی ہے لیکن محمد جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا، ابوعبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے چھ (۶) مسائل دریافت کیے انہوں نے مجھے فتوے دے دیئے میں نے کہا: آپ کے بیان کردہ فتوے محمد بن اسلم کے بیان کردہ فتاویٰ کے خلاف ہیں اور محمد بن اسلم نے ان مسائل کے جوابات پر حدیث نبی کریم ﷺ سے دلائل بھی بیان کیے ہیں، یحییٰ بن یحییٰ کہنے لگے: اے بیٹے! پھر تم محمد بن

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۲۱. ومسند الامام أحمد ۵/۲۳۷، والسنن الکبری للبیھقی ۱/۴۵۱. والمصنف لعبد الرزاق ۱/۳۳۱، ۲/۴۳۹.

اسلم کی اطاعت کرو اور ان کے قول کو اختیار کرو وہ ہم سے زیادہ بصیرت والے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ انہوں نے مسائل کو حدیث نبوی سے مدلل کیا ہے۔

ابوعبداللہ بن قاسم کہتے ہیں! میں نے اہل مرو کے ایک شیخ جنکا نام ابوعبداللہ تھا کو کہتے ہوئے سنا کہ میں ابن عیینہ رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں۔ اور وہ شیخ، یحیی بن یحیی اور اسحق بن راہویہ کے دوست بھی تھے اور صاحب علم انسان تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں یحیی بن یحیی کے پاس تھا، مجھے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! تم محمد بن اسلم اور اسحق بن راہویہ کے ساتھ رہے ہو ان دونوں میں سے تمہارے نزدیک کون زیادہ صاحب بصیرت اور افضل ہے؟ میں نے کہا: اے ابوزکریا: آپ کو کیا ہو گیا کہ جب آپ محمد بن اسلم کا تذکرہ کریں اور ان کے ساتھ اسحق بن راہویہ کو یا کسی اور کو ملالیں؟ میں دو سال چند ماہ وکیع رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں اور سفیان بن عیینہ کی صحبت میں بھی رہا ہوں لیکن ان میں میں نے وہ خصائل وشمائل نہیں دیکھے جو محمد بن اسلم میں ہیں۔ پھر میں نے کہا محمد بن اسلم علمی بصیرت میں معروف ہیں اسی طرح ایک حدیث ہو جس پر مخلوق عمل کر رہی ہو حالانکہ اس کے منکر ہونے میں کسی کو علم نہ ہو تو کون ہے ایسا جسے اسکا علم ہو؟ یحیی بن یحیی کہنے لگے ٹھیک ہے لیکن محمد بن اسلم جیسا کون ہو سکتا ہے؟

ابوعبداللہ کہتے ہیں ایک دن میں نے اسحق بن راہویہ کو ترجیح اذان کے بارے میں کثیر احادیث روایت کرتے ہوئے سنا پھر انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری کی حدیث بیان کی اور کہا محمد بن اسلم نے لوگوں کو اذان میں ترجیح کرنے کا حکم دے رکھا ہے اور تم کہتے ہو کہ یہ بدعتی ہے، تم لوگ اس غوغا سے بچو اسی غوغا نے انبیاء کو قتل کر دیا: رہی بات محمد بن اسلم کے حکم کی سو وہ تو اصرار کرتے ہیں جس چیز کو لیتے ہیں اسے پوری کر کے چھوڑتے ہیں ہم تو بس پیٹ بھرتے ہیں محمد بن اسلم کے پاس ہماری مثال چوروں جیسی ہے۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: احمد بن نصر نے مجھے خط لکھا کہ مجھے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے حالات لکھ بھیجو وہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن تھے، ابوعبداللہ کہتے ہیں مجھے محمد بن مطرف نے خبر دی ہے کہ وہ اس وقت صدقہ ماوردی کی طرف کوچ کرنا چاہتے تھے میں نے کہا: قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کہا: مجھے پتہ نہیں (بتانے سے انکار کر دیا) میں نے کہا: مسئلہ خلق قرآن کے بارے میں محمد بن اسلم نے ایک کتاب تصنیف کی ہے کہا وہ تمہارے ساتھ ہے میں نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے مجھ سے وہ کتاب مانگی، جب میں نے کتاب حاضر کی اس میں نظر کرنے لگے اور پھر کہا: بخدا! اگر اس سے قبل مجھے دو کوڑے بھی مارے جاتے میں کہہ دیتا کہ قرآن مخلوق ہے اب تو اگر میری گردن بھی اڑا دی جائے تب بھی میں ''قرآن مخلوق ہے'' کا قول نہیں کروں گا، میں تو تمہارے اس ساتھی (محمد بن اسلم) کو بچہ تصور کرتا تھا اب پتہ چلا کہ وہ تو بڑے بڑے مشائخ اور ہمارے اصحاب پر فوقیت رکھتے ہیں۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم کی وفات کے بعد نیشاپور میں احمد بن نصر کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک ان کے پاس اصحاب حدیث کی ایک بڑی جماعت داخل ہوئی اس جماعت میں مشائخ ونوجوان سبھی شریک تھے، کہنے لگے ہم ابونصر کے پاس سے آرہے ہیں وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے، بعد سلام یہ کہ ہمیں چاہیے کہ ہم سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے سے اس عظیم آدمی کی تعزیت کریں اسی جیسا عظیم آدمی ہم نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بعد نہیں دیکھا، ایک بار احمد بن نصر سے کسی نے کہا اے ابوعبداللہ! محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی میت پر ایک لاکھ لوگوں نے نماز پڑھی ہے اور بعض کہنے لگے بلکہ دس (۱۰) لاکھ لوگوں نے نماز پڑھی ہے نیک وبد سبھی کے سب کہہ رہے تھے کہ ان جیسا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا،

ابوعبداللہ کہتے ہیں! میں نیشاپور میں محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی وفات سے چار دن قبل ان کے پاس گیا مجھے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! میں تمہیں ایک بشارت سنانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے تمہارے بھائی کے ساتھ کیا بھلائی کی ہے؟ بلاشبہ موت مجھے آنا چاہتی ہے اور اللہ تعالی نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے جس پر میرا محاسبہ کیا جائے، اللہ تعالی کو میری کمزوری کا

خوب علم ہے کہ میں حساب و کتاب کی طاقت ہی نہیں رکھتا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے پاس حساب کے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں ہے پھر کہنے لگے: دروازہ بند کرو اور اندر آنے کی کسی کو اجازت نہ دو تاوقتیکہ میں مر نہ جاؤں، اور تم لوگ میری کتابوں کو دفن کردو، خوب سمجھ لو! میں دنیا سے جارہا ہوں میرے پاس بجز کتابوں، ایک چادر ایک صوف کے نمدے اور میرے وضو کے برتن کے میرث کے لئے کچھ نہیں ہے، میری ان کتابوں کے بارے میں لوگوں کو مشقت میں مت ڈالو، ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں لگ بھگ تیس درہم پڑے ہوئے تھے کہنے لگے یہ میرے بیٹے کی ہے جو اسے ایک قریبی رشتہ دار نے بطور ہدیہ کے دی تھی میں اس سے بڑھ کر اپنے لئے زیادہ حلال کسی چیز کو نہیں سمجھتا ہوں چونکہ نبی ﷺ کا فرمان 'تو بھی اور تیرا مال بھی تیرے باپ کی ملکیت ہے' ایک دوسرا ارشاد ہے: سب سے زیادہ پاکیزہ مال وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے یا اپنی اولاد کی کمائی سے کھائے'' پس انہی دراہم سے مجھے کفن دینے کا کام چلاؤ اگر تمہیں دس درہم کا کفن مل جائے، تو پندرہ کا مت خریدو، میرے جنازے پر میرا نمدہ پھیلا دو اور پھر چادر سے جنازے کو ڈھانپ دو میرے جنازے میں حاضر ہونے کی مشقت کوئی نہ کرے میرا یہ برتن کسی مسکین کو بطور صدقہ کے دے دو تاکہ وہ اس میں وضو کیا کرے پھر چوتھے دن اللہ کو پیارے ہو گئے۔

میں نے تعجب کیا کہ انہوں نے مجھے یہ وصیت کی جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا آدمی نہیں تھا چنانچہ جب ان کا جنازہ گھر سے نکالا گیا عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر کہہ رہی تھیں، یہ عالم ہیں جو دنیا سے رخصت ہوئے اور یہ رہی ان کی میراث ہمارے ان علماء میں ان جیسا کوئی نہیں یہ تو سب اپنے پیٹوں کے غلام ہیں ایک عالم بیٹھ جاتا ہے اور دو تین سال تک درس دیتا رہتا ہے اور پھر جائداد خریدنے میں لگ جاتا ہے اور یوں مال و دولت کا بندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

محمد بن اسلم مجھ سے کہنے لگے: اے ابو عبداللہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم جانتے ہو کہ میری قمیص میں ایک ایسی چیز چھپی ہے جو میرے خلاف گواہی دے گی تو میرے لئے کیسے مناسب ہوگا کہ میں گناہوں کا ارتکاب کروں کہ مجھے کوئی دیکھ نہ رہا ہو کہ میں گناہ کرلوں پھر کہنے لگے: مجھے اس مخلوق سے کیا واسطہ میں تو اپنے والد کی صلب میں اکیلا رہا پھر ماں کے بطن میں اکیلا رہا پھر دنیا میں اکیلا آیا پھر میری روح قبض ہوئی اس وقت میں اکیلا تھا پھر مجھے قبر میں اکیلے ہی داخل کیا گیا قبر میں میرے پاس منکر نکیر آئیں گے اس وقت بھی میں اکیلا ہی ہوں گا اگر میں خیر و بھلائی کی طرف چلا تو اکیلا ہی چلوں گا اگر شر و برائی کی طرف گیا تو اکیلا ہی جاؤں گا اگر مجھے جنت میں بھیج دیا گیا تو اکیلا ہی جاؤں گا اور اگر جہنم میں بھیج دیا گیا تو بھی اکیلا ہی جاؤں گا پھر مجھے لوگوں سے کیا تعلق پھر وہ تھوڑی دیر سوچنے لگے حتی کہ ان پر کپکپی طاری ہوگئی یہاں تک کہ مجھے ان کے گرنے کا خوف ہوگیا، پھر مجھے فرمایا: اے ابو عبداللہ! یہ لوگ ابو حنیفہ کی رائے لکھتے ہیں جبکہ میں آثار (حدیثیں) لکھتا ہوں پس میں ان کے نزدیک درست راستے پر نہیں ہوں اور وہ میرے نزدیک درست راستے پر نہیں ہیں اے ابو عبداللہ! اصل اسلام تو ان فرائض میں ہے اور یہ فرائض صرف دو حرفوں میں بند ہیں اگر اللہ اور اس کے رسول نے کرنے کا حکم دیا تو وہ فرض ہے ضروری ہے کہ پھر اسے کیا جائے اور جس چیز سے اللہ اور اس کے رسول نے باز رہنے کی تاکید کی اس کا نہ کرنا فرض ہے، یہ چیز قرآن میں اور نبی ﷺ کے فریضہ میں موجود ہے، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن اس میں غور و فکر نہیں کرتے۔ چونکہ ان پر جب دنیا نے غلبہ پالیا ہے حالانکہ عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث واضح ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ایک خط کھینچا پھر فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے بہت سارے خط کھینچے جو پہلے خط کے دائیں اور بائیں جانب تھے پھر فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں اور اس راستے پر ایک شیطان موجود رہتا ہے جو اس راستے کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ پھر آیت تلاوت کی۔

''وان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصاکم بہ لعلکم تتقون''

یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ سیدھا ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اسکا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط کرو۔ (انعام: ۱۵۳)

اور عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث بھی واضح ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی ایک کے سواء سب جہنم میں جائیں گے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ (فرقہ ناجیہ) کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ فرقہ ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں'' (یعنی اہل السنّت والجماعت) اب ان مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو دیکھتا ہوں اور ان پر اپنے اعمال پیش کرتا ہوں جو عمل ان کے مطابق ہوا سے کر لیتا ہوں اور جو ان کے خلاف ہوا سے ترک کر دیتا ہوں اگر بات یوں ہوتی کہ ''ایک فرقے کے علاوہ سب جنت میں جائیں گے'' تو کچھ بات بنتی لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے لوگوں نے حب دنیا کو اپنے اوپر غلبہ دے دیا ہے اور مال و دولت ان کے سامنے ہے۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم کی صحبت میں بیس سال سے زیادہ عرصہ رہا ہوں میں نے انھیں کبھی نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بجز جمعۃ المبارک کی دو رکعتوں کے اور نہ ہی انھیں کبھی قرأت و تسبیح کرتے دیکھا: ایک مرتبہ مؤکد قسمیں اٹھا کر فرمایا: بخدا اگر میری طاقت ہوتی کہ میں فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہو کر عبادت کرتا لامحالہ ایسا میں ضرور کرتا لیکن یہ امر میری طاقت سے باہر ہے؟ چونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ''تھوڑی ریاکاری بھی شرک ہے'' پھر ایک چھوٹی سی کنکری اٹھا کر پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ پتھر ہے پھر ایک بڑے پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا: یہ بھی پتھر ہے فرمایا: چھوٹے پر بھی پتھر کا اطلاق ہوتا ہے اور بڑے پتھر پر بھی بعینہ اسی طرح تھوڑی سی ریا پر شرک کا اطلاق ہوتا ہے اور زیادہ پر بھی، محمد بن اسلم رحمہ اللہ گھر کے ایک کمرے میں داخل ہو جاتے اور آگے تالہ لگوا لیتے اور اپنے ساتھ ایک لوٹا پانی کا بھی لیے جاتے ہمیں پتہ نہ رہتا کہ اندر کیا کرتے، اتنے میں بچے کے رونے کی آواز سنتے اسے ماں رونے سے چپ کراتی، ہم وجہ پوچھتے کہ یہ کیوں رو رہا ہے؟ وہ جواب دیتیں، کہ ابوالحسن قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ رو بھی رہے ہیں ان کی آواز سن کر بچہ بھی رو رہا ہے پھر جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتے چہرہ دھوتے اور سرمہ لگا لیتے یوں اس طرح کرنے سے ان کے چہرے پر رونے کے اثرات باقی نہ رہتے، محمد بن اسلم لوگوں کے پاس تحائف بھیجتے، نقدی اور کپڑے بھی بھیجتے، قاصد کو کہہ دیتے کہ فلاں کو دے آؤ اور میرا ہرگز نہ بتانا، ہمیشہ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے جس کو نقدی مال دیتے اسے سو درہم سے کم نہ دیتے الا یہ کہ مجبوری ہو۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: ایک دن میں نے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے پاس کھانا کھایا اور کھانے میں مجھے ٹھنڈی ثرید دی، میں نے کہا: اے ابوالحسن کیا آپ اسی طرح ٹھنڈا کھانا تناول فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں نے علم اس لئے طلب کیا ہے تاکہ میں اس پر عمل کروں چنانچہ نبی ﷺ کی ایک حدیث مروی ہے کہ ''گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی'' میں ان کے لئے روٹی پکاتا تھا چنانچہ میں نے کبھی ان کے لئے آٹا نہیں چھانا، مجھے اجرت دیتے اور فرماتے بازار سے کالے جو خرید لاؤ جو لوگوں نے بالکل رد کر دیئے ہوں اور صرف اتنے جو لانا جو میرے لئے صرف ایک دن کے لئے کافی ہوں، ایک مرتبہ میں نے دوسرے شہروں کی طرف نکل جانے کا ارادہ کیا اور بازار سے سفید جو صاف شفاف کر کے پیس کر لے آیا تاکہ جو چند مہینے میں غائب رہوں اس عرصہ میں تناول فرماتے رہیں گے۔ لا کر ان کی خدمت میں پیش کئے اور وجہ بھی بتلائی۔ فرمایا: کیا صاف کر کے لائے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: دیکھتے ہی دیکھتے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اگر واقعۃً تم انھیں صاف کر کے لائے ہو تو پھر خود کھاؤ جب میں نے پوری دنیا میں چکر لگائے ہیں اور اہل قبلہ میں سے بخدا اپنے سے کم تر کسی کو نہیں پایا، پھر میں یہ صاف شفاف جو کیسے کھا سکتا ہوں؟ یہ درہم لو اور بازار سے سیاہ رنگت کے جو خرید لاؤ جو ردی ہو گئے ہوں چونکہ انہوں نے بالآخر پاخانہ ہی بن جانا ہے، تم لوگ گٹر کو نہیں جانتے ہو میں تم میں کسی آدمی کو نہیں پاتا ہوں جو دل کی بصیرت

سے دیکھتا ہو، اگر ایک انسان کوئی بیج کررہا ہواور وہ کسی آدمی کے پاس آجائے اور کہے: میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنی عمدہ بیج دو میں تو اسے گٹر کے لئے چاہتا ہوں۔ تم اس پر ہنسنے لگتے ہواور کہنے لگتے ہو یہ دیوانہ ہے، پس تم اپنے آپ پر کیوں نہیں ہنستے؟ پس تم ایک گڑھا کھودواوراس میں کھانا اور پانی ڈال دواور ایک مہینے تک رہنے دو دیکھنا اس میں بدبو نہیں آئے گی اس کے برخلاف تم کھانے کو اپنے پیٹ میں ڈالتے ہواور ایک دن وایک رات میں اسمیں بدبو پیدا ہوجاتی ہے لہذا گٹر تو پیٹ ہوا۔ جاؤاور میرے لئے جواور چکی خرید لاؤ تاکہ میں خود اپنے ہاتھوں سے چکی پیسوں ممکن ہے علی اور فاطمہؓ جیسا ثواب مجھے بھی مل جائے، ایک دفعہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے مجھے رقم دی اور دو بڑی قسم کے مینڈھے خرید لانے کو کہا، جب خرید لایا مجھے دس درہم آٹا خریدنے کے لئے دیئے چنانچہ میں بازار سے آٹا خرید لایا اور گھر لاکر چھان بھی دیا، پوچھا کیا آٹا چھان دیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، مجھے دس درہم اور دیئے کہ ان کا بھی آٹا خرید لاؤ اور چھاننا نہیں ہے چنانچہ میں دس درہم کا اور آٹا خرید لایا اور لاکر اسکی روٹیاں پکائیں فرمایا: اے ابوعبداللہ! میں نہیں چاہتا ہوں کہ میرے گھر میں سنت کے ساتھ ساتھ بدعت کا بھی ارتکاب ہوجائے چونکہ عقیقہ کرنا سنت ہے اور آٹا چھاننا بدعت ہے۔

شیخ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے جہمیہ اور مرجیہ پر بہت رد کیا ہے اور خود محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی صفات کے ازلی ہونے کے قائل تھے، انہوں نے ''الرد علی الجہمیۃ'' کے نام سے ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے۔ جس سے مختصر سا اقتباس ہم نے ذیل میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۸۷-محمد بن جعفر مودب، احمد بن بطہ بن اسحٰق، اسماعیل بن احمد مدینی، ابوعبداللہ بن موسیٰ محمد بن قاسم (خادم محمد بن اسلم) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جہمیہ کا گمان ہے کہ قرآن مخلوق ہے انہوں نے یہ قول کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا ہے حالانکہ انھیں اسکا علم تک نہیں ہوتا چونکہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اس کی ایک صفت کلام بھی ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے ''انی اصطفیتک علی الناس برسالتی وبکلامی'' بلاشبہ میں نے تم کو تمام لوگوں میں سے اپنی رسالت (پیغمبری) اور اپنے کلام کے لئے چنا ہے۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا:

وکلم اللہ موسیٰ تکلیما (نساء: ۱۶۴) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا۔

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ صفت کلام اسی کے لئے ثابت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا ہے، اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرنے میں فرمایا ہے ''یا موسیٰ انی انا ربک'' لہذا جو اسے مخلوق سمجھے اس نے اللہ کے ساتھ شرک ٹھہرایا چونکہ اس نے کلام کو مخلوق سمجھا چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''انی انا ربک'' تو اس نے کلام کو موسیٰ کا رب بنادیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

فاستمع لمایوحیٰ اننی انا اللہ لاالٰہ الا انا فاعبدنی (طٰہ: ۱۳. ۱۴)

وحی کردہ تعلیمات کو غور سے سنو بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو۔

پس کلام اللہ کو مخلوق کہنے والے نے غیر اللہ کو موسیٰ علیہ السلام کا معبود بنادیا۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا

یاموسی انی انا اللہ رب العالمین۔ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب (قصص: ۳۰)

سو جو آدمی یہ گواہی نہ دیتا ہو کہ یہ کلام اللہ ہے اور اسے مخلوق سمجھتا ہو اس نے شرک کیا اور اللہ پر جھوٹ بولا چونکہ اس نے تمام جہانوں کے لئے غیر اللہ کو رب بنادیا لہذا اس سے بڑا شرک اور کون سا ہوسکتا ہے، یوں جہمیہ اس طرح دو کفروں کے مرتکب بن جاتے

ہیں چونکہ یا توان کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام نہیں کیا تو یوں انہوں نے کتاب اللہ کو رد کر دیا اور مرتکب کفر ہوئے نیز انہوں نے کلام اللہ کو مخلوق کہہ دیا انہوں نے اللہ کے ساتھ تو شرک ٹھہرادیا، پس ان مذکورہ بالا آیات میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور جو کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے شرک کیا، اس نے اللہ کے قول کو بھی مخلوق کہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی طرف وحی کردہ تعلیمات کو بھی مخلوق کہہ دیا۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے مرجیہ، کرامیہ پر بھی نقص وارد کیا ہے جنکا مؤقف یہ تھا کہ ایمان قول باللسان کا نام ہے بدون تصدیق قلب کے، محمد بن اسلم نے ایمان واعمال کے متعلق ایک بڑی کتاب تصنیف کی۔

۱۳۸۸۸-ابوالحسین محمد بن محمد بن عبید اللہ جرجانی مقری، محمد بن زہیر طوسی، عبد اللہ بن یزید مقری، کہمس، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، عبد اللہ بن عمر کے سلسلۂ سند سے عمرؓ کی روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایمان کے بارے میں سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم ایمان رکھو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور ساری کی ساری تقدیر پر خواہ خیر ہو یا شر ہو' الحدیث۔ یہ پہلی حدیث ہے جسکو محمد بن اسلم نے اپنی کتاب کے شروع میں ذکر کیا اور کلام کی بنیاد اسی پر رکھی، چنانچہ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی ابتدا اللہ کا فضل ورحمت ہے ایمان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فضل وکرم کیا بایں طور کہ اپنے بندوں کے دلوں میں ایمان کا نور ڈالا جس سے دل منور ہو گئے، اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ایمان کو بڑھاتا ہے، پس جب اللہ تعالیٰ دل کو منور کر دیتے ہیں اور اس میں ایمان کو مزین کر دیتے ہیں بندے کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں پھر بندے کا دل اللہ پر ایمان لے آتا ہے اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر خواہ خیر ہو یا شر پر ایمان رکھتا ہے اور وہ بعث بعد الموت حساب، جنت اور دوزخ پر بھی ایمان رکھتا ہے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے یہ وہی نور ہے جو اللہ نے اس کے دل میں ڈال دیا ہے جب اسکا دل ایمان لے آتا ہے تو اسی ایمان کو لیکر اس کی زبان گویا ہوتی ہے اور وہ اسکا اقرار کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے پس یہ اشیاء جن پر اسکا دل ایمان لے آتا ہے وہی حق ہے، پس جب دل ایمان لاتا ہے اور زبان اس کی گواہی بھی دیتی ہے تو اس کے جوارح سے اعمال ہونے لگتا ہے، اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اسکا حق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے محارم سے پرہیز کرتا ہے جب وہ ایسا کرتا ہے پکا مومن بن جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم. (حجرات:۷) لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے ایمان کو پسند فرمایا ہے اور ایمان ہی کو تمہارے دلوں میں مزین کیا ہے۔

"أفمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ"

کیا وہ آدمی جسکے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب تعالیٰ کے نور پر قائم ودائم ہو۔

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ یہ تزین وہ اللہ تعالیٰ کا عطیۂ نور ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ قیامت کے دن لوگ اپنے بقدر نور لیکر پل صراط سے گزریں گے پس ایک آدمی کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا اور ایک آدمی کا نور گھر کے برابر ہوگا دیکھو گھر اور پہاڑ میں کمی وزیادتی کے اعتبار سے کتنا فرق ہے؟ اسی طرح ایمان بھی دل میں ہوتا ہے، پس مرجیہ اور جہمیہ دونوں کا قیاس ایک ہی طرز کا قیاس ہے، جہمیہ کا دعویٰ ہے کہ ایمان صرف معرفت قلب ہے بدون اقرار وعمل کے اور مرجیہ کا دعویٰ ہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے بدون تصدیق قلب اور عمل کے پس یہ دونوں فرقے شیطانی ٹولے ہیں چونکہ پھر تو ان کے دعویٰ کے مطابق ابلیس بھی مومن ہے چونکہ اس کے پاس بھی اپنے رب کی معرفت ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے 'فبعزتک لاغوینھم اجمعین "(ص:۸۲)

پس تیری عزت کی قسم میں انسانوں کو ضرور بضرور گمراہ کرتا رہوں گا۔ جس وقت کہا کہ "انی اخاف اللہ رب

العالمین' میں تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (حشر:۱۶) جس وقت کہ ارشاد ہوا "قال رب بما اغویتنی" (حجر:۳۹) کہنے لگا اے میرے رب جس چیز کے بسبب تو نے مجھے (بحکم تکوین) گمراہ کیا ہے۔

پس کون لوگ ہو سکتے ہیں جو گمراہی میں زیادہ واضح ہوں جہالت میں بالکل ظاہر ہوں اور بدعت میں بڑھے ہوئے ہوں ان لوگوں سے بڑھ کر جو ابلیس کو مؤمن سمجھتے ہوں۔ پس وہ نرے گمراہ ہیں اور اپنے قیاس غلط سے اللہ تعالیٰ کے دین کو قیاس کر رہے ہیں اے امت محمد غلط قیاس سے پرہیز کرو اور سنت کو اختیار کرو۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے تفصیلی مضامین کو اختصار سے پیش کیا ہے حالانکہ ان کی کتاب آثار و سنن سے اور اقوال صحابہ و تابعین سے اٹی پڑی ہے۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے فیض یاب ہوئے اور وہ دونوں تابعی ہیں، ان کے علاوہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے محمد و یعلیٰ بن عبید و محاضر و عبیداللہ بن موسیٰ عبسی و ابونعیم و جعفر بن عوف سے سماع کیا ہے اور اصحاب ثوری میں سے قبیصہ و حسین بن جعفر و یزید بن ہارون و عبدالعزیز بن ابان و محمد بن کثیر و وہب بن جریر و خلاد بن یحیٰ و مومل و حمیدی و علاء بن عبدالجبار سے سماع حدیث کیا ہے اور اہل مشرق میں سے نضر بن شمویل و یحیٰ بن یحیٰ و حسین بن ولید و جعفر بن یحیٰ اور دیگر حضرات محدثین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔ تاہم ان کی سند سے چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۸۹- ابوحسین محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن احمد بن زہیر طوسی، محمد بن اسلم، یعلیٰ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو۔

۱۳۸۹۰- ابوحسین محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، عاصم، ابوصالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی زنا کرتے وقت مؤمن نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت بھی مؤمن نہیں ہوتا ایمان اس (کے دل) سے نکال لیا جاتا ہے اور جب تک وہ توبہ نہیں کرتا واپس نہیں لوٹتا اور جس وقت توبہ کرتا ہے ایمان بھی واپس لوٹ آتا ہے۔

۱۳۸۹۱- محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن موسیٰ، موسیٰ بن عبیدہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عقل و دین میں ناقص اور عقلمندوں کی عقل کو خراب کر دینے والا تم عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔[۲]

عبیداللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور موسیٰ متفرد ہیں۔

۱۳۸۹۲- محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبید، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، ثابت بن قطنہ، کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ تم لوگ اطاعت و جماعت کو لازم پکڑ لو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اسکے قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۶۸۲. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۵۰، ۴۷۲، ۵۲۷. وسنن الدارمی ۲/ ۳۲۳. والمستدرک ۱/ ۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۲۱۸، وصحیح ابن حبان ۱۳۱۱، ۱۹۲۶، ومجمع الزوائد ۴/ ۳۰۳، ۸/ ۲۱، ۲۲، والمطالب العالیۃ ۲۵۴۱. والترغیب والترھیب ۳/ ۴۱۱، وفتح الباری ۱۰/ ۲۵۸، مشکاۃ المصابیح ۳۲۶۴، ۵۱۰۱، وکشف الخفا ۱/ ۲۰۰، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۶۴، وتاریخ أصبھان ۲/ ۶۷.

۲۔ صحیح البخاری ۱/ ۸۳، ۲/ ۱۴۹. وفتح الباری ۱/ ۴۰۵، وصحیح مسلم کتاب الایمان باب ۳۴. وسنن أبی داؤد، کتاب السنۃ باب ۱۵، وسنن ابن ماجۃ ۴۰۰۳.

دیا ہے بلاشبہ جماعت کی جو چیز تمہیں ناپسند لگتی ہے وہ فرقت وعلیحدگی کی مرغوب چیز سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جو چیز بھی پیدا کی ہے اس کی ایک انتہا بھی اس کے ساتھ پیدا کی ہے، پس اسلام آجکل اپنے پائے ثبات کے ساتھ اقبال کیے ہوئے ہے کیا بعید کہ اپنی انتہاء کو پہنچ جائے، اسکی نشانی یہ ہے کہ سواری ڈھانپ لی جائے تعلقات ورشتہ داری قطع کردی جائے حتی کہ مالدار کو صرف تنگدستی کا خوف ہو حتی کہ فقیر کسی ایسے آدمی کو نہیں پائے گا جو اس پر مہربان ہو حتی کہ ایک آدمی بھوکا مر رہا ہو گا اور اسکا چچازاد مالدار ہو گا لیکن اس بھوکے پر ذرہ برابر مہربان نہیں ہو گا۔

۱۳۸۹۳-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، قبیصہ حسین بن حفص ومحمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو صادق ومصدوق ہیں نے ہمیں حدیث سنائی۔الحدیث۔

۱۳۸۹۴-محمد بن احمد، محمد، جعفر بن عون، معلّی بن عرفان، ابووائل کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایمان ورع وتقویٰ تک پہنچاتا ہے افضل دین یہ ہے کہ آدمی کا دل اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل نہ ہو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ تعلیمات سے راضی رہا وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہو گا اور جو بدون شک کے جنت کا ارادہ کرے وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھے۔

۱۳۸۹۵-محمد بن احمد بن یزید، محمد بن احمد بن زہیر، محمد بن اسلم، ابراہیم بن سلیمان، عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں درمیانی اوقات (جو وقت کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کا ہو) کے لئے ایک طرح سے کفارہ کی حیثیت رکھتی ہیں جب تک کہ کبائر سے اجتناب کرلیا جائے اسی طرح ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک (درمیانی وقفہ) کے لئے کفارہ ہے اور تین دن سے زیادہ کے لئے (یعنی پانچ نمازیں درمیانی اوقات میں ہونے والے صغائر کو مٹا دیتی ہیں اسی طرح صلوٰۃ جمعہ بھی صغائر کو مٹا دیتی ہے اور کبائر صرف توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں)![1]

۱۳۸۹۶-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، ابراہیم بن سلیمان، عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو حتی کہ دونوں فریضوں کو جمع نہ کرے (یعنی نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کرے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے ان کے درمیان تفرقہ نہ ڈالو۔[2]

۱۳۸۹۷-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، محمد بن اسلم طوسی، عبدالحکم بن میسرہ، ابن جریج، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی صحابہ کے درمیان پاؤں پھلائے ہوئے (بیٹھے) نہیں دیکھے گئے۔

ابن جریج کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف محمد بن اسلم کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۸۹۸-ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، زنجویہ بن محمد بن حسن، محمد بن اسلم، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: پانچ نمازیں مسجد میں جاکر پڑھتے رہو چونکہ وہ سراپا ہدایت ہیں اور محمد ﷺ کی عین سنت ہیں۔

ابووائل سے مروی اعمش کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۹۹-ابوطاہر محمد بن فضل، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، قبیصہ بن عقبہ، لیث بن سعد، عقیل، ابن شہاب کے سلسلۂ سند سے حضرت انس

---

[1]۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ ۱۴، ۱۵، ۱۶، وسنن ابن ماجۃ ۵۹۸، وسنن الترمذی ۲۱۴، ومسند الامام احمد ۳۵۹/۲، ۴۰۰، ۴۱۴، وصحیح ابن خزیمۃ ۳۱۴، ۱۸۱۴.

[2]۔ کنز العمال ۱۵۷۸۸.

بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کے وقت سفر کیا کرو چونکہ رات کو زمین لپیٹ لی جاتی ہے۔[۱]

۱۳۹۰۰-ابونصر احمد بن حسین بن احمد بن عبید مروزی، زنجویہ بن محمد لباد، محمد بن اسلم طوسی، عبیداللہ بن موسیٰ، ابوالوفاء جعفر، اپنے والد سے ابن عمرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (آذان کے کلمہ) الفلاح (یعنی "حی علی الفلاح" (کوسنا اور اسکا جواب نہ دیا پس وہ نہ ہمارے ساتھ ہے اور نہ ہی اکیلا ہے)[۲]

ابن عمر کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ابوالوفاء کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۹۰۱-ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبید، یحیٰ بن عبید اللہ، عبیداللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت کے نماز قابل قبول نہیں اور نہ ہی خیانت سے حاصل کیئے ہوئے مال کا صدقہ قابل قبول ہے۔[۳]

۱۳۹۰۲-ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم زاہد، عبیداللہ بن موسیٰ، ھشام بن عون، عون، کے سلسلۂ سند سے عمرو بن ابی اسلمؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں دیکھا جو کہ انہوں نے اپنے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال رکھا تھا۔

۱۳۹۰۳-ابونصر، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن زبیر، سفیان، ابوزناد، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں داخل ہیں (۱) وہ آدمی جو اللہ عزوجل کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف (نماز وغیرہ) کے لئے نکل جائے۔[۴]

(۲) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کی نیت سے نکل جائے، (۳) اور وہ آدمی جو حج کے ارادے سے نکل پڑے۔

۱۳۹۰۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن اسلم، حسین بن ولید، سلیمان بن ارقم، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت عثمان بن عفانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نیند حصول رزق میں رکاوٹ ہے۔[۵]

۱۳۹۰۵-محمد بن احمد، احمد بن یزید، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن موسیٰ، داؤد، شعبی، جریرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔الحدیث۔[۶]

۱۳۹۰۶-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، یزید بن ہارون، شریک، لیث، عبدالرحمٰن بن سابط، ابوامامہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو حج سے کسی ظاہری حاجت یا بندش لگا دینے والے مرض یا ظالم سلطان نے نہ روکا اور وہ بغیر حج کیے مرگیا اسے چاہیے کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی۔[۷]

۱۳۹۰۷-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان، اوزاعی، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن غنم کے سلسلۂ سند

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۵۷۱. ومسند الامام أحمد ۳۸۲/۳، والمستدرک ۴۴۵/۱. ۱۱۴/۲. والسنن الکبری ۲۵۶/۵، وصحیح ابن خزیمة ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، وفتح الباری ۲/۷..... ۲۔ الکامل لابن عدی ۵۶۶/۲، وکنز العمال ۲۰۳۶۱.

۳۔ سنن الترمذی ۱، وصحیح مسلم ۲۰۴، ومسند أبی عوانة ۲۳۵/۱.

۴۔ مسند الحمیدی ۱۰۹۰، وکنز العمال ۴۳۲۴۴. والاحادیث الصحیحة ۵۹۸.

۵۔ اللآلئ المصنوعة ۸۶/۲، وتنزیه الشریعة ۲۸۰/۱، والکامل لابن عدی ۳۲۱/۱. وکنز العمال ۱۶۶۱۲. والجامع الکبیر ۵۶۴۵.

۶۔ صحیح البخاری ۹/۱. وصحیح مسلم، کتاب الایمان، ۲۰، ۲۱. وسنن الترمذی ۲۶۰۹. ومسند الامام أحمد ۲۶/۲، ۹۳، ۱۲۰، ۳۶۳/۴، ۳۶۴، والسنن الکبری للبیهقی ۳۵۸/۱، ۸۱/۴، ۱۹۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۷۱/۲، ۱۷۴/۱۲، ۳۰۹، ۳۱۲، وصحیح ابن خزیمة ۳۰۸، ۳۰۹، وفتح الباری ۴۹/۱.

۷۔ سنن الدارمی ۲۹/۲، واتحاف السادة المتقین ۲۶۷/۴، ۵۷۶/۸، ونصب الرایة ۴۱۱/۴. ومشکاة المصابیح 2535. والکامل لابن عدی ۲۵۰۲/۷. والموضوعات لابن الجوزی ۲۰۹/۲، واللآلی المصنوعة ۶۶/۲.

سے حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ جس آدمی نے (فریضہ) حج چھوڑ دیا اور بغیر حج کیے مرا تو اس پر قسمیں اٹھا اٹھا کر کہو کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔

۱۳۹۰۸- ابو احمد بن احمد غطریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ آپس میں ہنس رہے تھے یا مزاح کر رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، لذات کو شکست فاش دینے والی چیز (یعنی موت) کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔[۱]

۱۳۹۰۹- ابو احمد، محمد بن اسحٰق، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی مرتا ہے اور اسکے قریبی اڑوس پڑوس کے چار آدمی گواہی دیں کہ اس کے متعلق صرف خیر و بھلائی کا علم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے میں نے تمہاری بات اور گواہی قبول کر لی اور اس کے ایسے پوشیدہ گناہوں کو معاف کیا جنکا تمہیں علم تک نہیں ہے۔[۲]

۱۳۹۱۰- ابو نصر احمد بن حسن بن عبیدؒ حسن بن عبید مروزی، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، یعلی بن عبید، اعمش، ابو صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسبیح کرنا مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے (یعنی نمازی کے آگے سے کوئی گزر رہا ہو نمازی اگر مرد ہے تو سبحان اللہ کہہ کر گزرنے والے کو آگاہ کرے اور نمازی اگر عورت ہے تو ہاتھ پر ہاتھ مار کر آگاہ کرے)[۳]

۱۳۵۱۱- زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبید اللہ بن موسیٰ، اسماعیل، سعید بن ابی عروبہ، یزید عقیلی، ابو جوزاء کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ تکبیر سے نماز کی ابتداء کرتے تھے اور سلام سے ختم کرتے تھے۔

۱۳۹۱۲- ابو نصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان، عمرو بن قیس، قاسم، مخیمرہ، شریح بن ہانی کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقیم کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہے۔[۴]

۱۳۹۱۳- ابو نصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان ثوری، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب ہم ابو سعید خدریؓ کے پاس آتے تو وہ کہتے: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں خوش آمدید چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں عنقریب تمہارے پاس زمین کی مختلف اطراف سے بہت سارے لوگ دین میں سمجھ پیدا کرنے کے لئے آئیں گے، پس جب تمہارے پاس آئیں ان سے بھلائی کے ساتھ پیش آؤ۔[۵]

۱۳۹۱۴- محمد بن احمد، محمد بن احمد بن زہیر، محمد بن اسلم، عبید اللہ بن موسیٰ، عبد الاعلیٰ، اعین، یحییٰ بن کثیر، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۰۷. وسنن النسائی ۴/۴، وسنن ابن ماجة ۴۲۵۸، ومسند الامام أحمد ۲/۲۹۳. والمستدرک ۴/۳۲۱، وصحیح بن حبان ۲۵۵۹، ۲۵۶۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۰۹، والترغیب والترهیب ۴/۲۳۶.

۲۔ المستدرک ۱/۳۷۸، ومسند الامام أحمد ۲/۴۰۸، ۳/۲۴۲، والمطالب العالیة ۷۷۵۰. والترغیب والترهیب ۴/۳۴۶، ومجمع الزوائد ۳/۴، ۴/۳.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۸۰، وصحیح مسلم، کتاب الصلاة ۱۰۶، ۱۰۷.

۴۔ سنن أبی داؤد ۱۵۷، ونصب الرایة ۱/۱۷۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۴۴. مجمع الزوائد ۱/۲۵۹.

۵۔ سنن الترمذی ۲۶۵۰. وسنن ابن ماجة ۲۴۹، وکنز العمال ۲۹۳۱۴، والجامع الکبیر ۵۹۷۰. ومشکاة المصابیح ۲۱۵.

عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک چیونٹی کے اندھیری رات میں پتھر پر رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے شرک کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم ظلم و جور کے معمولی سے حصہ کو محبوب سمجھو اور عدل و انصاف کے معمولی سے درجے کو مبغوض سمجھو، حالانکہ دین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کے سواء ہے ہی نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔[۱]

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران: ۳۱)

کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پھر میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے بھی محبت کریگا۔

۱۳۹۱۵- محمد، محمد، محمد بن اسلم، حسین بن حفص، سفیان ثوری، سعید جریری، ابونضرہ، ابوفراس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! ہم تمہیں اس وقت جانتے تھے جب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور وحی نازل ہوتی رہتی تھی اللہ تعالیٰ تمہارے حالات سے ہمیں آگاہ کردیتے تھے (اور اب وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا لہذا) جو آدمی خیر و بھلائی کا پرچار کرے گا ہم اس سے محبت کریں گے اور اسے مناسب مقام دیں گے اور جو آدمی ہمارے لئے شر و برائی کا پرچار کرے گا ہم اس سے بغض و عداوت رکھیں گے اور عداوت ہی کے مقام پر اسے اتاریں گے تمہارے پوشیدہ راز تمہارے اور اللہ کے درمیان ہیں (ہمیں انکا کوئی علم نہیں)

۱۳۹۱۶- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن موسیٰ، شیبان، منصور، سعد بن عبیدہ، محمد کندی، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی قسم اٹھاؤ اور نہ ہی غیر اللہ کی ہو جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔[۲]

۱۳۹۱۷- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی (بدون توبہ کرکے) مر گیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا جیسا کہ بتوں کا پجاری۔[۳]

۱۳۹۱۸- محمد، محمد، محمد بن اسلم مؤمل بن اسماعیل، سفیان، عبدالکریم، مجاہد کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[۴]

۱۳۹۱۹- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبدالحکم بن میسرہ، سعید بن بشر، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی (۱) مرجئہ (۲) اور قدریہ کو۔[۵]

۱۳۹۲۰- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عمار بن عبدالجبار، ہیثم بن حجاز، ابوداؤد، زید بن ارقمؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے خلوص دل سے: "لاالٰہ الا اللہ" کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، ارشاد فرمایا "لاالٰہ الا اللہ" کے اقرار میں

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۲۳. والمستدرک ۲/۱۹۱.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۸۶، ۱۲۵. المصنف لعبد الرزاق ۱۵۹۲۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۲۹، والاحادیث الصحیحة ۱۱۲۶. ۱۵۹۲۵.

۳۔ الکنی للدولابی ۱/۱۲۹. وکنز العمال ۱۳۱۸۷. ۱۳۳۴۰. واللآلی المصنوعة ۲/۱۱۲.

۴۔ سنن ابن ماجة ۳۳۷۶. والترغیب والترهیب ۳/۲۵۴، ۲۵۵، ۴/۳۷. وفتح الباری ۱۰/۴۱۵، وکشف الخفا ۲/۵۲۹، والاحادیث الصحیحة ۶۷۸.

۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۳۷. والسنة لابن أبی عاصم، ۱/۲۰، ۱۸۵، ۲/۴۶۱. والمطالب العالیة ۲۱۰۴، والترغیب والترهیب ۳/۱۸۵، واللآلی المصنوعة ۱/۲۲، والاحادیث الضعیفة ۶۶۲.

تمہارا اخلاص یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے رک جاؤ۔[۱]

۱۳۹۲۱-محمد، محمد بن اسلم، عبدالرحیم بن واقد، مالک بن سعید، اسماعیل بن عبدالملک، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ خندق کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر ایک پتھر باندھ رکھا تھا تاکہ اس سے کمر سیدھی رکھ سکیں۔

زہد وعبادت میں مشہور تابعین کے بیان میں......... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے ان حضرات آئمہ واساطین کا ذکر کیا ہے جو عبادت وریاضت زہد وورع میں مشہور ہیں اگر ہم ان کے راستے پر چلنے والوں کا بالاستیعاب ذکر کرتے تو کتاب طویل ہو جاتی لہذا ہم نے چند ایک مشہور حضرات کے ذکر پر اکتفا کیا۔

(۴۴۶) ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ

ان حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ بھی ہیں پورا نام یوں ہے ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ عبسی دارانی، داریا دمشق کا ایک گاؤں ہے، احوال کو پرکھا تاکہ قیامت کی ہولناکیوں سے بچ سکیں تو بہ الی اللہ کی وجہ سے باطنی علتوں سے پاک رہے۔

۱۳۹۲۲-سلیمان بن احمد، ہارون بن ملوک مصری کہتے ہیں میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا تم نے کسی رات ابوسلیمان دارانی کو نہیں سنا؟ وہ کہا کرتے ہیں ”اے میرے رب! اگر تو میرے بھید کو طلب کرتا ہے تو میں تیری توحید کا طلبگار ہوں اور اگر تو میرے گناہوں کی تلاش میں ہے میں تیرے رحم وکرم کی تلاش میں ہوں اور اگر تو مجھے جہنم میں پھینکنا چاہتا ہے تو میں اہل جہنم میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

۱۳۹۲۳-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی نے فرمایا: میں نے صالح بن یعقوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار بندے دنیا وآخرت کی لذات بھری زندگی کو لیتے گئے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: تم مجھ سے راضی رہے اور میری محبت کو تم نے دنیا میں شہوات پر ترجیح دی آج تم میرے پاس ہر طرح کی خواہشات کی تکمیل کر سکتے ہو میرے قرب سے خوش رہو اور عیش وعشرت میں زندگی بسر کرو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میں نے بہشتوں کو صرف تمہاری خاطر پیدا کیا ہے۔

۱۳۹۲۴-محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، محمد بن احمد بن مطر، قاسم بن عثمان جرعی، سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری ذات کی قسم: جو لوگ میری خاطر مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہیں وہ میری پناہ میں آچکے ہیں اور میرے دائمی باغات میں مزے لے رہے ہیں پس اعمال کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنے والے خوش ہو جائیں کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کے اعمال کو ضائع کر دوں گا میں تو اعراض کرنے والوں پر بھی سخاوت کرتا ہوں پھر ان بندوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہمہ تن میری طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ان پر میں کچھ غصہ نہیں ہوا میرے غصے کا مورد وہ لوگ ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور پھر گناہ کو بڑا سمجھتے ہیں اگر میں جلد بازی سے کام لوں حالانکہ جلد بازی میری شان نہیں ہے تو میں اپنی رحمت سے مایوس ہونے والوں کو اپنے آغوش غضب میں لیتا۔ میں دیان ہوں

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۵/۲۲۳. ومجمع الزوائد ۱/۱۷، ۱۸، وأمالی الشجری ۱/۲۰، والكنى للدولابی ۱/۳۸، وكشف الخفا ۲/۳۷۲، والكامل لابن عدی ۷/۲۵۴۵. واتحاف السادة المتقين ۵/۲۵، ۴۸۸، ۹/۵۸۶، ۱۰/۴۸۵.

میری معصیت کسی حال میں حلال نہیں۔

۱۳۹۲۵-اسحٰق بن احمد بن علی، ابو ہارون یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اپنے دین میں اچھائی کرتا ہے اس کی رات کی طرف سے بھی کافی ہو جاتی ہے اور جو رات میں اچھائی کرتا ہے دن کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے، جو آدمی ترک خواہشات میں سچا ہو اس کی مشقت پر اس کی کفایت کر لی جاتی ہے اللہ تعالیٰ خواہشات متروکہ پر عذاب دینے سے بالاتر ہیں۔

۱۳۹۲۶-ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے مرتبے کو صفتیائے نہیں تاوقتیکہ اسے چھوڑ دے یا اس سے آگے تجاوز کر جائے۔

۱۳۹۲۷-ابوسلیمان دارانی نے فرمایا: آدمی جب زہد و تقوی کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے پھر توکل کی طرف آجاتا ہے۔

۱۳۹۲۸-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری، سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کی دعائیں دیگر لوگوں کی دعاؤں سے جدا ہوتی ہے اور ان کا مقصد بھی الگ تھلگ ہوتا ہے۔

۱۳۹۲۹-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کا ارادہ لوگوں کے ارادے سے الگ ہے اور ان کی دعائیں بھی جدا ہیں۔

۱۳۹۳۰-محمد بن جعفر مؤدب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر حق میں سارے لوگ شک کرنے لگ جائیں میں اکیلا اس میں شک نہیں کروں گا۔ احمد کہتے ہیں ثابتقدمی میں ابوسلیمان رحمہ اللہ کا دل اتنا پختہ تھا جتنا ابوبکر صدیق کا ردت کے دن تھا۔

۱۳۹۳۱-محمد بن جعفر، عبداللہ، ابوحاتم، ابن ابی حوری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ دل جس میں شک ہو وہ ساقط ہے۔

۱۳۹۳۲-اپنے والد عبداللہ سے، ابوالحسن بن ابان، ابوعلی، حسین بن عبداللہ سمرقندی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابراہیم بن حواری کا بیان ہے کہ ابوسلیمان ان سے محبت کرتے تھے اور رات بھی ان کے ہاں گزارتے تھے ایک دن مجھے کہنے لگے: عبادت گزار ہر مشکل امر کو برداشت کر لیتے ہیں اور معرفت بھی رکھتے ہیں مگر یہ مبارک توکل میں اسے ختم ہو جانے والی ہو سمجھتا ہوں۔

۱۳۹۳۳-احمد بن اسحٰق، ابن یحییٰ اسدی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ پر توکل کریں گھر کی دیوار نہ بنائیں اور نہ ہی چور کے ڈر سے دروازے کے آگے تالہ لگائیں۔

۱۳۹۳۴-احمد بن اسحٰق ابن یحییٰ اسدی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے تقرب الی اللہ کے بارے میں ابوسلیمان سے سوال کیا، ابوسلیمان رونے لگے اور پھر فرمایا: تم جیسا آدمی یہ سوال کرتا ہے؟ تقرب الی اللہ کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم دنیا و آخرت میں صرف اللہ کی ذات کے متلاشی ہو۔

۱۳۹۳۵- احمد بن اسحٰق، عمر بن یحییٰ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے رزق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیتا ہے اس کے حسن اخلاق میں اضافہ ہوتا ہے اس میں بردباری آجاتی ہے اور نماز میں اس کے وسوسے کم ہو جاتے ہیں۔

۱۳۹۳۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی دل کا مرتبہ بلند ہوتا ہے مقبولیت اسکی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

۱۳۹۳۷-عبداللہ، اسحٰق، احمد، ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آدمی اپنی خواہش نفس کو پورا کرتا ہے اور پھر اس پر اسے ندامت ہوتی ہے اس سے عقوبت اٹھالی جاتی ہے اور اگر اس خواہش نفس پر رشک کرے اور خوش ہوتا ہو اس پر عقوبت برقرار رہتی ہے۔

۱۳۹۳۸-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب اپنے رب سے حیاء کرنے لگ جائے گویا وہ خیر و بھلائی کو مکمل کرنے میں لگ جاتا ہے۔

۱۳۹۳۹-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وسوسے ہمیشہ آباد دل میں آتے ہیں، کیا تم نے چور کو ویرانے میں آتے ہوئے دیکھا ہے وہ تو جس دروازے سے چاہے ویرانے میں داخل ہوسکتا ہے چور تو اس گھر میں آتا ہے جس میں مال و متاع ہوتا کہ نقب لگا کر اسے لیتا اڑے۔

۱۳۹۴۰-ابونعیم اصفہانی، اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن حواری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار بندوں کو بالا خانوں میں جگہ عطا فرمائی ہے اور بعضوں کو معصیت کرنے سے پہلے آگ میں بھی داخل کردیتا ہے دیکھتے نہیں ہو کہ عمر بن الخطاب ؓ بتوں کی طرف کھانا اٹھا کر لے جاتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے محبت تھی اور ان کا یہ فعل انھیں عنداللہ کچھ ضرر نہ پہنچا سکا۔

۱۳۹۴۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد بن ابی حواری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں روٹی کی شدید خواہش ہو اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو وہ اس لائق ہے کہ تم پھر اسکی طرح رجوع کرو، ایک موقع پر فرمایا: کم بھوک کم بیداری اور کم ٹھنڈک بھی تجھ سے دنیا کی محبت کو منقطع کرسکتی ہے۔

۱۳۹۴۲-احمد بن اسحٰق،، عمر بن یحیٰی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قناعت اول رضا ہے اور ورع اول زہد ہے۔

۱۳۹۴۳-احمد، عمر، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ہمارے زمانے میں کسی کو بھی عتاب کا نشانہ نہ بناؤ چونکہ اگر تم نے کسی کو عتاب کا نشانہ بنایا وہ شدید ترین عتاب سے تمہارا پیچھا کرے گا لہذا عتاب کو چھوڑ دو وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۳۹۴۴-احمد، عمر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عراق میں ہمارے درمیان زہد میں اختلاف ہوگیا بعض نے کہا لوگوں کے ساتھ میل جول کو ترک کرنے کا نام زہد ہے بعض نے کہا خواہشات نفس کو ترک کرنے کا نام زہد ہے اور بعض نے کہا شکم سیری ترک کرنا زہد ہے۔ ان سب کا کلام ایک دوسرے کے قریب قریب ہے اور میرا مذہب یہ ہے کہ جو چیز تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اسکو ترک کرنا زہد ہے۔

۱۳۹۴۵-ابومحمد بن حیان، اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: رضا کی کوئی حد نہیں، ورع کی کوئی حد نہیں زہد کی کوئی حد نہیں، میں ان میں سے ہر ایک کی صرف ایک ایک طرف کو جانتا ہوں، جو ہر چیز سے راضی ہوا وہ حد رضا کو پہنچ گیا جس نے ہر چیز سے پرہیز کی وہ حد ورع کو پہنچ گیا اور جس نے ہر چیز میں زہد اختیار کیا وہ حد زہد کو پہنچ گیا۔

۱۳۹۴۶-ابومحمد، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے عرض کیا کہ ابن داؤد کہتا ہے: کاش کہ رات لمبی ہوتی، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے اچھا بھی کہا اور برا بھی، سو اگر اطاعت خداوندی کے لئے اس نے طول رات کی تمنا کی ہے تو اچھا کہا اور اگر اللہ تعالیٰ کی کم کردہ چیز کے طول کا متمنی ہو رہا ہے تو اس نے برا کیا۔

۱۳۹۴۷-ابومحمد، اسحٰق کہتے ہیں۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کسی وجہ سے عقلمند آدمی آئمہ سے علیحدہ ہوتا ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں: فرمایا: چونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اسکو مبتلا کیا ہے۔

۱۳۹۴۸- سلیمان بن احمد، احمد بن ابی معلیٰ، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: گزشتہ رات وتر پڑھے ہیں اور نہ ہی فجر کی دو رکعتیں اور نہ ہی فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے، فرمایا: تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے یہ نقصان ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے تم خواہش نفس کو پہنچے ہو۔

۱۳۹۴۹- احمد، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، موسیٰ بن عمران سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اپنے سے بھاگنے والے کی تلاش میں لگی رہتی ہے اگر اسے پالے تو اسے زخمی کر دیتی ہے اور اگر اس کا طالب اسے پالے تو وہ اسے قتل کر دیتی ہے۔

۱۳۹۵۰- محمد بن علی بن عاصم، احمد بن بجیر واسطی، احمد بن محمد بن سلمہ، احمد بن حواری سے مروی ہے ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بڑا افسوس ہے بڑا افسوس ہے دنیا کے ٹھکانے پر۔

۱۳۹۵۱- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سعد، قاسم بن عثمان جرعی سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اے قاسم! اللہ تعالیٰ نے تیرا نام رکھا ہے لہذا اس نام جیسا ہو جا ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔

۱۳۹۵۲- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: آخرت کی کنجی بھوک ہے اور دنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور دنیا و آخرت ہر بھلائی کی جڑ خوف خدا ہے۔

۱۳۹۵۳- عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان، حسن بن علی معمری، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ شدید ٹھنڈی رات میں میں مسجد میں تھا مجھے سردی نے مجبور کر دیا میں نے ایک ہاتھ قمیص میں چھپالیا اور دوسرا ہاتھ باہر ہی رہنے دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اچانک مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ: اے ابوسلیمان: اس ہاتھ پر ہم نے خیر و بھلائی رکھ دی ہے اور اگر دوسرا بھی باہر نکلا ہوتا اس پر بھی ہم خیر رکھ دیتے، اس کے بعد میں نے قسم اٹھالی کہ جب بھی میں دعا کروں گا خواہ گرمی ہو یا سردی اپنے ہاتھوں کو باہر نکال کر رکھوں گا۔

۱۳۹۵۴- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سعید واسطی، احمد بن ایوب حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے احمد میں تمہیں ایک بات سناتا ہوں میرے مرنے تک کسی کو نہیں سنانی، ایک رات میں وظیفہ پڑھے بغیر ہی سو گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک حور آئی اور مجھے بیدار کرنے لگی اور کہہ رہی تھی اے ابوسلیمان آپ سو رہے ہیں اور میں عرصہ پانچسو سال سے تیری انتظار میں پردہ کیئے بیٹھی ہوں۔

۱۳۹۵۵- عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان کو وسوسے کی شکایت کی، کہنے لگے: اے ابوالحسن! میں تمہیں غمزدہ دیکھتا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ وسوسے تم سے منقطع ہو جائیں اور اگر تم اسے محسوس کرو تو خوش ہو جاؤ اس لئے کہ جب تم خوش ہو جاؤ گے تو تم سے منقطع ہو جائیں گے اور اگر تم اس سے غمزدہ ہو جاؤ تو اس میں تمہیں مزید اضافہ ہو۔

۱۳۹۵۶- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وسوسے اور خوابوں کی کثرت (ایمانی اعتبار سے) کمزور آدمی کو آتے ہیں جب آدمی خالص ہوتا ہے اس کے وسوسے اور کثرت خواب ختم ہو جاتی ہے مجھے کئی سال تک خواب نہیں آتا۔

۱۳۹۵۷- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عیال آدمی کے یقین کو کمزور کر دیتا ہے چونکہ اگر وہ تنہا ہوتا اور اسے بھوک لگتی تو قناعت کرتا اور جب اسکا عیال ہوگا انکے لئے رزق طلب کریگا، اور جب طالب بھوکا ہو جاتا ہے تو اس کا یقین کمزور پڑ جاتا ہے۔

۱۳۹۵۸- اسحٰق، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل میں دنیا کی محبت آجاتی

ہے تو آخرت کی فکر رخصت ہو جاتی ہے اور جب دنیا دل میں آجاتی ہے آخرت نہیں آتی چونکہ دنیا کمینی چیز ہے جبکہ آخرت عزت مند چیز ہے۔

۱۳۹۵۹-اسحق بن ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی عباء پہنتا ہے جسکی قیمت۔۱۔۲۔۳ساڑھے تین درہم ہوتی ہے اور اسکے دل میں عباء کی خواہش پانچ دراہم کی ہوتی ہے کیا وہ اس خواہش کو دل سے نکال نہیں سکتا ہے۔ جب آدمی کے دل میں خواہشات نہیں رہتی ہیں پھر وہ عباء پہننے اور درست راستے پر چلتا رہے چونکہ عباء بھی زہد کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

۱۳۹۶۰-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک جنازے میں ان کے ساتھ تھا وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد! اپنے متبعین کو خواہشات کے اپنانے سے ڈراؤ چونکہ دل دنیاوی خواہشات کے ساتھ معلق ہوتے ہیں اور ان کی عقلیں مجھ سے غافل ہوتی ہیں۔

۱۳۹۶۱-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے صالح بن عبدالجلیل کو کہتے ہوئے سنا کہ: اہل بصیرت دنیا کے بادشاہوں کی طرف تعظیم اور رشک سے نہیں دیکھتے۔

۱۳۹۶۲-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے مجھے کہا: اے احمد ستارہ بن جاؤ، اگر ستارہ نہ بنو تو چاند بن جاؤ اگر چاند نہیں بنتے ہو تو سورج بن جاؤ میں نے عرض کیا: اے ابوسلیمان چاند ستارے سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور سورج چاند سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ فرمایا: اے احمد ستارے جیسے ہو جاؤ جو کہ اول رات سے طلوع فجر تک روشن رہتا ہے تم بھی اول رات سے آخر رات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہو بالفرض اگر تم پوری رات عبادت پر قوت نہیں رکھ سکتے تو سورج کی طرح ہو جاؤ جو پورا دن طلوع رہتا ہے لہذا اگر تم رات کو قیام اللیل کی قدرت نہ رکھو تو کم از کم دن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تو نہ کرو۔

۱۳۹۶۳-عبداللہ بن محمد، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے فرمایا: جب تمہاری کوئی عبادت فوت ہو جائے تو اس کی قضا کرو چونکہ وہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ تم اس کو ترک نہ کرو۔

۱۳۹۶۴-عبداللہ، اسحق، احمد، ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اپنے سر کو آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان دیکھتا ہوں اور بسا اوقات میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ اس کے درمیان تک پہنچ جاتا ہوں پس جس آدمی کی یہ حالت ہو اس کے لئے دنیا کیسے مبارک ہو سکتی ہے؟

۱۳۹۶۵- عبداللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: انما ھانوا علیه فعصوه ولو کرموا علیه لمنعھم منھا۔

۱۳۹۶۶-احمد بن اسحق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب معرفت تک پہنچ جاتا ہے پھر اس سے واپس نہیں لوٹتا واپس تو وہ ہوتا ہے جو طریقت کو چھوڑ بیٹھے۔

۱۳۹۶۷-احمد عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے محمود بن خالد سے کہا: دنیا کی چھوٹی برائی سے بچو چونکہ وہ بڑی برائی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

۱۳۹۶۸-احمد و عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان ایک راستہ ہے، وہ راستے کو نہیں پہچانتا اور اگر وہ پہچانتا ہوتا تو پسند کرتا کہ وہ خود کسی سے تعلق پیدا کرے اور نہ ہی کوئی اور اس سے تعلق پیدا کرے۔

۱۳۹۶۹-اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اویس رحمہ اللہ حج کے

لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور جا کر مسجد نبوی کے دراز ے پر کھڑے ہوئے ان سے کسی نے کہا یہ نبی ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ ان پر غشی طاری ہوگئی اور جب افاقہ ہوا کہنے لگے: مجھے باہر نکالو وہ شہر میرا شہر نہیں ہے: جس میں محمد ﷺ مدفون ہوں (غایت تواضع کی وجہ سے یہ قول کیا)

۱۳۹۷۰-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف بھی تو مالدار تھے؟ فرمایا: خاموش رہو عثمان اور عبدالرحمٰن زمین پر اللہ کے خازنوں میں سے دو خازن تھے اور بھلائی کے راستوں پر خرچ کرتے تھے۔

۱۳۹۷۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بسا اوقات میں ایک ہی آیت کو دہراتے پانچ دن گزار دیتا ہوں اگر مجھے اس کے مابعد کے فوت ہونے کا خوف نہ ہوتا میں اس سے آگے تجاوز نہ کرتا۔ بسا اوقات قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت ہے جو عقل کو لے اڑتی ہے پس پاک ہے وہ ذات جو عقل کو واپس کر دیتی ہے۔

۱۳۹۷۲-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ عزوجل سے راضی رہنا اور مخلوق پر رحم کرنا پیغمبروں کا درجہ ہے۔

۱۳۹۷۳-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی پر کوئی تعجب نہیں جو طاعت کی لذت نہ پائے، تعجب تو اس آدمی پر ہے جو طاعت خداوندی کی لذت پائے اور اطاعت کو ترک کر دے پتہ نہیں وہ صبر کیسے کرتا ہوگا۔

۱۳۹۷۴-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، حسن، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے دنیا کو پہچان لیا اس نے آخرت کو بھی پہچان لیا جس نے دنیا کو نہ پہچانا وہ آخرت کو بھی نہ پہچان سکا۔

۱۳۹۷۵-اسحٰق، ابراہیم، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: کیا حدیث میں نہیں آیا کہ "مؤمن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے"؟ فرمایا: تم نے سچ کہا لیکن یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے نور سے دیکھنے والا کہاں ہے؟

۱۳۹۷۶-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: یحییٰ بن زکریا کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں وہ پانی بھی پی لیتے اور اسی سے وضو بھی کر لیتے تھے، ایک بار ایک آدمی کے پاس سے ان کا گزر ہوا وہ ہاتھ سے پانی پی رہا تھا، یحییٰ کہنے لگے ہاتھ پیالے کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے اس لئے انہوں نے پیالہ بھی پھینک دیا اور پھر کہا: یہ ان چیزوں کے ساتھ ہے جو میں نے دنیا میں سے ترک کر دی ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: آپ آج رات ہمارے ہاں گزاریے، کہنے لگے: مجھے پسند نہیں کہ تم لوگ مجھے دن کو بھی مشغول رکھو اور اب تم میری رات کو بھی مشغول کرنا چاہو۔

۱۳۹۷۷-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل اللہ جب مشغول ہو جاتے ہیں پھر وہ ملاقات کے خواہشمند رہتے ہیں اور جب جدا ہو جاتے ہیں پھر آپس میں ملتے ہیں تو تواضع سے پیش آتے ہیں، ایک مرتبہ فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کچھ شک نہیں ہوا اور تم لوگ ہرگز شک مت کرو کہ رات کے وقت تمہارا اکٹھا ہو جانا بدعت ہے۔

۱۳۹۷۸-احمد، ابراہیم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک خطا سے بڑھ کر ان کا کوئی عمل بھی ان کے لئے زیادہ نفع بخش ثابت نہیں ہوسکا تادم حیات اس سے خائف ہو کر بھاگتے رہے حتی کہ اپنے رب عزوجل سے جا ملے۔

۱۳۹۷۹-احمد و عبداللہ بن محمد، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عقلمند آدمی اپنے عمل پر کیسے اترا سکتا ہے؟ بلاشبہ وہ تو اپنے عمل کو اللہ کی نعمت شمار کرتا ہے بلکہ اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے عمل پر شکر کرے اور عاجزی سے کام لے، البتہ قدری اپنے عمل پر اتراتے ہیں چونکہ وہ عمل کا دعویٰ کرتے ہیں۔ رہی بات اس کی جو عمل کرنا چاہتا ہو وہ کس چیز پر اترائے گا۔

۱۳۹۸۰-احمد بن عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ رضا کی وجہ سے مجھے طریقت مل سکتی ہے سواگر میرا رب مجھے جہنم میں بھی داخل کر دے میں اس سے بھی راضی رہوں گا، ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ حج کے لئے تشریف لے گئے اور جب تلبیہ کہنا چاہا ان پر غشی طاری ہوگئی اور جب افاقہ ہوا کہنے لگے:

اے احمد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی آدمی بغیر حل کئے ''اللھم لبیک اللھم لبیک'' کہتا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے ''لالبیک ولاسعدیک'' حتی کہ جو تیرے ہاتھوں میں ہے وہ رد کر دیا جائے پھر انہوں نے تلبیہ کہا۔

۱۳۹۸۱-عبدالرحمٰن بن محمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماہان احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا:

بسا اوقات میں کسی آدمی کو کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ میرا دل بھوک سے مجھے چٹ کیے جا رہا ہے اور اگر مجھے ادائے فرض کا خوف نہ ہوتا میں کچھ نہ کھاتا۔

۱۳۹۸۲-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: وہ آدمی کیسے دنیا کو ترک کر سکتا ہے جسے تم دینار و درہم کے ترک کا حکم دیتے ہو جب وہ پھینک ہی دے گا تم خود اٹھا لوگے۔

۱۳۹۸۳-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اہل معرفت کے لئے صرف یہی ایک آیت آسمان سے نازل ہوتی یہی ان کی کفایت کر دیتی'' وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ ''جس دن کچھ چہرے کھلے ہوئے ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے (القیامہ: ۲۲-۲۳)

۱۳۹۸۴-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کس چیز کا ارادہ رکھتے ہیں؟ بخدا! وہ اسی چیز کا ارادہ رکھتے ہیں جس کا سوال موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا۔

۱۳۹۸۵-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی تیرے اہل یا تیری اولاد یا تیرا مال تجھے اللہ تعالیٰ سے غافل کرے وہ تیرے لئے منحوس ہے میں نے یہ بات مروان بن محمد سے بیان کی انہوں نے کہا: بخدا! ابوسلیمان نے سچ کہا، ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی چاہے ولد احمق نہ دنیا کے لئے اور نہ ہی آخرت کے لئے، اگر وہ چاہے کھانا، سونا اور بیوی سے جماع کرنا ہم اس کو چھوڑ گائیں گے اور اگر عبادت گزاری کا ارادہ رکھتا ہو اسمیں مشغول ہو جائے گا۔

۱۳۹۸۶-عبداللہ، ابومحمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے دنیا میں اسقدر نہ گھس جاؤ کہ تمہاری آخرت برباد ہو جائے اور نہ ہی دنیا کو بالکلیہ چھوڑ دو کہ تم لوگوں پر ایک بوجھ بن کر رہ جاؤ۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عبادت یہ نہیں کہ تم بیچارے بن جاؤ اور لوگ تمہیں بیکار سمجھنے لگیں لیکن پہلے اپنے لئے دو روٹیوں کا بندوبست کرو اور پھر عبادت میں مشغول ہو جاؤ، ایک مرتبہ فرمایا: اس دل میں کچھ بھلائی نہیں جو دروازے پر دستک کی توقع رکھتا ہو کہ ممکن ہے کوئی آئے اور اسے کچھ عطا کر جائے، ایک مرتبہ کہنے لگے: جب مجھے کوئی خطا یاد آجاتی ہے مجھے مرنے کی خواہش نہیں رہتی میں کہتا ہوں کہ زندہ رہوں تاکہ توبہ کرلوں۔

۱۳۹۸۷-محمد بن جعفر، عبداللہ، ابوحاتم، احمد کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کے لئے جائز ہے یوں کہے: یا اللہ! مجھے صدیق بنادے؟ انہوں نے جواب دیا، اگر اپنے اندر صدیق والی خصلتیں پاتا ہو تو جائز ہے ورنہ تعدی کا مظاہرہ نہ کرے چونکہ دعا بھی تعدی بن جائے گی، ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے کسی صوفی میں خیر نہیں دیکھی بجز عبداللہ بن مرزوق کے حالانکہ مجھ میں ان کے لئے نرم گوشہ موجود ہے۔

ایک مرتبہ صبیح نے ابوسلیمان سے کہا: خوشخبری ہے زاہدین کے لئے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے کہا: خوشخبری ہے عارفین کے لئے،

ایک مرتبہ ابوسلیمان نے اس آدمی کے بارے میں کہا جو عبادت میں مشغول ہو کر پھر عبادت کو چھوڑ دے اور پھر عبادت کی طرف لوٹ آئے فرمایا: عبادت میں پائے جانے والے لطف کو کبھی نہیں پاسکتا چونکہ پہلے وہ عبادت میں داخل ہوا اور پھر اس کے پاس آلہ بھی موجود تھا جو کہ خوف کا تھا رخصت ہو چکا تھا لیکن پھر اس کے پاس عود کر آیا، ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان سے پوچھا: جو آدمی خواہشات میں پڑ جاتا ہو کیا وہ عبادت کی حلاوت پا سکتا ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کسی طرح عبادت کی حلاوت پاتا ہو۔ ہاں اللہ تعالیٰ مخلوق کے بارے میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی بھی اس لئے کھاتا ہے تا کہ اس کے کھانے سے اسکا بھائی مسرور ہو اس کا کھانا باعث ضرر نہیں ہوگا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو عمل کرتا ہے وہ رسوا نہیں ہوتا، ہاں باعث ضرر اس وقت ہوسکتا ہے جب خواہش نفس کے لئے کھائے، فرمایا: اگر تمہارے لیے ممکن ہو سکے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچانو بدون سہولت کے تو ایسا کرلو ایک مرتبہ ابوسلیمان نے آیت کریمہ "ینظرون من طرف خفی" (الشوریٰ:۴۵) کے بارے میں فرمایا: یعنی دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا: ایک بار میں پوری رات صبح تک عورتوں (کے محاسن) کا تذکرہ کرتا رہا، سن کر ابوسلیمان کا چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگا: تمہاری ہلاکت تمہیں شرم نہیں آتی کہ حق تعالیٰ نے تمہیں عورتوں کے تذکرے میں رات بھر بیدار دیکھا؟ لیکن تمہیں اس ذات سے کیسے شرم آتی جسے تم جانتے ہی نہیں ہو؟

ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تمہیں قرأت میں لذت آرہی ہو تو رکوع وسجدہ مت کرو۔ اور جب تمہیں سجدے میں لذت آئے رکوع قرأت مت کرو۔ سو جس امر سے تمہیں لذت آئے اسی کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ ایک بار فرمایا جسکا آج گزشتہ کل جیسا رہا پس اسنے اپنا نقصان کیا، اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے گزشتہ کل کسی کام کی نیت کی ہو اور صبح کرتے ہی اس نے مزید اضافے کی نیت کی اور اس کی نیت میں ناغہ ہو گیا وہ اپنی گزشتہ حالت پر برقرار نہیں رہا۔ اگر کوئی آدمی دل کی بات کہنا چاہتا ہو جس سے وہ متصف ہو وہ اس بات کو نہ کہے اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: انسان جس درجے پر فائز ہوا سے بیان نہ کرے حتی کہ یا تو اسے تجاوز کر جائے یا چھوڑ دے۔

۱۳۹۸۸- محمد بن عبداللہ بن معروف صفار، ابوعلی بن علی بن سہل دوری، ابوعمر، موسیٰ بن عیسیٰ حصاص سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: حد سے تجاوز کرنے والے بندے کے لئے مناسب ہے کہ جلدی آنے والی زائل ہونے والی اور اپنے پیچھے آفات کو پے در پے لانے والی دنیا کو مردہ کردے چونکہ حقیقی موت کے پیچھے اہوال وحساب آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا: سچا زاہد دنیا کی مذمت نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی مدح کرتا ہے، نہ اس کی طرف بنظر غائر دیکھتا ہے جب اسکی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اس پر اتراتا نہیں ہے، اور جب اس سے منہ پھیر کر بھاگ نکلتی ہے اس پر غمگین نہیں ہوتا۔ فرمایا: جب دل بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے اس وقت شفاف اور نرم ہو جاتا ہے اور جب سیر اور سیراب ہو جاتا ہے اس وقت اندھا اور ہلاک ہو جاتا ہے، ایک بار فرمایا: زہد بطول امل کو تاہ کر دیتا ہے اسباب طمع کو ختم کرتا ہے اور قناعت کو لاتا ہے۔

۱۳۹۸۹- موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن رب رحمٰن کے ہم نشین وہ لوگ ہوں گے جن میں یہ خصلتیں باقی ہوں، کرم وشرافت، حلم وعلم، حکمت، رحمت ورأفت، فضل وصلح، احسان ومہربانی، بر ولطف، فرمایا: عجب کارے معرفت نفس سے ہوتا ہے، خطا کی قلت سے نفس کو خالص رکھو اور اہل خوف کے ساتھ مجالست سے رقت قلب سے تعرض کرو اور نور قلب کو دائمی غم وحزن سے پیدا کرو، اور دائمی فکر مندی سے حزن کے دروازے کو تلاش کرو اور تنہائیوں میں فکر مندی مختلف وجوہات کو تلاش کرو۔

۱۳۹۹۰- احمد بن اسحٰق وعبداللہ بن محمد، ابراہیم بن حارث، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء سلمی پر

خوف کی شدت اس قدر غالب تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال ہی نہیں کرتے تھے اور جب ان کے سامنے جنت کا ذکر کیا جاتا کہتے ہم اللہ تعالیٰ سے عفوودرگزر کا سوال کرتے ہیں۔

۱۳۹۹۱-احمد وعبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بیس سال تک احتلام نہ ہوا پھر میں مکہ گیا وہاں مجھے ایک نئی بات پیش آئی حتی کہ صبح کرنے سے پہلے مجھے احتلام ہوا میں نے ان سے پوچھا: یہ نئی بات کون سی تھی؟ فرمایا: مسجد حرم میں میں عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکا جس کی وجہ سے مجھے رات کو احتلام ہوگیا۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ احتلام ایک طرح کی عقوبت وسزا ہے، فرمایا: ایک مرتبہ میرے درمیان اور قیام اللیل کے درمیان ایک رکاوٹ حائل ہوگئی، احمد کہتے ہیں: ابوسلیمان پر ذکر کا غلبہ رہتا تھا جب اٹھتے تو ان پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔

۱۳۹۹۲-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں جب مریض ہو جاتا ہوں سمجھ جاتا ہوں کہ کس گناہ کی وجہ سے مجھے مرض لاحق ہوا، چنانچہ ایک مرتبہ مجھے مرض لاحق ہوا لیکن اسکا سبب مجھے سمجھ نہ آسکا اتنے میں میری بہن میرے پاس آئی اس نے پوچھا: کیا تو نے اللہ سے دعا کی ہے کہ مجھ پر مرض مسلط کرے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: کہنے لگے اگر مجھے گدھے کے سواء کوئی سواری نہ ملے میں حج کو نہیں چھوڑوں گا، احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر ابوسلیمان حج کے لئے تشریف لے گئے۔

۱۳۹۹۳-احمد ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ نہ حج کرتے ہیں اور نہ سرحدوں پر حفاظت وچوکیداری کے لئے جاتے ہیں اور نہ ہی جہاد کرتے ہیں مگر بیت اللہ سے بھاگنے کے لئے اور وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان آنکھوں کو ٹھنڈک صرف بیت اللہ سے ہی ہوسکتی ہے۔

۱۳۹۹۴-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کی ہنسی صرف مسکرانا ہے۔

۱۳۹۹۵-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا کہ عباد اور احمر بن سباع سرحدوں کی طرف چلے گئے ہیں ابوسلیمان نے کہا: بھاگنے والے برے بندے ہیں بخدا وہ تو صرف اللہ سے بھاگتے ہیں اللہ کو سرحدوں میں طلب کریں گے۔

۱۳۹۹۶-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مخلوق کے لئے مبغوض قرار دیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا اس دن سے اسے دیکھا نہیں۔ اور نہ ہی تا قیامت اسکی طرف دیکھے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم دے گا جو میرے لئے تھا وہ اس سے لیتے جاؤ اور جو اس کے علاوہ ہو وہ جہنم میں ڈال دو میں نے ابوسلیمان سے کہا: کیا اللہ تعالیٰ دنیا کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا؟ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو اس کی طرف دیکھ رہا ہے اور اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

۱۳۹۹۷-اسحٰق، احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ کا بیٹا سلیمان کسب معاش کی طرف لوٹ آیا ہے اور حلال وسنت کی طلب میں لگ گیا ہے انہوں نے کہا: جو دل قیراطوں (دیناروں) کے جمع کرنے کی فکر میں لگ جائیں وہ فلاح نہیں پاتے۔ ایک مرتبہ ابوسلیمان کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا: کہنے لگے: میرے دل میں اس کی عداوت پڑ چکی ہے لیکن پھر بھی تم اس کی حالت بیان کرو۔ میں نے کہا: وہ آدمی صوف اور قرآن میں پلا ہے اور رنگ برنگ کھانے کھاتا رہا ہے۔ میں پسند کرتا تھا کہ ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے دنیا کا ذائقہ چکھ لیا تھا اور پھر دنیا کو انہوں نے ترک کر دیا۔ چونکہ جب اس نے دنیا کا ذائقہ چکھ لیا اور پھر دنیا کو ترک کر دیا گویا اس نے دھوکہ نہیں کھایا۔ اور آدمی جب ان لوگوں میں سے ہو جنھوں نے دنیا کا ذائقہ چکھا ہی نہ ہو جب وہ دنیا میں پڑ جائے گا پھر اس کے لئے دنیا سے نکلنا مشکل ہو جائیگا، فرمایا: بسا اوقات میرے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کیا جاتا ہے ایک تو

میرے دل میں واقع ہو جاتا ہے جبکہ دوسرا واقع نہیں ہوتا۔

۱۳۹۹۸-عبداللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندہ عمل کرے جب وہ معرفت رکھے جیسا کہ معرفت سے پہلے وہ عمل کرتا تھا تو وہ معرفت وخواہش نفس دونوں کی طرف چلے گا۔ اور جب دو رکعت نماز پڑھے گا انھیں ختم کرنے سے پہلے پہلے ان کا ذائقہ چکھ لے گا میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی عمل ایسا پایا جاتا ہو جسکی دنیا میں لذت اور آخرت میں ثواب نہ ہو۔

۱۳۹۹۹-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابوحواری سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوسلیمان کے ساتھ باہر نکلا ہم ایک کھیتی کے پاس سے گزرے کیا دیکھتے ہیں کہ دو پرندے دانے چگ رہے ہیں جب دونوں کا پیٹ بھر گیا تو مذکر نے مونث کا ارادہ کیا۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ کہنے لگے: اے احمد! دیکھو شکم سیری کس ھوس کی طرف بلاتی ہے۔

۱۴۰۰۰-اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی حیلہ پایا ہے مگر سونے چاندی کو دل سے نکالنے کا کوئی حیلہ میں نہیں پاسکا۔

۱۴۰۰۱-اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ترک شہوت کے لئے ثواب ہے اور اس کے ترک پر مشقت بھی ہے، اور عدم ترک پر عقوبت ہے لیکن جب نادم ہو جاتا ہے عقوبت اٹھالی جاتی ہے، لیکن اگر نادم نہ ہو عقوبت حسب سابق برقرار رہتی ہے، عمر بن خطابؓ نے آیت کریمہ "اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ" (حجرات: ۳) یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے" کے بارے میں فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ نے دلوں کی خواہشات کو ختم کردیا ہے۔

ابوسلیمان رحمہ اللہ نے آیت کریمہ" وجزاھم بما صبروا "(الانسان: ۱۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو بدلہ دیا بسبب اس کے جو انہوں نے خواہشات نفس سے پرہیز کی (فرمایا! دل سے دنیا کو باہر نکال پھینکو تو دل میں حکمت ہی حکمت پاؤ گے۔

۱۴۰۰۲-احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: (اگر تم سے ممکن ہوسکے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچانو تو ایسا کرو ایک مرتبہ فرمایا: عیسیٰ بن مریم اور یحیٰ بن زکریا علیہ السلام گھر سے باہر نکلے اور چہل قدمی کرنے لگے یکایک یحیٰ علیہ السلام ایک عورت کے ساتھ ٹکرگئے، عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا:

اے خالہ زاد! آج آپ سے ایک خطا سرزد ہوئی ہے میرا گمان نہیں ہے کہ وہ آپ کو معاف کی جائے، یحیٰ علیہ السلام نے پوچھا: بھلا کونسی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: آپ نے ایک عورت سے ٹکر لگائی ہے۔

یحیٰ علیہ السلام بولے: بخدا! مجھے تو اسکا پتہ ہی نہیں عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: سبحان اللہ! آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے لیکن آپکی روح کہاں ہے؟ جواب دیا: میری روح عرش کے ساتھ معلق ہے اگر میرا دل جبریل سے اطمینان حاصل کرے میرا گمان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی معرفت آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی حاصل نہیں کرسکوں گا۔

۱۴۰۰۳-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے گلی میں پھینکے ہوئے گناہوں کے پاس سے گزریں ان کی طرف مطلق التفات نہیں کریں گے۔

۱۴۰۰۴-عبداللہ، احمد بن حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے سر کو کوڑے مارے جائیں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک پیالہ سرکہ اور زیتون کا تیل کھاؤں اور اگر میں ایک پیالہ سرکہ اور زیتون کا تیل کھاؤں زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہو۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ آدمی جو نفلی عبادت میں لذت حاصل کر رہا ہو کہ اتنے میں فرض کا وقت ہو جائے لیکن نفلی عبادت کی لذت اسے فرض سے غافل رکھے تو وہ یقیناً نفلی عبادت سے دھوکہ کھا رہا ہے۔ ایک دفعہ فرمایا: کسی آدمی کے

لئے جائز نہیں کہ بدوں کسی اثر وحدیث کے مروی ہونے کے الہام پر عمل پیرا ہو۔ چنانچہ جب مسئلہ ملھمہ میں کوئی حدیث سن لے تو بلا تردد اس پر عمل کرسکتا ہے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ابن آدم پر اسکی عمر پیش کریں گے اور شروع سے لیکر آخر تک ایک ایک گھڑی کر کے پیش کریں گے اور فرمائیں گے: تیرے اوپر ایک گھڑی آئی تو نے اس میں میری اطاعت کی اور ایک گھڑی میں تو نے میرا ذکر کیا اور ایک گھڑی میں تو مجھ سے غافل رہا۔ میں نے ابوسلمان سے کہا: کیا کوئی ایسا دل بھی ہے جسے اطاعت سے پہلے ثواب ملے؟ فرمایا: بڑا افسوس ہے! کہاں ہے وہ دل جسے اطاعت سے پہلے ثواب مل جائے اور اسے معصیت سے پہلے سزا ملے۔ فرمایا: اگر مومن اپنی بھوک کی خواہش کو بھرپور کرے تو یقیناً اس کے اعضاء پھول جائیں گے، زمین پر مجھے اس سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں کہ میں مؤنث کو پاؤں چنانچہ ایک آدمی حدیثیں بیان کرتا ہے اور میں سنتا رہتا ہوں اور بسا اوقات ایک آدمی مجھے کوئی حدیث سناتا ہے حالانکہ میں اس حدیث سے باخبر ہوتا ہوں لیکن پھر بھی اس کی دل جوئی کے لئے خاموش رہتا ہوں گویا کہ میں نے وہ حدیث سنی تک نہیں بسا اوقات میں کسی آدمی کے پاس چل کر جاتا ہوں حالانکہ وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ میری طرف چل کر آئے بعض اوقات میں اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہوں ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے میں اسکے ہاتھ کا ذائقہ پالیتا ہوں۔

۱۴۰۰۵- ابوعمر محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن معروف، ابوعلی سہل بن علی دوری، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خواہش نفس کی مخالفت کر کے ابلیس سے ڈرتے رہو، اخلاص نیت سے اس کے لئے مزین ہو کر رہا کرو، عفو ودرگزر کے لئے حیاء اور مراقبہ سے، شکر کے ذریعے زیادت نعمت کو کھینچ کر لاؤ، نعمت کا دوام چاہو اس کے زائل ہونے کے خوف سے طلب سلامت جیسا کوئی عمل نہیں، سلامتی قلب جیسی کوئی سلامتی نہیں، خواہش نفس کی مخالفت جیسی کوئی عقل نہیں، دل کی فقیری جیسی کوئی فقیری نہیں، نفس کے مالدار ہونے کی طرح کوئی مالداری نہیں، غصے کو قابو میں رکھنے جیسی کوئی قوت نہیں، نور یقین جیسا کوئی نور نہیں ہے، دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، معرفت نفس جیسی کوئی معرفت نہیں ہے، گناہوں سے عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں، توفیق کے ہمراہ ہونے جیسی کوئی عافیت نہیں ہے، کوتاہ امل جیسا کوئی زہد نہیں، درجات میں سبقت لے جانے جیسی کوئی حرص نہیں ہے، انصاف جیسا کوئی عدل نہیں ہے، جور (ظلم) جیسی کوئی تعدی نہیں، ادائیگی فرائض جیسی کوئی طاعت نہیں ہے، محارم سے پرہیز کرنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، عدم عقل جیسا کوئی عدم نہیں قلت یقین جیسا کوئی عدم عقل نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں، مجاہدۂ نفس جیسا کوئی جہاد نہیں طمع جیسی کوئی ذلت نہیں، عفو ودرگزر جیسا کوئی ثواب نہیں اور جنت جیسا کوئی بدلہ وجزا نہیں۔

۱۴۰۰۶- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے کہا: آدمی امر آخرت میں متفکر رہتا ہے اور اس پر غلبہ حور کا ہوتا ہے، فرمایا: آخرت کے امر میں ایک ایسی چیز پنہاں ہے جو حوروں کے خیال کو دل سے نکال دیتی ہے، میں نے کہا: جب وہ امر دنیا کی طرف لوٹتا ہے تو بھی اس کا مطمع نظر عورتیں ہوتی ہیں، فرمایا: چونکہ دنیا میں عورتوں سے بڑھ کر کوئی چیز بھی زیادہ لذت بخش نہیں ہے۔

۱۴۰۰۷- محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ پر حوروں کا دروازہ بند کردیا گیا حالانکہ میں انھیں کئی سال تک دیکھتا رہا (یہ دیکھنا بطور کشف کے ہوسکتا ہے) میں نے کہا: ایک آدمی قیامت کا ذکر کرتا ہے اس کے سامنے تمثیل لائی جاتی ہے کہ لوگ محشر میں جمع کئے گئے ہیں اور انھوں نے کپڑے پہن رکھے ہیں؟ فرمایا: اس طرح کا توہم یوں ہی ہوسکتا ہے، اگر ان کا وہم یوں ہو کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جارہے ہیں لامحالہ وہ انھیں ننگے دیکھتا، دل کی تمثیل ان کے بقدر سماع حدیث یا اس کے توہم کے بقدر ہوتی ہے۔

۱۴۰۰۸- محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان اپنے ایک معلم کے پاس آتا

جاتا تھا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتا لیکن معلم اسے جواب نہ دیتا چنانچہ ایک دن نوجوان معلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں چھت پر بیٹھا تھا میں گہری فکر میں ڈوب گیا اچانک میں محسوس کرتا ہوں کہ میں سمندر میں ہوں اور میں یاقوت کے ایک عمود پر اوپر اٹھا لیا گیا ہوں، اس کے بعد معلم کہنے لگا: اپنی حاجت کے متعلق سوال کرو، ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے راہبوں کے بارے میں فرمایا: جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے سے راہبوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بجز اس کے کہ جو چیز وہ اپنے دل میں پاتے ہیں چونکہ ان کا ثواب انھیں دنیا میں پیشگی مل چکا ہے اور آخرت میں انکے لئے کچھ ثواب نہیں ہوگا۔

۱۴۰۰۹-محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا کسی آدمی نے بدون نیت کوئی بھلائی والا عمل کیا اس کے لئے وہی پہلی نیت کافی ہے جو اس نے اسلام کو اختیار کرتے وقت کر لی تھی، چونکہ یہ عمل سنن اسلام میں سے ہے،، فرمایا: جو لوگ بھی ابلیس، قارون اور بلعام کے پاس آئے مگر ان کی نیتوں میں ملاوٹ ہوتی تھی پس وہ اپنے دلوں میں رہنے والی ملاوٹ کی طرف رجوع کرتے تھے، اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں کہ وہ اپنے کسی بندے پر احسان کریں اور پھر احسان کو چھین لیں، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے قدریہ کے بارے میں فرمایا: افسوس ہے! بخدا کیا وہ اس پر راضی نہیں ہیں کہ اپنے نفسوں کو شیطان کے شریک بنا لیں اور وگویا گمان کرتے ہیں کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں، وہ ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ نہیں ہوتی، پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو زمین و آسمان میں جس چیز کو چاہے وہ ہوتی ہے ایک مرتبہ فرمایا: دوام پر ثواب کا وعدہ ہے۔

۱۴۰۱۰-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے فرمایا ترک خواہشات پر ثواب ملتا ہے اور مداومت عمل پر بھی ثواب ملتا ہے میں اور تو ان لوگوں میں سے ہیں جو ایک رات قیام کرتے ہیں اور دو راتیں سو جاتے ہیں۔ ایک دن روزہ رکھتے ہیں دو دن افطار کرتے ہیں اس طریقہ عمل سے دلوں کو نور میسر نہیں ہوتا۔

۱۴۰۱۱-اسحٰق، ابراہیم احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے ہی ایسے نمازی ہیں جنھیں اپنی نماز کا احساس تک نہیں ہوتا۔

۱۴۰۱۲-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ صالح نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوسلیمان کتاب اللہ میں کونسی ایسی چیز ہے جس سے اسکی معرفت حاصل ہو جائے؟ فرمایا: کتاب کی اطاعت سے کہا: اطاعت کس چیز سے حاصل ہو سکتی ہے؟ فرمایا: اسی سے۔

۱۴۰۱۳-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عراق میں عمل کیا اور شام میں معرفت حاصل کی، احمد کہتے ہیں میں نے یہ بات ان کے بیٹے سلیمان سے ذکر کی تو وہ کہنے لگے شام میں والد صاحب کی معرفت اس وجہ سے حاصل ہوئی چونکہ عراق میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تھی، اگر عراق میں اطاعت زیادہ سے زیادہ کرتے شام میں ان کی معرفت بھی اسی قدر دو چند ہوتی۔

۱۴۰۱۴-ابراہیم، احمد سے مروی ہے ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی ایسے آدمی کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ دھوکے میں ہے۔ میں نے کہا: اے ابوسلیمان حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی مرتبے کا خواہشمند ہو وہ طاعت میں تواضع کرے'' فرمایا: تواضع کی کونسی چیز طاعت میں ہوگی؟ وہ یہ کہ تم اپنے عمل پر اتراؤ نہیں، فرمایا: عارف جب دو رکعت نماز پڑھتا ہے ختم کرنے سے پہلے وہ انکا ذائقہ چکھ لیتا ہے۔ جبکہ ایک دوسرا آدمی جسے معرفت حاصل نہیں ہوتی وہ پچاس رکعتیں پڑھ لیتا ہے لیکن وہ ان کا ذائقہ نہیں چکھ پاتا۔

۱۴۰۱۵-ابراہیم سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے ابوجعفر کو خطبے میں روتے ہوئے دیکھا مجھے سخت غصہ آ گیا لیکن میں نے سوچا کہ جب یہ منبر سے اترے میں اس سے بات کروں لیکن میں نے پھر سوچا کہ میں اٹھ کر خلیفہ کے پاس جاؤں اور اسے وعظ و نصیحت کروں دراں حالیکہ لوگ بیٹھے مجھے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہوں یوں مجھ میں نمائش کا جزبہ پیدا ہو جائے گا کیا بعید وہ حکم

دے کر مجھے قتل کروادے یوں میں بلا وجہ قتل کر دیا جاؤں، میں بیٹھا رہا اور میرا غصہ بھی رفو ہو گیا۔

احمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان اور ابوصفوان کو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور ادریس رحمہ اللہ کے بارے میں مناظرہ کرتے ہوئے سنا: ابوسلیمان رحمہ اللہ کا دعوی تھا کہ عمر بن عبدالعزیز اویس قرنی سے زیادہ زاہد تھے، ابوصفوان نے پوچھا وہ کیوں؟ فرمایا: چونکہ عمر بن عبدالعزیز دنیا کے بادشاہ ہوتے ہوئے بھی دنیا میں زاہد (کنارہ کش) رہے ابوصفوان بولے: اگر اویس بھی بادشاہ ہوتے وہ بھی عمر کی طرح زاہد ہوتے، ابوسلیمان کہنے لگے: کیا تم اس آدمی کو جس نے دنیا کا تجربہ کر رکھا ہو اس جیسا بناتے ہو جس نے دنیا کا تجربہ نہ کیا ہو؟ بے شک جو آدمی دنیا کا تجربہ کر لیتا ہے.........اپنے ہاتھوں پر اگر چہ اس کے دل میں اسکا کچھ مرتبہ نہ ہو۔

۱۴۰۱۶- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ہمیں ابوسلیمان رحمہ اللہ نے حدیث سنائی کہ ایک عبادت گزار قضائے حاجت کے لئے بیٹھا تھا اچانک تیز ہوا چلی اور درخت کے پتے گرنے لگے اتنے میں ابلیس نے اس کے دل میں وسوسہ ڈال دیا کہ ان کو کون شمار کرے گا؟ اسی وقت اس کو اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی "الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر" (الملک: ۱۴) خبردار اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جانتا ہے اور وہ باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔

۱۴۰۱۷- اسحٰق، ابراہیم، احمد کہتے ہیں میں جب کبھی ابوسلیمان کو اپنی سنگدلی یا اپنے روزمرہ کے وظیفے سو جانے کی وجہ سے فوت ہونے یا کسی اور بات کی شکایت کرتا ان کا ایک ہی جواب ہوتا یہ سب کچھ تمہارے عمل کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "کل یوم ھو فی شأن" ہر دن اللہ تعالیٰ ایک شان میں ہوتا ہے (رحمٰن: ۲۹) کے بارے میں فرمایا: اللہ کی طرف سے کوئی نئی بات صادر نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ تو تقدیر میں لکھی ہوئی بات کو نافذ کرتے ہیں کہ وہ آج کے دن ہو جائے۔

۱۴۰۱۸- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی مخلوقات میں ایسی مخلوق بھی ہے کہ اگر ان کے سامنے بہشتوں کی بھی مذمت کر دی جائے وہ اس کی بھی خواہش نہیں کریں گے، وہ دنیا سے کیسے محبت کر سکتے ہیں حالانکہ وہ دنیا سے بالکلیہ کنارہ کش ہوتے ہیں، میں نے یہ بات ان کے بیٹے سلیمان سے ذکر کی وہ کہنے لگے: کیا بہشتوں کی ان کے سامنے مذمت کی گئی ہے؟ میں نے کہا: آپ کے والد نے تو یوں ہی کہا ہے۔ فرمایا: بخدا! ان اللہ والوں کو اگر بہشتوں کا شوق بھی دلاؤ تب بھی وہ انکی خواہش نہیں کریں گے چہ جائے کہ بہشتوں کی ان کے سامنے مذمت کی جائے۔

۱۴۰۱۹- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد وہ نہیں جو دنیا کے غم کو پس پشت ڈال دے اور دنیا میں راحت سے رہے بلکہ زاہد تو وہ ہے جو دنیا کے غم کو پس پشت ڈال دے اور پھر اپنی آخرت کے لئے آپ کو تھکائے۔

۱۴۰۲۰- اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا! جب میں عراق میں تھا تو اہل عراق کے محلات اور عالیشان سواریوں کی طرف دیکھتا تھا اس جمیع سامان تعیش نے مجھے ذرہ برابر بھی برانگیختہ نہیں کیا، میں اس عیش عشرت کے پاس سے گزرتا تو گدھے سے بھی اعراض کرتا تھا۔

میں نے یہ حدیث مضاء بن عیسیٰ کو سنائی وہ کہنے لگے: اس سے ناامید آدمی کو وہ نہیں لوٹ سکتی اور وہ اسکو چکھتا ہے اور دنیا اس پر مہربان ہو جاتی ہے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل اللہ کی اطاعت سے معرفت آتی ہے میں نے تمہیں حکم کیا ہے کہ ثرید سے اپنی بند انگلیوں کو مت کھولو، فرمایا: میں اس وقت زیادہ بھلائی میں ہوتا ہوں جب میرا پیٹ بھوک کی وجہ سے سکڑ کر کمر سے جا لگتا ہے، فرمایا: اہل اللہ صوم وصلوٰۃ سے درجہ ابدال کو پہنچتے ہیں: فرمایا: اگر سارے لوگ جمع ہو جائیں کہ میرے نفس کو کمتر مقام میں رکھیں جیسا کہ میں خود کو رکھتا ہوں وہ ایسا نہیں کر سکیں گے فرمایا: جس نے دنیا کے ساتھ مقابلہ کیا دنیا اسے بچھاڑ دے گی۔

۱۴۰۲۱- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے کہا: میں نے رکن اور باب کے درمیان اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ

مجھ سے کھانے پینے لباس، خوشبو اور عورتوں کی خواہش کو ختم کردے۔ فرمایا: تیری ہلاکت: تو نے اللہ کے سامنے کن کن چیزوں کو گن دیا ہے، بلکہ یوں کہو، یا اللہ جو چیز مجھے تیرے نزدیک حقیر بنادے اسے مجھ سے دور کردے، ایک بار محمود بن خالد نے ابو سلیمان سے سوال کیا اور میں وہیں موجود تھا: کہ کس چیز کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتا ہوں؟ یہ سن کر ابو سلیمان رو پڑے اور فرمایا: مجھ جیسے آدمی سے یہ سوال کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرنے والی چیز یہ ہے کہ تمہارے دل میں دنیا اور آخرت کے دنوں میں تمہارا اصل مقصد حق تعالیٰ ہو۔

میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا: ایک آدمی افریقہ میں ہوتا ہے اور دوسرا سمرقند میں اور وہ دونوں آپس میں گہرے دوست و بھائی ہوتے ہیں وہ کیسے؟ فرمایا: آدمی کی نیت پر ہوتی ہے کہ وہ جب کسی سے ملے گا اسکی غمگساری کرے گا جب اسکی نیت یہ ہوتی ہے تو وہ اسکا گہرا بھائی بن جاتا ہے، فرمایا: اپنے دلوں کو فکر مندی کا اور آنکھوں کو رونے کا عادی بناؤ، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ورع کا زہد سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا قناعت کا رضا سے، ورع زہد کا پہلا دروازہ ہے اور قناعت رضا کا۔

۱۴۰۲۲-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل زہد دو طبقوں میں منقسم ہیں، ایک یہ کہ کچھ لوگ دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں لیکن ان کے لئے آخرت میں راحت کا دروازہ نہیں کھلتا اور دوسرا یہ کہ دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے راحت کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس طبقے کے لئے دنیا میں زندہ رہنے سے زیادہ محبوب چیز کوئی نہیں ہوتی تا کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اگر میں رات کے کھانے سے ایک لقمہ ترک کروں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ وہ کھا کر رات بھر قیام کروں، فرمایا: زمین پر کوئی ایسی چیز نہیں جسکی مجھے خواہش ہو، ایک بار فرمایا: کپڑوں کی تین قسمیں ہیں: ایک وہ کپڑا جو اللہ کے لئے ہو، ایک وہ جو اپنے نفس کے لئے ہو ایک وہ جو لوگوں کے لئے ہو، یہ آخری کپڑا سب سے برا ہے۔ جو اللہ کے لئے ہو وہ تم تیس دراہم کا پاؤ بیس کا خرید و اور دس کا تیار کرو۔ جو کپڑا تمہارے نفس کے لئے ہو وہ یہ کہ تمہارے جسم پر نرم و ملائم ہو اور جو لوگوں کے لئے ہو اس کے حسن و خوبی کا تم ارادہ رکھتے ہو، ہاں ایک کپڑا تمہارے نفس کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور اللہ کے لئے بھی۔

۱۴۰۲۳-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل طاعت کو ملنے والی لذت اہل لہو کو ملنے والی لذت سے بدرجہا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر رات نہ ہوتی میں دنیا میں زندہ رہنا پسند نہ کرتا۔ مطیع عقلمند آدمی دنیا پر اس لئے روتا ہے کہ اس کی اطاعت ختم ہو رہی ہوتی ہے چونکہ مر کر اطاعت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے میں نے کہا: وہ گذشتہ کی لذت پر نہیں روتا وہ تو آئندہ کی لذت پر روتا ہے؟ اس آدمی پر تعجب نہیں جو طاعت کی لذت پاتا ہو۔

تعجب تو اس پر ہے جو طاعت کی لذت پائے اور پھر اسے ترک کردے پتہ نہیں وہ ترک طاعت پر صبر کیسے کرتا ہوگا، فرمایا: جو آدمی اپنی بقاء چاہتا ہو اس کے لئے صوف پہننا جائز ہے اور سفر میں بھی پہن سکتا ہے اور جو دنیا میں اس کو پہنے گا وہ نہیں پہنے گا۔ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: صاحب عیال کا اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے چونکہ اس کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں پر فضیلت رکھتی ہیں لیکن جسکا عیال نہ ہو جو لذت عبادت کی اسے حاصل ہوتی ہے وہ صاحب عیال کو حاصل نہیں ہوتی۔

۱۴۰۲۴-محمد بن عبداللہ ابو عمر، محمد بن عبداللہ بن معروف، ابو علی بن سہل دوری، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: شر سے نجات دہندہ چیز یہ ہے کہ آدمی جس شہر میں معروف ہو اس سے عزلت اختیار کرے۔ اور ذکر اللہ کے لئے علیحدگی، طویل خاموشی، قلت اختلاط، اعتصام بالرب، قناعت، غیر مشہور لباس، صبر کی لگاموں کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا، فراضی کے لئے انتظار، موت کی تیاری اور حسن نظر کے لئے تیاری بمعہ شدت خوف کے یہ سب امور نجات دہندہ ہیں۔ اور موت کے اسباب میں سے علانیہ دنیا کی مذمت کرنا اور خفیۃً دنیا کو گلے سے لگالینا، جب تک کہ اپنے نفس کو اچھی طرح سے رعایت نہ کرسکتا ہو۔ اسکی خواہش اسے بہت جلد

ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے، ہلاک ہونے والے کو معصوم کی نجات نفع نہیں پہنچائے گی اور نجات پانے والے کو ہلاک ہونے والے کی تباہی کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی، لوگ تو قیامت کے دن ایک ہی جگہ جمع ہوں گے لیکن فکر و سوچ کے اعتبار سے جدا جدا ہوں گے۔ الگ الگ ہر ایک سے سوال کیا جائے گا نیک عمل والا مسرور ہوگا۔ برے عمل والا وحشت زدہ اور غمگین ہوگا، ہاں تقویٰ کی کڑواہٹ آج کے دن شیریں محسوس ہوگی اندھا وہ ہے جو بصر کے بعد اندھاپن اختیار کرے، ہلاک ہونے والا وہ ہے جو اپنے سفر آخرت میں ہلاک ہو جائے اور گھاٹا پانے والا وہ ہے جو لوگوں کے سامنے تو نیک اعمال ظاہر کرے لیکن حق تعالیٰ سے برے اعمال کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۴۰۲۵-اپنے والد سے احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ تم ایسا لباس پہنو کہ تمہاری اصل مراد صرف اللہ ہے تو ایسا ضرور کرو۔

۱۴۰۲۶-اپنے والد سے، احمد، حسین، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی کی آنکھوں سے نماز جمعہ کے لئے نکلنے سے پہلے ایک قطرہ بھی آنسوؤں کا گرے اللہ تعالیٰ بائیں طرف والے فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ میرے اس بندے کا صحیفہ لپیٹ لو اور آئندہ جمعہ تک اسکی کوئی خطا نہ لکھو۔ ابوسلیمان کہتے ہیں: بصرہ میں ابوسہل صفار سے ملا انھیں یہ بات سنائی مجھے کہنے لگے: اے ابوسلیمان! اگر اس آدمی کے رونے میں صحیفہ لپیٹنے کے سواء کچھ نہ ہو تو اس کے رونے میں کونسا عمل ہوگا، ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کو ایک چھاگل ہدیہ میں پیش کی گئی وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ان کے دل میں چھاگل کے چوری ہو جانے کا خدشہ پیدا ہوا، گھر میں آئے اور چھاگل باہر نکال کر کسی کو دے دی، فرمایا: یہ صوفیوں کے ضعف کی بات ہے انہوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا اگر چھاگل چوری بھی ہو جاتی تب ان کا کیا بگڑتا؟ ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت کی زمین بنجر بیابان ہے چنانچہ جب آدمی ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتا ہے فرشتے جنت کی زمین میں باغات لگانا شروع کر دیتے ہیں تاہم بعض فرشتے پودے کاشت کرتے رہتے ہیں لیکن بعض فرشتے شجر کاری موقوف کر دیتے ہیں کاشتکار فرشتے ناغہ کرنے والوں سے پوچھتے ہیں: کیا وجہ ہے تم نے شجر کاری کیوں موقوف کر دی؟ وہ جواب دیتے ہیں چونکہ ہمارے ساتھی نے ذکر میں ناغہ کر دیا ہے اس لئے ہم بھی موقوف ہو گئے ہیں۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جمعہ کے دن میں نے کلبیوں کے خلیفہ کو دیکھا کلبیوں نے زرد رنگ کے عمامے اور لمبی لمبی ٹوپیاں پہن رکھی تھیں، فرمانے لگے: ان لوگوں نے تمہیں اور تمہاری آخرت کو ترک کر دیا ہے لہذا تم بھی انھیں اور ان کی دنیا کو ترک کر دو فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھیں بہشتیں اور ان کی نعمتیں انھیں مشغول نہیں کرتی ہیں وہ دنیا میں کیسے مشغول ہو سکتے ہیں؟

۱۴۰۲۷-عبداللہ بن محمد، اسحق بن حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کمتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ابلیس سے پناہ مانگنے کا حکم نہ دیا ہوتا میں اس سے بھی کبھی پناہ نہ مانگتا، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جنوں کا شیطان انسانوں کے شیطان سے بدتر ہے چونکہ شیطان انس جب مجھ سے متعلق ہوگا مجھ میں معصیت کو داخل کر دیگا اور شیطان جن سے جب میں پناہ مانگوں گا تو وہ پینترا بدل کر مجھ پر حملہ آور ہوگا۔ فرمایا: مجھے بتاؤ اگر کوئی آدمی خواہش نفس کو ترک کرے اور اس پر ترک خواہش گراں نہ ہو وہ دوسری خواہش کو ترک کیسے نہیں کریگا؟ میں نے چپ سادھ لی اور کچھ جواب نہ دیا، کہنے لگے: اب میں اسے سالک کے دل میں گراں سمجھتا ہوں اگر اسے ترک کر دے اسکے لئے خفیف ہوگی جیسا کہ دوسری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ خواہش ضرر رساں ہے جسکا آدمی تکلف کرے اور اگر تکلف کے بغیر ہی اس خواہش تک اسے رسائی حاصل ہو جائے وہ ضرر رساں نہیں ہوتی۔ میں نے پوچھا: کیا بندے کو خواہش نفس کے پالینے میں عتاب ہوتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں کہ پہلے کسی چیز کو مباح قرار دیں اور پھر اس پر گرفت کریں، لیکن اس میں تنقیص ضرور ہے۔

۱۴۰۲۸-عبداللہ بن محمد، اسحق سے مروی ہے کہ سلمہ غویطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب سے میں حسن بن یحیٰ سے جدا ہوا ہوں تقریباً عرصہ چالیس سال سے میں موت کی تمنا کر رہا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: عاقل اگر اللہ عزوجل کی ملاقات کا مشتاق نہ ہو اس کے لئے مناسب ہے کہ موت کا مشتاق تو ہو۔ میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی کہنے لگے: تیری ہلاکت! اگر معاملہ یوں ہی ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ ابھی ابھی میری روح قبض کر لی جائے۔ لیکن یہ کیوں کر ہوسکتا ہے چونکہ طاعت کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور آدمی برزخ میں حبس ہو کر رہ جاتا ہے۔

۱۴۰۲۹-عبداللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان تم پر عمل کو مشتبہ نہ کرے کہ اسے متقاضی کہا جائے چونکہ شیطان ابن آدم سے بیس سال کے بعد بھی تقاضا کرتا ہے تاکہ اس کے خفیہ عمل کی خبر لے اور بندہ سے اچھا سمجھے یوں اس کا پوشیدہ اور اعلانیہ اجر وثواب جاتا رہے۔

۱۴۰۳۰-محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم سفیان ثوری رحمہ اللہ کے پاس گئے اور وہ مکہ میں ایک گھر میں کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کے نیچے چمڑے کا بچھونا بچھا ہوا تھا، کہنے لگے: تم یہاں کیوں آئے ہو؟ بخدا: میرا تمہیں نہ دیکھنا دیکھنے سے بہتر ہے، ہم وہیں بیٹھے رہے حتی کہ تھوڑی دیر کے بعد مسکرائے، احمد کہتے ہیں: سفیان رحمہ اللہ اپنے پاک لوگوں کی آمدن کو باعث غفلت سمجھتے تھے۔

ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا، جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ قیامت کے دن حاضر باش رہے وہ سورت زمر کی آخری آیات پڑھا کرے، ایک مرتبہ فرمایا: دل شیشے کی مانند ہے چنانچہ جب صاف وشفاف کرلیا جاتا ہے تو اس کے سامنے مکھی سے لیکر ہاتھی تک جو چیز بھی گزرتی ہے اسکا عکس شیشے میں آجاتا ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا اپنے محبوب وغیر محبوب بندوں سب کو دیتا ہے لیکن بھوک اللہ کا ایک خاص خزانہ ہے اور صرف اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے، میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا مجھے نماز میں لذت آتی ہے فرمایا: نماز کی کونسی چیز تجھے لذت دیتی ہے؟ میں نے کہا: نماز پڑھتے ہوئے مجھے کوئی دیکھے نہیں، فرمایا: تم ضعیف ہو، بیت الخلاء میں بھی تمہیں کوئی نہیں دیکھنے پاتا، میں نے ابوسلیمان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں سے مجھے اکثر عطا کیا جائے۔ فرمایا: لیکن مجھے میری چاہت سے زیادہ عطا ہوا۔

۱۴۰۳۱-ابوعمر محمد بن عبداللہ، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار، سہل بن علی بن سہل، ابوعمران موسیٰ بن علی بصاص سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے خواہش کی سکرات سے ڈرنے والے کے لئے اور بے جا غصے سے ڈرنے والے کے لئے کہ تقویٰ کی کڑواہٹ پر صبر کرلیتا ہے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دنیا سے کنارہ کشی کرے اور دنیا میں ثواب کو خالص رکھے اور دنیا سے ایسے بھاگے جیسا کہ ضرر رساں کتے سے بھاگا جاتا ہے۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو اپنے امور کو میانہ روی کے ساتھ مستحکم کرے؟ اور آخرت کے لئے بہتری کا اعتقاد کرے اور دنیا کو کھیتی بنائے اور بیج بوئے تاکہ کل کے دن کٹائی میں اسے خوشی نصیب ہو، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دار غرور سے اپنے دل کو منتقل کرلے اور اسلئے بے تحاشا سعی نہ کرے کہ دنیا کے مراتب کو ظاہر کرتا ہو۔ جو آدمی دنیا کو آخرت کے لئے ترک کردیتا ہے وہ دونوں میں کامیاب ہوتا ہے اور جو آدمی آخرت کے مراتب کو ظاہر کرتا ہو، جو آدمی دنیا کو آخرت کے لئے ترک کردیتا ہے وہ دونوں میں کامیاب ہو جاتا ہے اور جو آدمی آخرت کو دنیا کے لئے ترک کرتا ہے وہ دونوں میں خسارہ پاتا ہے، ہر ماں کے بچے اس کے پیچھے ہوتے ہیں، دنیا اپنے بیٹوں کو شدید بھوک لوہے کے آنکڑوں اور پیپ کے پانی کی طرف پہنچا دیتی ہے جبکہ آخرت اپنے متوالوں کو دائمی عیش وعشرت، دائمی نعمتوں، پھلے ہوئے سایوں، بہتے پانیوں اور جاری نہروں کے پاس پہنچا دیتی ہے بھلا وہ آدمی کیسے حکیم ہوسکتا ہے جو خواہش نفس کی طرف مائل ہو جاتا ہو، آدمی راہب کیسے بن سکتا ہے جب وہ گناہ کرتا رہے اور توبہ نہ کرے، دنیا کی فکرمندی آخرت کو جواب ہے اور اہل ولایت کے لئے عقوبت ہے جبکہ آخرت کی فکر حکمت کا باعث بنتی ہے اور دلوں کو جلاء بخشتی

ہے، جو آدمی اعراض کرتے ہوئے دنیا کی طرف دیکھتا ہے دنیا کا دھوکہ اس کے نزدیک صحیح ہوجاتا ہے، اور جو ہمہ تن متوجہ ہوکر فکر کرتا ہے دنیا اس کے دل میں موجزن ہوجاتی ہے اور جس کی معرفت تمام ہوجاتی ہے اسکا مقصد مجتمع ہوجاتا ہے اور اسکا شغل اللہ کی بندگی ہوتا ہے۔

مسانید ابوسلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ .... ابوسلیمان کی سند سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۱۴۰۳۲- حسین بن عبداللہ بن سعد، قاضی حمزہ بن اسد، اشنانی، احمد بن علی خزاز، احمد بن ابی حواری، ابوسلیمان، علقمہ بن یزید بن سوید ازدی، یزید بن سوید، سوید بن حارثؓ سے مروی ہے کہ میں سات آدمیوں کے ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے اور ہم نے ان سے بات کی تو آپ ﷺ نے ہمارے طریقہ گفتگو اور ہماری ہیبت کو عجیب سمجھا، ارشاد فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا: ہم مومنین ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: بلاشبہ ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے پس تمہارے قول اور تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ سویدؓ کہتے ہیں ہم نے جواب دیا: ہم نے پندرہ خصلتیں اپنائی ہیں، منجملہ پانچ خصلتوں کا ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم ان پر ایمان لائیں اور ان میں سے پانچ خصلتوں کا آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ان پر عمل کریں اور پانچ خصلتوں کو ہم نے جاہلیت سے اپنائے رکھا ہے الا یہ کہ آپ ان میں سے کسی کو ناپسند فرمائیں (تو ہم اسے چھوڑ دیں گے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلا کونسی پانچ خصلتوں کا میرے قاصدوں نے تمہیں ان پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے؟ ہم نے کہا: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اسکی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قاصدوں نے تمہیں کونسی پانچ خصلتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے؟!

ہم نے جواب دیا: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کریں ہم نماز قائم کریں، زکوۃ دیں رمضان کے روزے رکھیں اور بیت اللہ کا حج کریں اگر راستے کی ہمارے پاس طاقت ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: کونسی پانچ خصلتیں ہیں جو تم نے جاہلیت سے اپنا رکھی ہیں؟ ہم نے کہا: فراخی کے وقت اللہ کا شکر ادا کرنا، آزمائش کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا، ملاقات کی جگہوں میں سچائی، قضاء وقدر پر راضی رہنا اور دشمن کی خوشی پر صبر کرنا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تو حکیم علماء ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے صدق کی وجہ سے درجہ انبیاء تک پہنچ جائیں۔

۱۴۰۳۳- شیخ ابوالفضل احمد بن احمد بن حسن حداد، ابونعیم احمد بن عبداللہ حافظ، کے سلسلہ اسناد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث بالا کے آخر میں ارشاد فرمایا: میں تمہیں مزید پانچ خصلتوں کا حکم دیتا ہوں تاکہ تمہارے لئے بیس خصلتیں پوری ہوجائیں اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم کہتے ہو تو پھر مال جمع نہ کرنا جو تم کھا نہ سکو، ایسی عمارتیں نہ بنانا جن میں تم سکونت نہ اختیار کرسکو، ایسی چیز میں ایک دوسرے پر سبقت نہ لے جانا جو تم سے کل کے دن زائل ہوجانے والی ہو، اس اللہ سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے اور تمہیں اس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور جس چیز (یعنی جنت) کی طرف تم نے آگے بڑھنا ہے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اس میں رغبت کرو، ابوسلیمان کہتے ہیں علقمہ بن یزید نے مجھے کہا: پھر یہ وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے رخصت ہوگئے اور آپ ﷺ کی وصیت یاد رکھ لی اور اس پر عمل کرتے رہے۔ بخدا! اس وفد میں سے میرے سواء کوئی آدمی باقی نہیں رہا نہ ہی ان کی اولاد باقی رہی چنانچہ علقمہ بھی تھوڑے ہی دن زندہ رہے اور پھر وفات پاگئے۔ ہم نے یہ حدیث مجموعی طور پر صرف ابوسلیمان کی سند سے روایت کی ہے اور احمد بن ابی حواری اس کی روایت میں متفرد ہیں۔

۱۔ المصنف لابن أبی شیبة ۱۱/۴۲، ۴۳، واتحاف السادة المتقین ۹/۳۲۷. والبدایة والنهایة ۵/۹۴، ومیزان الاعتدال ۹۸۷۷، وکنز العمال ۳۶۹۸۹

(۴۴۷) احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ[۱]

حضرات تبع تابعین میں سے ایک نفس کی خواہش کو ختم کرنے والے، سخی وفیاض اور متواضع احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۴۰۳۴- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نفس سے سوال کیا جائے گا یا تو مرہون ہوگا یا خلاصی پائے گا اور راہن قرض چکا دینے کے بعد خلاصی پاتا ہے، جب رہن حوالے کر دیا گیا قرض مؤکد ہو جاتا ہے اور جب قرض مؤکد ہو جاتا ہے تو جیل کو واجب کر دیتے ہیں۔

۱۴۰۳۵- اپنے والد عبداللہ سے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ان نفسوں کی شروں اور خواہشات نفس کی مخالفت اور اس دشمنی کے مجاہدہ پر اللہ تعالیٰ کی مدد کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ کے عتاب سے ڈرتے ہوئے اور اسکے ثواب کی امید رکھتے ہوئے بے چینی سے ان کاموں میں مشغول رہو۔

خوب سمجھ لو تمہارے اور درجہ صدق کے درمیان کذب کی ایک گھاٹی ہے درجہ صدق کو پانے کے لئے تمہیں وہ گھاٹی قطع کرنی پڑے گی، اس گھاٹی کو اللہ کی مدد سے قطع کر و روک دینے والے خوف سے اور مقبول صدق سے اور درد دل کے ساتھ یوں دل میں بھی صفائی پیدا ہوگی اور اس میں بیداری آئے گی، لگا تار غم وحزن کے راستے کھلیں گے، غفلت میں کمی آئے گی، آنکھ سے خوف ٹپکے گا۔

۱۴۰۳۶- اپنے والد عبداللہ سے، عبداللہ بن محمد ومحمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے ذکر سے جوارح کو لذت ملتی ہے، اسکے تذکرے کو سن کر بدنوں میں نشاط پیدا ہوتا ہے، عقلوں میں اسکی حقیقت نمایاں ہوتی جاتی ہے۔

کان اس کے ذکر کو سننے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اہل یقین کی ارواح اس سے مانوس ہو جاتی ہیں، متقین کے نفسوں کو اس سے اطمینان ملتا ہے۔ متفکرین کی نظریں اس پر فریفتہ ہونے لگتی ہیں، اہل بصیرت کے قلوب اس سے قناعت حاصل کرتے ہیں، وہم پرستوں کے اوہام کی اس تک انتہا ہو جاتی ہے، اہل نظر کی فکر کو اس سے سکون ملتا ہے، اس کے ذریعے صدیقین کو اخلاص کی بشارت ملتی ہے وہ ایک حکم ہے جسکا بوجھ دلوں پر بہت خفیف ہے زبان پر اسکا تلفظ انتہائی سہل ہے، زبانیں اسکو دہرانے کی عادی ہیں، اسکی گویائی دانتوں کو میٹھی محسوس ہوتی ہے اور اسکی لذت دلوں کے لئے ٹھنڈک کا باعث ہے۔

(لامحالہ وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے)

۱۴۰۳۷- اپنے والد عبداللہ سے وابو محمد بن حیان وابو بکر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد بن مختار دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس وعید سے ڈرو اور محاسبہ میں مشغول رہو، اپنے درجے کو سمجھو، کثرت پرہیز سے مخلوق سے غافل مت رہو، تیرا جو ہر رسوائیوں کا جوہر ہے خصوصاً نیکو کاروں کی علامت، اپنے کو ضائع کرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو ورنہ تجھے مبالغہ خیز عذاب دیتے وقت جہنم کے داروغوں کو بھی تجھ سے حیا نہیں آئے گی۔ بلاشبہ جہنم کے داروغے تجھ پر اللہ تعالیٰ کو غضبناک کر دیں گے ایسا غصہ تجھے بھی کبھی اپنے نفس پر معصیت کے مقام میں نہ آیا ہوگا، نفس سے تیری عداوت سچی ہو، تاکہ حق میں تیرا کامل حصہ ہو، نفس کے جھوٹ پر اللہ کے حضور تیرا اقرار ہو، نفس کی شرارت پر غصہ تیری آنکھوں سے چھلکتا ہو، نفس کو پگل جانے والوں کے ساتھ سمجھو چنانچہ عزیز سے حکایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے مخلوق کے معبود حق! میں تو اپنے نفس کو جھوٹے ظالموں کے نفسوں کے ساتھ سمجھتا ہوں اور

۱۔ الجرح ۱/۱/۶۶، وتاریخ الاسلام للذهبي ق ۱۷۶، (ایا صوفیا ۳۰۰۷.

اپنی روح کو ہلاکت زدہ ارواح کے ساتھ سمجھتا ہوں اور اپنے بدن کو معذبین کے ابدان کے ساتھ سمجھتا ہوں۔

۱۴۰۳۸-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: معاملہ جب دل تک پہنچ جاتا ہے تو جوارح کو راحت نصیب ہوتی ہے۔

۱۴۰۳۹-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اطاعت حق غنیمت باردہ ہے آئندہ اپنی اصلاح کرتے رہو گزشتہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے۔

۱۴۰۴۰-اسحٰق، ابراہیم، احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ممکن ہے تم اپنے آپ کو مطیع سمجھتے ہو؟ بخدا! تم سے تورات کو چیخنے والا زیادہ مطیع ہے۔

۱۴۰۴۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کبھی کسی پر رشک نہیں آیا بجز اس آدمی کے جس نے اپنے مالک کو پہچان لیا اور خواہشمند ہو کر مروں نہیں حتی کہ میں ان عارفین جیسی معرفت حاصل کرلوں جو حق تعالیٰ سے حیاء محسوس کرتے ہوں۔

۱۴۰۴۲-عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، موسیٰ بن عمران بن موسیٰ رسوسی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں نہ مروں حتی کہ میں اپنے مولیٰ کو پہچان لوں۔ مجھے کہا: اے احمد! معرفت یہ نہیں کہ تم زبان سے اقرار کرلو لیکن معرفت یہ ہے کہ جب تمہیں حاصل ہو جائے حیاء کرنے لگو۔

۱۴۰۴۳-عبداللہ وابومحمد، ابراہیم، عمران بن موسیٰ، احمد بن ابی حواری، احمد بن عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں ساری کی ساری بھلائی صرف دو حرفوں میں موجود ہے، میں نے کہا: وہ دو حرف کونسے ہیں؟ فرمایا: تم دنیا کو اپنے سے الگ رکھو، اللہ تعالیٰ تجھ پر قناعت کا احسان کریگا اور لوگوں کو تیری طرف سے غافل کردیگا نیز تجھ پر رضا کا احسان کریگا۔

۱۴۰۴۴-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس چیز میں کچھ بھلائی نہیں کہ تمہیں دنیا کے ذریعے آزمایا نہ جائے۔

۱۴۰۴۵-اپنے والد سے عثمان بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: سب سے زیادہ نفع بخش یقین وہ ہے جو تیری آنکھوں میں باعث عظمت ہو اور اسکا تو نے یقین کرلیا ہو، اس کے علاوہ ہر چیز تیری آنکھوں میں حقیر ہو، ایسے خوف پر ثابت قدم رہو جو تمہیں گناہوں سے روکے رکھے اور صافات پر تمہارے غم و حزن کو طویل تر کردے اور بقیہ عمر میں تجھے فکر مند لازم کردے۔ سب سے زیادہ نفع بخش وہ امید ہے جو تیرے لئے عمل کو آسان تر بنادے۔ اور لوگوں کے ساتھ تیری انصاف پسندی کے حق کو لازم کردے اور تو حق کو قبول کرے، سب سے زیادہ نفع بخش صدق یہ ہے کہ تو محض اللہ کے لئے اپنے عیوب کا اقرار کرے اور نفع بخش اخلاص وہ ہے جو تجھ سے ریاکاری اور نمائش کو دور کردے اور نفع بخش حیاء یہ ہے کہ تم مرغوب کے سوال سے حیاء محسوس کرو اور نفع بخش شکر یہ ہے کہ تم اس پردے کو پہچان لو جو تمہارے گناہوں پر ستر کردے اور مخلوق میں کسی کو مطلع نہ کرے۔

۱۴۰۴۶-اپنے والد عبداللہ سے، عثمان بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: نفع بخش صدق وہ ہے جو تجھ سے مقام صدق میں کذب کو دور رکھے اور نفع بخش توکل وہ ہے جسکے ضمان کا تجھے بھروسہ ہو اور اچھی طرح سے تو اس کو طلب بھی کرے، نفع بخش مالداری وہ ہے جو تجھ سے فقر و خوف فقر کو جدا کردے نفع بخش فقر وہ ہے جسے تو اچھا سمجھے اور اس سے راضی رہے، نفع بخش عقلمندی وہ ہے جو فرصت کے وقت عمل کی ٹال مٹول کو دور پھینک دے، نفع بخش صبر وہ ہے جو تجھے مخالفِ خواہش پر قوی کردے اور بے صبری کو تجھ سے ذرہ برابر موقع نہ ملے نفع بخش عمل وہ ہے جسکے ذریعے تو آفات سے سلامت رہے اور تیری طرف سے وہ مقبول بھی ہو، نفع

بخش بردباری حسن تدبیر اور عمل کے لئے فکر ونظر ہے بلاشبہ وہ دونوں چیزیں عمل کے ثواب کی معرفت کا فائدہ دیتی ہیں۔ نفع بخش عمل وہ ہے جو تیری جہالت کو دور کرے اور اسکی معرفت سے تیرا غم دو چند ہوتا جائے اور تو اس پر عمل بھی کر رہا ہو، نفع بخش تواضع وہ ہے جو تجھ سے تکبر کو نکال باہر پھینکے اور تیرے غصے کو ختم کر دے'' نفع بخش کلام وہ ہے جو حق کے موافق ہو نفع بخش خاموشی وہ ہے کہ تو اگر خاموشی اختیار نہ کرے تیرے لئے باعث ضرر ہو، نقصان دہ کلام وہ ہے کہ اس کی بجائے خاموشی تیرے لئے بدر جہا بہتر تھی ،لازم ترین حق یہ ہے کہ تو اللہ عزوجل کے لازم کردہ حقوق کو ادا کرے اگر چہ اس میں تجھے خواہش نفس کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑے اور تو اپنے والدین اپنی اولا د اور قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو درجہ بدرجہ ادا کرے، نفع بخش علم وہ ہے جو تجھ سے جہالت اور بے وقوفی کو باہر نکال دے، نفع بخش ناامیدی وہ ہے جو لوگوں سے تیری طمع کو ختم کر دے چونکہ طمع ذلت کی کنجی اور عقل کے لئے زہر قاتل مروت کا خاتمہ نری بے عزتی اور علم کو لے ڈوبنے والی ہے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اپنے نفس سے قبول حق کے لئے مجاہدہ کرے اور تو حق کے قریب تر ہوتا رہے۔ شیطان تیرے تمام دشمنوں کو تیرے خلاف اکساتا ہے وہ تیرے دل کے وسوسوں کا ٹھیکدار بنا ہوا ہے پس اس کی عداوت بھی تجھ میں شدید ہو، معاصی میں تیرے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ جہالت کا ساتھ طاعات پر تیرا عمل کرنا ہے چونکہ معاصی پر عمل کرنے پر ثواب کی توقع نہیں بلکہ تجھے تو اس پر عتاب کا خوف ہے پس کتنے ہی ایسے گناہ ہیں جن پر عقوبت کا خوف ہوتا ہے اور خوف سراسر طاعت ہے اور کیا عقوبت سے تو بے خوف ہے؟ حالانکہ بے خوفی سراسر معصیت ہے۔

محمد بن یوسف کہتے ہیں میں نے احمد بن عاصم رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ مشاورت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: مشاورت میں امانتدار آدمی کے سوا کسی پر بھروسہ مت کرو۔ میں نے مشورہ کے بارے میں ان سے پوچھا؟ فرمایا: تم نظر کرو کہ کلام میں تمہارا نفس کیسے سلامت رہ سکتا ہے، جب تم ایسا کر لو گے تمہارے دل میں رشد وہدایت القاء کر دی جائے گی یوں تم اعتماد حاصل کر لو گے، میں نے کہا: لوگوں کے ساتھ مانوس ہونے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: اگر کسی عقلمند با اعتماد آدمی کو پاؤ تو اس سے مانوس ہو جاؤ ورنہ بقیہ لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم درندے سے بھاگتے ہو، بتایئے افضل عمل کون سا ہے جسے میں کر کے اللہ کا قرب حاصل کروں؟ فرمایا باطنی گناہوں کو ترک کرنا ظاہری گناہوں کے ترک سے اولیٰ وافضل ہے میں نے عرض کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: بلاشبہ جب تم باطنی گناہوں سے بچو گے تو ظاہری دونوں سے بچ جاؤ گے میں نے عرض کیا سب سے زیادہ نقصان دہ گناہ کون سا ہے فرمایا: جسے تم معصیت نہ جانو اور اس سے زیادہ نقصان دہ ہے جسے تم اطاعت سمجھو لیکن وہ اللہ کی معصیت ہو، میں نے کہا: کونسی معصیت میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا: جس پر تو بے تحاشا روئے کہ تیری آنکھ خشک نہ ہونے پائے اور یہ توبہ نصوح ہے۔

میں نے کہا: کونسی طاعت میرے لئے ضرر رساں ہے؟ فرمایا: جسکی پاداش میں صادر ہونے والی برائیوں کو تو بھول جائے اور تو اس کے مضر اثرات سے بے خوف رہے، میں نے کہا: کونسی جگہ میرے لئے زیادہ مخفی ہے؟ فرمایا: تیری عبادت گاہ اور تیرے گھر کا داخلی حصہ، میں نے پوچھا اگر میں اپنے گھر میں سلامت نہ رہوں تو؟ فرمایا: پھر وہ جگہ ہے جہاں تجھے خواہش سے واسطہ نہ پڑے اور فتنہ تجھے گھیرے میں نہ لے، میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی کونسی مہربانی میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا جب تجھے معاصی سے بال بال بچالے اور تجھے طاعت کی توفیق دے میں نے کہا: یہ مجمل بات ہے اس کی تفسیر کیجئے: فرمایا: جب تیرے پاس تین چیزیں ہوں (۱) ایسی عقل جو تیرے نفس کی مشقت کی کفایت کر دے، (۲) ایسا علم جو تیری جہالت کی کفایت کر دے، (۳) ایسی بے نیازی جو فقر کے خوف کو زائل کر دے۔

۱۴۰۴۷- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: امابعد:
بلاشبہ اہل طاعت کے پیش نظر اعمال اور لطف معرفت ہے اور معرفت کے ایسے اسباب کو اختیار کرتے ہیں جن

کے ذریعے نیک اعمال ہو جائیں نیت از سر نو کر لیتے ہیں۔ اور حسن محبت کو تلاش کرتے ہیں، جب بھی دن رات گزرتے ہیں وہ اپنے نفسوں کا اچھی طاعت پر مراقبہ کرتے ہیں، گزرے دن کو یاد کر کے خوش ہوتے ہیں، اپنے نفسوں کو آئندہ عمل کے لئے تیار رکھتے ہیں ان کے ابدان و جوارح سب عمل میں مشغول ہوتے ہیں، دلوں کو فارغ رکھتے ہیں، ان کی امیدیں کوتاہ ہوتی ہیں، آجال ان کے قریب تر ہوتی ہیں، دنیا کے وسوسوں کے اسباب ان کے دلوں سے دور ہوتے جاتے ہیں، ان کے سینوں میں شغل آخرت جاگزیں ہوتا ہے، بصیرت کی آنکھ سے آخرت کو دیکھتے ہیں، صاف ستھرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، ان کا طریقہ زندگی مستقیم ہوتا ہے حتی کہ وہ دنیا میں طاعت کی حلاوت پا لیتے ہیں جب تقویٰ ان کے مساعد ہو، خوف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہے، اہل طاعت اپنی عبادتوں میں غم و حزن سے مزے لیتے ہیں، حتی کہ ان کے اجسام سوکھ جاتے ہیں اور ان کے جسد بوسیدہ ہو جاتے ہیں ان کی ہڈیوں پر کھال خشک ہو جاتی ہے، مخلوق کے ساتھ ان کا کلام قلیل ہوتا ہے، اپنے خالق کے ساتھ (راتوں کو سرگوشی) کر کے لذت حاصل کرتے ہیں، ان کے دل آسمانوں کے بادشاہ کے ساتھ ہمہ وقت معلق ہوتے ہیں وہ قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں، مخلوق کے درمیان ان کے بدن ننگے ہوتے ہیں پس وہ دنیا سے پوشیدہ و روپوش ہوتے ہیں اور دنیا سے گویا بہرے و گونگے ہوتے ہیں آخرت کا معاملہ ان کے سامنے درخشان ہوتا ہے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں؟ حتی کہ ایک قوم (اہل طاعت) نے جہد مسلسل کا طریقہ اپنایا نفس ان کے تابع فرمان بن گئے جوارح ان کے آگے جھک گئے ایک قوم نے نماز میں خوب کوشش کی تاکہ خشوع دائمی ہو جائے ایک قوم نے روزہ داری میں خوب اجتہاد سے کام لیا تاکہ جوارح کی درست سمت ہدایت کر سکیں اور ایک قوم نے ترک خواہشات اور طلب فوز میں خوب مجاہدہ کیا اور یہ سب کچھ نفسوں کی ریاضت و مجاہدہ سے ہے حتی کہ بھوک اور جسم کی لاغری و کمزوری تک پہنچ گئے۔

۱۴۰۴۸- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: حکماء دنیا کی طرف بغض و عداوت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، جب ان کے ہاں درست ہو کہ خواہشات نفس ان کی حکمت کو برباد کر دیں گی، جبکہ آخرت کی طرف دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پس دنیا ان کے سامنے ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے جسے وہ عبور کر جاتے ہیں انہیں اس میں اقامت کرنے کی چنداں حاجت نہیں ہوتی ان کی اصل منزل آخرت ہوتی ہے وہ اسکا بدل نہیں چاہتے ہوتے ہیں اور نہ ہی اس سے اعراض کرنا چاہتے ہیں، ان کے احوال آسمانوں کی بادشاہت میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں، مکروہات کے لئے اللہ کے ہاں طاعت کو ڈھال بنا لیتے ہیں، ان کا غم ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ہاں ہوتے ہیں، وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، ہدایت پر عقول کی راہنمائی سے نفع اٹھاتے ہیں، دلوں کی آنکھوں سے آخرت کی طرف دیکھتے ہیں اور آخرت کا یقین ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتا ہے اور وہ بصیرت کو طلب کرتے ہیں جبکہ دنیا کی طرف چہرے کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں دنیا سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور باز رہتے ہیں، دنیا کی مادیات و مظاہر کو حقیر تر سمجھتے ہیں جبکہ آخرت کو عظیم الشان سمجھتے ہیں۔

۱۴۰۴۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ انطاکی نے فرمایا: بلاشبہ میں نے ایک ایسا زمانہ بھی پایا ہے جس میں اسلام غریب تھا جیسا کہ ابتدا میں تھا، اس زمانے میں حق بھی غریب تھا جیسا کہ ابتدا میں تھا، اس زمانے میں اگر میں کسی عالم سے اپنی آنکھیں لڑاتا اسے دنیا میں مبتلا پاتا اور وہ جاہ و مرتبہ اور ریاست پر فریفتہ ہوتا اور اگر کسی عبادتگزار کے پاس جاتا اسے عبادت میں جاہل پاتا درآنحالیکہ وہ بچھاڑا ہوا بے صبر ہوتا اس کے دشمن ابلیس کا اس پر بھرپور غلبہ ہوتا حالانکہ وہ اپنے زعم میں عبادت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوتا حالانکہ حقیقت میں وہ عبادت کے ادنیٰ درجے سے بھی جاہل ہوتا اعلیٰ درجے کو کیسے پا سکتا تھا، اس زمانے کے ایسے کمینے لوگ قبیح اور کجرو تھے، ضرر رساں بھیڑیئے تھے، نقصان دہ درندے تھے، چالاک لومڑیاں تھے، یہی حالت

تمہارے زمانے کے حاملین قرآن وعلم اور داعیین حکمت کی ہے، چونکہ میں نے جس عالم کو بھی دیکھا اسے مغلوب العقل پایا، اس فطانت معدوم دیکھی چونکہ وہ خواہش نفسوں کی اندھادھند پیروی کر رہا ہے۔ اپنی رائے پر اتراتا ہے دنیا پر بخیل اور دین پر سخی ہے، مذ قضاء کا عزم کیے ہوئے ہے خواہش نفس کو گلے سے لگایا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی مکروہ کردہ چیزوں سے منتقل ہونے کا نام تک نہیں لیتا آئے دن ان میں ترقی کرتا ہے، خواہش نفس کی وجہ سے دنیا کی بدبختی کو اٹھائے رکھتا ہے اسکا دل پتھر ہوتا ہے، اسکی غفلت بڑھ چکی معاملہ آخرت میں سست رفتار ہے، اللہ پر اس کا بھروسہ نہیں ہوتا جہنم میں دھکیل دینے والے امور کا خوف اس کے دماغ سے مفقود ہوتا دنیا پر فریفتہ ہوتا ہے اور آخرت سے غافل ہوتا ہے، سونے چاندی کا عاشق ہے، جیسا کہ اسکا یقین کمزور ہوتا ہے ایسا ہی وہ وعید سے خوف ہوتا ہے، ایسے گناہوں کو بھولے ہوئے ہے جبکہ محاسن اسکی زبان پر ہیں، اس کے گناہ اسکے قدموں تلے ہیں، لایعنی امور میں گ ہوا ہوتا ہے، اسکا مطمح نظر دنیا ہے قلیل دنیا پر بھی قناعت نہیں کرتا، اور کثیر دنیا اسکا پیٹ بھی نہیں بھرتی، اسکی کوشش وسعی صرف دنیا کے ہے، اسکی خوشی اس کی نمائش مخفی دنیا کے لئے ہے، اسکی رضامندی اور ناراضی بھی دنیا کے لئے ہے، وہ اس پر راضی ہے کہ قلیل دنیا اس ہاتھ سے نہ جائے خواہ آخرت ساری ہی کیوں نہ تباہ ہو جائے وہ چاہتا ہے کہ مخلوق راضی رہے بھلے خالق ناراض ہی کیوں نہ ہو، فقر و سے خائف رہتا ہے کیے ہوئے گناہوں سے بے خوف ہے، اس پر پیش آوردہ عقوبات سے بھی بے خوف ہے، مخلوق کے لئے نمائش اصل مقصد ہے، خالق سے ناامید ہے اور نہ ہی اس پر بھروسہ ہے، مجالس میں نمائشی کلام سے سہارا لیتا ہے اور یہ لوگ غصہ کے مواقع تکبر کرتے ہیں، انھیں جھوٹی طمع اپنی طرف مائل کر دیتی ہے، ردی خواہش اس کی مروت کو بوسیدہ کر دیتی ہے اور اس کے نور اسلام کو س کر لیتی ہے، حقیقت خوف سے خالی ہوتا ہے۔ واللہ المستعان۔

پس اب سمجھو یہ اوصاف کس کے ہو سکتے ہیں؟ اس زمانے میں تیری ملت کے عیون کے یہ اوصاف ہیں فاعتبروا یا او الابصار! اور اللہ سے ڈرو اے عقل والو، وہ آدمی معذور نہیں قرار دیا گیا جس نے خواہش نفس کی آڑ میں اللہ کے حقوق کو ضائع بایں طور کہ اللہ تعالیٰ نے خواہش نفس کو پیدا کیا اور اسے عقل کی ضد بنایا اور عقل کی ایک شکل بنائی اور وہ علم ہے، خواہش نفس اور با دو شکلیں ہیں جو باہم گتھی ملی ہوئی ہیں اور ذلت آمیز دنیا و آخرت کے عواقب کی طرف دعوت دیتی ہیں، ھیھات اے اہل عقل! کون جو اللہ تعالیٰ کو مواہب سے روکے؟ کون ہے جس کو اللہ عطا کرے اور وہ اسے روک دے اور کون ہے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نہ دے اور اس کے ہاں کوئی چیز پا لی جائے؟ کیا بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حاجت ہے ترکیب جوارح کے بعد؟ بھلائی ثواب کی ہے برائی عقاب کی پس خیر وشر کی حرکات طاعات اور معاصی میں سے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان اسباب کو پیدا کیا اور اپنی قدرت سے کی اضداد کو بھی پیدا کیا، کسی مغلق چیز کو نہیں چھوڑا مگر اس کی کنجی ضرور بنائی اور کوئی شکل نہیں چھوڑی مگر اسکا واضح بیان ضرور بتایا۔ پس ک معبود نہیں مگر وہی جس نے خیر کے اسباب پیدا کیے اور بندوں میں طاقت نہیں کہ بدون ان اسباب کے اعمال خیر تک رسائی حاصل کر سک اور وہ اسباب معاصی کے آگے ایک بندش کا کام دیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور عمل کرنے والے کے دل کو اللہ تع ان اسباب کے ساتھ جوڑ دیں۔

۱۴۰۵۰- اپنے والد عبداللہ سے، عثمان بن محمد، ابو محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: ا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق قلیل کو بھی کثیر سمجھو تا کہ تمہیں ادائے شکر کی توفیق ملے اور اپنی طرف سے کثیر طاعت کو بھی قلیل اور ک سمجھو تا کہ تمہارے لئے عفو و درگزر کا دروازہ کھل جائے خلوص عمل سے دنیا سے کنارہ کش رہو، کمال بیداری کے ساتھ خالص عمل م غفلت سے پرہیز کرو، کمال بیداری کو شدت خوف سے کھینچ کر لاؤ حیاء کے ذریعے نمائش سے ڈرتے رہو، عقل کی راہنمائی حاصل کر قیامت کے دن کے لئے خالص عمل میں سبقت سے کام لو، حرص وطمع سے بچ کر قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناؤ، عظیم قناعت سے حر

فع کرو، کوتاہ امل سے حلاوت زہد کو چکھو، صحت ایاس سے اسباب طمع کو منقطع کرو، صحت تفویض سے راحت قلب تک رسائی حاصل
و، امید کی ٹھنڈک سے طمع کی آگ کو بجھادو، معرفت نفس سے عجب کے راستوں کو بند کردو، بھرپور دل کے ساتھ راحت قلب کو تلاش
و، قلتِ خطا اور ترک طلب سے دل کی بھرپوری تک رسائی حاصل کرو، عقلمند اہل ذکر کی مجالست کے دوام سے دل میں رقت پیدا کرو
دائمی حزن سے قلب میں نور پیدا کرو، طویل فکر مندی سے غم وحزن کے دروازے کھول دو،، فکر مندی کی مختلف وجوہات کو تنہائیوں کی
وں میں تلاش کرو، مخالفتِ خواہش نفس اور خوف صادق سے ابلیس کے منہ میں مٹی ڈالو، رجاء کاذب سے بچو چونکہ وہ تمہیں خوف
ب میں ڈال دیگی، رجاء صادق کی خوف صادق کے ساتھ ملونی کرو، صدق دل سے اعمال کی نمائش صرف اللہ کے لئے کرو، ٹال مٹول
ے بچو چونکہ اس سمندر میں بہت سارے ہلاکت زدگان ڈوب گئے، غفلت سے بچو غفلت سے ہی دل سیاہ پڑ جاتے ہیں، سستی سے بچو
نکہ نادمین کا وہی ٹھکانا ہے، شدت ندامت اور کثرت استغفار سے گذشتہ گناہوں سے توبہ کرو، حسن مراجعت سے اللہ تعالیٰ کی عفو کے
یدوار ہو، خلوص دعا وخلوص مناجات سے حسن مراجعت پر مدد طلب کرو، رزق قلیل کو کثیر سمجھ کر اور کثیر طاعت کو قلیل سمجھ کر شکر عظیم تک
ائی حاصل کرو شکر عظیم سے نعمتوں میں اضافہ کرو، شک عظیم کو زوال نعمت کے خوف سے دائمی بناؤ، زوال نعمت کے خوف سے طمع کو ختم
ر کے عزت طلب کرو، ناامیدی کی عزت سے طمع کی ذلت کو دفع کرو، دائمی غم سے ناامیدی کی عزت کو تلاش کرو، کوتاہ امل سے دائمی غم پر
حاصل کرو، امکان فرصت کے وقت مقصود کے حصول کے لئے سبقت لے جاؤ چونکہ ممکن ہے کہ فرصت ختم ہو جائے۔ صحت ابدان کے
تھ ایام خالیہ کی طرح کوئی امکان نہیں۔ میں تمہیں ٹال مٹول سے ڈراتا ہوں چونکہ وہ تیرے مقصود کو ختم کر دیگا، ناقابل اعتماد آدمی پر
وسہ کرنے سے بچو، بلاشبہ شر کی چکناہٹ ہوتی ہے جیسی کہ غذاء کی چکناہٹ ہوتی ہے، طلب سلامتی جیسا کوئی عمل نہیں، رکاوٹ والے
ف جیسا کوئی خوف نہیں، مددگار امید جیسی کوئی امید نہیں، دل کے فقر جیسا کوئی فقر نہیں، غناءِ نفس جیسا کوئی غنیٰ نہیں، غلبہ خواہش جیسی کوئی
ت نہیں، نور یقین جیسا کوئی نور نہیں دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، معرفت نفس جیسی کوئی معرفت نہیں، عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں
ساعدتِ توفیق جیسی کوئی عافیت نہیں، بعد ہمت جیسا کوئی شرف نہیں، کوتاہِ امل جیسا کوئی زہد نہیں، درجات میں سبقت لے جانے جیسی
ئی حرص نہیں، انصاف جیسا کوئی عدل نہیں، جور جیسی کوئی تعدی نہیں، موافقت خواہش جیسا کوئی ظلم نہیں، اداء فرائض جیسی کوئی اطاعت
یں، عدم عقل جیسی کوئی مصیبت نہیں قلت یقین جیسا کوئی عدم عقل نہیں، بے خوفی جیسی کوئی بے یقینی نہیں، بے خوفی پر بے غمی جیسی کوئی
بے خوفی نہیں، گناہ کو ہلکا سمجھنے جیسی کوئی مصیبت نہیں، یقین جیسا کوئی مشاہدہ نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں مجاہدہ نفس جیسا کوئی جہاد
یں، غلبہ ھویٰ جیسا کوئی غلبہ نہیں، غصے کو رد کرنے جیسی کوئی قوت نہیں، درازیء عمر کی محبت جیسی کوئی معصیت نہیں چونکہ جو درازیء عمر
ے محبت کرتا ہے وہ دنیا سے محبت کرتا ہے، طمع جیسی کوئی ذلت نہیں تفریط سے بچو امکان فرصت کے موقع پر چونکہ تفریط ایک ایسا میدان
ہے جو اپنے اندر چلنے والوں کو حسرت میں دھکیل دیتا ہے حالانکہ عقول رائے کے ٹھکانے ہیں اور علم امور کے انجام پر دلالت ہے، تزیین
ساتین چیزیں ہیں ایک وہ جو علم سے مزین ہو دوسرا وہ جو جہالت سے مزین ہو تیسرا وہ جو تزیین کو چھوڑ کر ویسے ہی مزین بن جائے یہ
سری قسم زیاد غلو والی ہے اور وہ ابلیس تک پہنچا دیتی ہے۔

۱۴۰- عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن سے مروی ہے کہ احمد بن عبدالعزیز بن محمد انطا کی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ
انطا کی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بہت سارے علوم حاصل کئے ہیں اور اصل کو چھانٹا ہے، دائمی فکر اپنائی ہے مجھے قیاس
الہام کیا گیا، اذکار میں مشغول رہا، حکمت کا مطالعہ کیا، وعظ ونصیحت کے درس دیئے، عقل کے ذریعے قول کو پرکھا، معانی کو ذہن میں گھومایا
سانے علم میں علم حقیقی نہیں پایا، دل کے لئے شفا بخش چیز نہیں پائی، یقین آخرت کے علم سے بڑھ کر اولیٰ بالعلم کوئی چیز نہیں پائی، تا کہ خدا
تعالیٰ کے عقاب کا خوف درست رہے، اور ثواب کی امید رہے، اسکے احسان پر شکر ہو، فکر کی کوئی انتہا نہیں، جبکہ الہام کی انتہاء موجود ہے،

میں نے عقل کی دلالات سے عزم کو معلوم کیا، قوتِ عزم سے خواہش نفس کو مغلوب کیا جاسکتا ہے، اخبار کے حقائق تک عنایت فہم اور تدبر سے رسائی حاصل ہوتی ہے، اس سے یقین و اعمال کی صحت پیدا ہوتی ہے، ورنہ اعمال مشکوک ہو جاتے ہیں، وہ بادشاہ نہیں جو خواہش نفس کی اتباع کرے اور دنیا بھر کی بادشاہت حاصل کرلے بلکہ بادشاہ وہ ہے جو خواہش نفس کو مغلوب کردے اور دنیا کی بادشاہت کو حقیر سمجھے۔

۱۴۰۵۲-اپنے والد عبداللہ سے، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق پر خواہش نفس کی ایسی طومار پڑی کہ اس نے مرید کو اپاہج بنادیا اور عقلمند کو غافل کردیا۔ عقلمند اپنی بیماری کو سمجھا ہے اور نہ ہی مرید اسکی دوائی طلب کرتا ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کی وہ بچ گیا اور جو بچ گیا وہ معاصی سے محفوظ رہا جس نے پرہیز کی وہ بھی بچ گیا جس نے عافیت طلب کی اسے عافیت مل گئی اور جس نے نفس کے آگے سر تسلیم خم کردیا وہ طاعت سے محروم رہا اور خواہش نفس نے اسے دبوچ لیا اور غلط راستے پر چل پڑا شیطان نے اسے اپنے جھانسے میں لے لیا اور گمراہ ہوا، محروم وہ ہے جو سوال سے محروم رہے اور سوال جواب کی کنجی ہے کہ کریم کو سوال سے پہلے ہی عطا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر سوال سے پہلے ہی پیشگی احسانات کردیتا ہے جو تم سے اعراض کرے اس سے بے نیاز رہو اچھی نصیحتوں کو طالب سے مت روکو، اپنے دل کے لئے سیدھے راستے کا قصد کرو، اپنی زبان کو لگام دو، دوست سے ہنس مکھ ملا کرو، قلب سلیم سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرو، باریک بینی سے نفس کا محاسبہ کرو، کیا وجہ ہے کہ اعمال آخرت ہمارے اندر ظاہر نہیں ہوتے، اعمال کے بارے میں ہمارے اوپر سہو غفلت اور تقصیر نے غلبہ پالیا ہے، اور یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہماری دنیا طلبی سراسر ہماری کوتاہی ہے، اور آخرت کے لئے امیدوار ہونا ہمارا نقص ہے، علم کا پہلا درجہ خوف ہے، جسے عمل اچھا لگے وہ اسے تمام کرنا چاہتا ہے اور جو عمل کا ثواب چاہتا ہے وہ اس کی پختگی کو اچھا سمجھتا ہے، جو حکمت کو اپناتا ہے وہ غیر حکمت سے اعراض کرتا ہے، جو آدمی کسی چیز سے اپنی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے اس کے تذکرے میں جت جاتا ہے، تمام ترچہ مگوئیاں قیامت تک محفوظ ہیں، ہر نفس اپنے کئے ہوئے اعمال میں مبغوض ہے، حالانکہ لوگ دم بریدہ ہیں، معمولی غصہ بھی کل احسان کو زائل کردیتا ہے پس غور سے سننے والا غائب ہے، سائل پوشیدگی کا خواہاں ہے، مجیب تکلف کئے ہوئے ہے، ادنی رضا اعمال کو زائل کردیتی ہے، عجب عبادت کو مٹا دیتا ہے، میں نے جہالت سے زیادہ نقصان دہ فقر نہیں پایا، عقل سے زیادہ معدوم چیز کوئی نہیں دیکھی، خوف کی کمائی ورع ہے، اور خوف یقین کی کمائی ہے عقلمندوں کی صحیح ترکیب یقین سے پیدا کرتی ہے، مشاورت مظاہرہ کو لاتی ہے کرم حسب کو لاتا ہے، بدخلقی برے لوگوں کے شیان شان ہے جو عقلمندی کرتا ہے یقین سے سہارہ لیتا ہے، جو یقین کرتا ہے وہ خوفزدہ رہتا ہے جو خوفزدہ رہتا ہے صبر کرتا ہے جو صبر کرتا ہے تقویٰ اختیار کرتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے شبہات سے رکتا ہے اور حرص کی نفی کرتا ہے، اب یہاں بندے کی چکی گھومتی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت والے اعمال کو لیکر جسکی عقل الٹی ہوا سکا یقین کمزور ہوتا ہے جسکا یقین کمزور ہوتا ہے اسکا خوف ختم ہو جاتا ہے اور اس میں بے خوفی عود کر آتی ہے جس میں بے خوفی آجاتی ہے اسکی غفلت میں کثرت آجاتی ہے جسکی غفلت میں کثرت آجائے اسکا دل پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے جسکا دل سخت ہو گیا اسے وعظ و نصیحت کچھ نفع نہیں پہنچاتی، اس پر جب دنیا کا غصہ ہو جاتا ہے اور حقیقت خوف کے بغیر ہی اسمیں اعمال آخرت کی کثرت ہو جاتی ہے۔ واللہ المستعان۔

۱۴۰۵۳-اپنے والد سے، عثمان بن محمد بن یوسف ابومحمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا: امابعد!

میں لایعنی کو ترک کر کے مقصود کو طلب کرنا چاہتا ہوں چونکہ لایعنی کا ترک ہی مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ ایک اور آدمی نے اپنے بھائی کو لکھا:

امابعد! بخدا! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ایک بات سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو ان کی تواضع کے بقدر درجات بلند نہیں کرے گا بلکہ اپنے جود و کرم کے بقدر ان کے درجات بلند فرمائے گا، غمگین رہنے والے اپنے غم کے بقدر خوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رأفت و رحمت کے بقدر خوش ہوں گے تو اب و رحیم ذات کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہو سکتا ہے وہ تو عام پر بھی رحمت کی برسات کرتا ہے جو اس کے لئے غمگین رہے گا اس پر رحمت کیوں نہیں کریگا۔ وہ رحیم ذات تو حد سے تجاوز کرنے والے پر بھی رجوع کرتی ہے جو اس کی اتباع کرے اس پر رجوع کیوں نہیں کریگی۔

۱۴۰۵۴- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن موسیٰ انطاکی سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کی سب سے بری حرکت بیہودہ گوئی ہے اور وہ غیبت ہے، اس لئے کہ بیہودہ گوئی سے وہ دنیا کی خیر و بھلائی کو پا سکتا ہے اور نہ ہی آخرت کی، متقین اس سے عداوت رکھتے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ بیہودہ گوئی (غیبت) روزے کو افطار کر دیتی ہے، وضو توڑ دیتی ہے، اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، عداوت پیدا کرتی ہے غیبت اور چغلخوری دونوں اکٹھی چیزیں ہیں دونوں کا مخرج سرکشی ہے، چغلخور قاتل ہے اور غیبت کرنے والا مردار گوشت کھاتا ہے اور سرکش تکبر کرتا ہے، غیبت چغلی اور سرکشی، تینوں ایک ہی چیزیں اور ان میں ایک تین کے برابر ہے، جب کوئی آدمی اپنے نفس کو چغلی کا عادی بنا دیتا ہے، بہتان کے درجے تک پہنچ جاتا ہے اور غیبت بہتان اور جھوٹ سب بکواسات بکتا ہے۔ چنانچہ جب اس میں غیبت اور بہتان ثابت ہو جاتے ہیں وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: غیبت سے حمد و ثناء نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی جاہ و ریاست تک پہنچا جا سکتا ہے نہ ہی غیبت کے ذریعے کھانے پینے مال و دولت اور لباس میں ترقی کر سکتا ہے، حالانکہ وہ عقلاء کے نزدیک منقوص ہے، عامۃ الناس کے نزدیک بے وقوف ہے، امانتداروں کے نزدیک وہ خائن ہے غیبت کرنے والا جاہلوں کے نزدیک مذموم ہے۔ میں نے غیبت جیسی ضرر رساں شیء کوئی نہیں دیکھی نہ ہی اس سے کم نفع والی کوئی چیز دیکھی غیبت دل میں غیر کے عیب کو پیدا کرتی ہے تم اسکا کلام کرنا ناپسند سمجھتے ہو غیب کے ایک معنیٰ یہ ہوئے دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ تم زبان سے کسی کا تذکرہ تو کرو لیکن اسکا نام لینا ناپسند سمجھو، تیسرا معنیٰ دل اور عفو میں ہے، غیبت کا زبان سے ذکر یا تو تیرا کسی آدمی کے نام کا اظہار کرنا ہے، پس غیبت مصرحہ وہ ہے کہ اسکا کرنے والا اپنے نفس پر باقی نہ رہے، اور نہ ہی اپنے ہم نشینوں کا رہے، جب بندے میں یہ دو چیزیں صحیح ہو جاتی ہے تو وہ درجہ بہتان تک پہنچ جاتا ہے، اس وقت وہ آدمی کے بارے میں ان لغویات کا تذکرہ کرتا ہے جو اس میں سرے سے ہوں ہی نہ، اس وقت وہ بالکلیہ بہتان باندھنے والا چغلخور کذاب بن جاتا ہے، جو خصلتیں میں نے ذکر کی ہیں ان میں سے کسی خصلت سے نہیں رکتا، یقین سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، شک کا اثبات کرتا ہے، یاد رکھو غیبت کا ختم کرنا تزکیہ نفس میں سے ہے، تو کسی کی غیبت اس لئے کرتا ہے کہ تو اسکو اپنے جیسا دیکھنا پسند نہیں کرتا، اور تو اپنے عیوب سے جاہل ہوتا ہے، اگر تجھے پتہ چل جائے کہ تجھ میں نقص ہے بلاشبہ تو غیبت سے رک جاتا، اور تجھے لامحالہ حیاء آتی کہ غیر میری غیبت کریگا اور تو عیوب پر مصر بھی ہو، معلوم ہوا تیرا جرم غیر کے جرم سے زیادہ ہے، تیرا ساتھ وہی دیتا ہے جو اپنے عیوب سے غافل ہو اگر تیری نظر تیرے عیوب پر ہوتی تو کبھی بھی غیر کے عیوب کو بیان کرنے کی جرأت نہ کرتا، پس غیبت سے ایسے بچو جیسا تو کسی عظیم بلاء سے بچتا ہے، جب غیبت دل میں ثابت ہو جاتی ہے تو دیگر متعلقات غیبت بھی دل میں عود کر آتے ہیں جیسے چغلی، سرکشی، سوظن بہتان اور کذب لہذا تمام امراض باطنیہ کی جڑ یعنی غیبت سے بچو بلاشبہ وہ دنیا میں رسوا کرتی ہے اور آخرت میں ندامت کی دہلیز پر جھکنے پر مجبور کرتی ہے، چونکہ قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا گیا ہے، جو غیبت کرتا ہے وہ بہتان بھی نکالتا ہے اور یہ دونوں بیماریاں بندے کو ایمان سے دور کر دیتی ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی مؤمن کی عزت و مال جان حرام کر دی ہے اور مؤمن کے متعلق سوءظن بھی حرام ہے، ظن دل میں ہوتا ہے اظہار کا نام ظن نہیں، اسکا کیا حال ہوگا جو زبان سے ظاہر کر دے، پس اگر نفس دوسرے کے عیوب کا ارادہ کرے فوراً ان

عیوب کو اپنے نفس کی طرف لوٹا دو پس جب کسی ناصح عالم سے ملو اس سے مشورہ لو، میں نے ان سے مشورہ لیا کہ کہاں اتروں اور کہاں سکونت اختیار کروں؟ فرمایا: چلے جاؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جہاں کہیں بھی ہو میں نے مزید کچھ کہلوانا چاہا مگر کچھ نہ کہا۔

۱۴۰۵۵-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمۃ اللہ نے فرمایا: عبیداللہ کے ایک بھائی نے یونس بن عبید کی طرف خط لکھا: امابعد:

اے میرے بھائی آپ کیسے ہیں اور آپ کا کیا حال ہے؟ یونس نے ان کی طرف جواب لکھا: آپ نے میرا حال دریافت کیا: میں آپکو خبر دیتا ہوں کہ میرے نفس نے ایک ایسے دن کے روزہ رکھنے پر دلالت کی ہے جسکی دونوں طرفیں (صبح وشام) بہت دور ہیں اور وہ دن شدید گرمی والا ہے اور نفس نے مجھے بیہودہ گوئی ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۴۰۵۶-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمۃ اللہ نے فرمایا: جب دل عمل کا خوگر بن جاتا ہے اعضاء وجوارح کو راحت ملتی ہے۔

۱۴۰۵۷-محمد بن جعفر مکتب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمۃ اللہ نے فرمایا: ہر عافیت سے پہلے عفو درگزر ضرور ہوتی ہے، اگر عفو نہ ہو بلاء وآزمائش ضرور پیش آئے۔

۱۴۰۵۸-عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز ابن محمد سے مروی ہے کہ انطا کی رحمۃ اللہ نے فرمایا: جو آدمی معبود کو خالص توحید، عظیم قدرت وسلطنت، ملک وجبروت، عدل وغلبہ، جمیل عفو واحسان وکرم، من وعطاء اور جمیل افعال سے پہچان لیتا ہے وہ مخلوق کے الگ ہٹ کر اسکی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے، اسکی کفایت پر قناعت کرتا ہے، اسکے عظیم عقاب اور دردناک عذاب سے راضی رہتا ہے، یا تو عظیم ثواب وافر جزاء کی امید کے لئے یا بسبیل شکر کے طور پر، یا محبت وشوق جمیل احسان ومتواتر احسانات اور عظیم عطا کے طور پر یا اس کے جمیل ستر، کریم درگزر اور اصل ذات کی معرفت جو ضرر، نفع، موت، حیات نشور کا مالک ہے بایں طور کہ تم نکالو اللہ کی معرفت اور اخلاص توحید کو حجت ترکیب اور حجت معقود سے اس پر فرمان باری تعالیٰ شاہد ہے۔

اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوات والأرض وماخلق اللہ من شیء (اعراف: ۱۸۵)

کیا وہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کی طرف نہیں دیکھتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کر رکھا ہے۔

سو جو ہم نے ذکر کیا اس میں یقین رکھنے والے عقلاء کے لئے نشانیاں ہیں پس اللہ تعالیٰ نے عقل والوں کے لئے تدبیر واعتبار فرض کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ کی ربوبیت خالص توحید، لطف کاریگری پر استدلال قائم کریں کہ وہ تمام مخلوق کا خالق ہے رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے فرمان کے بعد فکر کرنا ضروری ٹھہرا۔

وفی الارض آیات للموقنین (ذاریات: ۲۰) اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وفی انفسکم افلا تبصرون (ذاریات: ۲۱) اور تمہارے اپنے نفسوں میں بھی (نشانیاں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

پس احوال تین قسم کے ہیں، ایک حالت محمود ہے اور دو حالتیں مذموم ہیں۔ حالت محمود وہ ہے جس میں لطف داخل ہو اور عقل وعلم اس پر دلالت کرے۔ دو مذموم حالتیں غفلت اور بے خوفی ہیں حواس پانچ ہیں اور چھٹا یعنی دل ان کا بادشاہ ہے، حواس خبریں وصول کرتے ہیں پس جس قدر کے مطابق حواس اخبار کو لائیں ان پر بادشاہ کی تدبیر ہوتی ہے، اور جو خوفزدہ ہوا احوال غفلت کے ضرر سے دل کا تفقد اس میں اکثر ہوتا جاتا ہے اور جسے احوال پیش آئیں عقل بر صحت نظر اسکی تکذیب نہیں کرتی، جس نے بصر پر نظر کو مقدم کیا نظر اسے بصر کا فائدہ دے گی، میں نے پوچھا نظر کا کیا معنی ہے فرمایا: نظر سے بصیر ہو جاتا ہے پھر بصر اس کو یقین فراہم کرتی ہے، پھر اس کے لئے عمل مؤنث کو برداشت کرتا ہے تاکہ عنداللہ ثواب حاصل کر سکے: عاقل پر ضروری ہے کہ وہ اپنی امید پر واقفیت حاصل کرے، پس بردبار

دھوکہ نہیں کھاتا اور عقلمند اپنے نفس کو کھوٹ کا شریک نہیں بناتا، اسے فکر کا الہام ہوتا ہے اور جسے فکر عطا ہو جاتی ہے اسکے امور اور عقل مستحکم ہو جاتی ہے، فرصت میں اعمال کی تحصیل اور ابرار سرور ہے۔ ہر شر کے لئے کچھ جگہیں ہیں جن کے بعد باسرور ہوتا ہے یا غم وحزن، معرفت کی فہم تک اسکی اجناس پہنچتی ہیں جس طرح تاجر نفع بخش کپڑے کے پاس پہنچ جاتا ہے قوت عزم سے خواہش نفس مغلوب ہو جاتی ہے شی تک اسکی ضد کے واسطے سے پہنچنا ممکن ہے کسی چیز کا ترک کرنا اسکے لینے جیسا نہیں ہوسکتا، بقدر یقین شک رفع ہوتا ہے، ادنیٰ شک سے بھی یقین لڑکھڑا جاتا ہے ھدایت کا نور انبیاء کے ساتھ استقرار پکڑے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ کی حجت اہل عقل کے ساتھ قائم ہوتی ہے، پس کوئی اپنا حصہ لے لیتا ہے اور کوئی اپنا حصہ ضائع کر دیتا ہے پس پینے والے کیلئے کوئی حمد نہیں، تارک کے لئے کوئی عذر نہیں اللہ کی کتاب مخلوق وانبیاء علیہم السلام پر حجت ہے۔

۱۴۰۵۹-اپنے والد عبداللہ سے ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جان لو جاہل وہ ہے دشمن کے علاج پر جسکا صبر قلیل ہو پر دشمن کے مساعد رہے اس کے مجاہدے کے لئے، پس یہ اس کے لائق ہے کہ ہنسنے والے اس پر ہنسیں، کلام کثیر ہے اور موجود ہے، اسکا جو ہر گراں ہے اور مفقود ہے، بلاشبہ علم کثیر وہ ہے کہ قلیل اسکا محتاج ہو اعمال کثیر ہیں جبکہ اعمال میں صدق قلیل ہے اشجار تو کثیر میں لیکن ان کا عمدہ پھل قلیل ہے، انسان کثیر ہیں لیکن عقل والے کم ہیں مافات کا ماقبی سے استدراک کرو، جو فاسد ہو چکا اسکی اصلاح طلب کرو، اپنی مہلت میں جلدی کر وغصہ آنے سے قبل ہی سوال سے پہلے جواب کی تیاری کرلو تاکہ حکام دنیا کے لئے ان کے سوال سے پہلے جواب پالے، آسمان کے حکم کے لئے تو نے کیا حجابات تلاش کر رکھے ہیں، عین ممکن ہے کہ تجھ سے معذرت نہ قبول کی جائے، علم کی شہادتیں تیرے خلاف ہوں گی، پس ڈرو اس سے قبل کہ معاملہ تمہیں پیش آجائے کہ تم غفلت میں ہو اور اصلاح تمہیں فوت کر جائے حالانکہ ہموم دنیا کے ساتھ تجھے آنے والی چیز نے فوت کر دیا ہے، تیری ناامیدی سے پہلے اجل کے منقطع ہونے کے وقت اور زوال نعمت کے باوجود صرف ندامت تک رسائی ہوتی ہے، ہائے افسوس کاش کہ تم حسرت کو پہچان لیتے ہائے افسوس وعظ ونصیحت کو تمہارا دل قبول کرتا، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اگر تم نے وصیت قبول کی دنیا میں مودب وحکیم اور سلامتی میں رہو گے اور دنیا سے فقیر محتاج اور قابل رشک بن کر نکلو گے اور آخرت میں تم بادشاہ رہو گے۔

۱۴۰۶۰-اپنے والد، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کو اتنی عار بھی کافی ہے کہ وہ کوئی دعویٰ کرے اور پھر اس کو اپنے فعل سے ثابت نہ کر سکے یا غیر رب کے لئے دل کی توجہ کا کچھ حصہ مقرر کرے، یا اپنے رب کے ذکر کے باوجود وحشت محسوس کرے حتی کہ اس سے کسی بدل کا خواہاں ہو، بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ضمیر کی تصحیح کرے اور اپنے معاملہ کے ساتھ اور اپنے مطلوب کے ساتھ اپنے علم کے متعلق کرے پس جب اپنے نفس کے ان حقائق کو جان لے گا اپنے رب سے بھاگے ہوئے غلام کی طرح ملے گا۔

۱۴۰۶۱-عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن قاسم قرشی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ انطا کی نے اپنے بارے میں مجھے ذیل کے اشعار سنائے۔

الم تران النفس یردیک شرھا. وانک ماخوذ بما کنت ساعیا

فمن ذا یرید الیوم للنفس حکمۃ. وعلما یزید العقل للصدر شافیاً

ھلم الی الآن ان کنت طالباً. سبیل ھدی او کنت للحق باغیاً

(یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جسکے تین اشعار ہدیہ قارئین ہیں ان اشعار کا اور بقیہ اشعار کا ترجمہ ذیل میں ہے)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ نفس کی برائی تمہیں ہلاک کر دے گی اور تمہاری کمائی کی بدولت تمہاری دار و گیری کی جائے گی پس نفس

کے لئے حکمت کا متلاشی کون ہے اور علم کو کون ڈھونڈ تا ہے جو اس کے سینے میں سفاء کو بڑھا دے، اگر تم واقعی طالب ہدایت ہو تو پھر آ جاؤ یا تم حق کے متلاشی ہو، میرے پاس خبروں کا علم مجرب ہے اس میں سے کچھ الہام سے ہے اور کچھ سماع سے ہے، میں تجھے ایسی خبریں دیتا ہوں جنکا عہد گزر چکا ہے اور اسلام کی ابتدا کیسے ہوئی جس وقت کہ اسلام ابتداء ایام میں تھا، اور اسلام نے کیسے پرورش پائی حتی کہ وہ حد کمال تک جا پہنچا اور پھر بوسیدہ کپڑے کی طرح کیسے ہوگیا، اس کے بعد میرے پاس علم کا عظیم جوہر ہے، علماء تجھے فائدہ پہنچائیں گے اگر تو کلام کو سن کر یاد کر لے، ایسا عظیم الشان علم جو دل کی کھوٹ کو صفائی میں تبدیل کر دے، پس صبح صبح ہے اور قول محکم واضح ہے جو کہ یاقوت سے زیادہ گراں اور موتیوں سے زیادہ مہنگا، پس میں اللہ کی توفیق سے واضح ہو چکا ہوں اور یہ چیز الہام سے ہو چکی ہے چونکہ میں ایسے زمانے میں ہوں کہ اسکا وصف غروب ہو چکا ہے پس اجنبی ہو گیا ہے اہل کو وحشت میں مبتلا کئے ہوئے ہے، ہم اپنے دین کے وصف کی طرف سب سے زیادہ محتاج تھے اور عقل کی دلالتوں کا وصف ایک طرح سے آنی زمانی ہے، خیر وشر دونوں کے بڑے بڑے عجائب ہیں اگر تم یاد رکھو اور دل محفوظ رکھے، پس سب سے پہلے میں اس ذات کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھے اسلام کا راستہ دکھایا جبکہ وہی خالق ہے، جب چاہا مجھے آدم کی نسل سے پیدا کیا اور میں سرکش جنوں میں سے شیطان نہیں ہوا، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا مجھے شیطانوں سے پیدا کرتا اور میں گمراہ اور حق کا منکر ہوتا۔ لیکن شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لطف وکرم کی مجھ پر برسات کی جب کہ میں زمین پر چلنے والا نہیں تھا، اس کے بعد مجھے دین احمد ﷺ کی طرف ہدایت دی اور جو پوشیدہ سوال تھا وہ مجھے سکھلایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نور، علم اور حکمت کی فہم عطا کی پس میں صرف اس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں، اس وجہ سے میں اس ذات کی امید کرتا ہوں تب تو میری امید بھی صحیح ہے، اس وجہ سے میں اس ذات کی امید کرتا ہوں چونکہ اس نے مجھے تکلیف کی صعوبت نہیں دی لیکن اس کے لطف وکرم سے سب کچھ ہے جو کہ ابتداء ہی سے تھا، اگر میں عقل والا ہوتا میں اس سے امید نہ رکھتا میں خوف والا ہوتا اور میرا شکر میرے شانہ بشانہ رہتا، اگر میں اسکی امید کروں اس کی عمدہ کاریگری کی بدولت میں شکر کرتا ہوں اس وقت میری حیاء بھی درست ہوتی پس میرا شکر ہے جب کہ میں حق کا عالم ہوا شر کا منکر اور خیر کا وصیت کرنے والا۔ اس کے بعد میرا بیان اپنی ذات کے لئے ہے اور میرا بیان غیر کے لئے ہوگا میں ابتداء سے اسے پہچان لوں، پس یہ خبریں عجیب عجیب ہیں پس جو وصف ہوگا وہ بحالہ ہوگا، بات کیسے ہوسکتی ہے جبکہ وہ حق کا عالم ہو پس دوری ہے اس سے ناامیدی نجات نہ دے گی، اور یہ اس لئے کہ لوگوں نے خواہش نفس حق پر سراً وجہراً وعلانیۃ ترجیح دی ہے پس یہ برائی کا زمانہ ہے اس کے راستے سے بچو چونکہ برائی کا راستہ مہلک ہے، عنقریب تیرے پاس کچھ ایسی خبریں آئیں گی جو تجھے برانگیختہ کردیں گی کہیں گے خواہش نفس کو چھوڑ دو حالانکہ میں توسعی وکوشش کرتا ہوں تاکہ خواہش کو دیس نکالا دوں، اپنے نفس سے مجاہدہ کرو بلاشبہ میں اسکی طرف مائل ہو جاتا ہوں، آج میں خواہش نفس کو چھوڑنے کی طاقت کیسے رکھتا ہوں حالانکہ نفس میری لگام کا مالک ہو چکا ہے، بہر مشقت نفس مجھے کھینچ کر لے جاتا ہے اور جو ذاتی رونق ہو وہ طبع کے پاس ظاہر ہو جاتی ہے، پس میں نفس وخواہش کے پاس پابند سلاسل ہو گیا ہوں وہ دونوں اپنی طاقت کے بقدر مجھے پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔

۱۴۰۶۲- احمد بن سلیمان بن ایوب بن خذلم دمشقی، ابوزرعہ دمشقی، احمد بن عاصم حینی، مالک بن انس، سے مروی ہے کہ نافع زیاد بن ابی زیاد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ جب زیاد کی وفات ہوئی تو نافع ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کہتے کیا ہم آپ کے لئے وسعت پیدا کریں اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے؟ نافع رحمہ اللہ ہمارے پاس بیٹھنے سے انکار کر دیتے اور فرماتے ان مجلسوں سے بچو۔

(۴۴۸) محمد بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ!

حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوعبداللہ محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ بھی ہیں، عقل تام کے مالک، متقی پرہیز گار اور فصاحت وبیان کے مالک تھے۔

۱۴۰۶۳- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ صوری نے فرمایا: صادقین کے اعمال دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتے ہیں اور ریاکاروں کے اعمال جوارح (اعضاء) کی حد تک ہوتے ہیں اور وہ بھی لوگوں کے لئے، پس جو سچا ہو وہ اپنے عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرے نہ کہ لوگوں کو بتانے کے لئے۔

۱۴۰۶۴- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن دمشقی، محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کہ تم اپنے نفس کو بھی اللہ کے تقویٰ پر مطلع نہ کرو کہیں تمہارے دل پر آفت نہ پڑ آئے۔

۱۴۰۶۵- عبداللہ و ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد سے مروی ہے کہ محمد بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تم خوفزدہ ہوتے ہو قطعہ کے وقت کہ تم اسکی طرح جلدی کرتے ہو (یعنی دنیا کے حصول کے لئے جلد بازی کرتے ہو) جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کے فوت ہونے سے خوفزدہ نہیں ہوتے ہو، رک جاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بلاشبہ تمہارے دل اسے اللہ کی محبت کے سوا کوئی چیز ظاہر نہیں کرے گی، تیرے دل میں ایک بھوک ہے اسکی سیری صرف اللہ کے ذکر سے ہو سکتی ہے اور تیرے دل میں ایک پیاس ہے جسے ذکر کی لذت ومناجات ہی مٹا سکتی ہے، ایک مرتبہ فرمایا: تمہیں صرف خواہش نفس میں متغیر دیکھا جارہا ہے، اس مؤمن نے جھوٹ بولا جس نے معرفت حق کا دعویٰ کیا اور ہاتھ اسکا طلب کثرت دنیا میں مشغول ہو، جس نے اپنا ہاتھ دوسرے کے پیالے میں ڈالا اسے ذلت کی دہلیز پر جھکنا پڑتا ہے، میں کسی ایسے آدمی کے لئے اثبات کا اقرار نہیں کرتا ہوں جو اللہ کی محبت کا دعویدار ہو اور اپنے تئیں انگلیوں سے ثرید الاپے جارہا ہو۔

۱۴۰۶۶- عبداللہ و ابوحیان، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن مبارک سے مروی ہے کہ معرفت باللہ یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو غیر کے خواہش کا مطیع بنادو اور طلب دنیا کا ایک آسان طریقہ بنالو۔

۱۴۰۶۷- ابومحمد بن حیان، ابراہیم، عبداللہ سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی نے اللہ پر ایمان نہیں رکھا جس نے ان امور میں مخلوق سے امیدیں وابستہ کرلیں جنکی ضمانت اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھی ہے۔

۱۴۰۶۸- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ اپنے نفسوں کی خاطر تجارت میں زہد اختیار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کو غیروں سے منسلک کرتے ہیں۔

۱۴۰۶۹- ابوالفتح بن حسین بن محمد بن سہل حمصی واعظ، ابوحسن محمد بن ایوب صموق عابد، محمد بن اصبغ بن فرج سے مروی ہے کہ محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں بیت المقدس کے ایک پہاڑ میں چکر کاٹ رہا تھا، یکا یک میں نے ایک انسانی سایہ دیکھا جو پہاڑ سے نیچے اتر رہا تھا جب میں اس سائے کی قریب پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہے اس نے صوف کا کرتا پہن رکھا ہے اور صوف کی چادر اوڑھی ہوئی ہے، جب میرے قریب آئی مجھے سلام کیا میں نے اسے سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگی: اے آدمی تم کہاں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اجنبی مسافر آدمی ہوں، کہنے لگی: سبحان اللہ! کیا تم اپنے مالک کے ساتھ بھی غریب الوطن کی

التاریخ الکبیر ۱/ت ۷۲۰، والجرح ۸/ت ۴۴۵، والجمع ۲/۴۴۲، وسیر النبلاء ۱۰/۳۹۰، والکاشف ۳/ت ۵۲۱۳، وتهذیب التهذیب ۹/۴۲۳. وتهذیب الکمال ۵۵۷۷.

وحشت محسوس کرتے ہو حالانکہ تمہارا آقا اجنبیوں کو بھرپور انس فراہم کرتا ہے اور فقراء کی خبر گیری کرتا ہے؟ میں سن کر رو پڑا، عورت بولی کیا علیل روتا ہے جب وہ عافیت کا مزہ چکھ لے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ چونکہ کسی خادم نے دل کی خدمت نہیں کی جو کہ ایسے رونے سے زیادہ محبوب ہے، اور رونے میں بھی ہچکیوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں، میں نے کہا: مجھے حکمت کی تعلیم دو بلاشبہ میں تمہیں حکیم سمجھتا ہوں، اس نے یہ اشعار پڑھے۔

دنیا غرارۃ فدعھا. فانھا مرکب جموح

دون بلوغ الجھول منھا. منیتہ نفسہ تطیح

لاترکب الشر واجتنبہ. فانہ فاحش قبیح

والخیر فاقدم علیہ ترشد. فانہ واسع فسیح

دنیا سراپا دھوکہ ہے پس اسے چھوڑ دے، چونکہ دنیا نافرمان سواری کی مانند ہے، ناواقف کو مقصود تک پہنچانے سے پہلے ہی ہلاک کر دیتی ہے، شر و برائی کا ارتکاب مت کرو اور اس سے اجتناب برتو چونکہ شر سراسر فاحش و قبیح ہے، خیر کی طرف پیش قدمی کرو رشد و ہدایت پاؤ گے چونکہ بھلائی میں فراخی اور وسعت ہے۔

میں نے عورت سے کہا: مجھے مزید وعظ نصیحت کرو کہنے لگی: سبحان اللہ! کیا ہمارے اس موقف میں ایسی چیز نہیں جو تمہیں فوائد سے مستغنی کر دے؟ میں نے کہا: مجھ میں بے نیازی نہیں (یعنی میں نصیحت مزید کا طلبگار ہوں) کہنے لگی: تیرے رب کی محبت اسکی ملاقات کا شوق ہے چونکہ ایک دن اس کی محبت وشوق میں اللہ کے اولیاء رنگے ہوں گے۔

۱۴۰۷۰-عبداللہ، محمد بن یوسف (محمد بن مبارک کے مریدوں سے ملاقات کر رکھی ہے) کہتے ہیں میں ایک مسجد میں داخل ہوا اس میں ایک نوجوان کو دیکھا اس کے اردگرد لوگ جمع تھے کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے، ان میں نوجوان کے سب سے زیادہ قریب ایک کھڑی جماعت تھی جو اس نوجوان سے لگاتار سوال کیے جا رہی تھی، اور اکثر لوگ علم آخرت کے بارے میں سوال کر رہے تھے، وہ نوجوان لوگوں کو بڑی فراخ لسانی سے جواب دے رہا تھا، اسکا ہر جواب حکمت و معرفت سے لبریز تھا، ایسی زبان استعمال کرتا کہ مسائل پر ذرا برابر بھی غصے کا اظہار نہ ہونے پاتا اس کی زبان بڑی روانی سے چل رہی تھی جو بات بھی زبان سے نکالتا برمحل ہوتی گویا اس کی زبان فصاحت وبلاغت کا عین مرقع تھی، لوگ متفرق ہوئے تو میں آگے بڑھ کر اس کے قریب جا پہنچا اور اسکے غم میں برابر کا شریک ہو گیا، میں اس کے قریب بیٹھ گیا اور اپنے پراگندہ خیالات کو مجتمع کرنے لگا چنانچہ ہلکے غصیلے انداز میں میری طرف دیکھا اور خود ہی بولا السلام علیکم! غم وحزن سے بچو، کہہ کر مہر سکوت کو توڑا اور میرے لئے آگے کلام کرنا آسان کر دیا، چنانچہ جب میری زبان کی گرہ کھل گئی اور شرم کے پردے چاک ہو گئے میں نے سوال کے راستے ہموار سمجھے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! یہ کونسا راستہ ہے جسکو قطع کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو دیا ہے؟ کیا اس راستے کا منار (نور) واضح ہونا چاہتا ہے؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں، رہا راستہ سو وہ ایمان باللہ ہے اور محمد ﷺ کا طریق ہے جو کہ دنیا سے آخرت تک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کے لئے کھینچ دیا گیا ہے، جو آدمی اس راستے کو قطع کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ عزت پاتا ہے اور دوسرے کو عزت بخشتا ہے۔ (اگر چہ وہ اپنے اختیار سے خواہشات سے مغلوب ہو کر راستے سے عدول کر جائے۔ اسکو اللہ تعالیٰ کا قول لازم آتا ہے، ''ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ'' اور تم مختلف راستوں کی اتباع مت کرو کہیں تم اللہ کے راستے سے تفرقے کا شکار نہ ہو جاؤ'' (انعام: ۱۵۳) میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے وہ کونسا ایمان ہے جو بندے کو آخرت کے عمدہ انجام تک پہنچا دے؟ نوجوان بولا! بلاشبہ تم نے جو ایمان باللہ کے متعلق پوچھا ہے یہ ایمان ظاہر بھی ہے اور ایمان باطن بھی ایمان ظاہر سے ستر ظاہر واقع ہوتا ہے اور ایمان باطن سے حشیت باطن پیدا ہوتی ہے، میں نے پوچھا: ایمان ظاہر کیا ہے؟ کہا: زبان

سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور بدن سے اللہ کے فرائض پر عمل کرنا ایمان ظاہر ہے اس سے ستر ظاہر واقع ہوتا ہے، اس سے بندہ اپنے مال وجان کو محفوظ کر لیتا ہے، رہی بات ایمان باطن کی جس سے خشیت باطنہ واقع ہوتی ہے پس وہ ایمان قلب ہے، اور وہ تین قسموں پر ہے، پہلی قسم اللہ کی وعید و وعدے کی تصدیق کرنا ہے، دوسری قسم یہ کہ بغیر معرفت کے اللہ سے حسن ظن رکھنا اور تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسے کے متعلق تہمتوں کو دور کرنا، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے: ان تین چیزوں کی تفسیر کیجئے، کہا جی ہاں، تصدیق وہ عین معرفت باللہ ہے چونکہ جب معرفت صحیح ہو جاتی ہے دل سے شک شبہ زائل ہو جاتا ہے اور پھر دل تصدیق پر دلالت کرتا ہے، جب دلوں میں یہ چیز پختہ ہو جاتی ہے اور عقائد مستحکم ہو جاتے ہیں اس سے پھر نور کی شعاعیں اٹھتی ہیں، اب یہاں تصدیق رب کی طرف دل کو پورا سکون میسر ہوتا ہے انہی امور پر وعدے کا وقوع ہوا ہے، اب مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے امر کردہ احکام ہوتے ہیں، میں نے کہا: حسن ظن کی کیا تفسیر ہے؟ کہا: جس نے معرفت باللہ کو پہچان لیا اپنی عادات کو قابل تحسین بنایا اللہ تعالیٰ پر استحقاق نہ سمجھتے ہوئے تو ہو کی اسکی طرف ابتداء خلقت کی نعمت سے کہ بلاشبہ وہ تفضل ہے من اللہ اس پر تو عقل باطن کی نظر کو قائم کرتا ہے اشیاء میں پس ہر اس چیز کو دیکھتا ہے جس سے جہل ختم ہو جائے علم کی معرفت سے جو کہ محتاج ہے اسکے تقوی کا اور طلب اضافہ رب کی تصدیق میں پس جو بھی اس کی تدبیر ہوتی ہے اسکا حسن ظن پیدا ہوتا ہے، وہ سمجھ جاتا ہے کہ اسکی تصدیق کمزور ہو چکی اور اپنے رب سے جاہل ہونے کی وجہ سے اسکا حسن ظن ضعیف ہو چکا، میں اس مقام پر پہنچ کر جہل کے پردے چھٹ جاتے ہیں اور نظر کی بصیرت واقع ہوتی ہے ضرر جہل سے انکشاف ہوتی ہے، جب یہ چیز بطور معرفت کے اسکے دل میں پختہ ہو جاتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اسے مٹی سے حسن خلقت کی طرف منتقل کر دیتے ہیں اور استواء عافیت سے اس کی خلقت کو مزین کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا: تہمتوں کا مخرج کہاں سے ہو سکتا ہے؟ کہا معرفت کی کمزوری سے اور دل کی قلیل تصدیق سے اور معرفت میں دل جمعی کے نہ ہونے سے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میرے لئے ایک مثال بیان کر دیجئے تاکہ بات سمجھنا میرے لئے آسان ہو جائے، کہا: مجھے بتاؤ ایک آدمی کو تم وعدہ خلافی سے پہچانتے ہو پھر وہ تمہارے لئے کسی چیز کی ضمانت دے دے کہ اگر وہ وفا کرے گا تب تمہاری نجات ہوگی اور اگر تم سے دھوکہ کر جائے تو اس میں تمہاری ہلاکت ہوگی کیا تم اس وعدے سے راضی ہو گے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: کہا: سو جس آدمی کو تم وعدہ خلاف نہ سمجھو وہ تمہارے نزدیک کیا ہوگا؟ میں نے کہا وہ وعدہ وفا غیر متہم ہوگا، کہا: اسی طرح معرفت باللہ کا تمہارا وعدہ بھی وعدہ وفا ہے عقد تہمت نہیں ہے وعدہ خلافی میں عقد وفا نہیں ہوتی پس جسکی معرفت کمزور ہوگی اس کی تصدیق بھی کمزور ہوگی اور اسکا حسن ظن بھی کمزور ہوگا اور ان تہمتوں کا وقوع ہوگا جو کہ نفوس معرکہ خیز کی طرف نظر کو واجب کرتی ہیں اسباب حیلہ کے ثبوت کے لئے واقع ہونے والے وعدہ کی طلب میں، میں نے کہا حسن ظن اصل ہے اس کی فروع کیا کیا ہیں؟ کہا حسن ظن کی فروع سکوت، بھروسہ، طمانیت اور رضاء ہیں میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ان اشیاء کے بارے میں مجھے خبر دیجئے آیا کہ وہ ایک ہی معنیٰ کی طرف لے جاتی ہیں یا مختلف معانی کی طرف، کہا: اے نوجوان: سکون کا وجود معرفت کے یقین سے ہے نہ کہ ایمان کی معرفت سے پس اسے ایمان کے یقین کا ایک شعبہ چھوٹا ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ نے میری عقل کو مجروح کر دیا ہے اب اسکا علاج بھی کیجئے اور مجھے اپنی رفاقت سے شفا بخشئے، کہا: اے نوجوان: مجھے پستی میں بہتے ہوئے پانی کے بارے میں خبر دو جبکہ اسے سیلاب اپنے ریلے میں چھپا کر رکھ دے کیا وہ پانی سیلاب کے ریلے میں ساکن ہوگا یا متحرک؟ اسی طرح معرفت بھی دل کی طرف اپنے بہتے ہوئے ریلے میں ہوتی ہے وہ بھی تحصیل قلب میں متحرک غیر ساکن ہوگی، اور جب دل کے بہاؤ میں اسکی موافقت ہو جاتی ہے تو اس وقت پانی کے مخصوص ٹھکانے کی طرح سکون میں آ جاتی ہے، کہا: اے نوجوان مجھے نشیب میں گرنے والے پانی کے بارے میں خبر دو کہ سیلاب میں پہنچنے کے بعد تمہیں دکھائی دیتا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: اسکی وجہ پوچھی؟ میں نے کہا: چونکہ جب پانی سیلاب کے متاپے پانی میں پہنچا تو اسکی طبع میں ڈھل گیا اور اسکی گہرائی میں پہنچ کر اپنا نور بھی ضائع کر دیا! کہا:

اسی طرح جب معرفت قلب میں جاگزیں ہوجاتی ہے اور تصدیق وبھروسہ بھرپور اس کے شامل حال ہوجاتا ہے تو دل سے موکد علوم خروج ہوتا ہے اور دل کی گندگیاں ختم ہوجاتی ہیں جو کہ آفات وسوسوں کی شکل میں ہوسکتی تھیں، کہا: اے نوجوان مجھے بتاؤ: کیا پانی جب سیلاب میں آپڑا کیا اس میں پینے کی صلاحیت موجود رہتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں: کہا اسی طرح معرفت جب غبر یعنی غیر صاف ہو عقول اس سے پینے کی صلاحیت نہیں رکھتے، کہا: اے نوجوان میری مثال سمجھے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا: کہا: تم بہت سارے علماء کو دیکھو گے ان کا علم جب دنیا سے ردی ہوگیا ہوتا ہے ان کا علم عقلاء کی پیاس بجھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوتا۔ کہا: مجھے بتاؤ جو پانی مستقل بنفسہ ہو کیا دوسرے پانی سے امتیاز نہیں رکھتا؟ میں نے کہا وہ پانی مستقل بنفسہ ہے، کہا: اسی طرح عالم کا علم جب اسی کی رہنمائی نہ کرے غیر کی راہنمائی کیسے کرے گا۔ واللہ اعلم۔

مسانید محمد بن مالک رحمہ اللہ...... محمد بن مبارک رحمہ اللہ نے اعلام وثبات سے احادیث روایت کی ہیں تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۴۰۷۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن حسین مصیصی، محمد بن مبارک صوری، مغیرہ بن عبدالرحمٰن ابوزناد، اعرج، ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ حاصل کیا ہے۔

حدیث کا مطلب ومفہوم گزر چکا ہے۔

۱۴۰۷۲- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ، ابوادریس حولانی کے سلسلہ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! بلاشبہ دنیا میں زہد حلال کو حرام قرار دینے اور مال ضائع کرنے سے نہیں اختیار کیا جاسکتا، لیکن دنیا میں زہد یوں اختیار کیا جاسکتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس پر تمہارا اعتماد زیادہ ہو بنسبت اس کے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو اور جو مصیبت تمہیں پہنچ جائے اسکے ثواب کے لئے تمہیں زیادہ رغبت ہو بنسبت اس کے کہ وہ مصیبت تمہارے لئے باقی ہوتی۔[1]

۱۴۰۷۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک صوری، عمرو بن واقد، اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، یونس بن حبیش، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بتوں کی پوجا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے پہلے شراب نوشی اور مردوں کے ساتھ جھگڑنے سے منع کیا ہے۔[2]

۱۴۰۷۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن عبدالخالق، ابراہیم بن ھانی، محمد بن مبارک صوری، صدقہ بن خالد، یزید بن واقد، بشر بن عبیداللہ، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک سامنے سے ابوبکرؓ تشریف لائے اور تہبند اوپر اٹھا رکھی تھی حتی کہ گھٹنے بھی دکھائی دے رہے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا اور فرمایا: تمہارا ساتھی کچھ پریشان سا لگ رہا ہے، پس سامنے سے آئے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھ تکرار سا ہوگیا تھا مجھ سے کچھ زیادتی سرزد ہوگئی تھی پھر مجھے اس پر ندامت ہوئی تاہم میں نے عمر سے معافی کا مطالبہ کیا مگر وہ انکار کر گئے حتی کہ میں ان کے پیچھے پیچھے بقیع تک گیا وہ اپنے گھر میں چلے گئے اور میں آپ کی طرف لوٹ آیا: رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا! اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے: بعد میں عمرؓ کو بھی اس پر ندامت ہوئی کہ ابوبکرؓ نے ان سے معافی کا مطالبہ کیا تھا مگر

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۸۶، وکنز العمال ۶۱۹۲.

۲۔ السنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۹۴، وکنز العمال ۱۳۱۶۱.

انہوں نے معاف کرنے سے انکار کردیا، وہ بھی اپنے گھر سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر تشریف لائے گھر والوں سے ابوبکرؓ کے بارے میں پوچھا: گھر والوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا: شاید وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے ہوں، پس عمرؓ فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا، حتی کہ ابوبکرؓ ڈر گئے کہ کہیں عمرؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے دل میں کوئی بات نہ آجائے، جب ابوبکرؓ نے یہ کیفیت دیکھی فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! مجھ ہی سے زیادتی ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا ہے تو تم لوگوں نے میری (اول واہلہ میں) تکذیب کی جبکہ ابوبکرؓ نے (ڈنکے کی چوٹ پر) میری تصدیق کی اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ پر نچھاور کردیا اور میری غم خواری کی کیا تم مجھ سے میرے ساتھی کو چھڑادو گے؟ تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔[1]

۱۴۰۷۵-سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ، عبداللہ بن یوسف، صدقہ بن خالد سے بمثلہ روایت ہے۔

۱۴۰۷۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن جعفر بن سعید، ہیثم بن خالد محمد بن مبارک صوری، یحیٰ، حکم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، اسماء بنت ابی بکر کے سلسلۂ سند سے ام رومان کی حدیث مروی ہے کہ: میں نماز کے دوران ادھر ادھر جھک رہی تھی مجھے ابوبکرؓ نے دیکھ لیا: مجھے سختی سے ڈانٹا قریب تھا کہ میں نماز توڑ دیتی، پھر کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو اسے چاہیے کہ اپنے اعضاء کو سکون میں رکھے اور یہودیوں کی طرح ادھر ادھر نہ جھکے، بلاشبہ اعضاء کو سکون میں رکھنا اتمام صلوٰۃ میں سے ہے۔[2]

۱۴۰۷۷-ابوبکر بن صدر، ابوربیع حسین بن ہیثم مھری، ہشام بن عمار، معاویہ بن یحیٰ طراطیسی، حکم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے بمثل مذکور کے حدیث مروی ہے۔

۱۴۰۷۸-سلیمان بن احمد سمید ع، محمد بن مبارک صوری، بقیہ، ابومریم غسانی، عطیہ بن قیس کے سلسلۂ سند سے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ آنکھ سرین کا سربند ہے پس جب آنکھ سوجاتی ہے سربند کھل جاتا ہے پس جو آدمی سوجائے اسے چاہیے کہ وہ وضو (دوبارہ) کرے۔[3]

۱۴۰۷۹-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، یحیٰ بن محمد بن صاعد، یوسف بن سعید بن مسلم، محمد بن مبارک، عبدالرزاق بن عمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین آدمیوں کی ایک جماعت سفر پر نکلی" پھر طویل غار والا قصہ ذکر کیا۔

۱۴۰۸۰-محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالسلام بن عتیق سلمی، محمد بن مبارک، عبدالحمید بن سلیمان، علاء بن عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو کسی ہدایت بھرے کام کی طرف دعوت دی اس کو اپنا اجر بھی ملے گا اور اس کی اتباع کرنے والوں کا بھی اجر ملے گا لیکن متبعین کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا۔

۱۴۰۸۱-محمد بن عبدالرحمٰن بن الفضل، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالسلام بن عتیق السلمی محمد بن المبارک، عبداحمید بن سلیمان، علاء بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن، ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا: جو بھی ہدایت کی طرف بلائے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور ان کا اجر وثواب بھی جو اس کی پیروی کریں بغیر ان کے ثواب سے کمی کے۔

۱۔ صحیح البخاری ۶/۵، ۷۵، وفتح الباری ۱۸/۷. والسنن الکبری للبیھقی ۲۳۶/۱۰، ونصب الرایۃ ۲۹۸/۱.

۲۔ کنز العمال ۲۰۰۹۶، والکامل لابن عدی ۶۲۰/۲.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۷۳/۱۹، وسنن الدارمی ۱۸۴/۱. والسنن الکبری للبیھقی ۱۱۸/۱، ومشکاۃ المصابیح ۳۱۵.

۱۴۰۸۲-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مبارک صوری، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ابوادریس خولانی، معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک پاگل اور ایک زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والے کو لایا جائے گا پاگل کہے گا اے میرے رب! کاش تیرا عہد اگر مجھے پہنچا ہوتا تو لامحالہ اس آدمی سے زیادہ سعادت مند ہوتا جسے تیرا عہد پہنچ چکا تھا: فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا: اے میرے رب! کاش اگر تو نے مجھے لمبی عمر دی ہوتی تو وہ آدمی جسکو فی الواقع تو نے عمر دراز عطا فرمائی تھی وہ مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا۔ حکم ہوگا: میں تمہیں ایک چیز کے بارے میں حکم دوں کیا تم میری فرماں برداری کروگے؟ کہیں گے. تیری عزت کی قسم ہم ضرور فرماں برداری کریں گے۔ حکم ہوگا: جاؤ اور آگ میں داخل ہو جاؤ (بالفرض) اگر وہ جہنم میں داخل ہو جائیں آگ انھیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی، فرمایا: ان پر آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے چھوٹ جائیں گے وہ گمان کریں گے کہ یہ شعلے اللہ کی مخلوق کو ہلاک کر دیں گے پس وہ جلدی سے الٹے پاؤں واپس پلٹ آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نکلے تیری عزت کی قسم! ہم آگ میں داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن ہمارے اوپر آگ کے شعلے آپڑتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کو ہڑپ کر جائیں گے، اللہ تعالیٰ انھیں دوسری مرتبہ حکم کریں گے لیکن وہ پہلے کی طرح واپس لوٹ آئیں گے اور وہی بات کہیں گے جو پہلے کریں گے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم نے عمل نہیں کرنا ہے اور میں نے تمہیں اپنے علم کے مطابق پیدا کیا ہے اور تم نے میرے علم ہی کی طرف پہنچنا ہے پس انھیں آگ ہڑپ کر جائے گی۔[1]

۱۴۰۸۳-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، ہارون بن واقد، یونس بن میسرہ، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے ایک ایسا عمل بتائیں جسے میں کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اگر چہ تمہیں سخت عذاب دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو اگر چہ وہ تمہیں اپنے اہل و مال کو چھوڑ دینے کا حکم دیں۔ نماز جان بوجھ کر مت چھوڑو چونکہ جو آدمی جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں، شراب نہیں پینا چونکہ وہ ہر برائی کی جڑ ہے، اہل امر سے جھگڑو نہیں اگر چہ تمہیں معاملہ اپنے حق میں ہی کیوں نہ معلوم ہو، اپنی وسعت کے بقدر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، تادیباً اپنا ڈنڈا ان سے نہ ہٹاؤ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں انھیں ڈراتے رہو۔[2]

۱۴۰۸۴-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ کہتے ہیں ہم عیادت کرنے یزید بن اسود کے پاس گئے (ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں) واثلہ بن اسقعؓ تشریف لائے یزید بن اسود نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے چہرے اور سینے پر ملا چونکہ واثلہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، واثلہؓ نے ان سے کہا: اے یزید! اپنے رب تعالیٰ سے کیسا ظن رکھتے ہو؟ جواب دیا: حسن ظن رکھتا ہوں۔ واثلہؓ بولے: خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ظن (جو کہ میرے بارے میں ہوتا ہے) کے پاس ہوتا ہوں اگر اسکا ظن اچھا ہے تو اسکے ساتھ میرا معاملہ بھی اچھا ہوتا ہے اور اگر اسکا ظن برا ہوتا ہے تو میرا معاملہ بھی برا ہوتا ہے۔[3]

۱۔ العلل المتناهية ۲/ ۴۴۱. والكامل لابن عدی ۵/ ۱۷۷۰.

۲۔ السنن الكبرى للبيهقي ۷/ ۳۰۴، وسنن ابن ماجة ۴۰۳۴. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۲۲. والترغيب والترهيب ۱/ ۳۸۲، والدر المنثور ۱/ ۲۹۸، ۲/ ۳۲۲، ۴/ ۱۷۳. ومشكاة المصابيح ۶۱، ومجمع الزوائد ۴/ ۲۱۵، ۲۱۷،

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء ۱۹، ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۹۱، ۴۵، ۲۴۲، وصحيح ابن حبان ۲۳۹۳. وكشف الخفا ۱/ ۲۸۵، والاحاديث الصحيحة ۱۶۶۳.

۱۴۰۸۵-سلیمان ، موسیٰ ، محمد ، عمرو ، یونس بن میسرہ ، معاویہ بن ابی سفیانؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے: ایک دن ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ کہتے ہو کہ میں تم سے آخر میں مروں گا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) مجھے تم سے پہلے موت آئے گی پھر تم ایک دوسرے کے پیچھے فرداً فرداً آتے (مرتے) رہو گے" میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کی ایک جماعت مسلسل حق پر قائم رہے گی جو آدمی ان کی مخالفت کریگا یا ان کی مدد چھوڑے گا اس کی وہ کچھ پرواہ نہیں کریں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں۔[۱]

۱۴۰۸۶-ابونعیم اصفہانی ، سلیمان ، موسیٰ ، محمد بن مبارک ، یحییٰ بن حمزہ ، نصر بن علقمہ ، عمیر بن اسود و کثیر بن مرہ ، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت مسلسل اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی ، ان کا مخالف انھیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کر دیں گے ۔ جب بھی ایک جنگ ختم ہوگی دوسرے لوگوں میں ایک اور گھمسان کی جنگ بھڑک اٹھے گی ۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اہل شام ہوں گے ۔[۲]

۱۴۰۸۷-سلیمان ، موسیٰ ، محمد بن مبارک ، محمد بن حمزہ ، وضین بن عطاء ، قاسم بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے کہ میں بارہ سواروں کی ایک جماعت میں نکلا حتی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اترے ، میرے ساتھی بولے: ہمارے اونٹوں کو کون چرائے گا تا کہ ہم جا کر رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کر سکیں ، میں نے کہا: یہ کام میں کروں گا ، پھر میں نے اپنے دل میں کہا: شاید میں نے دھوکہ کھالیا چونکہ میرے ساتھی وہ باتیں سنیں گے جو میں نے اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنیں پس ایک دن میں حاضر ہوا اور ایک آدمی کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کامل طور پر (اچھی طرح سے) وضو کیا پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا تھا" میں نے اس حدیث پر تعجب کیا ، عمر بن خطابؓ کہنے لگے! اگر تم ایک دوسرا کلام سن لو تمہارے تعجب کی تو کوئی انتہاء نہ ہوگی؟ میں نے کہا: میں آپ کے قربان جاؤں مجھے ضرور سنائیے ، عمر بن خطابؓ بولے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جو مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں اٹھ کر آپ ﷺ کے سامنے جا بیٹھا مگر آپ ﷺ نے چہرۂ اقدس دوسری طرف پھیر لیا میں دوسری طرف سے سامنے جا بیٹھا آپ ﷺ نے پھر ایسا ہی کیا: اور تین مرتبہ یوں ہی کیا اور پھر چوتھی مرتبہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! آپ مجھ سے چہرۂ اقدس کیوں دوسری طرف پھیر لیتے ہیں؟ پھر میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایک آدمی زیادہ محبوب ہے یا بارہ آدمی؟ یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی یا تین مرتبہ چنانچہ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی فوراً اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔[۳]

۱۴۰۸۸-سلیمان ، موسیٰ ، محمد بن مبارک ، عبدالعزیز بن محمد دراوردی ، داؤد بن صالح اپنی والدہ سے حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی سے بھرا ہوا برتن بلی کے سامنے جھکا دیتے بلی برتن سے پانی پی لیتی اور پھر باقی ماندہ پانی سے آپ ﷺ وضو کر لیتے۔[۴]

---

۱ و ۲ : صحیح مسلم ، کتاب الایمان ۷۱ ، والامارۃ ۵۳ ، وفتح الباری ۱۳/۷۷ . ۲۹۵ ،

۳ : صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، ۱۵۱ ، وفتح الباری ۱/۲۲۸ ، ۱۱/۲۶۳ ،

۴ : کنز العمال ۱۷۸۴۸ .

۱۴۰۸۹-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سنے اور اس میں (اپنی طرف سے) اضافہ نہ کرے، پس بہت سارے ایسے حاملین حدیث ہوتے ہیں کہ جنکو وہ حدیثیں پہنچاتے ہیں وہ ان سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں، تین چیزوں پر مؤمن دھوکہ نہیں کھاتا (۱) اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، (۲) اولوالامر کی خیر خواہی، (۳) اور جماعت مسلمین کے ساتھ جڑا رہنا، بلاشبہ ان کی دعوت ان کے پیچھے احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔[1]

۱۴۰۹۰-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، بقیہ بن ولید، یحیٰ بن سعید، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر حضرمی سے حضرت عائشہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز ڈالا ہوا تھا۔

۱۴۰۹۱-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، معاویہ بن یحیٰ، سعید بن ابی ایوب، شرحبیل بن شریک، ابوعبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو کام بجالاؤں یا جس کام کا ارتکاب کروں مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی جب کہ میں دریاق پیوں، یا تعویذ لٹکالوں یا اپنی طرف سے کوئی شعر کہوں۔[2]

۱۴۰۹۲-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاض، زید بن زرعہ، شریح بن عبید، مقدام بن معدیکرب وابوامامہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رختِ سفر تین مسجدوں کی طرف باندھا جائے مسجد حرام کی طرف، مسجد اقصیٰ کی طرف اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) کی طرف اور کوئی عورت دودن کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اسکا شوہر یا کوئی ذی رحم محرم ضرور ہو۔[3]

(حدیث کے پہلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اس نیت سے سفر کرنا کہ فلاں مسجد میں نماز وعبادت کا ثواب زیادہ ہے اس نیت سے سفر جائز نہیں، علی وجہ الاطلاق سفر کی نفی نہیں کی جارہی ورنہ تجارت وعلم کے لئے سفر کرنا صحابۂ کرامؓ سے ثابت ہے)

۱۴۰۹۳-سلیمان، ابوزرعہ، محمد بن مبارک، عیسیٰ، یونس، ابوبکر بن ابی مریم، راشد بن سعد، سے حضرت ثوبانؓ کی روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا ارشاد فرمایا: کیا تمہیں حیاء نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیادہ پا چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشتوں پر سوار چلے آرہے ہو۔[4]

۱۴۰۹۴-سلیمان بن احمد، حسن بن سمیدع انطاکی محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش ابوبکر بن ابی مریم غسانی، معاویہ بن طویع کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزے کی حالت میں تمہارے لئے بیوی سے ہر طرح کی حرکت کرنا حلال ہے بجز دوٹانگوں کے درمیانی مقام کے (یعنی بحالت روزہ بیوی سے بوس وکنار کرسکتے ہو البتہ ہمبستری نہیں کرسکتے ہو)

۱۴۰۹۵-سلیمان بن احمد، حسین بن سمیدع، محمد بن مبارک، بقیہ، یحیٰ بن سعید، خالد بن معدان، سیف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عوف بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ دوآدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا اور جس آدمی کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ جانے لگا کہا: ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل''۔[5]

۱۔ مجمع الزوائد ۱/۱۳۸، واتحاف السادة المتقين ۸/۴۶۴.

۲۔ سنن أبی داؤد ۳۸۶۹، مسند الامام أحمد ۲/۱۶۷، ۲۲۳،، والسنن الكبرى للبيهقى ۹/۳۵۵، والمصنف لابن أبی شيبة ۷/۴۳۶، ومجمع الزوائد ۵/۱۰۳ . ومشكاة المصابيح ۴۵۵۴.

۳۔ صحيح البخارى ۲/۶۲، ۷۷، ۳/۲۵، ۲۶. وصحيح مسلم، كتاب الحج ۹۵، ۷۴، وفتح البارى ۴/۷۳.

۴۔ سنن ابن ماجة ۱۴۸۰. والسنن الكبرى للبيهقى ۴/۲۳، ومشكاة المصابيح ۱۶۷۲. وسنن الترمذى ۱۰۱۲.

۵۔ كنز العمال ۲۳۸۰۸.

۱۴۰۹۶-سلیمان، حسین ،محمد بن مبارک ، بقیہ، بحیر بن سعد ، خالد بن معدان ، مقدام بن معدیکرب ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے، جو کچھ تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے اور جو کچھ تم خود کھاؤ وہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔[۱]

۱۴۰۹۷-سلیمان بن احمد، حسین ، محمد بن مبارک ، اسماعیل بن عیاش ،عبدالعزیز بن عبید ، محمد بن عمرو بن عطاء ،عبداللہ بن کعب بن مالک کے سلسلۂ سند سے حضرت کعب بن مالک ؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کی آذان سن کر لوگ ضرور بضرور (دیگر امور سے) رک جائیں پھر بھی اگر وہ نماز جمعہ کو نہ آئیں اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔[۲]

۱۴۰۹۸-سلیمان ، موسیٰ بن عیسیٰ ، محمد بن مبارک ، اسماعیل بن عیاش ، راشد بن داود ، ابو اشعث صنعانی کہتے ہیں میں دمشق کی جامع مسجد کی طرف گیا وہاں شداد بن اوس اور صنابحی ؒ سے میری ملاقات ہوگئی میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے کہاں کا ارادہ کیا ہے؟ کہنے لگے: ہمارا ایک بھائی یہاں بیمار ہے ہم اسکی تیمارداری کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا حتی کہ ہم اس مریض کے پاس داخل ہوئے ان دونوں حضرات نے پوچھا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ کہا: میں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت وفضل کے ساتھ صبح کی ہے، شدادؓ کہنے لگے خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! کہ جب میں اپنے کسی بندہ مؤمن کو آزمائش میں مبتلاء کرتا ہوں پس اگر وہ میری حمد وثناء کرتا ہوا اور آزمائش پر صبر کرتا ہو وہ اپنے بستر سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں: بلاشبہ میں نے اپنے اس بندے کو آزمائش میں ڈالا اس صبر وشکر سے کام لیا لہذا: اس کے کھاتے میں وہ اجر وثواب جاری کردو جو اس کے لئے حالت صحت میں ہوتا تھا۔ (یعنی جو اجر وثواب اس کو حالت صحت میں اعمال پر ملتا تھا اب حالت مرض میں اعمال تو اس سے چھوٹ گئے لیکن اس کے لئے ان چھوٹے ہوئے اعمال کا بھرپور اجر وثواب جاری کردو)[۳]

(۴۴۹) سعید بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑانے والے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے ابو عبید اللہ ساجی سعید بن یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ: تصوف عرفان حدود وحقوق اور وجدان سکون ووثوق کا نام ہے۔

۱۴۰۹۹-عبداللہ وابو محمد بن حیان ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، احمد بن محمد بن بکر قرشی سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ مؤمن کے لئے ان کا پہنچنا ضروری ہے، (۱) اللہ تعالیٰ کی معرفت، (۲) معرفت حق، (۳) اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، (۴) عمل قرآن وسنت کے مطابق ہو، (۵) اکل حلال پس اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی لیکن حق کو نہ پہچان سکا معرفت اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی اور اگر حق کی معرفت حاصل کر لی لیکن عمل میں خلوص نہ پیدا کیا تب بھی اللہ کی معرفت اسے نفع نہیں پہنچائے گی۔

اور اگر معرفت اسے حاصل ہو لیکن عمل سنت کے مطابق نہ ہو تب بھی اسے نفع نہیں پہنچے گا۔ اگر تمام سلوک طے کرلے لیکن رزق حلال نہ کھایا تو پانچوں خصلتوں سے اسے کچھ نفع نہیں ہوگا، بہر حال جب رزق حلال کھائے گا اسکا دل صاف وشفاف ہو جائے گا

۱۔ الأدب المفرد للبخاری ۸۲، ۱۹۶، والدر المنثور ۱/۳۳۷، وکنز العمال ۱۶۳۲۱.

۲۔ مجمع الزوائد ۲/۱۹۳. والکامل لابن عدی ۵/۱۹۲۳. والترغیب والترھیب ۱/۵۰۹، وکنز العمال ۲۱۱۴۲.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/۱۲۳. ومجمع الزوائد ۲/۳۰۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۳۳۲. ومشکاة المصابیح ۱۵۷۹.

اور دنیا و آخرت کے امور کو بصیرت سے دیکھے گا اور اگر اکل حلال میں شبہ ہو اس کے بقدر امور بھی اس پر مشتبہ ہو جائیں گے، اگر اسکا رزق سراسر حرام ہو تو دنیا و آخرت کے امور اس پر تاریک پڑ جائیں گے اگر چہ لوگ اسے بصیر کہتے ہوں لیکن پھر بھی وہ اندھا ہے حتی کہ توبہ کر لے۔

۱۴۱۰۰- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابو علی! بندہ کب اللہ تعالیٰ کی محبت میں انتہاء تک پہنچتا ہے؟ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب منع وعطاء اس کے نزدیک برابر ہو جائیں،۔ (منع یعنی عدم عطاء)

۱۴۱۰۱- ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ پر اعتماد کیا اس نے اپنی قوت کو محفوظ کر لیا اور جس نے اپنے دل کو زندہ رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر لی۔

۱۴۱۰۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج رات اور گزشتہ رات میں نے کیا بات کہی تھی؟ تم جانتے ہو کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے اس کے درمیان کہ میں دنیا میں عیش عشرت سے رہوں اور رزق حلال کھاؤں اور قیامت کے دن اس کے متعلق مجھ سے سوال بھی نہ کیا جائے اور اس کے درمیان کہ ابھی ابھی میری روح قبض کر لی جائے، لامحالہ میں پسند کروں گا کہ ابھی ابھی میری روح قبض کر لی جائے پھر فرمایا: کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ جس کی تم اطاعت کرتے ہو اس سے ہم ملاقات کر لیں۔

۱۴۱۰۳- اپنے والد سے، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی سعید بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوخزیمہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: دلوں میں سے اللہ تعالیٰ کا قصد کرتا اعمال یعنی نماز روزہ وغیرہ کی حرکات سے زیادہ ابلغ (پہنچا ہوا) ہے۔

۱۴۱۰۴- اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم سے بچو کہیں اللہ تعالیٰ تم پر غصے ہو کر تمہیں دنیا کے چکر میں نہ پھنسا دے چونکہ اللہ تعالیٰ ابلیس پر غصے ہوا تو اسے دنیا دی۔

۱۴۱۰۵- احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! میں تجھے کہاں پا سکتا ہوں، حکم ہوا: اے موسیٰ! جب تو مخلوق سے کٹ کر ہمہ تن میری طرف متوجہ ہو گا مجھے پالے گا۔ واللہ اعلم۔

۱۴۱۰۶- احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ اسحٰق بن خالد رحمہ اللہ نے کہا: ابلیس کی کمر سب سے زیادہ ابن آدم کے اس قول سے ٹوٹتی ہے ''اے کاش مجھے پتہ ہوتا کہ میرا خاتمہ کس چیز پر ہوگا؟ پس یہ قول سنکر ابلیس مایوس ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ آدمی کب اپنے عمل پر اتر آئے گا؟ میں نے یہ بات مضاء بن عیسیٰ کو سنائی، وہ کہنے لگے: اے احمد لوگ خاتمہ ہی کے وقت رسوائی کا شکار ہو جاتے ہیں، پھر میں نے یہ بات ابوعبداللہ ساجی کے سامنے رکھی وہ پکار اٹھے: ''واخطراہ'' ہائے افسوس خطرہ ہی خطرہ ہے۔

۱۴۱۰۷- احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری، محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ابدال بننا پسند کرو تو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے بھرپور محبت کرو چونکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے احکام خواہ جس شکل میں بھی اسکو لاگو ہوں وہ ان سے محبت کرے گا۔

۱۴۱۰۸- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ابدال بننا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی مشیت

سے محبت کرو، چونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی مشیت سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے احکام سے بھرپور محبت کرتا ہے، موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ اے موسیٰ! "ما استحثنی علی قضاء حاجته بمثل قوله" ماشاء الله وحبی بانک تعلم فهو ماشئت"

۱۴۱۰۹-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال کی بنسبت اپنے بھائیوں کی دعاؤں پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کریں، ہم ڈرتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال میں کوتاہی کر بیٹھے ہوں لیکن بھائیوں کی دعائیں ہمارے لئے اخلاص بھری ہیں۔

۱۴۱۱۰-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، محمد بن معاویہ، ابوعبداللہ صوری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صبر کرنے سے حیا محسوس کرتے ہیں کاش اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ صبر میں کیا مراتب ہیں تو وہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

۱۴۱۱۱-عبداللہ بن احمد محمد بن جعفر، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کے غلام اپنے آقاؤں سے کیا چاہتے ہیں؟ غلام چاہتے ہیں کہ ان کے آقا ان سے راضی رہیں، کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے راضی رہیں چنانچہ ان کی رضا اسی وقت معتبر ہوگی جب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا۔

۱۴۱۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دیہاتی اپنے ایک شہری دوست کے پاس ٹھہرا شہری نے کہا: اے ابوکثیر تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ کہا: میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں: اے میرے بھائی! بقیہ عمر کو گھڑیاں ختم کئے جا رہی ہیں اور بدن کی سلامتی آفات ومشکلات کی آماجگاہ بن چکی ہے، لیکن میں مؤمن پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ موت کو کیسے ناپسند کرتا ہے حالانکہ فی الواقع موت ہی ثواب پانے کا وسیلہ ہے، میں یہی سمجھتا ہوں کہ موت ہمیں چھوڑے گی نہیں لیکن ہم موت سے بھاگے جا رہے ہیں۔

۱۴۱۱۳-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یعقوب علیہ السلام پر یوسف علیہ السلام کی جدائی کا غم وحزن دوچند ہو گیا تو انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو پیغام دے کر اللہ تعالیٰ کے حضور بھیجا کہ اے دائمی معرفت والے جسکا وجود کبھی منقطع نہیں ہوگا اور اسکا احصاء اس کے سواء کوئی نہیں کر سکتا: میرے بیٹے کو مجھے واپس کر دیجئے: اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم اور عرش پر میرے مرتفع ہونے کی قسم! اگر وہ مر چکے ہوتے میں انھیں تمہارے لئے دوبارہ زندہ کرتا۔

۱۴۱۱۴-عبدالسلام صوفی بغدادی، ابوالعباس بن عبید بغدادی، محمد بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسکے دل میں دنیا کھٹکی بغیر اللہ تعالیٰ کے امر کے قائم کرنے کے وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گا۔

۱۴۱۱۵-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے نزدیک عبادت کی اصل تین چیزوں میں ہے (۱) اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم رد نہ کیا جائے، (۲) اور تم کسی چیز کو ذخیرہ نہ کرو، (۳) اور تم اللہ تعالیٰ کے سواء کسی سے اپنی حاجت طلب نہ کرو۔

۱۴۱۱۶-اپنے والد سے، حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کے قول "الوهاب" کو یاد کرتا ہوں مجھے اس سے بہت فرحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۴۱۱۷-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا اور وہ نور میں گم ہو جائے گا اسے نامہ اعمال دیا جائے گا اس میں وہ اپنے صرف صغیرہ گناہ دیکھے گا اور کبیرہ گناہ اسے دکھائی نہیں دیں گے حالانکہ وہ ان سے واقف بھی ہوگا، اتنے میں ایک فرشتے کو بلا کر مہر زدہ صحیفہ دیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ میرے اس بندے کو جنت کی طرف لے جاؤ اور جب جہنم کے پل کے آخری کنارے پر پہنچ جاؤ تو اس کو یہ صحیفہ دے دو اور اس وقت اس سے کہو کہ تیرا رب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے میرے بندے میں نے تجھے اس صحیفے پر واقف تجھ سے حیاء آنے کی وجہ سے نہیں کیا، پس جب وہ بندہ پل کے آخری کنارے پر پہنچے گا فرشتہ وہ صحیفہ اسے تھما دے گا وہ مہر توڑ کر صحیفہ پڑھے گا اچانک اس میں کبیرہ گناہوں کی ایک لمبی فہرست درج ہوگی، فرشتے سے کہے گا: کیا تو نے اس صحیفے کو پہچان لیا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ فرشتہ جواب دے گا مجھے کچھ پتہ نہیں کہ اس میں کیا ہے، یہ صحیفہ تو مجھے سر بمہر ملا، تیرے رب کا فرمان ہے کہ اے میرے بندے اس صحیفے پر میں نے تجھے تیری حیاء اور تیری برتری کی وجہ سے آگاہ نہیں کیا۔

۱۴۱۱۸-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بکر قرشی سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور بے مثال عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ مانگو، (۲) اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کو رد نہ کرو، (۳) اللہ تعالیٰ پر بخل نہ کرو (یعنی دو تو اللہ کے لئے روکو تو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے) پس جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا: سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی محبت سے بڑھ کر ہدایت کی کوئی علامت زیادہ واضح نہیں پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے محبت کرتا ہے وہ نیکوکاری میں انتہاء تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۴۱۱۹-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کے بارے میں طویل نظر رکھو اور اس کے متعلق ایک دوسرے سے سوال کیا کرو چونکہ اگر تم اس میں تھوڑے سے بھی کامیاب ہو جاؤ گے تمہارے اعمال کو چار چاند لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے''وتعیھا اذن واعیة'' (حاقہ:۱۲)

اور تا کہ یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں'' دوسری جگہ ارشاد ہے'' تعرف فی وجوھھم نضرة النعیم'' (مطففین:۲۴) تم انکے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے۔ معرفت باللہ سے اور اس میں نعمتیں ہیں ارشاد ہے: یسقون من رحیق'' (مطففین ۲۵) ان لوگوں کو سر بمہر خالص شراب پلائی جائے گی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پیشتر دنیا میں ہی عبادت کی حلاوت عطا فرمادی پھر یہ لگاتار متصل رہے گی قیامت کے دن تک، پھر جنت میں سدھار جائیں گے چونکہ عطیہ کی ابتداء دنیا میں ہونگی۔

۱۴۱۲۰-اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد، ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے معرفت عطا کی ہو وہ ہر حال میں اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں کے عشر کدے میں سمجھتا ہے، فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید نہ ہوتی اور اس کے عتاب کا خوف نہ ہوتا تب بھی اللہ تعالیٰ مستحق تھا کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے، اسکا ذکر کیا جائے اور اسے بھلایا نہ جائے، ثواب میں رغبت اور عتاب سے ڈرے بغیر ہی، لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اطاعت بجالانا اعلیٰ درجہ ہے، کیا تم نے موسیٰ علیہ السلام کا قول نہیں سنا'' وعجلت الیک رب لترضیٰ'' میں نے تیری طرف جلد بازی کی تا کہ تو راضی ہو جائے۔ (طہ:۸۴) سیاق کلام میں ثواب وعقاب دونوں کا نظم قائم کیا گیا ہے چونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے عمل کرتا ہے وہ عنداللہ اشرف واعلیٰ ہے۔

۱۴۱۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ذکر اللہ درجہ خائفین ہے اور تم درجہ محبین سے رک جاؤ چونکہ دل اس درجہ کا تحمل نہیں کر سکتے جس طرح کے درجہ محبین سے روک لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''شاکراً لانعمه اجتباه وھداه (النحل: ۱۲۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور

انھیں راہ راست سمجھادی تھی۔

دوسری جگہ فرمایا: اخلصناهم بخالصة ذكرى الدار وانهم عند نالمن المصطفين الاخيار (ص: ۴۷) ہم نے انھیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ خاص کردیا تھا یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا ''هذا ذكر وان للمتقين لحسن مآب جنت عدن'' (ص:۴۹۔۵۰) الایۃ نصیحت ہے بلاشبہ پرہیز گاروں کے لئے بڑی اچھی جگہ ہے یعنی ہمیشہ رہنے کی بہشتیں، یعنی میرا ذکر میں میری ثناء متقین کے ثواب سے اشرف ہے۔ چھوٹے چھوٹے امور کو ذکر کیا ہے اور ثواب عظیم کو ذکر نہیں کیا چونکہ دل ثواب عظیم کو برداشت نہیں کرسکتے۔ کیا زکاۃ وصوم میں کسی اور چیز کا ذکر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فلاتعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين'' (السجدہ:۱۷) کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کررکھی ہے'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو واضح نہیں کیا پھر فرمایا: ولدينا مزيد (ق:۵۰) ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی ہے۔

ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی مجھے کہنے لگا: اگر میری دعا قبول ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگوں گا۔ لیکن میں خود اللہ تعالیٰ سے اسکی رضا مانگوں گا چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضاء پیشتر ملنے والی جنت الفردوس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں رضی اللہ عنھم ورضواعنہ'' وہ جنت تو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں) مؤمنین کے لئے تیار کررکھی ہے رضاء بادشاہ ہے اور بادشاہ تک پہنچادیتی ہے۔

۱۴۱۲۲-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں چار آدمیوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے ان کے ساتھ ایک آدمی تھا، وہ لوگ کہنے لگے: ہم آپ کو تھوڑی تکلیف دینا چاہتے ہیں کہ آپ اس آدمی کے لئے ایک دعا لکھ دیں: میں نے کہا: لکھ! بسم اللہ! یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے ذوالجلال والاکرام میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس چیز میں تیری مخالفت ہو اس میں مجھے پیشتر ہی ہدایت دیدے۔ یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس حالت میں نہ دیکھے کہ میں دنیا طلبی کے لئے ایک ایک قدم بھی اٹھا جو میرے لئے تیرے نزدیک باعث ضرر ہو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے مخلوق کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بالاتر کردے، جب تک میں زندہ ہوں۔ وہ چار آدمی کہنے لگے: اس نے تمہارے لئے دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی لکھ دی ہے۔

۱۴۱۲۳-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے: جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامتوں میں سے ہے کہ تم اصفروی ترقی کرنے پر زیادہ مسرور ہو بنسبت دنیاوی ترقی کرنے کے۔ فرمایا: ایک بار میں نے خواب میں موسیٰ علیہ السلام کو رب تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہوتے ہوئے دیکھا رب تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم انتہاء معرفت تک پہنچ گئے ہو؟ جواب دیا: اے میرے رب جب میں تیرا قصد کرتا ہوں تو انتہاء معرفت تک پہنچ جاتا ہوں ارشاد ہوا! اے موسیٰ! تو نے سچ کہا: ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خواب میں مہدی علیہ السلام کو دیکھا اور کہہ رہے تھے: ایک زمانہ آئے گا کہ دینار ودرہم کی عبادت کی جائے گی میں نے کہا: وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ دینار ودرہم ایک چیز (دنیار) کی دعوت دیتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی دعوت ایک دوسری چیز (یعنی آخرت) کی طرف ہے پس دینار ودرہم کی اتباع کی جائے گی فرمایا: ایک مرتبہ ابن عیینہ رحمہ اللہ سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: رزق حلال تمہارے شکر پر غلبہ نہ پائے اور حرام تمہارے صبر پر غلبہ نہ پائے۔

۱۴۱۲۴-محمد بن ابراہیم، احمد بن عبید اللہ دارمی انطاکی، عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے کہ

ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ بکر بن جمیش رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ آدمی کیسے متقی بنے گا جسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

۱۴۱۲۵-ابو یعلیٰ حسین بن محمد زہری، محمد بن میتب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تیری مخلوق جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو وہ مجھے دکھادے: چنانچہ یونس علیہ السلام ایک ایسے آدمی کے پاس گئے جس کے چہرے کی دو آنکھوں کی بجائے سارے محاسن مٹ چکے تھے۔ کہا: جی ہاں: اے یونس! بتحقیق میرے رب نے حکم کیا ہے کہ تو میری آنکھوں کو بھی سلب کردے، آدمی بولا: اس اللہ کے لئے شکر ہے جس نے مجھے آنکھوں سے فائدہ پہنچایا اور پھر انھیں قبض کر دیا پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے پاس اچھائی و بہتری کی امید پر ہوں تو مجھ سے کچھ نہیں چھین سکتا۔

۱۴۱۲۵-ابو محمد بن حیان، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جب عطاء اور عدم عطاء تیرے نزدیک برابر ہوں اس وقت تم اللہ تعالیٰ کی محبت کی انتہاء کو پہنچ جاؤ گے۔

۱۴۱۲۶-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے اور ان کی بہت ساری نشانیاں اور کرامتیں ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ وہ سفر پر تھے یا حج کرنے جارہے تھے جہاد میں شرکت کے لئے تشریف لے جارہے تھے اور اپنی اونٹنی پر سوار تھے، رفقاء سفر میں ایک آدمی تھا وہ جس چیز کو بھی دیکھتا اسے نظر بد لگا دیتا اور وہ چیز وں میں بوجھل ہو کر ساقط ہو جاتی، ابو عبداللہ رحمہ اللہ کی اونٹنی بلا کی تیز رفتار اور عمدہ تھی، ابوعبداللہ سے کسی نے کہا: فلاں آدمی سے اپنی اونٹنی کو محفوظ رکھو کہیں نظر بد کا شکار نہ ہو جائے، ابوعبداللہ بولے! اس آدمی کو میری اونٹنی پر اختیار حاصل نہیں ہے، چنانچہ: اس آدمی کو ابوعبداللہ رحمہ اللہ کی بات کی اطلاع ہوگئی وہ بھاگا بھاگا ابوعبداللہ رحمہ اللہ کی اونٹنی کے پاس آیا اور اسے نظر بد لگا دی دیکھتے ہی دیکھتے اونٹنی سخت بے چینی کا شکار ہوگئی ابوعبداللہ رحمہ اللہ کو اس کی خبر کی گئی کہا مجھے وہ آدمی دکھاؤ چنانچہ جب وہ آدمی دکھا دیا گیا اس کے پاس کھڑے ہو کر پڑھنے لگے: ''بسم اللہ حبس حابس وحجر یابس وشهاب قابس رددت عین العائن وعلیٰ احب الناس الیه فی کلوتیه رشیق وفی ماله یلیق ''فارجع البصر هل تریٰ من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئاًوهو حسیر'' (الملک:۳-۴) یہ کلمات پڑھتے ہی تھے کہ وہ آدمی اضطراب کا شکار ہو گیا اور اونٹنی صحیح سلامت اٹھ کھڑی ہوئی۔

۱۴۱۲۷-عبدالسلام بن محمد بغدادی، ابوعباس بن عبید، ابوحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے اہل طرسوس کو نماز پڑھائی دوران نماز ہی نفیر عام کی آواز لگائی لیکن ابوعبداللہ نے نماز میں تخفیف نہ کی جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے کہنے لگے: کیا تم بھینس ہو؟ پوچھا وہ کیوں؟ بولے: چونکہ لوگوں میں نفیر عام کی آواز لگائی گی مگر آپ نے نماز میں تخفیف نہیں کی، ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صلوٰۃ کو صلوٰۃ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متصل ہونے کا ایک ذریعہ ہے میرا گمان نہیں کہ کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو اور اسکے کانوں میں اللہ تعالیٰ کے خطاب کے علاوہ کچھ اور بھی سنائی دے۔

۱۴۱۲۸-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، علی بن حسن بن علی بغدادی، ابوحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد ہونے والی تعلیمات سے نابلد ہو اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے کیا چاہتے ہیں اسکا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے کہ جنکے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جواب حائل رہتا ہے اور جس آدمی کو خواہشات نفس درپیش رہیں وہ مقام مشاہدہ کی توفیق سے محروم رہتا ہے، جو آدمی خواہشات نفس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتا ہے وہ بلاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے غافل رہنا دخول فی النار سے بھی زیادہ سخت ہے، غیر اللہ کا تذکرہ دلوں کو سخت بنا دیتا ہے، فرمایا: ابلیس کہتا ہے کہ جس آدمی نے گمان کیا کہ اس نے کوئی حیلہ کر کے مجھ سے نجات حاصل کر لی ہے بلاشبہ وہ عجب میں مبتلا ہو کر میرے جال میں گرفتار ہو چکا، فرمایا: جب عقل میں غصہ داخل ہو جاتا ہے ورع وتقویٰ رخصت ہو جاتا ہے، اس آدمی کا کیا حال ہوگا جس میں عقل نام کی چیز ہو اور نہ ہی اس میں ورع ہو اس میں تو غصہ ہی غصہ ہوگا۔

(۴۵۰) علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ [1]

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرات تبع تابعین میں سے ایک اپنے نفس کی چوکیداری کرنے والے، صابر، مجاہد، پلٹ پلٹ کرحملہ کرنے والے علی بکار رحمہ اللہ بھی ہیں، مصیصہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں بطور مرابط کے رہے ہیں ابواسحق فزاری اور مخلد بن حسین رحمہ اللہ کی صحبت میں بھی رہے۔

۱۴۱۲۹-محمد بن محمد بن عبید جرجانی ،محمد بن میتب ، ارغیانی ،عبداللہ بن خبیق کہتے ہیں کہ ۲۰۶ھ میں علی بکار رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا: انطاکیہ میں، فرمایا: تم اپنے گھر اپنے بازار کی حد تک رہو ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو تمہاری آنکھوں کو جھاڑ پلا دے، جب ایسا کرلو گے تو تمہاری حالت کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔

۱۴۱۳۰-ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، عبداللہ بن حبیق ، موسیٰ بن طرفہ کہتے ہیں: ایک لونڈی علی بن بکار رحمہ اللہ کے لئے بستر بچھایا کرتی تھی علی بن بکار رحمہ اللہ ہاتھ سے بستر کو مس کرتے اور پھر کہتے :!بخدا! تو بہت پاکیزہ ہے. بخدا! تو ٹھنڈا بستر ہے: بخدا! میں تیرے اوپر آج رات نہیں سوؤں گا چنانچہ عشاء کے وضو سے صبح تک نماز پڑھتے رہے۔

۱۴۱۳۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، یحییٰ بن خلف تستری، عباس بن محمد بن حاتم، خالد بن تمیم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علی بن بکار رحمہ اللہ سے نبی ﷺ کی ایک حدیث ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز نہ مرے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو'' کے بارے میں پوچھا گیا: کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تمہیں اور فاجروں کو ایک ہی دار میں نہ ٹھہرائے۔[2]

۱۴۱۳۲-عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن سلیمان ، زکریا بن یحییٰ ،ابوبکر مقابری کہتے ہیں: ایک بار میں علی بن بکار رحمہ اللہ کے پاس گیا دیکھا کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کر رہے تھے، میں نے کہا: اے ابوالحسن! کیا کوئی اور آدمی نہیں جو آپکا یہ کام کردے؟ مجھے کہنے لگے: میں ایک جہاد میں شریک تھا اور دشمن سے شدید معرکہ جاری تھا مسلمانوں کو شکست ہو رہی تھی میں بھی شکست خوردہ ہوا، میری وجہ یہ ہوئی کہ میرا گھوڑا سست پڑ گیا میں نے افسوس میں آ کر کہا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' گھوڑے نے آگے سے مجھے جواب دیا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اور کہا کہ تو بھی تو میرا چارہ صاف نہیں کرتا ہے، پس اس وقت سے میں نے طے کر لیا کہ یہ کام میں کسی اور کو ہرگز نہیں سونپوں گا۔

۱۴۱۳۳-عثمان، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، علی بن سہل، ابوالحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ہم کچھ لوگ علی بن بکار رحمہ اللہ کے پاس آئے ہم نے ان سے کہا کہ حذیفہ مرعشی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں، انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: میں انھیں جانتا ہوں کہ وہ تیس سال سے حلال محض کھا رہے ہیں اور میں کھلی آنکھوں شیطان کو دیکھوں اس سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں حذیفہ مرعشی سے ملاقات کروں اور وہ مجھ سے ملاقات کریں، میں نے اس بات پر کچھ اعتراض کیا: علی بن بکار رحمہ اللہ کہنے لگے: میں خوف زدہ ہوں کہ انکے لئے تصنع کروں اور غیر اللہ کے لئے اظہار نمائش کروں اور اللہ تعالیٰ کی آنکھوں میں گر جاؤں۔

۱۴۱۳۴- مسانید علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ......محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، میتب بن واضح علی بن بکار، ہشام بن حسان،

۱ـ طبقات ابن سعد ۴۹۰/۷، والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۳۵۰. والجرح ۶/ت ۹۶۳ وسیر النبلاء ۵۸۴/۹. والکاشف ۲/ت ۳۹۳۸، وتهذیب الکمال ۴۰۲۹.

۲ـ صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، وسنن ابن ماجة ۴۱۶۷. ومسند الامام احمد ۲۹۳/۳، ۳۱۵، ۳۲۵، ۳۹۰، والسنن الکبری للبیهقی ۳۷۸/۳، والترغیب والترهیب ۲۶۹/۴، وفتح الباری ۶۱/۱۳، ۳۸۳، ۳۸۵.

محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ دنیا میں اہل معروف ہیں وہ آخرت میں بھی اہل معرف ہیں اور جو دنیا میں اہل منکر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل منکر ہیں [1]

۱۴۱۳۵- ابراہیم بن احمد ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، علی بن بکار ابوالحسن مصیصی، ابواسحٰق فزاری، اعمش، شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب ابوعطیہ کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عتبہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بحالت طہارت اللہ کے ذکر پر رات گزارے اور پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی بھلائی طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں [2]

۱۴۱۳۶- محمد بن عاصم، احمد بن عبیداللہ دارمی، انطا کی علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، اعمش، ابوصالح، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر دن اور ہر رات اللہ تعالیٰ کے کچھ آزاد کردہ بندے اور بندیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ (ہر دن رات) جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔ بلاشبہ ہر مسلمان کی ایک مستجاب دعا ہوتی ہے جب بھی وہ یہ دعا کرتا ہے قبول کر لی جاتی ہے۔[3]

۱۴۱۳۷- احمد بن عبیداللہ بن محمد، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار، ابوخالد، ابوعالیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں سیکھو۔

۱۴۱۳۸- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے، احمد بن ہارون بن روح بردعی، علی بن بکار مصیصی، ابواسحٰق فزاری، لیث، ابواسوع، ابولیلی مولیٰ انصاری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا میں چاہتا ہوں کہ میں نماز کا حکم دوں پس نماز قائم کی جائے اور پھر میں انصار کے نوجوانوں کو حکم دوں (وہ لکڑیاں جمع کریں اور پھر) وہ نماز میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔ (یعنی جو لوگ باجماعت نماز مسجد میں آکر نہیں پڑھتے ان کے گھروں کو جلا ڈالیں) [4]

۱۴۱۳۹- محمد بن علی، محمد بن برکہ، علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، اوزاعی، زہری، سعید بن مسیب، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ جہری نماز میں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کر دی جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ابھی ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ (نماز میں) قرأت کی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ جھگڑا کیا جا رہا ہے۔[5]

۱۴۱۴۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن برکہ، علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، سفیان، منصور، ابووائل کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ وہ صبح کی نماز تک نیند سے بیدار نہیں ہوا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی

۱- المستدرک ۱/۱۲۴، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۷۴، ۲۶۲، والمصنف لابن ابی شیبة ۸/۳۶۱، ومسند الشهاب للقضاعی ۳۰۱، ومجمع الزوائد ۷/۲۶۲، ۲۶۳، وتاریخ أصبهان ۲/۱۵، ۴۶، وکشف الخفا ۱/۳۰۷.

۲- مسند الامام أحمد ۵/۲۳۵، ۲۴۴، وسنن أبی داؤد، کتاب الادب باب ۱۰۴، وفتح الباری ۱۱/۱۰۹، والترغیب والترهیب ۱/۴۰۸.

۳- مسند الامام أحمد ۱/۲۵۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۴۰، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۵۵، ومجمع الزوائد ۳/۱۴۳، ۱۵۶، ۱۰/۲۱۶، والدر المنثور ۱/۱۸۷، والترغیب والترهیب ۲/۱۰۳

۴- صحیح البخاری ۳/۱۶۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۴، وفتح الباری ۵/۷۴.

۵- سنن أبی داؤد ۸۲۶، وسنن النسائی ۲/۱۴۰، وسنن الترمذی ۳۱۲، المستدرک ۱/۲۳۹، ومسند الامام احمد ۱/۲۴۰، ۲۸۵، ۳۰۱، والسنن الکبری للبیهقی ۲/۱۵۷، ۱۵۸، وسنن الدارقطنی ۱/۳۲۰، وشرح السنة ۳/۸۳.

کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔[۱]

۱۴۱۴۱- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ حلبی، علی بن بکار، ابواسحق فزاری، سفیان ثوری، عثمان، زاذان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی فزع (نفخہ صور) اور حساب سے خوفزدہ نہیں ہوں گے حتی کہ انھیں جنت میں سیاہ مشک کے بلند ٹیلوں پر جمع کرلیا جائے گا۔ (۱) وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قرآن مجید پڑھا پھر لوگوں کو امامت کرائی درآنحالیکہ وہ لوگ اس سے راضی رہے، (۲) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خاطر دن رات میں پانچ نمازوں کی کڑی نگرانی کرے، (۳) وہ غلام جو بے دھڑک اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرتا ہو اور غلامی کو اس میں رکاوٹ نہ بنائے۔[۲]

۱۴۱۴۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، علی بن بکار، یزید بن سمط، حکم بن عبداللہ بن سعد ایلی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی رجاء، ان کی والدہ عمرہ کی سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان ان میں کوئی دعا کرے ضرور قبول ہوتی ہے بشرطیکہ قطع رحمی یا کسی گناہ کے بارے میں دعا نہ کرے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ کون کونسی گھڑیاں ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) جس وقت نماز کے لئے مؤذن آذان دے رہا ہو تاوقتیکہ خاموش ہو جائے۔ (۲) جب دو صفوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو (یعنی مسلمانوں اور کافروں کی صفیں آپس میں معرکہ آرا ہوں) تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان کوئی فیصلہ کردے۔ (۳) اور جس وقت بارش برس رہی ہو تاوقتیکہ بند ہو جائے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جس وقت مؤذن کو سنوں کیسے دعا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جو دعا آپ کو تعلیم کی ہے مجھے بھی بتلا دیجئے فرمایا تم کہو جیسا کہ مؤذن اللہ کی تکبیر کرتا ہے۔

اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھدان محمد ارسول اللہ" پھر تم مجھ پر درود سلام بھیجو پھر اپنی حاجت کا ذکر کرو، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں: اے عمرہ! مؤمن کی دعا تین نشانوں میں سے کسی ایک نشان پر ضرور لگتی ہے جب تک کہ وہ قطعی رحمی یا گناہ کے متعلق دعا نہ کرے یا تو بعینہ اسکی وہ دعا قبول کرلی جاتی ہے یا وہ دعا اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے یا اس کے لئے آخرت میں کام آنے کے واسطے ذخیرہ کرلی جاتی ہے۔[۳]

۱۴۱۴۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، ابواسحق فزاری، جریر، ابونضرہ کہتے ہیں میں مدینۂ منورہ آیا اور جابر بن عبداللہؓ کے گھر کے قریب ہی اترا چنانچہ حضرت جابرؓ نے ہمیں حدیث سنائی کہ ہمارا گھر رسول اللہ ﷺ کے گھر سے دور تھا اور مسجد (نبوی) کے قریب کچھ خالی جگہ تھی ہم نے چاہا کہ منتقل ہوکر ہم اس جگہ میں آجائیں اور یہیں اپنے لئے گھر بنالیں چونکہ ہمارے گھر مسجد سے کافی دور تھے، چنانچہ جب نبی ﷺ کو (ہماری نقل مکانی کی) خبر ہوئی ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں ہی میں رہو چونکہ مسجد میں آتے وقت تمہارے قدموں کے نشانات بھی نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ (یعنی جتنے قدم چل کر آتے ہو تمہارے لئے نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں)[۴]

۱۴۱۴۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، ابواسحق فزاری، علی بن بکار، ابراہیم، بن فزاری، سفیان، ابواسحق، یزید بن ابی لھم، ابوجوزاء کے سلسلۂ سند سے حضرت حسن بن علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھنے کے لئے مجھے یہ کلمات سکھائے۔

اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی

۱۔ صحیح البخاری ۱۴۸/۴، وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۲۸.

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱۲۴/۲، ومجمع الزوائد ۳۲۷/۱، والترغیب والترھیب ۱۸۰/۱، ۲۶/۳، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۹۵. وتاریخ اصبھان ۳۳۵/۲.

۳۔ کنز العمال ۳۳۳۵.

۴۔ مسند الامام احمد ۳۷۱/۳، ومسند ابی عوانۃ ۳۸۸/۱.

شر ما قضیت ؓ فانک تقضی ولا یقضی علیک ولا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت

یا اللہ مجھے ہدایت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت سے نواز رکھا ہے مجھے دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچا۔ ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے بچایا ہے مجھ سے محبت کر ان لوگوں کے ساتھ جن سے تجھے محبت ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت عطا فرما۔

اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو مقدر ہوں بے شک تو جو چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور تجھے کوئی حکم نہیں کرتا اور جسے تو دوست بنالیتا ہے وہ ذلیل و رسوا نہیں ہوتا اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور تیری ذات بلند و برتر ہے۔

۱۴۱۴۵- محمد، محمد، علی بن بکار، ابراہیم بن محمد فزاری، سفیان، ابی اسحٰق، عیزار بن حریث، ابو نصیر کی سند سے حضرت ابی ابن کعب ؓ کی روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ ﷺ پڑھ چکے تو ایک شخص کا نام لیکر اس کے بارے میں فرمایا کہ فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں حاضر ہے: حالانکہ وہ حاضر نہیں تھا: آپ ﷺ نے فرمایا: تمام نمازوں میں یہ دونوں نمازیں یعنی عشاء اور فجر منافقین پر بہت گراں گزرتی ہیں، اگر تم جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم گھٹنوں کے بل (یعنی افتاں وخیزاں) آتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تم پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اس میں شامل ہونے کے لئے جلدی چلنے کی کوشش کرنے لگتے اور آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے سے دوسرے آدمی کے ساتھ مل کر پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب کا باعث ہے اور جس قدر زیادہ ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔[1]

۱۴۰۴۶- محمد، علی بن بکار، ابو اسحٰق فزاری، ابو عروبہ، ابو محمد، عطاء کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ہم ہر نماز میں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا ہے اور جو امور ہمارے اوپر پوشیدہ رہے انکو ہم تمہارے اوپر بھی پوشیدہ رکھتے ہیں۔

۱۴۱۴۷- ابونعیم اصفہانی، محمد، محمد، علی بن بکار، ابو اسحٰق فزاری، اوزاعی، عمرو بن سعید، رجاء بن حیوہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو کیا تم بھی قرآن پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے ایسا مت کرو (یعنی صرف سورت فاتحہ پڑھو اور کچھ بھی نہ پڑھو۔ (واضح رہے کہ مسئلہ قرأت خلف الامام مختلف فیہ ہے تفصیل کے لئے کتب کو دیکھئے)[2]

۱۴۱۴۸- محمد، علی بن بکار، ابو اسحٰق، اعمش، سفیان بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو (قعدہ میں التحیات کی بجائے) یہ پڑھتے تھے السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبریل وعلی میکائیل السلام علی فلان

یعنی اللہ پر سلام ہے اسکے بندوں پر سلام بھیجنے سے پہلے جبریل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اور فلاں پر سلام ہے چنانچہ ایک دن جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ پر سلام نہ کہو چونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ لہذا

---

[1] صحیح مسلم، ۴۵۱، ومسند الامام أحمد ۴۶۶/۲، ۴۷۲، ۵۳۱، ۱۴۰/۵، والسنن الکبری للبیهقی ۵۵/۳، وصحیح ابن خزیمة ۱۴۷۶، ۱۴۸۴، والترغیب والترهیب ۲۶۷/۱، والمصنف لابن أبی شیبة ۳۳۲/۱.

[2] مسند الامام احمد ۸۱/۵، والسنن الکبری احمد ۱۶۶/۲، وسنن الدارقطنی ۳۴۰/۱، ومجمع الزوائد ۱۱۰/۲، ونصب الرایة ۱۸/۲، والمصنف لعبد الرزاق ۲۷۶۵.

جب تم میں سے کوئی نماز (کے قعدہ) میں بیٹھے تو یہ کہے: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین''

یعنی سب تعریفیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی برکتیں ہوں ہم پر بھی سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام'' آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی ان کلمات کو کہتا ہے تو اس کی برکت زمین وآسمان کے ہر نیک بندے کو پہنچتی ہے۔ ''اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد وان محمدا عبدہ ورسولہ ''اس کے بعد نمازی کو جو دعا پسند ہو اللہ تعالیٰ کے حضور کرے۔[1]

۱۴۱۴۹- ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد مفتولی، حاجب بن ازکین، یوسف بن مسلم، علی بن بکار، ابوامیہ بن یعلیٰ، سعید مقبری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشوراء (محرم کا) نواں دن ہے۔[2]

(۴۵۱)- قاسم بن عثمان رحمہ اللہ

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرات تبع تابعین میں سے ایک قاسم بن عثمان بن جوعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں رعایت وحفاظتِ وافیہ اور قوت کافیہ سے سرفراز کیا ہوا تھا۔

۱۴۱۵۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن احمد، یوسف بن احمد بغدادی، احمد بن ابی حواری، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قاسم جوعی کبیر کہتے ہیں: اولیاء کرام محبت حق تعالیٰ سے اپنے شکموں کو سیر رکھتے ہیں اور وہ دیگر لذت، کھانا، پینا، خواہشات نفس اور دنیاوی لذات سے ناواقف ہوتے ہیں چونکہ وہ ایسی لذت سے لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں کہ اس کے اوپر کوئی اور لذت ہوئی ہی نہیں کیا تم جانتے ہو کہ مجھے قاسم جوعی کے نام سے کیوں موسوم کیا گیا؟ چونکہ اگر میں ایک مہینے تک کھانا چھوڑ دوں میرا نفس کھانے پینے کا مطالبہ نہیں کریگا میں اس حالت میں اس سے راضی ہوں، میں اسے ہانک لاتا ہوں جہاں سے چاہتا ہوں اور جیسے چاہتا ہوں نفس کو دبالیتا ہوں، یا اللہ! تو نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے اسکے اتمام کی بھی مجھے توفیق عطا فرما: قاسم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: محبت کی اصل معرفت ہے، اور طاعت کی اصل تصدیق ہے، خوف کی اصل مراقبہ ہے گناہوں کی اصل طول اول ہے اور حب جاہ ہر گناہ میں واقع ہونے کی اصل ہے، قاسم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: عمل قلیل معرفت کے ساتھ بدر جہا بہتر ہے عمل کثیر سے جو بدون معرفت کے ہو، اعمال کی اصل وجڑ رضاء ہے ورع دین کا ستون ہے، بھوک عبادت کا مغز ہے، پاکدامنی زبان کو قابو میں رکھنے میں ہے، جو آدمی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے وہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے وہ مصائب کو بھی نعمتوں میں شمار کرتا ہے اور اس پر اللہ کا شکر بھی کرتا ہے اگر چہ دنیا اس سے منہ ہی کیوں نہ موڑ لے۔ قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں سلم خواص کے پاس گیا انہوں نے مجھے کھانے کو ایک خربوزہ اور آدھی روٹی پیش کی اور مجھے کہا: اے قاسم! کھاؤ، میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس نے مجھے ایک کھیرہ اور آدھی روٹی پیش کی اور مجھے کہا: اے قاسم! کھاؤ، میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس نے مجھے ایک کھیرہ اور آدھی روٹی کھانے کو دی تھی کہا کھاؤ بلا شبہ حلال میں اسراف کی گنجائش نہیں ہوتی جو آدمی جانتا ہو کہ اسکی کمائی کہاں سے آتی ہے وہ اسے بحسن وخوبی خرچ کرنا بھی جانتا ہے۔

۱۴۱۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن حجاج، محمد بن علی بن خلف، قاسم بن عثمان، ابن ابی سائب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ

---

[1] صحیح البخاری ۱/۲۱۱، ۸/۶۴، ۸۹، ۹/۱۴۲، وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۵۵، وفتح الباری ۲/۳۱۱، ۲۳۰، ۱۱/۱۳۱.

[2] کنز العمال ۲۴۳۳۴.

میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی میں نے اہل زمین میں سے ایک آدمی کو اپنا خلیل منتخب کیا ہے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! بھلا وہ کون خوش بخت ہے مجھے بتادے تاکہ میں اسکا غلام بن جاؤں؟

والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس شرط پر آپ کے دست اقدس پر بیعت کرتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں، چنانچہ آپ ﷺ نے دست اقدس پھیلا دیا۔ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے پوروں سے خوبصورت کسی پورے کو نہیں دیکھا۔

۱۴۱۵۲-ابوبکر محمد بن احمد مفید، عبداللہ بن فرج، قاسم بن عثمان، عبدالعزیز بن ابی سائب سے مروی ہے کہ ابو سائب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! مجھے عابد پر ستر دوشیزاؤں سے بھی زیادہ ایک چھوکرے کا خوف ہے۔

۱۴۱۵۳-مسانید قاسم بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ...... محمد بن احمد بن حسن، اسحٰق بن ابوحسان، قاسم بن عثمان جوعی، عبداللہ بن نافع مدنی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان زمین کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے بلاشبہ میرا منبر حوض کوثر پر ہوگا۔[1]

۱۴۱۵۴-ابوبکر محمد بن احمد مفید، عبداللہ بن فرج بن عبداللہ بن قرشی، قاسم بن عثمان جوعی، سفیان بن عیینہ، احوص بن حکیم، خالد بن معدان، عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) ایک شملہ (چادر) میں نماز پڑھی شملے کو پیچھے سے باندھ لیا تھا۔

۱۴۱۵۵-سلیمان بن احمد، سعید بن اوس دمشقی، قاسم بن عثمان جوعی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن ابی ثابت، ابوبکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے، ابوبکر بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا جنابت کی وجہ سے آپ ﷺ غسل کرتے تب پانی کے قطرے سر مبارک سے ٹپک رہے ہوتے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: نہیں! تو پھر اور کس وجہ سے؟

(۴۵۲) مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ

تبع تابعین کرام میں سے ایک مضاء بن عیسیٰ شامی رحمہ اللہ بھی ہیں، محبت باری تعالیٰ نے انھیں مجذوب بنا دیا تھا اور خوف خدا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

۱۴۱۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، زیاد بن ایوب، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خوف خدا کو ہاتھ سے مت چھوڑو اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و بھلائی کی توفیق عطا فرمائے گا، خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرتے رہو ذلت و رسوائی سے دوچار نہیں ہو گے۔

۱۴۱۵۷-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: دن کے عمل کو رات نکال لیتی ہے اور رات کے عمل کو دن نکال لیتا ہے۔

۱۴۱۵۸-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ اور ابوصفوان بن عوانہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے کسی آدمی سے محبت کرے اور پھر وہ اس (محبوب) کے حقوق میں کوتاہی کرے لامحالہ وہ (محب- دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی نوجوان کو خیر و بھلائی سے نوازنا چاہتے ہیں اسے کسی صالح آدمی کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا

[1] صحیح البخاری ۳/ ۲۹، وفتح الباری ۴/ ۱۰۰.

فرماتے ہیں۔

۱۴۱۵۹-اسحٰق ، ابراہیم ، احمد سے مروی ہے کہ مضاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ نے فرمایا: دل دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) خوبصورت اور اچھا دل جس کا وہ خواہاں ہوتا ہے۔ (۲) وہ دل جس سے کسی چیز کی توقع رکھتا ہو۔

۱۴۱۶۰-عثمان بن علی عثانی ، ابوبکر احمد بن عبداللہ دمشقی ، ابوبکر بن حمدویہ ، قاسم بن عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلیمان ومضاء بن عیسیٰ وعبدالجبار اور مسلم بن زیاد واسطی نے بند کر دیا۔

۱۴۱۶۱-اسحٰق ، ابراہیم ، احمد کا بیان ہے کہ ایک بار میں اور ابوسلیمان ، مضاء بن عیسیٰ کی زیارت کرنے ان کے پاس آئے ، چنانچہ مضاء رحمہ اللہ نے انڈے پیش کئے حالانکہ وہ خود اور ابوسلیمان دونوں روزے میں تھے ، گویا کہ میرا بھی روزے کا ارادہ تھا ، مضاء رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کھاؤ: میں نے کھانا شروع کر دیا۔

۱۴۱۶۲-حسین بن احمد بن بکر ، ابو بحر محمد بن احمد بن حمدان قشیری ، حسین بن ربیع ، عبید بن عاصم خراسانی ، مضاء بن عیسیٰ ، شعبہ ، مغیرہ ، ابراہیم وعلقمہ واسود کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس کو (زبان کی طرف اشارہ کیا) اور اسکو (آپ ﷺ نے پیٹ کی طرف اشارہ کیا) قابو میں رکھا میں اسکو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۴۵۳) منصور بن عمار رحمہ اللہ

شیخ کہتے ہیں تبع تابعین کرام میں سے ایک منصور بن عمار رحمہ اللہ بھی ہیں ، صفات باری تعالیٰ کو بیان کر کے آنسو بہایا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ کی چوکٹ کے پکے مجاور تھے۔ مخلوق کو خدا کی طرف راغب کیا۔

۱۴۱۶۳-اسحٰق بن احمد بن علی ، ابراہیم بن یوسف بن خالد ، احمد بن ابی حواری ، عبدالرحمٰن بن مطرف کہتے ہیں منصور بن عمار رحمہ اللہ کو بعد از وفات خواب میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی ہے اور مجھے خطاب کیا: اے منصور! میں نے تیری طرف سے خلط ملط کے باوجود تیری مغفرت کر دی ہے الا یہ کہ تو لوگوں کو میری یاد کی طرف متوجہ کرتا تھا۔

۱۴۱۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر ، مسلم بن عصام ، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ ، یوسف بن عبداللہ حرانی منصور بن عمار کہتے ہیں: ایک بار بشر مریسی نے مجھے خط لکھا اور مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا قول ہے قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ میں نے اسے جواباً خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

امابعد!

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور آپ کو بھی عافیت بخشے ، اگر اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت عطا فرمادے۔ تو یہ اس کی نعمت عظیمہ ہوگی ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے ، آپ نے خط لکھ کر قرآن کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کے بارے میں میری رائے دریافت کی ہے! خوب سمجھ لو (قرآن مجید کے بارے میں کلام کرنا (یعنی علم کلام کو سہارا بنا کر کچھ کہنا) بدعت ہے اس میں سائل اور مجیب دونوں برابر کے شریک ہیں ، اس مسئلہ میں سائل اور مجیب دونوں بے جا تکلف کا ارتکاب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ خالق ہے اور اس کے سواء ہر چیز مخلوق ہے ، قرآن اللہ کلام غیر مخلوق ہے پس تم اس قول پر اپنے نفس کو باز رہنے کی تاکید کرو۔ اللہ تعالیٰ کے مختلف اسماء حسنیٰ سے ہدایت پانے والے بن جاؤ اور قرآن میں اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے نام ایجاد نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے متعلق الحاد کرنے والوں کو چھوڑ دو عنقریب انھیں اپنے اعمال کا بدلہ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو غائبانہ اس سے ڈرتے ہیں درآں حالیکہ وہ قیامت سے

بھی ڈرتے ہیں۔

۱۴۱۶۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن حجاج، محمد بن علی بن خلف، زہیر بن عباد، سے مروی ہے منصور بن عمار کا بیان ہے کہ سلیمان بن داؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: خواہش نفس پر غلبہ پانا تن تنہا کسی شہر کو فتح کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۰۶۶-عثمان بن محمد، ابوالحسن بغدادی، ایک بھائی کے واسطہ سے مروی ہے کہ سلیمان بن منصور کا بیان ہے کہ میں اپنے والد صاحب منصور کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ یکا یک ایک رقعہ مجلس میں آ پڑا اس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اے ابوسری! میں آپ کے مریدین میں سے ہوں میں آپ کے ہاتھ پر توبہ تائب ہوا ہوں میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے (۳۰) قرآن مجید ختم کرنے کے مہر پر ایک حور خریدی ہے چنانچہ میں نے انتیس (۲۹) قرآن مجید ختم کرنے کے مہر پر ایک حور خریدی ہے۔ چنانچہ میں نے انتیس (۲۹) قرآن ختم کر لیے اور تیسواں قرآن ختم کرنے میں لگا ہوا تھا کہ اچانک میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک حور محراب سے داخل ہو کر میرے پاس آئی، میں اس کی طرف برابر دیکھے جا رہا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو اس نے نرم ودلکش آواز میں یہ اشعار پڑھے۔

اتخطب مثلی وغنی تنام . ونوم المحبین عنی حرام

لانا خلقنا لکل امریء . کثیر الصلوۃ براہ الصیام .

ترجمہ: کیا تم مجھ جیسی حسین وجمیل حور کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہو اور پھر مجھ سے غافل ہو کر سو رہے ہو حالانکہ مجھ سے غافل ہو کر محبت کرنے والوں کی نیند حرام ہے۔ چونکہ ہمیں اس آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے جو کثرت سے نماز روزے کا اہتمام کرے۔

پس میں فوراً بیدار ہو گیا اور میں بہت زیادہ خوفزدہ تھا۔

۱۴۱۶۷-عثمان بن محمد عثمان، ابوقاسم بن اسود، ابوعلی بن دسیم زقاق سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ منصور بن عمار رحمہ اللہ سے کہا گیا آپ اس طرح کی (صوفیانہ وواعظانہ) باتیں کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ میں بہت ساری چیزیں دیکھتے ہیں؟ منصور رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے کوڑے کے ڈھیر پر رینگنے والی چیونٹی سمجھو۔

۱۴۱۶۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحیم بن شبیب، سلیم بن منصور بن عمار سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس گیا میں نے انھیں وعظ ونصیحت کی انہوں نے مجھے حدیثیں سنائیں۔ جب غم وحزن سے ان کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تو انہوں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنی آنکھوں میں واپس لوٹا دیا۔ میں نے کہا: اے ابومحمد اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں آپ نے آنکھوں سے آنسوؤں کو بہایا کیوں نہیں؟ اور آپ نے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی کو بہنے کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے مجھے کہا: اے منصور بلاشبہ آنسو جب تک آنکھوں میں باقی رہتے ہیں دل میں غم وحزن کو باقی رکھتے ہیں اور غم ختم نہیں ہونے پاتا۔ میں نے سفیان رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ وہ غم وحزن سے دلوں کی تعمیر کرتے تھے اور ایام زندگی میں غم وحزن کی لہر پھونک دیتے تھے، اگر یہ بات نہ ہوتی وہ آنسو بہا کر راحت پاتے۔

۱۴۱۶۹-حسین بن محمد عبداللہ نیشاپوری، محمد بن حسین بن موسیٰ سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: بندوں کے دل روحانیت سے لبریز ہوتے ہیں لیکن جب دلوں میں شک وخباثت گھس جاتی ہے تو روحانیت کا جنازہ اٹھ جاتا ہے، فرمایا: عارفین کے دلوں میں بڑی حکمت کو تصدیق کی زبان بیان کرتی ہے، زاہدین کے دلوں میں پڑی حکمت کو تفصیل کی زبان بیان کرتی ہے، بندوں کے دلوں میں پڑی حکمت کو توفیق کی زبان بیان کرتی ہے، مریدین کے دلوں میں پڑی حکمت کو فکر وتدبر کی زبان بیان کرتی ہے اور علماء کے دلوں میں پڑی حکمت کو تذکیر (دوسری کو نصیحت) کی زبان بیان کرتی ہے، جو آدمی دنیا کے مصائب پر بے صبری وآہ وزاری کرتا ہے اسکی مصیبتیں اس

کے دین میں پڑ جاتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو ذکر کے مٹکے بنادیا اور اہل دنیا کے دلوں کو طمع ولالچ کے مٹکے بنادیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زاہدین کے دلوں کو توکل کے برتن فقراء کے دلوں کو قناعت کے برتن اور متوکلین کے دلوں کو رضاء کے مٹکے بنادیا، بندے کا عمدہ لباس عاجزی وانکساری ہے اور عارفین کا عمدہ لباس تقویٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" ولباس التقویٰ ذلک خیر "(اعراف:۲۶) تقویٰ کا لباس بہت بہتر ہے۔ منصور رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس کی سلامتی اسکی مخالفت میں ہے اور نفس کی مصیبت اس کی متابعت میں ہے۔

۱۴۱۷۰- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق محمد بن اسحق سراج، احمد بن موسیٰ انصاری سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ حج پر چلا گیا راستے میں کوفہ کی ایک گلی میں اترا، میں انتہائی تاریک رات "طخیا مسحنککۃ"۔ میں گلی سے باہر نکلا اچانک رات کی تاریکی میں غائبانہ آواز سنائی دی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے میرے معبود! تیری عزت کی قسم تیرے جلال کی قسم میں نے اپنی معصیت سے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا دراں حالیکہ میں تیری معصیت کر چکا جب کہ تیری معصیت کی، میں تیرے عذاب سے جاہل بھی نہیں ہوں لیکن ایک خطا جو پیش آئی اس پر بھی میری بدبختی نے جلتی پر تیل کا سا کام کیا، تیری پردہ پوشی نے مجھے دھوکے میں رکھا میں نے بھرپور تیری نافرمانی کی جہالت میں تیری مخالفت کی پس اب کون مجھے تیرے عذاب سے پناہ دے گا؟ اور جب تیرے متعلق کی رسی ٹوٹ جائے پھر اسکو کون جوڑے گا؟ ہائے افسوس جوانی! جب وہ آدمی اپنی بات سے فارغ ہوا میں نے آیت کریمہ" ناراً وقودھا الناس والحجارہ "ایسی آگ جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے" (البقرہ:۲۴) تلاوت کی، اچانک میں نے دھڑام سے گرنے کی آواز سنی اس کے بعد مجھے کچھ محسوس نہ ہوا، میں آگے بڑھ گیا صبح کو جب میں اپنے ٹھکانے میں واپس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ ایک جنازہ نکال کر لے جارہے ہیں، اچانک میرے سامنے سے ایک بوڑھی کمزور عورت آئی، اس سے میں نے اس جنازے کے متعلق دریافت کیا، وہ بڑھیا مجھے نہیں جانتی تھی، کہنے لگی: اس آدمی کا بدلہ صرف وہی بدلہ ہو، میرا بیٹا گذشتہ رات کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اس آدمی نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی جسے سن کر میرے بیٹے کا کلیجہ پھٹ گیا اور اسی لمحے اس کی روح پرواز کرگئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۱۷۱- ابراہیم بن ابی طالب نیشاپوری، ابن ابی دنیا، محمد بن اسحق سراج، (دوسری سند) ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک تاریک رات میں گھر سے باہر نکلا میرا گمان تھا کہ صبح ہوچکی ہے جب مجھے صبح کے اثرات محسوس نہ ہوتے میں ایک دروازے کی چوکٹ پر بیٹھ گیا اور صبح کی انتظار کرنے لگا یک مجھے کسی نوجوان کی دل ہلا دینے والی آواز سنائی دی وہ نوجوان دعاء کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ رو بھی رہا تھا وہ دعا میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! تیرے جلال کی قسم میں نے تیری معصیت کر کے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا، لیکن جب میں نے تیری معصیت کی تو جہالت کی وجہ سے کی، میں تیرے عذاب سے ناواقف نہیں ہوں، نہ ہی تیری عقوبت اپنے اوپر ڈالنا چاہتا ہوں، تیری نگاہ دوررس سے پوشیدہ بھی نہیں ہوں، لیکن میں نفس کے چکر میں پھنس گیا اس پر میری بدبختی نے بھی جلتی پر تیل کا سا کام کیا تیری بے حساب پردہ پوشی نے مجھے دھوکے میں رکھا، میں تیری نافرمانی کا ارتکاب کر چکا اور جہالت میں آکر تیری مخالفت کر چکا، تیرے عذاب سے مجھے کوئی چھٹکارہ دے گا، تیرے عذاب دہندہ فرشتگان کے آہنی ہاتھوں سے مجھے کون نجات دے گا، تیرے تعلق کی ٹوٹی ہوئی رسی کو کون جوڑے گا، ہائے افسوس ہائے افسوس! جس وقت کہ نیکوکاروں سے کہا جائے گا: پل صراط کو عبور کر جاؤ اور بوجھلوں سے کہا جائیگا: نیچے گر جاؤ، کاش مجھے پتہ ہوتا آیا کہ میں بوجھلوں کے ساتھ نیچے گر جاؤں گا یا پل صراط کو نیکوکاروں کے ساتھ عبور کر جاؤں گا، ہائے میری ہلاکت، میری عمر طویل ہوئی اور گناہ بھی دوچند ہوگئے، میں سن رسیدہ ہوگیا اور میری خطائیں بھی بڑھ گئیں اے میری ہلاکت! میں کب توبہ کروں گا، کب واپس لوٹوں گا اور مجھے اپنے رب سے حیاء بھی نہیں آتی، منصور کہتے ہیں: جب نوجوان کی باتیں میں نے سن لی دروازے پر میں نے اپنا منہ رکھا اور زور سے کہا: "اعوذ باللہ من

الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم. بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے" "نارًا وقودھا الناس والحجارۃ" (تحریم:٦) ایسی آگ کہ جسکا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے" منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر میں نے آواز میں شدید بے چینی اور اضطراب سنا لیکن تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہوگئی میں نے کہا: یہاں ضرور کوئی نہ کوئی مسئلہ پیش آ گیا ہے۔ سب نے دروازے پر بطور علامت کے ایک نشانی لگادی اور خود آگے چل پڑا، جب صبح کو واپس لوٹا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے اور ایک بوڑھیا روتے ہوئے اندر اور باہر آجا رہی ہے۔ میں نے اس سے کہا: اے اللہ کی بندی اس میت کا تم سے کیا رشتہ ہے؟ کہنے لگی: اپنا کام کرو اور میرے غموں کو دوبالا نہ کرو، میں نے کہا: میں مسافر آدمی ہوں مجھے خبر دے دو، کہنے لگی: بخدا! اگر تو پردیسی نہ ہوتا میں تجھے کبھی حقیقت حال سے آگاہ نہ کرتی، یہ میرا بیٹا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ جب رات چھا جاتی یہ اپنی جائے نماز پر کھڑا ہو جاتا اور اپنے گناہوں پر روتا رہتا۔ دن کو کھجور کے پتوں کا کاروبار کرتا تھا اور اس نے اپنی آمدنی کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک تہائی مجھے کھلاتا ایک تہائی مسکین کو دے دیتا اور ایک تہائی سے شام کو خود روزہ افطار کرتا، چنانچہ آج رات اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اللہ تعالیٰ اسے اچھا بدلہ نہ دے، اس نے میرے بیٹے کے پاس کچھ آیات تلاوت کیں ان میں جہنم کا ذکر تھا، میرا بیٹا آیات سن کر سخت بے چینی کا شکار ہوگیا اور مسلسل روتا رہا حتی کہ اسکی روح پرواز کرگئی رحمہ اللہ تعالیٰ، منصور رحمہ اللہ کہنے لگے: جب اللہ تعالیٰ کے خوفزدہ بندے سطوت سے خائف ہوتے ہیں ان کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

مسانید منصور بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۴۱۷۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن جعفر، منصور بن عمار، بشیر بن طلحہ، خالد بن دریک، یعلی بن منبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم مؤمن کو (مخاطب کرکے) کہتی ہے: اے مؤمن! گزر جا تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔[1]

۱۴۱۷۳-سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، سلیمان بن منصور بن عمار، اپنے والد سے مثل مذکور بالا کے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۷۴-سلیمان بن احمد، محمد بن ادریس بن مطیب مصیصی، سلیمان بن منصور بن عمار، منصور بن عمار، معروف ابوخطاب سے حضرت واثلہ بن اسقعؓ کی روایت ہے کہ جب میں اسلام لایا اور نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرو اور کفر کے بالوں کو اپنے سے دور کردو (یعنی مونڈ ڈالو)[2]

۱۴۱۷۵-ابوبکر محمد بن احمد بغدادی بن مفید، موسیٰ بن ہارون و محمد بن لیث جوہری، سلیمان بن منصور بن عمار، منصور بن عمار، محمد بن منکدر، منکدر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک نوجوان جسے ثعلبہ بن عبدالرحمن کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اسلام لایا اور نبی ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا، ایک دن آپ ﷺ نے اسے کسی کام سے بھیجا (راستے میں) کسی انصاری کے دروازے کے پاس سے گزرا اتفاقاً اسکی نظر انصاری کی بیوی پر جا پڑی اور وہ غسل کر رہی تھی وہ کھڑا ہو کر بار بار عورت کو تکتا رہا (اسی لمحے) اسکو خوف لاحق ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ پر میرے متعلق وحی نہ نازل ہو جائے، چنانچہ جدھر جا رہا تھا اسی سمت بھاگ گیا اور مکہ و مدینہ کے درمیان واقع پہاڑوں میں آ گیا، پیچھے رسول اللہ ﷺ نے اسے چالیس (۴۰) روز تک گم پایا یہ وہی دن ہیں کہ جن کے متعلق کفار کہتے تھے کہ محمد ﷺ کے رب نے اسے چھوڑ دیا ہے اور اس سے بیزار آ گیا ہے، پھر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور بعد سلام کہ تیری امت کا بھاگنے والا نوجوان ان پہاڑوں میں سے ہے اور جہنم کی آگ سے میری پناہ مانگ رہا ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۵/۱۹۴.

۲۔ المعجم الكبير للطبرانى ۱۹/۱۴. والصغير للطبرانى ۲/۴۲. ومجمع الزوائد ۱/۲۸۳. وكنز العمال ۱۳۵۳.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر اور اے مسلمان دونوں جاؤ اور میرے پاس ثعلبہ بن عبد الرحمٰن کو لے آ ؤ چنانچہ وہ دونوں مدینہ منورہ کے سراغ رساؤں کی ایک جماعت میں نکل گئے راستے میں انھیں مدینہ منورہ کا ایک چرواہا ملا جسے رفاقہ کہا جاتا تھا، حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: اے رفاقہ کیا تجھے ان پہاڑوں کے درمیان کسی نوجوان کے ٹھہرنے کا علم ہے؟ رفاقہ بولا: شاید آپ کی مراد جہنم سے بھاگنے والا ایک نوجوان ہے، عمرؓ نے فرمایا: تمہیں کیا علم ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے بھاگنے والا ہے؟ رفاقہ نے کہا: چونکہ آدھی رات کے وقت وہ سر پر ہاتھ رکھ کر ان پہاڑوں سے نکل کر ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: اے کاش! تو میری روح کو قبض کر کے قبض شدہ ارواح میں شامل کرے اور میرے جسم کو مردہ جسموں میں شامل کرلے، درآنحالیکہ مجھے رسوانہیں کرنا۔ حضرت عمرؓ بولے: ہم اسی کی تلاش میں ہیں۔ چنانچہ رفاقہ ان کے ساتھ ہولیا آدھی رات کے وقت جب وہ نوجوان نکل کر بستی والوں کے پاس آیا سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا: اے کاش! میری روح قبض کرلی جاتی، اور میرا جسم مردہ جسموں کے ساتھ شامل کرلیا جاتا، اور مجھے عدالت کے کٹہرے میں ننگا نہ کیا جاتا؟ حضرت عمرؓ فوراً جھپٹے اور اسے پکڑ لیا، نوجوان بولا مجھے امان اور جہنم کی آگ سے خلاصی چاہیے، حضرت عمرؓ نے اس سے کہا: میں عمر بن الخطاب ہوں، بولا! اے عمر! کیا رسول اللہ ﷺ کو میرے گناہ کا علم ہے فرمایا: مجھے بجز اس کے کچھ علم نہیں کہ آپ ﷺ کل تمہارا ذکر کیا اور مجھے اور سلمان کو تیری تلاش میں بھیج دیا۔ نوجوان بولا: اے عمر! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت داخل کرنا جب آپ ﷺ نماز میں ہوں۔ اور بلالؓ "قد قامت الصلوۃ" کہہ رہے ہوں فرمایا: چلو میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ دونوں حضرات نوجوان کو لیکر مدینہ کی طرف چل پڑے اور خاص فجر کی نماز میں جا پہنچے عمرؓ اور سلمانؓ جلدی سے صف میں جا کھڑے ہوئے نوجوان نے جب رسول اللہ ﷺ کی قراءت سنی بیہوش ہوکر گر پڑا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا ارشاد فرمایا: اے عمر! اور اے سلمان! ثعلبہ بن عبد الرحمٰن کا کیا ہوا؟ بولے: یارسول اللہ ثعلبہ وہ سامنے ہے، رسول اللہ ﷺ اسکی طرف کھڑے ہوئے، نوجوان بولا: لبیک یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اسکی طرف دیکھا اور پوچھا: تم میرے پاس سے کیوں غائب ہو گئے تھے، عرض کیا یارسول اللہ! میرے گناہ نے مجھے کہیں غائب ہو جانے پر مجبور کر دیا تھا، ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں ایک ایسی آیت نہ بتاؤں جو تمہارے گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ بن جائے؟ کہا! ضرور بتائیے یارسول اللہ! ارشاد فرمایا: کہو اللھم "آتنا فی الدنیا حسنة وفی الأخرة حسنة وقنا عذاب النار" (بقرہ:۲۰۱)

یااللہ ہمیں دنیا و آخرت کی اچھائیاں عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچالے۔ عرض کیا: یارسول اللہ میرا گناہ بہت بڑا ہے، ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ کلام اللہ بہت بڑا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر واپس جانے کا حکم دیا، گھر جا کر وہ مسلسل آٹھ دن تک مقرر رہا حضرت سلمانؓ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ثعلبہ کے پاس جائیں گے چونکہ وہ کئی دنوں سے بیمار ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو، چنانچہ جب اس کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے اسکا سر پکڑ کر اپنی گود مبارک میں رکھا اس نے اپنا سر آپ ﷺ کی گود سے کھسکا لیا آپ ﷺ نے فرمایا: سر گود سے کیوں کھسکا رہے ہو؟ عرض کیا: چونکہ میرا سر گناہوں سے بھرا پڑا ہے، ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلتا ہے؟ عرض کیا میں اپنی جلد اور ہڈیوں کے درمیان چیونٹی کے رینگنے کی سی حرکت محسوس کرتا ہوں، فرمایا: تمہیں اس وقت کس چیز کی خواہش ہے؟ کہا: مجھے اپنے رب کی مغفرت کی خواہش ہے، چنانچہ اسی وقت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور بعد از سلام کہ "اگر میرا یہ بندہ بھری زمین کے بقدر گناہ لے کر مجھ سے ملتا، میں بھی اسے بھری زمین کے بقدر مغفرت عطاء کرتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بارے میں نہ بتاؤں عرض کیا: ضرور بتائیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے بتایا نوجوان نے سن کر ایک چیخ ماردی اور مرگیا، رسول اللہ ﷺ نے اسکو غسل دینے اور کفنانے کا حکم دیا اور خود آپ ﷺ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی، جب صحابہؓ نے جنازہ اٹھایا آپ ﷺ نے نوجوان کی انگلیوں کے اطراف پر چلنا شروع کیا (یعنی ایک طرف چلنے لگے) صحابہ نے یوں چلنے کی وجہ دریافت کی؟ ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی

جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے! میں زمین پر پاؤں رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں چونکہ کثیر تعداد میں آسمان سے اس کے ساتھ مشایعت کے لئے فرشتے اترے ہیں۔

(۴۵۴) حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک روشن علامت، پسندیدہ دوراندیش، حقائق کا پرچار کرنے والے، راستوں کو عبور کرنے والے ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ بھی ہیں ان کے ملفوظات عبارات وثیقہ اور اشارات دقیقہ سے لبریز ہیں انہوں نے فکر ونظر کی تو عبرت حاصل کی اور اگر انھیں نصیحت کی گئی باز آ گئے۔

۱۴۱۷۶- سلیمان بن احمد، علی بن ہیثم مصری سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ یوں دعا کرتے تھے: یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو ظالموں کے ٹھکانوں کو تجاوز کر گئے، انھیں جاہلوں کی موانست سے وحشت تھی۔ انہوں نے اخلاص کے نور سے عمل کا ثمرہ حاصل کیا، جو حکمت کے چشموں سے پی گئے، سمجھداری کی کشتی پر سوار ہوئے، جنھوں نے یقین کی آندھی سے شکوک کو اکھاڑ پھینکا، نجات کے بحرعمیق میں موجزن ہوئے اور اخلاص کے کنارے کے مشتاق رہے یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کی ارواح بلندیوں میں پرواز کر گئیں، ان کے دلوں کے مقاصد تقویٰ کی اتھاہ گہرائیوں تک جا پہنچے حتی کہ نعمتوں کے باغات میں جا بیٹھے، جنھوں نے جنت میں تسنیم کے پھلوں کو توڑا، جو سرور کی موجوں میں گھس گئے، جنھوں نے عیش وعشرت کے جام چڑھا لئے اور عرش بریں کے نیچے عزت وشرافت کے سائے تلے جا بیٹھے، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جنھوں نے صبر کے دروازے کھول دیئے، جنھوں نے بے صبری کی خندقیں پر کر دیں، جنھوں نے عقاب کی شدت کو عبور کیا اور خواہش نفس کے پل کو پاؤں تلے روند کر آگے بڑھ گئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ فان الجنة هى المأوىٰ

اور جو آدمی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے باز رکھا پس جنت اسکا ٹھکانا ہے۔

یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کی طرف ہدایت کے پہاڑوں نے اشارہ کر دیا ہے، جن کے لئے نجات کے راستے واضح ہو گئے اور وہ اخلاص یقین کے راستے پر چل پڑے۔

۱۴۱۷۷- ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حمدان، نیشاپوری ابوحامد، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شامی سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے اکثر دعائیہ کلمات یہ ہوتے تھے: یا اللہ! میں تجھ ہی تک تقرب حاصل کرتا ہوں چونکہ مجھ پر تیرے ہی احسانات ہیں، میں سفارش کی درخواست تجھ ہی سے کرتا ہوں چونکہ مجھ پر تیرے ہی انعامات ہیں۔ اے میرے معبود! میں بھری محفلوں میں تجھے اسی طرح پکارتا ہوں جس طرح کہ ارباب کو پکارا جاتا ہے اور خلوت میں تجھے اس طرح پکارتا ہوں جس طرح کہ احباب کو پکارا جاتا ہے، بھری محفل میں کہتا ہوں "اے میرے معبود" خلوت میں کہتا ہوں اے میرے حبیب میں تیری ہی طرف رغبت کرتا ہوں اور میں تیرے لئے ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اقرار کرتے ہوئے کہ تو ہی میرا رب ہے، تیری طرف میں نے لوٹنا ہے، تیری رحمت سے میری ابتداء ہوئی ورنہ میں تو قابل ذکر شئے ہی نہیں تھا، تو نے مجھے مٹی سے پیدا کیا اور باپ کی صلب میں لا ٹھہرایا پھر وہاں سے ماں کے رحم میں منتقل کیا، تو نے مجھے اپنی رحمت سے بانجھ پن سے نہیں باہر نکالا پھر میری خلقت کی ابتداء ٹپکائی ہوئی منی سے ہوئی پھر تو نے مجھے تین تاریکوں میں لا ٹھہرایا خون اور ملوث گوشت کے درمیان، تو نے مجھے عورتوں کی شکل میں نہیں ڈھالا پھر تو نے مجھے دنیا میں بھیجا در آں حالیکہ میں باعتبار خلقت کے ٹھیک ٹھاک تھا، جب میں چھوٹا بچہ تھا تو نے پنگھوڑے میں میری حفاظت کی، تو نے مجھے مزید ار دودھ کی غذا عطا فرمائی

تو نے مجھے ماؤں کی گودوں میں دیدیا، تو نے ان کے دلوں میں میری شفقت ڈال دی تو نے اچھی طرح سے میری تربیت کی، تو نے میرا نظام کار اچھی طرح سے چلایا، جنات کی شرارتوں سے مجھے محفوظ رکھا، شیاطین انس سے میری حفاظت فرمائی تو نے میرے بدن کی بھی حفاظت کی، مجھے ہر ایسے عیب سے پاک رکھا جو مجھ میں نقص پیدا کر دیتا، اے میرے رب تو بڑی برکت والا ہے اور تو بلند شان والا ہے، یا رحیم جب میں نے کلام شروع کیا تو نے مجھ پر انعامات کی بارش برسا دی، تو نے ہر سال مجھے جسمانی تری عطا فرمائی، اے جلال و اکرام والے تو بہت بلند ہے، حتی کہ تو میرے شئوں کا مالک ہے، میرے اعضاء کو تو نے مضبوط بنایا مجھے عقل کامل عطا فرمائی، تو نے میرے دل سے غفلت کے پردوں کو پاک کیا، تو نے اپنی کاریگروں کے عجائب میرے دل میں ڈالے، تو نے اپنی حجت کو واضح کیا تو نے اپنی ذات پر میری راہنمائی کی، اپنے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کی مجھے معرفت عطا فرمائی، مجھے انواع واقسام کے معایش عطا فرمائے، تو نے اپنے فضل عظیم سے مجھے طرح طرح کے عمدہ لباس عطا کئے، تو نے مجھے ٹھیک ٹھاک کر دیا پھر تو مجھے ایک نعمت دے کر راضی نہیں ہوا بلکہ مجھ پر ان گنت نعمتوں کی بارشیں برسا دیں، تو نے مجھ سے ہر طرح کی تکلیف وآزمائش کو دور کیا، تو نے مجھے فسق وفجور کی راہیں سمجھائیں تا کہ ان سے میں اجتناب کر سکوں، تو نے مجھے تقویٰ کی دولت عطا فرمائی تا کہ میں اسے اختیار کروں، تو نے مجھے اس چیز کی ہدایت دی جو مرتبے میں مجھے تیرے قریب تر کر دیتی، اگر میں نے تجھے کبھی پکارا تو نے میری پکار کا جواب دیا اگر میں نے تجھ سے کچھ سوال کیا تو نے مجھے وہ عطا کیا، اگر میں نے تیرا شکر ادا کیا تو نے میری پاسداری کی، اگر میں نے تیرا شکر کیا تو نے مجھے توشہ عطا فرمایا، اے میرے معبود! میں تیری کون کونسی نعمتوں کو شمار کروں، کیا تو نے مجھے بھرپور نعمتوں سے نوازہ نہیں یا مجھ سے مصائب کو دور نہیں کیا، میں تیرے لئے گواہی دیتا ہوں جو میرا باطن وظاہر مشاہدہ کرے، اور میرے اعضاء محسوس کریں، یا اللہ! میں تیری نعمتوں کے احصاء کی طاقت نہیں رکھتا ہوں، تو کیونکر تیرے شکر کی طاقت رکھوں؟ میں تیرے برحق قول کو کہتا ہوں'' وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها'' (ابراہیم: ۳۴) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا شروع کرو تم نہیں گن سکتے ہو، یا پھر میرا شکر تیری نعمتوں کو کیسے محیط ہو سکتا ہے، تیرا شکر میرے نزدیک بہت عظیم ہے، تو نے مجھ پر بھرپور انعامات کیئے، جیسا کہ تیرا فرمان ہے:

''ومابكم من نعمة فمن الله'' (نحل: ۵۳) تمہارے اوپر جو بھی نعمتیں ہیں وہ من جانب اللہ ہیں'' بلاشبہ تیرا قول سچا ہے اے میرے معبود! تیرے پیغمبروں نے تیری وحی کردہ تعلیمات بغیر کم وکاست کے پوری پوری پہنچادی ہیں، پس میں اپنی قوت طاقت جدوجہد اور اپنی بساط کے بقدر کہتا ہوں الحمد لله على جميع احسانه حمدا يعدل حمد الملائكة المقربين والانبياء والمرسلين''

۱۴۱۷۸- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن عبدالملک بن ہاشم سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ'' دعا کرتے ہوئے کہتے! یا اللہ! میری رغبت کا تمام تر مقصد تو ہی ہے اور تجھی سے میں اپنی حاجت طلب کرتا ہوں اور میں اپنے مطلوب کی کامیابی کی امید تجھی سے وابستہ کرتا ہوں، میرے مسائل کی کنجیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں، میں خیر وبھلائی کا سوال تجھی سے کرتا ہوں تیرے علاوہ اس کی امید کسی سے نہیں رکھتا ہوں، مجھے تیری معرفت حاصل ہو جانے کے بعد تیری رحمت سے کوئی مایوسی نہیں۔ اے وہ ذات جس نے ہر چیز کی حکمتوں کو جمع کر رکھا ہے، اے وہ ذات جس کا حکم ہر چیز میں چلتا ہے۔ اے کریم ذات! تیرے سوا کوئی نہیں جسکو میں اپنے مسئلہ سے آگاہ کروں، میں تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ہوں، میں تیرے سوا کسی کی مشیت پر اعتماد بھی نہیں کرتا ہوں، پس اگر میں تجھے بھول جاؤں پھر کسی سے سوال کر سکتا ہوں، یا اللہ! میرا بھروسہ تجھی پر ہے اگر چہ غفلات وعثرات مجھے تجھ سے دور کر دیں یا دھوکے میں ڈال کر غافل کر دیں اے لغزشوں کو معاف کرنے والے! اگر تو نے میری لغزشوں کو درگزر نہ کیا تو مجھے قابل اعتماد کوئی ٹھکانا نظر نہیں آتا جس پر میں اعتماد کروں، میری نعمت وقدرت تجھی سے ہے میں تیری نعمتوں میں چلتا ہوں تیری قدرت ہی میں پہچانتا ہوں میں تیرے علم میں

اضافہ ہی سمجھتا ہوں اور تیرے امر کی عزیمت میں نقص نہیں سمجھتا ہوں، اے وہ ذات جس تک سوالات کی انتہا ہوتی ہے میں تجھی سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف رغبت کرتا ہوں اے مرجع حاجات کہ مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال کردے تاکہ اس دولت کو لے کر میں تیرے حضور حاضری دوں، تاکہ میں تیرے عظیم توسیلے کے ذریعے تجھ تک رسائی حاصل کرسکوں، اور یہ کہ مجھے ایسا یقین محکم عطا فرما جسے کوئی شبہ کمزور نہ کرسکے اور نہ ہی اسے کسی قسم کے شکر کا خطرہ بودہ کرسکے، اس کے ذریعے میرا سینہ کھول دے اور میرا معاملہ آسان تر کردے، میرا دل تیری محبت ہی کا دم بھرتا ہے، حتی کہ میں لمحہ بھر کے لئے بھی تیری یاد سے غافل نہیں ہوتا ہوں، اے وہ ذات جس کے ذکر کی حلاوت سے خائفین کی زبانیں اکتاتی نہیں ہیں اور اسکی طرف رغبات سے خاشعین کے آنسو تھمتے نہیں، میرے دل کے پوشیدہ رازوں کی انتہا تو ہی ہے، تاریکیوں میں میری تمام تر امیدوں کا مرجع تو ہی ہے، کون ہے وہ جس نے تیری مناجات کا ذائقہ چکھا ہو اور پھر وہ تیری طاعت ورضاء سے منہ موڑ لے؟ اے میرے رب میں نے اپنی عمر تجھ سے غفلت میں گزار دی، میں نے اپنی جوانی تجھ سے دوری میں بوسیدہ کردی، اے میرے رب دھوکے نے مجھے تیرے غضب کے قریب تر کردیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں میں تیرے سامنے کھڑا ہوں اور تیرے کرم کو وسیلہ بنائے ہوئے ہوں مجھے اس مقام سے نہ ہٹانا جس پر تو نے مجھے کھڑا کیا ہے کہ میری جگہ کسی اور کو لا کھڑا کرے، سلامتی کے مقام سے مجھے منتقل نہیں کرنا، اے میرے رب! میں تجھ سے عفو ودرگزر کا طالب ہوں چونکہ عفو ودرگزر تیری شاندار نعمت ہے، اے وہ ذات جس کی نافرمانی کی جاتی ہے اور پھر اسی کی طرف رجوع بھی کرلیا جاتا ہے اور راضی ہو جاتا ہے۔

اے مہربان! اے درگزر کرنے والے، مجھ میں طاقت نہیں ہے کہ میں تیری معصیت سے انتقال کر جاؤں مگر اس وقت میں جس وقت کہ تو مجھے بیدار کردے، جس بات سے تو راضی ہونا چاہتا ہے اسے میں کہہ لیتا ہوں، میرا خشوع وخضوع تیرے ہی لئے ہے، اے میرے معبود! مجھے اپنی طاعت میں داخل کر کے عزت عطا فرما! مجھے اس نظر سے دیکھ جو نظر تو اپنے مطیع وفرمانبردار بندوں کی طرف کرتا ہے اے قریب ذات! عزت کے طلبگاروں سے دور نہ ہونا، اے ودود! گناہگاروں کو سزا دینے میں جلد بازی سے کام نہ لینا، میری مغفرت کر اور مجھ پر رحم کر اے ارحم الراحمین۔

۱۴۱۷۹- محمد بن عبداللہ بن زید، ابوعباس احمد بن عیسٰی وشاء، سعید بن عبدالحکم، سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں طلب مناجات میں نکل گیا اچانک مجھے ایک آواز سنائی دی میں نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دریا میں غوطہ زن ہے وہ دریا سے نکل کر ساحل پر آیا اور دعا کرنے لگا: یا اللہ! تو جانتا ہے میں کچھ بھی نہیں جانتا ہوں کہ گناہوں پر اصرار کرتے ہوئے استغفار کرنا سراسر ملامت ہے، اور تیری وسیع رحمت کے باوجود اگر میں استغفار ترک کروں تو یہ عاجزی ہے، اے میرے معبود تو نے اپنی خصائص کو خالص اخلاص کے ساتھ جوڑ دیا ہے، تو وہ ذات ہے جس نے عارفین کے دلوں کو وسوسوں سے سلامت رکھا ہے، تو اپنے اولیاء کو مانوس رکھتا ہے، تو انھیں متوکلین کی رعایت کی کفایت عطا فرماتا ہے، تو انکی بستروں پر بھی حفاظت کرتا ہے، تو انکے پوشیدہ رازوں پر مطلع ہوتا ہے، میرا راز تیرے نزدیک ظاہر ہے، میں تیری ہی طرف لوٹتا ہوں، ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں پھر اس آدمی کی آواز ساکت ہوگئی میں اسکی آواز نہ سن سکا۔

۱۴۱۸۰- احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون رحمہ اللہ مصری دعا کرتے وقت یوں کہتے: یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو فکر مندرہ کر عبرتیں حاصل کرتے ہیں، دیکھتے ہیں اور بصیرت حاصل کرتے ہیں اور جب سنتے ہیں تو ان کے دل طلب آخرت کے لئے للچا اٹھتے ہیں حتی کہ ان کے دل دنیا سے بیزار ہو جاتے ہیں جو کچھ بھی دنیا میں ہے وہ ان کی نظروں میں ہیچ ہے انہوں نے اندھیر نگری کے دروازے چوپٹ کھول دیئے اور انہوں نے ذاکرین کی مجالس کو حسن مواظبت سے آباد رکھا، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن پر تو نے اولیاء کی عصمت کے پردوں کو تان رکھا ہے، اور جن کے دلوں کو تو نے طہارت قلبیہ کے

ساتھ محفوظ رکھا ہے اور ان کے دلوں کو فہم یاد سے زینت بخشی ہے، ان کے ہموم تیرے آسمانوں میں پرواز کرتے ہوئے تک جا پہنچے تو نے ان کو عجیب عجیب فوائد سے متصف کر کے واپس کیا، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن پر طاعت کا راستہ آسان تر ہے اور وہ تقویٰ کی لگاموں پر متمکن ہو چکے، جنھیں توفیق کی نعمت عطا کی گئی اور ابرار کی منازل تک جا پہنچے اور وہ تیری خدمت کر کے مزین مقرب اور مکرم ہوئے۔

۱۴۱۸۱- ابوعثمان بن سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اے احسان، قوت، نعمتوں اور وسعت والے، ہم تیری ہی طرف متوجہ ہوتے ہیں تیرے در پر جبین نیاز رکھے ہوئے ہیں، تیری بھلائی کے خواستگار ہیں، تیرے قریب اترتے ہیں، اے توبہ کرنے والوں کے محبوب، اے عابدین کے سرور، اے بھگوڑوں کے مانوس کرنے والے، اے بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ دینے والے، اے منقطع ہونے والوں کو ظاہر کرنے والے، اے وہ ذات جس کے عارفین کے دل مشتاق ہیں اور اسی کے ساتھ صدیقین نے اپنے دلوں کو متعلق کر رکھا ہے، اے وہ ذات! جو عارفین کو حمد و شکر کی لذت چکھاتا ہے اور ساری دنیا سے کٹ کر اس کے ہو جانے کی حلاوت چکھاتا ہے، اے وہ ذات جو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے اور رجوع کرنے والے کو معاف کرتا ہے اور جو متوجہ ہونے والوں کو بلند درجات عطا فرماتا ہے، اے وہ ذات جو خطا کاروں پر بھی مہربان ہے اور جاہلین کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہے، اے وہ ذات جو اپنے اولیاء کے دلوں میں رغبت کی گرہیں کھول دیتی ہیں اور اپنے خواص کے دلوں سے دنیا کی خواہش کو مٹا دیتی ہے، اور انھیں قرب وولایت کی منازل عطا فرماتی ہے، اے اس ذات کے مالک! جو فرمانبردار کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور بچے کو بھی نہیں بھولتا، جو عطایات سے نوازتا ہے، اے اس ذات کے مالک جو توبہ سے ہمارے گناہوں کا استدراک کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے ہمارے غموں کو دور کر دیتا ہے اور ہماری جہالت کے بعد ہمارے جرم کو درگزر کر دیتا ہے اور ہماری برائیوں کے باوجود ہمارے ساتھ اچھائی کرتا ہے، اے ہماری وحشت سے انس رکھنے والے اے ہماری بیماری کے طبیب، اے اپنے ہاتھوں سے پٹ جانے والے کی فریادرسی کرنے والے! اپنے سامنے ہمارے چہروں کو خاک آلود کر دے اے خیر کے مالک! ہم تجھ سے رحمت اور عفوودرگزر کے خواستگار ہیں۔

۱۴۱۸۲- احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان بن عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ عموماً دعا کرتے وقت کہتے: یا اللہ! میں تیرے اس بابرکت نام کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے تو اپنے علم کی گہرائیوں میں مخلوق کے عجائب کو وجود بخشتا ہے، جو کہ تیری ذات کے جلال جمال کو دوبالا کرتا ہے اور اسے سن کر فرشتے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں کم تو ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنکی ارواح بلندیوں میں پرواز کر گئیں اور جن کے تمام تر مقاصد خواہش نفس کو زیر کرنے میں تکمیل پاتے ہیں، حتی کہ وہ نعمتوں کے باغات میں جا پہنچے اور تسنیم کے پھلوں کو توڑنے لگے: عشق کے جام کے جام پینے لگے، جو سرور کی موجوں میں غوطہ زن ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کے سائے تلے فروکش ہو گئے، ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیرے عشق کے جام پی گئے اور انھیں طویل آزمائشوں پر صبر کی توفیق دی حتی کہ ان کے قلوب تیری بے حساب بادشاہت میں مستغرق ہو گئے اور ان کے پوشیدہ رازوں کے درمیان جبروت کے حجاب آ گئے اور ان کی روحیں نسیم کے ٹھنڈے سائیوں کی طرف مائل ہوئیں وہ شوق کے پتلے جنھوں نے راحت کے باغات میں اپنے ڈیرے ڈالے اور دائمی عزت اور ہمیشہ ہمیشہ کے ٹھکانوں میں سدھار گئے۔

۱۴۱۸۳- اپنے والد سے، سعید بن احمد، عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے بھائیوں (مریدوں) میں سے ایک آدمی غم میں مبتلا ہو گیا اس نے مجھے خط لکھا کہ میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تا کہ تیرا غم زائل ہو جائے اے میرے بھائی! خوب سمجھ لو غم ورنج ایک طرح کی بڑی نعمت ہے، اہل صفا واہل ہمت اور اہل فکر رنج سے مانوس ہوتے ہیں، جو آدمی رنج وبلاء کو اللہ تعالیٰ

کی نعمت نہ گنتا ہو وہ حکیم نہیں ہو سکتا اور جو آدمی اپنے نفس پر مہربانی سے بے خوف ہو وہ اہل تہمت سے بے خوف ہوتا ہے، اے میرے بھائی! تمہارے پاس حیاء ہونی چاہیے جو تمہیں شکوہ کرنے سے روکے رکھے والسلام۔

۱۴۱۸۴- اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان، ابراہیم بن یحییٰ زبیدی کہتے ہیں: جب ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمہ اللہ جعفر متوکل کے پاس لائے گئے اور انھیں متوکل نے کسی گھر میں ٹھہرایا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے زرافہ کو وصیت کردی اور کہا: کل جب میں درباریوں کے ہمراہ آؤں تو اس آدمی کو میری طرف باہر نکالنا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے زرافہ نے کہا: امیر المؤمنین نے مجھے آپ کا وصی مقرر کیا ہے لہذا کل جب امیر المؤمنین واپس آئیں تو آپ سلام میں ابتداء کر کے ان کا استقبال کریں چنانچہ جب دوسرے دن متوکل واپس لوٹا تو زرافہ نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو باہر نکالا اور سلام میں پہل کرنے کو کہا؟ ذوالنون مصری رحمہ اللہ بولے: حدیث میں تو یوں نہیں وارد ہوا بلکہ حدیث میں تو یوں آیا ہے کہ سوار پاپیادہ کو سلام کرے، سن کر امیر المؤمنین مسکرا دیا اور سلام میں خود ہی پہل کردی اور اتر کر ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ اہل مصر کے زاہد ہیں؟ ذوالنون رحمہ اللہ نے جواب دیا: اہل مصر تو یوں ہی کہتے ہیں زرافہ بولا: بلاشبہ امیر المؤمنین زہد کے متعلق باتیں سننا چاہتے ہیں (لہذا آپ انھیں کچھ وعظ کریں) ذوالنون رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکالیا پھر بولے: اے امیر المؤمنین! جہالت نے اہل فہم میں اپنے اثرات چھوڑ دیئے ہیں، اے امیر المؤمنین! بلاشبہ عبادتگزار بندے انتہائی خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تب ہی اللہ تعالیٰ نے انھیں شرافت عطا فرمائی ہے، وہی لوگ ہیں جنکے صحیفے فرشتوں کے ساتھ آگے بڑھ جاتے ہیں، ان کے بدن دنیوی ہوتے ہیں جبکہ ان کے دل سماوی ہوتے ہیں، ان کے دلوں میں معرفت حق تعالیٰ رچ بس گئی ہوتی ہیں گویا کہ وہ فرشتوں کے دوش بدوش اللہ کی عبادت کرتے ہیں، وہ باطل کی بھینٹ کبھی نہیں چڑھتے اور نہ ہی گناہوں کی چراگاہوں میں کبھی چرتے ہیں، وہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنی تدبیر کی جانوں سے آوارہ دیکھے، وہ اسکو عظیم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا کے بدلے میں عمدہ اخلاق بیچتے ہوئے دیکھے ہوئے اور عارض زندگی کی گھما گھمی کی لذت میں دیکھے، پس ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عزت کی کرسیوں پر بٹھایا: ان کے تلامذہ کو اہل تقویٰ اور اہل بصیرت بنایا اور انھیں خطاب کیا: اگر تمہارے پاس میری تلاش میں کوئی علیل آجائے اسکا بھرپور علاج کردو میری یاد کا کوئی مریض آجائے اسے میرے قریب کردو یا گناہوں کی آواز لگا کر کوئی میرا اور مقابل ہوا سے دور پھینک دو یا کوئی میرا محب بن کر آئے اسے میرے پاس پہنچا دو، اے میرے اولیاء تمہارے ہی لئے عتاب کی دھمکی ہے تمہارے لئے ہی میرا خطاب ہے، مجھے تم سے وفاداری کا مطالبہ ہے، میں متکبرین سے خدمت لینا پسند نہیں کرتا ہوں، میں متکبرین سے دوستی نہیں رکھتا ہوں اور نہ ہی اترانے والوں اپنا بناتا ہوں، اے میرے اولیاء! تمہارے لیئے میرا بہت اچھا بدلہ ہے، اور تمہارے لئے میری عطا بہت اچھی عطا ہے، میری تمہارے لئے افضل ترین عطاء ہے، تمہارے اوپر میرا عظیم فضل ہے، تمہارے ساتھ میرا بھرپور معاملہ ہے اور تم سے میرا مطالبہ بھی بہت شدید ہے، میں تمہارے دلوں کو پاک کرتا ہوں، غیبوں کا جاننے والا ہوں، میں فکر کی جولان گاہوں سے باخوبی واقف ہوں، دلوں کے وسوسوں سے باخبر ہوں جس نے تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کیا میں اسے تباہ کردوں اور جس نے تم سے دشمنی رکھی اسے ہلاک کردوں گا۔

پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تیری محبت کے بحر عمیق میں مشتاق دل سیرابی کے لئے چلو بھر بھر کر لیتے ہیں، اب ان دلوں کے لئے ہر طرح کا رنج و دکھ برداشت کرنا آسان ہو چکا ہے، اعضاء بھی میدان محبت میں پیشقدمی کرنا چاہتے ہیں اور وہ اعمال کے شعلوں میں مقبوں ہیں، آرام طلبی ان دلوں سے رفوہ ہو چکی ہے، نفوس بھی ان کی سرگرمیوں پر خاموش ہو چکے ہیں اور فقر و تنگی پر راضی ہیں، ان کے اعضاء اللہ عزوجل کی اطاعت میں اعمال کی حرکات سے علی وجہ اتم مطمئن ہیں، انکے نفوس رنگارنگ کے کھانوں اور خواہشات سے بیزار ہو چکے ہیں، وہ فکر

مندی کے متوالے بن چکے ہیں، صبر کے معتقد ہیں، ان کا مطمع نظر رضا ہے، اور وہ ہمہ تن دنیا سے کنارہ کش ہیں، وہ رب تعالیٰ کی عبودیت کے مقر ہیں، وہ بدون کسی دوست و دشمن کے اللہ سے راضی ہیں، اس کی ہیبت کے آگے سر خم کیے ہوئے ہیں، اس کے حضور کوتاہی کا اقرار کرتے ہیں، اور اس کے لئے طاعت کا دم بھرتے ہیں، تنگدستی کی انھیں کوئی فکر نہیں ہے تھوڑا رولینا ان کے دلوں کو تسلی نہیں دیتا اور جب ان سے معاملہ کیا جاتا ہے تو وہ سراپا حیاء ہوتے ہیں جب بات کرتے ہیں تو حکمت ان کی زبانوں سے ٹپکتی ہے جب ان سے مسائل دریافت کئے جاتے ہیں تو جید علماء دکھائی دیتے ہیں، جب ان کے سامنے جہالت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے تو بردباری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، اگر تم انھیں دیکھ لو بخدا! انھیں پردہ نشین دوشیزائیں سمجھو، ان کی منور صورتیں دیکھ کر سینے جوش محبت سے دیوانے ہوجاتے ہیں، جب دلوں سے جذبات مدھم پڑ جاتے ہیں تو تم نرم و منکسر مزاج دلوں کا مشاہدہ کر سکتے ہو، وہ ذکر باری تعالیٰ سے منور ہوتے ہیں، ان کے دل محبوب کی یادوں سے لبریز ہوتے ہیں، محبوب کے سینوں میں اللہ کی محبت رچ بس گئی ہوتی ہے، لوگوں کی باتوں میں انھیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کے ساتھ گفتگو میں انھیں لذت حاصل ہی نہیں ہوتی، وہ سچ کے بندے اور حیاء و وفا کے پتلے ہوتے ہیں ان اللہ کے بندوں نے تقویٰ، ورع، معرفت، ایمان اور دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہوتا ہے، وہ محبت کی وادیوں کو بدوں بیابانوں کے قطع کر جاتے ہیں، انہوں نے لزوم حق پر صبر کر لیا ہے، باطل کے خلاف حق سے مدد حاصل کرتے ہیں، اسی لئے وہ واضح حجت پر قائم ہیں، انہوں نے ہلاکتوں کے راستے کو سرے ہی سے چھوڑ دیا ہے، خیر و بھلائی کے راستوں پر چلنا ان کا شیوہ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ایسے ستون ہیں کہ انہی کی وجہ سے عطایات دوسروں کو ملتے ہیں، انہی کی وجہ سے خیر و بھلائی کے دروازے چوپٹ کھولے جاتے ہیں، انہی کی وجہ سے بادلوں کا برسنا ہوتا ہے، انہی کے وسیلے سے بندوں اور علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے پس ہمارے اوپر بھی اور ان پر بھی اللہ کی رحمت ہو۔

۱۴۱۸۵- ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا معرفت تین چیزوں سے حاصل ہوتی ہے، (۱) امور میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ ان کا نظام کس حسنِ تدبیر سے چلا رہا ہے، (۲) اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں نظر کرنے سے، (۳) اور خلائق میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے پیدا کیا۔

۱۴۱۸۶- محمد بن ابراہیم، عبدالحکم بن احمد بن سلام صدفی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے باب مصر پر لکھا ہوا پڑھا، میں نے غور کیا لکھا تھا: **بقدر المقدرون والقضاء یضحک** "یعنی لوگوں کے معاملات تقدیر کے عین مطابق طے پاتے ہیں درآنحالیکہ قضاء مسکرا رہی ہوتی ہے۔

۱۴۱۸۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری مفسر، محمد بن احمد شمشاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی خالص محبت بھرے رکھتی ہے، اسکے دیدار کے شوق میں انکی روحیں بے چین ہوتی ہیں، پس پاک ہے وہ ذات جس نے ان کے دلوں کو اپنی محبت سے لبریز کیا، ان کی ہمتوں کو اپنے قریب تر کر دیا ہے، ان کے سینوں کو اپنے لئے صاف کر لیا، پاک ہے ان کو توفیق دینے والا، انھیں وحشت میں مانوس کرنیوالا اور ان کی بیماریوں کا طبیب، اے میرے معبود تیرے ہی لئے ان کے بدن تواضع کے ہوتے ہیں اور تیرے ہاں ترقی کے خواہشمند ہیں، انہوں نے تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے تو نے ان کی زندگانی کو پاکیزہ بنادیا، انکی نعمتوں کو دائمی رکھا، انھیں فہم و فراست کی حلاوت چکھائی، کہ ان کے لئے تیرے آسمانوں کے دروازے کھل گئے، ان کی محبتوں کا تو ہی اصل و مرجع ہے، اہل شوق کے اشتیاق کا محور تو ہی ہے، عارفین کے دل تیری ہی طرف جھکتے ہیں، صادقین کے دل تجھی سے مانوس ہوتے ہیں، خائفین کا ڈر تجھ ہی سے ہے، کوتاہی کرنے والوں کے دل تیری ہی پناہ پکڑتے ہیں، غفلت کی طمع ان میں ناپید ہے، وہ یعنی گفتگو میں وقت ضائع نہیں کرتے اور تھکاوٹ و بیداری سے کبھی انھیں ناغہ نہیں ہوتا، وہ اپنی زبانوں سے

مناجات کرتے ہیں اور وہ اپنے رب کے حضور گڑ گڑاتے ہیں اور اپنے لئے عفو ودرگزر کے خواستگار ہیں، جن امور سے ان کے اعمال پر قدغن آئے ان سے اعراض کرتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں کہ دائمی فکرمندی اور غمگینی سے ان کے قلوب پگل چکے ہیں، ان کے دل نیکوکاری سے اٹے پڑے ہیں، وہ خلوص نیت سے اعمال کرتے ہیں حتی کہ ان کے اعمال محافظ فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ وہ اس خلوص نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ درجے تک پہنچ گئے ہیں، بخدا! زہد وسعادت ان کے جسموں سے ٹپکتی ہے، وہ زمانے کے باربرداروں سے کنارہ کش ہیں، وہ امتحان کی جگہوں میں تیار کھڑے رہتے ہیں، ان کے پائے اثبات میں ذرہ برابر لغزش نہیں آتی حتی کہ خود ہی زمانہ ہچکولے کھانے لگتا ہے، مصائب ان کے سامنے ذرے کی حیثیت رکھتے ہیں وہ دنیا سے صدق واخلاص کو لوٹ کر لے گئے ،، اے میرے معبود! انہوں نے اپنی تمامتر امیدیں تجھی سے وابستہ رکھیں، تو نے انکی تائید کی ان کی عقلوں کو جلا بخشا حتی کہ تو نے انھیں مقام صادقین تک پہنچادیا، اور معرفت میں مخلصین کا نظارہ کرر ہے ہیں ان کے بدنوں کو رنج سے کچھ سروکار نہیں ہوتا چونکہ تونے انھیں اپنی مناجات کی حلاوت چکھادی ہے، عمدہ تر فوائد سے بہرہ مند ہو چکے ہیں،، جب رات آجاتی ہے اور دبیز اندھیرے آتے ہیں اور شور وغل میں خاموشی آجاتی ہے وہ اپنے آقا کی طرف بڑھ جاتے ہیں، اور اس سے لو لگا لیتے ہیں، اے باہمت آدمی اگر ان میں سے کسی کو تو دیکھ لے در آں حالیکہ وہ نماز میں کھڑا ہو قرأت میں مستغرق ہو اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھے جارہا ہو تو اس کے دل پر ایک کھٹکا ہوتا ہے اس کی عقل شدت استغراق کی وجہ سے گم ہوتی ہے ان کے دل آسمانوں کی ملکوت میں معلق ہوتے ہیں جبکہ ان کے بدن خلائق کے سامنے ہوتے ہیں ان کے ہموم دائمی فکرمندی سے پر ہوتے ہیں، لہذا نیکوکار، اخیار وابرار کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے، وہ غفلت کے پردوں کو چاک کر کے نکل چکے ہوتے ہیں وہ فترت کے وثائق سے راحت حاصل کرتے ہیں، یقین معرفت سے انس حاصل کرتے ہیں، جہاد کی روح سے منسلک ہو کر سکون حاصل کرتے ہیں مراقبہ تو ان کی ارواح کی اصل غذا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس درجے تک پہنچادے۔

۱۴۱۸۸-عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن اسحٰق شمشاطی، سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں انطاکیہ کے پہاڑوں میں چلا جارہا تھا کہ یک مجھے ایک لونڈی دکھائی دی یوں لگتا تھا جیسا کہ وہ مجنون ہے اس نے صوف کا جبہ پہن رکھا تھا، میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولی: کیا آپ ذوالنون مصری نہیں ہیں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت میں رکھے بھلا تم نے مجھے کیسے پہچان لیا؟ بولی: حبیب باری تعالیٰ نے میرے اور آپکے دل کے درمیان سے تمامتر پردے چاک کردیئے تب میں نے آپ کو پہچان لیا، پھر بولی میں آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہوں، میں نے کہا: دریافت کرلو، کہنے لگی: سخاوت کسے کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: بذل (مال کو خرچ کرنا) وعطاء کا نام سخاوت ہے، بولی یہ تو دنیا میں سخاوت ہے دین میں سخاوت کیا ہے؟ میں نے کہا: رب تعالیٰ کی طاعت کی طرف جلد بازی کرنا، کہنے لگی: جب تم اپنے مالک کی طاعت کی طرف پیش رفت کروگے کیا تم اسکی طرف سے خیر وبھلائی کو پسند کروگے؟ میں نے کہا: جی ہاں ایک کے لئے دس ہیں۔ (یعنی ایک بھلائی دس گنا ملے گی) کہنے لگی: لوگوں میں اعلان کردو کہ یہ چیز دین میں قبیح ہے، لیکن مولیٰ کی طاعت کی طرف جلد بازی کرنا یہ ہے کہ جب اللہ تیرے دل میں بس جائے اس وقت تم اس سے کسی چیز کے بدلے میں کسی چیز کو نہ چاہو، اے ذوالنون! افسوس ہے بلاشبہ میں بیس سال سے چاہتی ہوں کہ اپنی کوئی خواہش پوری کردوں لیکن مجھے اس سے حیاء آجاتی ہے کہ کہیں میں اس مزدور جیسی نہ ہو جاؤں جو مزدوری لے کر کام کرتا ہے لیکن میں رب تعالیٰ کی تعظیم واسکے جلال کی وجہ سے عمل کرتی ہوں پھر وہ لونڈی مجھے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

۱۴۱۸۹-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ واحمد بن محمد بن ابان، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے ایک سفر پر تھا کہ اچانک مجھے ایک عورت ملی اور کہنے لگی: تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: میں غریب الوطن (مسافر)

آدمی ہوں، بولی! بڑا افسوس ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی مسافرت وغربت کے احزان غم وغموم پائے جاسکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو غریب الوطنوں کو مانوس کرتا ہے اور کمزوروں کو سہارا دیتا ہے، میں اسکی بات سن کر رو دیا: کہنے لگی تم روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: بیماری پر بیماری آ گئی اور ناسور بن گیا ہے اب میرے لئے جتنا جلدی ہو سکے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے، بولی: اگر تم سچے ہو پھر روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: کیا صادق نہیں روتا؟ کہنے لگی: نہیں میں نے اس سے وجہ پوچھی؟ کہنے لگی: چونکہ رونے سے دل کو راحت مل جاتی ہے اور دل کو ٹھکانا مل جاتا ہے اور جس غم وحزن کو دل چھپا لے وہ سسکیوں اور ہچکیوں سے بدرجہا بہتر ہے، پس جب تم آنسو بہالو گے تمہارے دل کو سکون مل جائے گا یہی چیز اطباء کی کمزوری ہے کہ وہ بیماری کو رفع کرنے میں سست ہوتے ہیں'' میں اسکی باتیں سن کر حیران ہو گیا: مجھے کہنے لگی: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: مجھے یہ باتیں سن کر تعجب ہوا ہے، کہنے لگے: جس ناسور کے متعلق تم نے سوال کیا تھا اسے بھول گئے ہو؟ میں نے کہا: میں مزید مواعظ ونصائح کی طلب سے بے نیاز نہیں ہوں، کہنے لگی: رب تعالیٰ کی محبت میں سچے رہو اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اسکے مشتاق رہو بلاشبہ ایک دن وہ اپنی عزت وشرافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور اس کے سامنے اسکے اولیاء اور احباء بیٹھے ہوں گے پھر اپنی محبت کے جام انھیں پلائے گا اس کے بعد ان کو کبھی پیاس نہیں لگے گی، ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر وہ عورت زور زور سے رونے لگی: اور کہے جارہی تھی، اے میرے آقا: تو مجھے اس دار فانی میں کب تک باقی رکھے گا میں اس دنیا میں کسی کو نہیں پاتی ہوں جو رونے میں میری مدد کرے اسی میں میری عمر گزر گئی، پھر وہ عورت مجھے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

۱۴۱۹۰- محمد بن مصقلہ، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے فرمان بردار ہیں جو انس سے خواستگار ہیں، اور کتنے نافرمان ہیں جو وحشت زدہ ہیں، کتنے ہی محبت والے رسوا ہو چکے ہیں، ہر امید رکھنے والا طالب ہے، ذوالنون رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: جان لو! عقلمند اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور دوسروں کے گناہوں کو بھی محسوس کرتا ہے جو مال ودولت پہلے پاس ہو اس پر سخاوت کرتا ہے اور لوگوں کے اموال سے کنارہ کش ہوتا ہے، دوسروں کو اذیت نہیں پہنچاتا بلکہ دوسروں کی اذیتیں برداشت کرلیتا ہے، کریم سوال سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہے۔ بھلا سوال کے بعد کیسے بخل کریگا، وہ اعتذار سے پہلے ہی معذور سمجھ لیا جاتا ہے بھلا اعتذار کے بعد کیسے دل میں کینہ رکھا جاسکتا ہے؟ وہ انکار سے قبل ہی سوال سے بچ جاتا ہے بھلا انکار کے بعد کیسے زیادہ مال کا طلبگار ہوگا، فرمایا: تین چیزیں محبت کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) دکھ وتکلیف میں بھی اللہ سے راضی رہنا، (۲) ناواقف کے بارے میں بھی حسن ظن رکھنا، (۳) اور اختیار فی المحذور میں تحسین کا ہونا، تین چیزیں درستی وصواب کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) جمیع احوال میں حق تعالیٰ سے مانوس رہنا، (۲) جمیع اعمال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سکون پکڑنا، (۳) اور موت کی محبت کا غلبہ، تین چیزیں یقین کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) ہر چیز میں اللہ کی طرف نظر کرنا، (۲) ہر معاملے میں اللہ کی طرف رجوع کرنا، (۳) اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا، تین چیزیں اللہ پر اعتماد کرنے کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) موجودہ احوال پر سخاوت، (۲) جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اسکی چاہت دل سے نکال دینا، (۳) اور فعل موجود کی طرف استقامت تین چیزیں شکر کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) نعمت میں بھائیوں (مریدوں) کی مقاربت، (۲) عطیہ سے پہلے حوائج کا پورا ہو جانا غنیمت سمجھنا، (۳) احسان باری تعالیٰ کو ملاحظہ رکھنے کے لئے مستقلاً شکر کرنا، تین چیزیں رضاء کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) قضاء سے پہلے اپنی چاہت ختم کر دینا، (۲) قضاء وقدر کے بعد بے چینی کو ختم کر دینا، (۳) آزمائشوں میں بھی محبت کا جوش وجزبہ، تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس کرنے والے اعمال کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) خلوت سے لطف اٹھانا، (۲) جلوت وصحبت سے وحشت محسوس کرنا، (۳) اور تنہائی کو نعمت سمجھنا، تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن میں سے ہیں۔ (۱) قوت قلب، (۲) پھسل جانے کی صورت میں امید میں کشادگی وفراخی، (۳) حسن انابت کے ساتھ ناامیدی کی نفی اور تین چیزیں شوق کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) راحت وآرام کے ساتھ موت کی محبت، (۲) دھمکی کے ساتھ بعض حیات، (۳) اور کفایت

کے ساتھ دائمی حزن۔

۱۴۱۹۱ - ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمن شاشی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے دعا کی اور فرمایا: اے میرے معبود! میں کسی حیوان کی آواز کی طرف کان نہیں لگاتا ہوں اور کسی درخت کی آواز نہیں سنتا ہوں، پانی کا شور نہیں سنتا ہوں، کسی پرندے کے چہچہانے کی آوازیں نہیں سنتا، کسی سائے تلے مزے لے کر نہیں بیٹھتا ہوں ہوا کی آواز میں نہیں سنتا، گرج چمک کی آواز میرے کانوں میں نہیں پڑتی مگر ہر چیز کو میں نے تیری وحدانیت کا گواہ پایا ہر چیز دلالت کرتی ہے کہ تجھ جیسی کوئی چیز نہیں تو غالب ہے مغلوب نہیں، عالم ہے جاہل نہیں، حلیم و بردبار ہے جلد باز نہیں عادل ہے ظالم نہیں تو صادق ہے کاذب نہیں، اے میرے معبود! میں تیری صفات کا اعتراف کرتا ہوں یا اللہ! جو چیز تیری کاریگری پر دلالت کرے اور تیرے افعال پر گواہی دے میں اسکا بھی اعتراف کرتا ہوں یا اللہ! مجھے اپنی رضا کی طلب عطا فرما: بیٹے پر باپ کے خوش ہونے کی مسرت عطا فرما جو میری محبت کو تیرے لئے ذکر کرتا ہے .... میں تجھ سے اطمینان کا وقار طلب کرتا ہوں، عزیمت تجھی سے طلب کی جاتی ہے چونکہ جو آدمی تیرا نام لے کر آہ وزاری سے بھرے نہیں اور اپنی پیاس کو مٹائے نہیں وہ تیری رضاء کے لئے غم وحزن کو بھول جاتا ہے، اور جو آدمی اس کے برعکس ہوا سے تیری نعمتیں غافل نہیں کرسکتیں، اور جو آدمی تیرے غیر سے کٹ کر تیرا نہ ہو جائے اسکی زندگی موت ہے، اسکی موت حسرت ہے، اسکا سرور غصہ ہے اسکا انس وحشت ہے، الٰہی! مجھے اپنے نفس کے عیوب پر آگاہی عطا فرمایا: ان عیوب کو میرے نزدیک لاشیٔ کرے تاکہ میں تیرے حضور خشوع وخضوع کرسکوں اور ان عیوب سے اپنے آپ کو پاک رکھ سکوں، میں تیرے سامنے گڑگڑاتا ہوں عاجزی وانکساری کرتا ہوں تاکہ تو مجھے ان عیوب سے پاک کردے، ان لوگوں میں سے کردے جنکے بدن حاضر اور دل غائب (یعنی دل تیری یاد میں مصروف) ان کے دل تیری ملکوت میں گھوم رہے ہوتے ہیں اور تیری عجیب وغریب کاریگری کے بارے میں سوچ رہے ہوتے ہیں، تیری معرفت کے فوائد کو حاصل کر کے واپس لوٹتے ہیں، انہوں نے تیری محبت کی خلعت پہن رکھی ہوتی ہے، اور تو نے ان پر سے تردید کا لباس دور کردیا ہوتا ہے، : میرے اور تیری مراد کے درمیان جو بھی پردہ حائل ہوا سے چاک کردے، جو بھی رکاوٹ ہوا سے دور کردے، جو بھی ٹیلہ ہوا سے ہموار کردے، اور جو بھی دروازہ ہوا سے کھول دے حتی کہ تو میرے دل کو اپنی معرفت کی حیاء پاشیوں کے درمیان لا کھڑا کردے، مجھے اپنی محبت کا جام چکھادے، اپنی رضا سے میرے دل کو ٹھنڈا کردے اور میرے جمیع احوال کو درست کردے حتی کہ میری پسند تیری پسند کے علاوہ نہ ہو، مجھے وہ مقام عطا فرما جو تیری ولایت کے اہل کو حاصل ہے جو کہ وسیع وکشادہ ہو، اے میرے معبود! جو مجھے رزق عطا نہیں کرسکتا اس سے میں کیسے رزق طلب کرسکتا ہوں الا یہ کہ تیرے فضل وکرم سے، جو مجھے ضرر پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتا میں مانوس ہو کر تجھے کیسے ناراض کرسکتا ہوں الا یہ کہ تیرے فضل وکرم سے، جو مجھے ضرر پہنچانے پہ قدرت نہیں رکھتا بس اسے راضی کر کے تجھے کیسے ناراض کرسکتا ہوں الا یہ کہ تو کسی کو مجھ پر قدرت بخش دے، اے وہ ذات! (جس سے میں مانوس ہو کر مانگتا ہوں اور اس کی مخلوق سے وحشت محسوس کرتا ہوں، اے وہ ذات! سختیوں میں میں جسکی پناہ پکڑتا ہوں اور امیدوں کو اسی سے واسطہ کرتا ہوں میرے اجنبی پن پر رحم فرما مجھے ایسی معرفت عطا فرما جو میرے یقین کو ترقی نصیب فرمائے اور مجھے نفس امارہ بالسوء کے لمحہ بھر کے لئے بھی سپرد نہ کرنا۔

۱۴۱۹۲ - اپنے والد سے احمد بن محمد بن مصقلہ، سعید بن عثمان خلیط سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ خلائق میں اللہ تعالیٰ کے کچھ چیدہ چیدہ بندے ہیں، کسی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوفیض انکی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب بندہ راحت وآرام کو ترک کردے اور طاعت میں بھرپور کوشش کرتا ہو اور اپنے مرتبے کو پسند کرتا ہو، کسی نے پھر پوچھا: اے ابوفیض اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر توجہ کرنے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم بندے کو صابر شاکر اور ذاکر دیکھو بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر

متوجہ ہونے کی علامتیں ہیں۔ کسی نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے بندے سے اعراض کرنے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل اور اعراض کئے ہوئے دیکھو تو یہ اللہ تعالیٰ کے اعراض کی علامت ہے۔ پھر فرمایا: تیری ہلاکت! اللہ تعالیٰ سے اعراض کرنے والے کو اتنی بات بھی کافی ہے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر متوجہ ہیں اور وہ خود بندہ ہم اللہ کے ذکر سے اعراض کیا ہوا ہم کہا گیا اے ابوفیض اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کو دیکھو کہ اپنی مخلوق کو تم سے مانوس وقریب کررہا ہے بلاشبہ وہ تمہیں اپنے آپ وحشت دلا رہا ہے اور جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مخلوق سے وحشت زدہ کررہا ہے بلاشبہ تمہیں اپنے نفس سے مانوس کررہا ہے۔ ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: دنیا اور مخلوق اللہ کی غلام ہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور ان کو باہم رزق پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے اللہ نے خلائق کو منع بھی کیا اور ڈرایا دھمکایا بھی ہے۔ لیکن مخلوق نے اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی حدود کو تجاوز کرنا شروع کردیا اور رزق کی طلب میں لگ گئی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسکی ضمانت اٹھا رکھی ہے، پھر فرمایا: تعجب ہے تمہارے دلوں پر وہ پھٹے کیوں نہیں، تمہارے اجسام پر تعجب ہے وہ عاجزی کیوں نہیں کرتے جب تم میری بات سن بھی رہے ہو اور سمجھ بھی رہے ہو۔

۱۴۱۹۳-عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی، سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مصر کے دریائے نیل: کے کنارے چل رہا تھا اچانک مجھے ایک لونڈی دکھائی دی وہ دعا کررہی تھی اور دعا میں کہے جارہی تھی: اے وہ ذات جو کہ بولنے والوں کی زبان کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو ذکر کرنے والوں کے دلوں کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو کہ حمد کرنے والوں کی فکر کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو کہ جبارین اور متکبرین کے نفوس کے پاس موجود ہے، میں جانتا ہوں جو کچھ مجھ سے ہے اے مؤمنین کی امید! پھر اس نے زوردار چیخ ماری اور بیہوش ہوکر گر گئی۔

ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رات کے وقت مصر کے کھیتوں میں داخل ہوگیا اور فصلوں کے بیچوں بیچ کھڑا ہوگیا، اچانک میری نظر ایک سیاہ فام عورت پر پڑی وہ خوشے کی طرف بڑھ رہی تھی پھر اس نے خوشے کو ہاتھ پر رگڑا پھر اسے وہیں چھوڑ کر رونے لگی اور ساتھ کہہ رہی تھی: اے وہ ذات جس نے خشک بیج زمین میں بویا جو کہ قابل قدر شی نہیں تھا اور پھر تو نے ہی اسکو بھوسہ بنایا، تاہم تو نے اسے زمین سے ٹہنی کی شکل میں اگایا، پھر تو نے اس پر ترتیب وار دانے لگائے پھر تو نے اس کو مختلف مرحلوں سے گزارا بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے کہنے لگی: مجھے حق تعالیٰ کی مشیت پر تعجب ہے پھر اسکی اطاعت کیوں نہ کی جائے، میں اس عجیب وغریب کاریگری پر تعجب کرتی ہوں پھر اسکا شکوہ کیوں کیا جائے،، میں اس عورت کے قریب گیا اور کہا: مؤمنین کی امل (امید) سے کسی کو شکایت ہے؟ مجھے کہنے لگی: تم اے ذوالنون جب تمہیں کوئی رنج پیش آجائے تو اسکو اپنے جیسی مخلوق کے سامنے ظاہر مت کرو اور اس ذات سے دوائی طلب کرو جس نے تمہیں بیماری میں مبتلا کیا ہے، والسلام علیک:

مجھے باطل پرستوں کے مناظرہ میں کوئی حاجت نہیں ہے پھر اس نے شعر پڑھا:

وكيف تنام العين وهي قريرة. ولم تدر فى اى المحلين تنزل.

آنکھ کیسے سوسکتی ہے در آنحالیکہ اسے ٹھنڈک باہم پہنچ رہی ہو اور تجھے پتہ نہ ہو کہ کونسے ٹھکانے میں جا ٹھہرے گی۔

۱۴۱۱۴-محمد بن احمد بن صباح، ابوبکر محمد بن خلف مؤدب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو سمندر کے ساحل پر موسیٰ علیہ السلام کی چٹان کے پاس دیکھا، جب رات کی تاریکی چھا گئی آگے بڑھے آسمان اور پانی کی طرف دیکھ کر کہنے لگے: پاک ہے وہ ذات جس نے تم دونوں (آسمان وسمندر) کی شان کو عظمت بخشی نہیں بلکہ تمہارے خالق کی شان تو تم دونوں اور تمہاری شان سے بھی عظیم تر ہے پھر رات سے لیکر صبح کی پو پھوٹنے تک مسلسل یہ اشعار پڑھتے رہے۔

اطلبو ا لانفسم مثل ما وجدت انا. قدوجدت لی مکنا لیس ھوفی ھواہ عنا. ان بعدت قربنی اوقربت منہ دنا

جو کچھ میں نے اپنے لئے پالیا ہے وہ تم بھی اپنے لئے طلب کرو میں نے تو اپنے لئے ایسا مرتبہ پالیا ہے کہ اس کی چاہت میں کوئی عیب نہیں اگر میں دور ہوا تو مجھے قریب کیا اور اگر میں قریب ہوا تو مجھے قریب تر کیا۔

۱۴۱۹۴- عثمان بن محمد عثمانی کہتے ہیں کہ مجھے عباد بن احمد نے ذوالنون رحمہ اللہ کے درج ذیل اشعار سنائے۔

اذاارتحل الکرام الیک یوما. لیلتمسوک خالا بعد حال

فان رحالنا حطت لترضی. بحلمک عن حلول وارتحال

انخنا فی فنائک یاالھی. الیک معرضین بلا اعتدلال

فمسنا کیف شئت ولاتکلنا. الیٰ تدبیرنا یاذاالمعالی.

جب اہل شرف کوچ کرتے ہیں تا کہ ایک حال کے بعد دوسری حال کے لئے تجھے تلاش کریں، ہمارے کجاوے پست ہیں تا کہ کسی دن تو اپنی بردباری کے ذریعے کہیں اترنے اور کوچ کرنے سے راضی رہے، اے میرے معبود، ہم تیرے صحن میں اترے ہیں ہم بدون رنج وفکر کے تیری طرف مائل ہوتے ہیں تو ہمارے ساتھ جیسے چاہے معاملہ کرے ہمیں اپنی تدبیر ونظام کار کے سپرد نہ کرنا اے بلند شان والے۔

۱۴۱۹۵- ابوبکر محمد بن محمد بن عبیداللہ، ابوعباس بن عیسیٰ وشاء، ابوعثمان بن حکم (جو کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری سے سوال کیا گیا کہ: گناہ کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: تیری ہلاکت جو کہتے ہو اسے سمجھو، بلاشبہ تو صدیقین کے مسائل میں سے ہے گناہ کا سبب مہلت ہے اور مہلت سے خطرہ وجود پاتا ہے اور اگر تم نے رجوع الی اللہ کے ذریعے خطرے کا تدارک کردیا تو تم نکل گئے اور اگر تم نے اسکا تدارک نہ کیا اور خطرہ وساوس کے ساتھ گڈمڈ ہوگیا تو ان دونوں کے امتزاج سے شہوت جنم لیتی ہے یہ سب کچھ باطن میں ہوتا رہتا ہے جوارح پر یہ ظاہر نہیں ہوتا اگر تم نے شہوت کا تدارک کرلیا ورنہ اس سے طلب وتلاش جنم لے گی اور اگر تم نے طلب کا تدارک کرلیا ورنہ اس سے عقل جنم لے گی۔

۱۴۱۹۶- ابوالحسن محمد بن محمد، احمد بن عیسیٰ وشاء، ابوعثمان سعید بن حکم سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں گہری تاریک رات میں بیت المقدس کے پہاڑوں میں چل رہا تھا اچانک میں نے ایک غمگین آواز سنی اور با آواز بلند رونے کی آواز بھی سنی، کوئی کہہ رہا تھا: ہائے افسوس اے ہمارے مانوس ہونے کے بعد کی وحشت، اے غریب الوطنی، اے مالداری کے بعد وارد ہونے والی تنگدستی، اے عزت کے بعد کی رسوائی۔ یوں پیہم آوازیں بلند ہوتی رہیں حتی کہ میں اس کے قریب پہنچ گیا، میں بھی اس کے رونے کی وجہ سے مسلسل رونے لگا حتی کہ جب ہم نے صبح کی میں نے اسکی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ جلے ہوئے مشکیزے کی طرح ایک کمزور سا آدمی ہے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کیا تم ہی یہ کلام کررہے تھے؟ کہا: مجھے چھوڑ دو کبھی میرا دل تھا مگر میں نے اسے گم پایا پھر یہ شعر پڑھا:

قد کان لی قلب اعیش بہ . بین الھویٰ فرماہ الحب فاحرقا.

کبھی میرا دل تھا جس کے ذریعے میں خواہشات کے درمیان زندہ رہتا تھا لیکن محبت نے اسے ایسا پھینکا کہ جل کر خاک ہوگیا میں نے یہ اشعار پڑھے۔

لم تشتکی الم البلا. وانت تنتحل المحبۃ

ان الحب ھوالصبو .رعلی البلاء لمن احب

حب الالہ ھو السرو. ومع الشفاء. لکل کربہ

یعنی تم آزمائش کے دکھ رنج کی کیوں شکایت کرتے ہو درآنحالیکہ تم محبت کا دم بھرتے ہو، بلاشبہ محبت تو محبوب کی آزمائشوں پر صبر کرنے کا نام ہے، معبود کی محبت سرور ہے اور معبود کی محبت ہر طرح کی بے چینی و تکلیف کے لئے شفا ہے۔

۱۴۱۹۷- ابوالحسن احمد محمد بن مقسم، ابو محمد حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم نے سکوت اختیار کیا تو تمہیں جو چاہتے ہو اسکا علم حاصل ہو جائے گا اور اگر تم نطق کرو تو تم اپنے نطق سے وہ چیز نہیں پا سکتے جسے تم چاہتے نہیں ہو، اللہ تعالیٰ کو جو تمہاری مراد کا علم ہے مناسب ہے کہ وہ تمہیں اس کے سوال سے بے نیاز کر دے یا تمہیں اس کے مطالبے سے نجات دیدے۔

۱۴۱۹۸- احمد بن محمد، ابو محمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے شام کے سمندر کے ساحل پر ایک عبادتگزار کو کہتے ہوئے سنا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو اسے یقین معرفت کے ساتھ پہنچاتے ہیں قصداً ہمہ وقت اس کے دربار میں حاضر باش رہتے ہیں، اس راستے میں مصائب کو برداشت کرتے ہیں چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نعمتوں میں رغبت رکھتے ہیں، دنیا کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، دنیا میں طویل غم کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، دنیا کی طرف رغبت بھری نظروں سے نہیں دیکھتے۔ دنیا سے صرف اتنا توشہ حاصل کرتے ہیں جتنا کہ ایک مسافر، نجات کے امید رکھتے ہیں اور اسکی جہد میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ کے ذکر میں ان کی زبانیں مشغول رہتی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ راضی رہے، ان کا نصب العین آخرت ہے ان کے کان آخرت کی طرف لگے رہتے ہیں، اگر تم انھیں دیکھ لو تو ان کے ہونٹوں کو سکڑے ہوئے دیکھو گے، ان کے پیٹ کمر کے ساتھ لگ رہے ہوں گے، ان کے دل غمگین ہوں گے، وہ کمزور اور دبلے جسموں کے مالک ہوں گے، ان کی آنکھیں مسلسل آنسو بہا رہی ہوں گی، وہ ٹال مٹول سے کام نہیں لیتے، وہ دنیا میں معمولی گزارے پر صبر کر لیتے ہیں اور بوسیدہ چادر ان کے لباس کی کمی پوری کر دیتی ہے، وہ جن علاقوں میں سکونت پذیر ہوتے ہیں وہ علاقے ان کے لئے بیاباں ہوتے ہیں، وہ وطنوں سے کوسوں دور بھاگتے ہیں: اور تنہائی انھیں ہر دل عزیز ہوتی ہے، اگر تم انھیں دیکھ لو سمجھو گے کہ انھیں بیداری کی چھریوں کے ساتھ رات نے انھیں ذبح کر دیا ہے اور ان کے اعضاء کو تھکاوٹ کے خنجروں نے کاٹ کر الگ کر دیا ہے راتوں کو طویل سفر کر کے ان کے پیٹ کمروں سے لگے ہوئے ہیں، نیند کے گم ہو جانے کی وجہ سے وہ پراگندہ حال ہیں تم انھیں کوچ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار پاؤ گے۔

۱۴۱۹۹- ابو محمد، اسرافیل کہتے ہیں میں قید و بند کے دوران حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اتنے میں ایک سپاہی ان کا کھانا لے کر آیا: ذوالنون رحمہ اللہ ہاتھ جھاڑ کر کھڑے ہو گئے، ان سے کہا گیا: یہ کھانا تو آپکا بھتیجا لے کر آیا ہے (جیل کی طرف سے نہیں پھر آپ کھاتے کیوں نہیں) فرمایا: بلاشبہ یہ کھانا ظالم کے واسطے مجھ تک پہنچا ہے (چونکہ انہوں نے مجھے ظلماً حبس بے جا میں رکھا ہے ظلم کھانے میں سرایت کر گیا ہے اگر میں کھالوں گا تو مجھ میں بھی سرایت کر جائے گا)

اسرافیل کہتے ہیں ایک آدمی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے سوال کیا: کونسی چیز نیکوکار بندوں کو تھکا دیتی ہے اور ان کے جسموں کو کمزور اور ناکارہ کر دیتی ہے؟ فرمایا: ذکر مقام: قلت زاد اور خوف حساب، اس کے بعد فرمایا: مزدوروں کے بدن کیوں نہیں ختم ہو جاتے اور ان کی عقلیں کیوں بگڑ جاتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ان کے سامنے ہے، ان کی کتابوں کا پڑھنا ان کے سامنے ہے اور فرشتے رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے منتظر ہیں کہ نیکوکاروں اور بدکاروں میں کیا حکم صادر فرماتا ہے۔

ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر اجابت دعا کا خوف نہیں بلکہ مجھے تمہارے اوپر منع دعا کا خوف ہے۔

۱۴۲۰۰- احمد بن محمد بن مقسم، احمد بن محمد بن سہل صیرفی، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: صاف

ستھری طبیعت کی عظمت کو بو بھی کافی ہوتی ہے اور حکمت کا اشارہ بھی کافی ہوتا ہے۔

۱۴۲۰۱-احمد بن محمد، حسن بن علی بن حلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ہمیں یہ اشعار سنائے، ان کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

تمہیں مختلف قسم کے مرضوں مطالب کے خوف، محزون کے سہم جانے اور غمگین کے حزن کی وجہ سے دکھ و رنج میں مبتلا کیا گیا، مشتاق کی محبت کی سوزش دکھ درد کی چیخ و پکار اور بے علاج مریض نے تمہیں تکلیف پہنچائی، چکر لگانے والے کی سمجھ اور غوطہ زن کی سستی نے بھی تمہیں درد دیا تا کہ پاکیزہ شئے سے اپنا حصہ لے لے، تمہیں اس دل سے درد پہنچا جسے شوق کے طوارق نے حیران کر دیا ہے، میرے وجد غم کو چھپا دیا اور حمیت کو مخفی کیا حتی کہ سب کچھ بسبب کے قرار میں پوشیدہ ہو کر رہ گیا، اس کی فہم اوروں کی فہم سے جدا ہے اس کے حاضر باش ہونے کی وجہ سے سواس آدمی کی فہم حقیقت میں فہم ہے جس پر کوئی نگران مقرر ہو، جب اسے شوق برانگیختہ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ تجھی سے زندگی وابستہ ہے اے محبّ کے پاکیزہ انس، میری عمر کی قسم! وہ سچا اور مہذب بندہ ہے جو صاف ہو اور اپنی صفائی چاہتا ہو رب تعالیٰ اس کے قریب تر ہوتا ہے۔

۱۴۲۰۲-احمد، ابومحمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کسی عالم کو خط لکھا اور پوچھا: رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کس چیز نے علم عطا کیا اور آپ کے نفس کے بارے میں آپ کو کسی چیز نے فائدہ پہنچایا: ذوالنوں رحمہ اللہ نے جواباً خط لکھا: علم نے حجت کا اثبات کر دیا اور شکوک وشبہات کے ستونوں کو توڑ دیا۔ میری عمر کے عمدہ دن علم کی طلب ہی میں صرف ہوئے، سوان دنوں میں جو چیز ہاتھ سے نکل گئی پھر میں اسکا ادراک نہیں کر سکا ہوں، اس آدمی نے ان کو پھر خط لکھا اور کہا: علم اپنے صاحب کے لئے نور ہے اور اس کے حظ وافر پر دلیل ہے اور سعادتمندوں کے درجات تک رسائی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اس آدمی کو جواباً لکھا: عالم کو طلب علم میں جدت شباب کی آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے، جس وقت میں علم حاصل کرتا تھا مجھ میں عمل کی وجہ سے بہت ضعف تھا اور اگر میں قلیل پر اکتفا کر لیتا تو اس میں سیدھے راستے کی طرف ہدایت ہوتی۔

۱۴۲۰۳-احمد، ابواحمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ذوالنون مصری سے کوئی سوال پوچھا: ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تیرے لئے میرے دل کو تالے لگا دیئے گئے ہیں اگر وہ کھول دیئے گئے میں تمہیں جواب دوں گا بصورت دیگر اگر تالے نہ کھلے تو پھر مجھے معذور سمجھو اور اپنے نفس ہی کو تہمت دو۔

۱۴۲۰۴-عثمان بن محمد ابن عثمان، محمد بن احمد واعظ، عباس بن یوسف شکلی، سعید بن عثمان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ کے ساتھ بنی اسرائیل کے میدان تیہ میں تھا، اسی دوران ہمیں ایک انسان کی شبیہ دکھائی دی میں نے کہا: اے استاذ! کوئی شخص ہے، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: دیکھو، اس جگہ میں صدیق کے علاوہ کوئی پاؤں نہیں رکھتا، جب میں نے غور سے دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہے، میں نے ذوالنون رحمہ اللہ سے عرض کیا، وہ تو ایک عورت ہے فرمایا: رب کعبہ کی قسم وہ کوئی صدیقہ ہی ہو سکتی ہے، ذوالنوں رحمہ اللہ جلدی سے آگے بڑھے اور اسے سلام کیا، وہ عورت بولی: مردوں کو عورتوں کے ساتھ مخاطب ہونے کی کیا مجال؟ ذوالنوں رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تیرا بھائی ذوالنوں ہوں اور میں اہل تہمت میں سے نہیں ہوں، عورت بولی: مرحبا السلام علیکم، ذوالنوں رحمہ اللہ نے فرمایا: تم یہاں کیسے آئی؟ بولی: کتاب اللہ کی ایک آیت مجھے یہاں لے آئی جو کہ یہ ہے۔

"الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھا جروا فیھا" (النساء: ۹۷)

کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہیں ہے کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔

چنانچہ میں جس جگہ میں بھی داخل ہوئی وہاں میں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہوئی دیکھی تو میرے دل نے وہاں ٹھہرنا گوارہ

نہیں کیا، حالانکہ میرا دل حق تعالیٰ کی محبت میں دیوانہ ہو گیا ہے اور اسکے دیدار کے لئے ہمہ تن بے چین ہے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے عورت سے کہا: مجھے کچھ وعظ ونصیحت کرو، کہنے لگی: یا سبحان اللہ! آپ عارف ہیں اور معرفت کی زبان سے کلام کر رہے ہیں پھر آپ مجھ سے سوال بھی کرتے ہیں؟ فرمایا: سائل جواب کا زیادہ حق دار ہے۔ عورت بولی: جی ہاں میرے نزدیک محبت (باری تعالیٰ) کا ایک اول ہے اور ایک آخر ہے، محبت کا اول دل کا محبوب کے ذکر سے جوش میں آنا ہے: اسی سے دائمی حزن اور لازم ہونے والا شوق پیدا ہوتا ہے، جب وہ اس کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جاتا ہے، تو اسے تنہائیوں کا وجدان کثیر اعمال طاعت سے پھیر دیتا ہے، پھر وہ عورت سسکیاں لے لے کر رونے لگی اور یہ اشعار پڑھنے لگی۔

احبک حبین حب الھوی۔ وحبا لانک اھل لذاکا۔
فاما الذی ھو حب الھوی۔فذکر شغلت بہ عن سواکا
واما الذی انت اھل لہ ۔ فکشفک للحجب حتی اراکا
فما الحمد فی ذا ولا ذاک لی ۔ ولکن لک الحمد فی ذا وذاکا

یا اللہ! ایک دیوانہ تجھ سے بے پناہ محبت کر رہا ہے بلاشبہ تو اسکا اہل بھی ہے، جو آدمی محبت کرتا ہے خواہش نفس کی خاطر سو وہ ایک فضول ترین حرکت ہے جو تجھ سے غافل کر دیتی ہے، رہی وہ محبت جسکا تو اہل ہے پس اس کے تحت تو تمام تر حجابات کو چاک کر دے تاکہ میں تیرے دیدار سے بہرہ مند ہو سکوں، یہ چیز میرے لئے قابل ستائش نہیں ہاں تیرے لئے قابل ستائش ہے۔ پھر اس عورت نے زوردار چیخ ماری اور خالق حقیقی سے جا ملی۔

۱۴۲۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن احمد، عباس بن یوسف، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: شاہرت کے ایک آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا (کہ وہ بڑا اللہ والا ہے) میں اس کے ارادے سے چل پڑا وہاں پہنچ کر میں نے چالیس روز تک اس کے دروازے پر قیام کیا، اس کے بعد میں نے اسے دیکھا جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے دور بھاگ گیا، میں نے اسے کہا: میں تجھے تیرے معبود کا واسطہ دیتا ہوں کہ لحہ بھر کے لئے میرے پاس رک جا، میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کیسے حاصل کی، تاکہ مجھے بھی اسکا پتہ چل جائے؟ بولا: جی ہاں، میں نے اپنا ایک حبیب دیکھا د جب میں اس کے قریب ہوا اس نے مجھے اپنے قریب تر کر دیا۔ جب میری آواز دور ہوئی اس نے مجھے پکار لیا: جب ناغہ ہوا اس نے مجھے رغبت دلائی، جب میں نے اس کی طاعت پر عمل کیا مجھے ترقی دی اور عطا کیا، جب مجھ سے معصیت سرزد ہوئی تو مجھے مہلت دی اور عارضی طور پر مجھے اپنے سے تھوڑا دور کر دیا، کیا اس جیسا تو نے کوئی حبیب دیکھا ہے، واپس لوٹ جا اور مجھے مشغول نہ کر، پھر وہ خود یہ اشعار پڑھتے ہوئے چل پڑا۔

حسب المحبین فی الدنیا بان لھم. من ربھم سبب یدنی الیٰ سبب
قوم جسومھم فی الارض ساریة. نعم وارواحھم تختال فی الحجب
لھفی علی خلوۃ منہ تسددنی .اذا تضرعت بالا شفاق والرغب
یارب یارب انت اللہ معتمدی. متی اراک جھاراً غیر محتجب.

یعنی دنیا میں اہل حجت کے لئے کافی ہے کہ ان کیلئے رب تعالیٰ کی جانب سے کوئی سبب ہو جو کسی دوسرے سبب کے قریب تر کر دے۔

ایسے لوگ جن کے اجسام زمین میں ستون کی حیثیت رکھتے ہیں جی ہاں ان کی روحیں پردوں میں چلے کر رہی ہوتی ہیں میرا

افسوس اس خلوت پر ہے جو مجھے سیدھا رکھے جب میں خوف اور رغبت کے مارے عاجزی کروں اے میرے رب! اے میرے رب! تو اللہ ہے اور میرا اعتماد ہے میں تجھے پردوں کے بغیر ظاہراً کب دیکھوں گا۔

۱۴۲۰۶-اپنے والد سے احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شوق کی مدح کرتا ہے تب ہی اس نے آسمانوں کو منور کیا، اور اسی کی ذات کی وجہ سے تاریکیوں کا وجود ہے، اس کا جاہ وجلال آنکھوں کے سامنے ایک طرح کا حجاب ہے، اسی سے عقول کے معارف تک رسائی ہوتی ہے، اس کی طرف دل کی آنکھیں نافذ ہوجاتی ہیں، سینوں کی زبانیں اس سے عرش پر سرگوشی کرلیتی ہیں۔

اے میرے معبود ہر درخت تیری تسبیح کرتا ہے، ہر ڈھیلا ھوت، خفیہ سے تیری تقدیس بیان کرتا ہے۔

اے میرے معبود میرے قدم تیرے سامنے رک گئے ہیں، تیری طرف میری نظر اٹھ گئی ہے، تیری محبت کی طرف میرا ہاتھ بڑھ چکا ہے، تیرے لئے میری آواز بلند ہوچکی ہے، حالانکہ تو وہ ذات ہے جسے پکار بے چین نہیں کرتی اور تو مانگنے والے کو رسوا نہیں کرتا، اے میرے معبود مجھے بصیرت عطا فرما: جو تیری معرفت رکھتا ہو وہ مجہول نہیں ہوتا، جو تیری پناہ پکڑے وہ بے یار و مددگار نہیں ہوتا۔ جو تجھ سے خوش رہے وہ مسرور ہے اور جو تیرا اسہارا حاصل کرے وہ منصور ہے۔

۱۴۲۰۷-اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ خالص بندے ہیں، جو اس کی مخلوق کے بخیاء سمجھے جاتے ہیں، اسکی مخلوق کے صاف ستھرے لوگ ہیں، دنیا میں محض جسموں کی حد تک رہتے ہیں، ان کی روحیں ملکوت میں معلق ہوتی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے مختار بندے ہیں، اللہ تعالیٰ کی زمین پر امین کی حیثیت رکھتے ہیں، اسکی معرفت کے داعی ہیں، اسکے دین تک پہنچنے کے وسیلے ہیں، ہائے افسوس بہت دوری ہے، زمین کے مختلف حصوں نے انھیں چھپا رکھا ہوتا ہے، بایں طور کہ زمین نگران سے خالی نہیں ہوتی جو اس کی مخلوق پر حجت قائم کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں باطل نہ ہوجائیں۔

پھر فرمایا: کہاں ہیں: (۱) یہ وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے، اور انھیں دنیا کی آفات وفتن سے مخفی رکھا ہوا ہے، خبردار! یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے شکوک کی وادیوں کو یقین سے قطع کردیا ہے۔ انہوں نے فرائض کے اعمال پر اللہ سے مدد مانگ رکھی ہے۔ وہ اپنے اعمال کے فساد پر معرفت سے استدلال کرتے ہیں، وہ غفلت کی وحشت سے دور بھاگتے ہیں ان کا اوڑھنا اور بچھونا علم ہوتا ہے تاکہ جہالت سے بچ سکیں، غفلت سے کماحقہ بچتے ہیں، کذب کی طمع اور خواہش نفس سے خالی ہوتے ہیں، یقین کی روح سے شک کو قطع کرتے ہیں، گھٹاٹوپ تاریکیاں وہ عبور کرچکے ہیں، انہوں نے اہل بدعت کی حجتوں کو اتباع سنت سے باطل کردیا ہے، وہ مکروہ سے پہلوتہی کرنے کی طرف جلد بازی کرتے ہیں، احسان کی طرف فوراً بڑھ جاتے ہیں تاکہ برائی سے محفوظ رہ سکیں، وہ نعمتوں کو شکر کے بل بوتے پر قبول کرتے ہیں، انہوں نے شکر کو اپنا نصب العین بنالیا ہے، مادیت ومظاہر سے ان کے دل کپکپا اٹھتے ہیں دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں، دنیا سے قصداً کھاتے ہیں اور آخرت کے لئے ذخیرہ بھی کرتے ہیں، دنیا میں ان کا خصوصی توشہ تقویٰ ہوتا ہے، وہ نعمتوں کی طلب میں سیر حیثیت اور اعمال زکیہ کے ذریعے تیار رہتے ہیں، انھیں گمان تک بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ شکوہ تک نہیں کرتے کہ ان سے کوتاہی ہوگئی، یہ اس لئے کہ انہوں نے عقل سے کام لیا معرفت حاصل کی، تقویٰ اختیار کیا فکر مندر ہے عبرت حاصل کی حتی کہ صاحب بصیرت ہوگئے، جب ان میں بصیرت آگئی تو وہ آخرت کے احزان پر گامزن ہوگئے، حزن نے ان کی زبانوں کی حرکتیں کلام سے منقطع کردی ہیں نمائش کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے گر نہ جائیں، وہ دنیا میں غمزدہ ہوکر رہتے ہیں، دنیا میں صاحب شرف ٹھہرے ہیں عقول صحیحہ کے ساتھ یقین ثابت کے ساتھ قلوب شاکرہ کے ساتھ، ذکر کرنے والی زبانوں اور صبر کرنے والے ابدان اور فرماں بردار جوارح کے ساتھ، خیر خواہ ہیں، سلامتی، صبر، توکل رضا اور ایمان ان کا شعار ہے، اللہ تعالیٰ کے امر کو انہوں

نے سمجھا ہے، جوارح کو مامور بہ کا عادی بنایا ہے، وہ حیاء کے پتلے ہیں، صبر کر کے دنیا سے کنارہ کش رہے حق کو اپنے اوپر لازم کیا، خواہش نفس کو ترک کیا عقل کی دلالتوں کے ساتھ، قرآن کے حکم کا انھوں نے تمسک کیا اور شرائع سنن کو گلے سے لگایا وہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہو چکے ہیں پس ہمارے اوپر ان پر جمیع مؤمنین صالحین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

۱۴۲۰۸-ذوالنوں رحمہ اللہ نے فرمایا: تم معرفت کے متعلق دعویٰ کرنے سے بچو اور زہد کا اعتراف نہ کرو اور ہر وقت عبادت کے ساتھ معلق رہو، ذوالنوں رحمہ اللہ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، اس کی تفسیر کیجئے: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جب تم معرفت میں اپنے نفس کی طرح مختلف اشیاء کو منسوب کرو حالانکہ تم ان کے حقائق سے بالکلیہ خالی ہو تو تم معرفت کے دعویدار ہو گے، اور جب تم زہد میں کسی حالت کے ساتھ موصوف ہو حالانکہ تمہارے احوال اس کے برعکس ہوں تو تم اعتراف کرنے والے ہو، اور جب تم نے عبادت کے ذریعے اپنے دل کو سمجھ لیا، اور تجھے گمان ہوا کہ تو عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی نجات حاصل کر سکتا ہے، بخدا! ایسا نہیں ہو گا، تم عبادت کے ساتھ متعلق ہو وہ عبادت کو نہیں پھیرے گا، پس تجھ پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہوں۔

۱۴۲۰۹-ایک مرتبہ حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے، چونکہ عارف تمہیں اللہ کے اخلاق جمیلہ سے نوازتا ہے۔

۱۴۲۱۰-حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اہل ذمہ حالت محمودہ اور مباح فعل پر عمل کرتے ہیں، پس ذمی اور حنیفی میں کیا فرق ہوا، حنیفی، بردباری، صفح واحتمال کے زیادہ لائق ہے۔

۱۴۲۱۱-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابوحامد احمد بن محمد نیشاپوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنوں رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ نے صبح کس حال میں کی ہے: انہوں نے فرمایا: میں نے صبح تھکاوٹ میں کی ہے اگر تھکاوٹ مجھے نفع پہنچادے اور موت میری تلاش میں لگی ہوئی ہے۔

ان سے پوچھا گیا آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ فرمایا: میں گناہ ونعمت پر مقیم ہوں پس میں نہیں جانتا ہوں کہ گناہ سے استفادہ کروں یا نعمت پر شکر کروں، ایک اور مرتبہ ان سے پوچھا گیا: آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ فرمایا: میں نے صبح عبادت سے اعراض کرتے ہوئے اور معاصی میں ملوث ہوتے ہوئے کی ہے، میں ابرار کے درجات کی تمنا کرتا ہوں، اور عمل بروں جیسا کرتا ہوں، الٰہی میں شدائد میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں، اور تیرے سوا کسی کو ملجا نہیں سمجھتا ہوں، میں تیرے غیر کو تجھ پر ترجیح نہیں دیتا ہوں، تیرے احسانات قدیم مجھ پر برس رہے ہیں، اگر آزمائش میں تیرے احسانات کٹ جائیں اس میں بھی میری اصلاح ہے، اور اگر مجھ پر شدائد کی مسلسل بارش برسے تب بھی میں تیرے سوا کسی کو شکایت کے قابل نہیں پاتا ہوں، تیرے سوا سختیوں سے مجھے کوئی فراخی بخشنے والا نہیں ہے، اے زمین اور اس پر پائی جانے والی مخلوق کے وارث! اے خلائق کو دوبارہ زندہ کرنے والے؟ میری امیدیں پوری کردے اور میرے مقصد کو انتہا تک پہنچادے۔

۱۴۲۱۲-عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، محمد بن احمد بن سلمہ نیشاپوری، سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اے خراسانی اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں اس کے کٹ کر دھوکہ نہ کھاؤ، میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: چونکہ دھوکہ کھا جانے والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطایا میں نظر تو کرے لیکن اللہ کی طرف نظر کرے، پھر فرمایا: لوگوں کا تعلق اسباب سے ہے جبکہ صدیقین کا تعلق اسباب کے خالق سے ہے، پھر فرمایا: دلوں کے عطایا کے ساتھ تعلق کی علامت یہ ہے کہ دل عطایا کو طلب کرتے ہوں اور صدیقین کے دل کے مال عطایا کے ساتھ متعلق ہونے کی علامت یہ ہے کہ صدیقین پر عطا کی مسلسل بارش ہوتی ہے لیکن عطایا صدیقین کو اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر پاتے، پھر فرمایا: ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر تمہارا اعتماد ہے، خوب سمجھو! یہ توحید کی صفائی کی باتیں ہیں۔

۱۴۲۱۳-عثمان بن محمد، حسن بن ابی حسن، محمد بن یحیٰ بن آدم، ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم خواس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: جو آدمی آخرت کے طریق کا ادراک کرلے اسے چاہیے کہ حکماء سے کثرت سے پوچھ گچھ کرے اور کثرت سے ان کے ساتھ مشورہ کرے، سب سے پہلے عقل کے بارے میں پوچھے چونکہ جمیع اشیاء کا ادراک صرف عقل سے ہوتا ہے جب تم اللہ کے لئے خدمت کرنا چاہو اور تم نے پہلے خدمت نہ کی ہے تو عقل سے کام لیکر خدمت میں لگ جاؤ۔

۱۴۲۱۴-عثمان بن احمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسن سے مروی ہے کہ اہل بصرہ کا ایک آدمی ذوالنون رحمہ اللہ مصری کے پاس آیا اوران سے پوچھا: میرے لئے مخلوق سے علیحدگی کب صحیح ہوگی؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کرنے پر قادر ہو جاؤ، آدمی نے پوچھا: میرا زہد کو طلب کرنا کب درست ہوگا؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے کنارہ کشی اختیار کرلو اور ہر اس چیز سے دور بھاگنا جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرتی ہو اور وہ دنیا ہی ہو سکتی ہے، یوسف کہتے ہیں میں نے یہ بات ظاہر قدسی سے ذکر کی وہ کہنے لگے: یہ تو پیغمبروں کی بات ہوا کرتی تھی۔

۱۴۲۱۵-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کون سا حجاب سب سے زیادہ مخفی ہے کہ جسے مرید اللہ تعالیٰ سے کرتا ہو؟ فرمایا: تیری ہلاکت! وہ حجاب ملاحظہ نفس اور تدبر نفس ہے۔

۱۴۲۱۶-ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ اتنی بات کا علم رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہر حال میں دیکھتے ہیں لہذا اس کے سواسے احتراز برتتے ہیں۔ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک زاہد بیٹھا تھا کہنے لگا: اے ابوفیض! اللہ آپ پر رحم فرمائے! بلکہ عین الیقین سے قلوب کے محبوب کو دیکھتے ہیں اسے ہر حال میں موجود سمجھتے ہیں، ہر لحہ وہر لحظہ قریب سمجھتے ہیں، ہر رطب ویابس سے باخبر، ہر ظاہر وباطن پر شہید (حاضر وناظر) ہر پسندیدہ وناپسندیدہ کا نگہبان، بعید کو قریب کرنے اور قریب کو بعید کرنے پر قادر سمجھتے ہیں۔ ان کے احوال واعمال میں کوئی سائس (نظام چلانے والا) موجود ہے، وہ اپنے ارادوں کو پائے تکمیل تک پہنچانے والے کو موافق سمجھتے ہیں پس وہ باری حق تعالیٰ کی سیاست ونظام کار اور تدبیر سے مدد حاصل کرتے ہیں، وہ محبت کے بحر عمیق میں غوطہ زن ہو جاتے ہیں، وہ اپنی روح کی نظر کے ساتھ بیابانوں کو قطع کر لیتے ہیں، نور مشاہدہ سے تاریکیوں کے ربیز پردوں کو پھاڑ دیتے ہیں، وہ حق تعالیٰ کے وجود کی حلاوت سے بہت کڑوے گھونٹ پی جاتے ہیں، شدائد کو برداشت کر لیتے ہیں اور اذیت ان کے سامنے ہیچ ہے، حق تعالیٰ انھیں جس حال میں رکھے وہ اس کے ارادے اور اسکی رضا کی موافقت کر کے اس سے راضی رہتے ہیں وہ اپنے نفسوں پر غصہ رہتے ہیں چونکہ وہ رب تعالیٰ کے حق معرفت کو جانتے ہوتے ہیں، وہ ہمہ تن رب تعالیٰ کی فکر میں رہتے ہیں یہی طریقہ کار ان کے لئے دنیا وآخرت میں ہے، انہوں نے رب تعالیٰ کو ہر شے پر ترجیح دی رب تعالیٰ نے بھی انھیں ترجیح دی، انھوں نے حق تعالیٰ کو یاد رکھا حق تعالیٰ نے بھی ان کو یاد رکھا چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اولئک حزب الله الاان حزب الله هم المفلحون (المجادلہ: ۲۲) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت وگروہ ہیں۔ خبردار اللہ تعالیٰ کا گروہ یہی فلاح پانے والا ہے۔

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے زوردار چیخ ماری اور کہا: کہاں ہیں یہ لوگ؟ ان تک رسائی کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے، اور رستے کی کیا کیفیت ہو سکتی ہے؟ پس ذوالنون مصری کا نام لے کر کسی نے آواز دی اور کہا: راستہ مستقیم ہے اور حجت واضحہ ہے، فرمایا: اے میرے بھائی! بخدا! تم نے سچ کہا: پس اس کی طرف بھاگ کر جانا ضروری ہے بایں طور کہ اس کے غیر کی طرف ذرہ برابر میلان نہ ہو۔

۱۴۲۱۷-اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تیری ہلاکت: جو آدمی بالحقیقت

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو وہ اس کی محبت میں ہر چیز کو بھولا دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہر چیز کو بھلا دے اللہ تعالیٰ اس پر ہر چیز کی حفاظت کرتے ہیں اور ہر چیز کا اسے بدلہ عطا فرماتے ہیں۔

۱۴۲۱۸- ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوفیض: صدق ومعرفت کے طریق پر میری راہنمائی کیجئے: فرمایا: اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی وہ سچی حالت پیش کرو جس پر تم قائم ہو اور کتاب وسنت کے موافق ہو اور غیر محل میں تم رقت کا مظاہرہ نہ کرو کہیں تمہارے قدموں میں لغزش نہ آجائے، چونکہ جب تیرے پاؤں میں لغزش آجائے گی پھر ان میں ثابت قدمی کا آنا مشکل ہے۔ جس چیز کو تم یقین سمجھو اس میں شک کرنے سے بچو۔

۱۴۲۱۹- ایک مرتبہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری سے سوال کیا گیا کہ آدمی کے لئے یہ کہنا کب جائز ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں چیز دکھائی؟ فرمایا: جب تم اسکی طاقت نہ رکھتے ہو۔ پھر فرمایا: اکثر لوگوں کا اشارہ ظاہر کی طرف ہوتا ہے جو انھیں اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے، لوگ دنیا میں زیادہ رغبت رکھتے ہیں حالانکہ دنیا کی مذمت اسکی طلب سے کثرت ہونی چاہیے۔

۱۴۱۲۰- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: محققین کی زبانیں دعاوی سے گونگی ہوتی ہیں اور مدعین کی زبانیں تمہارے سامنے دعاوی کی بوچھاڑ کریں گی، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف جب تک دنیا میں رہتا ہے لگا تار فقر وفخر کے درمیان متردد رہتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو فخر کرتا ہے اور جب اپنے نفس کا تذکرہ کرتا ہے تو محتاج ہو جاتا ہے۔

۱۴۱۲۱- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: عارفین کو اپنے رب کی معرفت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟ فرمایا: اگر معرفت کسی چیز سے حاصل ہوسکتی ہے تو طمع واشراف کو منقطع کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے درآنحالیکہ وہ ان احوال کا تمسک کریں جن پر ان کو قائم ہونا چاہیے اور اپنے نفسوں کو جہد مسلسل کے عادی بنانے سے معرفت باللہ حاصل ہوتی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۴۱۲۲- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے ایک مرتبہ بلندیء مراتب، قرب اولیاء، فوائد اصفیاء اور انس محبین کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

ومحب الالہ فی غیب انس . ملک القدر خادم الزی عبد

ھو عبدو ربہ خیر رب . مالقلب الفتی عن اللہ ضد

خدا سے محبت کرنے والا وہ بندہ ہے جو تقدیر پر راضی رہے وہ بندہ بندہ ہے اسکا رب بھی بہترین رب ہے جوان کے دل کو خدا سے ضد کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔

تین چیزیں آخرت کے ساتھ تعلق پیدا کر دیتی ہیں۔

(۱) صفاء، (۲) تعاون، (۳) اور وفاء یعنی صفاء فی الدین' تعاون فی المواساۃ اور وفاء فی البلاء۔

۱۴۲۲۳- عثمان بن محمد، احمد بن عبداللہ قرشی، محمد بن خلف ابراہیم بن عبداللہ صوفی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے مواعظ حسنہ اور نغمہ طیبہ کے سماع کے متعلق سوال کیا گیا: انہوں نے فرمایا: یہ چیزیں عمدہ وپاکیزہ چھپر کھٹوں میں انس کے باجے ہیں تجید کے باغات میں توحید کے لہجوں کے ساتھ اور طرب میں ڈال دینے والے نغمے عمدہ معانی میں ڈھلے ہوئے جو کہ سامعین اور گانگوں کو دائمی نعمتوں کی طرف لے جائیں صدق کے ٹھکانے میں مالک مقتدر کے پاس۔

۱۴۲۲۴- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد ابوالحسن انصاری، یوسف بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کچھ وصیت کرنے کو عرض کیا: فرمایا: میں تمہیں کیا وصیت کروں؟ اگر تیرا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کی تائید صدق توحید سے علم غیب میں ہو چکی تو بتحقیق نبیین، مرسلین اور صدیقین کی دعائیں تمہارے حق میں تمہیں پیدا کیے جانے سے پہلے ہی صادر ہو چکی ہیں

لہذا ان نفوسِ قدسیہ کی دعائیں تمہارے لئے میری وصیت سے بدرجہا بہتر ہیں، اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت ہو (یعنی عند اللہ تمہاری تائید نہ ہوئی ہو) تو تمہیں میری پکار کچھ نفع نہ پہنچائے گی۔

۱۴۲۲۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں دریائے نیل کے کنارے پر چلا جارہا تھا کہ یکا یک ایک لونڈی دیکھی جو دیکھنے میں پراگندہ حال معلوم ہوتی تھی اس کا دل رب جبار کے ساتھ متعلق تھا وہ نیل کے اردگرد دیوانہ وار گھوم رہی تھی درآنحالیکہ نیل اپنی موجوں کو اضطراب میں رکھے بے چین ہوا جارہا تھا وہ اسی کیفیت پر تھی کہ اسی دوران اس نے تیزی سے تیرتی ہوئی ایک مچھلی دیکھی لونڈی آسمان کی طرف دیکھ کر رونے لگی اور کہنے لگی: تیرے ہی لئے تنہائی پسند لوگ خلوتیں اختیار کرتے ہیں، تیری عظمت کی وجہ سے سمندروں میں مچھلیاں تسبیح کرتی ہیں اور تیرے جلال ہیبت کی وجہ سے بھرے سمندروں کی لہریں موجزن رہتی ہیں، تیری موانست کی خاطر بیابانوں میں درندے تیری مانوسیت پاتے ہیں اور تیری جود وکرم کی بدولت تیرا قصد کیا جاتا ہے اے خشکی وتری کے مالک! پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑی اور کہے جارہی تھی۔

یامونس الابرار فی خلواتهم . یاخیر من حطت به النزال

من نال حبک لاینال تفجعاً . القلب یعلم ان مایفنی محال

اے خلوتوں میں نیکوکاروں کو مانوس کرنے والے! اے بہترین ذات تو ہی پستیوں کو عطا کرنے والا ہے جو تیری محبت کو پاتا ہے وہ کسی دکھ درد کی خاطر نہیں پاتا دل جانتا ہے کہ فانی چیز محال ہے۔

پھر وہ لونڈی کہیں غائب ہوگئی مجھے کہیں بھی دکھائی نہیں دی میں بھی غمگین وافسردہ حالت میں واپس لوٹ آیا۔

۱۴۲۲۶- عبداللہ بن محمد، ابوبکر، محمد بن احمد سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شام کے پہاڑوں میں چلا جارہا تھا اچانک چلتے چلتے میں ایک بوڑھے کے پاس جا پہنچا وہ ایک ٹیلے پر بیٹھا تھا سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اسکی آبروئیں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں میں اسکے پاس گیا اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا پھر ضعیف آواز میں کہنے لگا: اے وہ ذات جسے گناہ گار پکارتے ہیں تو اسے اپنے قریب ہی پالیتے ہیں اے وہ ذات جسکا قصد زاہدین کرتے ہیں تو اسے اپنا حبیب پاتے ہیں، اے وہ ذات کہ جس سے مجاہدہ کرنے والے مانوس رہتے ہیں تو اسے سریع ومجیب پاتے ہیں پھر یہ اشعار پڑھے۔

وله خصائص مصطفین لحبه . اختارهم فی سالف الازمان

اختارهم من قبل فطرة خلقه . فهم ودائع حکمة وبیان

اللہ تعالیٰ کے کچھ چیدہ چیدہ بندے ہیں جنھیں اس نے پرانے زمانے میں چن رکھا ہے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اس نے انھیں چن لیا ہے پس وہ حکمت وبیان کے سرچشمے ہیں۔

پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور دار فانی سے کوچ کر گیا۔

۱۴۲۲۷- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جنھوں نے تمام پردوں کو چاک کردیا ہے اور شرافت انکا اعلیٰ درجہ حتی کہ اللہ تعالیٰ نے بھی تمام پردے دور کردے پس وہ رب تعالیٰ کے کلام کو بصیرت سے سنتے ہیں۔

۱۴۲۲۸- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جو مسہریوں پر بیٹھ کر اس کے کلام کو سن رہے ہیں جب وہ محبین سے ہم کلام ہوتا ہے مشہد اعلیٰ میں چونکہ وہ پوشیدہ طور پر اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے نیکی کی راہیں کھول دیتا ہے، جب وہ تاریکیوں میں رب تعالیٰ کے دربار میں کھڑے ہوتے ہیں رب تعالیٰ ان کے قلوب کو ان کے علم کی طرف

ہدایت دیتے ہیں پس ان کی عقلیں رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے پر حسرت کرتی ہیں۔

۱۴۲۲۹- ابونعیم اصفہانی، ابوحسن محمد بن محمد بن عبید اللہ، احمد بن عیسیٰ وشاء، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: ہر قوم کی ایک عقوبت ہوتی ہے اور عارف کی عقوبت اسکا اللہ کے ذکر سے منقطع ہونا ہے۔

۱۴۲۳۰- محمد بن احمد، احمد بن عیسیٰ، ابوعثمان بن سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں برا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں جو برے اخلاق والا ہو کہا گیا: برے اخلاق کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: کثرت خلاف (یعنی اچھے اخلاق کی موافقت نہ ملنا) ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جعفر بن محمد سے گھٹیا لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، فرمایا: گھٹیا لوگ وہ ہیں جنھیں پرواہ نہ ہو کہ، انہوں نے کیا کہا، یا ان کے بارے میں کہا گیا۔

۱۴۲۳۱- محمد بن محمد، احمد بن عیسیٰ، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک عبادتگزار خاتون کے پاس گیا میں نے اس سے پوچھا: تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ کہا میں نے دنیا کی بربادی اور آخرت کی تیاری کی طرف جلدی کرتے ہوئے صبح کی ہے، قیامت کی ہولناکیوں کا سامنا کرتے ہوئے صبح کی ہے، میں اعتراف کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر میں نے شکر کرنے میں کوتاہی کی ہے، اور میں ان نعمتوں کے شمار پر ضعف قوت کا اعتراف کرتی ہوں، دل ان نعمتوں سے غافل ہو چکے ہیں اور نفوس نے اس سے اعراض کرلیا ہے حالانکہ وہ انھیں آواز دے رہا ہے، پاک ہے وہ ذات اس نے مخلوق کو کتنی مہلت دے رکھی ہے باوجود عطایا اور انعامات کی بارش کے۔

۱۴۲۳۲- حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شام کے علاقوں میں چلا جا رہا تھا کہ چلتے چلتے ایک عبادتگزار کے پاس جا پہنچا جو قریب کی کسی غار سے نکل کر آ رہا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو درختوں کی آڑ میں چھپ گیا پھر کہنے لگا: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس سے جو مجھے تیری یاد سے غافل کر دے، اے عارفین کے ماوی، توبہ کرنے والوں کے حبیب اور صادقین کے معین و مددگار، پھر اس نے چیخ ماری ہائے طویل رونے کے غم؟ ہائے دنیا میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی مشقت! پھر کہا: پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو خالص اسی کے ہو جانے کی حلاوت چکھائی، ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز لذیذ نہیں ہے، پھر وہ چل پڑا اور کہہ رہا تھا: میں نے اپنے دل سے ہر کسی کے تعلق کو ختم کر دیا ہے، یا اللہ! اس دل کو مخلوق سے الگ صرف اپنی ذات میں مشغول رکھیو میں نے اسے سلام کیا پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو، کہنے لگا! اللہ تعالیٰ تیری مشقتوں کو ہلاک کرے اور اپنی رضامندی کے امور پر تیری راہنمائی کرے، پھر وہ اپنی سیدھی سمت ایسا سرپٹ بھاگا جیسا کوئی درندے سے بھاگتا ہے۔

۱۴۲۳۳- عثمان بن محمد عثمانی محمد بن احمد صاحب کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک عبادتگزار نوجوان سے کہا: اے نوجوان! اپنے نفس کے لئے ملامت کا اسلحہ تیار رکھو اور نفس کی تاریکیوں کو ختم کر کے دم لو، ہر آنے والی صبح کو سلامتی کی شلوار پہنو، امان میں اسے جکڑے رکھو اور اسے ایمان کے فرائض سے بہرہ مند رکھو، یوں تم جنت کی نعمتوں سے کامیاب رہو گے، نفس کو صبر کے جام کے جام پلاؤ، اسے فقر کا عادی بناؤ حتی کہ تم معاملہ کے تمام پر پہنچ جاؤ، نوجوان بولا: بھلا کونسا نفس ان امور کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ نفس جو بھوک پر صبر کرتا ہو، جو تاریکیوں میں پھرنے کا عادی ہو، وہ نفس جو آخرت کو دنیا کے بدلے میں خرید لے، وہ نفس جو قلق کی رہبانیت کی چادر اوڑھ لے، جو تا صبح تاریکیوں میں رہنے کا عادی ہو، اس نفس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو تاریکیوں کی وادیوں میں چل پڑا ہو اور لذتوں کو پس پردہ ڈال دے، آخرت کی طرف اس کی نظریں لگی، ہوں گناہوں سے پہلوتہی کرتا ہو، معمولی توشہ پر اکتفا کرتا ہو، خواہشات کے امڈے ہوئے سیل رواں کا رخ تبدیل کر دیتا ہو، گھٹا ٹوپ اندھیروں میں راتوں کو بیدار رہتا ہو، شوق کی چادروں کو اوڑھے رکھا ہو، اسکے طریق معاش معدوم ہو، جو بیابانوں کو اپنا مسکن بنا لے یہ ہے وہ نفس جو آنے والے عظیم دن کے لئے عمل کر

سکتا ہے یہ سب کچھ حی وقیوم کی توفیق سے وجود میں آ سکتا ہے۔

۱۴۲۳۴-عثمان بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، ابوجعفر محمد بن عبدالملک بن ہاشم، کا بیان ہے کہ میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے عرض کیا، جن بہترین ہستیوں کو آپ نے دیکھا ہے ان کے کچھ اوصاف ہمیں بیان کیجئے، ذوالنون رحمہ اللہ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے،، کہنے لگے: ایک مرتبہ ہم نے براستہ سمندر سفر کیا اور ہم جدہ جانا چاہتے تھے ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر ۲۰،۲۲ سال کے لگ بھگ ہوگی، اس کے پہنے ہوئے لباس سے ہیبت ٹپکتی تھی، میری خواہش تھی کہ میں اس سے بات کرلوں مگر مجھے اس پر قدرت حاصل نہ ہوسکی، چنانچہ ہم اسے تلاوت کرتے ہوئے بھی دیکھتے بحالت روزہ بھی دیکھتے اور اسے تسبیح بھی کرتے ہوئے دیکھتے، یہاں تک کہ ایک دن وہ سوگیا اچانک کشتی میں شور اٹھا کہ فلاں تھیلی والے کی چوری ہوگئی لوگ ایک دوسرے کی تلاشی لینے لگے حتی کہ اس نوجوان تک پہنچ گئے وہ آرام کی نیند سوئے جارہا تھا تھیلی والا کہنے لگا: یہی نوجوان میرے زیادہ قریب تھا: جب میں نے اس کی یہ بات سنی میں فوراً اٹھا اور نوجوان کو نیند سے بیدار کیا اس نے فوراً وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی اور مجھے کہنے لگا: اے نوجوان کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: کشتی میں چوری کی افواہ پھیلی گئی ہے لوگوں نے ایک دوسرے کی تلاشی لے لی ہے حتی کہ تمہارے پاس پہنچ گئے، نوجوان تھیلی والے کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا: کیابات یونہی ہے جیسے یہ کہہ رہا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: تم میرے زیادہ قریب بیٹھے ہوئے تھے، نوجوان نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالئے اور دعا کرنے لگا ہمیں نہیں معلوم کہ اس نے کیا دعا کی ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سمندر سے مچھلیاں نمودار ہورہی ہیں اور ہر مچھلی نے منہ میں ایک قیمتی موتی اٹھایا ہوا ہے، نوجوان اٹھا اور ایک مچھلی کے منہ سے ایک قیمتی جوہر اٹھایا اور تھیلی والے کی طرف اچھال دیا اور کہا: یہ جوہر تمہارے گمشدہ مال کے عوض میں ہے، جاؤ اب تم دعویٰ سے بری الذمہ ہوگئے۔

۱۴۲۳۵-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حمدان، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شاشی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: الٰہی! کون آدمی ایسا ہوسکتا ہے کہ جس نے تیری نجات کی حلاوت چکھ لی ہو اور پھر اسے تیری طاعت اور رضاء سے کوئی چیز غافل کردے، یا کون ہے ایسا آدمی جسے تو نے مدد کی ضمانت دے رکھی ہو اور پھر وہ اپنے جیسے انسانوں سے مدد کا خواستگار ہو یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جسے تو نے دنیا وآخرت، صحت وبیماری میں باہم رزق پہنچانے کا بیڑہ اٹھار کھا ہو اور پھر وہ تیری معصیت کرکے تیرے غیر سے رزق کا طالب گار ہو؟ یا وہ کون آدمی ایسا ہوسکتا ہے جسکے گناہوں کو تو خوب جانتا ہو لیکن وہ تجھ سے خوفزدہ ہوکر گناہوں سے نہ رکے؟ یا وہ ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جو ہر طرف سے کٹ کر تیرا ہوکر رہ جائے اور پھر طلب راحت کے لئے تجھ سے اعراض کربیٹھے؟ ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے، جس نے دنیا کو بھی پہچان لیا ہو اور آخرت کو بھی پہچان لیا ہو لیکن وہ اپنی حماقت وجہالت کی وجہ سے فانی (دنیا) کو باقی آخرت پر ترجیح دے دے؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جس نے تیری محبت کے جام چڑھا لیے ہوں اور پھر وہ تیری آزمائشوں سے خوش نہ ہوتا ہو؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے، جس نے تیرے حسن اختیار کو پہچان لیا ہو اور پھر وہ تجھ سے راضی نہ ہوا ہو؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جسے معلوم ہو کہ تو اس کے ظاہر وباطن سب کو بحسن خوبی جانتا ہے اور پھر وہ تجھ پر اکتفا نہ کرے بلکہ تیرے غیر کی طرف رغبت کرتا ہو اور تیرے علم سے بے نیازی برتتا ہو۔؟

۱۴۲۳۶-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! ہماری آنکھوں کو اپنے جلال کی جولان گاہوں میں گھومنے کی توفیق عطا فرما جن بیداریوں سے غافلین کی آنکھیں سوگئی ہیں ان بیداریوں سے بہرہ مند فرما، ہمارے دلوں کو نور کی ہتھکڑیوں سے جکڑ دے، ہمارے دلوں کو فکرمندی کی اطناب کے ساتھ معلق کردے، ہمیں قید سے رہائی عطا فرما تاکہ ہم گھومنے والوں کے ساتھ تیری خدمت میں گھوم سکیں یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو خالص تیرے ہوجانے کی لذتوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور واضح معرفت کے ساتھ دھوکے کے سامان کی مخالفت کرتے

ہیں، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری خدمت کو زمین کی چاروں اطراف میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے، جنھوں نے نعمتوں کی گزرگاہوں میں جہالت کے برتنوں کو حیات کے صاف وشفاف پانی سے دھوڈالا، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جوفہم کی بہار کی تروتازگی کو چرتے ہیں حتی کہ ان کی فکر آسمان سے بھی بلندتر ہوگئی حتی کہ اعلیٰ مراتب پانے والوں کو بھی دلی راحتوں سے پار کر دیا اور عیب کی آنکھوں کے مستنبطات سے رہبانیت کے پیرایہ ہیں، حتی کہ دلوں کی آنکھوں نے آسمانی جواہر میں جا پناہ پکڑی، ان کے سینوں کو غفلتوں کی تنگیوں سے سکون و چھٹکارہ ملا، ان کے سکون قلبی نے ذکرہ وصلوٰۃ کے ثمرات اگانا شروع کر دیئے۔

۱۴۲۳۷-عثمان بن محمد عثمانی، علی ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عقول سے دلوں کے ثمرات چنے جاتے ہیں، حسن صوت سے ابصار کی لگاموں کو مائل کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مراتب پائے جاتے ہیں، صالحین کی صحبت سے زندگی پاکیزہ ہوتی ہے اور بھلائی صالح ہم نشین کے بدوش ہوتی ہے۔

۱۴۲۳۸-عثمان بن محمد، احمد بن محمد، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دین میں زیادتی حرام کی ہے اور الھام فی القلب بھی حرام کیا ہے اور خلق میں فراست کو تین آدمیوں پر حرام کیا ہے۔ (۱) اس پر جو اپنی دنیا میں بخل کرے، (۲) جو اپنے دین پر سخاوت کرے، (۳) اور جو اللہ کے ساتھ بدخلقی کرے، ایک آدمی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے کہا: ہم دنیا پر بخل کرنے والے اور اپنے دین پر سخاوت کرنے والے کو تو پہچانتے ہیں لیکن اللہ کے ساتھ بدخلقی کرنے والے کی تفسیر کر دیجئے، فرمایا: وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کر دے اس پر تقدیر کو چلا دے، اپنے علم کو نافذ کر دے اور اپنی مخلوق کے لئے ایک نوعیت کا معاملہ پسند کرے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکوہ مخلوق سے کرتا رہتا ہے، پس تمہارا کیا خیال ہے۔

۱۴۲۳۹-عثمان بن محمد، احمد بن محمد، یوسف بن حسین کہتے ہیں: میں نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے عرض کیا: میری ایسے راستے پر راہنمائی کیجئے جو مجھے اللہ کے ذکر کی طرف لے جائے، فرمایا:! جو خلوت سے مانوس ہو جاتا ہے اسے فراغت پر قدرت حاصل ہو جاتی ہے جو آدمی ملاحظہ نفس سے غائب ہو وہ مقاعد اخلاص پر متمکن ہو جاتا ہے، جو آدمی خواہش نفس سے حصہ لیتا ہوا سے کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے ہاتھ سے کیا فوت ہوا، پھر فرمایا: نمائش کرنے والا وہ کچھ ظاہر کرتا ہے جو اس میں نہ ہو، صادق کو کچھ پروانہیں ہوتی کہ وہ کس پہلو پر پڑے گا، ایک مرتبہ فرمایا! عارف کا ظاہر ملوث ہوتا ہے اور اسکا باطن صاف وشفاف ہوتا ہے اور زاہد کا ظاہر صاف وشفاف ہوتا ہے اور اسکا باطن ملوث ہوتا ہے۔

۱۴۲۴۰-ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن جب اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اسکا ایمان اگر مستحکم ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، جب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی ہیبت پیدا ہوتی ہے اور پھر اسکی اطاعت دائمی ہو جاتی ہے، جب اللہ تعالیٰ کی طاعت کرتا ہے تو امید پیدا ہو جاتی ہے اور درجہ امید سے درجہ اشتیاق ملتا ہے اور پھر شوق اسے انس باللہ کی طرف لے جاتا ہے جب مؤمن میں انس باللہ آجاتا ہے تو اللہ کی طرف اطمینان حاصل کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف اطمینان حاصل کرتا ہے تو اس کی رات نعمت بن جاتی ہے اور اسکا دن بھی نعمت بن جاتا ہے اور اسکا ظاہر و باطن نعمتوں میں ہوتا ہے۔

۱۴۲۴۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادتگزار بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے دارالسلام میں ٹھہرا رکھا ہے انہوں نے اپنے پیٹوں کو حرام کے کھانوں سے سکیڑ رکھا ہے (یعنی حرام نہیں کھاتا) گناہوں کے مناظر سے وہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں، فضول گوئی سے پرہیز کرتے ہیں، بچھونے لپیٹ کر آدھی رات کو عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، حسین وجمیل حوریں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں، ہمیشہ دن کو روزہ میں رہتے ہیں اور ان کی راتیں اللہ

تعالیٰ کے حضور کھڑے کھڑے کٹتی ہیں۔ وہ انہی اعمال پر برقرار رہتے ہیں حتی کہ ان کے پاس ملک الموت حاضر ہو جاتا ہے۔

۱۴۲۴۲-ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن عبیداللہ، احمد بن عیسیٰ وشاء، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں اپنی سیاحت کے ایک سفر میں تھا کہ اچانک میں نے دل ہلا دینے والی غمگین آواز سنی لیکن مجھے کوئی شخص دکھائی نہیں دیتا تھا، تاہم کوئی کہہ رہا تھا: پاک ہے وہ زمانوں کو فناء کرنے والا، پاک ہے دنیا کو کھنڈر میں تبدیل کرنے والا، پاک ہے دلوں کو مارنے والا، پاک ہے قبروں میں مدفونین کو دوبارہ زندہ کرنے والا، میں آواز کی سمت چلا، چنانچہ میں ایک سوراخ کے قریب پہنچا اور آواز اسی سوراخ سے باہر نکل رہی تھی اور کہنے والا کہہ رہا تھا، پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو اپنے پوشیدہ راز میں سمو رکھا ہے، پاک ہے وہ ذات جو تمہارے اوپر کتنی زیادہ مہربان ہے، یا اللہ تو پاک ہے تو نے نافرمان اور تیرے حکم کی نافرمانی کرنے والے پر کس قدر بربادی کی پھر وہ کہنے لگا: اے میرے مالک میں تیرے حلم سے گویا ہوتا ہوں، تیرے فضل سے کلام کرتا ہوں، اے دنیا سے چلے جانے والوں کے معبود، اے میرے بعد آنے والوں کے معبود مجھے نیکوکاروں اور صالحین کے ساتھ ملا دے اور ان جیسے اعمال کی مجھے توفیق عطا فرما: پھر کہا: کہاں ہیں زاہدین اور عبادتگزار کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی سواریوں کے رخ منازل معرفت کی طرف موڑ دیئے ہیں، ان پر ایسا زمانہ آیا کہ وہ آزمائشوں میں مبتلا رہے حتی کہ آزمائشوں نے انھیں چکنا چور کر دیا، میں بھی انہیں آزمائشوں کی انتظار میں ہوں جو ان پر نازل ہوئیں پھر وہ اپنی مخصوص کیفیت میں میری طرف متوجہ ہوا میں نے کہا اس آدمی کا کلام لوگوں کے کلام سے جدا ہے پھر میں اسے وہیں روتا چھوڑ کر واپس چل دیا۔

۱۴۲۴۳-احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مریدین میں سب سے زیادہ نفاق میں بڑھا ہوا وہ آدمی ہے جو بغیر حجت کے ایک نظر دیکھے یا ایک بات منہ سے نکالے، جس حجت کو وہ اپنے درمیان اور رب تعالیٰ کے درمیان ظاہر کر دے، پھر ذوالنوں رحمہ اللہ سے حجت کے بارے میں دریافت کیا گیا فرمایا: فعل سے قبل وقت میں غافل ہو۔

۱۴۲۴۴- مذکورہ بالا سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ عارف پر کون سا حال زیادہ غالب رہتا ہے فرحت وسرور یا غم وحزن؟ انہوں نے فرمایا: ہم جس اچھے امر کی امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اس تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ اعلم! اس بارے میں مجھے اتنا علم ہے کہ ایسا نہیں کہ ایک حال کو چھوڑ کر کسی دوسرے حال کی طرف اشارہ کیا جائے یا ایک سبب کو چھوڑ کر دوسرے سبب کی طرف اشارہ کیا جائے، میں تمہارے لئے ایک مثال بیان کرتا ہوں: جان لو کہ اس دار دنیا میں عارف کی مثال اس آدمی جیسی ہے جسکے سر پر کرامت کا تاج سجا دیا گیا ہو اور اسے ایک کمرے میں تخت پر بٹھا دیا جائے پھر اس کے سر کے عین اوپر ایک تلوار لٹکا دی ہو پس وہ بادشاہ ہر گھڑی اپنے آپ کو ہلاکت وموت کے منہ میں پائے گا سوا سے علی التمام فرحت وسرور کہاں مل سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

۱۴۲۴۵-اپنے والد سے، احمد، سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سے اس آفت کے متعلق پوچھا گیا جو کسی مرید کو اللہ تعالیٰ سے دھوکہ دیدے، فرمایا: کہ اسے الطاف وکرامات اور آیات (نشانیاں) دکھائے۔ کسی نے کہا: اے ابوفیض فرید کے اس درجہ تک پہنچنے سے قبل کسی چیز میں دھوکہ کھائے گا؟ فرمایا: ایڑیوں کو روندنے سے (یعنی لوگوں کے پیچھے چلنے سے) تعظیم الناس، مجالس میں توسع اور کثرت اتباع سے پس ہم اس مکروفریب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۱۴۲۴۶-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: مرید کی سنگدلی کی بنیاد کیا چیز ہے؟ فرمایا مرید کا علوم کے بارے میں بحث کرنا تا کہ نفس کو راضی رکھ سکے اور ان علوم کو استعمال میں نہ لائے اور نہ ہی ان کے حقائق تک رسائی حاصل کرے، فرمایا: اگر مخلوق اہل معرفت کی ذلت کو پہچان لیتی تو اپنے سروں اور چہروں پر مٹی ڈالتی، میں نے یہ بات ظاہر مقدسی سے ذکر کی،

وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ابوالفیض پر رحمت کی بارش برسائے انہوں نے حق بات کہی لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نور معرفت کو زاہدین عابدین اور مختلف احوال کے ذریعے حجاب کرنے والوں کے لئے ظاہر کردے لامحالہ وہ حل کر خاکستر ہو جائیں وہ اضمحلال کا شکار ہو جائیں، حتی کہ لاشی ہو کر رہ جائیں وہ آدمی کہتا ہے میں نے دونوں بزرگوں کی بات احمد بن ابوحواری کے سامنے رکھی وہ کہنے لگے: رہی بات ابوفیض رحمہ اللہ کی اللہ انھیں عافیت میں رکھے یہ بات انہوں نے اپنی ذات کے لئے کی ہے اور طاہر مقدسی نے اپنے رب کے ذکر میں کی ہے اور دونوں نے درست بات کہی ہے۔

۱۴۲۴۷-اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں خوف کی علامتیں ہیں (۱) وعید کو ملاحظہ کر کے شبہات سے پرہیز کرنا، (۳) تعظیم کے لئے بطور مراقبہ کے زبان کو محفوظ رکھنا، (۳) حلیم کے غصہ سے ڈرتے ہوئے باطن کا علاج کرنا تین چیزیں اعمال اخلاص میں سے ہیں عام لوگوں کی مدح وذم کا برابر ہونا، (۲) اعمال میں ان کے دیکھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف نظر کرتے ہوئے بھول جانا، (۳) اور آخرت میں عمل کے حسن ثواب کا تقاضا ہونا، تین چیزیں کمال کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) شہروں میں گھومنے پھرنے کو ترک کرنا، (۲) امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غبطہ کم کرنا، (۳) ظاہر وباطن میں نفس کو صاف وشفاف رکھنا۔

تین چیزیں اعمال یقین میں سے ہیں۔

(۱) معاشرت میں لوگوں کی کم مخالفت کرنا، (۲) عطیہ ملنے کی صورت میں لوگوں کی مدح ترک کرنا، (۳) اور فتنہ میں لوگوں کے خوف سے پرہیز کرنا۔

تین چیزیں توکل کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) تعلقات کم پیدا کرنا، (۲) چاپلوسی ترک کرنا، (۳) مخلوق میں صدق وسچائی کو استعمال کرنا۔

تین چیزیں صبر کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) شدت وسختی میں اختلاط سے دور رہنا، (۲) آزمائش کے خم چڑھا کر سکون محسوس کرنا، (۳) فقر وتنگدستی میں مالداری کو وسیع تر معیشت کے روپ میں ظاہر کرنا۔

تین چیزیں حکمت کے علاقوں میں سے ہیں۔

(۱) لوگوں کے نفس کو ان کے باطن کی جگہ پر اتارنا، (۲) ان کی عقلوں کی بقدر انھیں وعظ ونصیحت کرنا نفس حاضر کے ساتھ

تین چیزیں زہد کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) کوتاہ امیدی، (۲) حب فقر، (۳) اور استغناء مع الصبر۔

تین چیزیں عبادت کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بیداری کے لئے رات کو محبوب سمجھنا تاکہ تہجد وخلوت سے بہرہ مند ہو سکے، (۲) لوگوں کے دیکھنے اور غفلت کی وجہ سے صبح کو ناپسند کرنا، (۳) فتنے کے خوف کی وجہ سے اعمال صالحہ کی طرف رغبت کرنا۔

تین چیزیں تواضع کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) نفس کو حقیر کرنا معرفت بالعیب کے لئے، (۲) معرفتِ توحید کے لئے لوگوں کی تعظیم کرنا، (۳) ہر ایک سے حق ونصیحت کو قبول کرنا۔

تین چیزیں سخاوت کے اعمال میں سے ہیں۔

(۱) کسی چیز کی حاجت ہوتے ہوئے بھی لوگوں پر خرچ کرنا ، (۲) استقلال عطیہ کے لئے بدلے کا خوف رکھنا (۳) لوگوں پر سرور کو داخل کرنے کے لئے نفس پر خوفزدہ رہنا۔

تین چیزیں حسن خلق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اہل معاشرت کی کم مخالفت کرنا، (۲) جو چیز ان کے اخلاق کا باعث بنے اس کی تحسین کرنا، (۳) اور نفس لائمہ کو لازم کرنا لوگوں کے عیوب سے ناواقفیت ظاہر کرنے کے لئے۔

تین چیزیں لوگوں پر رحمت کرنے کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) پریشان حال لوگوں کا حوصلہ بڑھانا، (۲) یتیم ومسکین کے لئے دل کا رونا، (۳) مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوشی کا اظہار نہ کرنا۔

تین چیزیں استغناء اعظم کی علامتوں مین سے ہیں۔

(۱) وہ فقراء جنھیں دنیا میں ذلیل ورسوا سمجھا جاتا ہو انکے لئے تواضع کرنا، (۲) اغنیاء متکبرین کے سامنے اپنی خودی کو بحال رکھنا، (۳) اور متکبر دنیاداروں کے ساتھ میل جول ترک کرنا

تین چیزیں حیاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) وحشت کے فقدان پر انس کا پالینا، (۲) فکر کو دائمی رکھنے کے لئے خلوت کی تلاش میں رہنا، (۳) اور خلوص مراقبہ کے ساتھ ہیبت کا شعور،۔

تین چیزیں معرفت کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی طرف ہروقت متوجہ رہنا، (۲) غیر اللہ سے کٹ کر صرف اللہ کا ہو جانا، (۳) اور اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر فخر محسوس کرنا۔

تین چیزیں تسلیم کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) تقدیر پر راضی رہنا، (۲) آزمائش کے وقت صبر کرنا اور (۳) فراخی کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا۔

۱۴۲۴۸- عثمان بن محمد، ابوبکر بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سے پوچھا میں اپنے رب کی معرفت کب حاصل کرسکتا ہوں؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ تیرا ہم نشیں ہو جائے اور تم اپنے لئے اس کے سوا کسی کو انیس (مانوس کرنے والا) نہ سمجھتے ہو، میں نے کہا: میں اپنے رب سے محبت کب کرسکتا ہوں؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا عمل تیرے نزدیک ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا اور ناپسند ہو جائے ، میں نے کہا: میں اپنے رب کا مشتاق کب ہوسکتا ہون؟ فرمایا جب تم آخرت کو اپنا قرار بنالو اور تم دنیا کو اپنا مسکن ودار نہ بناؤ۔

۱۴۲۴۹- سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے کہ جو آدمی اپنے جیسے انسان پر بھروسہ کرے وہ ملعون ہے۔

۱۴۲۵۰- محمد بن ابراہیم، محمد بن ریان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس کچھ اصحاب حدیث آئے تا کہ ان سے خطرات ووسواس کے بارے میں سوال کریں، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس بارے میں کچھ بات کروں؟ پر یہ آدمی محدث ہے، مجھ سے نماز وحدیث کے بارے میں سوال کرو۔ اسی دوران ذوالنون مصری رحمہ اللہ مجھے سرخ رنگ کے موزے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا: اے بیٹے یہ موزے اتاردو یہ تو تیری خواہش نفس ہے نبی ﷺ نے سیاہ رنگ سادہ قسم کے موزے پہنے ہیں۔

۱۴۲۵۱-محمد بن ابراہیم، علی بن حاتم عثمانی، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مصر کی ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم عنقریب اس شہر کو آباد دیکھو گے اس سے گھوڑے اور عجمی لوگ نکلیں گے پھر عنقریب تم اسے ویران بھی دیکھو گے، علی بن حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے اس شہر کو آباد بھی دیکھا اور پھر ویران ہوتے ہوئے بھی دیکھا، میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کلام اللہ ہے۔

۱۴۲۵۲-عبداللہ بن محمد، عباس بن حمدان، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد ابوالحسن رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کے جنازے میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ ان کے جنازے پر چمگادڑوں جیسے پرندے آبیٹھتے اور پھر اڑ جاتے۔

۱۴۲۵۳-محمد بن علی، محمد بن زیاد کہتے ہیں جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوئے تو میں نے ان کے جنازے میں سبز رنگ کے پرندے واقع ہوتے ہوئے دیکھے مجھے معلوم نہیں وہ کیسے پرندے تھے، بہر حال ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ہمارے پاس مصر میں وفات پائی انہوں نے حکم دیا تھا کہ ان کی قبر زمین کے ساتھ ہموار کر کے بنائی جائے۔

۱۴۲۵۴-ابو جعفر احمد بن علی بن عبداللہ بن حمدان، عبداللہ بن محمد سلمانی، ابو یعقوب سیف ابو احمد بغدادی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ۲۴۵ھ میں فرمایا: میں نے جنگل میں ننگے پاؤں چلتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا: محبّ کا دل مجروح ہوتا ہے اسے راحت میسر نہیں ہوتی، زخم پر سے دوائی ہٹ گئی ہے، بیماری نے دوائی کو بے اثر کر دیا ہے، دوائی اور بیماری کے درمیان دل بیقرار ہو گیا ہے، میں نے اسے سلام کیا، اس نے مجھے کہا: اے ذوالنون وعلیکم السلام۔ میں نے کہا: کیا تم مجھے اس سے پہلے جانتے ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا، میں نے کہا پھر تمہیں یہ فراست کہاں سے ملی؟ کہا: یہ فراست میرے اختیار میں نہیں بلکہ مجھے اس کے مالک باری تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے میرے دل کو فراست سے منور کیا ہے حتی کہ اس فراست سے میں نے تمہیں پہچان لیا حالانکہ میں تمہیں سابق میں نہیں جانتا تھا، اے ذوالنون، میرا دل علیل ہے میرا جسم مشغول ہے میں بیس سالوں سے بیابانوں میں گھوم پھر رہا ہوں، نہ میرا کوئی گھر ہے اور نہ ہی مجھے کسی چھت نے دھوپ سے ڈھانپا ہے جو مجھے گرمی سردی اور ہواؤں سے حفاظت دے، لہذا! میری ان کیفیات کو بیان کرو اگر ان کا کچھ اعتبار ہو۔

پھر وہ بیٹھ گیا اور میں بھی بیٹھ گیا، میں نے کہا، دل جب علیل ہو جاتا ہے تو غم و بیماریاں اس میں گھومنے لگتی ہیں، دل کے لئے گھومنے کے ساتھ کوئی دوائی نہیں ہوتی، جو آدمی حزن میں آتا ہے شکایت کے لئے اسکی بیماری طول پکڑ جاتی ہے۔ اس نے ایک چیخ ماری اور پھر کہا: مجھے شکوہ سے کیا تعلق؟ اگر آزمائش لمبی ہو جائے حتی کہ میں بوسیدہ ہڈی ہو جاؤں میرا کوئی عضو شکوہ سے حرکت نہیں کرے گا۔

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فکر اہل رضا کے دلوں میں جب سرایت کرتی ہے تو ان میں جذبہ محبت آجاتا ہے۔ ضمیر فکر سے بھر جاتا ہے، ضمیر اور جذبہ محبت دونوں الگ الگ رہتے ہیں پھر دونوں میں میلان آتا ہے اور پھر الفت سے رضاء کے طریقے کو پہچان لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ تب انہیں عطا کرتا ہے اور رجا کے تحفوں سے نوازتا ہے۔ یوں محبت ان کے دلوں میں سرایت موجزن ہو جاتی ہے، نہ صرف اس محبت سے نفس کو لذت ملتی ہے بلکہ اس میں لذات کا ایک لگاتار سلسلہ امنڈ آتا ہے، ان تحفوں کی وجہ سے اس میں جذبہ پیدا ہوتا ہے، پس کونسی اڑان زیادہ بارونق ہو سکتی ہے، دلوں کے اپنے مالک کے پاس جانے سے؟ پھر یہ قلوب حق تعالیٰ کی طرف بغیر پروں کے ہوا کے دوش اڑتے چلے جاتے ہیں، ملکوت میں ہواؤں سے بھی تیز پرواز کرتے چلے جاتے ہیں، اور جو ان کا ارادہ کرتا ہے وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے جب پرندہ پرواز کرتا ہے دروازہ بند ہو جانے سے پہلے داخل ہو جاتا ہے، وہ آدمی بولا! اے ذوالنون! زخم کا پھوڑا ترقی کر رہا ہے میں قتل ہو گیا اور مجھے شدید رنج پہنچا ہے، اے آدمی! جیسی صحبت میں نے آپکی اختیار کی ہے ایسی صحبت آج

تک میں نے کسی کی اختیار نہیں کی ہے، میں نے کہا: پھر ہمارے ساتھ ساتھ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ ہم دونوں بغیر توشے کے اٹھ کر چلنے لگے جب ہم وسیع جنگل میں داخل ہوئے ہمیں تین دن تک شدید بھوک نے ستایا، مجھے کہنے لگا: مجھے تو بھوک لگ گئی ہے، میں نے کہا: جی ہاں کہا: اس پر قسم کھاؤ تا کہ تمہیں کھانا کھلادے؟ میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے بیج کو توڑا اور حیوان کو پیدا کیا تم اس سے کچھ نہیں مانگو گے اگر چاہے تو تمہیں کھلائے چاہے تو ترک کرے پھر وہ مسکرادیا اور بولا: اب چلو چنانچہ ہمارے اوپر پاکیزہ کھانوں کا فیضان ہوا اور مشروبات کی فراوانی ہوئی حتی کہ ہم مکہ میں صحیح سلامت داخل ہوگئے، پھر وہ مجھ سے جدا ہو گیا اور میں اس سے جدا ہو گیا، یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ جب بھی وہ اس آدمی کا ذکر کرتے تو رو جاتے اور اس کی صحبت پر افسوس کرتے۔

۱۴۲۵۵- محمد بن محمد بن عبد اللہ، نصر بن شافع مقدسی زاہد، موسیٰ بن علی الحمیمی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن کے ایک آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ وہ نفس کی مخالفت کرنے والوں پر سبقت لے گیا ہے اور جہاد فی النفس میں اعلیٰ مرتبہ رکھتا ہے، میرے سامنے اسکی عقل وحکمت بیان کی گئی اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ تواضع ورحمت میں بلند مقام رکھتا ہے، میں حج کرنے چلا گیا جب میں نے حج کے ارکان ادا کر لئے میں اس کے پاس گیا تا کہ اسکا کلام سنوں اور اس کے مواعظ سے مستفید ہوں چنانچہ میں اور دیگر لوگ اس سے ایک ہی جیسے سوالات کرتے، ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا اور اس پر صالحین کی علامتیں نمایاں دکھائی دیتی تھیں اہل خوف کا نظارہ اس میں عیاں تھا، اس کے چہرے کی رنگت زرد تھی لیکن کسی بیماری کی وجہ سے نہیں یہ تکلفاً آنکھیں چندھیا کر رکھتا تھا۔ دبلے پتلے جسم کا مالک تھا لیکن اسکا دبلا پن کسی بیماری کی وجہ سے نہیں تھا، خلوت کو محبوب رکھتا تھا اور تنہائی سے مانوس تھا، تم اسے دیکھ کر سمجھتے کہ بس ابھی اس پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے، یا اسے کوئی حادثہ پیش آیا ہے، نکل کر ہمارے پاس آیا اور نوجوان نے اس آدمی کو سلام کیا اور اس سے مصافحہ بھی کیا، شیخ نے نوجوان کو مرحبا کہا پھر ہم سب نے اس شیخ کو سلام کیا پھر نوجوان نے کلام شروع کیا اور کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کے دلوں کو بیماریوں کا طبیب منتخب کیا ہے، گناہوں کی تکالیف کے لئے معالج مقرر کیا ہے، مجھ میں ایک زخم لگ چکا ہے اسکی بیماری مکمل ہو چکی، اگر آپ مجھ پر مہربانی فرمائیں اور میرا علاج کریں، شیخ بولا: اے نوجوان پوچھو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو، نوجوان بولا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے: اللہ تعالیٰ سے خوفزدہ ہونے کی کیا علامت ہے؟ شیخ بولا: کہ آدمی اپنے دل سے اللہ کے خوف کے علاوہ ہر خوف کو نکال دے نوجوان نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے: بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف کب نمایاں ہو جاتا ہے؟ کیا جب آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفس کو بیمار کے مرتبہ پر اتار دے پھر وہ بیماریوں کے خوف کے مارے ہر طرح کے کھانے سے احتیاط برتے اور دوائی کی کلی پر صبر کرے تا کہ کہیں بیماری طویل نہ ہو جائے، پھر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا آپ نے عافیت دی میں عافیت تک پہنچ گیا آپ نے علاج کیا میں نے شفا پائی، پھر وہ کچھ مبہوت سا ہو کر رہ گیا وہ کچھ جواب دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ اسکی روح پرواز کر گئی ہے، نوجوان پھر بولا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے کی کیا علامت ہے؟ کہا: اے میرے دوست! محبت کا درجہ تو بہت بلند ہے، نوجوان بولا! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بیان کریں، شیخ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کے دل میں ایک چیر پڑتا ہے پھر وہ اپنے دلوں کے نور سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف دیکھتا ہے، پھر ان کے بدن دنیوی ہوتے ہیں اور ان کی روحیں اخروی اور ان کی عقلیں سماوی ہوتی ہیں وہ روحیں فرشتوں کی صفوں میں چلتی پھرتی ہیں اور وہ امور کے مالک کا یقین سے مشاہدہ کرتی ہیں، پھر وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں چونکہ وہ اپنے رب سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں نہ انہیں جنت کی طمع ہوتی ہے اور نہ ہی جہنم کا خوف، پھر وہ نوجوان رونے لگا اور رونے سے اسکی سسکیاں بندھ گئیں پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری شیخ اٹھا اور نوجوان پر گر پڑا اور اسکا بوسہ لیا پھر بولا: یہ خائفین کا پچھاڑہ ہے یہ مجتہدین کا درجہ ہے اور یہ متقین کا امان ہے۔

۱۴۲۵۶- احمد بن معلّی صفدی وراق، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین ومحمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت

ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: چکی کا پاٹ تین چیزوں پر گھومتا ہے، (۱) اللہ تعالیٰ کے وعدے کے اعتماد پر، (۲) رضا پر، (۳) اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے پر۔

۱۴۲۵۷- احمد، احمد، یوسف ومحمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جس سے اسکا رب عزوجل انصاف کرے، کسی نے پوچھا: رب تعالیٰ کیسے انصاف کرتا ہے؟ فرمایا: امور طاعت میں بندے کے لئے آفات کو عارض کرے اور معصیت میں جہالت کو اس پر وارد کرے، اگر بندے کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ اس کی دارو گیری کرے تو بندہ اسے عین عدل سمجھے اور اگر بندے کی مغفرت کرے تو بندہ مغفرت کو اسکا فضل سمجھے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول نہ کرتا ہو تو اسے ظالم نہ سمجھے چونکہ نیکیاں آفات کی وجہ سے قبول نہیں ہورہیں اور اگر اپنی نیکیوں کو قبول ہوتی دیکھے تو اسے محض رب تعالیٰ کا احسان سمجھے چونکہ یہ امر اس کی کرامتوں میں سے ہے۔

۱۴۲۵۸- ابونعیم اصفہانی اپنے والد سے، ابوالحسن ملطی، ابوعبداللہ جلاء کہتے ہیں ایک مرتبہ میں گھر سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے پر گیا وہاں میں نے ایک عورت روتی ہوئی دیکھی اور زور زور سے چیخیں مار رہی تھی، اتنے میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ اس کے پاس آنکلے اور اس سے کہنے لگے: تم کیوں رو رہی ہو؟ بولی، میرا بچہ جو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھا میرے سینے پر بٹھا کھیل رہا تھا اچانک ایک مگرمچھ نکلا اور بچہ مجھ سے چھین کر لے گیا، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نماز کی طرف متوجہ ہو گئے دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی پھر دعا کی، کیا دیکھتے ہیں کہ مگرمچھ دریا سے نکل کر باہر آرہا ہے اور اس کے پاس ایک بچہ بھی ہے دیکھتے ہی دیکھتے مگرمچھ ماں کے سامنے بچہ پھینک کر واپس دریا میں چلا گیا ماں نے بچہ اٹھا کر سینے سے لگالیا، میں اس سارے واقعہ کو کھلی آنکھوں دیکھتا رہا۔

۱۴۲۵۹- عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم کا قول ہے: جو بندہ خالص اللہ کے لئے محبت کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ وہ ایسی محبت میں رہے جسے کوئی بھی پہچان نہ سکے۔

۱۴۲۶۰- محمد بن ابراہیم، عبدالحکیم بن احمد بن سلام سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نبطی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جب وہ عربوں میں داخل ہونے لگے:

۱۴۲۶۱- محمد بن ابراہیم، عبدالحکم بن احمد بن سلام سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک سوراخ دیکھا اسمیں ایک رقعہ تھا جس پر لکھا تھا، آزاد کردہ غلاموں قریب البلوغ نوجوانوں، عبادت گزار بننے والوں اور عربوں میں داخل ہونے والے نبطیوں سے بچو عبدالحکم کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نحیف جسم والے تھے چہرے کی رنگت سرخ تھی اور ان کی ڈاڑھی میں سفیدی نہیں تھی۔

۱۴۲۶۲- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن حمدان نیشاپوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شامی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! یقیناً جب اہل معرفت نے عافیت دیکھی اور منہائے عاقبت کو گوشۂ چشم سے دیکھا اور تیری جود وسخاوت کا دلوں میں یقین کرلیا اور ان پر تو نے جو ابتداء نعمتوں کی بوچھاڑ کی ان کا مشاہدہ کرلیا تو نے اس میں پائے جانے والے نفع پر انکی راہنمائی کی جبکہ تو عالیشان ہے، مضاء ومنافع سے ماوراء ہے انہوں نے تیری پیشگی طاعات پر استقلال دکھایا انہوں نے تیری عظیم تر عبادت کو بھی کمتر سمجھا، دیگر لوگوں نے جس امر کو دشوار سمجھا اس کو انھوں نے ہلکا تصور کیا، انہوں نے تیری رضا کے حصوں کے لئے جہد مسلسل کی، تیرا شکر ادا کرنے میں معمولی کوتاہی کو بھی انہوں نے عظیم تر سمجھا اگرچہ تیری طاعت بجالانے میں ان سے ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ عظیم تر کوشش کو کمتر سمجھتے تھے، اسی لئے ان کے بدن دبلے پتلے ہیں، اسی لئے ان کے چہروں کی رنگت بھی تبدیل ہوگئی، تیرے غیر سے انھوں نے اپنے دل خالی کرلیے،، ہمہ وقت تیرے ذکر میں انکی عقلیں اور زبانیں مشغول رہیں، انکی تمامتر

سوچیں مخلوق سے کٹ کر تیری طرف مرکوز ہوگئیں، ان کے نفوس تیرے بارے میں خلو سے مانوس اور خوش ہونے لگے، بندوں کے درمیان عاجزی سے چلنے لگے، تیری طاعت کے طرف تیز قدم چل کر گئے، اے میرے معبود جس طرح تو نے انھیں اعلیٰ درجات سے شرف بخشا اور انہیں بلند شان فضائل سے نوازا تو ہمارے دلوں کو اپنی محبت کی رسی سے باندھ دے پھر ہمیں آسمانوں اور زمین کی ملکوت میں پھیر دے، اور ہمیں اپنی مراد کی طرف درجہ بدرجہ ترقی نصیب فرما، ہمیں منزل بہ منزل اپنے اصفیاء (چنیدہ بندوں) کے راستے پر چلا، ایک ایک پردہ کو اپنے پوشیدہ علم سے ہمارے لئے دور کر دے، یہاں تک کہ تو مانوسیت کے باغات تک پہنچ جائے، تو اپنے شوق کے پھلوں کو چنوائے، تو اپنی معرفت کے حوضوں سے پلائے، اپنی نعمتوں کو پھلا کر پاک تر ہو جائے، تو اپنی نعمتوں کے تالابوں میں بگھوئے پھر تو ان نعمتوں کو ہماری طرف پھیر دے، نوافل کے تحفوں سے ہمیں ترقی عطا فرما، ہماری آنکھوں کو عبرتوں کے فوارے بنادے اور ہمارے سینوں کو شوق کی حرارتوں سے بھر دے ہمارے دلوں کو بھوک و پیاس سے بھر دے، ہمارے نفسوں کو ایسا باندھ دے تاکہ انھیں تیرے خوف کی وجہ سے پسند ترک کر دینی پڑے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو اپنی طاعت پر زندہ رکھ اور جب ہمیں موت دے تو اپنی پسندیدہ ملت میں شامل کر کے موت دے درآنحالیکہ ہم ہدایت یافتہ ہوں نہ ہم مغضوب علیہ ہوں اور نہ ہی ضالین۔

۱۴۲۶۳- ابوالحسن احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا:

ش: اموت وماماتت اليک صبابتی . ولا رويت من صرف حبک اوطاری.

میں تو مر جاؤں گا لیکن تجھ سے میری محبت ختم نہیں ہوگی اور نہ ہی تیری خالص محبت سے میری حاجتیں سیراب ہو سکتی ہیں۔

۱۴۲۶۴- احمد بن محمد، حسن بن علی، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مخلوق سے علیحدگی کب درست ہے؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کرنے پر قدرت حاصل کر لو گے۔

۱۴۲۶۵- احمد بن محمد، احمد بن عثمان مکی صوفی، عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ہمیں کہا: میں نے ایک مرتبہ میدان تیہ میں ایک سیاہ فام دیکھا جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا اس کا چہرہ سفید ہو جاتا، میں نے اس سے کہا: اے آدمی! تمہارے اوپر ایک ایسا حال ظاہر ہوتا ہے جو تجھے متغیر کر دیتا ہے کہنے لگا: میرے پاس سے ہٹ جاؤ اے ذوالنون! جو حالات میرے اوپر وارد ہوتے ہیں وہ اگر تمہارے اوپر وارد ہوں تو تم بھی میری طرح گھومنے پھرنے لگ جاؤ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

ذكرنا وماكنا نسينا فنذكر . ولكن نسيم القرب يبدو فيبهر.

فاحبابه طورا واغدی به له. اذا الحق عنه مخبر ومغبر

ہم یاد رکھتے ہیں اور جب بھول جاتے ہیں تو پھر یاد کر لیتے ہیں لیکن قرب کی باد نسیم ظاہر ودوبالا ہو جاتی ہے پس اس کے احباب صبح وشام اس کی سوچ میں ہوتے ہیں جبکہ حق نے اسکے بارے میں خبر دی ہے۔

۱۴۲۶۵- احمد بن محمد، حسن بن علی، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بیت المقدس میں میں نے ایک آدمی دیکھا جسے شدت غم نے بے چین کر دیا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کس چیز نے تجھے اس جوش میں مبتلا کر دیا؟ وہ بولا: زاہدین اور عبادتگزار صاف اخلاص کو لیکر چلے گئے، بس تلچھٹ سی باقی رہ گئی ہے، پس کیا راہنمائی کرنے والی کوئی دلیل یا کوئی جگانے والا حکیم باقی ہے؟ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون کے پاس سے کچھ لوگ چوپایوں پر سوار گزرے فرمانے لگے: پاخانہ پاخانے پر سوار ہے۔

۱۴۲۶۶- محمد بن ابراہیم بن یزید احمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان حیاط سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا: اے ابوفیض جو آدمی تواضع کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کی طرف کیسے راستہ ہو سکتا ہے؟ فرمایا! سمجھو! جو آدمی اللہ تعالیٰ کی سلطنت کا یقین رکھتا ہو وہ اپنے نفس کی سطوت کو ختم کرتا ہے چونکہ نفوس سب کے سب کمتر وحقیر ہیں اور جو آدمی تواضع کا ارادہ رکھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ

کے سوا اپنے نفس کی طرح نظر نہ کرتا ہو، چنانچہ نبی ﷺ کے فرمان "من تواضع لله رفعه الله" جوتواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتے ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ جس نے مسکین اور فقر الی اللہ کو عاجزی سے اختیار کیا اللہ تعالیٰ اسے انقطاع (اسی کا ہو جانا) کی عزت سے نوازتے ہیں۔

۱۴۲۶۷-احمد بن محمد بن مقسم، ابوعباس بن یوسف شکلی، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یہ اشعار پڑھے۔

منع القرن بوعده ووعيده. مقل العيون بليلها ان تهجع.

فهمو عن الملك الكريم كلامه. فهما تذل له الرقاب وتخضع.

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے وعدہ وعید کے ذریعہ باز رکھا اور رات کے وقت آنکھوں کو نیند کرنے سے روک دیا، لوگوں نے کریم بادشاہ کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ انہوں نے رب تعالیٰ کے حضور گردنیں جھکا دیں۔

۱۴۲۶۸-احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے رب تو وہ ذات ہے کہ ہر چیز تیری رحمت میں داخل ہوگئی ہے اور تیری نعمت تنگ نہیں پڑی، مگر اسی آدمی سے جسکو شک تیرے انکار کی طرف لے گیا۔

ایک مرتبہ کسی آدمی نے ذوالنوں سے کوئی بات پوچھی انہوں نے فرمایا: بلاشبہ جس ذات نے تیرے رزق کی کفایت اٹھا رکھی ہے وہ تیرے متعلق متہم نہیں ہے، اسرافیل کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ کشتی میں سوار تھا میں نے منہ میں کچھ تری سی پائی جسے میں نے پانی میں تھوک دیا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ بولے: اے دشمنی رکھنے والے انسان تیرا ناس ہو! کیا اللہ کی نعمت پر تھوک رہے ہو، ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار سنائے۔

ترجمہ: عارفین کے دلوں کی جولان گاہ تو روضہ (باغ) سماویہ ہوتا ہے جس کے ورے رب کے حجابات ہوتے ہیں عالم سر میں اسکا قرب دلوں کی حفاظت کرتا ہے اگر مقرر مدتوں کی بات نہ ہوتی تو وہ دل محبت سے پگھل جاتے، محبت کے پیاسوں کو تیرے خالص جام سے سیراب کیا گیا اور بادنسیم نے انھیں تازگی بخشی، جو دل عرش والے کے قریب تر ہو گئے جس عرش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب سے مزین کر رکھا ہے، پس وہ ان سے راضی ہوا اور انھیں راضی کر دیا حتی کہ غایت رضاء کے محاذی ہو گئے اور محبوب کے پاس اعلیٰ مقام پر جا اترے اس کے عزم لطیف سے تمامتر داخلی پردے چاک ہو گئے، پھر ان دلوں اور حبیب کے درمیان پوشیدہ راز چل پڑے حتی کہ ہر دل غیر کے قرب سے محفوظ ہو گیا۔

۱۴۲۶۹-ایک مرتبہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے پاس بیٹھو جس کی صفات تم سے کلام کریں اور اس آدمی کے پاس مت بیٹھو جس کی زبان تم سے کلام کر رہی ہو۔

۱۴۲۷۰-عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادتگزار بندے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ تصدیق کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ طریق دقیق سے سلامتی میں رہتے ہیں، تنگی کے حجاب ان کے لئے کشادہ ہو جاتے ہیں اور شفیق رفیق ذات ان پر نرمی کرتی ہے اور روزوں کو ان کی غذا بنا دیتی ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ "فيهما من كل فاكهة زوجان" "ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی" (الرحمٰن:۵۲) پس وہ عبادت گزار بندے کل ہی کو حوروں کے ساتھ بالا خانوں میں سکونت پذیر ہوں گے، جو کچھ بھی ان کے جی چاہیں گے وہ کھائیں گے اور ہمیشہ کی جنتوں میں آنکھیں نیچی رکھنے والی عورتوں کے ساتھ ہوں گے حالانکہ جبرائیل ان کے پاس اللہ کی طرف سے مزید عطایا کی خوشخبری بھی لایا ہے، پس ان عبادتگزاروں جیسا کون ہو سکتا ہے، حالانکہ عالم سر نے انکے لئے تمام تر حجابات چاک کر دیئے ہیں اور ان کی طرف رب تعالیٰ نے خصوصیت سے نظر کی ہے۔

۱۴۲۷۱-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن احمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادتگزار بندے ہیں جو اسکی طرف جانے والے راستے کو باخوبی جانتے ہیں، اسکے حضور روبرو کھڑے ہونے کو بھی باخوبی جانتے ہیں پس دل عالم الغیوب کی طرف بڑھ گئے اور اسکے خوف کی کڑواہٹ کے خم کے خم چڑھا لئے، انہوں نے تاریکیوں سے اللہ کو راضی کرنے کا کام لیا پس اللہ تعالیٰ نے انھیں علم اور مزید عطایا سے نواز دیا اور انھیں سلامتی کے دریاؤں میں غوطہ دیا پس آنے والے کل کو یہ لوگ ان زلزلوں اور سطوات سے سلامت رہیں گے اور بالا خانوں میں عیش وعشرت سے ٹھہریں گے۔

۱۴۲۷۲-عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسیدی، ابوبکر بن ابی دنیا سے مروی ہے کہ ایک عبادتگزار کا کہنا ہے کہ میں مکہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ تھا میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بھلا وقوف کعبہ میں کیوں نہیں قرار پایا، جو پہاڑ پر وقوف ہوگیا؟ فرمایا: چونکہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور پہاڑ اللہ کا دروازہ ہے، پس لوگ جب کعبہ کا قصد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں دروازے پر ٹھہرادیتے ہیں تاکہ تضرع اور عاجزی کرتے رہیں، ان سے پوچھا گیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، مشعر حرام کا وقوف کیسے حرم میں ہوگیا؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے انھیں داخلے کی اجازت عنایت فرمادی تو انھیں ایک دوسرے حجاب میں ٹھہرادیا اور وہ مزدلفہ ہے چنانچہ جب ان کی آہ وبکا اور تضرع طویل ہوگیا تو انھیں قربانی سے قرب حاصل کرنے کا حکم دیا پس وہ قربانی کر کے گناہوں سے پاک ہوجاتے ہیں اور پھر زیارت (طواف زیارت) کی اجازت اس وقت ہوئی جب لوگ گناہوں سے پاک ہوگئے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ایام تشریق میں روزے رکھنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا: چونکہ لوگ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کررہے ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی ضیافت میں ہوتے ہیں مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے پاس بحالت روزہ رہیں، ذوالنون رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: آدمی کعبہ کے پردوں کے ساتھ کس معنیٰ کر چمٹ جاتا ہے؟ فرمایا: اس کی مثال ایسی ہے جیسے دو بھائیوں کے درمیان کو جنایت وزیادتی حائل ہو اور زیادتی کرنے والا اپنے بھائی کے سامنے عاجزی کرے اس سے لپٹ جائے اسکا گناہ وزیادتی اسے معاف کردے۔

۱۴۲۷۳-عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، ایک صوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے سعدون کو بصرہ کے قبرستان میں دیکھا سخت گرم دن تھا اور وہ اپنے رب سے مناجات کررہا تھا اور بآواز بلند کہہ رہا تھا، احد، احد، احد میں نے اسے سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا، پھر میں نے کہا: تجھے اس ذات کا واسطہ جس سے تو مناجات کررہا ہے تھوڑی دیر کے لئے وقف کر، چنانچہ اس نے وقف کیا اور کہا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو اور مختصر بات کہو، میں نے کہا، مجھے وصیت کرو میں تمہاری وصیت کو یاد رکھوں گا اور میرے لئے دعا بھی کرو۔ اس نے یہ اشعار پڑھے۔

یا طالب العلم ھاھنا وھنا. ومعدن العلم من جنبیکما

ان کنت تبغی الجنان تسکنھا. فاذرف الدمع فوق خدیکا

رقم اذاقام کل مجتھد. تدعوہ کی یقول لبیکا.

اے ادھر ادھر علم کے طلب کرنے والے حالانکہ علم کی کانیں تیرے اڑوس پڑوس میں موجود ہیں اگر تو جنتوں میں رہنا چاہتا ہے تو پھر اپنے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑیاں بہادے اور جو مجتہد کھڑا ہوجائے تو تم بھی کھڑے ہوجاؤ تاکہ تم اسے پکارو اور وہ لبیک کہے۔

پھر سعدون اپنے کام میں مصروف ہوگیا اور کہنے لگا: اے فریادیوں کی فریاد رسی کرنے والے میری فریاد سن لے، میں نے اسے کہا: اپنے اوپر نرمی کر شاید اللہ تجھے ایک مرتبہ نظر کرم سے دیکھ لے اور تجھے معاف کردے، اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھوڑ الیا اور تیزی سے بھاگنے لگا اور کہتا جارہا تھا۔

انست بہ فلا ابغی سواہ. مخافۃ ان اضل فلا اراہ.

فحسبک حسرۃ وضنا وسقماً. بطردك من مجالس اولیاه.

میں تو اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوں اس کے علاوہ میں کسی کو طلب نہیں کرتا ہوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ میں کہیں اسے گم نہ کردوں اور پھر اسے دیکھ نہ سکوں تجھے بس اتنی حسرت ضعف وکمزوری کافی ہے جو تجھے اللہ کے دوستوں کی مجالس سے دھتکار دے۔

۱۴۲۷۴-عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ فتح بن شخرف کا بیان ہے کہ سعدون محبت باری تعالیٰ میں حد دیوانگی تک پہنچ گئے تھے ان کی ہر ہر بات سے فریفتگی ٹپکتی تھی ساٹھ سال تک مسلسل روزے رکھتے رہے حتی کہ ان کے دماغ میں بھی قدرے فرق آ گیا تھا لوگ انھیں مجنون کہہ کر پکارتے تھے، فتح کہتے ہیں: ایک زمانے تک سعدون ہم سے غائب رہے میں ان سے ملاقات کا مشتاق تھا چونکہ مجھے ان کی حکمت کے متعلق بیان کیا گیا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں مصر کے مقام فسطاط میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے حلقہ میں کھڑا تھا میں نے سعدون کو دیکھا انہوں نے اون کا بنا ہوا ایک جبہ پہن رکھا تھا پشت کی طرف لکھا تھا: یہ جبہ نہ بیچا جائے ذوالنون رحمہ اللہ کھڑے علم باطن میں کلام کر رہے تھے کہ سعدون نے انھیں پکارا اور کہا: دل اسیر ہونے کے بعد امیر کب ہوجاتا ہے؟ ذوالنون رحمہ اللہ بولے: جب رب خبیر ضمیر پر مطلع ہوجائے اور ضمیر میں صرف اور صرف اپنی محبت پائے چونکہ اللہ تعالیٰ جلیل القدر غالب ذات ہے، سعدون رحمہ اللہ نے ایک زوردار چیخ ماری اور غشی کھا کر گر گئے جب غشی سے افاقہ ہوا تو یہ شعر پڑھا:

ولا خیر فی شکویٰ الیٰ غیر مشتکی . ولا بد من شکویٰ اذالم یکن صبر .

بغیر شکایت کے شکویٰ میں کوئی بھلائی نہیں اور جب بندہ صبر نہ کرسکتا ہو تو اس وقت شکوہ کے سوا بھی کوئی چارۂ کار نہیں۔

پھر کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں "ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پھر کہا: اے ابوفیض کیا دلوں میں سے کچھ دل ایسے بھی نہیں جو گناہ کرنے سے پہلے بھی توبہ کرتے ہوں؟ فرمایا: جی ہاں: یہ وہی دل ہیں جنھیں اطاعت سے پہلے ثواب مل جاتا ہے، کہا: اے ابوفیص اسکی شرح کیجئے: فرمایا اے سعدون! یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے قلوب روح الیقین کی ضیاء پاشیوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، انہوں نے نفوس کو خواہشات سے یکسر جدا کر رکھا ہوتا ہے، وہ راہبین ہوتے ہیں، بندوں کے بادشاہ ہوتے ہیں، زاہدین کے امراء ہوتے ہیں ان کے والہانہ قلوب میں اللہ کے شوق کی بارش برستی ہے ان میں ایسا کوئی نہیں ہوتا جو مخلوق سے مانوس رہے یا محتاج رزق سے رزق طلب کرے، وہ بھری مجلس میں حقیر وذلیل لگتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم الشان اور جلیل القدر ہوتا ہے، سعدون بولے: اے ذوالنون مصری رحمہ اللہ ہم اللہ تعالیٰ تک کب رسائی حاصل کرسکتے ہیں؟ فرمایا اے سعدون! اذیت کو دور کرکے اپنے عزم کی تصحیح کرتے رہو اور جو نظام کار کا مالک ہے اس سے مانگتے رہو۔

فتح کہتے ہیں سعود نے ذوالنون رحمہ اللہ کے حلقہ سے ایسا سر اٹھایا کہ بعد میں پھر نظر نہ آ جائے۔

۱۴۲۷۵-عثمان بن محمد، ابوالحسن رازی، ابوالحسن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے:

یجول الغنی والعزفی کل موطن . لیستوطنا قبل امریء ان توکلا.

ومن یتوکل کان مولاہ حسبه. وکان له فیمایحاول معقلاً

مالداری اور عزت ہر جگہ گھوم پھر رہی ہے تاکہ کسی آدمی کو توکل کرنے سے پہلے ٹھکانا بنا لے اور جو آدمی توکل کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہوجاتا ہے اور وہ جس طرف بھی قصد کرتا ہے اسے پناہ گاہ مل جاتی ہے۔

ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لبست بالعفة ثوب الغنیٰ. فصبرت امشی شامخ الرأس .

انطق الی الصبر لسانی فما. اخضع بالقول لجلا سی .

اذرأیت التیہ من ذی الغنی - تہت علی التائہ بالباس

میں نے پاکدامنی کی صورت میں مالداری کا کپڑا پہن لیا ہے اور میں بلند وبالا پہاڑ پر صبر کر کے چل رہا ہوں، میری زبان صبر کی ہدایت کرنے لگی لیکن میں بالقول اپنے ہم نشینوں کے لئے نہ جھک سکا، اچانک میں نے تیہ میں صاحب غنیٰ کو دیکھا جو اپنی کیفیات میں بے حال پڑا تھا۔

۱۴۲۷۶-محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوالفضل صیرفی، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے اچھی ہوسکتی ہے اور آخرت صرف اللہ کے عفو ودرگزر سے ہی اچھی ہوسکتی ہے اور بہشتیں بھی صرف دیدار باری تعالیٰ سے اچھی ہوں گی۔

۱۴۲۷۷-محمد بن ابراہیم، ابوالفضل، ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بخل کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو جنت میں جانے سے نہیں روکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو محفوظ رکھا چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان دشمنوں کو فرمانبردار اولیاء کے ساتھ جمع کرنا نہیں چاہتے۔

۱۴۲۷۸-ابوبکر احمد بن محمد بغدادی، احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے گھٹیا لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہوسکتے ہیں؟ فرمایا جنھیں اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے والے راستے کی سوجھ بوجھ نہ ہو اور نہ ہی اسکی تلاش میں ہوں۔

۱۴۲۷۹-محمد بن احمد، محمد بن عبدالملک بن ہاشم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: کیا وجہ ہے کہ ہم نوافل کی طاقت کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا: چونکہ تم لوگ فرائض کو صحت ودرستی سے ادا نہیں کرتے ہو، کسی نے ان سے پوچھا: کون آدمی دائمی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو آدمی فانی دنیا سے محبت رکھتا ہو۔

۱۴۲۸۰-محمد بن احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے کہہ دو جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کا دم بھرتا ہو کہ وہ غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے بچ جائے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ ہے کہ وہ غیر اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر نہ کرے۔

۱۴۲۸۱-عبداللہ بن میمون کی سند بالا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک بار میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کمال عقل اور کمال معرفت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: جس چیز کا تمہیں حکم دیا گیا ہوا سے تم بجالاتے ہو دراں حالیکہ کفایت میں تکلف کو تم ترک کرنے والے ہو پس تم کامل عقل والے ہو اور جب تم اپنے تمام تر احوال میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلو یہ تعلق اعمال کی حد تک نہ ہو درآنحالیکہ غیر اللہ کی طرف تمہاری نظریں نہ اٹھتی ہوں پس تم اس وقت کامل معرفت والے ہو۔

۱۴۲۸۲-محمد بن احمد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جس نے ورع کو اپنے دل کا شعار بنالیا اور دل کی بصیرت میں طمع کو داخل نہ کیا اور جو کچھ بھی کرتا ہو اس پر نفس کا محاسبہ کرتا ہو۔

۱۴۲۸۳-محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مڈبھڑ کے وقت پہلوان کا امتحان لیا جاتا ہے، امانتدار کا اخذ وعطا کے وقت امتحان لیا جاتا ہے، بیوی بچوں والے کا فاقہ اور آزمائش کے وقت امتحان لیا جاتا ہے اور مصائب کے وقت بھائیوں اور دوستوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔

۱۴۲۸۴-محمد بن احمد، احمد بن عبیداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل حقائق نے اپنے حقائق کی رو سے جس چیز پر اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی گمشدہ چیز نہیں کہ اسے تلاش کیا جائے، نہ وہ غایت والا ہے کہ اسکا ادراک کیا جائے سو جس نے موجود کو پالیا تو اس نے موجود سے دھوکہ کھایا جبکہ ہمارے نزدیک موجود چیز تو معرفت ہے اور اعمال سے اسکا کشف ہوتا ہے۔

۱۴۲۸۵-ابونصر ظفر بن حسین صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارسی فرغانی، علی بن عبدالحمید حلبی، ابن فرضی سے مروی ہے کہ حضرت

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: آزمائش تو مؤمن کا نمک ہے سو جب آزمائش معدوم ہو جاتی ہے تو اس کے حال میں فساد آ جاتا ہے۔

۱۴۲۸۶-ظفر بن حسین، احمد بن محمد بن فضل، ابوالحسن رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی شے اللہ کو نہ دیکھے اور وہ مرجائے جیسا کہ اللہ کو کوئی چیز دیکھے نہیں اور وہ زندہ رہتی ہے،، چونکہ حیات باقی رہنے والی چیز ہے اس کے ذریعے باقی رہتا ہے جو اسے دیکھتا ہے، ایک مرتبہ فرمایا: لوگ اعمال کی آنکھ سے کلام کرتے ہیں جبکہ میں انعام واحسان کی آنکھ سے بات کرتا ہوں۔

۱۴۲۸۷-ابوالحسن، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا بیان ہے میں نے ایک عابد کو کہتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبا تگزار بندے ہیں جو جب دیکھتے ہیں تو نظر کرتے ہیں جب نظر کرتے ہیں تو عقل سے کام لیتے ہیں جب عقل سے کام لیتے ہیں تو ان میں علم آجاتا ہے اور جب ان میں علم آتا ہے تو اپنے علم سے نفع اٹھاتے ہیں اور ان کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تمامتر حائل حجابات رفع ہو جاتے ہیں پھر وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جو نعمتیں اپنے پاس ذخیرہ کر رکھی ہیں ان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور تمام تر مخفی محجوبہ امور آشکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں پھر وہ ہر پوشیدہ امر کو قطع کر لیتے ہیں اور یہی چیز مطلوب ومقصود بھی ہے۔

۱۴۲۸۸-ظفر، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: عارف کا پہلا درجہ کونسا ہے؟ فرمایا: سب سے پہلے حیران وپریشان ہونا پھر محتاجی پھر اتصال پھر عقلاء کی عقل حیرت تک پہنچ جاتی ہے، ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عارف پر اغلب حال کونسا ہوتا ہے؟ فرمایا: اسکی محبت اور اسکے بارے میں محبت اور نعمتوں کا بکھرے ہوئے ہونا یہ وہ احوال ہیں جو عارف سے جدا نہیں ہوتے۔

۱۴۲۸۹-محمود بن احمد محمد بن عبدالملک سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا۔

۱۴۲۹۰-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، فتح بن شخرف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مباح کی طلب میں نکلا اچانک میں نے ایک آواز سنی اسکی طرف اچانک جو مڑ کر دیکھا کہ ایک آدمی شدت غم میں دعا کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے، بلاشبہ تجھے علم ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود استغفار کرنا سراسر ملامت ہے، میں جانتا ہوں کہ تیری مغفرت وسیع تر ہے اس کے باوجود میں استغفار کو ترک کردوں تو یہ نری مایوسی ہے، اے میرے معبود تو نے خالص اخلاص سے اپنے خصائص کو مخصوص کر رکھا ہے، اور تو نقص سے پاک ہے، تو نے عارفین کے قلوب کو وسوسوں کے پیش آنے سے محفوظ رکھا ہے، تو نے اپنے اولیاء میں سے مانوس ہونے والوں کو مانوس کیا اور انھیں کفایت ورعایت اور متوکلین کی ولایت عطا کی، تو بستروں پر بھی ان کی حفاظت کرتا ہے، تو ان کے پوشیدہ رازوں پر مطلع ہے، پوشیدہ راز تیرے نزدیک مکشوف ہے، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرا احتاج ہوں اور تو انعام واحسان کرنے میں معروف ہے پھر وہ خاموش ہو گیا اور میں اس کی آواز نہ سن سکا۔

۱۴۲۹۱-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن ابراہیم مذکر بن عباس بن یوسف شکلی، محمد بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں حج کے لئے بیت اللہ حرام کی طرف چل پڑا اسی دوران میں طواف میں مشغول تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیت اللہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور وہ روتے ہوئے کہہ رہا ہے: میں نے اپنی آزمائش کو تیرے غیر سے چھپائے رکھا ہے میں نے اپنا راز تیرے سامنے رکھ دیا ہے، تیرے سوا ہر ایک سے میں نے اعراض کر لیا ہے: میں تعجب کرتا ہوں اس آدمی پر جو تیری معرفت رکھتا ہو وہ تجھ سے کیسے دور ہو سکتا ہے اور جس نے تیری محبت چکھ لی ہے وہ تیرے بغیر کیسے صبر کر سکتا ہے؟ پھر اس نے یہ شعر پڑھا۔

ذوقتنی طیب الوصال فزدتنی ۔ شوقاً الیک مخامر الحسرات

تو نے مجھے وصال کی لذت چکھادی اور مجھے اپنے شوق میں ترقی دی حسرتوں کی چادریں تیری طرف ہیں۔

پھر بولا: اے نفس میں نے تجھے مہلت دی لیکن تو نہ سدھر سکا۔ تیری پردہ پوشی کی لیکن تجھے حیاء نہ آئی، مناجات کی حلاوت تجھ

سے چھین لی گئی لیکن تو نے کچھ پرواہ نہ کی، پھر کہنے لگا: اے میرے مالک! مجھے کیا ہوا جب میں تیرے حضور کھڑا ہوجاؤں تو مجھ پر اونگھ کا غلبہ ہونے لگے اور مجھے آنکھوں کی ٹھنڈک روک لے پھر یہ شعر پڑھا۔

روعت قلبی بالفراق فلم اجد۔ شیئاً امر من الفراق واوجعا۔
حسب الفراق بان یفرق بیننا۔واطال ماقد کنت منه مودعا۔

میں نے اپنے دل کو محبوب کے فراق سے ڈرایا لیکن میں نے فراق سے زیادہ کڑوی اور تکلیف دہ چیز کوئی نہیں پائی فراق اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے درمیان جدائی ڈال دی جائے اور میری ودیعت کی مدت طویل تر ہوتی جائے۔

پھر کہا: میں اس پر قدرت نہیں رکھتا تھا کہ چھپ چھپا کر کعبہ تک پہنچ جاؤں، جب اس نے اپنے اوپر اوڑھی ہوئی چادر سرکتی ہوئی محسوس کی تو اس نے کہا: اے ذوالنون! اپنی نظریں جھکالو میری طرف نظر کرنا حرام ہے، میں اب سمجھا کہ وہ کوئی عورت ہے، میں نے کہا: اے اللہ کی بندی! کس چیز کے ذریعے محبت کے غم کو جمع کیا جاسکتا ہے؟ بولی: جب ذکر کا کوئی محاورہ ہو اور شوق کی حضور ہو۔اے ذوالنون آپ کو پتہ نہیں کہ شوق سے بیماریاں جنم لیتی ہیں اور تجدید ذکر سے غم وحزن جن لیتا ہے پھر یہ شعر پڑھا۔

لم اذق طعم وصلک حتی ۔ زال عنی محبتی للانام

میں نے تیرے وصل کا ذائقہ نہیں چکھا کہ مخلوق کی وجہ سے میری محبت زائل ہوجائے۔پھر یہ شعر پڑھا۔

نعم المحب اذاتزاید وصله. وعلت محبته بعقب وصال

محب بہت اچھا ہے جب اسکے شوق وصل میں اضافہ ہوا اور اسکی محبت وصال کے پیچھے پروان چڑھی جارہی ہو۔

پھر بولی: تو نے مجھے تکلیف پہنچائی کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اللہ تک وہی پہنچ سکتا ہے جو غیر کو ترک کردے۔

۱۴۲۹۲-احمد بن اسحق، احمد بن حسین انصاری، ابوعصمہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے سامنے ایک خوبصورت نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو انہیں کوئی چیز املاء کرا رہا تھا، اتنے میں ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری نوجوان آنکھیں چرا کر اسے دیکھنے لگا ذوالنون مصری رحمہ اللہ معاملہ بھانپ گئے اور نوجوان کی گردن دوسری طرف پھیر کر یہ شعر پڑھا۔

دع المصوغات من ماء وطین . واشغل هواک بحورعین.

پانی اور مٹی سے ڈھلی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے اور اپنی محبت کو حورعین میں مشغول رکھو۔

۱۴۲۹۳-عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نشین کی حرمت یہ ہے کہ تم اسے خوش وخرم رکھو اگر تم اسے خوش نہیں رکھ سکتے کم از کم اسے پریشان تو نہ کرو۔سو اس زمانے میں لوگوں کے دلوں کو وہی شخص موہ سکتا ہے جو نرم خو ہو اوران میں اچھی بات کرتا ہو اور لوگوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ رکھتا ہو۔

۱۴۲۹۴-عثمان بن احمد، احمد بن عبدالرحمن مقری، ھلال بن علاء سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے عاجزی کی اس نے سب کچھ لوٹ لیا اور جس نے سر اوپر اٹھایا وہ ہلاک ہوا۔

۱۴۲۹۵-عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن سہل نیشاپوری ابوفضل، ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چونکہ عارف کے ساتھ جب تم میل جول رکھو گے وہ اپنے اخلاق جمیلہ تم میں ودیعت کریگا۔

۱۴۲۹۶-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کی محبت پر بھروسہ مت کرو جو تم سے صرف بچاؤ کے لئے محبت کرتا ہو، جو آدمی تمہاری صحبت اختیار کرے اور امر محبوب پر تمہاری موافقت کرتا ہو اسے اپنا دوست بناؤ۔اور جو آدمی امر

محبوب میں تمہاری موافقت کرے اور امر مکروہ میں تمہاری مخالفت کرے اس سے دوستی کرنے سے بچو وہ تو محض خواہش نفس کی خاطر تمہاری محبت اختیار کرتا ہے اور جو آدمی خواہش نفس کی خاطر محبت اختیار کرے وہ دنیا کی راحت کی طلب میں لگا ہوتا ہے، ایک مرتبہ فرمایا: ہر مطیع انس کا طلبگار ہوتا ہے، اور نافرمان وحشت زدہ ہوتا ہے اور ہر محبّ عاجزی کرتا ہے اور ہر خائف خواہش سے دور بھاگنے والا ہوتا ہے اور ہر تمنا کرنے والا شئے کی طلب میں لگا رہتا ہے۔

۱۴۲۹۷-ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد، ابوبکر بغدادی کے سلسلۂ سند سے ابوالحسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عتبہ دمشقی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور خط میں ان کے حال کے متعلق دریافت کرنا چاہا ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جواب لکھا: تم نے بذریعہ خط میرا حال دریافت کرنا چاہا ہے ممکن نہیں کہ میں تمہیں اپنے حال کے متعلق کچھ خبر دوں، درآں حالیکہ میں کچھ تکلف دہ اخلاق میں جکڑا ہوا ہوں ان میں سے تو چار مجھے رولا رہے ہیں۔(۱) نظر کے لئے میری آنکھوں کی محبت، (۲) میری زبان کی فضول گوئی، (۳) میرے دل کا جاہ ودریاست کا متمنی ہونا، (۴) اور اللہ کی لعنت نے ابلیس کو جواب دینا ان امور میں جو اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ ہیں، ان میں سے کچھ اخلاق نے مجھے قلق واضطراب میں ڈال رکھا ہے، (۱) یہ کہ آنکھ بدبودار گناہوں پر آنسو نہیں بہاتی، (۲) وعظ ونصیحت کے وقت دل جھکتا نہیں، (۳) عقل جو کہ دنیا کی محبت سے کمزور پڑ گئی، اور معرفت کو جب بھی میں نے الٹا پلٹا تو میں نے اپنے آپ کو اللہ کے بارے میں جاہل پایا، اور کچھ اخلاق نے مجھے بیمار سا کر دیا ہے، (۱) یہ کہ میں نے ایمان کی عمدہ خصلتوں میں سے حیاء کو معدوم کر دیا ہے، (۲) آخرت کے بہترین توشے یعنی تقویٰ کو معدوم کر دیا، (۳) اور میری عمر دنیا کی محبت میں فنا ہوئے جارہی ہے، (۴) اور میں نے پناہ دینے والا معدوم کر دیا۔

۱۴۲۹۸-عثمان بن محمد، حسن بن ابوحسن مصری، محمد بن یحیٰ بن آدم، اسحٰق بن ابراہیم خواص سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے تنہائی سے بڑھ کر ایسی کوئی چیز نہیں پائی جو اخلاص کو اجاگر کرتی ہو چونکہ جب بندہ خلوت میں ہوتا ہے تو اللہ کے سواء کسی کو نہیں دیکھتا، جب غیر اللہ کو نہیں دیکھے گا تو اس کے دل میں اللہ کا خوف جنم لیگا، اور جو تنہائی کو محبوب رکھتا ہے وہ اخلاص کے محکم ستون کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے اور ارکان صدق میں سے ایک مضبوط رکن کو تھام لیتا ہے۔

۱۴۲۹۹-محمد بن عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے لئے محبت ایک عام امر ہے اور وداللہ کے لئے خاص امر ہے چونکہ ہر مؤمن اللہ کی محبت کا ذائقہ چکھتا ہے اور اسے پاتا بھی ہے جبکہ اللہ کی وُد (گہری محبت) کو ہر مؤمن نہیں پا سکتا پھر انھوں نے یہ اشعار پڑھے۔

من ذاق طعم الوداد۔حمی جمیع العباد
من ذاق طعم الوداد۔قلی جمیع العباد
من ذاق طعم الوداد۔سلی طریق العباد
من ذاق طعم الوداد۔انس برب العباد۔

جو آدمی وداد (گہری دوستی ومحبت) کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ تمام بندوں سے احتراز کرتا ہے، جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ سارے کے سارے بندوں سے بیزار ہو جاتا ہے،، جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ عبادتگزار کے راستے سے تسلی پاتا ہے اور جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ بندوں کے رب تعالیٰ سے انس پیدا کر لیتا ہے۔

۱۴۳۰۰-عثمان بن محمد، عبداللہ بن جعفر مصری، عبداللہ بن محمد برقعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: انس باللہ چمکتے ہوئے نور کی مانند ہے اور انس بالناس نزاغم ہے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: انس باللہ کیا ہے؟ فرمایا: علم وقرآن۔

۱۴۳۰۱ - عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ محمد بن احمد بن سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا: انس باللہ کی کیا علامت ہے؟ فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مخلوق سے وحشت زدہ کر رہے ہیں تو وہ اپنی ذات سے مانوس کر رہے ہیں اور جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مخلوق سے مانوس کر رہے ہیں تو سمجھ جاؤ کہ بلاشبہ وہ تمہیں اپنی ذات سے وحشت زدہ کر رہے ہیں، پھر فرمایا: دنیا اللہ کی لونڈی ہے اور مخلوق اللہ تعالیٰ کی غلام ہے، مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور مخلوق کو باہم رزق پہنچانے کی ضمانت اٹھائی پھر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: تعجب ہے دل پر کیسے پھٹ نہیں پڑتا اور تیرے جسم کے اعلیٰ حصے پر تعجب ہے کہ وہ جھکتا کیوں نہیں رات کی تاریکیوں میں بیداری کو سرمہ لگاؤ اگر تو میری بات سمجھتا ہے اور سنتا ہے، قرآن نے اپنے وعدو عید کی بدولت رات کو سونے سے آنکھوں کو منع کر دیا ہے پس اللہ والے کریم ذات سے اسکا کلام سمجھتے ہیں اور سمجھ کر اس کے آگے گردنیں جھک جاتی ہیں۔

۱۴۳۰۲ - عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: آزاد لوگوں کے دل قیدیوں کی قبروں کی مانند ہوتے ہیں، ایک بار حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگ دنیا سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ارزاق کا محل وخزانہ بنایا ہے تب لوگ دنیا کو آنکھیں چڑھا کر دیکھ رہے ہیں، ان سے پوچھا گیا: حکمت کی اسناد کیا ہے؟ کہا: حکمت کا وجود، ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ بندہ کیسے خلاصی پا سکتا ہے؟ فرمایا: اخلاص میں خلاصی ہے جب اخلاص اختیار کرتا ہے تو خلاصی پاتا ہے، کہا گیا اخلاص کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تیرے عمل میں مخلوق کی واہ واہ کو دخل نہ ہو اور نہ ہی تجھے ان کی مذمت کا خوف ہو پس اس وقت تو مخلص ہے۔

۱۴۳۰۳ - عثمان بن محمد، احمد بن عبداللہ بن سلیمان دمشقی، ابوجعفر بن خلف بن ضوء رقی، ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ صوفی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے محبت کے بارے میں سوال کیا گیا: فرمایا: محبت معتبر ہے جس میں نہ کوئی نفع کی بات اضافہ کرے اور نہ ہی کوئی ضرر کی بات کمی کرے پھر اشعار پڑھے۔

ترجمہ: اہل محبت کے شواہد کی دلیل واضح ہو چکی ہیں صدق کی علامتوں سے اور ان کی راہ گم نہیں ہو سکتی ہے محبت ورضا والوں کے اجسام کا دبلا پن محبت کی سچائی سے واضح ہو جاتا ہے، جب فہمیں اپنے نفوس کے انس سے سرگوشی کرنے لگتی ہیں ایسی زبانوں سے جنکا قبول کرنا لوگوں پر مخفی ہوتا ہے، سرگرداں رہنے والے نفوس پکار اٹھے اور جوش محبت کی شکایت کی ان اجسام سے علیحدہ ایک انوکھا انداز ہے، غم وحزن کے مارے، غم واندوہ کو موڑ لیتے ہیں اور ان نفوس پر شوق کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے، وہ رشد وہدایت کی محبت کے بدولت بلندوں کی طرف چل پڑھتے ہیں ان پر تقویٰ آشکارہ ہوتا ہے اور تقویٰ ان کی راہنمائی بھی کرتا ہے۔ پس وہ دار قدس کے بہترین ٹھکانے میں اتر آئے اور جلال والے کے قرب کے ذریعے اس میں اترنے میں کامیاب ہو گئے۔

۱۴۳۰۴ - محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، ابوجعفر محمد بن عبدالملک بن ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے عرض کیا: مہارت وسمجھداری تک پہنچنے کے لئے کتنے دروازے ہیں؟ فرمایا: چار دروازے ہیں اول خوف پھر رجاء پھر محبت پھر شوق اور ان کی چار کنجیاں ہیں۔ فرض بات خوف کی کنجی ہے نوافل باب رجاء کی کنجی ہے، عبادت وشوق کی محبت باب محبت کی کنجی ہے قلب ولسان سے دائمی ذکر باب شوق کی کنجی ہے اور یہ درجہ ولایت ہے، پس جب تم اس درجے پر چڑھنے کا ارادہ کرو گے تو باب خوف کی کنجی کو پا لو گے، جب تم باب خوف کو کھول لو گے تو مہارت وسمجھداری کے دروازے تک پہنچ جاؤ گے اسے کھلا پاؤ گے نیز اس پر تالا بھی نہیں لگا ہوگا، پس جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے میرا گمان نہیں کے اندر کے عجائب کو دیکھنے کی تم طاقت رکھو، جان لو اے میرے بھائی، خوف سے فرض کو نہیں پایا جا سکتا، لیکن فرض سے خوف کو پایا جاتا ہے، اور نہ ہی رجاء سے نوافل ملتے ہیں لیکن نوافل سے رجاء مل جاتی ہے جس طرح کہ دروازوں

سے کنجیاں نہیں ملتیں لیکن کنجیوں سے دروازے مل جاتے ہیں، خوب جان لو جس میں فرائض کامل ہوں گے اس میں خوف بھی کامل ہوگا، جو نوافل لایا وہ رجا بھی لایا اور جس میں عبادت کی محبت آ گئی وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا، جس نے اپنے دل اور اپنی زبان کو ذکر اللہ میں مشغول رکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو شوق کے نور سے بھر دیتے ہیں، یہ ہے ملکوت کا راز اسے خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ حق کہ اللہ عزوجل وہ ذات ہیں کہ اسکے بندوں میں سے جو چاہے اسے پا سکتا ہے۔

۱۴۳۰۵-ابو احمد عاصم بن محمد ایلی، فضل بن صدقہ واسطی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خبیر عزوجل ضمیر میں جھانک کر دیکھتا ہے اگر ضمیر میں خبیر کے علاوہ کچھ نہ پائے تو ضمیر میں ایک روشن چراغ رکھ دیتا ہے۔

۱۴۳۰۶-محمد بن ابراہیم بن احمد، سالم بن جمیل واسطی، شمشاطی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ! طیر وحدانی (بے پرواہ اکیلا پرندے) کی طرح ہو جاؤ جو درختوں کے عمدہ پھل کھاتا ہے اور خالص پانی پی لیتا ہے اور جب رات چھا جاتی ہے تو کسی غار میں پناہ لے لیتا ہے اور مجھ سے انس پیدا کر لیتا ہے اور میرے نافرمانوں سے وحشت زدہ ہو جاتا ہے، اے موسیٰ! میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس آدمی کے عمل کو تمام نہیں کروں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور کے لئے عمل کیا، اے موسیٰ! جس نے میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھیں میں اس کی امیدوں پر پانی پھیر دوں گا اور اس کی پشت پناہی ترک کر دوں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور کا سہارا لیا، میں اس آدمی کی وحشت کو طویل کر دوں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور سے انس پیدا کیا، میں اس آدمی سے ضرور اعراض کروں گا جس نے غیروں کو حبیب بنا لیا، اے موسیٰ! میرے کچھ عبادتگزار بندے ہیں وہ اگر مجھ سے سرگوشی کرتے ہیں تو میں ان کی بات کو بغور سنتا ہوں، اگر مجھے پکارتے ہیں تو میں انکی پکار کا بحسن وخوبی جواب دیتا ہوں، اگر وہ میری طرف متوجہ ہوتے ہیں میں انھیں اپنے قریب تر کرتا ہوں، اگر میرے قریب ہوں تو میں انھیں اور زیادہ اپنے قریب کرتا ہوں، اگر وہ میری قربت حاصل کرنا چاہیں میں انھیں اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں، اگر مجھ سے دوستی کریں تو میں بھی ان سے دوستی کرتا ہوں، اگر خلوص دل سے مجھ سے معاملہ کریں تو میں بھی ان سے خلوص دل سے معاملہ کرتا ہوں، اگر میرے لئے عمل کریں میں انھیں بدلہ دیتا ہوں، وہ میری پناہ میں ہیں اور مجھ پر فخر کرتے ہیں، میں ان کے امور کو حسن تدبیر سے انجام دیتا ہوں، میں ان کے دلوں کا نظام کار چلاتا ہوں، میں ان کے احوال کا متولی ہوں، وہ صرف میرے ذکر میں راحت و آرام پاتے ہیں پس میرا ذکر ان کی بیماریوں کیلئے شفاء ہے اور ان کے دلوں پر روشنی ہے، وہ صرف مجھی سے مانوس ہوتے ہیں انھیں قرار و سکون صرف میری پناہ میں ملتا ہے۔

پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائی، وہ لوگ ایسے ہیں کہ غم و حزن نے ان کے قلوب کو نرم کر دیا ہے، خوف نے ان کے جسموں کو دبلا کر دیا ہے، کم خوابی نے ان کے چہروں کی رنگت بدل ڈالی ہے، بعث بعد الموت کے خوف نے ان کے قلوب کے بے چین کر رکھا ہے، ان کے تمامتر پوشیدہ راز اللہ تعالیٰ ہی کے پاس سکون پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کے قلوب جھک جاتے ہیں، ان کے نفوس طاعت خدا سے الگ نہیں ہوتے، ان کے قلوب ذکر خدا سے خالی نہیں رہتے، ان کے اسرار ملکوت میں بلند پروازی کرتے ہیں، خشوع ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے، بہتے آنسو ان کی پوشیدہ اندرونی جلن کی خبر دیتے ہیں، انہوں نے تمامتر خواہشات کو حلاوت مناجات سے پاکیزہ کر رکھا ہے، اہل غفلت کو ان پر داخلے کی کیا مجال، لھو ولعب سے انھیں کوئی سرکار نہیں ہوتا، توفیق نے ان کے اور آفات کے درمیان حجاب کر رکھا ہے، عصمت و پاکدامنی انکی لذات کے درمیان حائل ہو چکی ہے، وہ حق تعالیٰ کے دروازے پر ہمہ وقت روتے رہتے ہیں، پس خوشخبری ہے، عارفین کے لئے انکی زندگی کیا ہی بے نیاز زندگی ہے انکا پینا کیا ہی لذیذ ہے اور انکا حبیب کیا ہی جاہ جلال والا ہے۔

۱۴۳۰۷-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے ناامیدی کی تلوار سے طمع کے گلے کو کاٹ دیا اور اور حرص کی خندق میں رخنہ ڈال دیا اس نے عقلمندی کی کیمیاء سے کامیابی حاصل کی،

جس نے زہد کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے حکمت کے ڈول بھر لئے، جو آدمی ابدی زندگی کو ملحوظ رکھ کر رنج وغم کی وادیوں میں چلا اور جس نے ورع کی درانتی سے گناہوں کی جھاڑیوں کو کاٹا اس کے لئے استقامت کا روضہ روشن ہو جاتا ہے، جس نے خاموشی کی چھری سے اپنی زبان کو کاٹ لیا اس نے راحت کی شیرینی کو پالیا، جس نے صدق کی چادر اوڑھ لی وہ باطل کے خلاف صف آراء ہونے پر قادر ہو جاتا ہے، آخرت میں اسکا ٹھکانا عمدہ ہو جاتا ہے اور جسکی مدح سے جاہل شیطان خوش ہو اسکا کپڑا احماقت ہوتا ہے۔

۱۴۳۰۸- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اے ابوفیض توکل کیا ہے؟ فرمایا: ارباب سے دستبردار ہونا اور اسباب کو قطع کرنا، آدمی نے کہا: مجھے اس حالت میں مزید واعظ کریں، فرمایا: نفس کو بندگی میں پھینک دینا اور ربوبیت سے اسے نکال لینا۔

۱۴۳۰۹- سند مذکور سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو پشت پناہی کرے اور دروازے کے ساتھ لازم رہے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دوڑ میں سبقت لے جانے کے لئے اپنے آپ کو دبلا کرے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو اپنی زندگی کے ایام میں رب تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہے۔

۱۴۳۱۰- سند مذکور سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے تقدیر پر بھروسہ کیا اس نے راحت پائی، جس نے اپنی تصحیح کی اس نے آرام پایا، جو قربت کے درپے ہوا وہ قریب تر ہوا، جس نے اپنا معاملہ صاف رکھا اس سے معاملہ بھی صاف کیا جاتا ہے، جس نے توکل کیا اسے توفیق مل جاتی ہے، جس نے لایعنی امور میں تکلف کیا وہ مطلوب امور کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۴۳۱۱- اپنے والد سے، احمد بن محمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں عرب کے علاقوں میں چل رہا تھا اچانک ایک آدمی کے پاس گیا وہ بلوط کے درخت کے پتوں کی بنی ہوئی چٹائی پر بیٹھا تھا اس کے پاس تازہ پانی کا بہتا ہوا ایک چشمہ بھی تھا میں اس کے پاس ایک دن اور ایک رات رہا، میں نے جھانک کر اسکا کلام سننا چاہا چنانچہ وہ کہہ رہا تھا، میرا دل اللہ کے نوازل کی گواہی دیتا ہے، میرا دل اس کی گواہی کیوں نہیں دیگا، میرے تمام تر امور تیرے ہی سپرد ہیں، پس اس آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ تیرے غیر سے اپنے دل کو جوڑ کر دھوکہ کھائے، افسوس افسوس! کوتاہی کرنے والے تیرے ہاں رسوا ہیں اے میرے آقا تیرا ذکر کتنا حلاوت والا ہے، کیا ایسا نہیں ہوا کہ تجھ سے امیدیں وابستہ کرنے والوں نے تیرا قصد کیا اور اپنی امیدوں کو تیرے پاس پایا۔ بلکہ انہوں نے تو تیرے پاس کہیں زیادہ پایا، میں نے اس آدمی سے کہا: اے میرے دوست! میں تیرے پاس ایک دن اور ایک رات سے ہوں میں تیرا کلام سننا چاہتا ہوں، مجھے کہا: جس وقت تم آئے میں نے تمہیں دلیر پایا لیکن ابھی تک تمہارا رعب میرے دل سے نہیں نکلا، میں نے کہا: بھلا یہ کیوں میری کس چیز سے آپ گھبرا رہے ہیں؟ کہا: ایک دن میں تمہارے عمل پر تمہاری دلیری سے، ایک دن میں تمہاری فراغت میں مشغولیت سے تمہارے معاد کے ایک دن کے لئے توشہ کے ترک کرنے سے اور مظنون پر تمہارے مقام سے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کریم ذات کا مالک ہے جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا گمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں، کہا: بات اسی طرح ہے بشرطیکہ عمل صالح اور توفیق اسکی موافقت کرے۔ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، کیا یہاں ایسے نوجوان ہیں جن سے آپ مانوس ہوتے ہیں؟ کہا: جی ہاں! یہاں پہاڑوں کی چوٹیوں میں متفرق نوجوان ہیں، میں نے پوچھا: ان جگہوں میں ان کا کھانا کیا ہوتا ہے؟ کہا: ان کا کھانا بلوط کی روٹی کا ٹکڑا ہوتا ہے (یعنی پتے وغیرہ)، ان کا لباس پھٹے پرانے چیتھڑے ہوتے ہیں، وہ دنیا سے مایوس ہو چکے اور دنیا خود ان سے مایوس ہے، وہ زمین کے ساتھ چپک کر رہ گئے ہیں، اپنے اوپر چیتھڑے لپیٹ لیتے ہیں، کاش کہ تم انھیں دیکھ لیتے جس وقت کہ وہ کم خوابی کی چھریوں سے رات کی تاریکیوں کو کاٹ رہے ہوں، میں نے کہا: اے میرے دوست! ان لوگوں کے پاس کونسی دوائی ہے جس سے وہ دکھ درد کا علاج کرتے ہوں؟ کہا: جی ہاں: میں نے پوچھا وہ کونسی دوائی ہے؟ کہا: جب وہ کھاتے ہیں

تھکاوٹ سے ضیافت کرتے ہیں تو لوگوں میں سکون پاتے ہیں یوں انکا دکھ ودرد سکون میں آ جاتا ہے۔ میں نے اسے کہا اے میرے دوست! مجھے کچھ وصیت کرو، کہا: نفس کی خبر گیری کرتے رہو جب تمہیں کسی بلاء کی طرف دعوت دے اور نا غے کی طرف بلائے، چونکہ نفس بڑا مکار، اور دھوکہ باز ہے، سو جب تم ایسا کر لو گے مخلوق سے مستغنی ہو جاؤ گے اور فاسقوں کی مجالس سے علیحدگی اختیار کر لو گے۔

۱۴۳۱۲- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تاریکیوں کی منزلیں سفید ہو گئیں، اللہ تعالیٰ کی حجتیں اپنی مخلوق پر ثابت ہو گئیں، اللہ نے اپنا کام پورا کر لیا اور وہ بے نیاز ہے، اسکی حجت اسکی کتاب ہے، پس دنیا اپنی رونق کے ساتھ قائم ہو گئی اور مرید کو اس نے اپاہج کر دیا ہے اور غافل کو ہلاک کر دیا ہے پس نہ تو مرید اپنے لئے دوائی طلب کرتا ہے اور نہ ہی غافل دوائی کو پہچان سکتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو حکمت عطا کی پھر لوگوں نے دلوں کی آنکھوں سے پوشیدہ امور کو دیکھا انکی ارواح ملکوت سماء میں سیاحت کرنے لگیں پھر ان کے پاس عمدہ قسم کے پھلوں کو توڑ کر واپس آ گئیں۔ پس انہوں نے دنیا کو محض عبور کرنے کی جگہ تصور کیا اور آخرت کو اصل ٹھکانے اور ان کے قلوب رب تعالیٰ کے پاس ہوتے ہیں، تب ان کے لئے معرفت کے شواہد قائم ہو جاتے ہیں اور عجز و تقصیر کا وقوف ہو جاتا ہے، یہ دونوں حالتیں غم و حزن کو لاتی ہیں اور طلب پر ابھارتی ہیں اور نفس صرف اسی وقت مستغنی ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم رکھتا ہو۔

۱۴۳۱۳- عثمان بن محمد، ابوبکر صیدلانی، احمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ان کا حال دریافت کیا: ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جواب لکھا: میرا کیا حال ہو سکتا ہے کہ میں اس سے راضی رہوں میں اپنے نفس کے حال سے کیسے راضی رہ سکتا ہوں، مجھے معلوم نہیں کہ میرا کونسا حال اچھا ہے آیا کہ بظاہر جو دیکھنے میں اچھا ہو وہ میرے لئے فی الواقع اچھا ہے یا کہ بظاہر دیکھنے میں جو برا حال ہو وہ میرے لئے اچھا ہے جبکہ برا حال میرا پسندیدہ ہے، علاوہ اس کے کہ جب تک میں عافیت میں ہوتا ہوں جسکو میں عافیت سمجھوں مگر میں قدیم مرارت کا ذائقہ پالیتا ہوں، مجھے ضرورت نہیں کہ مجھے علم ہو کہ وہ کیا ہے چونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا ہے وہ اشیاء کو وجود بخشنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اسی حال کو پسند کیا ہے۔

۱۴۳۱۴- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن موسیٰ، یوسف بن حسین، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس میں پانچ خصلتیں پائی جاتی ہوں میں اس کے لئے خوش بختی کی امید رکھتا ہوں اگرچہ یہ پانچ خصلتیں موت سے ایک گھڑی پہلے ہی کیوں نہ پائی جائیں۔ کہا گیا: وہ کونسی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: بدخلقی کا نہ ہونا، خلقت روح، عقل کا بھرپور ہونا، صفاء تو حد اور طیب مولا۔

۱۴۳۱۵- ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز رازی نیشاپوری، یوسف بن حسین، کہتے ہیں جب میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو الوداع کرنا چاہا تو ان سے کچھ وصیت کرنے کو عرض کیا: کہنے لگے: تم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفس کے طرفدار مت بنو کہ تم نفس کے لئے رزق اور جاہ وحشمت میں زیادتی کے طلبگار رہو، لیکن اپنے نفس کے خلاف رب تعالیٰ کے طرفدار بنو چونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

۱۴۳۱۶- یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کو غیر اللہ کے لئے فکرمند نہیں ہونا چاہیے الا یہ کہ اسے کوئی عقوبت پیش آ جائے۔

۱۴۳۱۷- اپنے والد سے، احمد بن محمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو غم وحزن کے سائے تلے فروکش ہو گئے، خطاؤں کے صحیفوں کو جنھوں نے پڑھا جنھوں نے گناہوں کی دواؤں کو پھیلا دیا، جنکے دلوں میں فکر صالح آ گئی، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنھوں نے بھوک کی لذت سے اپنے نفسوں کی تادیب کی اور علم سے مزین ہوئے، جنھوں نے کمال ورع میں سکونت حاصل کی، خواہشات کے تمام تر دروازے بند کر دیئے، جنھوں نے معرفت کے یقین سے دنیا کے راستے کو پہچان لیا، حتیٰ کہ انہوں نے زہد کا اعلیٰ مقام حاصل کر لیا، نفوس کی ذلت کو لذیذ سمجھا، انہوں نے سلام کے

ساتھ ایک دوسرے کی غمخواری کی، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جن کے دلوں کے پردوں کو تو نے چاک کردیا حتی کہ وہ تیری حکمت کی تدبیر کی طرف دیکھنے لگے۔ اور تیرے بیان کی حجتوں کا مشاہدہ کیا گیا پس انھوں نے تجھے پہچان لیا پس ان کی روحیں فرشتوں کے پروں کے اطراف تک پہنچ گئیں اہل ملکوت انھیں زوار (ملاقاتی) کا نام دینے لگے اور اہل جبروت انھیں عمار کا نام دینے لگے اور پھر تسبیح کرنے والے فرشتوں کی صف میں جا پہنچے اور پاک طینت انسانوں کے مضافات میں پناہ حاصل کی اور عزت کے حجاب کے ساتھ چمٹ گئے انہوں نے اپنے رب سے سرگوشی کی انہوں نے تمام تر خواہشات کو دور ہٹا دیا حتی کہ دل کی آنکھوں سے عزت وجلال کے مالک اور ملکوت عظیم کی طرف دیکھنے لگے، پھر قلوب سینوں کی طرف ثبات معرفت کے ساتھ واپس لوٹ آئے پس تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔

۱۴۳۱۸- عثمان بن محمد، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں کعبہ کے بیچ میں مسجد ذی النون کے صحن میں سویا ہوا تھا میں نے ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا۔

حبک قد ارقنی . وزادقلبی سقما

کتمتہ فی القلب . والاحشاحتی انکتما

لاتھتک ستری الذی . البستنی تکرما

ضیعت نفسی سیدی . فردھا مسلما

تیری محبت نے مجھ میں رقت ڈال دی ہے اور میرا دل بیماری میں ترقی کر رہا ہے تیری محبت کو میں نے دل اور پہلو میں چھپایا حتی کہ وہ دونوں پوشیدہ ہو کر رہ گئے، میرے اس ستر کو چاک نہ کر یو جس نے مجھے عزت وشرافت عطا کی اے میرے مالک میں نے اپنے نفس کو ضائع کر دیا لہذا اسے بحالت مسلمان مجھے واپس کر دے۔

پھر فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اہل اللہ کی ارواح کو ان کی پاکیزہ تمناؤں سے نوازے اگر وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اپنے نفوس کو بھول جاتے ہیں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا تذکرہ نہیں کرتے، پھر کہا: بخدا! وہی لوگ اصل مراد کو پہنچنے والے ہیں، انھیں خصوصیت ملی، اپنے نفسوں کی صفائی کی اور باطنی گندگیوں سے پاک ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زندہ رہے۔

۱۴۳۱۹- عثمان بن محمد، ابوحسن، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنوں رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لذقوم فأسرفوا. ورجال تقشفوا.

جعلوا الھھم واحداً. ومضوا ماتخلفوا.

طالبین جنۃ. آثروھا فاسعفوا.

کچھ لوگ لذات میں مشغول ہوئے تو انہوں نے اسراف کردیا جبکہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تنگدستی انکا مقدر بن چکی ہے انہوں نے ایک ہی ذات کو اپنا معبود بنایا اور اس راستے پر چلے جو متقدمین ان کے لئے چھوڑ گئے درآں حالیکہ وہ جنت کے طلبگار ہیں انہوں نے جنت کو ترجیح دی تاہم انکی حاجت بھی پوری ہوگئی۔

۱۴۳۲۰- عثمان، احمد بن محمد بغدادی، یوسف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! شیطان تیرا بھی دشمن ہے اور ہمارا بھی دشمن ہے، اسے سب سے زیادہ غصہ تیری عفو ودرگزر سے آتا ہے، لہذا ہمیں معاف ودرگزر کردے۔

۱۴۳۲۱- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی ہلاک ہو وہ صرف اس کی وجہ سے ہلاک ہوا کہ اس نے مخفی امر کی طلب شروع کردی یا ظاہری امر کا انکار کردیا۔

۱۴۳۲۲- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار میں عربوں کی

اسکی نعمتوں اور ہر جاندار کے سانس کے دوگنا اسکی تعریف ہے، اس کے شکر کے لئے اسکی نعمتوں، ھدیت، لطیف کاریگری اور احسان عظیم پر، وہ رب بلند وعالیشان ہے کوئی چیز اسکا احاطہ نہیں کرسکتی بلکہ ہر جگہ میں وہی ہمارا احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ مخصوص کسی جگہ وزماں کا احاطہ نہیں کیا ہوا اور نہ ہی کسی مقدار اور غایت کی حد ہے، کوئی حد اسکا ادراک کیسے کرسکتی ہے حالانکہ کسی آنکھ نے اسکو دیکھا تک نہیں اور نہ ہی اسکی کوئی مثال ہے یا بغیر کسی شباہت کے وہم اس تک کیسے پہنچ سکتی ہے حالانکہ وہ اشباہ (ہم شکلوں) وولد سے پاک ہے، جس چیز کو بھی اس نے ایجاد کیا قدیم میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی، نہ کسی زمانے میں اور نہ ہی کسی وقت میں جو چاہا وہ کردیا اور کسی قسم کی کمی زیادتی نہیں کی جس وقت کہ آسمان تھا اور نہ ہی زمین تھی اور نہ ہی کوئی شخص تھا کون ومکان میں وہ پاک ذات ہے غلبے والا ہے اور بے نیاز ہے، مخلوق میں اضافے سے اسکی بادشاہت میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی مخلوق کو پیدا کر کے کسی ظلم سے دفاع کرنا اسکا مقصد ہے، اور یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ وہ غنی وبے نیاز ہے ہر چیز اس کی محتاج ہے اور مخلوق تعریف سے بے چین رہتی ہے، اور جس مخلوق کی پوری تخلیق نہیں ہوئی اسے رب تعالیٰ نے عاجز نہیں چھوڑا، جمیع غیب پر اسکا احاطہ ہے اور وہ مفقود وموجود کے احصاء وشمار پر قادر ہے، مخلوق میں سے ہر ایک اس کے سامنے احتیاج کا معترف ہے پورا عالم اس کے حالات کے ہیر پھیر میں شی واحد کی حیثیت رکھتا ہے جو گزر گیا جو کچھ آئندہ ہوگا، وہ دلوں کے پوشیدہ رازوں کو باخوبی جانتا ہے اور کوئی بھی پوشیدہ چیز اس پر مخفی نہیں ہے، ہر مخلوق کی چاپ کو بھی وہ سنتا ہے وہ دور ونزدیک ہر جگہ کو دیکھتا ہے، اس کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ تاریکیوں میں نہ تحت الثریٰ میں اور نہ ہی کسی اور پوشیدہ مقام میں، وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ یکتا ہے وہ نگہبان ہے اور دور ونزدیک کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے، عالیشان ہے بلند مرتبہ ہے اور علم والا ہے اسے زوال نہیں وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا وہ صفات کی کنہ، شک کرنے والے کے مثال اور الحاد وعناد رکھنے والے کے شک سے بالاتر ہے، وہ ذات ہے جس کی نعمتوں کا بدلہ دیا ہی نہیں جاسکتا اور نہ ہی کسی مجتہد کی مدح سرائی سے اسے پایا جاسکتا ہے، ہر فکر تو مخلوق ہے جب میں نے باری تعالیٰ کی مدح میں کوشش کی ہاں اسکی مدح دائمی فکر مل جاتی ہے، معرفت کی زبانوں میں اسکی تسبیح کی جاتی ہے اسکے علاوہ کوئی اور رب نہیں اور نہ ہی معرفت کی زبانیں کسی اور کو پاسکتی ہیں، اندھیرے اور اجالے کو وہی پھاڑ کر لانے والا ہے تاریکیاں جیسا کہ وہ گھٹم گھٹا ہورہی ہوتی ہیں، جب موجوں کو ہوائیں اوپر اٹھاتی ہیں تو وہ اپنے اٹھنے کی مقام سے تسبیح کرتی ہیں اور وہ پانی کے اوپر کانپ رہی ہوتی ہیں، انھیں پہاڑوں کے ساتھ بہرے پن نے باندھ دیا ہے، اس کے ارکان چٹان وسخت پتھر سے بندھے ہوتے ہیں رب تعالیٰ نے آسمانوں کو چھت کی شکل میں بنایا اور انھیں تہہ در تہہ سات آسمانوں میں بنایا بغیر ستون اور ٹیک کے، اسکی قدرت نے انھیں غیر معمولی وزن والا بنایا لیکن پھر بھی نہ زمین وآسمان بوجھل ہوتے ہیں نہ تھکتے ہیں پھر زمین میں قسما قسم کے عجائب کو پھیلا دیا جو کہ خلائق میں کوئی جوڑا جوڑا ہے اور کوئی اکیلا۔ ہر جنس سے اسکی مختلف اقسام پیدا کیں کوئی کسی قسم کا ہے کوئی کسی قسم کا، زمین وآسمان میں اس کے فرشتے ہیں جو ہمہ وقت اسکی تسبیح میں جھکے رہتے ہیں وہ زمانے کے طویل ہونے سے اکتاتے نہیں ہیں، مخلوق میں سے چار اس کے عرش تلے ہیں جیسے بیل، گدھ، انسان اور شیر ہر مخلوق اسے پکارتی ہے تا کہ دل پسند اور من چاہی زندگی بسر کرسکے، حق تعالیٰ نے سیاروں سے آسمان کے بروج پیدا کئے جو کہ فلک الافلاک کے سینے کو چیرتے ہوئے چلتے رہتے ہیں، ستاروں میں بعض جاری ہیں اور بعض ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں اور قطب ان کے مرکز میں میخ کی طرف لگتا ہے شعلہ زن شہاب ثابت آسمانوں میں نمایاں رہتے ہیں جو کہ مردود جنات کے شیاطین کو بھگانے کے لئے نشانے کا سا کام کرتے ہیں، جو شیطان بھی آسمان سے کسی بات کو چرانے کے لئے جاتا ہے گھات میں لگا ہوا ایک شہاب ثاقب فوراً اسکا پیچھا کرتا ہے حق تعالیٰ بادلوں کے مرغولوں کو اوپر اٹھاتا ہے تم ان بادلوں میں اولوں اور پانی کے درمیان چمکتی ہوئی بجلیاں دیکھتے ہو، ایسی ہوا پر جو اپنی لطافت میں نہایت رقیق ہے، اسی ہوا کے ذریعے ہر ذی روح اور جسم والے کو زندہ رکھتا ہے، مخلوق کے اوپر موت کو بنا رکھا ہے تا کہ موت سے انھیں دھمکائے اس لئے نہیں کہ بھاگ کر کوئی سہارا لیا جائے، حق تعالیٰ نے گذشتہ تمام

ایک عبادت گزار کے پاس گیا، میں نے اسے کہا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ بولا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ کی عمدہ ترین نعمتوں میں گھومتے ہوئے کی اور اسکے فضل واحسان میں کی۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر وباطن ہیں اور اسکے عطایا کے باغات کی پھلدار ٹہنیاں مجھ پر جھکی ہوتی ہیں، ایک مرتبہ ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک عبادتگزار عورت کے پاس گیا اور اسے پوچھا تم نے کس حال میں صبح کی؟ کہنے لگی میں نے دنیا میں وقار کے ساتھ صبح کی ہے درآنحالیکہ آخرت کے تیاری کی طرف جلدی سے بڑھتی جارہی ہوں اور بدلے کے دن کی ہولناکیوں کے لئے تیار ہوں اللہ تعالیٰ کی مجھ پر ان گنت نعمتیں میں ان کے شمار کی جسارت نہیں رکھتا ہوں، اور میں ان کے ذکر واحصاء سے اپنی کمزوری کا اعتراف کرتا ہوں، بتحقیق قلوب اس سے غافل ہو چکے ہیں، وہ نعمتوں کا پیدا کرنے والا ہے، نفوس اس سے اعراض کرتے ہیں حالانکہ وہ انھیں پکارے جارہا ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ اس نے کیا ہی مہلت دے رکھی ہے، باوجود لگاتار ان نعمتوں اور انعامات کے وہ نہیں سوتا، ایک بار ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تو قدرت والا بادشاہ ہے اور میں بندہ محتاج ہوں، میں عاجزی کرتے ہوئے تجھ سے عفوو درگزار کا خواستگار ہوں، لہذا مجھے فضل وکرم کی بدولت معافی عطا فرمادے۔ ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے عمل پر کیسے اترا سکتا ہوں حالانکہ میرے سر پر گناہوں کا ایک انبار لگا ہوا ہے، میں اپنی امید پر کیسے اتراؤں حالانکہ میری عاقبت مبہم ہے، ایک بار فرمایا: عقلمند وہ ہے جو عمل میں جلد بازی کرے اور امیدوں کو پس پشت ڈال دے اور موت کے لئے ہمہ وقت تیار رہے۔

۱۴۳۲۳- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان بن سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! اگر تیری اطاعت کے جناب میں میرا عمل صغیر ہے لیکن میری امید تیری رجاء کے جناب میں بہت بڑی ہے، اے میرے معبود تیرے پاس سے کیسے محروم لوٹوں گا، حالانکہ میں تجھ سے حسن ظن رکھتا ہوں، اے میرے معبود میری رجاء کے صدق کو باطل نہ کریو الٰہی: عبادتگزاروں نے تیرا ذکر سنا تو تیرے آگے جھک گئے، گناہ گاروں نے تیرا حسن معاملہ سنا تو طمع کرنے لگے: الٰہی! اگر خطاؤں نے مجھے تیرے الطاف مکارم سے گرادیا تو یقین کامل نے مجھے تیرے الطاف مکارم سے مانوس کردیا ہے، اے میرے معبود! اگر غفلت نے تیری ملاقات کے لئے تیاری کرنے سے سلادیا تو تیری معرفت نے تیری نعمتوں کے لئے مجھے بیدار کردیا ہے، اے میرے معبود اگر تونے مجھے جہنم کی آگ کی طرف بلایا تو تیرا عذاب بہت سخت ہے اور تونے مجھے جنت کی بھی دعوت دی ہے، تیرا ثواب بھی تو بڑا عظیم ہے۔

۱۴۳۲۴- اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان (دوسری سند) ابونعیم محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوالفضل محمد بن احمد بن سہل، ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بن محمد نے حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سے غمگینوں کی حالت کے بارے میں پوچھا: فرمایا: اگر تم انھیں دیکھ لو سمجھ لو ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے دل ودماغ پر غموں کی ایک قطار لگی ہوگی انھیں تو بس باب معرفت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، جب معرفت ان کے دلوں میں رچ بس جاتی ہے تو حق تعالیٰ انھیں اپنے اسرار کا خاص جام پلاتا ہے جو کہ اسکی محبت وموانست سے لبریز ہوتا ہے، وہ شوق میں دیوانہ وار ہوجاتے ہیں، تب ہی تو ان کے سفر کی منزل ان کے محبوب کا فناء ہونا ہے، تم انھیں دیکھ کر سمجھ گے ان لوگوں کو غموں نے وطنوں سے غافل کردیا ہے، احزان ان کے اسرار میں ثابت ہو چکے ہیں، ان کے تمامتر مقاصد اللہ کی طرف لوٹتے ہیں، حق تعالیٰ کی طرف ان کے قلوب شوق سے پرواز کرتے رہتے ہیں، خوف نے انھیں بیماریوں کے بستروں پر لٹادیا ہے۔ انتقام کی تلوار سے رجاء نے انھیں ذبح کردیا ہے۔ کثرت بکاء نے ان کے دلوں کی طنابوں کو کاٹ دیا ہے۔ شدت جوش محبت سے ان کی روحیں نکل چکی ہیں، وعید نے ان کے جسموں کو چکنا چور کردیا ہے، رات کی کثیر کم خوابی نے ان کے چہروں کی رنگت کو تبدیل کردیا ہے، وہ لوگ اپنے مواطن ومساکن اور علاقوں سے بھاگ کر بلند وبالا پہاڑوں پستیوں اور ٹیلوں میں جا چھپے ہیں، ان کا کھانا گھاس ہے، نرا پانی انکا پینا ہے، رحمن عزوجل کے کلام سے لذت حاصل کرتے ہیں وہ خلوتوں میں خوش وخرم رہتے ہیں، ان کا کوئی عضو بھی خلوت

امتوں کو فنا کر دیا اور ہر عمر والے کو بھی فنا کر دیا جیسا کہ نوح ولقمان کی عمریں تھیں، اے رب تو عفوودرگزر کرنے والا ہے اور مغفرت والا ہے پس ہمیں تنگی والے دن سے نجات دے دے، اور جنت الفردوس کو ہمارا دائمی ٹھکانا بنا دے نبیین اور نیکوکاروں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، پاک ہے تیرا رب عزت والا اور جو اس رب العالمین کے بتائے ہوئے راستے پر چلا اس نے ہدایت پالی۔

۱۴۳۲۹- احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا۔

ترجمہ: میں تو مر جاؤں گا لیکن میں جو تجھ سے عشق کرتا ہوں وہ نہیں مرے گا اور نہ ہی تیری سچی محبت سے میری پیاس مٹے گی۔ میری تمام تر تمناؤں کا مرکز ومحور تو ہی ہے تو میری تنگدستی میں تو ہی میرے لئے مالدار کی حیثیت رکھتا ہے۔ میرے سوالوں کی حدود منتہی تو ہی ہے اور میری رغبتوں کی غایت بھی تو ہے میرے شکوے کا موضوع تو ہے اور میرا پوشیدہ مقصد بھی تو ہی ہے، میرے دل نے تیری محبت کی خاطر وہ تکلیفیں برداشت کی ہیں جنھیں میں بیان نہیں کر سکتا اگر چہ تیرے بارے میں میری بیماری طویل ہوگئی اور میری مصیبت طول پکڑتی گئی، میری پسلیوں کے درمیان تیری وہ محبت پوشیدہ ہے جسے میں اپنے اہل کے لئے ظاہر کر سکتا ہوں اور نہ اپنے کسی پڑوسی کے لئے تیری محبت کی میرے پہلو میں ایک ایک بیماری ہے اس نے سہارے کو مہدوم کر دیا اور میرے اسرار کو ثابت کر دیا، کیا تو مسافروں کے لئے راہنمائی نہیں جب کہ وہ حیران ہو جائے اور تو ہی گڑھے میں گرنے والے پریشان حال کو نکالنے والا ہے، تو نے ہدایت کو مھتدین کے لئے منور چراغ بنا دیا ہے اس نور میں سے ان کے پاس دسویں کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے، پس مجھے اپنی عفوودرگزر عطا فرما تا کہ میں اس کے قرب سے زندہ رہوں اور مجھے میری تنگدستی وفقر سے آسائش فرما۔

۱۴۳۳۰- احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل کی سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

ترجمہ:۔ عارفین کے قلوب کی جولان گاہیں روضہ (باغ) ساویہ ہے اور اس کے ورے رب تعالیٰ کے حجابات ہیں وہ ایک طرح کا دفاعی محاذ ہے اور اس میں معرفت کے پھل توڑنے کی جگہ ہے وہاں پر اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے انسانوں کی روحیں سکھ کا سانس لیتی ہیں، عالم سر میں رب تعالیٰ کا قرب مل جاتا ہے وہاں تو روحیں محبت سے پگھل جاتی ہیں، وہاں پیاسے اسکی خالص محبت کے جام کے جام چڑھا لیتے ہیں وہاں خطاب کی انتہاء سے بادنسیم کی ٹھنڈک مل جاتی ہے، پس قلوب عرش والے کے قریب تر ہو گئے درآنحالیکہ اس عرش کو بادشاہ کل نے قریب سے زینت بخشی ہے، وہ قلوب اللہ سے راضی اور وہ ان سے راضی اس لئے قلوب محبوب کے ہاں خوشی سے ایک مرتبے میں اترے ہیں، ان دلوں کو ایسی لطیف محبت مل گئی جس نے داخلی حجابات کو افکار سے چاک کر دیا، اگر قلوب فراق کے خوف کو گم پائیں بوجہ اپنی الفت کے ان کا رونا پھر دائمی ہو جاتا ہے وہ پھر قرب کی تلاش میں لگ جاتے ہیں، دلوں میں رب تعالیٰ کے درمیان اور دلوں کے درمیان ایک پوشیدہ راز ہے جو رب تعالیٰ کے سوا ہر کس وناکس سے دل میں محفوظ ہو کر رہ گیا ہے۔

۱۴۳۳۱- عثمان بن محمد، ابوبکر بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی، یحیی بن معاذ کہتے ہیں کہ ذوالنورین فرماتے ہیں سخاوت کی حقیقت یہ ہے کہ بخیل کو تم ٹوکتے ہو اور (اپنا جائز حق) وصول کر کے رہو کیونکہ اگر تم اس کا بخل ناگوار نہ لگے گا تو تم اس کو لعن طعن نہ کرو گے۔ پھر فرمایا کریم شخص صاف پانی کی طرح ہے اور وہ بخیل نہیں ہے اور نہ بخیل سے راضی ہے۔

۱۴۳۳۲- عثمان بن محمد، ابوالحسن مذکر اپنے کسی شیخ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اور ایک زنجی ایک مرتبہ تیہ میں اکھٹے ہو گئے اس کے سخت گھنگھریالے بال تھے، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا تو اس کے چہرے کی رنگت سفید پڑ جاتی وہ امر عظیم پروارد ہوا، میں نے کہا: اے آدمی اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو تیرا رنگ بدل جاتا ہے اور تیری آنکھیں

میں ناغہ نہیں کرتا، ان کے قدم تاریکیوں کے پردوں تلے راحت نہیں پاتے، وہ نفوس اپنے مقاصد میں محو رہتے ہیں پس میں نے جو نظر کی تو مانوس ہوگیا، محبوب باری تعالیٰ کے وصل کا ارادہ کیا تو وصال ہوگیا، میں معرفت کی راہوں پر گامزن ہوگیا اور عمدہ گھوڑے پر سوار ہوگیا اور تمام تر پردے چاک کردیئے حتی کہ ان کے مقصود سے کرب و دور ہوگیا، میں نے محبت کی نظر سے اللہ واحد قہار کی طرف دیکھ لیا، پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے نیکوکار بندے ہیں جو پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور کبھی بھی لذات سے تعلق نہیں جوڑتے، کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور سکون کے ساتھ غاروں میں اور بیابانوں میں رہتے ہیں، رات بھر جاگتے رہتے ہیں اور ہمیشہ تہجد اور صبر کے ساتھ راتیں گزارتے ہیں، پس قوم کے ہموم مخلوق سے وحشت محسوس کرتے ہیں پس رب جلیل کا انس انھیں ذکر کی طرف لے جاتا ہے، ان کے اجسام زمین پر ہلکے پھلکے لگتے ہیں اور ان کی روحیں فخر کی کان کی طرف راتوں کو چلتی رہتی ہیں، پس اگر تم تلاش کرو تو یہ قوم کی نعمتیں ہیں اور اہل قدر کے آداب کو اپنے مولا سے سمجھو۔

۱۴۳۲۵- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بندہ کب اپنے رب سے مانوس ہوسکتا ہے؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ سے بندہ خوف محسوس کرے تو اس سے مانوس ہوجاتا ہے، بلاشبہ تم جانتے ہو کہ گناہگار اگر وصل کا خواہستگار ہو تو محبوب کے دروازے سے دھتکار دیا جاتا ہے۔

۱۴۳۲۶- ابوعمرو وعثمان بن محمد، ابوحسین محمد بن عبداللہ بن جعفر رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو اسم اعظم کا علم ہے چنانچہ میں ان کے قصد سے مکہ سے نکل کر چل پڑا اور مصر کے قصبہ جیزہ میں میں نے انھیں پایا، پس انہوں نے پہلی مرتبہ مجھے دیکھا، میری ڈاڑھی لمبی تھی اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی چھاگل تھی میں نے کاندھوں پر ازار باندھ رکھا تھا، میرے پاؤں میں ہلکے قسم کا موزہ تھا، میری ظاہری حالت کو انہوں نے دیکھ کر کچھ برا محسوس کیا، جب میں نے انھیں سلام کیا تو میری طرف مطلق توجہ نہ کی میں نے دل میں کہا: آپ کو کیا معلوم کہ میں کس کے ساتھ واقع ہوا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے پاس ٹھہر گیا اور ان کے پاس سے ٹلا نہیں، چنانچہ دو تین دن کے بعد ان کے پاس متکلمین میں سے ایک آدمی آیا اور کلام کے کسی مسئلہ میں ان سے مناظرہ کرنے لگا، چنانچہ وہ آدمی مناظرہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ پر غالب آ گیا: میں نے موقع غنیمت سمجھا اور فوراً اٹھ کر ان دونوں کے سامنے جا بیٹھا، اور میں نے متکلم کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے اس سے مناظرہ شروع کردیا حتی کہ میں نے اسے بری طرح زچ کردیا، پھر میں نے متکلم کے ساتھ عجیب کلام میں مناظرہ کیا کہ وہ میری بات کو سمجھ تک نہ سکا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ یہ صورت حال دیکھ کر تعجب کرنے لگے: ذوالنون مصری رحمہ اللہ عمر رسیدہ ہوچکے تھے جبکہ میں ابھی عمر شباب میں تھا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ اپنی جگہ سے اٹھے اور میرے سامنے آبیٹھے اور فرمایا: مجھے معذور سمجھو بلاشبہ میں تمہارا علمی مقام نہ پہچان سکا تم تو میرے نزدیک تمام لوگوں سے فائق ہو، اس کے بعد میری عزت و اکرام کرتے اور اپنے جمیع اصحاب میں مجھے بلند نظری سے دیکھتے، حتی کہ میں اسی حال پر پورا ایک سال رہا، اس کے بعد میں نے ان سے کہا: اے استاذ میں تو اجنبی آدمی ہوں میرا اب گھر جانے کا شوق ابھر رہا ہے میں سال بھر آپ کی خدمت میں رہا درآنحالیکہ میرا حق آپ پر واجب ہے تاہم مجھے کہا گیا ہے کہ آپ کو اسم اعظم کا علم ہے بلاشبہ آپ نے میرا تجربہ کرلیا ہے اور مجھے اس کا اہل پالیا ہے، پس اگر آپ اسم اعظم کو جانتے ہیں تو مجھے سکھلا، تاہم ذوالنون مصری رحمہ اللہ خاموش رہے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا حالانکہ میرا خیال تھا کہ شاید مجھے بتادیں لیکن چھ ماہ تک خاموش رہے اس بارے میں کچھ نہ کہا، چنانچہ چھ ماہ بعد ایک دن فرمایا ہاں تمہارا مسئلہ! اے ابویعقوب کیا تم فسطاط میں ہمارے فلاں دوست کو نہیں جانتے جو ہمارے پاس آتا رہتا ہے؟ انہوں نے ایک آدمی کا نام لیا، میں نے عرض کیا،۔ جی ہاں میں جانتا ہوں، چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ گھر کے اندر سے میرے پاس نکال کر ایک طبق لائے جو اوپر

بھی بدل جاتی ہیں؟ وہ اٹھ کر تیہ میں ہاتھ آگے پیچھے ہلا ہلا کر چلنے لگا، اور یہ اشعار پڑھے۔

ذکرنا وما کنا لننسی فنذکر
ولکن نسیم القرب یبدو فیظھر
فأحی بہ عنی واحی بہ لہ
اذالحق عنہ مخبر ومعبر

ہم نے ذکر کیا ہم نہیں تھے کہ بھول جاتے اور پھر ذکر کرتے، لیکن قرب کی بادِ نسیم سامنے ظاہر ہو جاتی ہے پس میں اس کے ذریعے سے زندہ رہتا ہوں اور میری زندگی بھی اسی کے لئے ہے جبکہ حق اس کے بارے میں خبر دیتا ہے اور تعبیر کرتا ہے۔

ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا: میرے کانوں نے زنجی کی اس حکمت جیسی کبھی نہیں سنی پس میں سمجھ چکا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنکے قلوب ذکر اللہ میں پناہ حاصل کرتے ہیں جس طرح کہ پرندے اپنے گھونسلوں میں پناہ حاصل کرتے ہیں، اگر تم ان قلوب کی تلاشی لو تو محبوب کی محبت کے سوا ان میں کچھ نہ پاؤ گے، پھر ذوالنوں مصری رحمہ اللہ رو دیئے اور یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: میں ذکر کی بہت ساری قسمیں کرتا ہوں چونکہ داد اور شوق دونوں مجھے ذکر پر ابھارتے ہیں، پس محبت کرنے والے کا ذکر محبت سے بھرا ہوتا ہے روح کی جگہ پر اتر جاتا ہے کہ اسکی طرف میں چلتا رہتا ہے، اور ذکر نفس کو عزت بخشتا ہے چونکہ اسے ایک تلف کرنے والی چیز بھی موجود ہے ایسی جگہ میں جہاں اس کا پتہ نہیں چل سکتا اور نہ ہی تم جانتے ہو، میرا ذکر بیابانوں اور بلند پہاڑیوں پر پرواز کرتا ہے اور وہ وہم وفکر کے اوصاف سے الگ تھلگ ہوتا ہے۔

۱۴۳۳۳-محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، ابومحمد عبداللہ بن سہل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میری نماز کب اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوگی؟ فرمایا: جب تیرے دل کے نور کی معدنیں سکون، وقرار پالیں، اور تم اسے اپنے مقصد کے ملکوت میں پھینکنے لگو۔ میں نے کہا: میرے ورع کے بعد میرا زہد کب تمام ہوگا؟ فرمایا: جب تم فرض کو اپنا معلم بنالو گے، اور طاعت کو اپنا مفہم بناؤ گے، میں نے کہا: مجھے امن کب حاصل ہوگا؟ فرمایا: جب فرض تیرے امر پر مشتمل ہوگا اور تم اپنے نفس پر طاعت کو مالک بنادو گے، میں نے کہا: میرا توکل کب کروں گا؟ فرمایا: یقین جب تمام ہو جائے گا تو اسے توکل کا نام دے دیا جاتا ہے، میں نے کہا: رب تعالیٰ کے لئے میری محبت کب تام ہوگی؟ فرمایا: جب دنیا تمہاری آنکھوں میں حقیر ہو جائے گی، میں نے عرض کیا: میں اپنے رب سے خوفزدہ کب ہوں گا؟ فرمایا جب تم اپنی نظر کو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں چھوڑو گے اور تم اپنے نفس سے عداوت رکھو گے۔ میں نے عرض کیا، میرا روزہ کب تام ہو سکتا ہے؟ فرمایا: جب تم بغض سے اپنے نفس کو بھوکا رکھو گے اور اپنی زبان کو فحش سے بچالو گے۔ میں نے کہا: میں اپنے رب کو کب پہچان لوں گا؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ تیرا جلیس ہو جائے گا اور تم اپنے نفس کے لئے اس کے سوا کسی کو انیس نہ سمجھو، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے رب سے محبت کب کروں گا؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا امر تیرے نزدیک ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا ہو، میں نے عرض کیا: مجھے نیکی کا شوق کب ہوگا؟ فرمایا: جب تم آخرت کو اپنی قرارگاہ بنالو گے اور دنیا کو اپنا مسکن بنالو گے اور جب تم دنیا کی طرف مطلق دھان نہ دو اور آخرت کو اپنی اصل قرارگاہ سمجھو، میں نے عرض کیا: میں اپنے رب کی ملاقات سے کب محبت کروں گا؟ فرمایا: جب تم اپنے حبیب کی طرف پیش رفت کرو گے اور دنیا سے اعراض کرو گے، میں نے پوچھا: میں موت کو لذیذ کب سمجھوں گا؟ فرمایا: جب تم دنیا کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دو گے، اور آخرت کو اپنا نصب العین سمجھو گے، میں نے کہا: میں دنیا کے مطاعم کی خواہشات سے کب پرہیز کر سکتا ہے؟ فرمایا: جب ملکوت کے ساتھ تمہارا دل خلط ہو جائے گا اور جبروت کے سرائر میں مل جائے گا، میں نے کہا: میری معرفت کب اچھی ہوگی؟ فرمایا: جب تم دنیا سے وحشت محسوس کرو گے اور تمہیں آزمائش کے نازل ہونے سے فرصت حاصل ہوگی، میں

سے رومال کے ساتھ باندھا ہوا تھا، مجھے حکم دیا کہ یہ طبق فسطاط میں اس آدمی تک پہنچا دو، میں نے طبق لے لیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بالکل ہلکا پھلکا طبق ہے اس سے پتہ چلتا تھا کہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے، جب میں فسطاط اور جیزہ کے درمیان واقع پل پر پہنچا میں نے دل میں کہا: ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے ھدیہ دے کر ایک آدمی کے پاس بھیجا ہے حالانکہ میں اسے اندر سے بالکل خالی پاتا ہوں چلو دیکھ تو لوں آخر اس میں ہے کیا، چنانچہ میں نے طبق پر باندھا ہوا رومال کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چوہا اچھل کر طبق سے باہر نکل بھاگا، مجھے اس پر سخت غصہ ہوا، میں نے کہا کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھ سے مذاق کیا ہے لیکن میرا گمان ختم نہ ہوا کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے اس وقت کس مقصد کا ارادہ کیا ہے، میں وہیں سے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آیا اور مجھے سخت غصہ تھا چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے اور پورا قصہ بھانپ گئے اور پھر فرمایا: اے مجنون میں نے تیرے پاس ایک چوہا امانت رکھا تھا لیکن تو نے اس میں مجھ سے خیانت کی بھلا میں اسم اعظم کے متعلق تجھ پر کیسے اعتماد کرسکتا ہوں کھڑے ہو جاؤ اور میرے پاس سے چلے جاؤ آج کے بعد میں تمہیں یہاں نہ دیکھوں۔

۱۴۳۲۷-عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن احمد حذاء، ہارون بن عیسیٰ بغدادی، عیسیٰ بغدادی، زرافہ (متوکل کے خادم) سے مروی ہے کہ جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ امیر المؤمنین متوکل کے پاس سے واپس لوٹے میرے پاس داخل ہوئے تاکہ مجھے رخصت کریں میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے لئے ایک دعا لکھ دیجئے چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا اور میں نے ان کے آگے لوزینہ کا جام رکھ دیا میں نے کہا یہ کھائیے بلاشبہ یہ دماغ میں قوت پیدا کرتا ہے اور عقل کو نفع پہنچاتا ہے؟ فرمایا: عقل کو اس کے علاوہ اور چیزیں بھی نفع پہنچا سکتی ہیں، میں نے کہا: کونسی چیز عقل کو نفع پہنچاتی ہے؟ فرمایا: اللہ کے حکم کی اتباع اور اس کی منع کردہ چیزوں سے باز رہنا کیا تمہیں پتہ نہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر اور اسکی نہی کو سمجھ لے؟ میں نے کہا: کونسی چیز کا آپ ارادہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: یہ تو اس آدمی کے لئے ہے جو حلوہ کو نہ جانتا ہو اور اسکا کھانا بھی نہ جانتا ہو بے شک اہل معرفۃ اللہ اس لوزینہ سے پرہیز کرتے ہیں، میں نے کہا: میرا گمان نہیں کہ دنیا میں کوئی ہو جو اس سے اچھا بنا سکتا ہو، یہ تو امیر المؤمنین متوکل کے مطبخ کا پکا ہوا ہے، فرمایا: میں تمہیں متوکل (اللہ پر توکل کرنے والے) لوزینہ بتاتا ہوں، میں نے کہا: آپ کے باپ کی تمام تر بھلائی اللہ ہی کے لئے ہے بتایئے وہ کونسا لوزینہ ہے؟ فرمایا: معرفت کا خالص طعام لو پھر اسے اجتہاد و مجاہدہ کے ساتھ گوندھ لو اور اس کے ساتھ غم و حزن کو قائم رکھو، خالص محبت کو اسکے ساتھ مطابق رکھو پھر عبادت گزاروں کے لوزینے کی روٹیاں پکا، زہد کی آگ میں، اس پر غمخوارگی کی لکڑیوں سے آگ جلاؤ حتی کہ اسکے شعلے خوب بھڑک اٹھیں، پھر اسے رضا کی قید سے خوب جوش دو، پھر عشق کی ہلکی آنچ میں اسے مزید جوش دو، پھر اسے عقلمندی کی لپیٹ میں لپیٹ لو، تاریکیوں میں اسے کم خوابی کی چھریوں سے کاٹ لو اور نیند کی لذت کو دور کر دو، پھر اسے بے چینی و کم خوابی کے جاموں پر صاف کر کے اکٹھا کر لو، پھر اس پر خالص عمل کی شکر پھیلا دو پھر تفویض کی انگلیوں سے اسے کھالو، اب کی بار دلوں کا کرب آشکارہ ہو کر رہ جائے گا اور سرور لطف بھی حاصل ہوگا، پھر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے رخصت کر دیا۔

۱۴۳۲۸-ابوبکر بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی سے مروی ہے کہ مجھے محمد بن عبدالملک بن ہاشم نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے یہ اشعار سنائے (یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جسکا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ایسی تعریف جسکا کوئی خاتمہ نہیں، ایسی تعریف کہ جسکے احصاء وشمار کی کوئی حد نہیں، اسکی انتہاء تک پہنچنے سے الفاظ اور خیالات عاجز آگئے ہیں، ایسی کثیر تعریف جیسا کہ واحد بے نیاز کا شمار کرنا، جب سے آسمان وزمین پیدا کئے گئے ان کے بھرے ہوئے اور ان کے وزن اور عدد میں چند در چند کے بقدر اسکی تعریف ہے، جو ہو چکا اور جو کچھ ہوگا قیامت اور ابد تک اس سے بھی دگنا اسکی تعریف ہو، اور سورج کے بار بار چمکنے اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ مخفی ہے اسکے دوگنے کے بقدر اسکی تعریف ہو ہر ذی روح شی میں

نے کہا: میں دنیا کو قبیح کب سمجھوں گا؟ فرمایا: جب تمہیں علم ہو جائے کہ دنیاوی زینت سراسر فساد ہے اور اسکے محاسن حسرت کی طرف لے جاتے ہیں، میں نے عرض کیا: کہ میں کب معمولی غذاؤں پر اکتفا کرلوں گا؟ فرمایا: جب تم خواہشات نفس کی ہلاکت کو پہچان لوگے اور جب تم لذات سے یکسر علیحدگی اختیار کرلو گے، میں نے کہا: مجھے قناعت تام کب حاصل ہوگی؟ فرمایا: جب دنیاوی کروفر تمہارے نزدیک معمولی شئے ہو اور آخرت کا خوف تمہارے لئے ایک ذکر کی حیثیت رکھتا ہو، میں نے کہا: میں ترک جمع کا مستحق کب ہوں گا؟ فرمایا: جب تمہیں پتہ چل جائے کہ تم نے معاد کی طرف لوٹنا ہے، میں نے کہا: میں کب امر بالمعروف کروں؟ فرمایا جب دوسروں پر تمہاری شفقت ہو اور جب تم اپنے رب کی محبت کے لئے بندوں کی مخالفت کرنے لگو، میں نے پوچھا میں اللہ تعالیٰ کو کب ترجیح دوں اور اس کے علاوہ اوروں کو ترجیح نہ دوں؟ فرمایا: جب تم اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ کے لئے عداوت کرو، میں نے پوچھا؟ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف کب رجوع کرسکتا ہوں اور اس کے لشکر سے کب مانوس ہوسکتا ہوں؟ فرمایا: جب تم اسکی آزمائش سے سرور حاصل کرو اور اسکو قضا پر خوشی دکھاؤ۔

۱۴۳۳۴- اپنے والد سے، احمد محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوتا ہے، وہ مانوس ہوتے وقت اپنے رب تعالیٰ کی سلطنت میں ہر وہ چیز جسے وہ دیکھتا ہے جسے سنتا ہے جسے وہ محسوس کرتا ہے اس سے وہ مانوس ہو جاتا ہے، رب تعالیٰ سے ڈرنے والا بھی ہر وہ چیز جسے وہ دیکھتا ہے جسے وہ سنتا ہے جسے وہ رب تعالیٰ کی بادشاہت میں محسوس کرتا ہے اس سے وہ ڈرتا ہے چیونٹی کیا اس سے بھی کمتر چیز سے وہ مانوس ہوتا ہے اور ڈرتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تین چیزیں اسلام کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اہل ملت کے لئے نظر، (۲) اہل ملت سے اذیت کیسے دور ہوسکتی ہے، (۳) اور اہل ملت کے خطا کار کو معاف کرنا۔

تین چیزیں ایمان کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) دشواریوں کے باوجود بھرپور طہارت حاصل کرنا، (۲) فرائض کے وقت دل میں انتعاش کا پیدا ہونا حتی کہ فرائض کو اداء کر دے، (۳) ہر گناہ کے وقت توبہ کرلینا تا کہ گناہوں پر مصر نہ ہو،

تین چیزیں توفیق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بدون تیاری کے بھی فوراً اعمال میں واقع ہو جانا، (۲) گناہوں کی طرف میلان کے باوجود پھر بھی گناہوں سے سلامت رہنا، (۳) دعاؤں میں مشغول رہنا،

تین چیزیں سستی کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) جس آدمی کو وعظ و محاورہ کے وقت کلام کافی ہو اس سے مزید کلام کو ترک کرنا،

تین چیزیں بردباری کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) مخالفت رائے کے وقت قلت غضب، (۲) مخلوق کی اذیتیں برداشت کرنا، (۳) گناہ گار کے گناہ کو بھول جانا اسے معاف کرنے کی وجہ سے تین چیزیں تقویٰ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) مذموم خواہشات کو ترک کرنا، (۲) اعمال صالحہ کو فوراً بجالانا، (۳) امانتوں کو ان کے مالکان کے سپرد کرنا باوجودیکہ ان کی اشد ضرورت ہو

تین چیزیں التعاظ باللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) ہر چیز سے دور ہو کر اللہ کی طرف بھاگنا، (۲) ہر چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، (۳) ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا،

تین چیزیں رجاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) حلاوت قلب سے عبادت، (۲) ثواب کی نیت سے انفاق فی سبیل اللہ، (۳) عمدہ اعمال کی طرف پیش رفت کرنا۔

تین چیزیں حب فی اللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) صاف محبت کے لئے کسی چیز کا خرچ کرنا، (۲) اللہ کے ارادہ کے لئے ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ کا ہو جانا، (۳) سخاوت بالنفس

تین چیزیں حیاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بات کرنے سے پہلے تولنا، (۲) جس چیز سے معذرت کرنی ہے اس سے الگ رہنا، (۳) بے وقوف کو بردباری کی خاطر جواب نہ دینا، رہی بات حیاء من اللہ سو اسکا تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا: قبروں اور آزمائشوں کو مت بھول جاؤ اور سر اور سر نے جو کچھ جمع کر رکھا ہے اسکی حفاظت کرو اور یہ کہ تم دنیاوی زندگی کی زینت کو ترک کردو۔

تین چیزیں افضال کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) رشتہ قطع کردینے والے سے صلہ رحمی کرنا، (۲) جسکے پاس کچھ نہ ہو اسے عطاء کرنا، (۳) ظالم کو معاف کردینا

تین چیزیں صدق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) ملازمت صادقین، (۲) نظر منفوسین کے ہاں سکون (۳) مخلوق کے پوشیدہ رازوں پر اطلاع پانے کو ناپسند سمجھنا حق پر استقامت دکھانے کے لئے سرّ وجہر اتمام جہانوں کے پالنہار کو ترجیح دینے کے واسطے۔

تین چیزیں انقطاع الی اللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) کھانا کھلانا، (۲) سلام پھیلانا، (۳) اور اچھائی کی باتیں پھیلانا۔........تین چیزیں محبت کی علامتوں میں سے ہیں (۱) تانی فی الاحداث، (۲) توقر فی الزلال، (۳) اور ترفق فی المقال،

تین چیزیں اعمال رشد کی علامتوں میں سے ہیں...(۱) حسن مجاورت، (۲) مشاورت کے وقت خیر خواہی، (۳) اور مجاورت میں نیکی،

تین چیزیں سعادت کی علامتوں میں سے ہیں۔(۱) فقہ فی الدین، (۲) عمل کے لئے آسانی، (۳) اور کوشش میں اخلاص۔

۱۴۳۳۵- محمد بن حسین بن موسیٰ نیشاپوری، ابن رشیق، علی بن یعقوب، سوید وراق، محمد بن ابراہیم بغدادی، محمد بن سعید خوارزمی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سے ایک بار محبت کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: یہ کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں اسے تم بھی محبوب رکھو اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں اسے تم بھی ناپسند کرو، تم ہر طرح کی بھلائی کو کرو اور ہر وہ امر جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اسے چھوڑ دو۔ اور یہ کہ مؤمنین پر مہربان ہونے اور کافروں پر سختی کرنے کے ساتھ ساتھ تم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف دل میں نہ رکھو، اور دین کے معاملہ میں اتباع رسول اللہ ﷺ۔

۱۴۳۳۶- محمد، ابوبکر بن شاذان رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: جو آدمی میرا فرمانبردار ہوگا میں اسکا دوست بن جاؤں گا پس اسے چاہیے کہ مجھ پر اعتماد کرے اور میرے فیصلے پر بھروسہ رکھے میری عزت کی قسم! اگر وہ مجھ سے دنیا کے زائل کرنے کا سوال کرے گا میں اس کے لئے دنیا کو زائل کردوں گا۔

۱۴۳۳۷- محمد بن احمد بغدادی، (میں نے محمد بن احمد بغدادی کو دیکھا ہوا ہے لیکن مجھے عثمان بن محمد عثمانی نے ان کی سند سے حدیث سنائی ہے) عبداللہ بن محمد بن میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مانوس ہونا اللہ تعالیٰ کے ساتھ صاف دل رکھنے میں سے ہے اور تفرد باللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سواء ہر چیز سے منقطع ہو کر اسی کا ہو جانا۔

۱۴۳۳۸- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، عباس بن یوسف، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

اگر میں تیری طرف دعا کرتے ہوئے ہاتھ پھیلاؤں تو میری کفایت کرنے والی چیز بھولے سے طویل تر ہو جائے گی اور میرے ہاتھوں کے عمل کے بسبب تجھ سے میری رجاء منقطع نہیں ہوگی۔ میرے سوال کرنے سے اتنی بات بھی کافی ہے کہ تجھے میرا علم ہے۔

۱۴۳۳۹-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی مخلوق سے مانوس ہوا اس نے فرعونوں کی روش کو ترجیح دی اور جس آدمی نے ملاحظہ نفس سے لاپرواہی برتی اس نے اخلاص سے پہلوتہی کی اور جس کے مقاصد کا دارومدار خواہش نفس پر مافات کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

۱۴۳۴۰- محمد، علی بن محمد، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے عمل کی نمائش کی اسکی نیکیاں بھی برائیاں بن جائیں گی۔

۱۴۳۴۱-سند بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق وسچائی اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے زمین پر جس چیز پر بھی اسے رکھ دیا جائے اسے کاٹ دیتی ہے۔

۱۴۳۴۲-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: انس کی ادنیٰ منزل یہ ہے کہ آدمی کو اگر آگ میں بھی ڈال دیا جائے تو اسکا مقصد اسکی امید سے غائب نہ ہونے پائے۔

۱۴۳۴۳-سند مذکور سے مروی ہے کہ ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: خوف عمل کا نگہبان ہے اور رجاء آزمائشوں میں ایک سفارشی کی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۴۳۴۴-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، حسن بن سہل، علی بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فکر مندی عبادت کی کنجی ہے اور متابعت خواہشات نفس ہوای کی علامت ہے اور طمع کا منقطع کرنا توکل کی علامت ہے۔

۱۴۳۴۵-محمد، ابوجعفر رازی، عباس بن حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف ایک ہی حالت پر نہیں جم سکتا چونکہ اسکا رب مختلف حالتوں پر ہوتا ہے۔

۱۴۳۴۶-محمد، محمد بن ابراہیم فارسی، ایک شہسوار، یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے مریدین کی جماعت! تم میں سے جو آدمی طریق سلوک کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو تصور کے علماء سے ملاقات کرے، زاہدین سے رغبت کے ساتھ ملاقات کرے اور اہل معرفت کے ساتھ خاموشی سے ملاقات کرے۔

۱۴۳۴۷-اپنے والد سے، احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے اپنی مناجات میں یوں کہا کرتے تھے۔ اے عطایا کے ھبہ کرنے والے اور مرغوبات کے کثیر عطا کرنے والے میں قرب کے بعد جدائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں پناہ مانگتا ہوں صفائی کے بعد گندگی سے اور انس کے بعد شوق سے، اور حسرت کے فترت کو پیش آنے سے، رضا کے متغیر ہونے سے حاسی سے ایک گھڑی کے لئے بھی پیچھے رہ جانے سے ایمان بغیر علم سے، ایسے نازک موقع سے جو عقل کو مختلف راہوں میں بھٹکا دے، میں ان چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جب تک کہ میرے پاس تیری نعمتیں مکمل نہ ہو جائیں میری ذریت میں تیری کرامت نہ چل جائے۔

مسانید حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ...... حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے بہت ساری احادیث آئمہ حدیث سے روایت کی ہیں جن میں امام مالک ولیث بن سعد وسفیان بن عیینہ وفضیل بن عیاض لہیعہ رحمہ اللہ سرفہرست ہیں ان کی سند سے چند روایات درج ذیل ہیں۔

۱۴۳۴۸۔ابوسعید حسین بن محمد بن علی، ابوسعید، احمد بن مبارک، ابوجعفر احمد بن صبیح بن رسلان فیومی، ابوفیض ذوالنوں مصری، مالک بن انس زہری کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ دوست بندے

ہیں، کسی نے پوچھا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں اور وہ اہل اللہ ہیں اور اسکے خاص بندے ہیں۔[۱]

مالک کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن غزوان متفرد ہیں۔

۱۴۳۴۹- سہل بن عبداللہ تستری، حسن بن احمد طوسی، احمد صلیح، ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ، ابوبکر کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے، چنانچہ میت کے ساتھ اسکا اہل وعیال، اسکا مال اور اسکا عمل جاتا ہے، اسکا اہل وعیال اور مال واپس لوٹ آتا ہے اور اسکا عمل اسکے ساتھ باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث صحیح وثابت ہے اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے۔

۱۴۳۵۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مثل مذکورہ بالا کے حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۴۳۵۱- ابوالفضل بحر بن ابراہیم بن زیاد، حسین بن احمد وثائقی، احمد بن صلیح فیومی، ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ، فضیل بن عیاض، لیث، مجاہد، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تجافوا عن ذنب السخی فان اللّٰہ تعالیٰ آخذ بیدہ کلما عثر''یعنی سخی کے گناہ سے دور رہو چونکہ جب بھی سخی ٹھوکر کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست سے پکڑ لیتا ہے۔[۲]

۱۴۳۵۲- ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبید جرجانی تمیم بن عمران قرشی، محمد بن عتبہ مکی، فضیل بن عیاض کے سلسلۂ سند سے بمثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۴۳۵۳- محمد بن عثمان عثمانی، حسن بن ابوحسن، ابوالحسن علی بن یعقوب، محمد بن ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن خورازمی، ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم، ابوجریہ احمد الحکم، عبداللہ بن ادریس کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے آقا نجا کے بادشاہ کے پاس ایک شامی آیا اور بادشاہ سے کسی بخشش کا طلبگار تھا اسے عبدالرحمن بن ھرمز اعرج کے نام سے پکارا جاتا تھا، بادشاہ نے شامی کو کھانا پیش کیا چنانچہ دسترخوان پر برتن ادھر ادھر حرکت کرنے لگا بادشاہ نے ایک روٹی لی اور اس سے برتن کو سہارا دے دیا تاکہ ایک جگہ پر ٹکا رہے، یہ کیفیت دیکھ کر عبدالرحمٰن بن ھرمز نے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب تم حج یا عمرہ کی نیت سے نکلو تو صبح تمتع کروتا کہ تم پیچھے رہنے والے نہ ہو جاؤ اور خیر وبھلائی کے امور کا اکرام کرو (یعنی خیر وبھلائی کے امور کو اپناؤ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسمان وزمین کی برکتوں کو مسخر کر دیا ہے، برتن کو روٹی سے سہارا مت دو چونکہ جو قوم بھی روٹی کی اہانت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھوک کے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔[۳]

قد تم ترجمة الجزء التاسع من كتاب حلية الاولياء لابى نعيم بعون الله وتوفيقه . فندعو الله ان ينفعنا بها ولمن قرأها وسعىٰ فيها اللهم ارزقنا سبيل الرشد وهدى هٰؤلآء الاولياء الاصفياء الكرام فدانتهيت الىٰ آخر هذا الجزء بيوم الخميس ۹ الربيع الثانى ۱۴۲۶ھ صباحاً وصلىٰ الله علىٰ نبينا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين آمين

ختم شد حصہ نہم — محمد یوسف التنولی

۱۔ مسند الامام احمد ۱۲۸/۳، وميزان الاعتدال ۴۸۲۰، ۷۲۶۸، ولسان الميزان ۳۰۲/۵، واتحاف السادة المتقين ۴۶۵/۴، وكنز العمال ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، وكشف الخفا ۳۰۶/۱. وتخريج الاحياء ۲۷۴/۱.

۲۔ تاريخ بغداد ۳۳۵/۸، ومجمع الزوائد ۲۸۲/۶، واتحاف السادة المتقين ۱۷۳/۸، والترغيب والترهيب ۳۸۴/۳، وتذكرة الموضوعات ۶۳، وتنزيه الشريعة ۱۸۲/۱، ۳۵۳، ۱۴/۲، واللآلى المصنوعة ۵۰/۲.

۳۔ اتحاف السادة المتقين ۲۲۰/۵. والموضوعات لابن الجوزى ۲۹۰/۲، ولسان الميزان ۱۱۰۶/۳، ۱۷۷۴.

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

حصہ دہم

ابو یزید البسطامی، اہل مشرق بزرگان دین، عراق کے عارفین صوفیاء
اہل بغداد، محدثین اصفہان، رحمہم اللہ وغیرھم کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء حصہ دہم

(۴۵۵) احمد بن ابی الحواری[1]

۱۴۳۵۴-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

میں نے صفران رعینی سے سوال کیا کہ قرآن میں کونسی دنیاوی شئی سے عاقل انسان کو اجتناب کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا آخرت کے بجائے دنیا کی طرف دعوت دینے والی شی شرعا ممنوع ہے۔

۱۴۳۵۵-اسحاق بن احمد، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ احمد بن الحٰواری کا قول ہے:

میں نے حرملہ کے ایک راھب سے نام دریافت کیا تو اس نے جریج نام بتایا۔ پھر میں نے اس سے گرجہ میں گوشہ نشینی کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا شہوات دنیوی سے اجتناب کی خاطر میں نے ایسا کیا ہے۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ عوام کے ساتھ رہ کر شہوات دنیویہ سے اجتناب نہیں کر سکتے؟ انہوں نے کہا کہ میں کمزور ہونے کی وجہ سے اس سے عاجز ہوں۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ بدن انسان کی تخلیق زمین اور اسکی روح کی تخلیق ملکوت السمٰوات سے کی گئی ہے۔ انسان کے مصائب و آلام برداشت کرنے کیوقت بدن لیکن ناز و نعمت کے وقت بدن انسانی کامل طور پر زمین کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دنیا اسکے نزدیک محبوب ترین شئی بن جاتی ہے۔

۱۴۳۵۶-اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے۔

اے میرے لخت جگر عافیت کے طالب کو اللہ تعالی عافیت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

۱۴۳۵۷-اسحاق، ابراہیم، احمد، کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ کو راضی کرنا اور اسی کی مخلوق پر رحم کھانا مرسلین کا درجہ ہے۔

۱۴۳۵۸-اسحاق، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ جب بھی میں نے ابوسلیمان سے قساوت قلبی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا یہ تمہاری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالی ظالم نہیں ہے۔ ابوسلیمان نے مجھ سے سوال کیا کہ صبر سے اوپر بھی کوئی درجہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں فرمایا اس کے حصول کی کوشش کرو۔ اسکے بعد انہوں نے فرمایا جب صابرین کو آخرت میں بے حساب نوازا جائیگا تو نامعلوم اس سے اونچے درجہ کے لوگوں کو کس چیز سے نوازا جائیگا۔

۱۴۳۵۹-ابواحمد محمد بن اسحاق حافظ، سعید بن عبدالعزیز حلبی کے سلسلۂ سند سے احمد ابن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔ بالقصد دنیا کی طرف متوجہ ہونے والے اور اس سے محبت کرنے والے انسان کے قلب سے اللہ تعالی یقین کا نور نکال لیتا ہے۔

۱۴۳۶۰-محمد بن حسین بن موسی، محمد بن جعفر بن مطر کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن یوسف کا قول مروی ہے۔ احمد بن ابی الحواری نے اپنی

---

[1] طبقات الصوفية ۹۸. وطبقات الشعرانی ۱/۹۶. وشذرات الذهب ۲/۱۱۰. ومرآة الجنان ۲/۱۵۳. والبداية والنهاية ۱۰/۳۴۸. وسير النبلاء ۸/۲/۱۶۵. وطبقات الحنابلة ۱/۷۸. والجرح ۳/۲/۷۳. وطبقات الاولياء، لابن الملقن صفحة ۳۱.

کتاب دریا میں ڈالنے کے بعد فرمایا تم نے میری خوب رہنمائی کی، لیکن مقصود کے حصول کے بعد ذریعہ سے شغل بے کار ہے۔

۱۴۳۶۱- محمد بن حسین محمد بن عبداللہ طبری کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے۔

احمد بن ابی الحواری نے بتیس سال تک علم حاصل کیا، اس کے بعد تمام کتب دریا میں ڈالکر فرمایا میں نے یہ کام حقارت کی غرض سے نہیں کیا بلکہ اس سے، میرا مقصود ذات الٰہی تک پہنچنا تھا

لہٰذا اس کے بعد میں اس سے بے نیاز ہوں۔

۱۴۳۶۲- محمد بن حسین، عن ابیہ، ابراہیم بن شیبان سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

ذات الٰہی کی سب سے بڑی دلیل خود اس کی ذات ہے، طلب علم تو آداب خدمت کے حصول کیلئے ہے۔

۱۴۳۶۳- ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز رازی کے سلسلہ سے ابوعمر بیکندی کا قول مروی ہے۔

حصول علم کے بعد ایک روز احمد بن ابی الحواری کے قلب پر حق کے بارے میں قلیل سا تذبذب پیدا ہوا، اس کے بعد انہوں نے اپنی تمام کتب دریائے فرات کے کنارے ڈالدیں، پھر ان پر بیحد گریہ طاری ہو گیا اور فرمایا یہ کتب اگر چہ ذات الٰہی تک وصول کیلئے بہترین دلیل ثابت ہوئیں، لیکن مقصود کے حصول کے بعد دلیل کے ساتھ اشتغال بے کار ہے۔

۱۴۳۶۴- ابواحمد محمد بن احمد بن حمران رازی نیساپوری، ابوبکر محمد بن عبداللہ نیساپوری، ابی الحواری کے سلسلہ سند سے عتبہ بن ابی مائل کا قول مروی ہے۔

تین چیزوں مرض، شادی اور حج کے بعد اپنے ایمان پر ثابت قدمی در حقیقت ثابت قدمی ہے۔

۱۴۳۶۵- ابواحمد، محمد، جدی عباس، احمد ابن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے بشر بن سری کا قول مروی ہے۔

اللہ کی مبغوض شئی دنیا سے محبت محبت الٰہی پر دلیل نہیں ہے، بلکہ اطاعت الٰہی محبت الٰہی پر دلیل ہے۔ بندہ کے محبت کرنے کے بعد اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اسکی ابتداء اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ احمد کا قول ہے۔ دنیا کا عارف دنیا سے زہد اور آخرت کا عارف اسکی طرف رغبت اختیار کرتا ہے۔ اللہ کا عارف اسکی رضاء کو ترجیح دیتا ہے۔ نیز احمد ہی کا قول ہے۔ مفلسی کی حالت میں دنیا سے بے التفاتی اختیار کرنا دھوکہ ہے، البتہ اسکے ہوتے ہوئے اس سے بے رغبتی اختیار کرنا کمال ہے۔

۱۴۳۶۶- محمد بن جعفر بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوزکریا یحیٰی ابن ابی علاء کا قول مروی ہے۔

انسان قرآن چھوڑنے کے بعد جب دوبارہ اسکی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسان! تیرا میرے کلام سے کیا تعلق؟

۱۴۳۶۷- محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے یحیٰ بن زکریا کا قول مروی ہے۔

ایک بار ہم علی بن بکار کے پاس تھے ان کے پاس سے ایک بادل گزرا پس میں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ کیا تو نہیں ڈرتا کہ اس میں پتھر ہو۔ (یعنی کیا تمہیں سنگ باری کا خطرہ نہیں ہے)

۱۴۳۶۸- محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے اسحاق بن خلف کا قول مروی ہے۔

ایک بار حضرت عیسیٰ نے متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے تغیر الوان کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا اس کا سبب عذاب دوزخ کا خوف ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم عذاب دوزخ سے خوف زدہ لوگ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور خوف زدہ کو امن دیتا ہے۔ اسکے بعد حضرت عیسیٰ نے پہلے سے بھی شدید متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا اس کا سبب حصول جنت کا شوق ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم جنت کے

مشتاق ہو، اور اللہ تعالیٰ امیدوار کی امید ضرور پوری کرتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ نے پہلے سے اشد متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے کہا اس کا سبب محبت الٰہی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم ہی مقربین ہو۔

۱۴۳۶۹-محمد، عبداللہ، ابوحاتم ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ولید بن عتبہ کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابوصفوان بن عوانہ سے سوال کیا انسان کس وجہ سے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے نیک صالح ہونے کی وجہ سے۔

۱۴۳۷۰-محمد، عبداللہ، ابوحاتم کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک راہب سے سوال کیا تمہاری کتب میں سب سے اہم چیز کون سی بیان کی گئی ہے۔ اس نے کہا ہماری کتب کی بیان کردہ سب سے اہم چیز محبت الٰہی کے حصول میں پوری قوت کا خرچ کرنا ہے۔

۱۴۳۷۱-عبداللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعلی بن حسین بن عبداللہ بن شاکر سمرقندی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

اے انسان سب سے قطع تعلقی کر کے اللہ سے تعلق قائم کر۔ عابد، زاہد، متوکل، صاحب استقامت، عارف، ذاکر، باحیا، خوف الٰہی، اللہ سے امید رکھنے والا اور اسکی رضا پر راضی ہونیوالا بن جا، اور اسکی علامت اللہ کی پسند فرمودہ چیزوں کو اختیار کرنا ہے۔ اسکے بعد منجانب انسان کی مدد کی جاتی ہے۔ قلب سے ندامت، زبان سے استغفار، ظلم نہ کرنے اور عبادت میں کوشش کے بعد ہی انسان کو توبہ کی توفیق ہوتی ہے۔ پھر توبہ سے زہد، زہد سے صدق، صدق سے توکل، توکل سے استقامت، استقامت سے معرفت، معرفت سے ذکر الٰہی، ذکر الٰہی سے حلاوت، حلاوت سے لذت، لذت سے انس، انس سے حیاء، اور حیاء سے خوف الٰہی پیدا ہوتا ہے۔

۱۴۳۷۲-عبداللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعلی بن حسین بن عبداللہ بن شاکر سمرقندی، ابوحسن احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز کا قول مروی ہے۔ کہ اگر چہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کو اچھی آواز عطا نہیں کی لیکن ان کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی ایسی لذت عطا فرمادی ہے جو اچھی آواز سے زیادہ ہے۔

۱۴۳۷۳-احمد، شعیب بن احمد قرشی کے سلسلۂ سند سے دکین فزاری کا قول مروی ہے۔

حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت جب ملک الموت ان کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے فرمایا کیا تم نے کسی دوست کو دوست کی روح قبض کرتے دیکھا ہے؟ ملک الموت نے اسی وقت بارگاہ الٰہی میں پہنچ کے حضرت ابراہیم کی بات اللہ سے عرض کردی۔ پھر دوبارہ ملک الموت حضرت ابراہیم کے پاس آئے؟ اور ان سے فرمایا کیا آپ نے کسی دوست کو دوست کی ملاقات کو ناپسند کرتے دیکھا ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا اب تم میری روح قبض کرلو۔

۱۴۳۷۴-عبداللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد، کے سلسلۂ سند سے عبداللہ حذاء کا قول مروی ہے۔

ایک بار حضرت یوسف نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی نیکی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کی تو اللہ کی طرف سے ندا آئی اے یوسف آپ نے میرے

منعم علیہم لوگوں کا واسطہ دیکر مجھ سے دعا کی ہے۔ لہٰذا میں تمہاری دعا ضرور قبول کرونگا۔ احمد نے کہا: کہ میں نے ابی سلیمان سے کہا میں بعض اولیاء سے آج سے پہلے بہت محبت کرتا تھا تو انہوں نے مجھ سے کہا اس کا قرب ہے کہ اولیاء کی محبت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اولاً پھر اس کے بعد دل ان کی محبت میں مشغول ہو جاتا ہے

احمد فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان کو فرماتے سنا کہ ایک موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ چلتے ہوئے ایک خاتون کو ٹکر ماری اس موقع پر حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا آج تم ایک خاتون کو ٹکر مار کرنا قابل تلافی جرم کے مرتکب ہو

گئے ہو۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا غیر شعوری طور پر میں نے ایسا کیا ہے۔ حضرت یحیٰؑ نے فرمایا سبحان اللہ آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے آپکی روح کہاں ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میری روح اگروہ حضرت جبرئیل کے طرف بھی متوجہ ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ ایک لمحہ کیلئے بھی مجھے معرفت الٰہی حاصل نہیں ہوئی۔

۱۴۳۷۵- عبداللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔

ایک اسرائیلی شخص کے جزیرۃ البحر کی جھاڑیوں میں چھ سو برس تک عبادت کرنے کی وجہ سے سر کے بال اتنے بڑے بڑے ہو گئے۔ کہ ایک روز گزرتے ہوئے جھاڑی کی بعض ٹہنیوں میں اسکے بال اٹک گئے، اسی اثناء میں ایک روز پرندہ کے گھونسلے دار درخت کے نزدیک سے اس کا گزر ہوا، اس نے نماز میں اپنا رخ قلیل سا اسکی طرف پھیر لیا، غیب سے ندا آئی تم میرے غیر کے طرف متوجہ ہو گئے ہو، یاد رکھو اس کے عوض میں نے تمہارے درجوں سے دو درجے کم کر دیئے۔

۱۴۳۷۶-ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو مغلس کے سلسلۂ سند سے عبید اللہ جھنی کا قول مروی ہے۔

اہل جنت کیلئے رضاء الٰہی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔

۱۴۳۷۷-ابو محمد، اسحاق کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ ایک روز میں نے ابو سلیمان سے اس حدیث پر بحث کی کہ قیامت کے روز ہر حال میں حمد الٰہی کرنے والے لوگوں کی ایک جماعت سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گی، انہوں نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت ہو وہ یہ نہیں کہ تو اس کی تعریف کرے۔ مصیبت پر اور تیرا دل بخل کرے۔ پس جب تو اس طرح ہو تو امید رکھ کہ تو صابرین میں سے ہے بلکہ اس کا مطلب صدق دل سے ہر وقت حمد الٰہی میں مشغول ہونا ہے۔

۱۴۳۷۸- ابو محمد، اسحاق، احمد کے سلسلۂ سند سے محمود کا قول مروی ہے۔

عظیم سلطنت ہونے کے باوجود چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔

۱۴۳۷۹-ابو محمد، اسحاق، احمد، عبدالخالق بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابو موسیٰ طرسوسی کا قول مروی ہے۔

عابد کی طرف ہر وقت اللہ کی نظر رحمت متوجہ رہتی ہے۔

۱۴۳۸۰-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سباع موصلی سے زہد کے آخری درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا محبت الٰہی زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۱۴۳۸۱-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد کے سلسلۂ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

زاہدین اللہ تک رسائی کے بعد واپس نہیں لوٹتے، کیونکہ واپس لوٹنا صراط مستقیم سے پھرنا ہے۔

۱۴۳۸۲ احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد بن ثابت قاری کا قول مروی ہے۔

فرائض میں کوتاہی کرنے والا دنیا میں لذت الٰہی کی رسائی سے محروم رہتا ہے۔

۱۴۳۸۳ احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابو موفق ازدی کا قول مروی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ متوکل انسان کو میں دوسرے کے حوالہ نہیں کرتا، اور مجھ سے خوف زدہ انسان کو میں کسی سے خوف زدہ نہیں کرتا

۱۴۳۸۴-احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

مریض قلب مقصود حاصل کرنے کے بعد محبت الٰہی میں اڑنے لگتا ہے۔

۱۴۳۸۵ احمد، ابراہیم، احمد زیدان کے سلسلۂ سند سے عتبہ الغلام کا قول مروی ہے۔

میں نے بیس برس مشقت و مجاہدہ برداشت کرنے کے بعد بیس سال عیش کی۔

۱۴۳۸۶۔ابی، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد بن تمام کا قول مروی ہے۔
کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے یہ دیوار پر لگائی جانے والی مٹی کے مانند ہے کہ اس کا دیوار پر ٹھہرنا نقصان دہ ہے
۱۴۳۸۷ ابی، احمد، حسن، احمد کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔
اے انسان اللہ سے ڈر پھر تجھے منجانب اللہ کارآمد باتوں کا الھام ہوگا۔ اور اسی کیلئے عمل کر پھر تجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوگی۔
۱۴۳۸۸عبداللہ محمد، عمر بن بحر اسدی کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھ سے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی درخواست کی، میں نے کہا معاملات کا صحیح کرنا اور دنیاوی تعلق کا ختم کرنا اس کیلئے شرط ہے۔
اس کے بعد رو کر اس نے کہا اے احمد ابتک تمہارے قلب وجوارح کو درست رکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔ اس کے بعد وہ بیہوش ہوگئی۔ میں نے ایک خاتون کو اس کی تلاشی کا حکم دیا، چنانچہ تلاشی لینے پر اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس پر مکتوب تھا۔ میرے مرنے کے بعد انہی کپڑوں میں مجھے کفن دے دینا۔ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بھلائی کا فیصلہ ہوا تو یہ کپڑے میرے لئے نیک بختی ورنہ بدبختی کا باعث ہونگے، اس وقت اس کی روح پرواز کر چکی تھی، میں نے خادم کو اس کے بارے میں معلومات کا حکم دیا، خادم نے معلومات کر کے بتایا کہ یہ باندی بدہضمی کی وجہ سے کھانا نہیں کھا سکتی تھی۔ اس کی وجہ سے اسے درد شکم بھی لاحق تھا۔ لوگوں نے ایک شامی طبیب سے اس کے علاج کا ارادہ کیا تو اس نے کہا مجھے اس کے بجائے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے جاؤ، وہی میرا علاج کر سکتے ہیں۔
۱۴۳۸۹۔ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے جعفر بن محمد بن احمد میمونی کا قول مروی ہے۔
ایک بار میں نے ابو عالیہ ریاحی کے واسطہ سے موصلی کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ اے امت محمد یہ کے ربانین اس جنت کی طرف دوڑو جس کی زمین سبز زبرجد کی ہوگی، اس میں یاقوت ومرجان کی نہریں جاری ہونگی اس پر میووں کے درختوں کی ٹہنیاں سایہ افگن ہونگی۔ اس حدیث کے سننے کے بعد وہ بیہوش ہوگئے۔
۱۴۳۹۰۔سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی کے سلسلہ سند سے وکیع بن جراح کا قول مروی ہے۔
وکیع بن جراح حدیث کے بیان سے قبل فرمایا کرتے تھے۔ دنیا میں ہم صرف اللہ کے عفو اور اسکی پردہ پوشی کی وجہ سے زندہ ہیں۔
۱۴۳۹۱۔عبداللہ، احمد، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے احمد بن داؤد کا قول مروی ہے۔
ایک بار بنی اسرائیل نے تمام لوگوں میں سے سات اشخاص کو منتخب کر کے معرفت الٰہی کے حصول کیلئے انہیں غار میں بند کر کے دھن کو مٹی سے سیل کر دیا۔ تین روز تک ان میں سے یومیہ ایک آدمی دنیا سے رخصت ہوتا رہا۔ اسکے بعد موجودین میں سے سب سے کم سن نے لوگوں سے کہا کہ مجھے معرفت الٰہی حاصل ہو چکی ہے، اس لئے غار کی سیل توڑ دو، چنانچہ لوگوں نے غار کی سیل توڑ کر اس سے معرفت الٰہی کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ معرفت الٰہی کی حقیقت تک رسائی ناممکن ہے، اب تمہاری مرضی ہے انشاء اللہ ہم تمہارے حکم سے روگرداں نہیں ہوں گے۔ احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث جب ابو سلیمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا معرفت الٰہی کی حقیقت تک رسائی واقعۃً ناممکن ہے۔ البتہ لوگ اپنے اپنے مجاہدہ وریاضت کے اعتبار سے عارف باللہ ہوتے ہیں۔
۱۴۳۹۲۔عبداللہ، احمد، احمد بن ابی الحواری، ایوب، عائشہ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کا قول مروی ہے: منجانب اللہ حضرت موسیٰ سے کہا گیا قرآن کریم دودھ سے لبریز برتن کی مانند ہے جس سے بار بار مکھن نکلتا ہو۔

۱۴۳۹۳-عبداللہ، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری، ابوسمط یوسف بن مخلد کے سلسلۂ سند سے ابوعمر مؤذن کا قول مروی ہے:

میں نے ''توارۃ'' میں ارشادربانی پڑھا ہے۔ میں یکتا ہوں کوئی چیز حتیٰ کہ صفا پہاڑ پر چلنے والی چیونٹی اور فضا میں اڑنے والا پرندہ بھی میری نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمام لوگوں کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہوں۔ اور میں بندہ کو اسکی نیت کے مطابق عطا کرتا ہوں۔

۱۴۳۹۴-عبداللہ، احمد، حسین، احمد کے سلسلۂ سند سے ھشام بن عمرو کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ وعیسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا اے موسیٰ وعیسیٰ دنیا اور شہوت پرستی طلب آخرت کے حصول میں حائل بننے والی ہیں اے میرے رسول! میں عاصی کو مہلت دیتا ہوں، اور طالب کو احسن طریقہ سے نوازتا ہوں احمد کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے یہ ابوسلیمان کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا جب حضرت موسیٰ وعیسیٰ کو عتاب کیا گیا ہے تو میں اور آپ تو کیا چیز ہیں۔

۱۴۳۹۵-ابوعبداللہ احمد بن اسحاق، اسحاق، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کی سند سے عابدہ زاہدہ اسماء الدملیہ کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے بیضاء بنت مفضل سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا عارف دنیا میں بے قرار وحشت زدہ پرندہ کی مانند ہوتا ہے۔ وحدۃ کو پسند کرتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے وقت معرفت الٰہی اس کیلئے کھانا اور پانی ثابت ہوتی ہے وہ ہر وقت محبت الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔

۱۴۳۹۶-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد حذاء کے سلسلۂ سند سے حمزہ نیساپوری کا قول مروی ہے:

صاحب دین کو تفکر کی وجہ سے رضا الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ پھر دنیا سے دوری کی وجہ سے شر سے نجات ملتی ہے، پھر توکل کی وجہ سے اسکی کفایت کی جاتی ہے، پھر ترک شہواۃ کی وجہ سے اسے بے فکری نصیب ہوتی ہے، پھر ہر فانی شئی سے استغناء کی وجہ سے اسکی عقل تام ہوتی ہے۔

۱۴۳۹۷-احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے شعیب بن حرب کا قول مروی ہے:

اسلام کے ساتھ قبر میں جانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۳۹۸-احمد، ابراہیم بن حرب بن مفضل کے سلسلۂ سند سے ابوملیح رقی کا قول مروی ہے۔

قبر میں خوف خدا نہ رکھنے والے انسان کو دنیاوی چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے۔

۱۴۳۹۹-عبداللہ، حسن بن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے علی بن حواری کا قول مروی ہے۔ ایک روز حضرت یحییٰ بن زکریا جو کی روٹی کھا کر سو گئے، اللہ نے بذریعہ وحی ان سے فرمایا کیا تم نے میرے گھر اور ہمسائیگی سے بہتر کوئی گھر اور ہمسائیگی دیکھی ہے۔ اے یحییٰ اگر جنت دیکھتا تو اشتیاق کی وجہ سے بے حال ہو جاتا اور اگر دوزخ کو دیکھ لیتا تو خوف کی وجہ سے مسلسل گریہ کناں رہتا۔

۱۴۴۰۰-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبداللہ بن سلیمان قرشی، ابوحسن علی بن صالح بن حلال قرشی، احمد بن احرم مزنی عقیلی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معین کا قول مروی ہے۔

ایک بار احمد بن حنبل اور احمد بن ابی الحواری کی مکہ میں ملاقات ہوئی۔ احمد بن حنبل نے احمد سے ان کے استاد ابوسلیمان کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کو کہا؟ احمد بن ابی الحواری نے ان سے بحوالہ استاد بیان کیا کہ گناہوں سے اجتناب کرنے والے لوگوں کو ملکوت السماوات کی سیر کرائی جاتی ہے، اور انہیں بلا استاد حکمت کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔ احمد ابن حنبل نے فرمایا میں نے اس سے زیادہ عجیب بات نہیں سنی، اسکے بعد انہوں نے بحوالہ انس بن مالک بیان کیا کہ:

فرمان رسول ہے:
معلوم چیزوں پر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلا تعلم علم عطاء کرتا ہے۔اس کے بعد ابن حنبل نے احمد اوران کے شیخ کی تصدیق فرمائی۔ؔ

۱۴۴۰۱- علی بن یعقوب دمشقی، عثمانی بن محمد عثمان، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، علی بن ابی حر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:
ایک بار اوزاعی نے حج کے موقع پر مسجد نبوی میں قبرو منبر کے درمیان ایک نوجوان کو عبادت میں خوب ریاضت کرتے دیکھا۔اس نے ابن شابور کے واسطہ سے حضرت عیسیٰ کا قول نقل کیا کہ:
جنت کی مخفی نعمتوں کی وجہ سے دنیا کی ظاہری لذات کو چھوڑنے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۴۰۲-عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن بغدادی کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی حواری کا قول مروی ہے:
ایک روز میں نے ابوسلیمان کو روتے دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا گزشتہ شب خواب میں ایک چور ہاتھ میں ایک رقعہ لئے میرے محراب سے نکلا، اس نے مجھے اس رقعہ کے پڑھنے کو کہا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں درج ذیل اشعار مکتوب تھے۔
دنیا کی ظاہری لذتوں نے تجھے جنت کے بالا خانوں میں ناز و نخرے والی حوروں کے ساتھ زندگی گزارنے سے منع کر دیا۔اخروی زندگی ابدی زندگی ہے۔نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ تہجد میں قرآن پڑھنا افضل ہے۔

۱۴۴۰۳- عبداللہ، اسحاق بن ابراہیم مسوحی، عبداللہ بن حجاج، عبداللہ بن اشنویہ ازدی، عباس بن حمزہ کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی حواری کا قول مروی ہے،
میں نے ایک روز ابوسلیمان سے رونے کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ روؤں جب کہ شب کی تاریکی چھا جاتی ہے۔اور ہر دوست اپنے دوست سے خلوت اختیار کر لیتا ہے اور عارفین کے قلوب روشن ہو جاتے ہیں اور لوگ اپنے اپنے انداز میں اللہ سے مناجات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے مجھے اپنے جلال کی قسم میں ان لوگوں کے قلوب سے دہشت ختم کر دوں گا اور قیامت کے روز ان کا انیس ہوں گا، اور آخرت میں انہیں اپنا دیدار کراؤں گا۔اور انہیں میں عجیب وغریب نعمتوں سے نوازوں گا۔

۱۴۴۰۴-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن محمد میسرۃ، علی بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول ہے۔
ایک بار مجھ سے سلیمان نے فرمایا دنیا کی چندروزہ بھوک، پیاس، فقر اور صبر آخر کار ختم ہو ہی جائیگا۔

۱۴۴۰۵-عثمان بن محمد، عبدالواحد بن احمد تنیسی، ابوعثمان سعید بن حکم بن اوس دمشقی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوعلی رجبی کا قول مروی ہے، حسن بن یحیی نے ایک نوجوان سے چندروز سے غائب ہونے کی وجہ دریافت کی اس نے عرض کیا دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے اس کے بعد موت تک وہ گھر سے نہیں نکلا۔

۱۴۴۰۶-عثمان بن محمد، علی بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن احمد کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔؟

۱۴۴۰۷- محمد بن علی بن حبیش، ابن منیع، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔
کم کھانا زیادہ کھا کر تمام شب عبادت سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

الاحادیث الضعیفۃ ۴۲۲. والدر المنثور ۳۷۲/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۴۰۳/۱، ۴۴۹/۳، ۳۲۳/۷. والاسرار المرفوعۃ ۳۲۵. والفوائد المجموعۃ ۲۸۹. وکشف الخفا ۳۶۵/۲. وتخریج الاحیاء ۷/۱، ۱۳/۳. وتذکرۃ الموضوعات ۲۰.

۱۴۴۰۸- محمد، ابن منیع، عباس، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔
کچھ لوگ ہمہ تن جنت اور اسکی نعمتوں میں ہی مستغرق رہتے ہیں۔

۱۴۴۰۹- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ایک بار میں نے ابوبکر عیاش سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا اگر مجھے کسی طالب حدیث کا علم ہو جائے تو میں بیان حدیث کیلئے ان کے گھر جانے سے بھی دریغ نہیں کرونگا۔

۱۴۴۱۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد، محمد کندی کے سلسلۂ سند سے بعض شیوخ کا قول مروی ہے۔
دو امر غیر معلوم الصوآ ہوں تو ان میں سے اقرب الیٰ مخالفت النفس کو اختیار کرو، کیونکہ حق اسی کی جانب ہوگا۔

۱۴۴۱۱- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔
پیش آنے کے وقت جب دنیا کے بادشاہ کے تعلق کا اثر انسان پر ضرور ظاہر ہوتا ہے تو اللہ کے تعلق کا اثر انسان پر کیوں نہ ظاہر ہوگا۔

۱۴۴۱۲- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابوجعفر حذاء کے سلسلۂ سند سے فضیل کا قول مروی ہے۔
مجھے کبھی بھی مقرب فرشتے اور نبی مرسل اور ولی کے عبادت کرنے پر تعجب نہیں ہوا، کیونکہ اس کا سبب توفیق الٰہی ہے، اگر انہیں ان سے زیادہ کی توفیق ہوتی تو وہ اس سے بھی زیادہ عبادت کرتے،

۱۴۴۱۳- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔
حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلامی کے وقت عرض کیا اے باری تعالیٰ میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو رہا ہے کہ آپکا غیر مجھ سے ہم کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو سر اٹھا کر دیکھنا کا حکم دیا، چنانچہ حضرت موسیٰ نے سر اٹھا کر دیکھا تو آسمان پھٹ کر عرش الٰہی نظر آنے لگا فرشتے فضا میں قیام کی حالت میں دیکھائی دینے لگے۔

۱۴۴۱۴- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف ، احمد بن ابی الحواری عمر بن سلمہ سراج کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر مصری کا قول مروی ہے۔
ارشاد ربانی ہے اے میرے محبین میرے تم کو نوازنے کے وقت عدم مال تمہارے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ اور میرے امان میں آنے کے بعد دشمن سے تم بے خوف رہو۔

۱۴۴۱۵- اسحاق بن ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے ابویوسف کا قول مروی ہے۔
اے انسان آخری عمر میں تو اللہ کا فرمانبردار بندہ بن جا۔

۱۴۴۱۶- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابراہیم بن ایوب حورانی کے سلسلۂ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے۔
اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو فناء کر کے دوسری مخلوق کو پیدا کر دیتا ہے جو اسکی بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے۔

۱۴۴۱۷- اسحاق، ابراہیم، کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔
عباس بن ولید بن یزید نے روتے ہوئے فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ زمانہ مجھے کس طرف دھکیل رہا ہے۔

۱۴۴۱۸- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابومریم صلت کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے۔
اہل عقل کے مسلسل توجہ کے ساتھ ذکر کرنے سے ان کے قلوب بیدار ہو کر حکمت کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

۱۴۴۱۹- اسحاق، ابراہیم، کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔
میں نے ابوطلحہ سے زہد فی الدنیا کی بابت سوال کیا انہوں نے فرمایا راحت و آرام کو پس پشت ڈال کر عبادت الٰہی میں ریاضتیں برداشت کرنا زہد فی الدنیا ہے۔

۱۴۴۲۰- عبدالمنعم بن عمر بن عبداللہ، احمد بن محمد بن زیاد، ابوعبدالرحمٰن بن درقین، احمد بن ابی الحواری، رجبی کے سلسلۂ سند سے ابوحبیب کا

قول مروی ہے۔

ایک شخص نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ قلت اکل سے مجھے بھوک اور کثرت اکل سے بدہضمی کی شکایت رہتی ہے؟

حضرت حسن نے اس سے فرمایا یہ جہان دنیا تمہارے موافق نہیں ہے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے جہان آخرت کی دعا کرو۔

۱۴۴۲۱-عبدالمنعم، احمد بن محمد بن زیاد عبدالصمد بن ابی یزید، احمد بن ابی الحواری، قاسم بن اسد اصبہانی کے سلسلۂ سند سے عبید بن یعیش کا قول مروی ہے۔

ایک بار ہرم بن حبان نے اویس قرنی سے ملاقات اور سلام وکلام کے بعد عرض کیا کہ میں نے تو آپکی شہرت سے آپکو پہچان لیا آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟ انہوں نے فرمایا عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں کی آپس میں ملاقات ہوگئی تو ان کے درمیان محبت پیدا کردی گئی، ورنہ اجنبیت برقرار رہی، لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ہماری رُحوں کی ملاقات ہوگئی ہوگی جس کی وجہ سے آج میں نے آپکو پہچان لیا، اسکے بعد ہرم نے اویس سے عرض کیا کہ میں اللہ کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا میرے نزدیک غیر اللہ سے محبت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ پھر حرم نے ان سے کہا میں آپ سے انس پیدا ہونے کا خواہاں ہوں۔ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک اللہ سے وحشت زدہ کوئی نہیں ہے پھر ہرم نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا گوشہ نشینی اختیار کرو اس پر حرم نے ان سے کہا پھر معاش کا کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا تم پر افسوس ہے تم دین کے بارے میں تو اللہ کی طرف دوڑنے کے باوجود رزق کے معاملہ میں اسے متہم کررہے ہو۔

۱۴۴۲۲-عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا داؤد میں نے شہوت کمزور لوگوں کیلئے پیدا کی ہے، اس سے اجتناب کرنا ورنہ میں تمہارے قلب سے اپنی محبت کی لذت ضرور ختم کردونگا۔

۱۴۴۲۳- عبداللہ، عمر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

تہجد پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں (۱) تہجد میں توجہ سے تلاوۃ قرآن کی وجہ سے ان پر گریہ طاری ہوجاتا ہے (۲) گریہ طاری ہونے کے بعد ان کی چیخ نکل جاتی ہے (۳) مخبوط الحواس ہوجاتے ہیں۔

۱۴۴۲۴- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک شب ایک جوان کو پہاڑ کے دامن میں اللہ کے سامنے خوب عجز وانکساری کے ساتھ مناجات کرتے دیکھا جس سے مجھے اس کے عارف باللہ ہونے کا یقین ہوگیا، میں نے اس سے کہا اے نوجوان عارف کی چند علامات ہیں اس نے مجھ سے انکی تفصیل پوچھی تو میں نے کہا مصائب لوگوں پر ظاہر نہ کرنا اور کرامات ان کے سامنے بیان نہ کرنا پھر اس نے مجھ سے وصیت کی درخواست کی؟ میں نے اس سے کہا فقر کو غنیٰ آزمائش کو شفا، توکل کو معاش، بھوک کو پیشہ بنادو، اس کے بعد وہ مجھ سے جدا ہوگیا، پھر میں چلتے چلتے ایک سوئے ہوئے شخص کے پاس گزرا تو میں نے اسے بیدار کرتے ہوئے کہا اے غافل انسان بیدار ہوجا، اس لئے اب تک موت کی موت نہیں آئی ہے۔ اس نے سر اٹھا کر کہا مابعد الموت موت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۴۲۵- عبداللہ، عمر کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے:

ایک بار عیاد الخوص نے فلسطین کے امیر ابراہیم بن صالح سے وصیت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا، آپ اپنے پر پیش کئے جانے والے اپنے اعمال کی فکر کرو۔ اس کے بعد گریہ کی وجہ سے ان کی ریش آنسو سے تر ہوگئی۔

۱۴۴۲۶- عبداللہ، عمر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔:

امید خوف سے بڑھنے کے وقت انسان کا قلب فاسد ہوجاتا ہے۔

۱۴۴۲۷-عبداللہ، عمر کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:
قیامت کے روز ایک انسان کو ہلاکت کا یقین ہو جانے کے بعد دنیا میں ایک بار صدق نیت کی وجہ سے بخشش کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔
۱۴۴۲۸-عیاض بن زہیر فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معین کے سامنے احمد بن ابی الحواری کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اہل شام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی بدولت نوازا ہے۔
۱۴۴۲۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، ابوحاتم، محمود بن خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: جبکہ احمد بن ابی الحواری کا ذکر ان کے ہاں ہوا تو فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ ان جیسا کوئی شخص سطح زمین پر موجود نہیں ہے۔
۱۴۴۳۰-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید رازی، عباس بن حمزۃ کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے:
بندہ کو عبادت میں مجاہدہ کرنے کے بعد نیک کاموں سے راحت ہوتی ہے۔
۱۴۴۳۱- نیز احمد کا قول ہے، اللہ اپنی محبوب قوم کو ہر وقت انعامات سے نوازتا ہے۔
۱۴۴۳۲- نیز احمد کا قول ہے، دنیا کوڑا خانہ اور کتوں کی اجتماع گاہ ہے، اس کے باوجود کتا اپنی حاجت پوری کر کے اس سے دور ہو جاتا ہے، لیکن دنیا کا محبّ انسان کبھی دنیا سے دور نہیں ہوتا۔
۱۴۴۳۳-نیز احمد کا قول ہے۔ غیر سے تعریف کا خواہاں مشرک ہے۔
۱۴۴۳۴-احمد کا قول ہے۔
میں قرآن پڑھنے کے وقت اس کی آیات کی تشریح میں سرگرداں رہتا ہوں۔ مجھے سونے والے اور دنیا میں مشغول ہونے والے حفاظ پر تعجب ہے۔ اگر وہ اسکی حقیقت پر غور کرتے تو انکی موجودہ حالت نہ ہوتی۔
۱۴۴۳۵-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری سلام مدینی مخرمی کے سلسلۂ سند سے ثوری کا قول مروی ہے۔
دنیا پر خوش ہونے والے انسان کے قلب سے خوف آخرت سلب کر لیا جاتا ہے۔
۱۴۴۳۶-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے مروان بن معاویہ فزاری کا قول مروی ہے۔
میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک مسئلہ کے جواب میں لا ادری فرمایا۔
۱۴۴۳۷-محمد کے سلسلۂ سند سے مروان بن محمد کا قول مروی ہے۔
میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک شیخ کو گانا گانے پر احمق فرمایا۔
۱۴۴۳۸-محمد کی روایت ہے حضرت احمد فرماتے ہیں میں نے وکیع بن الجراح کو فرماتے ہوئے سنا: اصحاب الحدیث کو چاہیے کہ دوران حدیث وضو کا اہتمام رکھیں۔
۱۴۴۳۹-محمد بن ابراہیم، محمد بن عون کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
میں نے ولید سے حدیث نبوی (کہ حجامت کرنے اور کرانے والے افطار کریں، کیونکہ انہوں نے غیبت کی ہے) کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اہل اعراق کی تفسیر کی وجہ سے ہم حدیث رسول کو نہیں چھوڑیں گے۔ پھر میں نے ابن حنبل سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے ولید کی تصدیق فرمائی۔ کیونکہ ترک حجامت تو ہمارے بس میں ہے۔ لیکن ترک غیبت بہت مشکل امر ہے۔
۱۴۴۴۰-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔
علی بن فضیل نے اپنے والد سے اصحاب رسول کے شیریں ہونے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔
کیونکہ رضاء الٰہی کے خاطر ان کا کلام ہوتا تھا۔

۱۴۴۴۱- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔
میں نے فضیل سے ارشاد باری "ولا ترکنوا الی الذین ظلموا" کی تشریح دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا ظالمین کے ساتھ فعل، مکان اور زبان میں شرکت سے اجتناب کرو۔

۱۴۴۴۲- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، محمد بن عباس، احمد کے سلسلۂ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول مروی ہے۔
قیامت کے روز مؤمن کیلئے دنیا میں نماز کی ادائیگی کے سہل ہونے کے مانند وقوف بھی سہل کردیا جائیگا۔

۱۴۴۴۳- محمد بن احمد عبدالرحمٰن بن داؤد، محمد بن عباس احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ابوحفص وصاف نے قرآنی آیات "فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة" کی تشریح میں فرمایا اگر مخلوق کا حساب غیر اللہ کے سپرد کردیا تو وہ پچاس ہزار سال میں بھی فیصلہ نہیں کرسکے گا، لیکن اللہ آخرت کے صرف نصف یوم میں مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہوجائے گا۔

۱۴۴۴۴- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن عائذ، ابن شابور، سعید بن بشیر کے سلسلۂ سند سے قتادۃ کا قول مروی ہے۔
عابدوں سے محبت کرنے والے امراء بہترین امراء ہیں اور امراء سے محبت کرنے والے عابد بدترین عابد ہے۔

۱۴۴۴۵- ابوعلی حسن بن علی بن خطاب وراق، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، ہشام ابن سیرین، عبیدۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے۔
فرمان نبویؐ ہے۔ ہماری نماز عصر قضا کرانے والے لوگوں کے گھروں اور قبروں کو اللہ تعالیٰ آگ سے بھردے۔

۱۴۴۴۶- حسن بن علی، محمد بن محمد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، اعمش، ابوضحیٰ، سنبر بن شکل کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ نے آپؐ سے گزشتہ فرمان کے مانند روایت کیا ہے۔

۱۴۴۴۷- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن مظفر، محمد خطیب، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث مسعر، ابراہیم سکسکی ح۔ و حفص، عوام بن حوشب، ابراہیم سکسکی ابوبردۃ کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰ نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ۔
فرمان نبویؐ ہے۔[1]
مریض اور مسافر کیلئے اللہ تعالیٰ صحت واقامت کی حالت میں کئے جانے والے اعمال کا ثواب لکھتا ہے۔

۱۴۴۴۸- علی بن ہارون، ابوبکر بن ابن داؤد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، حجاج، مکحول، ابوادریس کے سلسلۂ سند سے ابوثعلبہ خشنی کا قول مروی ہے۔[2]
ہمارے سوال کرنے پر آپؐ نے مشرکین کے برتن دھوکر ہمیں ان کے استعمال کی اجازت دی۔

۱۴۴۴۹- محمد بن علی، عبداللہ بن احمد بن عتاب، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری، ابومعاویہ، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول مروی ہے:[3]
فرمان رسول ہے: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے سلب کرنے کے بجائے اہل علم کو اٹھالے گا۔

۱۴۴۵۰- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ابن ابی الحواری، ابومعاویہ، ہشام بن مروۃ، ابیہ، عاصم بن عمر کے سلسلۂ سند

۱۔ المصنف لابن أبی شیبة ۳/۲۳۰، والدر المنثور ۶/۱۰۵. وتاریخ ابن عساکر ۱/۴۵۶.
۲۔ المستدرک ۱/۱۴۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۳۳. وسنن سعید بن منصور ۴. وفتح الباری ۹/۶۲۲.
۳۔ صحیح البخاری ۱/۳۶. وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۳. وفتح الباری ۱/۱۹۴. ۱۳/۲۸۴.

سے حضرت عمر کا قول مروی ہے۔

حکومت کا حریص اس کے حصول کے بعد رعایا کے درمیان عدل قائم کرنے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۴۴۵۱- سلیمان بن احمد، محمد بن خلف، احمد بن ابی الحواری، ابن نمیر، اعمش، عمران بن مسلم، سوید بن غفلہ کے سلسلۂ سند سے بلال کا قول مروی ہے۔

آپ نماز میں ہمارے کندھوں اور قدموں کو درست فرماتے تھے۔

۱۴۴۵۲- ابوعبدالرحمٰن بن حارث غنوی، احمد بن قاسم مقبری جعفر بن محمد دمشقی، احمد بن الحواری، عبداللہ بن ادریس، عبداللہ بن سعید مقبری عن جدہ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے۔[۱]

فرمان رسول ہے: اے لوگو! اگر تم مال کے ذریعہ لوگوں کی خدمت نہیں کر سکتے تو کم از کم ان سے خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ تو کرو۔

۱۴۴۵۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن غوث، احمد بن ابی الحواری، وکیع، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، ابیہ، عطاء بن یسار کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے: نیند یا نسیان کی وجہ سے وتر چھوڑنے والا یاد آنے یا بیدار ہوتے وقت اسے ادا کرے۔[۲]

۱۴۴۵۴- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ

(دوسری سند) ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن ابی الحواری، عبداللہ بن وہب، یونس، زہری کے سلسلۂ سند سے سالم کا قول مروی ہے:

میرے والد آپ علیہ السلام کی اتباع میں خاندان کے کمزور افراد کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچاتے تھے۔

۱۴۴۵۵- عبداللہ بن محمد جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابوخزیمہ بکار بن شعیب، ابوحازم، ابیہ کے سلسلۂ سند سے سہل بن سعید کا قول مروی ہے؛[۳]

فرمان رسول ہے: نقصان دہ انسان کی دوستی سے گریز کرو۔

۱۴۴۵۶- ابودلف عبدالعزیز بن محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن دلف عجلی، یعقوب بن عبدالرحمٰن الدعاء، جعفر بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، عباس بن ولید، علی بن موسیٰ، حماد بن زید، مالک بن دینار، حسن کے سلسلۂ سند سے کعب بن عمرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: برتنوں کے ٹوٹنے پر باندیوں کو سزا مت دو کیونکہ انسان کی زندگی کے وقت مقرر ہونے کی طرح ان کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔[۴]

۱۴۴۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن عون، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ابان بن عبداللہ، بجلی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن حفص کا قول مروی ہے: ابن عمر نماز عید کیلئے گھر سے باہر تشریف لائے، آپ نے قبل العید و بعد العید کوئی نماز ادا نہیں کی اور فرمایا کہ آپ کا بھی یہی معمول تھا۔

۱- المستدرک ۱/۱۲۴. وتاریخ أصبهان ۱/۷۲. وکشف الخفا ۱/۲۵۲. والاحادیث الضعیفة ۶۳۴. واتحاف السادة المتقین ۶/۲۲۰. وتفسیر ابن کثیر ۶/۳۴۸. والدر المنثور ۲/۷۳. وکنز العمال ۵۱۵۸.

۲- سنن الترمذی ۴۶۵. ومشکاة المصابیح ۱۲۷۹.

۳- الکنی للدولابی ۱/۱۶۸.

۴- الدررالمنتشرة ۱۷۵. والعلل المتناهیة ۲/۲۶۵. والاحادیث الضعیفة ۹۳۸. وکنز العمال ۲۵۰۳۲.

۱۴۴۵۸- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین، احمد بن ابی الحواری، وکیع، داؤد بن سوار مزنی کے سلسلۂ سند سے عمرو بن شعیب کے والد کے حوالہ سے ان کے دادا کا قول مروی ہے:

سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز کی ادائیگی کا امر کرو، اور دس سال کی عمر میں نماز کے ترک پر انہیں سزا دو، اور انہیں الگ الگ لٹادو۔ غلام کی شادی کرانے کے بعد اس کے ناف سے لیکر گھٹنے تک کے حصہ کو ستر ہونے کی وجہ سے مت دیکھو۔۱

۱۴۴۵۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، احمد، وکیع، سعید بن سائب کے سلسلۂ سند سے داؤد بن ابی عاصم ثقفی کا قول مروی ہے: میں نے ابن عمر سے سوال کیا کہ آپ نے منیٰ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ فرمایا کہ آپ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

۱۴۴۶۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ابن ابی ذیب، عثمان بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے کہ آپ سفر سے قبل اور بعد نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۴۶۱- محمد، محمد، احمد، وکیع، خلیل بن مرہ، معاویہ بن قرۃ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے۔

فرمان رسولؐ ہے وتر چھوڑنے والے شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔۲

۱۴۴۶۲- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، یحیٰ ابن صالح وحاظی، عفیر بن معدان، سلیم بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے: اللہ نے مجھے القاء کیا ہے کہ کوئی انسان مقدرہ رزق مکمل کرنے سے قبل دنیا سے نہیں جائے گا اے لوگو! معصیت کے ذریعہ رزق مت تلاش کرو کیونکہ اللہ سے مقدرہ رزق اسکی اطاعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔۳

۱۴۴۶۳- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن داؤد، احمد بن ابی الحواری، سلیم بن مطیر عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: میں ایک سال حج کے موقع پر اپنی خالہ کے رفیق سفر تھا، سویداء مقام پر میں سوگیا، بیدار ہوکر میں نے وہاں ایک شخص کو داؤد طلب کرتے دیکھا، اس نے حدیث نبوی بیان کی کہ اے لوگو ہدیہ کو رشوت بننے سے قبل قبول کرو، لیکن رشوت بننے کے بعد اسے چھوڑ دو۔۴

۱۴۴۶۴- سلیمان بن احمد، احمد بن رشیدین، احمد بن ابی الحواری، الولید، شیبان، یحیٰ، ابی سلمہ کے سلسلۂ سند سے ام سلمہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء سے کوئی سزا ہلکی نہیں ہے۔۵

۱۴۴۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر،

سفیان، قتادۃ، حسن کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: مجھے آپ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ پھر وہ ذکر فرمائیں

۱۴۴۶۶- ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن یزید بن ابان دقیقی، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد، جریر بن حازم، معمر، زہری کے سلسلۂ سند سے

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۱۸۰. وسنن أبی داؤد، کتاب الصلاة باب ۲۶. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۲۲۹. وإتحاف السادة المتقین ۳/۱۷/۶، ۹/۱۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۴۴۳. ۵/۳۵۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۲/۲۹۷، ونصب الرایة ۲/۱۱۲، ۱۱۳، ومجمع الزوائد ۲/۲۴۰. والعلل المتناهیة ۱/۴۵۱، وتلخیص الحبیر ۲/۲۰.

۳۔ مسند الشهاب ۱۱۵۱. ۱۱۵۲، وشرح السنة ۱۴/۲۶۴، والتمهید ۱/۲۸۴.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴/۲۸۱. والصغیر ۱/۲۶۴. والتاریخ الکبیر ۱/۲۳۶. ومجمع الزوائد ۵/۲۳۸. والمطالب العالیة ۸/۴۴. وأمالی الشجری ۲/۲۶۲. ۲۷۵، وتاریخ بغداد ۳/۳۹۸.

۵۔ المصنف لابن أبی شیبة ۸/۳۵۹. ومجمع الزوائد ۸/۱۷۰. والدر المنثور ۲/۱۵۹.

انس کا قول مروی ہے؛

آپؐ نے اسعد بن زرارۃ کو داغ دلوانے کا حکم دیا۔

۱۴۴۶۷-محمد بن علی، محمد بن عون وحیدی، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ثوری، قیس بن مسلم کے سلسلۂ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:

نماز عید سے قبل خطبہ کی ابتداء مروان سے ہوئی ہے، ایک شخص نے اس کے سامنے بعد العید خطبہ کی بات کی تو اس نے اسے خاموش کرا دیا ابو سعید خدری فرماتے ہیں اس شخص نے (بحدیث نبوی کہ منکر دیکھنے والا ہاتھ یا زبان یا قلب کے ذریعہ اس کا دفاع کرے اور قلب سے برا کہنا ایمان کا آخری درجہ ہے) اپنا فرض پورا کر دیا۔[1]

۱۴۴۶۸- محمد بن علی، محمد بن عون، احمد بن ابی الحواری، وکیع، یزید بن ابراہیم، دستوی، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپؐ نے مکہ تا مدینہ سفر کے دوران دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۴۴۶۹- محمد، محمد بن عون، احمد، وکیع کے سلسلۂ سے اسامہ بن زید کا قول مروی ہے:

ایک بار حسن نے بحوالہ طاؤس اور ابن عباس بیان کیا کہ آپؐ پر سفری اور حضری نماز فرض کی گئی۔

۱۴۴۷۰-محمد، محمد، احمد، وکیع، ھشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپؐ فجر کی دو مختصر رکعت پڑھتے تھے۔

۱۴۴۷۱-عبداللہ احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری، عبدالقدوس ابو مغیرۃ، ابن ثوبان، عطاء عبداللہ بن حمزۃ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے؛

دو شخصوں میں سے ایک اکثر اور دوسرا کم آپؐ کی محبت میں رہتا تھا، دونوں کے پاس بڑا عمل نہیں تھا، آپؐ کی صحبت میں رہنے والے نے ایک بار آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے والوں نے سارا ثواب لوٹ لیا؟ آپؐ نے اس سے پوچھا تیرے پاس کونسا نیک عمل ہے، آپؐ نے فرمایا اس میں اکتفا کر اور آخرت میں محبت کرنے والوں کے ساتھ ہی تیرا حشر ہوگا۔ کچھ روز بعد دوسرے کا انتقال ہو گیا، آپؐ نے اس کے جنتی ہونے کا اعلان فرمایا، سب نے متعجب ہو کر اس کی اہلیہ سے اس کے نیک عمل کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا کہ وہ صرف مؤذن کی اذان کا جواب دیتا تھا۔

۱۴۴۷۲-محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، شعبۂ عدی بن ثابت، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے۔

آپؐ نے گھر سے نکل کر لوگوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔

۱۴۴۷۳-محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سعید وسفیان، معین بن خالد بن زید بن عقبہ کے سلسلۂ سند سے سمرۃ بن جندب کا قول مروی ہے؛

آپؐ عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور الغاشیہ، پڑھتے تھے۔

۱۴۴۷۴-محمد بن علی بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سفیان ومسعد ابراہیم بن محمد بن منتشر عن ابیہ، حبیب بن سالم کے سلسلۂ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے؛

آپؐ نماز عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ، تلاوت فرماتے تھے:

۱۴۴۷۵- محمد، محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آپؐ نے فجر وظہر سے قبل دو اور چار رکعت سنت کبھی ترک نہیں کی۔

---

[1] صحیح مسلم ۶۹. وسنن الترمذی ۲۱۷۳. وسنن النسائی ۸/۱۱۱، ۱۱۲، ومسند الامام أحمد ۳/۲۰، ۴۹، ۵۳، ۵۴.

۱۴۴۷۶- محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابوشعیب یا شعیب کے سلسلۂ سند سے طاؤس کا قول مروی ہے؛

ابن عمر سے بعد العصر دو رکعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے کسی کو بھی اس پر عمل کرتے نہیں دیکھا، البتہ قبل النوم دو رکعت کے بارے میں سوال کئے جانے پر انہوں نے اس سے منع نہیں کیا۔

۱۴۴۷۷- محمد، محمد، احمد، وکیع، سعد، زید العمی کے سلسلۂ سند سے ابوصدیق ناجی کا قول مروی ہے؛

ابن عمرؓ نے فجر کی سنتوں کے بعد ایک جماعت کو لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا یہ سنت کے بجائے بدعت ہے۔

۱۴۴۷۸- محمد، محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ھشام، ابان بن ابی عیاش، ابراہیم بن ابی علقمہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

ایک شب میرے سامنے آپؐ نے وتر میں رکوع سے قبل قنوت پڑھی۔

۱۴۴۷۹- محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان، ہشام، ابن سیرین، کے سلسلۂ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:

آپؐ نے فجر میں سرا قرآت کرتے ہوئے سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص، تلاوت فرمائی۔

۱۴۴۸۰-محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان ومسعد، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آخری شب میں آپؐ میرے پاس آرام فرما ہوتے تھے۔

۱۴۴۸۱-محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان، اعمش، تمیم بن سلمہ، عروۃ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آپؐ بوقت صبح وتر کیلئے مجھے بیدار فرماتے تھے۔

۱۴۴۸۲-محمد، محمد، احمد، وکیع، ہشام بن عروۃ، عروہ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:[1]

فرمان نبویؐ ہے: نیند آنے پر سو جاؤ ورنہ جانی نقصان کا خطرہ ہے۔

۱۴۴۸۳-محمد بن حمید ومحمد بن عمر اسحاق کلوذانی، عبداللہ بن ابی داؤدؒ احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال، ھشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے

فرمان رسول ہے: سرکہ بہترین سالن ہے:[2]

۱۴۴۸۴-محمد بن عمر بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد ح- ومحمد بن ابراہیم احمد بن حسین بن طلاب احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال، ھشام بن عروہ ابیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے؛

فرمان رسول ہے: کھجور سے خالی گھر کے اہل خانہ کو بھوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۱۴۴۸۵-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، مروان، یزید بن سمط، وضین بن عطاء کے سلسلۂ سند سے یزید بن مرثد کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: نیک لوگوں اور بدوں کے درمیان واضح فرق ہے: تم جس طریقہ پر بھی چلو گے قیامت میں اسی پر اٹھائے جاؤ گے۔[3]

۱۔ أمالی الشجری ۱/۲۱۸.

۲۔ سنن أبی داؤد ۳۸۲۰. وسنن الترمذی ۱۸۳۹. ۱۸۴۰. ۱۸۴۲. وسنن النسائی، کتاب الایمان باب ۲۱. وسنن ابن ماجة ۳۳۱۶. ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، ومسند الامام أحمد ۳/۳۰۱، ۳۰۴، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، ۳۹۰، والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۶۳. وسنن الدارمی ۲/۱۰۱. والمستدرک ۴/۵۴، وفتح الباری ۱۰/۵۰۰. والترغیب والترهیب ۳/۱۳۱.

۳۔ مسند الفردوس للدیلمی ۴۹۱۷. وتاریخ أصبهان ۱/۱۱۲. والمطالب العالیة ۳۱۳۰. وکنز العمال ۴۳۶۷۶، ۴۳۶۷۷.

۱۴۴۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، یونس حذاء، ابوحمزہ کے سلسلۂ سند سے معاذ بن جبل کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے معاذ مؤمن کیلئے قرآن وحدیث کی رو سے کچھ حدود مقرر ہیں جن سے اسے تجاوز جائز نہیں ہے۔ قرآن مؤمن کیلئے بمنزلہ دلیل، خوف بمنزلہ حجت، شوق بمنزلہ سواری، روزہ بمنزلہ ڈھال کے ہیں۔ اے معاذ قیامت کے روز انسان سے تمام چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اے معاذ میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔[۱]

۱۴۴۸۷-محمد بن حمید، قاسم بن زکریا، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری، ابن عبدالقدوس بن حجاج، ابوثوبان، حسن بن حر، علاء بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے: فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے۔[۲]

۱۴۴۸۸-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، علی بن عیاش، ابوثوبان، حسن بن حر کے سلسلۂ سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے

۱۴۴۸۹-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عتاب بن زفتی دمشقی، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمٰن وصافی، محارب بن دثار کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اولاد اور والدین دونوں کے نیک ہونے کے ساتھ لوگ انہیں نیک کہتے ہیں۔

۱۴۴۹۰-علی بن یعقوب بن ابی عقب دمشقی، عثمان بن محمد عثمانی، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، ابواحمد قاص، موسیٰ خیاط کے سلسلۂ سند سے اعمش کا قول مروی ہے:

ایک کوفی تابعی قبل از بیماری کمزور اور بوڑھا ہوگیا، اس کی پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ ایک روز اسکی والدہ نے اس سے کہا اے میرے لخت جگر دائمی قلیل عبادت کثیر کمزور کرنے والی عبادت سے بہتر ہے۔ اے میرے لڑکے میں لوگوں کو خوش خوش کھاتے پیتے سوتے دیکھتی ہوں، لیکن تم کو افسردہ ہمیشہ روزہ دار دیکھتی ہوں اس کے لڑکے نے جواب دیا اے والدہ میں قبر کی تیاری کر رہا ہوں، اور عذاب دوزخ سے حفاظت اور جنت کیلئے کوشاں ہوں۔ اس کی والدہ ناامید ہو کر ابن مسعود کے پاس گئی اور ان کو کوشش کر کے انہیں اپنے لڑکے کے پاس لے گئی، ابن مسعود نے بھی انہیں بہت سمجھایا بالآخر اس نے ابن مسعود سے کہا گھوڑ دوڑ کے میدان میں کونسا گھوڑا سبقت لے جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا لاغر ونحیف گھوڑا، اس نے کہا متقین کے درجہ کو حاصل کرنے کیلئے میں نے بھی لاغری اختیار کی ہے۔ ابن مسعود نے اسکی تصویب فرمائی۔

۱۴۴۹۱-علی بن یعقوب، عثمان، جعفر بن احمد، احمد بن ابی الحواری ابوعبداللہ ہمدانی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن وہاب کا قول مروی ہے:
جنت کے عالیہ بالاخانہ میں غنجہ نامی ایک حور ہے۔ جب کوئی ولی اسے بلانے کا ارادہ کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کی ندا پر وہ کھڑی ہو جاتی ہے، چار ہزار خادمہ اس کے ساتھ ہوتی ہیں، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن وہب بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۴۵۶ ابو یزید بسطامی

۱۴۴۹۲-عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید بسطامی کا قول مروی ہے:

۱۔ اتحاف السادة المتقین ۱۰/۴۵، ۱۰۳، وتفسیر ابن کثیر ۸/۴۱۹.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۴۷۸. وسنن ابن ماجة ۸۴۰، ۸۴۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۳۸، ۱۶۷، وسنن الدارقطنی ۱/۳۲۲. وکشف الخفا ۲/۵۲۸.

اے باری تعالیٰ مجھ فقیر کا آپ سے محبت کرنا تعجب خیز نہیں ہے۔ بلکہ آپ قادر مطلق کا مجھ سے محبت کرنا تعجب خیز ہے۔

۱۴۴۹۳-محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، یعقوب بن اسحاق، ابراہیم ھروی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:
ابتداء میں مجھے چار چیزوں معرفت الٰہی، ذکر الٰہی، محبت الٰہیہ اور طلب الٰہی کے حصول کا یقین ہوگیا، لیکن بعد میں میرا یقین غلط ثابت ہوا

۱۴۴۹۴-عبدالواحد بن بکر، حسن بن ابراہیم دامغانی، موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:
اے باری تعالیٰ آپ نے اس امت کو پیدا ان کے بلاشعور وارادہ کر کے انہیں امین بنایا، اب آپ کے علاوہ کون ان کا حامی وناصر ہوگا۔

۱۴۴۹۵-عمر بن عثمان، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے،
اللہ کے چند خواص بندے ایسے ہیں کہ وہ جنت میں دیدار الٰہی سے محروم کئے جانے پر وہ دوزخیوں کے دوزخ سے خروج کے بارے میں فریاد اسی کیطرف جنت سے خروج کے بارے میں فریادرسی کریں گے۔

۱۴۴۹۶-فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبدالقاہر کا قول مروی ہے: ایک قوم سے ابو یزید بسطامی نے فرمایا تمیں سال تک اللہ سے مخفی رہنے کے باوجود اسے میں نے ہر وقت اپنے سامنے پایا۔ ایک شخص نے ابو یزید سے عدم سفر کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا میرے صاحب کے سفر نہ کرنے کی وجہ سے میں سفر نہیں کرتا، میں نے اسی کے پاس اقامت اختیار کی ہوئی ہے۔

۱۴۴۹۷-عمر بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن احمد، عثمان کے ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:
میں تمیں سال سے عظمت کی وجہ سے کلی کر کے اللہ کا ذکر شروع کرتا ہوں۔

۱۴۴۹۸-عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن رازی، یوسف بن حسین، یحیٰی بن معاذ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے۔ میں ایک عرصہ تک توحید باری تعالیٰ میں غور کرتا رہا۔

۱۴۴۹۹-ابوفضل احمد بن عمران، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے؛ مجھے تمیں سال میں معرفت الٰہی تک رسائی ہوئی۔

۱۴۵۰۰-احمد بن ابی عمران، موسیٰ کے سلسلۂ سند سے منصور کا قول مروی ہے:
ایک شخص نے ابوزید سے وصیت کی درخواست کی؟ ابوزید نے اس سے سوال کیا کہ آسمان کس نے بنایا؟ اس نے کہا اللہ نے ابوزید نے اس سے کہا، وہی اللہ تیرے ہر فعل سے باخبر ہے۔ لہٰذا اس کا خوف پیدا کر۔

۱۴۵۰۱-احمد، منصور کے سلسلۂ سند سے موسیٰ کا قول مروی ہے:
ایک شخص نے ابوزید سے کہا کہ مجھے آپ کے بارے میں فضاء میں اڑنے کا معلوم ہوا ہے؟ ابوزید نے کہا اس میں تعجب کی کیا بات ہے، مردار کھانے والا پرندہ بھی تو فضاء میں اڑتا ہے، مؤمن تو اس سے اشرف واکرم ہے، راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے تھجد پڑھنے کیلئے ابوزید کے پاس ایک مصلیٰ بھیجا، ابوزید نے ان کو لکھا کہ میں نے تمام اھل ارض سماوات کی عبادت اس میں کر کے اپنے سرھانے کے نیچے رکھ لی ہے۔

۱۴۵۰۲-فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید کے سلسلۂ سند سے ابوزید کا قول مروی ہے: میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں، اب اللہ کی طرف متوجہ ہوں، اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو میرا مسخر فرمادیا ہے۔

۱۴۵۰۳- عمر بن احمد بن عثمان، عبیداللہ بن احمد، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:
اطاعت الٰہی کی وجہ سے انسان آفات وبلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۴۵۰۴- عمر، عبید، احمد، عمر، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

لوگوں سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا انسان متکبر ہے۔

۱۴۵۰۵- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا، میں نے سب سے زیادہ علم اور اسکی متابعت کو سخت پایا۔ اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں بالکل تھک جاتا، تجرید توحید کے علاوہ علماء کا اختلاف رحمت ہے۔ ابو یزید کا قول مروی ہے: شہوت پرست انسان کا نفس اس پر حاوی ہوتا ہے

۱۴۵۰۶- ابوحسن بن مقسم، ابوحسن مروزی، امرأۃ ابو یزید، کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے۔ میں نے ہر شئی کا علاج کیا، نفس کا علاج میرے نزدیک سب سے زیادہ سخت چیز تھی۔

۱۴۵۰۷- ابو، حسن مروزی، امرأۃ ابو یزید کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں بے انتہاء جدوجہد کی لیکن ناکامی کی وجہ سے میں اسے چھوڑ کر خود اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

۱۴۵۰۸- عمر بن احمد، عبیداللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر بن ابی موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

زاہد کی نظر کسی وقت بھی غیر اللہ پر نہیں جاتی ہے۔

۱۴۵۰۹- محمد بن حسین، احمد بن علی، یعقوب، حسن بن علی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

ذات حق کی معرفت کی جستجو جہالت ہے۔ اور معرفت کی حقیقت کیلئے جدوجہد جنایت ہے۔ نیز فرمایا صرف آخرۃ کا غم رکھنے والے شخص کیلئے خوش خبری ہے۔ اور عارف ماسوئ اللہ سے زہد اختیار کرتا ہے۔

۱۴۵۱۰- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ابو یزید سے قرآنی آیات (ان الملوک اذا دخلو اقریۃ افسدو ھا) کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا! عارف کے عبادت کرنے پر مجھے تعجب ہے کہ وہ معرفت الٰہی کے حصول کے بعد کیسے اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

۱۴۵۱۱- ابو یزید سے سوال کیا گیا کہ آپ ''اوتاد الارض'' ابدالوں میں سے ایک ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سب کچھ ہوں۔

۱۴۵۱۲- ابو یزید سے اصل عارف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا نفس کے عیوب پر مطلع ہونے والا انسان اصل عارف ہے۔ نیز فرمایا کچھ عارف ایسے بھی ہیں کہ اللہ اور ان کے درمیان ایک لحہ کیلئے بھی پردہ حائل ہونے کے عوض انہیں جنت عطا کی جائے تو وہ اس پر کب متوجہ ہونگے۔

۱۴۵۱۳- فضل بن جعفر، حسن عبید بن عبدالقادر کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

مؤمن منجانب اللہ حلاوۃ ایمانی عطاء کئے جانے کی وجہ سے حقائق قرب سے دور رہتا ہے۔ ان سے عارف کے درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسکا کوئی درجہ نہیں ہے۔ اور مجھے اللہ کی وجہ سے تو معرفت الٰہی اور اسکے نور کی وجہ سے مادون اللہ کی معرفت حاصل ہوئی ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کس کے ذریعہ عبادت الٰہی پر مدد حاصل کی جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا معرفت الٰہی کے ذریعہ۔

۱۴۵۱۴- عمر بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر، ابو موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: لوگ سست رفتاری کے ساتھ ذکر الٰہی اور اسکی خدمت میں مشغول ہیں۔ نیز فرمایا اے باری تعالیٰ، مجھ سے قطع تعلق نہ کرنا۔ نیز فرمایا اکثر لوگ اللہ سے دور ہیں۔ ایک شخص نے ابو یزید سے سوال کیا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا اولیاء اللہ کی۔ نیز فرمایا مخلوق پر وسعت کرنے والا اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ نیز فرمایا ذلت و عاجزی کی سواری پر سوار ہو کر ہی عطیات الٰہیہ کا حصول ممکن ہے۔

۱۴۵۱۵- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک روز میری موجودگی میں ابو یزید نے نماز میں ایک چیخ ماری جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اللہ اور ان کے درمیان حائل

رے ہٹ گئے ہیں۔ لیکن جب ہم نے ابویزید سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے تواضعاً اسکی نفی فرمادی۔

۱۴۵۱۶- ابوعمر بن حمدان، ابوعثمان سعید بن اسماعیل، کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

کلام الٰہی لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ وہ لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ اور اللہ سے تعلق پیدا کرنے کی خاطر کلام الٰہی سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتا ہے۔

۱۴۵۱۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابونصیر ہروی، یعقوب بن اسحاق ابراہیم ہروی کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے۔

آپ سے راضی ہونے کے وقت میری یہ حالت ہے۔ آپ کے مجھ سے راضی ہونے کے وقت میرا کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۱۸- ابویزید کا قول ہے اے باری تعالیٰ مجھے اپنی معرفت کے بابت فہم عطاء فرما۔

۱۴۵۱۹- ابویزید کا قول ہے احسان جتانے والوں کے ایمان سے زیادہ چپ رہنے والے یاسمت لوگوں کا کفر باعث عافیت ہے۔

۱۴۵۲۰- ابویزید کا قول مروی ہے۔

کاش لوگ میری حقیقت سے واقف ہوتے۔

۱۴۵۲۱- ابویزید سے معرفت کی حقیقت تک رسائی کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا راہ خدا میں مال خرچ کر کے اسکی رسائی ممکن ہے۔

۱۴۵۲۲- ابویزید کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے بعض اولیاء کو عدم اہلیت کی وجہ سے معرفت عطا نہ کر کے عبادت میں مشغول کر دیا ہے

۱۴۵۲۳- محمد بن حسین، منصور، یعقوب بن اسحاق، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم ہروی کا قول مروی ہے۔

ابویزید سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا عارف ذکر الٰہی سے کمزور نہیں ہوتا، اس کے حق سے اکتاتا نہیں، غیر اللہ سے مانوس نہیں ہوتا۔

۱۴۵۲۴- فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبدالقاہر، کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے: عارف کی بات عالم سے اونچی ہوتی ہے۔ عارف کسی شئی سے خوش اور کسی سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔ عارف نفس کا ملاخطہ اللہ اور عالم علم سے کرتا ہے۔ ایک شخص کے سوال کرنے پر ابویزید نے فرمایا۔ اسم اعظم حاصل کرنے کی کوئی حد نہیں ہے۔ انسان تزکیہ قلب کے مطابق اس سلسلہ میں ترقی کرتا ہے۔

۱۴۵۲۵- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ، عمر بسطامی، اپنے والد سے ابویزید کا قول نقل تے ہیں:

اے انسان ایک وقت تجھے ارض وسماوات میں اللہ کے علاوہ کوئی نظر نہیں آئے گا۔ فرمایا عارف سے ہر وقت لوگ ہیبت زدہ ہوتے ہیں۔

۱۴۵۲۶- ابویزید کا قول ہے:

کسی کام کرنے پر سوال سے اس کے نہ کئے جانے پر سوال مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۴۵۲۷- ابویزید کا قول ہے: پانی پر چلنا تعجب خیز امر نہیں ہے۔ کیونکہ ایک بہت بڑی جماعت پانی پر چلتی ہے۔ اس کے باجود اللہ کے ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۴۵۲۸- ابویزید کا قول ہے: بھوک ایک بادل ہے، بھوک کی حالت میں انسان کا قلب حکمت سے برستا ہے۔

۱۴۵۲۹- ابویزید سے قول باری تعالیٰ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: انا للّٰہ ملک الٰہی اور انا الیہ راجعون اس کے یقین کا اقرار ہے۔

۱۴۵۳۰- محمد بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، ابوعمران، عمر بسطامی کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

قلب کا اعمیٰ انسان اصل اعمیٰ ہے۔

۱۴۵۳۱- محمد بن حسن، ابوموسیٰ بن عیسیٰ، عمر، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے: میری زبان کے ذکر الٰہی سے تر ہونے کے بعد مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

۱۴۵۳۲- محمد بن حسین، منصور، ابویعقوب نہرجوری کے سلسلہ سند سے، علی بن عبید، ہمدانی کا قول مروی ہے:

یحییٰ بن معاذ نے ابویزید کو لکھا کہ محبت الٰہی کے جام شراب کے نوش کی وجہ سے آپ مست ہو چکے ہیں، ابویزید نے جواب لکھا کہ میں تو مست ہو چکا ہوں، لیکن میرے غیر اب تک هل من مزید کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

۱۴۵۳۳- محمد بن حسن، علی بن عبداللہ، تیمور بسطامی، موسیٰ بن عیسیٰ کے والد کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

کرامات کی وجہ سے ہوا میں اڑنے والے شخص سے بھی دھوکہ مت کھاؤ اصل تم اس کے شریعت پر عمل پیرا ہونے کو دیکھو۔

۱۴۵۳۶- ابویزید کا قول مروی ہے: غیب سے مجھے ندا دی گئی کہ متواضع انسان کو ہم اپنے غیب کے خزانے عطاء کرتے ہیں۔

۱۴۵۳۷- ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن محمد حلوائی، یعقوب بن اسحاق ہروی کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ محبت الٰہی کے پیروں میں رہتے ہیں۔

۱۴۵۳۸- ابویزید کے سامنے قرآنی آیت ''یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفداً'' تلاوت کی گئی انہوں نے ایک آہ بھرتے ہوئے فرمایا اللہ کی معیت حاصل کرنے والا شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ وہ تو اس کا دائمی جلیس ہے۔

۱۴۵۳۹- ایک لمحہ میں معرفت الٰہی کے حصول کے بارے میں ابویزید سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ ممکن ہے، لیکن نفع اور فائدہ سفر کے بقدر ہی حاصل ہوتا ہے۔

۱۴۵۴۰- ابوموسیٰ ادولی، ابویزید بسطامی، ابوعبدالرحمٰن سندی، عمرو بن قیس ملائی، عطیۃ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنا، اور رزق الٰہی پر ان کی مدح کرنا ایمانی کمزوری ہے، کیونکہ مقدرہ رزق تم سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اللہ نے خوشی اپنی رضا اور غم اپنی ناراضگی میں رکھا ہے۔[۱]

اھل مشرق کے طبقات۔ ابونعیم اصفہانی فرماتے ہیں اہل مشرق میں سے اہل علم و معرفت کا ذکر ابوعبدالرحمٰن السلمی النیسابوری نے اپنی کتاب ''طبقات الصوفیہ'' میں کیا ہے ہم مختصراً چند مشہور شخصیات کا ذکر کریں گے۔

احمد بن الخضر[۲]

احمد بن الخضر آپ رحمہ اللہ ابن خضرویہ بلخی کے نام سے مشہور تھے، آپ رحمہ اللہ خراساں کے مشہور بزرگ تھے، آپ صاحب فتویٰ اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔ آپ کی بیوی ام علی بزرگوں کی اولاد میں سے تھی، اس نے آپ کے ساتھ اس مہر پر شادی کی تھی

۱۔ مسند الشهاب للقضاعی ۱۱۱۶.

۲۔ طبقات ابن سعد ۱۰۳، ۱۰۶، وطبقات الشعرانی ۱/۹۵. وتاریخ بغداد ۴/۱۳۷. وسیر النبلاء ۸/۱/۱۲۹. والنجوم الزاهرة ۲/۳/۳۰۳. وکنوز الاولیاء ۹۴-۹۶. وجامع کرامات الاولیاء ۲/۲۹۰. والکواکب الدریة ۱/۱۹۸. ونتائج الأفکار القدسیة ۱/۱۲۴. وصفة الصفوة ۴/۱۲۷. وطبقات الاولیاء لابن الملقن صفحة ۳۷.

کہ آپ اس کی ملاقات ایک مرتبہ مشہور بزرگ حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ سے کرا دیں۔ چنانچہ آپ ام علی کو حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ ام علی نے یزید کے سامنے اپنا چہرہ کھلا رکھا۔ بعد میں احمد نے ام علی سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ میں جب بھی بایزید کو دیکھتی ہوں میرے اندر کی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں جبکہ تم کو دیکھتی ہوں تو وہ خواہشات لوٹ آتی ہیں پھر حضرت احمد نے بایزید رحمہ اللہ سے نصیحت چاہی تو فرمایا اپنی بیوی سے علم سیکھو۔

۱۴۵۴۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، کے سلسلۂ سند سے محمد بن حامد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے احمد بن خصر سے ان کی وفات کے وقت ایک مسئلہ پوچھا گیا، انہوں نے روتے ہوئے فرمایا میں پچانوے سال سے ایک دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوں، نا معلوم اس سے میری سعادت وشقاوت میں سے کس کا اعلان ہوگا۔ ان پر سات سو دینار لوگوں کا قرض تھا بوقت وفات ان کے غرماء نے ان سے دین کا مطالبہ کر دیا، انہوں نے اللہ سے دعا کی جسکے بعد ایک شخص نے ان کا قرض ادا کر دیا۔

۱۴۵۴۳- سلیمان بن احمد، احمد بن خضر مروزی، محمد بن عبدۃ مروزی، ابو معاذ نحوی، ابو حمزہ سکری، رقبۃ بن مصقلہ، سالم بن بشیر، عبدالعزیز بن صہیب کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

اے لوگو سحری کرو، کیونکہ اس میں برکت ہے۔

(۴۵۸): ابراہیم ہروی

۱۴۵۴۴- ابو عبدالرحمٰن سلمی، ابو قاسم نصر آبادی کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

ابراہیم بلا اکل وشرب چند روز تک جنگل میں گوشہ نشین رہے، خود ان کا قول ہے کہ دائیں طرف سے ایک شخص نے مجھے اواز دیکر کہا اے ابراہیم میں بھی اسی وجہ سے اسی روز سے یہاں پر گوشہ نشین ہوں، اور الحمد للہ میں نے بڑی ترقی کی ہے۔

۱۴۵۴۵- عبداللہ احمد بن جعفر بن ہانی محمد بن عبداللہ، محمد بن ہروی، کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

پانچ چیزوں پر عمل کرنے سے انسان مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔ ۱۔ سادی غذا ۲۔ سادہ لباس ۳۔ ضرورت کے مطابق سونا ۴۔ ضرورت کے مطابق کھانا ۵۔ تواضع اختیار کرنا۔ تین چیزوں کے ذریعہ جنت کا حصول ممکن ہے۔ ۱۔ اللہ کے وعدہ پر یقین، ۲ رضاء بالقضاء ۳ اخلاص۔ سات چیزیں انسان کیلئے باعث شرف ہیں ۱۔ فقر کو غنی پر ترجیح دینا ۲ بھوک کو شکم سیری پر ترجیح دینا ۳۔ عاجزی کو بڑائی پر ترجیح دینا ۴۔ ذلت کو عزت پر ترجیح دینا ۵۔ تواضع کو کبر پر ترجیح دینا۔ ۶ غم کو خوشی پر ترجیح دینا ۷ موت کو حیاۃ پر ترجیح دینا۔

۱۴۵۴۶- عبداللہ، احمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، ابی، عبدالرحمٰن بن حبیب، ابراہیم بن یحییٰ تیمی، سفیان، لیث، طاؤس کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے:

سنت قائم کرنے کی غرض سے دوسروں تک حدیث کی اشاعت کرنے والا شخص جنتی ہے۔[۱]

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مشرق کے متقدمین بزرگوں میں سے حضرت مؤلف بلخی رحمہ اللہ ابراہیم بن ادہم، شقیق بلخی رحمہ اللہ اور حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ان تمام بزرگوں کا سوائے داؤد بلخی رحمہ اللہ کے تذکرہ ہو چکا ہے۔ حضرت داؤد بلخی رحمہ اللہ ابراہیم، شقیق اور حاتم رحمہ اللہ کی طرح مشہور نہیں ہوئے نیز انکے حالات بھی ہم تک نہیں پہنچے سوائے ذیل کے ایک واقعہ کے، جو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/۷۵. والاحادیث الضعیفۃ ۹۷۹. وکنز العمال ۲۸۸۱۵.

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوفہ اور مکہ کے درمیان سفر کرتے ہوئے میں ایک شخص کا رفیق سفر بنا۔ وہ شخص جب دو رکعتیں ادا کرنے لگا تو دوران نماز اپنے آپ سے باتیں کی اور پست آواز میں کچھ پڑھا جس کے ثمرہ میں اچانک اس کے دائیں طرف ثرید کا پیالہ اور پانی کا برتن آموجود ہوا۔ نماز کے بعد اس نے کھانا اس میں سے کھانا تناول کیا اور مجھے بھی کھلایا۔

سو ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے صاحب کرامات کسی بزرگ سے اس واقعہ کو نقل کیا تو انہوں نے فرمایا، اے بیٹے یہ ہمارے بھائی داؤد بلخی رحمہ اللہ ہیں۔ پھر انہوں نے داؤد رحمہ اللہ کے وہ واقعات سنائے جن کو سن کر میں آبدیدہ ہوگیا۔ نیز فرمایا حضرت داؤد، ماوراء النہر کے پاس ایک بلخ نامی بستی میں سکونت پذیر ہیں۔ وہ بستی دوسری بستیوں پر فخر کرتی ہے کہ اس میں داؤد بلخی رحمہ اللہ جیسے باصفا لوگ موجود ہیں پھر فرمایا (اے ابراہیم!) داؤد نے تمہیں کچھ سکھایا بھی؟ میں نے عرض کیا انہوں نے مجھے اللہ کا اسم اعظم سکھایا ہے۔ بزرگ نے مجھ سے وہ اسم اعظم پوچھا تو میں نے عرض کیا: زبان پر لاتے ہوئے مجھے ہول آتا ہے۔ کیونکہ میں ایک مرتبہ اس کے طفیل اللہ سے سوال کرنے لگا تھا کہ اچانک کسی جوان نے تہدیدی لہجے میں مجھ سے کہا: سوال کرلے کر لے ضرور عطا ہوگا، چنانچہ مجھے اس کے لہجے سے ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ میں کانپ کر رہ گیا تب اس جوان نے کہا ڈرو نہیں۔ میں تمہارا بھائی خضر (علیہ السلام) ہوں میرے ایک بھائی داؤد نے تمہیں یہ اسم اعظم سکھایا ہے۔ اللہ پاک اس کے ذریعہ تمہارے دل کو مضبوط کرے گا تمہارے ضعف کو قوت سے بدل دے گا تمہاری وحشت کو انسیت سے نواز دے گا، تمہارے ڈر اور خوف کو زائل کردے گا، نیکیوں پر تمہاری رغبت کو بڑھا دے گا اور ہر حال میں تمہاری مدد کرے گا۔

بے شک زاہدین نے دنیا میں اللہ کی طرف سے رضا اور رغبت کا لباس پہن لیا ہے اس کی محبت ورغبت کو اپنا تعارف بنالیا ہے۔ جس کے ثمرہ میں اللہ نے بھی ان پر فضل فرمایا ہے۔

شیخ ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حکایت محمد بن فرحی عن عثمان بن عمار عن ابراہیم بن ادہم کے طریق سے مروی ہے، ہم نے اپنی کتاب کو داؤد بلخی رحمہ اللہ جیسے عظیم بزرگ کے ذکر سے تہی دست کرنا مناسب نہ سمجھا اس لئے ان کا یہ واقعہ ہم نے نقل کردیا ہے۔

۴۶۰۔ابوتراب نخشبی کے فرامین[۱]

۱۴۵۴۷۔ابومحمد بن حیان کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابن ابی عاصم سے ایک شخص نے بیان کیا کہ تین شخص جنگل میں گوشہ نشین تھے، ان میں سے ایک نے وہاں پر اللہ سے حلوہ کی دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت ایک بدو نے گرم گرم حلوہ کی طشتری انکی خدمت میں پیش کی، ابن ابی عاصم نے اسکی تصدیق کی۔

۱۴۵۴۸۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، حاتم کے سلسلہ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:

دوسو سال زندہ رہنے والا شخص بھی چار چیزوں کی معرفت حاصل کئے بغیر دنیا سے چلا گیا تو اس کیلئے دوزخی ہونے کا خطرہ ہے۔ ۱۔معرفت الٰہی ۲۔معرفت نفس۔ ۳۔معرفت امرالٰہی ونواہی۔ ۴۔اللہ اور اپنے دشمن کی معرفت۔ معرفت نفس یہ ہے کہ قلب سے نفع ونقصان کا مالک اللہ کو گردانا معرفت نفس یہ ہے کہ نفس کو نفع ونقصان کا مالک نہ سمجھا۔

۱۴۵۴۹۔عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: محمد بن شقیق بن ابراہیم اور حاتم اصم اپنے پاس آنے والے عربی زبان میں بایں الفاظ وہیب فرماتے تھے۔

۱۔ طبقات الشعرانی ۹۶/۱. وطبقات الصوفیة ۱۴۶. وتاریخ بغداد ۳۱۵/۲. والأفکار القدسیة ۱۲۹/۱. وسیر النبلاء ۱/۲/۸. وطبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۳۵۵.

قلب ولسان سے اللہ کی توحید بیان کرو، اللہ پر توکل کرو۔ اللہ پر راضی رہو۔ اور عجمی کو ان الفاظ میں وصیت کرتے تھے۔ حق پر عمل کرو اور باطل سے اجتناب کرو۔

۱۴۵۵۰- محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے اسماعیل بن عبید کا قول مروی ہے:

ابوتراب دوسروں کی غلطی پر بھی توبہ کرتے تھے، اور ان کے بابت فرماتے تھے کہ بحکم قرآن انکی کوشش کے بغیر انکی اصلاح ناممکن ہے۔ نیز ابوتراب اپنے اصحاب سے فرماتے تھے مسجد، خانقاہ، گھر میں معاش کا فکر کئے بغیر بیٹھنے والا اور لوگوں کو سنانے کیلئے قرآن پڑھنے والے لوگوں سے سوال کرنے والا ہے۔

۱۴۵۵۱- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر نیساپوری، ابوغسان کوفی، مسلمہ بن جعفر کے سلسلۂ سند سے وھب بن منبہ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تعلق علم سے ہے، ۱۔ معاصی سے روکنے والا تقویٰ۔ ۲۔ حسن اخلاق۔ ۳ بربادی۔ تین چیزوں کا تعلق نیکی سے ہے۔ ۱۔ نفس کی سخاوت ۲۔ مصائب پر صبر۔ ۳۔ اچھی بات کہنا۔ تین چیزوں کا تعلق ایمان سے ہے۔ ۱۔ موت کی تیاری، ۲۔ بقدر کفایت رزق پر رضا۔ ۳ تمام حالات میں رجوع الی اللہ۔ تین چیزوں کا تعلق کفر سے ہے۔ ۱۔ اللہ سے غافل ہونا ۲۔ فال نکالنا ۳ حسد کرنا، حاسد کی تین علامتیں ہیں ۱۔ سامنے تعریف اور ۲۔ غیر موجودگی میں غیبت کرنا ۳ مصیبت پر گالی دینا۔

۱۴۵۵۲- محمد بن حسین، عبداللہ بن علی، رقی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

چھ سو شیوخ میں سے مجھے صرف چار شخص بزرگ نظر آئے ان میں سے سب سے پہلے ابوتراب ہیں۔ ابن الجلاء نے ابوتراب کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ استاد کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ ۱۔ اللہ اور مخلوق کے فعل میں فرق کرنا ۲۔ اعمال کے مقامات کی معرفت ۳۔ طبائع اور نفوس کی معرفت۔ ۴ علماء کے درمیان اختلاف کی معرفت۔

۱۴۵۵۳- محمد بن حسن بن موسیٰ، ابوعباس بن محمد بن حسن بغدادی، ابوعبداللہ فارسی، ابوحسن رازی، یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے صرف ایک بار سفر میں روٹی اور حلوہ کی خواہش کی، سفر سے واپسی پر ایک شخص نے مجھے پکڑ کر ایک چک والوں کے حوالہ کر دیا اور ان سے کہا کہ یہ چور ہے۔ انہوں نے مجھے ستر کوڑے مارے، اس کے بعد انہوں نے مجھے پہچان لیا جسکی وجہ سے انہوں نے مجھ سے معافی مانگی، پھر ایک شخص مجھے گھر چھوڑ آیا، اسوقت اس نے روٹی اور حلوہ مجھے پیش کیا، میں نے دل میں سوچا کہ ستر کوڑوں کے بعد میری خواہش پوری ہوئی ہے،

۱۴۵۵۴- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی بکر بن ابی عاصم، کے سلسلۂ سند سے ابوتراب، کا قول مروی ہے:

حاتم اصم سے شقیق کا قول مروی ہے کہ:

اے لوگو آگ سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرنے کی مانند لوگوں سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرو۔

۱۴۵۵۵- احمد بن ابی عمران ہروی، اسماعیل بن نجید کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے حرام سے اجتناب کا اللہ سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔

۱۴۵۵۶- ابوسعید قلانسی، رقی، ابوعبداللہ بن جلاء کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: مجھے مریدین کے بارے میں ان کے سفروں سے زیادہ خطرہ ہے، کیونکہ سفر میں انسان نفس کے سامنے مغلوب ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۵۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوحسین قزوینی، علی بن عبدک، ابوعمران طبرستانی کے سلسلۂ سند سے ابن الفرجی کا قول مروی ہے:

میں نے ابوتراب کے ایک سوبیس ساتھیوں کو بادشاہوں کے اردگرد دیکھا، ان میں سے صرف ابن جلاء اور ابوعبیدۃ سری کا مفلسی کی حالت میں انتقال ہوا۔

۱۴۵۵۸-عبداللہ بن محمد جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

میں لوگوں کو تین چیزوں کی دعوت دیتا ہوں، معرفت بھروسہ اور توکل۔ معرفت کی حقیقت اللہ کو تمام فیصلوں کا مالک سمجھنا۔ اسی لئے انسان کیلئے لوگوں سے شکایت کرنا یا ان کو متھم کرنا یا ان سے ناراض ہونا درست نہیں ہے۔ البتہ رضا بالقضاء اور صبر اس کیلئے ضروری ہے۔ ثقہ اور توکل کی حقیقت لوگوں سے استغنیٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کے حاصل ہونے بعد انسان لوگوں کی طرف سے اور لوگ اسکی طرف سے ایذاءرسانی سے محفوظ ہو، جاتے ہیں۔

۱۴۵۵۹- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

مجھے معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کیلئے ریاء اور تکبر سے کونسی شئی زیادہ نقصان دہ ہے۔ تکبر کا تعلق انسان کے ظلم اور ریاء کا تعلق اس کے باطن سے ہے۔ اور یہ انسان کے گھر کے اندر کے اور باہر کے کتے کی مانند ہے اب تم خود ہی فیصلہ کرلو کہ ان میں سے کونسا زیادہ نقصان دہ ہے۔ حاتم کا قول ہے انسان کو لاحق شدہ دوغموں میں سے ایک اس کیلئے نفع بخش اور دوسرا نقصان دہ ہے۔ دنیاوی شئی کے فوت ہونے پر غم انسان کیلئے نقصان دہ اور اخروی نعمت کے فوت ہونے پر غم اس کیلئے نفع بخش ہے۔ اسکی واضح مثال یہ ہے کہ دنیاوی دولت فوت ہونے پر غم دنیاوی غم ہے اور غیبت کرنے پر غم اخروی غم ہے جو انسان کیلئے نفع بخش ہے۔

۱۴۵۶۰- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ بن شاذان، ابوعثمان، ابراہیم خواص کے سلسلۂ سند سے ان کے بھائی کا قول مروی ہے:

ابوتراب نے ایک صوفی کے ہاتھ میں خربوزہ کا چھلکا دیکھ کر فرمایا تم تصوف کے لائق نہیں ہو۔

۱۴۵۶۱- ابوفضل احمد بن موسیٰ صارم ومحمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوعلی روزبادی، ابن جلاء کے سلسلۂ سند سے ابوتراب نخشی کا قول مروی ہے:

قلوب فاسد ہونے کے بعد اولیاء کی غیبت شروع کردیتے ہیں۔

۱۴۵۶۲- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے ابوتراب کو مکہ میں خوش حال دیکھ کر ان سے سوال کیا آپ نے کہاں سے کھانا کھایا ہے۔ ابوتراب نے کہا فضولیات سے احتراز کرو، میں نے بصرہ، پھر نباج پھر یہاں کھانا کھایا۔

۱۴۵۶۳-محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ، ابوعثمان آدمی کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

مکہ اور مدینہ کے درمیان درندوں کے پھاڑنے کی وجہ سے ابوتراب کا انتقال ہوا۔

۱۴۵۶۴-عبداللہ، ابوعبداللہ بن جلاء کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

حاتم اصم کہتے ہیں کہ دنیا انسان کے سایہ کی طرح ہے اگر تم اس کا تعاقب کرو گے تو وہ دور ہوگا اگر رخ پھیرو گے تو وہ قریب ہو گا۔ حاتم کہتے ہیں کہ شیطان ہردن کھانے لباس اور مکان کے بارے میں مجھ سے سوال کرتا ہے، میں اسے کہتا ہوں کہ موت میرا کھانا، کفن میرا لباس اور قبر میرا مکان ہے، ابوتراب کا قول ہے: غلمان اور اغنیاء کی طرف مائل ہونے والے عابد فریب زدہ ہے۔ ابوحاتم کا قول ہے: چار چیزوں کو چار چیزوں کے حوالے کرکے جنت کمالو نوم کو قبر، راحت کو پلصراط فخر کو میزان اور شہوت کو جنت کے حوالہ کردو۔

۱۴۵۶۵- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار بیوی اور نو اولاد کے ہوتے ہوئے بھی میں رزق کے معاملہ میں کبھی پریشان نہیں ہوا۔

۱۴۵۶۶- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوجعفر بن ترکان، یعقوب بن ولید کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

اے لوگو تین چیزوں سے محبت کے باوجود وہ تمہاری نہیں ا۔نفس ۲۔روح ۳۔مال ان میں سے اول دو اللہ اور تیرے وارثوں کی ہے۔

۱۴۵۶۷-عبدالسلام بن محمد بن مخرمی، ابی ابن شیخ۔علی بن حسن تمیمی کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے؛ غنیٰ کی حقیقت اپنے ہم مثل سے استغناء اور فقر کی حقیقت اپنے ہم مثل کا محتاج ہونا ہے۔ مخلص انسان سے اللہ اعراض کے وقت ہی سے ناراض ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۶۸- احمد بن اسحاق، محمد بن عبداللہ بن معصب، ابوتراب عسکری بن محمد زاہد، محمد بن ثابت، شریک، عبداللہ، اعمش، ابوسفیان، جابر کے سلسلۂ سند سے فرمان رسول مروی ہے:ا

اے لوگو اپنے بیماروں کے اکل وشرب کو ناپسند مت سمجھو، کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

۱۴۵۶۹-محمد بن اسحاق وراق کے سلسلۂ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: انسان کے سننے اور دیکھنے کے ساتھ اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۴۶۱) یحیٰ بن معاذ۲

۱۴۵۷۰- ابوحسن محمد بن محمد بن عبیداللہ بن عمرو، حسن بن علویہ دامعانی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) کاش ہر انسان لوح محفوظ ہی سے معاصی سے محفوظ ہوتا ہے۔

(۲) اے باری تعالیٰ خالق ہونے کے ناطے آپ گناہ گاروں کی مغفرت فرما دینا۔

(۳) ہائے قیامت کے روز اعمال لوگوں کے سامنے آنے کے وقت لوگوں کے کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۷۱-محمد بن محمد، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) اے لوگو میں گناہوں میں مشغول ہوں مجھ سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ میرا قلب دوسری طرف مشغول ہے۔

(۲) موجودہ حالت میں کیسے میری توبہ قبول ہوگی۔ (۳) ہائے معاصی کی وجہ سے میں ہلاک ہو گیا۔

۱۴۵۷۲-محمد بن حسن، کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

مجھے نفس کی ہلاکت کے خوف کے بجائے حاجت کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔اے باری تعالیٰ آپ گناہ کے باوجود عطاء کرنے والے ہیں۔

۱۴۵۷۳-یحیی بن معاذ کا قول ہے:

اے الٰہی گناہ کا صدور مجھ سے بعید از قیاس نہیں، آپ محبت کے لائق ہیں۔انسان کی محبت آپ سے اعتمادی ہے، اور اسکے نزدیک گناہ کا صدور غیر پسند یدہ ہے۔آپ ارحم الرحمین ہے۔

۱۴۵۷۴- یحیٰ کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھ پر نظر کرم فرما دے، دنیا میں تیری نعمتوں سے مسرور ہونے کی مانند کل بھی میں تیرے کرم کے ساتھ تیرے سامنے حاضر ہوں گا۔

۱۴۵۷۵- یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: قیامت کے روز عدل الٰہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کی نیکیاں وزن ہو جائیں گی اور فضل الٰہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱۔ سنن الترمذی ۲۰۴۰، والمستدرک ۱/۳۵۰، ۴/۴۱۰، وأمالی الشجری ۲/۲۸۳. ومجمع الزوائد ۵/۸۶. والأحادیث الصحیحة ۷۲۷. وکشف الخفا ۲/۵۰۰.

۲۔ طبقات الصوفیة ۱۰۷. وطبقات الشعرانی ۱/۹۴. ونتائج الافکار ۱/۱۱۹. وتاریخ بغداد ۱۴/۲۰۸. وسیر النبلاء ۹/۱/۳. وهدیة العارفین ۲/۵۱۶. والکواکب الدریة ۱/۲۷۲. والعبر ۲/۱۷. وطبقات الاولیاء لابن الملقن صفحة ۳۲۱.

۱۴۵۷۶- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

یحیٰ کا قول ہے: انسان کے صراط مستقیم آنے اور لوگوں کے طعنہ زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا دنیا کے صحرا قدموں کے ذریعہ اور آخرت کے صحرا قلوب کے ذریعہ منقطع کیۓ جاتے ہیں۔

۱۴۵۷۷- یحیٰ کا قول ہے: اے انسان قلب میں حب دنیا کے ہوتے ہوئے تیری دینی اصلاح مشکل ہے۔

۱۴۵۷۸- یحیٰ کا قول ہے: دنیا کی طرف مائل ہونے والے شخص کا قلب فاسد ہوتا ہے اور خواہش پرست انسان دنیا کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔

۱۴۵۷۹- یحیٰ کا قول ہے:

انہوں نے ایک روز ایک شخص کو شدید گرمی میں پہاڑ کریدتے دیکھ کر فرمایا: ہائے انسان کے لئے ترک معاصی سے پہاڑ کریدنا سہل ہوگیا ہے۔

۱۴۵۸۰- یحیٰ کا قول ہے: رضاء الٰہی کے مطابق زندگی نہ گزارنے والا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

۱۴۵۸۱- یحیٰ کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا، حالانکہ زہد کی حقیقت تو توکل میں مضمر ہے۔ کاش انہیں اسی بات کا علم ہوتا۔

۱۴۵۸۲- یحیٰ سے فرمایا۔ انسان کے صراط مستقیم پر آنے اور لوگوں کے طعنے زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا: اس کے ناپسند کرنے کے باوجود لوگ اس کی ملاقات کو پسند کریں۔

۱۴۵۸۳- راوی کہتے ہیں کہ یحیٰ نے ایک روز ایک شخص کو اپنی اولاد سے پیار کرنے پر فرمایا اولاد ہونے کے ناطہ اس کا اولاد سے پیار کا یہ حال ہے تو اللہ کا خالق ہونے کے ناطہ اس سے پیار کا کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۸۴- یحیٰ کا قول ہے:

اولیاء اللہ اولاً مصائب کے ذریعہ عطاء الٰہی تک پھر اسکے ذریعہ خالق ارض وسمٰوات تک پہنچے۔

۱۴۵۸۵- یحیٰ سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ ہمیشہ افسردہ رہتے ہیں؟ فرمایا اپنی خلقیت کی علت کے عدم علم کی وجہ سے۔

۱۴۵۸۶- یحیٰ کا قول ہے:

اللہ کی طرف متوجہ صاحب قلب کے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہوکر اسکی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلتی ہیں۔

۱۴۵۸۷- محمد بن زید، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

اپنی صفات کے ذریعہ اللہ سے نجاۃ کا متمنی انسانی مصائب کے ذریعہ سے ہلاک ہوجاتا ہے۔

۱۴۵۸۸- یحیٰ کا قول ہے:

میں منابر کے نصب کرنے اور لشکروں کی ترتیب دینے میں مشغول ہوں، لیکن لوگ میرے حال سے بے خبر ہیں۔

۱۴۵۸۹- یحیٰ کا قول ہے:

لوگ نیتوں کے قید خانہ میں بند ہیں۔ تمام لوگ تین اقسام پر ہیں۔ ۱۔ دنیا کی وجہ سے اللہ سے اعراض کرنے والے یہ قسم قابل مذمت ہے۔ ۲۔ فکر آخرت میں مشغول ہونے والے افراد۔ ۳۔ اللہ کی طرف کم متوجہ ہونے والے افراد۔

۱۴۵۹۰- یحیٰ کا قول ہے۔

حکومت کا مریض شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

۱۴۵۹۱- یحیٰ کا قول ہے:
انسانی زندگی کی تکمیل دو چیزوں میں منحصر ہے۔ ا۔ گوشہ نشینی کی حالت میں معاش کی فکر۔ ۲۔ اسی حالت میں اطمینان قلب۔

۱۴۵۹۲- یحیٰ کا قول ہے:
میں دعا کے ذریعہ مصائب کا دفاع کروں گا۔

۱۴۵۹۳- ابوحسن احمد بن محمد بن حسن مقسم، ابوعباس بن حکویہ رازی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ معاذ کا قول مروی ہے:
اے لوگو قبولیت دعاء کو مشکل مت سمجھو، البتہ معاصی اس کے راستے بند کر دیتی ہے۔

۱۴۵۹۴- یحیٰ کا قول ہے:
دنیا کے چھوڑنے سے قبل تم اسے چھوڑ دو، قبل از موت اللہ کو راضی کر لو۔ دنیا ہی میں قبر کی تیاری کر لو۔

۱۴۵۹۵- ابوحسن، ابوعباس کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
قیامت کے روز لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سکون حاصل ہوگا۔

۱۴۵۹۶- یحیٰ کا قول ہے:
باطن کے فاسد ہونے کے بعد ظاہر کے اچھا ہونا نفع مند نہیں ہے۔ کامیابی کا مدار حسن باطن پر ہے۔

۱۴۵۹۷- یحیٰ کا قول ہے:
اگر عقول ایمانی آنکھوں سے جنت کی نعمتوں کا نظارہ کر لیں تو نفوس انکی طرف شوق کی وجہ سے پگھلنا شروع ہو جائیں۔ اگر قلوب اللہ کی محبت کا ادراک کر لیں تو اسکی دہشت کی وجہ سے ارواح بدنوں سے اڑنے لگیں، مخلوق کو ان چیزوں کو ادرک سے دور رکھنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔

۱۴۵۹۸- یحیٰ کا قول ہے:
ریا کے ذریعہ علم کا حصول ناممکن اور حیاء کی وجہ سے اس کا عدم حصول ممنوع ہے۔

۱۴۵۹۹- محمد بن محمد، حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
دنیا طالب کیلئے امیر اور تارک کیلئے خادم ہے۔ دنیا طالب سے بھاگتی ہے۔ اور تارک کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ دنیا دار آخرۃ کے درمیان ایک پل کی مانند ہے لہٰذا تم تعمیر کئے بغیر اسے عبور کرو، پل پر محلات کی تعمیر نادانی ہے۔ دنیا نئی دلہن کی مانند ہے۔ زہر کے ذریعہ اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ آخرۃ دنیا کو طلاق دینے والے انسان کی زوجہ ہے۔ لہٰذا اے انسان دنیا کے بجائے آخرت کو یاد کر۔ دنیا کو صرف آخرۃ کے حصول کیلئے استعمال کر۔

۱۴۶۰۰- محمد، حسن، ابی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
تین چیزوں کے ذریعہ حصول مغفرت ممکن ہے۔ اللہ کی بات استفادہ کی نیت سے سنکر بلا چوں و چرا اسے تسلیم کرنا۔

۱۴۶۰۱- یحیٰ کا قول ہے: مقصد تخلیق کا نسیان کبر کی علامت ہے۔

۱۴۶۰۲- یحیٰ کا قول ہے:
رضاء الٰہی کو ترجیح دینا، خوف الٰہی اور مخالفت نفس تقویٰ کی علامت ہے۔

۱۴۶۰۳- ابوحسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول ہے۔
اے الٰہی اگر آپ مجھ سے اعراض کریں گے تو میں کلمہ شہادت کے ذریعہ آپ سے عافیت طلب کروں گا۔

۱۴۶۰۴- یحییٰ کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں عجز و انکساری کے ساتھ آپ کی پکڑ سے نجاۃ کا طالب ہوں۔

۱۴۶۰۵- تائب پر معاصی، زاہد پر غربت اور صدیق پر زوال ایمانی کے خوف کی وجہ سے گریہ طاری ہوتا ہے۔

۱۴۶۰۶- یحییٰ کا قول ہے:

دنیا کی فکر انسان کو اللہ اور اس کے دین سے غافل کرنے والی ہے۔

۱۴۶۰۷- یحییٰ کا قول ہے:

اے لوگو اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ عارفین کیلئے ہر شئی میں عبرت اور نصیحت ہے۔

۱۴۶۰۸- یحییٰ کا قول ہے:

یحییٰ دعاء کرتے ہوئے کہتے تھے الٰہی میرے اعمال کی حفاظت فرما اور میرے نفس کو دنیا کی لذت سے دور رکھ۔

۱۴۶۰۹- یحییٰ کا قول ہے:

محبت الٰہی کے عوض دنیا کا سودا کرنے والا انسان کتنا پاکیزہ انسان ہے۔

۱۴۶۱۰- یحییٰ کا قول ہے:

جنت مؤمن کی بڑی محبوب شئی ہے، وہ دنیا کے عوض اس کا سودا کرنے والا ہے۔

۱۴۶۱۱- یحییٰ کا قول ہے:

ایک بار ایک عارف نے میرے سامنے کہا میں نے بیس برس تک معرفت الٰہی کےحصول کیلئے جدوجہد کی۔ اے انسان نفس کو پہچان اس کے بعد ہی تجھے معرفت الٰہی حاصل ہوگی۔

۱۴۶۱۲- یحییٰ کا قول ہے:

مکھی کے پر کے برابر بھی دنیا کی اللہ کے نزدیک وقعت نہیں۔

۱۴۶۱۳- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن عثمانی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اے راہ آخرۃ و صدق اور اسباب عبادت وزر کے طالبین عقل کے بقدر ہی انسان کی عبادت میں حسن پیدا ہوتا ہے، انجام عمل سے بے خبر انسان بداعمالیوں سے مکمل احتراز بہت مشکل ہے۔ اے لوگو تم ایک مقصد عظیم کیلئے پیدا کئے گئے ہو، علم کا حصول صرف برائے عمل ہے۔ کیونکہ ثواب اسی پر مرتب ہوتا ہے۔ ورنہ تو علم انسان کیلئے روز قیامت وبال و حجت ہوگا۔ اے لوگو ترک دنیا کے بعد آخرۃ صدق قلب سے طلب کرو، ورنہ دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیگی۔ خوب سمجھ لو دنیا کی حقارت کے یقین کے بعد ہی عظمت الٰہی انسان کے قلب پر ثبت ہوتی ہے۔ ورنہ انسان ہمیشہ پریشان رہیگا، کبھی بھی اسے عبادت کی حلاوۃ نصیب نہیں ہوگی۔ نیز وہ زہد کی دولت سے بھی محروم رہیگا۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو، ظاہر کی تزین کے بجائے باطن کو مزین کرو،

۱۴۶۱۴- ابراہیم، محمد بن قارن رازی، کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

دنیا کی وجہ سے ہی امیدیں پوری نہیں ہوسکتی، کل روز قیامت ہم اپنے انجام سے لاعلم ہیں۔

۱۴۶۱۵- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عباس بن یوسف شکلی، محمد بن حسن علاء بلخی کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

فکر معاد کی وجہ سے فکر معاش سے غافل لوگ صالحین کے درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاد کو فکر معاش پر مقدم رکھنے والے لوگ فائزین کے درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاش کی وجہ سے فکر معاد سے غافل لوگ غافلین کے درجہ کے لوگ ہیں۔

۱۴۶۱۶-ابوحسن بن مقسم، ابوعباس بن حکویہ رازی، کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:
رغائب کی طرف دعوت دینے کے باوجود نفس کی بات مت قبول کر۔

۱۴۶۱۷-ابوحسن، ابوعباس کے سلسلۂ سند سے یحیی بن معاذ کا قول مروی ہے:
دنیا ہلاکت کا سمندر ہے، اس سے نجات کا راستہ فقط زہد ہے۔

۱۴۶۱۸-ابوحسن، ابوعباس کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
اے جہول وغافل انسان اگر تو لوح محفوظ میں اپنے بارے میں قلم کے جاری ہونے کی آواز سن لیتا تو خوشی کے مارے اپنے کو ختم کر دیتا

۱۴۶۱۹-یحیٰ کا قول ہے۔
اے باری تعالیٰ میں فقر سے آپ کی امان کا طالب ہوں۔

۱۴۶۲۰-یحیٰ کا قول ہے:
یا الٰہی میرے بڑے بڑے گناہ تیرے عفو کے سامنے ہیچ ہیں۔
اے باری تعالیٰ تیری محبت کی وجہ سے میرے گناہ معاف ہوں گے اور تیری ناراضگی کی وجہ سے میرے گناہ ساقط نہیں ہوں گے۔

۱۴۶۲۱-یحیٰ کا قول ہے:
دنیا کی حقیقت کی معرفت کے بعد ان کے قلوب غم کی وجہ سے پارہ پارہ ہو جائیں گے۔

۱۴۶۲۲-ابوبکر محمد بن احمد، عثمان، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے معاذ کا قول مروی ہے:
زہد کو حصول دنیا کے بجائے حصول آخرت کیلئے ذریعۂ کسب بناؤ۔ اہل دینا کے تعریف کرنے پر ان سے بے التفاقی اختیار کر۔

۱۴۶۲۳-یحیٰ کا قول ہے:
مخلوق کا اسباب اور عارف کا مسبب الاسباب سے تعلق ہوتا ہے۔ عارف عظمت الٰہی قدرت الٰہی اور رحمت الٰہی کو ملحوظ رکھ کر بات کرتا ہے۔

۱۴۶۲۴-حیاۃ کے قیدی کیلئے موت ذریعہ خلاصی ہے۔

۱۴۶۲۵-اے انسان دنیا کا مالک ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک وہ حقیر اور تیرے غیر مالک ہونے کے باوجود تیرے نزدیک وہ عظیم ہے۔

۱۴۶۲۶-یحیٰ سے وسوسہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا زاہد شخص وسوسہ کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۴۶۲۷-یحیٰ سے سوال کیا گیا ہے کہ دنیا سے عاری انسان کیسے دلجمی سے اللہ کی عبادت کر سکتا ہے؟ فرمایا زاہد انسان تقویٰ سے مضبوط اور ذکر الٰہی سے مشغول رہتا ہے۔ اسے دوسرے وقت کے کھانے کی فکر نہیں ہوتی۔ غیر اللہ سے تسکین قلب کے طالب کی پریشانی میں اضافہ ہی ہوگا۔

۱۴۶۲۸-ابوحسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے؛
عارفین کیلئے فقط یہ دو نعمتیں رجوع الی اللہ کے وقت معرفت الٰہی کا حصول، اور کثرت سے ذکر الٰہی میں مشغولیت بھی کافی تھیں۔

۱۴۶۲۹-یحیٰ کا قول ہے:
نرم و نازک جسم، دھکتا قلب، شوق دائمی اور ذکر لازمی عارف کی علامت ہے۔

۱۴۶۳۰- یحیٰ کا قول ہے:

عارف دائما تین چیزوں کی فکر میں ہوتا ہے۔ ۱۔اصلاح معاشرہ کی فکر،۲۔ دائمی طور پر ذکر الٰہی میں مشغولیت ،۳۔ طبیعت کی اعتبار سے صحیح اور قلب کے اعتبار سے مریض ہوتا ہے۔

۱۴۶۳۱- یحیٰ کا قول ہے:

معرفت کی وجہ سے دنیا و آخرت کو عارفین کیلئے اچھا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔آج وہ مجالس معرفت میں ذکر الٰہی اور کل جنت کے باغوں میں جام شراب کے نوش کرنے کے ساتھ تلذذ حاصل کرنے والے ہیں۔وہ شکر کی سواری پر سوار ہو کر عطا الٰہی تک پہنچنے والے ہیں۔

۱۴۶۳۲- محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن محمد بن مسعود بدشی کے سلسلۂ سند سے یحیی بن معاذ کا قول مروی ہے: عارف ذات الٰہی میں مشغولیت کی وجہ سے اشکال کے فخروں، عطایا کی مجالس اور بلاؤں کی مجالس میں اضدا د کی منازعت سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۴۶۳۳- یحیٰ کا قول ہے:

ذات الٰہی سے امید کی وابستگی سب سے بڑی شی ہے۔اور ذات الٰہی سے حسن ظن اصدق ظنون ہے۔

۱۴۶۳۴- محمد بن محمد بن عبیداللہ، احمد بن محمد مسعود کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

عبادت الٰہی کو پیشہ ،فقر کو مقصود ،عزلت کو شہوت ،آخرت کو ہمت ،طلب عیش کو مقصود،موت کو فکر اور زہد کو مقصد بنانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔ عارف اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر کرتا ہے۔خلوت میں معاصی کو یاد کرتا ہے۔ اللہ سے غربت کی شکایت کرتا ہے۔اور توبہ کے ذریعہ رحمت الٰہی کا طالب ہوتا ہے۔

۱۴۶۳۵- محمد بن محمد بن احمد بن مسعود بدشی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

غافل کی تین علامتیں ہیں ۱ ۔عمل کی طرف جلدی کرنا، ۲۔امید پر یقین نہ کرنا، ۳ ۔موت کی تیاری کرنا۔

۱۴۶۳۶- یحیٰ کا قول ہے:

قیامت کے روز تین شخص قابل رشک ہونگے ۔۱۔ گناہوں سے اجتناب کرنے والا ۲۔حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے والا ۳۔ قبل از موت موت کی تیاری کرنے والا۔

۱۴۶۳۷- یحیٰ کا قول ہے:

کلمہ شہادت انسان کو گناہ کے مقابلہ میں توحید کی طرف زیادہ دعوت دینے والا ہے۔

۱۴۶۳۸- محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے جس قدر انسان اللہ سے محبت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اس سے محبت کرتی ہے۔جس قدر انسان اللہ کی عظمت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اسکی عظمت کرتی ہے۔اور جس قدر انسان امر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اسی قدر مخلوق اسکے امر میں مشغول ہوتی ہے۔اور سکون قلب کے بقدر انسان کی زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔اور اطاعت الٰہی کے بقدر اسکی صدر (دل) میں خیر کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔

۱۴۶۳۹- ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، عبداللہ بن سہل کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

انسان کے خصم کا سمجھدار ہونا انسان کے سعادت مند ہونے کی علامت ہے۔لیکن میرا خصم (میرا نفس) بے وقوف ہے، کیونکہ اس نے جنت اور اسکی عظیم نعمتوں کا حقیر دینا سے سودا کر لیا ہے۔نیز فرمایا مخلوق سے استغناء اختیار کئے بغیر انسان نفس کو نہیں پہچان سکتا۔

۱۴۶۴۰- نیز فرمایا اے انسان مخلوق سے دوری کے بغیر خالق کی معرفت ناممکن ہے۔

۱۴۶۴۱- نیز انہی کا قول ہے:

تائب کو توبہ کے بعد بڑی قابل فخر فرحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۴۶۴۲- یحیی کا قول ہے:

اللہ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا اس کی محبت میں صادق ہے۔

۱۴۶۴۳- یحیٰ کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں آپ کی بزرگی، حاکمیت اور مالک الملک ہونے کا معترف ہوں، آپ ہی گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

۱۴۶۴۴- یحیٰ کا قول ہے:

دنیا میں اولیاء اللہ کو آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

۱۴۶۴۵- یحیٰ کا قول ہے:

اللہ کے وعدوں کے سننے کے بعد مؤمنوں کا یہ حال ہے، نا معلوم دیکھنے کے بعد کیا حال ہوگا۔

۱۴۶۴۶- ابوحسن بن محمد بن عمرو جرجانی، ابومحمد حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: لوگوں کے دہن دکانوں، ان کے لب تالوں اور ان کے دانت پنجوں کے مانند ہیں۔ انسان کے تکلم کے وقت اسکی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

۱۴۶۴۷- یحیٰ کا قول ہے:

اے انسان منجانب اللہ مجھے دار السلام کی طرف دعوت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دنیا کو ترجیح دینے سے تیری دنیا اور آخرت کو ترجیح دینے سے آخرت بنے گی۔

۱۴۶۴۸- یحیٰ کا قول ہے:

اے انسان دنیا بچھوں کے مانند ہے اگر اس کے نقصانات سے اجتناب کی کوشش نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔

۱۴۶۴۹- یحیٰ کا قول ہے دنیا لوگوں کیلئے زہر قاتل ہے۔ ادویات میں بقدر ضرورت اسکے شامل کرنے کی مانند تم اسے استعمال کرو۔

۱۴۶۵۰- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ نعماء الٰہیہ کے قیدی، اصفیاء کرم الٰہی کے مرھون اور اللہ کے محبین احسان الٰہی کے غلام ہیں، لہٰذا محبت کے غلام کبھی آزاد نہیں ہوں گے۔ کرم کے رھین کبھی رہنیت سے نہیں نکلیں گے۔ اور نعمت کے قیدی کبھی باہر نہیں آئینگے۔

۱۴۶۵۱- محمد بن حسین، محمد بن علی تھاوندی، موسیٰ ابن محمد کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

عارفین دنیا سے غیر مانوس۔ زاہدین دنیا میں اجنبی ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا اے انسان تو ایک فانی شئی کے عدم پر افسوس اور وجود پر خوشی کرتا ہے۔

۱۴۶۵۲- عبدالواحد بن بکر، احمد بن محمد علی بردعی کے سلسلۂ سند سے طاہر بن اسماعیل کا قول مروی ہے:

یحیٰ سے ذات الٰہی کی حقیقت کے متعلق سوال کیا گیا؟ جواب میں فرمایا اسکی حقیقت ''الہ واحد'' ہے۔ پھر ان سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تن تنہا تمام چیزوں کا مالک اور ان پر کامل طور پر قادر ہے۔

۱۴۶۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تم ذکر الٰہی نہ کرنے والے پر تعجب کرتے ہو، اور میں ذکر الٰہی کرنے والے پر ذکر الٰہی کے برداشت کرنے پر تعجب کرتا ہوں،

نیز یحیی کا قول ہے:، عارف کی دو خصلتیں ہیں اپنا حال کسی پر ظاہر نہ کرنا ۲۔ کسی کے بارے میں جستجو نہ کرنا۔

ا۔ ذکر الٰہی کے برداشت کرنے رضا بالقضاء، وعدہ پر اعتماد، عمل میں اخلاص مصیبت پر شکر اور معاصی سے توبہ عارف کی علامت ہے۔

۱۴۶۵۴- یحیٰ کا قول ہے:

ارواح میں روحانیت اور انفاس میں جولانیت پیدا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔:

۱۴۶۵۵- عثمان بن محمد، ابوحسن بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلہ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

عارفین ذکر کے فرش پر، شوق کی مجالس، مناجات کے باغات، ہیبت کے محلات میں مگن رہتے ہیں۔

اسماعیل بن معاذ نے مجھے یحیٰ بن معاذ کے اشعار سنائے، (۱) حبیب محبوب کی وجہ سے ہمیشہ خوش وخرم رہتا ہے۔ (۲) محبت پر ملامت کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔ میں محبت الٰہی کے شوق کی وجہ سے زندہ ہوں (۳) اور اسی کی وجہ سے میرا قیام وقعود ہے۔ (۴) محب کا نفس محبت کی وجہ سے خوش لیکن اسکا قلب مجروح ہوتا ہے۔ (۵) اور وہ محراب میں کھڑا ہو کر اللہ سے اپنی پراگندگی کی شکایت کرتا ہے۔

۱۴۶۵۶- محمد بن حسین، عبدالواحد بن بکر، احمد بن ابی طلحہ، محمد بن احمد جرجانی، ابن کمال جریانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ یحیٰ بن معاذ نے ایک بار رقیس کے بارے میں یہ اشعار کہے (۱) اے باری تعالیٰ ہم تیری پوشیدہ حقیقت پر رقص کی وجہ سے زمین کو دق کر دیا۔ (۲) تیری محبت میں مگن شخص کیلئے رقص کرنا برا نہیں ہے۔

۱۴۶۵۷- حسن بن علویہ کا قول مروی ہے:

یحیٰ بن معاذ نے ایک بچہ کو پھولوں کے مرجھائے ہوئے گلدستہ کو پانی دیتے ہوئے دیکھکر اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہا لوگوں کے پانی نہ دینے کی وجہ سے وہ خشک ہو گیا، اب گویا وہ متواضع بنکر مجھ سے پانی طلب کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے اس پر رحم آ گیا۔ لیکن یہی شخص والد اور بھائی کی طرف سے دعوت کے باوجود دنیا قبول نہیں کرتا تھا، اسی پر اسکے بھائی نے حسب ذیل اشعار کہے۔

(۱) مرجھائی ہوئی ٹہنی پر رحم کھانے والے بھائی، یحیٰ نے اسکے طرف سے جواب میں ایک شعر کہا۔ میرا بھائی میرے نفس کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے، جبکہ اس بارے میں میں اس کے مخالف ہوں۔ نیز یحیٰ کے اشعار ہیں۔ (۱) میں اپنی بیماری میں لاغر ہو گیا۔ (۲) جب انسان کی بیماری کی شفاء محبت الٰہی میں ہو تو اس کے علاوہ کون اس کا علاج کر سکتا ہے۔ (۳) میں تمام چیزوں کے عوض صرف اللہ پر راضی ہوں۔ (۴) اللہ امید سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔ (۵) ظاہر باطن میں میرا قلبی میلان اللہ ہی کیطرف ہے۔ اے قدیم زمانہ سے احسان کرنے والی ذات، (۶) اے لوگوں کے الہٰ آپ مجھے بھولنے والے نہیں ہیں۔ اے ذوالجلال وذوالمحال عزیز الشان محمود الفعال ذات (۷) میں تجھ سے سوال کرنے سے خوش ہوتا ہوں۔ (۸) اے عزیز وفیاض ذات مجھے نواز دے، آپ کے علاوہ کون میرا خیال کرے گا۔ (۹) میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ سے ہی مغفرت کا امیدوار ہوں (۱۰) اے انسان مخلوق کے بجائے خالق کی طرف توجہ کر، صدق واخلاص کی دولت کے ساتھ دنیا کو خیر باد کہہ (۱۱) قیامت کے روز میں آپ کی کرم نوازی کا طالب ہوں۔

۱۴۶۵۸- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: اے انسان اپنے عزیز واقارب کی دعاؤں اور وزنی نامہ اعمال لے کر دنیا سے کوچ کر۔

۱۴۶۶۹- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن سہل کے سلسلہ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

صدور میں قلوب جوش مارنے والی ھانڈیوں کی مانند ہیں۔ انسان کی زبان سے اسکی قلبی کیفیت واضح ہو جاتی ہے۔

۱۴۶۶۰- یحیٰ کا قول ہے:

فقراء حصار الہی میں بند ہونے کی وجہ سے اغنیاء سے پیچھے ہوتے۔

۱۴۶۶۱- یحیٰ کا قول ہے:

غیر اللہ سے رزق کا طالب مخلوق کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

۱۴۶۶۲- یحیٰ کا قول ہے:

اے انسان مخلوق کے بابت حسن ظن اور اپنے بابت سوء ظن سے کام لے۔

۱۴۶۶۳- یحیٰ کا قول ہے:

ابن سماک کہتے ہیں کہ آخرت میں عذاب دوزخ سے نجات ہی میرے لئے کافی ہے۔

۱۴۶۶۴- یحیٰ کا قول ہے:

اہل دنیا کلام اور اہل آخرت معانی کی لذت کے طالب ہیں۔

۱۴۶۶۵- عثمان بن محمد عثمانی، حسن بن ابی حسن بصری، علی بن جعفر احمد کاتب کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے: اہل آخرت سات درجوں کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔(۱) توبہ کے ذریعہ معاصی سے پاک ہوجاتے ہیں، (۲) زہد کے ذریعہ دنیا سے دور ہوجاتے ہیں، (۳) رضاء الہی حاصل کر کے عبدیت کا مقام حاصل کر لیتے ہیں، (۴) خوف الہی کے ذریعہ عذاب دوزخ سے محفوظ ہوجاتے ہیں، (۵) شوق کے ذریعہ جنت حاصل کر لیتے ہیں، (۶) محبت الہیٰ کے ذریعہ جنت کی نعمتوں کا ادراک کر لیتے ہیں، (۷) محبت الہی کے ذریعہ تعلق مع اللہ قائم کر لیتے ہیں۔

۱۴۶۶۶- عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن زہری بصری کے ذریعہ یحیی کا قول مروی ہے: دنیا اللہ کا خزانہ ہے، اسکی کوئی شی مبغوض نہیں ہے، بلکہ بحکم قرآنی دنیا کی ہر شئی (پتھر، مٹی اور درخت) تسبیح الہی میں مشغول ہے لہٰذا اطاعت الہی میں مشغول شئی قابل مذمت نہیں ہے۔

۱۴۶۶۷- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، عبداللہ بن سہل رازی، کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: اے لوگو تم طمع دنیا کے ہوتے ہوئے عابد و زاہد نہیں بن سکتے، اگر تم زاہد و عابد بننا چاہتے ہو تو تمہیں حرص دنیا سے کلیۃً اجتناب کرنا ہوگا۔ خوب سمجھ لو ترک دنیا سب سے مشکل امر ہے اور اس میں نفس کا اپنا فائدہ ہے۔ اس کے ترک سے نفس زندہ اور عدم ترک سے نفس مردہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تم اسے اپنے قلوب سے نکال دو، اسکی برکت سے دنیا و آخرت میں تمہیں راحت و آرام نصیب ہوگا، اور دنیاوی و آخروی شرف کے حامل ہونگے۔ اے لوگو! قرآن تمہیں جنت کے ولیمہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ لہٰذا تارک دنیا جلد اسے حاصل کرنے والا ہے اور دنیا میں بھوک کے مطابق آخرت میں انسان کو اسکی لذت محسوس ہوگی۔ اے لوگو دنیا میں تم عبادت الہی اور اعمال صالحہ کرنے آئے ہوئے ہو، اور دنیا و آخرت کی نعمتیں جدا جدا ہیں لہٰذا تم جسے چاہو حاصل کر لو لیکن بیک وقت دونوں کا حصول ضدین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

اے لوگو! تمہارے قلب میں محبت الہی مخلوق کا اجتماع ناممکن ہونے کی وجہ سے ہے۔ دونوں میں سے ایک ہی ثبت ہوسکتی ہے اے لوگو صوم دائمی انسان کے نفس سے عجب کا قلعہ قمع کرنے والی شئی ہے۔ نیز دائمی عبادت کی بساط، زہر کی چابی اور ثمرات خیر کا مظہر ہے۔ مال، اہل اور اولاد سے کنارہ کشی کے بجائے اطاعت الہی اور آخرت کی دنیا پر ترجیح ترک دنیا ہے۔ اے لوگو! تم اس وقت ایک بڑی آزمائش میں ہو، اطاعت الہی سے تم خوش عیش رہوگے۔ ورنہ تمہاری دنیا و آخرت خراب ہوگی۔ دنیا فی نفسہ کوئی مذموم شئی نہیں ہے، جب تک دنیا میں انسان کے قلب سے باہر ہوگی تو فبہا ورنہ وہ قابل مذمت ہے۔

۱۴۶۶۸- ابوحسن بن محمد مقری، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
اے میرے ذکر کے پودے کو قائم کرنے، مجھے نجاۃ عطاء کرنے اور میری دنیا اچھی کرنے والی ذات، میں صمیم قلب سے آپ کی طرف متوجہ ہوں، میں ندامت کے ساتھ آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا معترف ہوں، اگر تو مجھے عطاء کرے گا تو میں اسے قبول کروں گا، اگر عطاء نہیں کرے گا تو پھر بھی میں آپ سے خوش ہوں گا، میں تیری پکار پر لبیک کہوں گا، الٰہی میری مراد پوری فرما، ورنہ میں آپ کی رضا پر ہوں۔

۱۴۶۶۹- یحیٰ کا قول ہے:
کثرت سے موت کو یاد کرنے والا تین چیزوں کے حصول کے بعد دنیا سے جائیگا۔ (۱) توبہ، (۲) قناعت، (۳) اشتغال فی العبادۃ۔ دنیا کا حریص تین عیوب کے ساتھ دنیا سے جائیگا۔ (۱) ناشکری، (۲) عدم قناعت، (۳) حصول دنیا کی فکر۔

۱۴۶۷۰- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر بغدادی، عبداللہ بن سہل کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
دنیا پر صبر اختیار کرنا آگ پر صبر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۶۷۱- یحیٰ کا قول ہے:
سخی کے فاجر ہونے اور بخیل کے نیک ہونے کے باوجود بھی قلوب سخی سے محبت اور بخیل سے بغض رکھتے ہیں۔

۱۴۶۷۲- یحیٰ کا قول ہے:
دنیا میں اکثر انسان حریص وفقیر ہیں، البتہ مؤمنین طلب جنت پر حریص اور مخلوق کے سامنے فقیر ہیں۔

۱۴۶۷۳- یحیٰ کا قول ہے:
بعض حکماء کہتے ہیں کہ تین خصلتوں سے عاری انسان صراط مستقیم کا عازم نہیں ہے۔ (۱) عدم شرک، (۲) عدم ریاء، (۳) عدم قناعت۔

۱۴۶۷۴- یحیٰ کا قول ہے:
موحد انسان کی زندگی لذیز ترین زندگی ہوتی ہے۔

۱۴۶۷۵- یحیٰ کا قول ہے:
بلا عمل فقط محبت الٰہی کا دعوی کرنے والا شخص غیر صادق ہے۔

۱۴۶۷۶- یحیٰ کا قول ہے:
صادق شدہ اور عاجزین حیرت کی حالت میں بات کرتے ہیں اول زاہدین اور ثانی عارفین کی صفت ہے۔

۱۴۶۷۷- یحیٰ کا قول ہے:
کبھی زاہد کو لوگوں کی بدحالی کے پیش نظر من جانب اللہ ان سے نرمی کا حکم دیا جاتا ہے۔

۱۴۶۷۸- یحیٰ کا قول ہے:
قلبی طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے والا انسان صرف سکون میں ہوتا ہے۔

۱۴۶۷۹- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلۂ سند سے ان کے بھائی یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:
دنیا آزمائش اور جنت تقویٰ کی بنیاد پر عطاء کی جائیگی، توبہ کرنے والوں کو مشق، زاہدین کو سیاست اور صدیقین کو اکرام کے طور پر بھوکا رکھا جاتا ہے۔ اور بھوک ایک کھانا ہے جس سے اللہ صدیقین کو شکم سیر کرتا ہے۔ کھانا سے لبریز معدہ حکمت سے عادی ہوتا ہے۔ جس خالی

بطن ہونے کی وجہ سے دشمنی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے والا انسان اشرف الناس ہے اور شکم سیری کی وجہ سے دولت کو دور کرنے والا انسان ابغض الناس ہے۔ غم آخرت شکم سیری اور خوف خدا معاصی کیلئے مانع ہے۔ اور امید فرائض کی ادائیگی کیلئے قوت بخش ہے۔ اور موت کو یاد کرنا انسان کیلئے زہد کا ذریعہ ہے۔ لیکن مذکورہ تمام کاموں میں نیت کی اصلاح ضروری ہے۔

۱۴۶۸۰- محمد بن محمد بن زید، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

خوف خدا تین چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱) دائمی فکر، (۲) جنت کا شوق، (۳) عذاب جہنم کی یاد۔

تقویٰ کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔

(۱) عزت نفس، (۲) یقین کی صحت، (۳) موت کی یاد۔

اور معفرت کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

(۱) حسن قبول، (۲) علم پر عمل، (۳) خیر خواہی۔

۱۴۶۸۱- تین شخصوں کا دوست بناؤ۔

(۱) اسکی وجہ سے انسان معاصی سے دور رہے (۲) اسکی وجہ سے انسان عیوب سے محفوظ رہے، (۳) اسکی وجہ سے تعلق مع اللہ پیدا ہو جائے۔

۱۴۶۸۲- آخرت میں تین خصلتوں کا مالک انسان ذی شرف ہوگا۔

(۱) دین کی وجہ سے تکالیف برداشت کرنے والا، (۲) نفس کو ذلیل کرنے والا، (۳) شہرت کو ناپسند کرنے والا۔

۱۴۶۸۳- یحییٰ کا قول ہے:

اخروی فائدہ تین چیزوں پر ہے۔

(۱) اطاعت الٰہی، (۲) اطاعت والدین، (۳) شیطان کی عدم پیروی۔

۱۴۶۸۴- تین خصلتوں کا مالک دین کا شہسوار ہے۔

(۱) زبان کا محافظ، (۲) اللہ کی رضاء کے مطابق بات کرنے والا، (۳) صدق سے کام لینے والا۔

تین چیزیں قابل سعادت ہیں۔

(۱) رونے والی آنکھ، (۲) جھکنے والی گردن، (۳) اور سننے والے کان۔

عبادت کی حلاوت تین شخصوں کو حاصل ہوتی ہے۔

(۱) کم کھانے والا، (۲) گوشہ نشین، (۳) قبر کی تیاری کرنے والا۔ آخرت کی راہ پر چلنے والا، انجام کی فکر کرنے والا اور دوزخ سے پناہ طلب کرنے والا انسان قابل رشک انسان ہے۔

۱۴۶۸۵- صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ:

مجھے تین چیزوں سے سرور حاصل ہوا۔ ذکر الٰہی، استغنیٰ اور اللہ کے وعدوں پر یقین۔

۱۴۶۸۶- تین اعمال کرنے والا انسان راہ راست پر ہے۔

(۱) ترک دنیا، (۲) قبر کی تیاری، (۳) قبل از موت اللہ کو راضی کرنا۔

۱۴۶۸۷- یحییٰ کا قول ہے!

تین انسان قابل تعجب ہیں۔

(۱) گمراہ عالم، (۲) دنیا کی ہوس رکھنے والا انسان، (۳) اپنی خواہشات کی چراگاہ میں چرنے والا انسان جسکی انتہاء موت ہے۔

تین چیزیں قابل فرحت ہیں۔ (۱) اللہ کا حضرت آدم کو ابلیس کی دشمنی سے باخبر کرنا، (۲) امت محمدیہ سے ہمارا تعلق، (۳) معرفت الٰہی۔

تین چیزیں قابل غم ہیں۔

(۱) گزشتہ گناہ، (۲) وقت کے ضیاع، (۳) روز قیامت اللہ کے سامنے پیشی۔

۱۴۶۸۸- محمد بن عبید اللہ، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

عوام، مریدین اور عارفین کے ساتھ عدم حسن سلوک کا مظاہرہ کرنے والا شخص صاحب حکمت نہیں ہے۔

۱۴۶۸۹- یحیٰ کا قول ہے:

خندہ رو فصیح اللسان شخص کی زبان سے کلام صحیح سب سے احسن شئی ہے۔

۱۴۶۹۰- یحیٰ کا قول ہے؛

درویاقوت اور دنانیر و دراہم کا تعلق مال سے ہے، موعظت میں میرا کلام دراہم، صفات میں دنانیز اور معرفت میں یاقوت کے مانند ہے۔

۱۴۶۹۱- ابوحسن محمد بن عبداللہ بن عمرو، حسن بن علویہ، یحیٰ بن معاذ، علی بن محمد طنافسی یحیٰ بن آدم، ابن مبارک، حیوۃ بن شریح، بکر بن عمرو، عبداللہ بن ہبیرۃ، ابوغیم کے سلسلۂ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اگر تم اللہ پر توکل کرو تو وہ تمہیں صبح کو خالی بطن نکل کر شام کو شکم سیر ہو کر آنے والے پرندہ کی طرح رزق دے۔[۱]

۱۴۶۹۲- ابوبکر طلحی، عبید اللہ بن عثمان، ابوبکر بن ابی بکر شیبۂ عبداللہ بن نمیر، اسماعیل بن نفیع بن حارث کے سلسلۂ سند سے حضرت انس نے گذشتہ روایت کے مطابق قول رسول نقل کیا ہے۔

۱۴۶۹۳- محمد بن زید، حسن بن علویہ، یحیٰ بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابومعاویہ، اسماعیل بن نفیع، ابوداؤد کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: ہر غنی وفقیر قیامت کے روز بقدر کفایت دنیا میں رزق ملنے کی تمنا کرے گا۔[۲]

۱۴۶۹۴- ابوحسن محمد بن احمد جرجانی، حسن بن علویہ، یحیٰ بن معاذ، علی بن محمد، محمد بن فضیل ووکیع، سفیان، ضرارۃ بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے سعید بن جبیر کا قول مروی ہے:

توکل علی اللہ ایمان کی تکمیل ہے۔[۳]

۱۴۶۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، ضرار کے سلسلۂ سند سے گذشتہ قول کے مطابق سعید کا قول مروی ہے:

۱۴۶۹۶- ابوحسین، حسن بن علویہ، یحیٰ بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابومعاویہ، حجاج کے سلسلۂ سند سے مکحول کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:[۴]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۰/۱، والتوکل علی اللہ لابن ابی الدنیا ۵. وصحیح ابن حبان ۲۵۴۸. وکشف الخفا ۲۱۸/۲. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۹۹.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۴۰. والترغیب والترھیب ۱۷۰/۴. وفتح الباری ۲۵۷/۱۱.

۳۔ مجمع الزوائد ۵۶/۱.

۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۷/۶، ۴۵/۱۰. وتخریج الاحیاء ۲۶۵/۴. وکشف الخفاء ۳۱/۲.

چالیس روز تک صدق قلب سے عبادت کرنے والے انسان کی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔

۴۶۲ سعید بن العباس الرازی

۱۴۶۹۷-عبداللہ، اسحاق بن محمد زجاج، محمود بن فرج، ابو عثمان سعید بن عباس رازی کا قول ہے:

آپؒ کے حضرت ابوذر کو شیطان سے ڈرانے کی مانند تم بھی اس سے ڈرو۔ خوب سمجھ لو گمراہ لوگوں کا سردار شیطان ہے۔ اے لوگو تم اپنے قلب کے ذریعہ دوست و دشمن میں فرق کرو۔ اور اس سلسلہ میں اللہ سے مدد طلب کرو، کیونکہ جب دنیا تمام برائیوں کی بنیاد ہے۔ کیا تم نے کسی زاہد کو اللہ کی نافرمانی کرتے دیکھا ہے۔ دنیا، اہل دنیا اور اس کے محبین سے احتراز کر، کیونکہ محبّ دنیا اپنے زعم میں اللہ کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ تو خواہش پرست ہے۔

اے لوگو علماء وارثین انبیاء ہیں۔ آپؒ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو فضولیات سے اجتناب کی دعوت دی ہے۔ اور آپؒ کے زمانہ کے علماء عوام کے حرام سے اجتناب کیطرح حلال سے اجتناب کرتے تھے۔ خوب سمجھ لو عالم حق دنیا کا قلعہ قمع کرنے والے اور عالم سوءِ حق کا چراغ گل کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب چاہیں حالات بدل دیتے ہیں۔ اے لوگو! اطاعت الٰہی کے علاوہ کسی کی اطاعت مت کرو۔ کیونکہ ایسے لوگوں کیلئے دنیا و آخرۃ میں خسارہ ہے۔ اے لوگو سوچ سمجھ کر کسی کو امام بناؤ۔ اے لوگو! باب آخرت کھلا ہوا ہے۔ لہٰذا تم اس کے ذریعہ رحمت الٰہی تک پہنچ جاؤ، خوب سمجھ لو اللہ اور لوگوں کے درمیان اطاعت الٰہی تعلق پیدا کرنے والی شئی ہے۔ لہٰذا تم بلا اسکے اللہ تک نہیں پہنچ سکتے ہو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اولاد کیلئے بہت کچھ جمع کیا، لیکن وہ مال اولاد سب کچھ ختم ہو گیا، اے انسان تو دنیا، اس کے لباس اور اسکی عمدہ اشیاء میں رغبت کرنے والا ہے۔ خوب سمجھ لے اس حالت میں تیری ہلاکت یقینی ہے، گذشتہ نافرمان قوموں کے انجام پر غور کرو، عامل عالم بنو، کیونکہ علم و عمل دونوں ایسے ساتھی ہیں کہ ان میں سے ایک سے حصول نفع ناممکن ہے۔ تمہیں غم نہیں کہ جنت کو مشغول اور دوزخ کو شہوات سے ڈھانپا گیا ہے، آپ ہی کی پیروی کرو، اس کی برکت سے تم اللہ کے پیروی کرو، اسکی برکت سے تم اللہ کے ولی، اسکے رسول کے امین اور متقین کے امام بن جاؤ گے۔ رفعت کو تواضع اور شرف کو دین کے ذریعہ حاصل کرو، دنیا کو برائے آخرۃ ترک کرنے سے تمہیں دنیا و آخرت کا شرف حاصل ہوگا۔ کیونکہ بلا اسکے انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ طلب آخرۃ کیلئے نفس کو مشقت میں ڈالو، کیونکہ نفس کو پہچان کر برائے آخرۃ عمل کرنے والا انسان اصل عاقل ہوتا ہے۔

۱۴۶۹۸-عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس رازی صوفی کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

۱۴۶۹۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمود بن فرج، ابی محمود، ابو عثمان سعید بن عباس رازی، احمد بن عبداللہ بن نافع بن ثابت، ابی عبداللہ بن محمد بن عروۃ، ھشام بن عروۃ، فاطمہ کے سلسلۂ سند سے اسماء بنت ابی بکر کا قول مروی ہے:

حضرت زبیر نے مجھے حدیث نبویؐ سنائی کہ عرش سے زمین کی تہ تک رزق کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہر شخص کو اسکی ہمت کے مطابق رزق عطا کیا جاتا ہے۔[۱]

۱۴۷۰۰-ابی اسحاق بن محمود بن فرج، سعید بن عباس، حسن بن محمد طنافسی، ابن فضیل، ابان بن ابی عباس کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۷۹. والفوائد المجموعة ۷۶. وتنزیه الشریعة ۱/۱۲۹. واللآلی المصنوعة ۲/۴۸. والکامل لابن عدی ۴/۱۵۰۲. واتحاف السادة المتقین ۸/۱۷۳. وکنز العمال ۶۲۸.

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز دنیا کو مشکل کر کے اللہ کے سامنے لایا جائے گا، وہ دربار الٰہی میں عرض کریگی اے باری تعالیٰ مجھے ادنیٰ جنتی کے مساوی درجہ عطا کردے۔ اللہ فرمائیگا۔ تو اپنے اھل کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوجا۔[1]

۱۴۷۰۱-عبداللہ، اسحاق، محمود بن فرج، ابوعثمان سعید بن عباس، ابن کاسب، عبداللہ بن عبداللہ، زبیر بن حارث، عکرمہ، کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

- آپؐ نے متفاخرین کا کھانا کھانے سے منع فرمایا۔

(۴۶۳) حارث بن اسد محاسبی[2]

بزرگوں میں سے ایک مشاہدات کے مالک اور ہمدرد اور مددگار ابوعبداللہ الحارث بن اسد محاسبی بھی ہیں آپ رحمہ اللہ حق کے راستوں کے راہی اور آثار رسول کے متبع تھے۔ آپ کی تصانیف مدون اور لکھی ہوئی ہیں۔ آپ کے اقوال مشہور ہیں آپ کے احوال عمدہ اور قابل ذکر ہیں آپ علم اصول میں راسخ، فضولیات کے علم سے کنارہ کش گمراہوں کے لئے قامع اور مریدین کے لئے نصیحت خواہ تھے۔

کہا گیا ہے اہل عقل کا شیوہ اصول کو لینا فضول سے کنارہ کرنا اور رسول علیہ السلام کے طریقے کو اختیار کرنا ہے۔

۱۴۷۰۲-جعفر بن محمد خواص، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث محاسبی ہمارے ھاں تشریف لاتے، اور مجھے اپنے ساتھ لے جاتے، میں ان سے کہتا کہ آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر طرقات آفات اور شہوات کی طرف لے جا رہے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے ساتھ بے خطر چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ جاتا، یوں محسوس ہوتا ہے کہ راستہ ہمارے لئے فارغ کردیا گیا ہے، چنانچہ راستہ کے دائیں بائیں کوئی نہیں ہوتا، اور ہم اطمینان سے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔

۱۴۷۰۳- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

میں اکثر حارث سے کہا کرتا تھا آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر لوگوں کے سامنے لے جاتے ہو؟ وہ فرماتے اگر نصف مخلوق بھی میرے قریب آجائے تو پھر بھی مجھے ان سے انس حاصل نہیں ہوگا۔ اور دوسری نصف مخلوق مجھ سے دور ہوجائے تو پھر بھی مجھے ان سے حاصل نہیں ہوگا۔

۱۴۷۰۴-جعفر بن محمد، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے حارث کو شدید بھوکا دیکھ کر انہیں کھانے کی دعوت دی، اور میں انہیں اپنے چچا کے گھر لایا، ہم نے لذیز ترین کھانا ان کے خدمت میں پیش کیا، انہوں نے ایک لقمہ توڑ کر منہ کے قریب کیا، لیکن اسے کھایا نہیں اور وہ کھائے بغیر واپس چلے گئے، ہم نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا جب کوئی کھانا عنداللہ ناپسندیدہ ہوتا ہے تو میرا نفس خود بخود اسے قبول نہیں کرتا۔

۱۴۷۰۵- جعفر، ابوحسن، کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث وراثۃً مالدار ہونے کے باوجود دنیا سے خالی ہاتھ واپس گئے۔

۱۴۷۰۶- ابوحسن بن مقسم، کے سلسلۂ سند سے ابوعلی بن خیران کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار حارث کو اپنے والد کو کہتے سنا کہ اپنی بیوی کو غیر دیندار ہونے کی وجہ سے طلاق دے دے۔

۱۔ الترغیب والترھیب ۱/۵۵. وکنز العمال ۶۳۳۰. ۶۳۳۱

۲۔ طبقات الصوفیة ۵۶. وطبقات الشعرانی ۱/۸۷. وطبقات الشافعیة ۲/۳۷. ووفیات الاعیان ۱/۱۵۷. وصفة الصفوة ۲/۲۰۷. وتاریخ بغداد ۸/۲۱۱. والمیزان ۱/۲۱۸. وسیر النبلاء ۸/۲/۱۷۱. وطبقات الاولیاء صفحة ۱۷۵.

۱۴۷۰۷- ابوحسن بن مقسم، محمد بن اسحاق بن امام کے سلسلۂ سند سے ان کا قول مروی ہے:

میں نے حارث بن اسد محاسبی سے خیر الرزق کی تفسیر معلوم کی، انہوں نے فرمایا بلا اهتمام یومیہ روزینہ مل جانا خیر الرزق ہے۔

۱۴۷۰۸- جعفر بن محمد خواص، ابوعلی حسین بن یحیٰی بن زکریا فقیہ، ابوحسن بن مسروق، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:

تین باتیں بہت عمدہ ہیں۔(۱) حسن صیانت، (۲) حسن قول، (۳) حسن امانتداری۔

۱۴۷۰۹- جعفر، ابوطاہر محمد بن ابراہیم، ابوعثمان بلدی کے سلسلۂ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:

علم سے خوف خدا، زہد سے راحت اور معرفت سے انابت الی اللہ پیدا ہوتی ہے۔

۱۴۷۱۰- حارث کا قول ہے:

باطنی طور پر مخلص و مراقب انسان کو بحکم قرآن ظاہری طور پر مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین کیا جاتا ہے۔

۱۴۷۱۱- ابوجعفر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

واجب کو ضائع کر کے تقویٰ طلب کرنا انسان کیلئے غیر مناسب ہے۔

۱۴۷۱۲- حارث کا قول ہے:

اے انسان جب تو اللہ کی نداء نہیں سنتا تو اسکے داعی کی ندا کیسے سنے گا غیر اللہ سے غنا طلب کرنے والا تقدیر الٰہی سے جاھل رہنے والا ہے۔

۱۴۷۱۳- ظالم لوگوں کی تعریف کے باوجود نادم اور مظلوم لوگوں کی مذمت کے باوجود سالم ہوتا ہے۔ قانع بھوک کی باوجود غنی اور طامع مال کے باوجود فقیر ہے۔

۱۴۷۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد، کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

طاعت کی بنیاد ورع، ورع کی بنیاد تقویٰ، تقویٰ کی بنیاد محاسبہ نفس، محاسبۂ نفس کی بنیاد خوف و رجاء، خوف و رجاء کی بنیاد وعد و وعید کی معرفت اور وعد و وعید کی معرفت کی بنیاد عظیم جزا ہے۔ اور مذکورہ تمام چیزیں تفکر و عبرت سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۴۷۱۵- ابوبکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

محبت کی بنیاد اطاعت الٰہی ہے، کیونکہ محبت الٰہی کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ابتداء بندوں میں اطاعت کا جذبہ پیدا فرماتے ہیں، جب وہ اطاعت کرتے کرتے بلند مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو انہیں معرفت عطاء فرماتے ہیں۔ اور یہ چیز قلب و زبان سے ذکر پر مداومت اور مخلوق سے کلیتہً لاتعلق ہو کر خالق سے شدت انس کی بناء پر پیدا ہوتی ہے۔

حارث کا قول ہے: محبت الٰہی شدت شوق کا نام ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ شوق کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک قلب کے دولت اجتماع کیلئے منتظر رہنے کا نام شوق ہے۔ بعض کے نزدیک روشن چراغ کا نام شوق ہے۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ شوق محبت الٰہی کا قلب میں کیا وزن ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا اس کی وجہ سے قلب کی کدورات ختم ہو جاتی ہیں۔ مضر قاری سے سوال کیا گیا ہے کہ شوق محبت میں سے کونسا اولیٰ ہے انہوں نے فرمایا میں نے خود اسکی معرفت کیلئے بہت کوشش کی، لیکن میں اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ عبدالعزیز بن عبداللہ نے اس بارے میں درج ذیل اشعار کہے ہیں۔

(۱) خوف و غم کا پیدا ہونا عاصی کے زیادہ مناسب ہے۔

(۲) محبت الٰہی مطیع کی اطاعت میں حسن پیدا کرتی ہے۔

(۳) اشرف کیلئے شوق زیادہ مناسب ہے۔

بعض کا قول ہے: محبت الٰہی محبین کے ابدان پر شواہد والفاظ سے معلوم کی جاتی ہے۔ لہٰذا محبت الٰہی کیوجہ سے ابتداء میں قلب روشن ہوتا ہے۔ اس کے بعد خلوۃ کی لذت حاصل ہوتی ہے، بعدازاں معرفت الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۴۷۱۶- ابو محمد کا قول ہے:

اللہ نے بذریعہ وحی حضرت داؤد سے فرمایا اے داؤد لوگوں میں روحانیت مجھے پسند ہے، کیونکہ صاحب روحانیت انسان غم سے محفوظ رہتا ہے، اور میں اسکے قلب کا چراغ بن جاتا ہوں۔ اے داؤد رزق کا فکر مت کرو، ورنہ تیری روحانیت کم ہو جائیگی، اے داؤد تم میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود میرے بابت سوءظن رکھتے ہو، اے داؤد میں تمہیں ساتویں زمین کی تہ پر چلنے والا کیڑا دیکھا سکتا ہوں اے داؤد میری عبودیت کے اقرار سے تمہارے اجر میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اے داؤد مصائب پر صبر کرنے سے میری مدد تمہیں حاصل ہوگی، اے داؤد شراب خور کو شراب خوری سے روکنے کی وجہ سے تم پر کبھی غم وفاقہ نہیں آئیگا۔ اے داؤد موت کے بعد میں اپنے محبوب کو جنت میں داخل کروں گا۔

۱۴۷۱۷- ابوبکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

مصائب پر صبر سے کام لیتا اور اخلاص اختیار کرنا میرے مخلص محبین کی علامت ہے۔

بعض علماء کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا دین پر عمل کرنے اور میری رضاء کے خاطر مصائب برداشت کرنے والوں کا روز قیامت میرے پڑوس میں آنے کے بعد کیا حال ہوگا، جبکہ اس وقت میں انہیں اپنے دیدار سے بھی نوازوں گا، اسوقت انہیں سرور عظیم حاصل ہوگا، اے میرے پیغمبر کیا میں ان کے اعمال بھول جاؤں گا، جبکہ دنیا میں میری فیاضی سے میرے نافرمان بھی فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ گناہ کرنے کے بعد میری مغفرت سے مایوس ہونے والے انسان سے میں سخت ناراض ہوں، اگر دنیا میں میرا عذاب نازل ہوتا تو سب سے پہلے ان ہی لوگوں پر نازل ہوتا۔ اگر وہ نافرمانوں کے ساتھ میری کرم نوازی کا مظاہرہ کر لیتے تو وہ یقیناً ایسا نہ کرتے، اور اگر وہ اس پر غور کرتے کہ آخرۃ میں جنت کے ایک محل کے بارے میں نافرمانی کے باوجود عفو کی امید رکھنے والے انسان کیلئے اعلان کیا جائیگا تو پھر بھی ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔

۱۴۷۱۸- بعض ثقہ لوگوں کا قول مروی ہے:

ایک روز حسن نے اپنے بھائیوں کو مجلس کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا تمہاری مجالس سے اللہ کی مجالس عمدہ اور تمہاری باتوں سے ذکر الٰہی زیادہ شفایاب ہے۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ نے ابراہیم خلیل اللہ سے فرمایا اگر تمہارا قلب میرے غیر کے ذکر میں مشغول ہوگا۔ تو میں تم پر نظر کرم نہیں کروں گا، یاد رکھو میرا ذاکر نا دوزخ سے محفوظ رہیگا، اور جنت میں داخل ہوگا۔ یہ میری طرف سے ان کے حق میں سب سے بڑا اشرف اور نعمت ہے۔

۱۴۷۱۹- ابراہیم بن ادہم کا قول ہے: اگر لوگ محبت الٰہی کی لذت کا ادراک کر لیں تو ان کے خورد و نوش میں کمی واقع ہو جائے۔ کیونکہ فرشتے ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کی وجہ سے دنیاوی چیزوں سے مستغنی ہیں۔

۱۴۷۲۰- محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے عتبۃ الغلام کا قول مروی ہے:

عارف باللہ اللہ سے محبت اور محب اللہ اسکی اطاعت کرتا ہے، اور آخرت میں اللہ سے اکراماً اپنے پڑوس سے نوازے گا، اور ایسے شخص کیلئے عظیم خوشخبری ہے، اور محب صادق کا قلبی روشنی کے ساتھ ساتھ جسماً کمزور ہوتا ہے، کیونکہ قلیل محبت سے بھی انسان لاغر ہو جاتا

ہے۔ اور محبت الٰہی کے شائق انسان کو اللہ تعالیٰ چار چیزوں میں سے ایک چیز سے ضرور نوازتے ہیں۔ (۱) اسے اپنی اطاعت میں مشغول کر کے کامیاب کرتا رہتا ہے۔ (۲) معاصی سے اس کی حفاظت کرتا ہے (۳) اسے اپنی حقیقت کا ادراک عطا کر کے محبین کا درجہ عطا کرتا ہے۔ آخرت میں اسے دوزخ سے محفوظ رکھے گا اور بحکم قرآنی دوزخ سے محفوظ رہنے والے انسان کے لئے دخول جنت لازمی ہے محبت الٰہی میں داخل ہونے والے شخص کے لئے تمام اقارب کو چھوڑ کر اللہ سے مناجات ضروری ہے۔ جیسا کہ ابن ادہم نے اپنے بھائی سے فرمایا کہ اگر اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق محبت قائم کرنا چاہتے ہو تو دنیا و آخرت کی فکر چھوڑ دو اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ پھر اللہ کی عنایات و رحمتوں کی تم پر بارش ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے فرمایا میرے کان، زبان، ناک اور آنکھ سے کام لینے والا انسان ہی مجھ سے محبت کرتا ہے پھر وہ میرے غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا وہ شب و روز بیدار رہتا ہے۔ اے یحییٰ پھر میں اس کے قلب کا جلیس، اس کی امیدوں کی انتہاء بن جاتا ہوں اور روز بروز اسے نوازتا رہتا ہوں۔ مجھے میری عزت وجلال کی قسم روز قیامت میں اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نبی اور مرسلین بھی اس پر رشک کریں گے۔ پھر اعلان ہوگا کہ یہ فلاں بن فلاں اللہ کا ولی اور اس کی مخلوق کا بہترین انسان ہے بعد ازاں میں اسے اپنے دیدار سے نوازوں گا اور میں اعلان کروں گا آج تمہارے لئے دنیا کا عدم حصول اور کسی کی دشمنی نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۴۷۲۱۔ حسین بن احمد شامی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا قول مروی ہے، میں نے تورات میں پڑھا ہے نیک لوگوں کو قیامت کے دن دیدار الٰہی سے نوازا جائے گا اس وقت حضرت داؤد اپنے مخصوص انداز میں زبور کی تلاوت فرمائیں گے جس سے تمام اہل جنت محظوظ ہوں گے، ایک عابد کے اشعار ہیں اے لوگو مناجات الٰہی میں زندگی بسر کرو (۲) اے لوگو تمام غموں کے بجائے غم آخرت اپناؤ (۳) اے لوگو زہد کے ذریعہ تم دنیا و آخرت میں بادشاہ بن سکتے ہو (۴) جہاں پر تمہارے شکر کے مطابق اللہ تمہیں درجات عطا کرے گا۔ (۵) اس روز محبت الٰہی کے بقدر ہی تمہیں قرب الٰہی حاصل ہوگا۔

میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا کہ انسان کس عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ جواب میں انہوں نے ابن حسین کے حوالے سے سلیمان دارانی کا قول نقل کیا کہ: قلب کا ہمہ تن اللہ کیطرف متوجہ ہونا اخلاص کی دلیل ہے، اور اس طرح قلیل عمل بھی منجانب اللہ قابل قبول ہوتا ہے، جیسا کہ قول علی ہے، متقی انسان کا دائمی قلیل عمل بھی عند اللہ قابل قبول ہے۔ نیز اللہ قیامت کے روز ایک ولی سے فرمائیگا اے میرے بندے تم نے دنیا میں قیامت کے روز حصول راحت وعزت کی خاطر زہد اختیار کیا تھا، لہٰذا آج میں تجھے اس نعمت سے نوازوں گا۔ پھر میں نے ان سے محبین، مشتقین اور متوکلین کے زہد کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا مشتبہ چیزوں سے اجتناب متقین اور حرام چیزوں سے اجتناب خائفین اور مضطرب سے اجتناب متوکلین کا زہد ہے، البتہ محبین کے زہد کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں۔

(۱) حلال وحرام تمام چیزوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے، (۲) جنت سے زہد محبین کا زہد ہے، کیونکہ اللہ کے نزدیک دنیا کی تو کوئی وقعت ہی نہیں ہے، (۳) ذکر الٰہی سے غافل انسانوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے۔

۱۴۷۲۲۔ محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابو عباس بن مسروق، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:
اللہ کی بات کو نا سمجھنے والا علماء کی بات بھی نہیں سمجھ سکتا، اور ایسا انسان ہلاکت کے دھانہ جا گرتا ہے، پھر اس کیلئے نیکی اور بدی میں تمیز ختم ہو جاتی ہے، آخر کار اس کا نفس اس پر غالب آجاتا ہے جس کی وجہ سے اسکا ایمان ویقین کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۴۷۲۳۔ محمد بن احمد، عثمان کے سلسلہ سند سے ابو عباس بن مسروق کا قول مروی ہے:
حارث بن اسد سے زہد کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا دنیا اسکی لذات اور اسکی شہوات سے نفس کو پھیر کر اللہ اور اسکی

رضاء کیطرف ہمہ تن توجہ کر لینے کا نام زہد ہے۔ ایسا زاہد بلا مال غنی اور بلا خاندان عزیز بن جاتا ہے، اور اسکے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ زہد کے بھی مختلف درجات ہیں؟ فرمایا عقل کی صحت اور قلب کی پاکیزگی کے بقدر زہد کے مختلف درجات ہیں، اور ہر انسان کا زہد اسکی معرفت، اور اسکی معرفت اسکی عقل اور اسکی عقل اسکی قوت ایمانی کے مطابق ہوتی ہے، پھر ان سے صادق کی تعریف پوچھی گئی؟ فرمایا حق بات کہنا تمام عیوب سے قلب کا پاک ہونا اور فکر آخرۃ کا ہونا صادق کی علامت ہے۔

۱۴۷۲۴- محمد، احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے والا انسان ظاہراً اہلِ دنیا اور باطناً اولیاء اللہ کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ اس کی تمام تر توجہ اللہ کی طرف ہوتی ہے جسکی برکت سے اسکی زندگی عمدہ اور اس کا قلب گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور اس کا یقین اِتنا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر وہ صرف اللہ ہی کو مختار کل سمجھتا ہے۔ اور تمام لوگوں کی ناراضگی کے باوجود بھی اللہ کو راضی کرتا ہے۔ فرمایا قلب کے کبر کو زائل کرنے اور اسمیں تواضع پیدا کرنے والی عظمت استحضار ہے، اور قلب کا غمگین ہونا شہوات کیلئے سب سے بڑا قاطع ہے۔ عبرت حاصل کرنا اور آخرت پر نظر رکھنا سب سے زیادہ دنیا سے قلب کو پھیرنے والا ہے۔ اور قرآنی آیات وہ دلائل میں غور کرنا قلب میں ہیجانی کیفیت پیدا کرنے والا۔ اور علو درجات کے حصول کی خاطر مصائب برداشت کرنے پر رحمٰن کی محبت قلب کو امادہ کرنے والی ہے۔ شوق الٰہی قرب الٰہی عابدین کے قلب کیلئے سب سے عمدہ شئی ہے۔ لہٰذا غم انسانی قلب کو مشغول کرنے والا اور محبت وشوق اس کو اللہ کی طرف پھیرنے والے ہیں۔

۱۴۷۲۵- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن عثمانی، احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

زاہد انسان زہد کی وجہ سے رضاء الٰہی کو حاصل کر لیتا ہے پھر اللہ کی نزدیک بڑی شئی اس کی نظر میں بھی بڑی اور چھوٹی اسکی نظر میں بھی چھوٹی بن جاتی ہے۔ اللہ کا دوست اس کا دوست اور اللہ کا دشمن اس کا دشمن بن جاتا ہے۔

۱۴۷۲۶- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابوعثمان بلدی کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

علم کے ذریعہ خوف الٰہی، زہد کے ذریعہ راحت اور معرفت کے ذریعہ انابت الی اللہ پیدا ہوتی ہے، آخرۃ کو دنیا پر مقدم رکھنے والے امت محمدیہ کے بہترین افراد ہیں۔ مراقبہ اور اخلاص سے باطن کو صحیح کرنے والے ظاہر کو اللہ، مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین فرما دیتا ہے اصلاح باطن کیلئے کوشش کرنے والے کے ظاہر کی بھی اللہ اصلاح فرما دیتے ہیں۔ اور پھر اس شخص کو بحکم قرآنی منجانب اللہ ہدایت سے نوازا جاتا ہے۔

۱۴۷۲۷- محمد بن احمد، عثمان بن عثمانی، کے سلسلہ سند سے احمد بن محمد بن مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ آپ نفس کا محاسبہ کیسے کرتے ہیں۔ فرمایا عقل کے ذریعہ نفس کو معاصی کے ارتکاب سے باز رکھتا ہوں، اور نفس کے محاسبہ سے بصیرۃ، عقل اور معرفت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان محاسبہ نفس سے کب عاجز آ جاتا ہے؟ فرمایا شہوۃ وخواہش کے غلبہ کے وقت، کیوں کہ شہوۃ وخواہش عقل، علم اور معرفت کو زائل کرنے والی ہیں، پھر ان سے سوال کیا گیا ہے کہ صدق کب پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا جب یہ انسان سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر بات کو دیکھ اور سن رہا ہے، پھر ان سے شکر کی تعریف پوچھی گئی؟ فرمایا جب انسان کا یقین یہ بن جاتا ہے کہ مجھ سمیت تمام مخلوقات کو صرف اللہ نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ پھر ان سے صبر کا بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا عبادت الٰہی پر مصائب برداشت کرنے کا کام صبر ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام رضاء تک کیسے پہنچتا ہے؟ فرمایا جب انسان قلب سے عدالت الٰہی کو تسلیم کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ میرے لئے مجھ سے بہتر سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اس وقت انسان قلبی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور پھر انسان قلبی طور پر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے عدل کے مساوی کسی کا عدل نہیں ہے۔

۱۴۷۲۸- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرے اختیار میں کچھ نہیں ہے، اور تو رضاء الٰہی کے ذریعہ ہی کچھ حاصل کرسکتا ہے۔ اور تقویٰ کے ذریعہ شرور سے تیری حفاظت ہوگی، اور تو خود سے صالح اور فاسد نہیں بن سکتا ہے، تیری طبیعت سیۂ تیری دشمن اور طبیعت حسنہ تیری دوست ہے۔ لہٰذا تو اپنے دشمنوں کا دوستوں، غضب کا حلم، عفلت کا تفکر اور سہو کا بیداری کے ذریعہ علاج کر۔ اے انسان تواضع اختیار کر۔ تواضع کے مختلف درجات ہیں۔ دل و جان سے تمام مخلوق کو اپنے سے افضل سمجھ، اور اهل خیر سے برکت کے طور پر دعاؤں کی درخواست کرنا تواضع اہے۔ قلباً تواضع اختیار کرنا، اھل تعلق سے محبت کرنا، مخالفیں کی تحقیر نہ کرنا تواضع ہے۔ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونا تواضع ہے، جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے کہ سجدہ ریز انسان تکبر سے بری ہے۔

۱۴۷۲۹- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اے انسان میری بات غور سے سن ہم دنیا میں امتحان کے طور پر آئے ہیں، ہماری زندگی محدود زندگی ہے، ہر شخص کو دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ پھر اگر ہماری دنیاوی زندگی رضاء الٰہی کے مطابق گزری ہوگی تو ہمارے لئے جنت ورنہ دوزخ ہے۔ اس لئے دنیا میں قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزارو۔ اللہ اور اس کی احکام کو بجالاؤ، اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کرو، اللہ کو راضی کرو، پھر انشاء اللہ تمہاری دنیا وآخرۃ دونوں اچھی ہوگی۔

۱۴۷۳۰- محمد بن احمد، عثمان، احمد بن محمد مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ موت کو یاد کرنے والا مبتدی ہے یا عارف ہے، فرمایا مبتدی اور عارف دونوں ہے، کیونکہ اولا انسان موت کو قلب سے یاد کرتا ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ انجام کے خوف سے گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کے قلب سے شہوات کا خاتمہ ہوجاتا ہے، یہ انسان مبتدی کہلاتا ہے۔ اس کے بعد انسان موت کو حیاۃ پر ترجیح دیتا ہے، اور وہ اللہ سے ملاقات اور اس کے پڑوس میں قیام کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجاتا ہے، جیسا کہ شاعر کا قول ہے: نیک لوگ ایک طویل زمانہ سے لقاء الٰہی کے شائق ہیں، یہ شخص عارف کہلاتا ہے۔

۱۴۷۳۱- حارث سے سلیمان کا قول (کہ وصل کے بعد انسان واپس نہیں لوٹتا، اگر لوگ وصل حاصل کرلیتے تو وہ واپس نہ لوٹتے) کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا اس کے چند جواب ہیں

ا۔ سلیمان نے برائے ترغیب فرمایا تاکہ لوگ تعلق مع اللہ کی کوشش کریں اور گناہوں سے باز آجائیں۔

۲۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان عمل صالح تک، پہنچنے کے بعد گمراہی کی طرف واپس نہیں لوٹتا۔

۳۔ وصل کے بعد انسان قبر کی وحشت سے محفوظ رہتا ہے، اس سائل نے شب حارث کے پاس گزاری، صبح حارث نے فرمایا کہ گزشتہ شب خواب میں مجھے اس کا جواب بتایا گیا کہ اخلاص تک پہنچے والا انتقاص کی طرف نہیں لوٹتا۔

پھر ان سے سوال کیا گیا کہ مؤمنین پر من جانب اللہ آزمائش کا سبب کیا ہے؟ فرمایا مخلطین پر غضب الٰہی، مبتدئین پر ترک معاصی اور عارفین پر اختیارات کیلئے آزمائش آتی ہے۔ پھر ان سے قرآنی آیت ولنبلو نکم حتیٰ نعلم المجا ھدین منکم والصا برین ونبلو اخبا رکم میں حتیٰ نعلم کے بارے میں پوچھا کہ کیا اللہ کو علم نہیں ہے؟ فرمایا یہ لوگوں کے اعتبار سے ہے۔ بعض کا قول ہے: اللہ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو بذریعہ وحی بتایا کہ اے میرے نبی میری راہ میں عمل کر کے تکالیف برداشت کرنے والوں کے اعمال کو کیا میں ضائع کردوں گا، کیا میں انہیں بھول جاونگا، حالانکہ معتدین کو بھی میرا فضل شامل حال ہے، کیا صالحین کو میرا فضل شامل حال نہیں ہوگا۔

۱۴۷۳۲- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن عثمانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث سے مراقبہ کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا مراقبہ کے تین سبب (۱) خوف الٰہی (۲) حیاء (۳) محبت۔ غلبہ حال کی وجہ سے مراقبہ کا سبب خوف ہے۔ شدت تواضع کی بناء پر مراقبہ کا سبب حیاء ہے۔ شدت سرور، غلبہ نشاط کی بناء پر مراقبہ کا سبب محبت الٰہی ہے اے انسان یقین کامل قلب کیلئے، ہموم دنیا سے راحت کا، حسن ادب عالم کیلئے زینت اور جاہل کیلئے ستر کا ذریعہ ہے۔ امیدیں ختم کرنے والا انسان موت سے اور موت سے ڈرنے والا انسان شوق کو قطع کرنے والا ہے۔ اے انسان بیداری کو واعظ، ثابت قدمی کو وکیل، حذر کو بیداری، معرفت کو دلیل اور، علم کو قائد، صبر کو زمام اور خوف خدا کو مددگار بنا۔ خوف خدا نجاۃ و سلامتی، صبر رغبت و رہبت اور گزشتہ گناہوں کی کثرۃ سے یادگیری شدۃ غم اور طول حزن کا ذریعہ ہیں۔

۱۴۷۳۳- جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حارث سے کہا کہ میرے لئے علم پر عمل کرنا مشکل ہے۔، انہوں نے فرمایا عدم الٰہی اس کا سبب ہے اور ایسا علم روز قیامت تمہارے خلاف حجت ہوگا، کیونکہ عالم ہونے کے باوجود تمہارا یہ حال ہے، ایسا عالم قلیل فانی کو عظیم باقی پر اور عذاب کو نجاۃ پر ترجیح دینے والا ہے، نیز وہ دوزخ کی راہ پر چلنے والا ہے۔ پھر میں نے ان سے کافی اور ایذاء رسانی پر عدم حلم کا سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا اس کا سبب غصہ پر عدم قابو ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا کیونکہ تمہارے نزدیک حلم ذلت کا نام ہے۔ پھر میں نے ان سے غصہ کے علاج کے بابت سوال کیا؟ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ صبر کیسے پیدا ہوتا ہے، فرمایا حلم کو عزت و زینت اور بے وقوفی کو ذلت وعیب سمجھنے سے صبر پیدا ہوتا ہے، پھر میں نے عرض کیا میرے اندر تو اسکے خلاف جذبات ہیں؟ فرمایا سفاہت کی حلم اور ثواب الٰہی پر ترجیح اس قسم کے جذبات کیلئے قاطع کن ہے۔

۱۴۷۳۴- محمد بن احمد، احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اللہ کیلئے انسان میں جذبہ خیرخواہی و ہمدردی کا ہونا تمام شرور وفتن سے حفاظت کا ذریعہ ہے، کیوں کہ اگر خیرخواہی کے ساتھ ریا شامل ہوگئی تو وہ عنداللہ ناپسندیدہ ہے۔ اور دنیاوی لذتوں کے عوض آخرۃ میں عظیم انجام بد کو یاد کرنا دواعی خواہشات کیلئے اقطع ہے۔ تقرب الٰہی اللہ اور اجر جذیل کے حصول کا شوق مصائب برداشت کرنے میں سب سے بڑا معاون و مددگار ہوگا۔ قیامت کے روز دربار الٰہی میں پیشی کے بارے میں دائمی وطویل فکر مخلوق سے وحشت اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کیلئے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور ذات الٰہی کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا قلب کو سب سے زیادہ بیدار کرنے والا ہے۔ اور ذکر الٰہی سے قلب کی بیداری اللہ کی ذات کو یاد دلانے والی ہے۔

حارث بن اسد سے اخلاص کے اسباب پوچھے گئے؟ فرمایا اخلاص کے تین سبب ہیں۔ ا۔ اللہ کی بڑائی اور مخلوق کی عدم بڑائی کا یقین۔ ۲۔ اللہ کے دلوں کے بھید سے واقف ہونے کا یقین۔ ۳۔ قیامت کے روز اعمال ضائع ہونے کے خوف سے نفس کا رحیم کریم ہونا۔

۱۴۷۳۵- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن مسروق کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ان سے محبت الٰہی کے علامت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے جواب میں فرمایا: قول باری تعالیٰ ہے اے محمد ﷺ آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو تم میری اتباع کرو، پھر اللہ تم سے محبت کریگا۔ نیز اللہ اپنے محبوب کو ایسا غم عطاء کرتا ہے کہ اس کے بعد وہ تمام امور کا مختار کل اللہ ہی کو سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: اللہ کے محبوب کا نفس خود اسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے، نیز فرائض کی ادائیگی عنداللہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کے بعد عنداللہ نوافل کا درجہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔ میرا بندہ فرائض کی ادائیگی کے ذریعہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور انسان نوافل کے ذریعہ اس حد تک میرا تقرب حاصل کر لیتا ہے کہ میں اس سے محبت شروع کردیتا ہوں، اس کے بعد اس کے کان، زبان اور آنکھ میری مرضی کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔ اے سائل مراقبہ، توکل، ضیاء اور رضاء الٰہی کا حصول اللہ کے محبین کی علامات ہیں۔ یہی نیک، زاہد، حکماء اور شرفاء انسان ہیں، یہی

شب بیدار افراد ہیں، انھی لوگوں کو اللہ نے اطاعت کے ذریعہ سعادت، حفاظت کے ذریعہ تقویٰ اور ولدیت کے ذریعے سیاست عطا کی ہے۔ یہی لوگ اپنے اعمال کو قلیل اور اللہ کی نعمتوں کو بڑا سمجھنے والے ہیں۔ انعامات پر شکر اور مصائب پر صبر کرنے والے ہیں۔ ان کے قلوب حسرت زدہ اور فراق کے خوف سے روشن ہیں۔ انھی لوگوں کو اللہ نے اپنی محبت کا ذائقہ اور اپنی مناجات کی مٹھاس عطاء فرمائی ہے، یہ لوگ شہوات ولذات سے اجتناب کرنے والے ہیں، ان کی زندگی بڑی خوشگوار زندگی ہے۔ ان کے قلوب لوگوں سے مستغنی ہیں، گویا ان کے قلوب اور اللہ کے درمیان حائل شدہ پردے دیئے گئے ہیں، اسی وجہ سے ان میں تعلق مع اللہ پیدا ہو گیا ہے۔[1]

۱۴۷۳۶- جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حارث سے کہا کہ اللہ نے مجھے ظاہر و باطنی عام وخاص طور پر عام احوال میں بے شمار نعمتیں عطاء کی ہیں، لیکن اس کے باوجود میں صرف دو نعمتوں غم کے دفع اور رزق کے حصول پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ ان کے علاوہ دیگر تمام نعمتوں کے چھوٹا ہونے اور بڑے ہونے کی وجہ سے مجھے شکر کی توفیق نہیں ہوتی؟ حارث نے فرمایا یہ جاہلوں کا فعل ہے، ورنہ اللہ کی تمام نعمتیں بلاتفریق یکساں ہیں۔

ا۔ بعض مرتبہ نعمت چھوٹی ہوتی ہے، لیکن اسکی منفعت (جو اللہ ہی کے علم میں ہوتی ہے) بڑی ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ حکمت الٰہیہ کی بناء پر انسان کو چھوٹی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ مثلاً اس کی طرف سے سرکشی کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مرتبہ انسان مرضی یا کسی دیگر ابتلا کی وجہ سے احکام الٰہیہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے، خوب دعائیں کرتا ہے، لیکن بحکم قرآنی تعلق مع اللہ کے ٹوٹنے کے خطرہ کے بیش نظر اس کا مرض ہو یا ابتلاء دفع نہیں کیا جاتا۔ اے سائل یہ سب کچھ حکمت الٰہیہ کے بیش نظر ہوتا ہے۔ قرآن میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام کا والدین کا گمراہی اور اھل کشتی کے غرق ہونے کے خوف سے بچہ کو قتل کرنا اور کشتی کو توڑنا اس کی واضح مثال ہے۔

۱۴۷۳۷- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے قول باری تعالیٰ "وعلى الله فتكلوا ان كنتم مؤمنين" کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قوۃ ایمانی کے اعتبار سے توکل کے مختلف درجات ہیں۔ پھر ان سے حصول توکل کے طریقہ کے بارے میں سوال کیا گیا، جواب دیا قلب میں دائمی معرفت الٰہیہ کا ہونا، اللہ پر بروسہ کرنا اور حلیہ بازی ختم کرنے سے توکل پیدا ہوتا ہے۔ پھر ان سے توکل کی تعریف پوچھی گئی۔ فرمایا ماسویٰ اللہ سے ترک طمع کر کے فقط اللہ پر اعتماد کرنا، قلب کو رضاء الٰہی کے مطابق ڈھالنا اور عبادت میں مجاہدہ کرنے کے نام توکل ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان کے قلب سے طمع کا کیسے خاتمہ ہوتا ہے، فرمایا اللہ کے توکل کے ساتھ ساتھ لوگوں سے استغنا برتنے سے انسان سے حرص کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ابو حازم سے سوال کیا گیا کہ تمہارے پاس مال ہے؟ فرمایا میر المخلوق سے استغنا اختیار کر کے اللہ پر توکل کرنا عین مال ہے۔ ابو حازم کہتے تھے دنیا دو قسم کی ہے، ا۔ میری، ۲۔ میرے غیر کی اپنی دنیا کو میں قبل از وقت حاصل نہیں کر سکتا اور دوسرے کی بلا اجازت استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی کے ہم معنیٰ شاعر کا یہ قول ہے:

اے انسان مخلوق کے بجائے خالق سے سوال کر۔ اس کے بعد حارث سے سوال کیا گیا کہ توکل کن چیزوں سے قوی ہوتا ہے؟ فرمایا اس کے تین سبب ہیں، ا۔ اللہ کے بارے میں حسن ظن قائم کرنا ۲۔ اللہ کو کسی کے بارے میں متہم نہ کرنا ۳۔ تقدیر الٰہی پر راضی ہونا۔ اور یہ چیز یقین کی صفائی اور اس کے اہتمام سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یقین کامل کا نام توکل ہے۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: سترہ درجات ہیں ان میں سے توکل سب سے اعلیٰ اور اجابت سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔ پھر ان سے ارشاد ربانی ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ کے بابت سوال کیا گیا، فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شی کو چھوڑ کر فقط اللہ کی ذات پر توکل کرنا، اس کے بعد ان سے توکل کو عیب دار بنانے والے

ا۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۶۱۴

اسباب کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا حرص کے پیدا ہونے اور تقویٰ کے ختم ہونے سے توکل میں نقص آجاتا ہے۔[1]

۱۴۷۳۸- جعفر بن محمد، عثمان بن جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے اہل معرفت وایمان ہی کو توحید سے نوازا ہے، یہی لوگ ذات الٰہی کی حقیقت کے ادراک سے عجز کا دعویٰ کرنے والے اور پھر امور میں اللہ تعالیٰ کو مختار کل ماننے والے ہیں، علم کے مطابق عمل کرنا انہی لوگوں کا خاصہ ہے۔ انہی لوگوں کی اللہ نے قرآن میں صفات بیان فرمائی ہیں۔ عارفین کے مختلف درجات ہیں ا۔ براہ راست خطاب الٰہی کا ادراک کرنے والے ہیں، ۲۔ منجانب اللہ انہیں فہم عطا کیا جاتا ہے جسکے بعد وہ خطاب الٰہی کا ادراک کرتے ہیں ان لوگوں کا ظاہر و باطن برابر ہے۔ یہی لوگ وحی کے امین اور اللہ کے اسرار کے محافظ اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہنے والے ہیں۔

۱۴۷۳۹- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث سے انس باللہ کی علامت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی انس باللہ کی علامت ہے، پھر ان سے مخلوق سے کنارہ کشی کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا مقامات خلوۃ کو مستقر بنانے اور ذکر الٰہی کے میٹھاس کے ذریعہ تفرد حاصل کرنا اسکی علامت ہے۔ جیسا کہ بعض حکماء مناجات میں فرماتے ہیں، اے اپنے ذکر کے ذریعہ مجھے مانوس کرنے اور اپنی مخلوق سے وحشت عطا کرنے والی ذات، نیز اللہ نے حضرت داودؑ سے فرمایا: اے داؤد میرے انس کے ذریعہ میرے غیر سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ فرمایا اس نے ذکر الٰہی سے انس کے ذریعہ مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ اسی طرح حضرت رابعہ بصری سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا ترک لایعنی اور ذات الٰہی سے انس پیدا کرنے کے ساتھ۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: اے باری تعالیٰ آپ اپنے ذاکر اور محبّ کے انیس وجلیس ہیں۔

عبدالرحمٰن بن زید نے ایک راہب سے جلد کنارہ کش ہونے کے بابت سوال کیا تو فرمایا اگر تم اس کی لذت محسوس کرلو تو تم نفس کو چھوڑ دو اس لئے کہ یہی عبادت کا مغز ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ اس کا سب سے چھوٹا فائدہ کیا ہے؟ جواب دیا لوگوں کے اعتراض اور ان کے شرور سے سلامتی کا حصول اس کا اقل فائدہ ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ انس باللہ کا ذائقہ بندہ کو کب حاصل ہوتا ہے؟ فرمایا جب انسان تمام افکار کو ترک کر کے فکر آخرت اختیار کرلیتا ہے۔ بعض حکماء کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھے آپ کے علاوہ دوسروں کا در اختیار کرنے والے لوگوں پر افسوس ہے۔ اے باری تعالیٰ آپ اپنے اولیاء کو انس اور توکل عطاء کرنے والے ہیں۔ آپ ان کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ اے باری تعالیٰ آپ کی اطرف وحشت پیدا ہونے کے وقت میں آپ کے ذکر کے ذریعہ انس حاصل کروں گا۔ ابن ادہم کا قول ہے: میں نے انس الٰہی حاصل کرلیا ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے: اگر مجھے انس رحمٰن حاصل ہوجاتا ہے تو میں مخلوق سے کنارہ کش ہوجاتا ان سے انس باللہ کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور قلب کا ذکر الٰہی کی مٹھاس سے محفوظ ہونا۔

۱۴۷۴۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

چار چیزوں (ایمان وکفر صدق وکذب اور توحید وشرک) کے درمیان موازنہ کرنا ضروری ہے۔

۱۴۷۴۱- حارث کا قول ہے: گناہ پر ترک اصرار کا سبب توبہ اور توبہ کا سبب ملازمت خوف الٰہی ہے۔

۱۴۷۴۲- حارث کا قول ہے: نفس کو نفع ونقصان کا مالک نہ سمجھنا اصل عبودیت ہے۔ آزمائش کا ظاہراً و باطناً ثابت قدمی کا نام تسلیم ہے۔ فضل الٰہی ورحمت الٰہی میں طمع کا نام امید ہے۔ تقدیر الٰہی پر رضاء نفس کی مغلوبیت کا سبب ہے۔ ذات الٰہی کا حقیقت تک عدم

---

[1] المستدرک ۳/۳۴۳، واتحاف السادۃ المتقین ۵/۱۱۶، ۸/۱۲۱، ۵۶۹، ۹/۵۲۳

رسائی کا دعویٰ نہ کرنے والا کامل عاقل ہے۔ ہر شئی کا ایک جوہر ہوتا ہے۔ انسان کا جوہر عقل اور عقل کا جوہر صبر ہے۔

۱۴۷۴۳- محمد بن عبداللہ بن سعید، احمد بن قاسم فرائضی، حارث بن اسد محاسبی، یزید بن ہارون، شعبہ، قاسم، عطاء، ام الدرداء کے سلسلہ سند سے ابوالدرداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز حسن اخلاق میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔

۱۴۷۴۴- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب تمتام، عفان، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، سلیمان بن احمد، احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی، حارث بن اسد، محمد بن کثیر کوفی، لیث بن ابی سلیم، عبدالرحمٰن بن اسد، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

صلاۃ خوف کے نزول سے قبل ایک موقع پر امر مشرکین میں مشغولیت کی وجہ سے آپ کی نماز ظہر، عصر اور مغرب فوت ہوگئی بعد میں آپ علیہ السلام نے ترتیب واران نمازوں کو ادا فرمایا۔

(۴۶۴) علی جریانی

۱۴۷۴۵- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی نیساپوری، ابوحامد احمد بن محمد بن حمران نیساپوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں رجب، شعبان اور رمضان کے روزہ رکھنے کیلئے عبادان گیا، راستہ میں زاہد کبیر علی جریانی سے میری ملاقات ہوگئی اس وقت روٹی کے ٹکڑے اور پسا ہوا نمک میرا زادراہ تھا، افطاری کے وقت میں نے ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے زادراہ کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تم کبھی کامیاب نہیں ہوگے۔ پھر انہوں نے میرے ساتھ افطاری کرنے کے بجائے جو کا ستو پھانک لیا میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو فرمایا وقت کی بچت کی وجہ سے چالیس برس سے میرا یہی معمول ہے۔ عبادان کے قریب میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی؟ فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں ۱۔فقر ۲صبر ۳ترک شہوات، ۴۔مخالفت نفس، ۵۔تمام امور میں رجوع الی اللہ۔ مذکورہ پانچ باتوں پر عمل کی برکت سے تمہیں پانچ چیزیں حاصل ہونگی۔ ۱۔زہد، ۲۔قناعت، ۳۔رضاء الٰہی، ۴۔معرفت، ۵شوق الی اللہ۔ اس کے بعد علی جریانی میری نظروں سے غائب ہوگئے۔

۱۴۷۴۶- جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے سری سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار عبادان کے سفر میں کشتی میں علی جریانی سے میری ملاقات ہوگئی۔ افطاری کے وقت میں نے سامان سے جو کی دو روٹی اور پسا ہوا نمک نکال کر ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے زادراہ پر ناگواری کا اظہار کیا۔ عبادان کے قریب میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے پانچ چیزوں کے لزوم کا حکم دیا ۱۔صبر، ۲۔فقر، ۳۔ترک شہوت، ۴۔مخالفت نفس، ۵۔تمام امور میں رجوع الی اللہ پھر فرمایا ان کے عوض تمہیں پانچ چیزیں ملیں گی۔ ۱۔شکر، ۲۔رضاء الٰہی، ۳۔خوف الٰہی، ۴۔رجاء، ۵۔مصائب پر صبر، پھر ان کی برکت سے پانچ چیزوں کا اضافہ ہوگا ۱۔ ورع خفی، ۲تزکیہ قلوب، ۳ترک مالا یعنی ۴قلب سے شہادت کا خاتمہ، ۵۔فضولیات سے اجتناب پھر اس کی برکت سے پانچ باتیں اور عطاء ہونگی، ۱۔حیاۃ قلب، ۲۔فہم، ۳۔بیداری ۴۔اطاعت الٰہی، ۵۔صفاء الاعتبار، پھر اسکی برکت سے پانچ مزید چیزوں کا اضافہ ہوگا۔ ۱۔لطف، ۲۔حلم، ۳۔رأفت، ۴۔رحمت، ۵۔نار دوزخ کا خوف۔

(۴۶۵) فدیم رحمہ اللہ

۱۴۷۴۷- صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ فدیم نے شریک بن عبداللہ قاضی کو یحیٰی برمکی کے گھر سے شب میں نکلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میں ایسے صاحب علم سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں،

۱۴۷۴۸-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد اعراجی، محمد بن مؤمل قرشی، ابوھاشم محمد بن سعید ابوعلی کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ:

ایک بار طواف کعبہ کے درمیان ایک اعرابیہ کو میں نے حسب ذیل اشعار کہتے سنا۔

(۱) اے باری تعالیٰ تیری طرف رجوع کرنے والے شخص کے بعید ہونے کے باوجود تو قریب ہے، (۲) تو ہر جگہ سنتا ہے اور ہر ایک کی پکار کا جواب دیتا ہے (۳) اے بیماروں کے شفایاب کرنے والے نفوس کا معالج تو ہی ہے۔ (۴) تیری محبت وصل کے علاوہ ہر ایک کا وصل ومحبت وحشت کا سبب ہے۔ (۵) تو قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب حیاۃ وراحت حاصل کرنے والے ہیں۔

(۴۶۶) شریح بن یونس

۱۴۷۴۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی کے سلسلہ سند سے احمد بن ضحاک خشاب، کا قول مروی ہے:

ایک بار مجھے شریح بن یونس کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا میری مغفرت کردی گئی۔ اور محمد بن بشیر بن عطاء کندی کے محل کے ساتھ مجھے محل عطاء کیا گیا، میں نے ان سے کہا آپ تو ہمارے نزدیک محمد بن بشیر سے افضل تھے؟ ان کے بابت ایسی بات مت کہو، کیوں کہ ہر مؤمن ومؤمنہ کی دعا میں ان کا حصہ ہے، اسلئے کہ وہ زندگی میں تمام مسلمان مرد اور عورتوں کی مغفرت کیلئے دعا کیا کرتے تھے۔

۱۴۷۵۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے شریح بن یونس کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں منجانب اللہ اختیار ملنے پر اس سے اسکی رضا کا سوال کیا۔

۱۴۷۵۱-محمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب کے سلسلۂ سند سے شریح بن یونس کا قول مروی ہے:

ایک شب دریا کے کنارہ میں نے مینڈک کی فریاد کی آواز سنی (جو سانپ کے دھن میں پھنس گیا تھا) میں نے سانپ کو اس کو چھوڑنے کیلئے اللہ کا واسطہ دیا تو سانپ نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۴۷۵۲-عبداللہ، محمد بن ابراہیم بن ابان الھراج، شریح بن یونس، اسماعیل بن خالد، مجالد، شعبی کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے ایک اعرابی نے آپ علیہ السلام سے نسب الٰہی کے بابت سوال کیا؟ آپؐ نے اسے سورۃ اخلاص، سنادی۔

۱۴۷۵۳-عبداللہ محمد بن ابراہیم، شریح بن یونس، علی بن ثابت، حمزہ نصیی، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ہے:

کھانے میں بسم اللہ بھولنے والا کھانے سے فراغت پر سورۃ اخلاص، پڑھے۔[۱]

۱۴۷۵۴-ابوعلی محمد بن حسن، عباس بن احمد وشاء، شریح بن یونس، ابوحفص ابار عمر بن عبدالرحمٰن، محمد بن حجادۃ، کے سلسلہ سند سے ابوصالح کا قول مروی ہے:

اقامت شروع ہونے کے بعد ایک شخص کو مسجد سے نکلتے دیکھ کر ابوہریرہ سے فرمایا یہ رسول اللہ کا نافرمان ہے۔

۱۴۷۵۵-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شریح بن یونس، ابوحفص ابار، محمد بن حجادۃ، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید کا قول

۱۔ صحیح ابن حبان ۱۳۴. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰/۲۱۰. وعمل اليوم والليلة لابن السني ۴۵۴. ومجمع الزوائد ۲۳/۵. والأذكار ۲۰۷. واللآلئ المصنوعة ۱۳۶/۳.

مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

قیامت کے روز ظالم حکمران کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔[۱]

۱۴۷۵۶- سلیمان بن احمد، محمد بن ہاشم بن ابی دیمک، شریح بن یونس، ابو خالد احمد، مجالد، شعبی، حارث کے سلسلۂ سند سے علی کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اے لوگو قلوب کی اصلاح کی کوشش کرو۔[۲]

۱۴۷۵۷- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، شریح بن یونس ابو الحارث، ابراہیم بن خثیم بن عراک بن مالک کے والد و دادا کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

۱۴۷۵۸- ابراہیم بن محمد بن حمزہ، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن بن عمر سلمیٰ اور حجر بن حجرؓ کا قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر کے بعد آپؐ نے ایسا اثر انگیز وعظ فرمایا کہ ہماری آنکھیں پرغم ہوگئیں اور ہمارے قلوب دھک گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اس وعظ سے ہمیں آپ کا دنیا سے جلد رخصت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے آپ ہمیں کوئی وصیت کیجئے؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں سمع و اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، اگر تمہارا حاکم عبد وحبشی ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد متعدد اختلافات رونما ہوں گے۔ اس وقت تم پر مجھ سمیت خلفاء راشدین کی پیروی اور بدعات سے اجتناب لازم ہے، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔[۳]

۱۴۷۵۹- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، یزید بن ہارون، عبداللہ علیٰ بن ابی مساور، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

عبدالمطلب کو خواب میں بئر زمزم کھودنے کا حکم دیا گیا؟ صبح انہوں نے قوم کو جمع کر کے خواب کا تذکرہ کیا قوم نے کہا اس کا مقام تو آپ معلوم کریں، چنانچہ دوسری شب انہیں خواب میں اس کے مقام سے مطلع کیا گیا، صبح پھر عبدالمطلب نے قوم کو اس کے مقام سے آگاہ کیا قوم نے کہا وہ تو بنی خزاعہ کی جگہ ہے، اور وہ آپ کو اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

لیکن عبدالمطلب نے بنو خزاعہ کے حارث نامی شخص کو اپنے ساتھ کیا، اور دونوں نے کوشش کر کے کنواں کھودیا۔

(۴۶۷) سری سقطیؒ

۱۴۷۶۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ مجھے عذاب دوزخ کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

۱۴۷۶۱- سری سقطی کا قول ہے:

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲۳۸/۱. ومجمع الزوائد ۱۹۷/۵. ۲۳۶. والترغیب والترھیب ۱۶۷/۳. وکنز العمال ۱۴۶۳۴.

۲۔ مجمع الزوائد ۹۰/۲. والترغیب والترھیب ۳۱۹/۱. وکنز العمال ۲۰۵۷۵.

۳۔ سنن أبی داؤد ۴۶۰۷. وسنن الترمذی ۲۶۷۶. ومسند الامام أحمد ۱۲۶/۴. ۱۲۷. وسنن الدارمی ۴۳/۱. والمستدرک ۹۶/۱، ۹۷، ۳۸۰/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۶/۱۸. ۲۴۹. وصحیح ابن حبان ۱۰۲. والسنن الکبیر للبیھقی ۱۱۴/۱۰. والسنۃ لابن أبی عاصم ۴۹۶/۲. ومشکاۃ المصابیح ۱۶۵. وشرح السنۃ ۲۰۵/۱.

۴۔ تاریخ بغداد ۱۸۷/۹.

منجانب اللہ چہرہ کے سیاہ ہونے سے دن میں متعدد بار میں چہرہ کو دیکھتا ہوں۔

۱۴۷۶۲- سری کا قول ہے:

ذلت کے خوف سے اجنبی حالت میں دنیا سے جانا مجھے پسند ہے:

۱۴۷۶۳- سری کا قول ہے:

تیس برس سے شہد میں گوشت ملا کر کھانے کی طرف میرا نفس مجھے دعوت دے رہا ہے، لیکن تا حال ایسا نہیں ہوسکا۔

۱۴۷۶۴- سری کا قول ہے:

اللہ اور اس کی مخلوق عمل دخل کے بغیر میں نے فقط ایک لقمہ کھانے کیلئے بڑی جدوجہد کی، لیکن میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

۱۴۷۶۵- سری کا قول ہے:

ایک روز ہم مکہ سے بعض مقامات کی زیارت کیلئے نکلے، راستہ میں سے ایک سبزی کا کچھا یہ سمجھ کر کہ اس میں کسی کا عمل دخل نہیں ہے میں نے اٹھالیا، میں نے اس پر شکر ادا کیا۔ پھر ایک ساتھی نے مجھے ایک اور سبزی کا کچھا دیا، لیکن میں نے یہ کہہ کر کہ اس میں تمہارا عمل دخل ہے اسے قبول نہیں کیا۔

۱۴۷۶۶-سری کا قول ہے:

ایک وقت زمین پر صرف چار متقی تھے۔

(۱) حذیفہ مرعشی، (۲) ابراہیم بن ادہمؒ (۳) یوسف بن اسباط، (۴) سلیمان خواص۔

۱۴۷۶۷-سری کا قول ہے:

طرسوس میں گھر میں میرے ساتھ دو عبادت گزار جوان بھی تھے۔ وہ گھر کے تنور میں روٹی پکاتے تھے، ایک روز وہ تنور ٹوٹ گیا، میں نے اسکے عوض اپنی طرف سے ان کیلئے ایک دوسرا تنور بنوا دیا۔ لیکن انہوں نے تقوی کی بناء پر اس میں روٹی نہیں لگائی۔

۱۴۷۶۸-سری کا قول ہے:

ابو یوسف غسولی نے اہل روم سے جنگ کے موقع پر حلال ہونے کے باوجود ان کے کھانے اور پھل استعمال نہیں کئے۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زہد تو حلال چیزوں ہی میں کیا جاتا ہے۔

۱۴۷۶۹-سری کے نزدیک دین کا حصول برائے کسب قابل مذمت تھا، اور ان کے نزدیک انسان کیلئے ذلت کا باعث تھا۔

۱۴۷۷۰- عمر بن احمد بن شاہین، علی بن حسین بن حرب کا قول مروی ہے:

ایک بار میرے والد نے میرے ذریعہ سری کے پاس اسہال کی دوائی بھیجی، سری نے مجھ سے اس کی قیمت معلوم کی، میں نے کہا مجھے معلوم نہیں، سری نے فرمایا، اپنے والد کو میرا سلام دے دینا اور ان سے کہنا کہ ہم پچاس برس سے جس چیز (دین کو ہمیشہ بنانا) سے منع کر رہے ہیں آپ ہمیں اس کی دعوت دے رہے ہو۔

۱۴۷۷۱-محمد بن ابراہیم بن محمد کے سلسلۂ سند سے علی بن عبد حمید غضائری کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار سری کے دروازہ پر دستک دی، سری نے دروازہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا اے باری تعالیٰ مجھے مشغول کرنے والے کو مشغول کر، چنانچہ ان کی دعاء کی برکت سے میں نے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۴۷۷۲-ابو عبداللہ احمد بن محمد ابراہیم اصبہانی، ابو حامد احمد بن محمد بن حمدان، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

پانچ صفات کا حامل انسان بہادر ہے:

(۱) استقامت، (۲) کوشش، (۳) بیدار، (۴) مناجات، (۵) ملانے کی یاد۔

۱۴۷۷۳- ابوعبداللہ، ابوحامد، اسماعیل کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دس چیزوں پر عمل کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول ممکن ہے:

(۱) نوافل پڑھنا، (۲) خیر خواہی، (۳) قرآن سے محبت کرنا، (۴) احکام الٰہی پر صبر کرنا، (۵) امر الٰہی کو ترجیح دینا، (۶) حیاء پیدا کرنا، (۷) محبت الٰہی میں مشقت برداشت کرنا (۸) قلیل پر راضی ہونا، (۱۰) قناعت سے کام لینا۔

۱۴۷۷۴- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

خوف الٰہی کے پیدا ہونے کے دس اسباب ہیں:

(۱) غم آخرت، (۲) افسردہ رہنا، (۳) خشیت، (۴) کثرت گریہ، (۵) شب و روز تضرع (۶) مقامات راحت سے دور رہنا، (۷) متفکر رہنا، (۸) قلب کا خائف ہونا، (۹) زندگی کا تنگ ہونا، (۱۰) مناجات۔

۱۴۷۷۶- ابراہیم بن محمد بن یحیٰ، ابوعباس سراج، سری کے سلسلۂ سند سے انکے والد کا قول مروی ہے:

صبح و شام نفع کے حصول کی کوشش کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔

۱۴۷۷۷- ابراہیم بن محمد، ابوعباس سراج، سری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

اگر نفوس بدنوں پر شفیق ہوتے تو ان سے زیادہ اپنی اولاد پر محبت کی وجہ سے شفیق ہوتے۔

۱۴۷۷۸- احمد بن محمد بن مقسم، ابوقاسم مطرزہ جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کاش پوری مخلوق کا غم مجھ پر ڈال دیا جاتا۔

۱۴۷۷۹- ابی، احمد، ابوقاسم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

انسان کا نفس انسان کو لوگوں سے دور کرنے والا ہے۔

۱۴۷۸۰- احمد بن محمد بن حسن، عباس بن یوسف شکلی۔ محمد بن اسحاق سلمی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے اور خود کو صالح سمجھنے والا انسان دھوکہ میں ہے۔

۱۴۷۸۱- عمر بن احمد بن عثمان، علی بن حسین بن حزب قاضی، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک صاحب بصیرت انسان سے عالم سوء کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا شہرت کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنے والا عالم عالم سوء ہے۔

۱۴۷۸۲- جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے کام میں تاخیر کرنے پر فرمایا اس سے قلب منتشر رہتا ہے۔

۱۴۷۸۳- سری کا قول ہے: اے لوگو ظاہر کو باطن کے مطابق بناؤ۔

۱۴۷۸۴- ابوجعفر سمال کا قول ہے۔ سری نے میرے گرد لوگوں کے اجتماع کو ناپسند فرمایا۔

۱۴۷۸۵- سری کا قول ہے:

تواضع کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول ہونا دخول جنت کا سبب ہے۔

۱۴۷۸۶- سری کا قول ہے:

عدم سوال دخول جنت کا شارٹ کٹ راستہ ہے۔

۱۴۷۸۷- جنید کا قول ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے شکر کی تعریف پوچھی، میں نے جواب دیا نعمت کے وقت معاصی سے اجتناب کرنا۔ سری نے میری تحسین فرمائی۔

۱۴۷۸۸- جعفر بن محمد، نصر بن ابی نصر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سری نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں درج ذیل شعر کہا۔

محبت الٰہی سے عاری انسان کو کیا معلوم کہ اس کی موت کس حال میں آئیگی۔

۱۴۷۸۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسین بغدادی، احمد بن صالح، محمد بن عبدوس، عبدوس بن قاسم کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

پانچ چیزوں کے علاوہ کل دنیا میں فضول ہے:

(۱) سیر کنندہ روٹی، (۲) سیراب کنندہ پانی، (۳) جسم کو چھپانے والا کپڑا، (۴) گزارہ لائق مکان' (۵) عمل کے مطابق علم۔

۱۴۷۹۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

چار چیزیں انسان کی بلندی کا ذریعہ ہیں:

(۱) علم، (۲) ادب، (۳) عفت، (۴) امانت۔

۱۴۷۹۱- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں تیرے ہر قسم کے عذاب سے پناہ کا طالب ہوں۔

۱۴۷۹۲- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوعباس قریشی، بکیر بن مقاتل بغدادی، عباس بن یوسف شکلی، احمد بن محمد صوفی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دو چیزیں تعلق مع اللہ کو ختم اور چار چیزیں تعلق مع اللہ کو مستحکم کرنے والی ہیں:

(۱) فرائض کے بجائے نوافل کا اہتمام' (۲) ظاہر کا باطن کے موافق نہ ہونا۔ (۱) بلاوجہ گھر سے باہر نہ جانا، (۲) جذبہ خدمت کا ہونا (۳) مصائب پر صبر کرنا، (۴) کرامت کو پوشیدہ رکھنا۔

۱۴۷۹۳- محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

بڑی سے بڑی تکلیف کو منجانب اللہ نعمت سمجھنے کا نام صبر ہے۔

۱۴۷۹۴- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن شاکر کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شب وظیفہ پڑھنے کے دوران محراب کی طرف پاؤں کرنے پر مجھے تنبیہ کی گئی جسکی وجہ سے میں نے ابدی طور پر اس سے اللہ سے معافی مانگی۔

۱۴۷۹۵- عمر بن احمد بن عثمان، جعفر کے سلسلۂ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے سری کی خانقاہ میں جدید لوٹا شکستہ دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ سری نے فرمایا ایک شب میں نے اس کو پانی سے پر کر کے ٹھنڈا کرنے کیلئے سائبان پر رکھ دیا، خواب میں ایک حسین وجمیل باندی نے مجھے اس پر تنبیہ کی، خواب ہی میں میں نے اسے پاؤں مارا، بیدار ہونے کے بعد میں نے اسے مکسور پایا۔

۱۴۷۹۶- ابونصر ظفر بن احمد صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس فرغانی، علی بن عبدالحمید حلبی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف دعویٰ کرنے والا انسان گمراہ ہے۔

۱۴۷۹۷- ابونصر نیساپوری صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس، علی بن عبدالمجید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

انسان کے اندر خوف ورجاء دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۴۷۹۸-احمد بن محمد بن محمد حسن عطار، ابوحسن بن ابی عباس زیات، محمد بن مفضل کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہو جائیگا۔ اور زمین پر اکڑ کر مت چل، کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔

۱۴۷۹۹- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک نبی نے اپنی قوم سے فرمایا: اے لوگو حیاء داری اپناؤ۔

۱۴۸۰۰-جعفر بن محمد، محمد بن حسن، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

مقربین کے قلوب سوابق اور ابرار کے قلوب خواتیم سے معلق ہیں،

۱۴۸۰۱- گزشتہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تاریک شب میں قلوب نرم پڑ جاتے ہیں۔

۱۴۸۰۲-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عبداللہ بن مطرف کا قول ہے: عمل کی بہ نسبت اس کا خالی از ریاء ہونا اہم ہے۔

۱۴۸۰۳-احمد بن محمد، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عمل کرنے کی نسبت درستگی نیت زیادہ اہم ہے۔

۱۴۸۰۴-ابوحسن بن مقسم، ابوحسن بن عباس، محمد بن فضل کے سلسلۂ سند سے سری کے قول مروی ہے:

بھائیوں سے بھی راز افشا مت کرو، برے دوستوں سے احتیاط کرو۔ دشمن کی مانند دوست سے بھی بے خوف مت ہو۔

۱۴۸۰۵- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر نساج کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

گھر کے باہر سے اندر رہنا اگر مجھے افضل معلوم ہوتا تو میں کبھی گھر سے نہ نکلتا۔

۱۴۸۰۶- ابن مقسم، ابوبکر نساج، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے والے انسان کو روز قیامت ندامت کا سامنا ہوگا۔

۱۴۸۰۷- ابن مسقم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ابن مبارک نے فضیل سے فرمایا لوگوں سے ہم نے علم اور آپ سے حکمت حاصل کی۔

۱۴۸۰۸- جعفر بن محمد، ابن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار مرض کی حالت میں کچھ عبادت کرنے والے میرے پاس دیر تک بیٹھے رہے، پھر انہوں نے مجھ سے دعا کی درخواست کی، میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں آداب عیادت کی تعلیم عطاء فرما۔

۱۴۸۰۹-ابوبکر بن احمد بن محمد بن عقیل وراق نیساپوری، احمد بن محمد بن ابراہیم بلاذری، عمری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر عطشی کا قول مروی ہے۔ ایک بار میرے استفسار پر سری نے فرمایا بھوک حکمت اور شکم سیری بدہضمی کا سبب ہے۔

۱۴۸۱۰- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن عثمان، کے سلسلۂ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے فرمایا ایک چڑیا سائبان پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔ میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر ہاتھ میں رکھکر اس کے سامنے کر دیتا ہوں، وہ آ کر کھالیتی ہے، لیکن ایک روز میرے عمدہ نمک کھانے کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا، میں نے اس وقت آئندہ عمدہ نمک کے استعمال سے توبہ کی تب جا کر حسب سابق وہ میری طرف آئی اور اس نے اپنی غذا کھائی۔

۱۴۸۱۱- ابو حفص عمر بن شاہین واعظ، عبداللہ بن عبید اللہ کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار عید کے روز ایک یتیم کی حاجت پوری کرنے کی وجہ سے معروف کرخی نے دل سے میرے لئے دعا کی تھی۔ انھی کی دعا کی برکت کی بدولت مجھے یہ مقام رفیع حاصل ہوا ہے۔

۱۴۸۱۲- ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم اصبہانی، احمد بن محمد بن حمران نیسا پوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے؛

تین چیزیں اخلاق ابرار سے ہیں:

(۱) فرائض کی ادائیگی، (۲) محارم سے اجتناب، (۳) بیداری۔ تین چیزیں حصول رضاء الٰہی کا سبب ہیں، (۱) کثرۃ استغفار (۲) تواضع، (۳) کثرۃ سے صدقہ کرنا۔ اور تین چیزیں اللہ کی ناراضگی کا سبب ہیں، (۱) لعب، (۲) مزاح، (۳) غیبت اور حسن ظن باللہ ان سب کی اصل ہے۔

۱۴۸۱۳- محمد بن عبداللہ رازی، عبدالواحد بن بکر، ابو بکر انماطی، احمد بن عمر خلقانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

عید کے موقع پر سری نے دوسرے شخص کے ثواب میں اضافہ کی نیت سے اسے ناقص سلام کیا۔

۱۴۸۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

مجھ سے تمام انسان مخنثین سمیت افضل ہیں۔

۱۴۸۱۵- محمد بن حسین موسیٰ، فضل بن حمدان، علی بن عبدالحمید غضائری کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

نعمت کی ناقدری کرنے سے نعمت سلب کر لی جاتی ہے۔

۱۴۸۱۶- حاجت کا عدم اظہار استغنیٰ کا سبب ہے۔

۱۴۸۱۷- سری کا قول ہے: ادب عقل اور زبان قلب کی ترجمانی کرتی ہے، چہرہ قلب کا آئینہ ہے۔

۱۴۸۱۸- سری کا قول ہے:

قلب کی تین قسمیں ہیں:

(۱) پہاڑ کی مانند مضبوط، (۲) کھجور کے درخت کی مانند، (۳) پرندوں کے پروں کی مانند۔ نیز فرمایا غلبۂ نفس سب سے بڑی قوت ہے۔ بڑوں کے مطیع کے چھوٹے مطیع ہوتے ہیں۔ حقوق اللہ کا خیال معرفت کی نشانی ہے۔ عیوب نفس لا پرواہی اندھے پن اور کثرۃ خطاء قلت صدق کی علامت ہے۔

پانچ چیزیں انسانی کامیابی کا ذریعہ ہیں:

(۱) حلال کمائی، (۲) عدم سوال، (۳) عدم خیانت، (۴) الات معاصی کا عدم استعمال، (۵) عدم ظلم۔

پانچ باتیں احسن ہیں؛

(۱) گناہوں پر گریہ، (۲) عیوب کی اصلاح، (۳) اطاعت الٰہی، (۴) قلوب کی شک سے پاکیزگی، (۵) خواہش کی مخالفت،

پانچ چیزیں تزکیہ قلب کا ذریعہ ہیں؛

(۱) خوف الٰہی، (۲) اللہ سے امید وابستہ رکھنا، (۳) صرف اللہ سے حیاء رکھنا، (۴) صرف اللہ سے محبت رکھنا، (۵) انس باللہ۔

۱۴۸۱۹- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دین کو شھوۃ پر ترجیح دینے والا انسان قابل مدح ہے۔ اس کے خلاف کرنے والا انسان ہلاک ہونے والا ہے۔ جنید بن محمد کا قول مروی ہے سری کی وفات کے وقت میں ان کے سرہانے رونے لگا، انہوں نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا تو میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اشرار کی محبت سے اجتناب کرو،

۱۴۸۲۰- جعفر، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

سبب پر نظر کرنے والا طلب صادق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۴۸۲۱- جعفر، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کچھ لوگ مریضوں کی طرح کھاتے اور غرق ہونے والوں کی طرح سوتے ہیں۔

۱۴۸۲۲- جعفر، محمد، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ہم لوگ اکٹھے جمعہ پڑھتے تھے، ایک روز جنازۃ کی وجہ سے مجھ سے جمعہ میں تاخیر ہوگئی۔ بعد میں جب میں نے جمعہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو میرے نفس نے کہا لوگ تجھے کیا کہیں گے۔ میں نے نفس سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیس برس سے تو لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھتا رہا۔ لہٰذا اس دن سے ریاء سے حفاظت کی خاطر میں مختلف جگہوں پر نماز پڑھتا ہوں۔

۱۴۸۲۳- عبداللہ، ابوعبداللہ مقری کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ایک دیرانی سے سوال کیا کہ تمہیں سبزہ زار سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اس نے کہا قلوب کے تفکر کے سمندر میں غوطہ لگانے کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ لیکن سبزہ دیکھنے سے ان کی نسیم حیاۃ لوٹ آتی ہے۔

۱۴۸۲۴- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر بن باقلانی، ابی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

شبہات کا تارک ترک شہوات پر قابو پالیتا ہے۔

۱۴۸۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

جمعہ میں اپنے گرد ہجوم کو دیکھ کر میں اللہ سے دعاء کرتا ہوں کہ اے اللہ انہیں عبادت کی ایسی حلاوۃ عطاء فرما کہ میرے پاس انکا اجتماع ختم ہو جائے۔

۱۴۸۲۶- سری کا قول ہے:

اے لوگو خالص رضا الٰہی کی خاطر اعمال صالحہ کرو۔

۱۴۸۲۷- جنید کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

پہلے ہم ابن حنبل اور بشر بن حارث کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے تھے، ان کے جانے کے بعد اب سری کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے ہیں۔

۱۴۸۲۸- ابوحسن بزاز، عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن حنبل کا قول مروی ہے:

سری طیب غذا، اور شدت ورع سے مشہور تھے۔

۱۴۸۲۹- جنید کا قول مروی ہے:

سری اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے میں تمہارے لئے رجائے عبرت ہوں۔اے جوانو! عمل جوانی کو غنیمت جان کر خوب عمل کرو۔شب میں ذکر کرتے ہوئے سری بے حال ہو جاتے، پھر ان کی آنکھوں سے آنسو کا سمندر بیکراں امنڈ آتا۔

۱۴۸۳۰- سری کا قول مروی ہے:

لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کا نفس جسم ہلاک ہو جائے تو پھر بھی وہ رجوع الی اللہ نہیں کرتے، اور میرا حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

۱۴۸۳۱- سری کے سامنے کوئی بات ذکر کی گئی تو فرمایا: تو فرمایا یہ زاد (توشہ) قبر سے نہیں ہے۔

۱۴۸۳۲- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، ابوعبداللہ محمد بن عبید، سری، ہیثم، عبداللہ بن ابی صالح کے والد کے سلسلہ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:ا

تیرا ساتھی تجھے جو صدقہ کرے اس کو (محبت کے ساتھ) دائیں ہاتھ میں لے۔

۱۴۸۳۳- محمد بن علی سھل، محمد بن فضل بن جابر، سری بن مغلس وداود بن عمرو، مروان بن معاویہ، عبدالواحد بن ایمن مکی، عبید بن دفیعہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

احد کے روز کفار کے شکست کھانے کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا اے باری تعالیٰ تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں آپ کے بند کو کوئی کھول اور آپ کے کھلے کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔۲

۱۴۸۳۴- حسن بن علی بن شہریار، سری بن مغلس، سفیان بن عیینہ، مجالد، کے سلسلہ سند سے شعبی کا قول مروی ہے:

فاطمہ بنت قیس نے اپنے بھائی کو (حدیث الجساسہ) سنائی۔

۱۴۸۳۵- حسن بن علی، سری بن مغلس، عبداللہ بن میمون، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپؐ ہمارے سامنے تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔۳

(۴۶۸)۔ابراھیم بن شماس۴

۱۴۸۳۶- سلیمان بن احمد، احمد بن علی البربھاری، ابراھیم بن شماس، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمن بن زیاد بن انعم، سلیمان بن عمار، مسلم بن یساری کے سلسلہ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:۵

فرمان نبویؐ ہے:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰. وسنن أبی داؤد ۳۲۵۵، والسنن الکبری للبیھقی ۶۵/۱۰. والمستدرک ۳۰۳/۴. وفتح الباری ۳۲۸/۱۲. ومشکاۃ المصابیح ۳۴۱۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۴۲۴/۳. والمستدرک ۵۰۶/۱، ۲۳/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۰/۵. والأدب المفرد ۲۹۹. ومجمع الزوائد ۱۲۱/۶.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۰. وسنن أبی داؤد ۴۷۲۱. وفتح الباری ۲۶۷/۱۳. ومشکاۃ المصابیح ۶۲، ۷۵.

۴۔ تاریخ بغداد ۹۹/۶.

۵۔ تاریخ بغداد ۱۰۰/۶.

اے لوگو حضرت سلیمانؑ کی منجانب اللہ عطاء کردہ عظیم الشان حکومت سے تم واقف ہو، لیکن اس کے باوجود حضرت سلیمان میں نہایت درجہ تواضع تھی،

۲۔ جسکی بناء پر انہوں نے کبھی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

(۴۶۹)۔ محمد بن عمرو مغربی

۱۴۸۳۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن محمد فارسی، کے سلسلۂ سند سے ابوزرعہ کا قول مروی ہے:

محمد بن عمرو مغربی نے میرے پاس اٹھارہ روز قیام کے دوران کوئی خوردونوش نہیں کیا۔ مصر میں میں نے ان سے بڑا اصلاح یافتہ انسان نہیں دیکھا۔

۱۴۸۳۸۔ ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰ، ابراہیم بن ایوب کے سلسلۂ سند سے محمد بن عمرو مغربی کا قول مروی ہے:

میں پورے ماہ رمضان میں پندرہ دن کے وقفہ سے صرف دو روٹی کھاتا ہوں۔

۱۴۸۳۹۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کی باندی کا قول مروی ہے:

میرے آقاء ابوامامہ فیاضی کی وجہ سے کثرت سے صدقہ کرتے تھے۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے تھے، ایک روز ان کے پاس صرف تین دینار تھے۔ وہ بھی انہوں نے یکے بعد دیگر آنے والے سائلوں پر خرچ کر دیئے۔ اس روز ان کا روزہ تھا۔ میں نے ان کو نماز ظہر کیلئے بیدار کیا، بیدار ہونے کے بعد وہ نماز کیلئے تشریف لے گئے، میں نے قرض لے کر ان کیلئے افطاری تیار کی، پھر ان کے بستر کی صفائی کے دوران، بستر کے نیچے سے مجھے تین سو دینار ملے۔

ابوامامہ نماز مغرب کے بعد تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو بہت خوش ہوئے، کھانے سے فراغت پر میں نے ان کو تین سو دینار کے بدلے میں بتایا تو وہ بے حد خوش ہوئے، میں نے اسی وقت زنار توڑ کر اسلام قبول کرلیا، ابن جابر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے باندی کو حمص کی مسجد میں خواتین کو قرآن وسنت کی تعلیم دیتے دیکھا۔

۱۴۸۴۰۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، ابن عمرو مغربی، عثمان بن سعید، محمد بن مہاجر، ابن حلبس کے سلسلۂ سند سے ابوادریس کا قول مروی ہے:

حضرت موسیٰ نے اللہ سے قیامت کے روز عرش کے سایہ میں جگہ حاصل کرنے والے لوگوں کے بارے میں سوال کیا؟ اللہ نے فرمایا میرے ذکر میں مشغول رہنے والے افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ سے برگزیدہ بندوں کے بارے میں سوال کیا، اللہ نے فرمایا پاکیزہ قلوب، تواضع اور صدق کے حامل افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے جنتیوں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا زنا، سود، رشوت سے اجتناب کرنے والے اور حق وصدق کے حامل افراد۔

۱۴۸۴۱۔ محمد بن علی، ابوعباس، قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، عطاف بن خالد، محمد بن ابی بکر بن مطرف بن عبدالرحمٰن بن عوف کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

ایک شب آپ علیہ السلام کا قیام میرے پاس تھا، شب کو میں بھی آپ کے پیچھے نماز میں مشغول ہوگئی، نماز کے بعد آپؐ نے دعاء فرمائی، دوران دعاء کمرہ تین بار خوب روشن ہوا، فراغت کے بعد میں نے آپؐ سے اسکی وجہ دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے بارے میں اللہ سے تین بار سوال کیا، اللہ نے تینوں بار میرا سوال پورا کیا، جس پر تینوں بار میں نے اللہ کا شکر ادا کیا،

(۴۷۰) بشیر طبری

۱۴۸۴۲- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، زیاد بن ایوب، احمد بن الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوعمر وکندی کا قول مروی ہے:

ایک بار رومیوں نے بشیر طبری کی چار صد بھینسوں پر قبضہ کرلیا، طبری نے اپنے لڑکے اور میرے ہمراہ ان کا تعاقب کیا تعاقب کرتے کرتے ہم نے بھینس لے جانے والے غلاموں پر قابو پالیا، لیکن انہوں نے کہا ہم سے بھینس چھوڑ کر بھاگ گئی ہیں، بشیر نے ان سے کہا رضاء الٰہی کی خاطر تم بھی آزاد ہو۔ ان کے لڑکے کو ان کی بات ناگوار گزری، طبری نے فرمایا اے میرے لڑکے، اس وقت اللہ کی طرف سے مجھ پر آزمائش آگئی ہے، میں اس میں سرخ رو ہونا چاہتا ہوں۔

(۴۷۱) خزیمہ عابد

عبداللہ، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید اللہ، حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری کے سلسلۂ سند سے خزیمہ بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک نبی کا ایک مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے اسکی دفع مصیبت کیلئے دربار الٰہی میں دعاء کی، اللہ کی طرف سے ندا آئی اے میرے نبی اس شخص سے تو پوچھ لو کہ کیا وہ خود بھی چاہتا ہے۔ چنانچہ نبی نے اس مصیبت زدہ انسان سے اس بابت بات کی تو اس نے جواب میں کہا۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

(۴۷۲) قادم دیلمی

۱۴۸۴۳- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے:

میں نے فضیل بن عیاض سے صالحین کی علامت پوچھی؟ انہوں نے فرمایا خالی از ریاء ہونا۔

۱۴۸۴۴- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا انسان پر بوڑھاپے کا طاری ہونا خود اسکے لئے وصیت ہے۔

(۴۷۳) احمد بن عمر

۱۴۸۴۵- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن صلت، احمد بن عمر حمصی کے سلسلۂ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے مجھ سے سوال کیا؟ فرمایا تمام فکروں کو بالا طاق رکھ کر فکر آخرۃ اختیار کرنے والے انسان کو انس باللہ کی حقیقت نصیب ہوتی ہے۔ پھر دوسرے سوال پر انہوں نے کہا حلال طریقہ پر کھاؤ، پھر تیسرے طریقے پر فرمایا مخالفت نفس میں راحت ہے، پھر چوتھے سوال کے جواب میں فرمایا اصل راحت تو انسان کو جنت میں حاصل ہوگی۔ پھر پانچویں کے جواب میں فرمایا شب بیداری اور روزہ وصل الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔ پھر چھٹے کے سوال کے جواب میں کہا خوف وشفقت علم کی نشانی ہیں۔ پھر ساتویں سوال کے جواب میں فرمایا حرص ورغبت جہل کی علامت ہیں، پھر آٹھویں سوال کے جواب میں فرمایا شبہات سے اجتناب تقویٰ کی علامت ہے۔ پھر نویں سوال کے جواب میں کہا معاصی کے خوف سے میں اس کنیسہ میں گوشہ نشین ہوں۔ اور یہیں پر منجانب اللہ میرے خورد ونوش کا بندوبست ہوجاتا ہے۔

(۴۷۴) بشر بن بشار[1]

۱۴۸۴۶- محمد بن احمد عمر، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کے سلسلۂ سند سے بشر بن بشار کا قول مروی ہے:
میں نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے ترک خواہشات کے ذریعہ رضاء الٰہی کے حصول کی وصیت کی۔ پھر ایک اور عابد سے میں نے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا تقدیر الٰہی پر راضی ہوجاؤ ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔

(۴۷۵) مجاہد صوفی

۱۴۸۴۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد عباس، ابوتراب زاہد کے سلسلۂ سند سے مجاہد صوفی کا قول مروی ہے:
اے لوگو اللہ کو صاحب اور فقر کو لازم پکڑو۔ قرآن کو کلام، رسول کو دعاء، فرشتوں کو جلساء اور اللہ کو انیس بنانے والا انسان کامیاب ہے۔

(۴۷۶) ابوابیض

۱۴۸۴۸-عبداللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد عباس، سلمہ بن شعیب، سہل بن عاصم، علی بن غنام کے سلسلۂ سند سے ابوحفص جزری کا قول مروی ہے:
ابوابیض نے اپنے بھائی کو خط لکھا جسکا متن یہ تھا۔ امابعد اے بھائی! تم دنیا میں صرف اپنی اصلاح کے مکلف کئے گئے ہو، تمہاری اصلاح ہونے کی صورت میں کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔ اے بھائی حلال وحرام میں تمیز کرو۔

(۴۷۷) (۴۷۸) احمد میمونی واحمد موصلی

۱۴۸۴۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے احمد میمون کا قول مروی ہے:
میں نے احمد موصلی کو بحوالہ ابوعالیہ ایک حدیث سنائی کہ اے لوگو بہترین جنت کی طرف دوڑو، یہ بات سنکر وہ بے ہوش ہوگئے۔
(۴۷۹)۔عرف یمانی، کے فرامین۔
۱۴۸۵۰-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کے سلسلۂ سند سے عریف یمانی کا قول مروی ہے:
لایعنی میں مشغولیت اللہ سے اعراض کی علامت ہے۔

(۴۷۹) عریف الیمانی

۱۴۸۵۱۔ابومحمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کی سند سے مروی ہے کہ میں نے عریف یمانی کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے بندہ سے اعراض کرنے کی علامت یہ ہے کہ وہ اسے ایسے کام میں مشغول کردے جو نفع مند نہ ہو۔

(۴۸۰) عرفجہ الکوفی

۱۴۸۵۱/۱- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید کے سلسلۂ سند سے خلف بن تمیم کا قول مروی ہے:
عرفجہ ایک کوفی عابد جوان تھے، وہ مسلسل شب بیدار رہتے تھے، ان کا قلب خوف الٰہی سے لبریز تھا۔

(۴۸۱) عمر بجلی

۱۴۸۵۲- عبداللہ بن محمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوثابت خطاب، رجاء بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے عمرو بن جریر کا قول مروی ہے:
ایک روز میں چند کوفی جوانوں کے ساتھ جارہا تھا، میں نے گناہ کا ارادہ کیا تو غیب سے ندا آئی قیامت کے روز ہر انسان کے

۱۔ تاریخ بغداد ۷/ ۸۴.

اعمال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔اسی وقت میں نے اللہ کے حضور معاصی سے توبہ کی۔

(۴۸۲)۔محمد بن ابی قاسم

۱۴۸۵۳-عبداللہ، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد سفیان کے سلسلۂ سند سے محمد بن ابی قاسم کا قول مروی ہے:

ایک عابد کے حاکم وقت کے سامنے بولنے پر ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، بعدازاں انہیں ان کی خانقاہ منتقل کر دیا گیا، لوگوں کے اظہار افسوس کرنے پر انہوں نے فرمایا اس کے بجائے مجھے اس پر مبارک باد دو، پھر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ میں رغائب کی جگہ پہنچ کر عجائبات کا نظارہ کر رہا ہوں۔یا الٰہی تیری راہ میں تکلیف برداشت کنندہ انسان کی کیا ہی شان ہے۔

(۴۸۳)سباع الموصلی

۱۴۸۵۴- محمد بن احمد بن محمد عبدی، احمد بن محمد عبدی، ابوبکر قریشی، عون بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے:

مضاء نے سباع موصلی سے زہد کی انتہا کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا انس باللہ اسکی انتہا ہے۔

(۴۸۴)محمد بن نمیری

۱۴۸۵۵- ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، مثنیٰ بن معاذ عنبری کے سلسلۂ سند سے محمد بن صباع نمیری کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عیسیٰؑ بن مریم بلاد شام میں جارہے تھے کہ چلتے چلتے بادل گرجنا شروع ہوگئے، اور موصلادھار بارش شروع ہوگئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جائے پناہ تلاش کی، دور سے ایک خیمہ نظر آیا، اس کے قریب پہنچے تو اس میں ایک خاتون تھی، حضرت عیسیٰؑ پیچھے کو ہٹے تو وہاں ایک شیر بیٹھا تھا، حضرت عیسیٰؑ نے اس پر ہاتھ رکھ کر دربار الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ آپ نے میرے علاوہ ہر چیز کیلئے ٹھکانہ بنایا ہے، اسی وقت منجانب اللہ ندا آئی کہ اے عیسیٰ بن مریم تیرا مستقر میری رحمت ہے، قیامت کے روز اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی ایک سو حوروں سے تیری شادی کرونگا۔اور آخرت کے حساب سے چار ہزار سال تک تیری شادی کا ولیمہ کرونگا، اور ایک منادی کے ذریعہ اعلان کرواؤنگا کہ دنیا کے زاہدین آج امام الزہاد حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی زیارت کرلیں،

(۴۸۵)مسکین صوفی

۱۴۸۵۶-عبداللہ، ابوحسن عبدی، ابوبکر بن ابی الدنیا، محمد بن حسین برجلانی، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے:

زہد کی تین قسمیں ہیں؛

(۱) زہد فرض، (۲) زہد فضل، (۳) زہد سلامت، حرام سے اجتناب زہد فرض، حلال سے اجتناب زہد فضل اور شبہات سے اجتناب زہد سلامت ہے۔

(۴۸۶)ابوایوب

۱۴۸۵۷-عبداللہ، حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوایوب کے سلسلۂ سند سے بعض اھل اللہ کا قول مروی ہے:

دنیا کو عبرت کی آنکھ سے دیکھنے کے مطابق انسان کا قلب روشن ہوتا ہے۔اور قلب کے روشن ہونے کے بعد انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتا ہے۔اس کے بعد انسان کی عبرت کا چراغ مسلسل روشن رہتا ہے، ابوایوب کا قول ہے: اے انسان آخرت کی تیاری کو

چھوڑ کر خواھشات کی طرف متوجہ ہونے سے احتراز ہے۔

(۴۸۷) ابوعبداللہ برانی

۱۴۸۵۸-محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین برجانی، حکیم بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ برانی کا قول مروی ہے:

ہر حال میں اللہ کو راضی کرنے والا انسان قیامت کے روز سب سے افضل و بلند مقام حاصل کریگا۔ قامت کے روز زاہد معاصی کے بوجھ سے آزاد ہوگا۔ اعمال کے ثواب پر عدم نظر کرنے والے پر ہر عمل بھاری ہوتا ہے۔

(۴۸۸) احمد بن موسیٰ ثقفی

۱۴۸۵۹-عبداللہ، ابوحسن فہری، کے سلسلۂ سند سے ابوبکر کا قول مروی ہے:

احمد بن موسیٰ ثقفی نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) اے جھول انسان زجر کے باوجود تو نواہی کا مرتکب ہے اور (۲) شب و روز تو لہو و لعب میں مشغول ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ یہ سب انکی ہلاکت کا سامان ہے؟ (۳) ایک محل کے نزدیک سے میرا گزر ہوا تو اس میں چارپائی پر موجود ایک شخص کے بارے میں میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ (۴) لوگوں نے بتایا یہ ہلاک ہونے والا بادشاہ ہے۔

(۴۸۹) ابومحرز طغاوی

۱۴۸۶۰- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن ابان ، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین ، برجلانی، عون بن عمارۃ کے سلسلۂ سند سے ابومحرز طفاوی کا قول مروی ہے:

اہل عقل بلند درجات بلند اعمال کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ بلند درجات کا حصول مذکورہ طریقہ کے علاوہ ناممکن ہے۔ اور اللہ سے امیدیں وابستہ رکھنے والے شخص کیلئے روز قیامت عنداللہ بڑی راحت اور کشادگی ہوگی۔ نیز فرمایا: لوگ مقدر سے زائد دنیا حاصل نہیں کر سکتے اس کے برعکس وہ آخرت سے اعراض برتنے والے ہیں، حالانکہ اس کہ بارے میں سعی کرنے سے روز قیامت نجاۃ کی امید ہے۔

(۴۹۰) خیثم عجلی

۱۴۸۶۱-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابوعبداللہ تمیمی، شریح عابد کے سلسلۂ سند سے خیثم بن خشہ عابد ابوبکر عجلی کا قول مروی ہے:

(۱) اے دنیا کو خطبہ نکاح دینے والے انسان، اس کا آئے دن جدید شوہر ہوتا ہے، (۲) دنیا نے اپنے نکاح دینے والوں کو قتل نہیں کیا، بلکہ وہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے قتل ہوئے ہیں۔ (۳) میں دھوکہ زدہ انسان ہوں، کیونکہ بلاء رفتہ رفتہ میرے جسم میں حلول کر رہی ہے، (۴) اے لوگو موت کی تیاری کرو، کیونکہ ہر روز ایک منادی لوگوں کو قبر کی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

(۴۹۱) حسن حفری

۱۴۸۶۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، ابراہیم بن جنید، قواریری کے سلسلۂ سند سے ابوعمران تمار کا

قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر سے قبل میں نے حفری کی مسجد میں لوگوں کا شور سنا جو کہ حفری کی دعاء پر آمین کہہ رہے تھے، لیکن مسجد کھلنے کے بعد مجھے کوئی نظر نہیں آیا، میں نے حفری سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا یہ اھل نصیبین کے کچھ جن ہیں جو ہر شب جمعہ کو میری ختم قرآن کی دعا میں شریک ہوتے ہیں۔

(۴۹۲) حازم الحنفی

۱۴۸۶۳- عبداللہ بن محمد، ہیثم بن خلف دوری، محمد بن اسحاق بکائی کے سلسلۂ سند سے خالد بن سفر کا قول مروی ہے:

حازم حنفی کا سر وجد کی حالت میں دیوار میں مارنے کے وجہ سے خون آلود ہو جاتا ہے۔ میرے سامنے سلیم نے ایک شخص کو حازم کے سر کے خون آلود ہونے کے خوف کی وجہ سے قرآن کی تلاوت سے منع کر دیا۔

(۴۹۳) قیس بن سکن

۱۴۸۶۴- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد سوار، ابو بلال اشعری کے سلسلۂ سند سے منصور بن خوشب کا قول مروی ہے:

قیس بن سکن سے خاموشی کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زبان کی درندہ کی مانند ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے ڈنگ سے خطرہ ہے۔

(۴۹۴) حکم بن ابان

۱۴۸۶۵- عبداللہ بن محمد، ابن ماہان رازی، اسحاق بن ضیف کے سلسلۂ سند سے اہل عوف کے بعض مشائخ کا قول مروی ہے:

حکیم بن ابان اھل یمن کے سردار تھے، شب میں نماز میں مشغول رہتے تھے، نیند کے غلبہ کی وجہ سے دریا میں جا کر فرماتے میں مچھلیوں کے ساتھ تسبیح کر رہا ہوں۔

(۴۹۵) ابو اسحاق تیمی

۱۴۸۶۶- عبداللہ، احمد بن عمر، عبداللہ بن عبید کے سلسلۂ سند سے ابو اسحاق قریشی تیمی کے اشعار درج ذیل ہیں۔

(۱) دنیا کے برا ہونے کے باوجود ہم اس میں تنافس کرتے ہیں حالانکہ اس کے مصائب ہماری عبرت کیلئے کافی ہیں۔

(۲) روز افزوں دنیاوی عمر کم ہو رہی ہے۔

(۳) گویا لوگ میرا جنازہ اٹھا کر لے جا رہے ہیں، اور میری قبر پر مٹی ڈال رہے ہیں۔

(۴) موت کے مجھ پر نوحہ کرنے کے باوجود میں اس سے غافل ہوں۔

(۵) اے لذتوں کو توڑنے والی موت تجھ سے جائے فرار ناممکن ہے۔

(۶) میں موت کو ناپسند کرنے اور دنیا و اس کی لذات سے خوش ہونے والے شخص کی مانند ہوں۔

(۷) آخر کب تک یہ صورتحال رہے گی۔

(۸) ہم میں سے ہر شخص کو دنیا سے جانا ہے۔

(۴۹۶) ابو کریمہ عبدی

۱۴۸۶۷- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد موذن، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان احمد بن ابی الحواری، عیسیٰ بن ھذیل کے سلسلۂ سند سے ابو

کریمہ کا قول مروی ہے: اے ابن آدم ایک دن تو نے اس دنیا سے ضرور جانا ہے۔

(۴۹۷) علی بن ثابت

۱۴۸۶۸- ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلۂ سند سے علی بن ثابت کا قول مروی ہے: اے انسان دنیا و آخرت میں سے ایک کو اچھی بنالے۔

(۴۹۸)۔ سلیمان بن حیان احمر[۱]

۱۴۸۶۹- ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار کے سلسلۂ سند سے حجاج بن احمد کا قول مروی ہے:

ابواحمر نے مجھے ایک خط لکھا جسکا مضمون درج ذیل تھا۔

اے حجاج بن محمد خوب سمجھ لو صدیقین روز بروز اعمال صالحہ میں ترقی کی کوشش کرتے ہیں۔

(۴۹۹) محمد بن معاویہ

۱۴۸۶۹/۱- ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن عباس بن محمد کی سند سے محمد بن معاویہ الصوفی کہتے ہیں کہ حکماء میں ایک حکیم کا عقلمندوں کی ایک جماعت پر گزر ہوا اور وہ ایک قبرستان میں بیٹھے تھے تو اس نے کہا اے زندوں کی جماعت! تمہیں مردوں کے پاس کس نے روکے رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم عبرت کے لئے بیٹھے ہیں حکیم نے کہا میں تمہیں اس ذات کی پناہ دیتا ہوں جس نے تمہیں زندگی دی کیا تم اس کی ذات کی طرف نہیں جھکتے جس نے تمہیں زندگی عنایت فرمائی ہے۔

(۵۰۰) مغیث الاسود

۱۴۸۷۰- عبداللہ، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد قریشی کے سلسلۂ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے:

اے لوگو! ہر روز عبرت کیلئے قبرستان جایا کرو، اور حصول جنت کیلئے کوشش کیا کرو۔ اور عذاب دوزخ کو یاد کر کے اس سے پناہ طلب کیا کرو۔

(۵۰۱) محمد بن صالح تیمی

۱۴۸۷۱- عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید اللہ کے سلسلۂ سند سے محمد تیمی کا قول مروی ہے:

بعض علماء قرآنی آیت وفی الارض آیات للموقنین کی تلاوت پر فرماتے تھے، اے باری تعالیٰ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آسمان و زمین اپنی چیزوں سمیت آپکی ذات پر دال ہیں۔ اور کما حقہ آپکی حمد کی گواہی دینے والے ہیں۔ اور آپکی ربوبیت کا اقرار کرنے والے ہیں، اور وہ آپکی ذات و صفات کی حقیقت تک عدم رسائی کے مقر ہیں۔

(۵۰۲) علی بن حسین

۱۴۸۷۲- عبداللہ ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید کے سلسلۂ سند سے علی بن حسن کا قول مروی ہے:

بعض علماء سے فکر پیدا کرنے والے سبب کے بابت سوال کیا گیا؟ تو فرمایا اجتماع ہموم فکر مندی کا، فکر مندی بصارت کا اور بصارت عمل کا سبب بنتی ہے۔ پھر ان سے عمل کے سبب کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا حد درجہ فضائل کا شوق، اور شوق کا وقار، خشوع اور تواضع ہے، اور یہ چیزیں انسان میں عظمت الٰہی پیدا کرتی ہیں، اور ایسے انسان کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا جام پلاتے ہیں اور اسے اجر جزیل سے نوازتے ہیں۔

۱: تاریخ بغداد ۲۱/۹

(۵۰۳) خطاب عابد

۱۴۸۷۳- محمد بن احمد بن عمر عبدی، احمد بن عمر عبدی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، مخلد کے سلسلۂ سند سے خطاب عابد کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ کو انسان کے گناہوں کی نحوست ضرور محسوس ہوتی ہے۔

(۵۰۴) ابو جعفر محول

۱۴۸۷۴- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، علی بن ابی مریم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن حبیب کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات کے باوجود میں آپکی نافرمانی میں مبتلا ہوں۔

(۵۰۵) عمر صوفی

۱۴۸۷۵- محمد بن احمد، ابی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ادریس کے سلسلۂ سند سے اسحاق بن عباد کا قول مروی ہے:

میں نے عمر صوفی سے مکہ کے راستہ میں جاتے ہوئے سوال کیا کہ آپکا یہ سفر سواری پر ہو رہا ہے؟ فرمایا عاصی انسان اپنے مولیٰ کے پاس سوار ہو کر کیسے جا سکتا ہے۔

(۵۰۶) عباس مجنون

۱۴۸۷۶-عبداللہ، احمد بن جعفر بن ھانی، محمد بن یوسف بناء، ابراہیم ہروی کے سلسلۂ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے:

ایک بار بنان کی پہاڑی پر مجھے ایک درویش، صوفی منش شخص نظر آئے، وہ مجھے دیکھتے ہی درخت کی آڑ میں چھپ گئے، میں نے انہیں قسم دی تو وہ میرے سامنے آگئے، پھر میں نے ان سے جنگل میں گوشہ نشین ہو کے اسقدر تکالیف برداشت کرنے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے:

(۱) اے باری تعالیٰ آپ کے علاوہ کون میرا خیال کریگا اے باری تعالیٰ آپ کے دربار میں التجا کرنے والے عاصی (مجھ) پر آج رحم فرما۔ (۲) آپ ہی میرے لئے جائے سوال و سرور ہیں، میرا قلب آپ کے علاوہ کسی کی طرف مائل ہوتا ہی نہیں۔

(۳) اے میرے آقاء میرا شوق بہت طویل ہو چکا ہے، نامعلوم آپ سے کب ملاقات ہوگی۔

اس کے بعد وہ درویش غائب ہو گئے، میں نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملے۔ پھر ایک روز ابو سلیمان دارانی کے غلام سے ملاقات پر میں نے انکو اس درویش کی خبر دی اور ان کے سامنے ان کی صفات بیان کیں، انہوں نے آہ! بھر کر فرمایا وہ تو قانع ساٹھ سال سے عبادت کرنے والے عباس مجنون تھے۔

(۵۰۷) شداد مجذوم

۱۴۸۷۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن محمد عباس۔ سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، محمد بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مخلد بن حسین کا قول مروی ہے:

ایک بار بصری بزرگ شداد نے مرض برص میں عیادت کیلئے آنے والوں سے فرمایا الحمد للہ اس حالت میں بھی میرے شب کے وظائف جاری ہیں، صرف مجھے نماز جمعہ میں عدم حاضری کا افسوس ہے۔

(۵۰۸) ابوسعید براقعی

۱۴۸۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابوسعید براقعی، عبیداللہ بن زحر حداد، صالح مری، حوشب کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

اے لوگو اگر تمہیں نماز، ذکر روزہ تلاوت قرآن میں لذت محسوس ہو رہی ہے تو فبہا ورنہ اپنی فکر کرو۔

(۵۰۹) کریم ابوہاشم

۱۴۸۷۹- عبداللہ بن محمد، علی بن محمد عسکری، ابراہیم بن جعفر حلوزانی، محمد بن معاویہ ازرقؒ کے سلسلۂ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

بعض لوگ اپنے مال کے اعتبار سے اور بعض اللہ پر حسن ظن رکھ کر خرچ کرنے والے ہیں، ہر ایک کا اپنا یقین ہے۔

۱۴۸۸۰- احمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

غور وخوض کے بعد معلوم ہوا کہ متفرد لوگ ہی دین کی حقیقت تک پہنچنے والے ہیں۔

(۵۱۰) مسعود الجھمی

۱۴۸۸۱- ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبیداللہ بن جریر، کے سلسلۂ سند سے سلیمان بن موسیٰ کا قول مروی ہے:

خالد کے بھائی کو مسعود کی خواب میں زیارت ہوئی تو خالد نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے فرمایا اللہ نے مجھے قریب کر کے فرمایا اے مسعود تم بہت دیر سے میرے پاس پہنچے اب میں تم سے راضی ہوں۔

(۵۱۱) زہیر بانی

۱۴۸۸۲- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے زہیر بن نعیم کا قول مروی ہے:

دین دو چیزوں کے ذریعہ تام ہوتا ہے۔ (۱) صبر، (۲) یقین ان میں سے ایک کے مفقود ہونے سے دوسرا ناقص رہیگا۔

۱۴۸۸۳- عبداللہ، احمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن یوسف کا قول مروی ہے:

بصرہ سے جاتے وقت یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدوی اور زہیر سے ملا، زہیر نے مجھے تقویٰ میں اختیار کرنے اور قاضی وحکماء وغیرہ سے ترک تعلقات کی وصیت کی۔

۱۴۸۸۴- عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عاصم کا قول ہے:

ایک بار میں زہیر کے ساتھ تھا کہ ہم نے ایک شخص کو قرآن کی تلاوت کرتے دیکھا، زہیر نے کھڑے ہو کر اس کی قرأت سنی پھر مجھ سے فرمایا اسکی قرأت سے دھوکہ نہ کھانا یہ شخص بڑا شریر ہے، اس وقت تو میں خوف کی وجہ سے ان سے اسکی وجہ نہ پوچھ سکا، بعد میں ایک موقع پر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس کے دنیا پرست ہونے کی وجہ سے میں نے اسے شریر کہا تھا۔ نیز فرمایا میں ایک گھڑی کیلئے بھی متوکل نہیں بن سکا۔

احمد سے حصین بن جمیل کے ذریعہ زہیر کا قول نقل کیا گیا ہے کہ اے عاصی انسان عنداللہ تیری کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، احمد کا قول ہے: ایک بار میں حصین کے ہمراہ دفع طاعون کیلئے دعا کے واسطے گیا، زہیر نے فرمایا تم موت کی قلت وکثرت سے خوف نہ کرو، پھر انہوں نے معدی کے حوالہ سے ابوبغیل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے ہاں طاعون کی وبا عام ہوگئی، ہم قبائل میں چکر لگا کر مردوں کو دفن کرتے تھے، آخر کار کثرت اموات کی وجہ سے ہم مردوں کے دفن سے عاجز آگئے، پھر ہم ایک گھر میں داخل ہوئے، اسکا ایک بھی فرد

زندہ نہیں تھا ہم نے اس کا ایک دروازہ بند کر دیا۔

احمد کا قول ہے، باہلی کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے زہیر سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا خواہش پرست انسان سے تعلقات مت استوار کرو۔ احمد کا قول ہے: آخری عمر میں زہیر کی بصارت زائل ہوگئی تھی، ایک روز انہوں نے ملنے کیلئے آنے والے ایک شخص سے اسکا نام پوچھا، اس نے زہیر کی بصارت زائل ہونے پر بڑے دکھ کا اظہار کیا، زہیر نے فرمایا ایک دانق کے گم ہونے پر بصارت کے زائل ہونے سے مجھے زیادہ غم ہے۔ احمد ہی کا قول ہے: ایک روز زہیر نے مجھ سے میرے والدین کے زندہ ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا ان کا انتقال ہو چکا ہے، انہوں نے فرمایا تم ان کیلئے خوب دعائیں کرو، کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ والدین کے وفات کے بعد اولاد کی دعا کی وجہ سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ نیز ایک قدری کے زہیر کو زندیق کہنے پر زہیر نے فرمایا زندیق کے بجائے میں رجل سوء ہوں۔

۱۴۸۸۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے: ایک شخص نے زہیر سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں مسلمان ہوں۔ اس نے کہا میں نے آپ کے نسب کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۴۸۸۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سھل بن عاصم کا قول ہے:

زہیر نے مجھے تقویٰ کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا یہ تمہارے لئے سونے کی دیوار بننے سے بہتر ہے۔

۱۴۸۸۷- سہل، ابراہیم بن سعید بن انس کے سلسلۂ سند سے زہیر کا قول مروی ہے:

بینائی کے واپس ملنے سے ایک شخص کا راہ راست پر آنا مجھے بینائی واپس ملنے سے زیادہ پسند ہے۔ نیز فرمایا پچاس برس سے مجھے کوئی نفس کا مخالف نہیں ملا۔ نیز فرمایا اطاعت الٰہی کے عوض قتل ہونا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۵۱۲) محمد بن اسحاق

۱۴۸۸۸- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، محمد بن اسحاق کے سلسلۂ سند سے بعض حکماء کا قول مروی ہے: اے انسان! ایام تیر اور لوگ نشانہ کے مانند ہیں، اور زمانہ روز افزوں حملہ کے ذریعہ انسان کو اپنا تابع بنانے والا ہے، حتیٰ کہ وہ رفتہ رفتہ مکمل طور پر انسان کو اللہ سے پھیر کر اپنی طرف مائل کر لیتا ہے، اے انسان اگر تجھ پر زمانہ کا نقص ظاہر ہو جائے تو زمانہ سے صرف وحشت زدہ ہو جائے، اور مرور ایام تیرے لئے وبال جان بن جائے، لیکن بہر حال اور مصائب زمانہ سے صرف نظر کے بعد ہی انسان کو اسکی لذات محسوس ہوتی ہیں۔ اور زمانہ کے داؤ پیچ صاحب بصیرت انسان بھی بمشکل سمجھ پاتا ہے، اور اسکے ظاہری افعال سے دھوکہ کھا کر ہی انسان اسکی حمد وثناء کرتا ہے۔

۱۴۸۸۹- محمد بن اسحاق کا قول ہے:

بعض حکماء سے دنیا کی ماہیت اور اسکی مدۃ بقاء کے بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا جس وقت دنیا انسان کو ملتی ہے وہی اس کا وقت ہوتا ہے، کیونکہ گزشتہ کا تو وقت ہونے کی وجہ سے ادراک ناممکن ہے۔ اور مستقبل میں حاصل ہونے والی دنیا کا کوئی علم نہیں ہے۔ اور دنیاوی حوادثات حملوں کے ذریعہ انسان میں تغیر وتبدل پیدا کرنے والے ہیں، اور زمانہ اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے اور حکومتوں کو منتقل کرنے والے ہیں، انسان کی امیدیں طویل اور اسکی عمر مختصر ہے۔ اور امور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ محمد بن اسحاق کے حوالہ سے عبد قیس نامی شخص کا قول مروی ہے:

اے لوگو تم کس فکر میں ہو جبکہ موت کا حدی خاں مسلسل تمہارا تعاقب کر کے تمہاری روحوں کو ابدان سے سلب کر کے دار فناء سے دار بقاء میں جمع کرنے والا ہے اور نرم و نازک اجسام کو چھلنی کرنے والا ہے،

۱۴۸۹۰- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی مقری، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابراہیم جنید کا قول مروی ہے:

میں نے محمد بن حسین برجلانی کی کتاب کے سرورق پر درج ذیل اشعار پڑھے۔

(۱) یہ مواعظ ہمارے لئے شفاء کن ہیں اسی وجہ سے ہم ان کے جامع ہیں۔

(۲) یہ نیکی کے مواعظ ہیں جو انسان کو عبرت کا درس دینے والے ہیں۔ اے ذی فہم انسان ان کا مطالعہ کر، کیونکہ موت کا وقت قریب ہے۔

ابراہیم نے محمد بن حسین کے حوالہ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن فرج سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ پادری اھل کفر و ضلالت ہونے کے باوجود حکیمانہ باتیں کیونکر کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایسی لایعنی باتیں مت کرو۔

(۵۱۳) قاسم بن محمد

۱۴۸۹۱- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قاسم بن محمد بن سلمہ صوفی کا قول مروی ہے:

محبین کی جدوجہد کا مقصد وصول الی اللہ اور خائفین کی جدوجہد کا مقصد حصول امن ہوتا ہے۔ اور دونوں میں سے ہر یک کی خیر کی کوشش کرنے والا ہے۔

۱۴۸۹۲- ابوبکر، عبداللہ، ابراہیم، ابواحمد بن ہمام، محمد بن حسین، قاسم بن محمد بن سلمۃ صوفی عابد کے سلسلۂ سند سے ابوصفوان عابد شامی کا قول مروی ہے:

ایک بار کچھ لوگوں کا ایک کمزور عابد راھب کے پاس سے گزر ہوا انہوں نے اسے آواز دی، اس نے گرجا گھر سے چہرہ نکالا تو انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اس قدر مشقت برداشت کرنے کی وجہ کیا ہے، اس نے کہا طمع و رجاء اس کا سبب ہے پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ آخر یہ چیز ابتک آپ کو حاصل نہیں ہوئی؟ اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ محبت الٰہی کے قلب پر پیوست ہونے کے بعد اللہ سے ملاقات ہونے تک اسے راحت حاصل نہیں ہوتی۔

(۵۱۴) یزید بن یزید

۱۴۸۹۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی، عثمان بن عمرو بن ابی عاصم، خلیل بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یزید بن یزید اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ گناہوں کے ذریعہ ہم نے اپنے نفوس پلید کر دیئے ہیں، اس لئے آپ انہیں پاکیزہ کر دیجئے۔

(۵۱۵) آدم کے

۱۴۸۹۴- عبداللہ بن محمد، شیخ ابن حاتم عکلی، عبدالجبار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے آدم بن ابی ایاس کا قول مروی ہے:

ایک نوجوان میرے ملفوظات قلمبندی کرتا تھا حتیٰ کہ اس کے پاس میرے ملفوظات کا ایک دفتر بن گیا، مجھے اس کے بابت بدگمانی پیدا ہوگئی، اس کے بعد ایک روز وہ حقیرانہ لباس میں میرے سامنے آیا تو مجھے اس پر رحم آ گیا، اور میں نے اسے چند دراہم دیئے۔ جو

اس نے میرے اصرار کے باوجود قبول نہیں کئے، اس کے بعد وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سمندر کے کنارے لے گیا، اور آستین سے پیالہ نکال کر سمندر سے بھر کر پینے کیلئے مجھے دیدیا، اس کا ذائقہ شہد سے بھی زیادہ شریں تھا، پھر اس نے کہا ان صفات کے حامل انسان کو تیرے دراہم کی کیا ضرورت ہے۔

(۵۱۶) فرار

۱۴۸۹۵- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی کا قول مروی ہے:

میں نے ایک شخص سے مصر کی بستیوں میں مٹرگشت کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا محبت الٰہی میں شرابور انسان کیلئے القاء سے قبل سکون کا حصول غیر ممکن ہے۔

(۵۱۷) دیلمی کے فرامین

۱۴۸۹۶- عبداللہ بن محمد، عمر بن حسن حلبی، محمد بن مبارک صوری، کے سلسلۂ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے:

ایک بار بشمول دیلمی مسلمانوں کا رومیوں سے معرکہ ہوا، رومیوں نے دیلمی کو گرفتار کر کے کھجور کے تنے پر سولی پر لٹکا دیا، مسلمانوں نے تیش میں آکر رومیوں پر سخت حملہ کر کے دیلمی کی پر قبضہ کر لیا، پھر انہوں نے ان کو سولی سے اتارا تو دیلمی نے کہا فوراً غسل کیلئے پانی لاؤ، لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا سولی پر لٹکنے کے بعد مجھے نیند آگئی، پھر خواب میں متعدد حسین وجمیل حوریں میرے سامنے لائی گئیں، ان میں سے ایک سے محبت کرنے کی وجہ میں جنبی ہو گیا ہوں، اسی وجہ سے میں نے تم سے پانی طلب کیا۔

(۵۱۸) امیر بن صلت

۱۴۸۹۷- ابوحسن محمد بن محمد بن عبیداللہ صوفی، ابوعبداللہ محمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے نساج صوفی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے امیہ بن صامت نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت تلاوت کیں (ترجمہ) "وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے" (حدید ۴) پھر فرمایا من جانب اللہ فرشتوں کے مسلط کیے جانے کے بعد انسان کیلئے اللہ کے گرفت سے راہ فرار ناممکن ہے۔ مجھے اس آزمائش میں مبتلا کرنے والی ذات نہایت ہی بلند و بالا ذات ہے۔ مجھے مذکورہ گناہ کی وجہ سے عذاب شدید کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ میں اپنے جرم پر اللہ کے حضور توبہ اور معافی کی درخواست پیش کرتا ہوں اے باری تعالیٰ مجھے معاف فرما دیجئے۔ میں نے تجھے خوف الٰہی کی وجہ سے رونے میں مبتلا کر دیا۔

(۵۱۹) ھلال بن وزیر

۱۴۸۹۸- محمد بن محمد، ابوعبداللہ محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ہلال بن وزیر صوفی نے ایک مرد پر نظر پڑنے کے بعد قرآن کی درج ذیل آیت پڑھی (ترجمہ) "اور اگر ہم کوئی عذاب جسکا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمھاری آنکھوں کے سامنے (نازل) کریں یا (اسوقت جب) تمہاری مدت حیات پوری کر دیں تو ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اسکو دیکھ رہا ہے" (یونس ۴۶) اسکے بعد فرمانے لگے اے خدا آپ ہمارے افعال پر گواہ اور ان کے محافظ ہیں۔ آپ لوگوں کے قلوب کی باتوں سے واقف ہیں۔ علیم بذات الصدور ہیں۔ لہٰذا میں آپ سے بدنظری کے بابت معافی کی مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں۔

(۵۲۰) محارب بن حسان

۱۴۸۹۹: ابوحسن محمد بن محمد عبیداللہ، ابوعبداللہ محمد بن، محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:

ایک بار حرام کی حالت میں ہمارے سامنے محارب بن حسان صوفی کی ایک مغربی حسین وجمیل لڑکے پر نظر پڑ گئی، ہم نے ان کو احرام کی حالت میں ایسا کرنے پر سخت لعن طعن کی۔ انہوں نے فرمایا میں تمہیں باخبر کردوں کہ تین وجھوں سے میں ابلیس کے حملہ سے محفوظ ہوں۔ (۱) ستر ایمان (۲) عفتہ اسلام (۳) حیاء من اللہ اور میں گناہ کا ارتکاب کرنے والا نہیں ہوں۔

(۵۲۱) ابوعمرو مروزی

۱۴۹۰۰- محمد، ابوعباس ثقفی کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو مروزی کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ کی تین صفات ہیں؛

(۱) تمام امور میں رجوع الی اللہ، (۲) تمام امور میں تواضع، (۳) تمام امور میں توکل علی اللہ۔

(۵۲۲) ابراہیم بن سعد

۱۴۹۰۱-عبدالمنعم بن عمرو بن عبداللہ، حسن بن یحیٰ بن حمویہ کرمانی، ابوحسن نماری کے سلسلۂ سند سے ابوحارث اولاسی کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ساحل سمندر جانے کا ارادہ کیا تو ساتھیوں نے کہا حلوہ کھا کر جانا، چنانچہ حلوہ کھا کر میں ساحل پر گیا تو اچانک ابراہیم بن سعد کو میں نے نماز میں مشغول پایا، میرے دل میں خیال آیا کہ اب وہ ضرور اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے، اگر انہوں نے ایسی کوئی بات کی تو میں ان کی تابعداری کروں گا، چنانچہ میں ان کے ساتھ دریا میں چلا، جب پانی میری پنڈلیوں تک پہنچا تو انہوں نے از راہ مزاح فرمایا تمہارا حلوہ کہاں ہے،

۱۴۹۰۲-عبدالمنعم بن عمرو، حسن بن یحیٰ، محمد بن محبوب عمانی کے سلسلۂ سند سے ابوحارث اولاسی کا قول مروی ہے؛

ایک روز میں مکہ سے شام کے ارادہ سے نکلا، اچانک پہاڑی پر مجھے تین افراد نظر آئے، وہ دنیاوی باتوں میں مشغول تھے، فارغ ہو کر دنیا سے لاتعلقی پر معاہدہ کرلیا، میں نے کہا اس معاہدہ میں میں بھی تمہارے ساتھ شرکت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا بہتر، اس کے بعد ایک نے کہا میرا اس وقت فلاں فلاں جگہ کا ارادہ ہے، دوسرے نے بھی یہ کہا اور وہ دونوں اپنے اپنے مقاموں کی طرف چلے گئے، باقی دو ہم بچے، وہ ابراہیم بن سعد تھے، میں نے شام کا اور انہوں نے لکام کا ارادہ ظاہر کیا، پھر ہم نے ایک دوسرے کو رخصت کیا، پھر میں ان کے خط کا منتظر رہا، لیکن خط نہیں آیا، پھر ایک روز ساحل سمندر پر ہی ان سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا تین روز بعد میرے پاس آنا، اور اس دوران خورد ونوش سے انہوں نے مجھے منع کیا، چنانچہ تین روز بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مجھے سمندر کے کنارہ کھڑے کر کے چلے گئے، اسی دوران اللہ نے ایک عظیم مچھلی سے میری حفاظت فرمائی، اس کے بعد ان کا غلام مجھے ملا، اس نے بتایا کہ ابراہیم کا انتقال ہو چکا ہے، اور انہوں نے یہ خط تمہارے نام مجھے دیا تھا، خط درج ذیل نصائح پر مشتمل تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اے میرے بھائی فقر ونعم کی حالت میں اللہ سے مدد طلب کر، رضاء الٰہی کے حصول کی کوشش کر، احکام الٰہی پر عمل کرنا اللہ کی ناراضگی سے ہر وقت اجتناب کر، رزق مقدور سے زائد کی کوشش مت کر، بلکہ اسی پر راضی رہ، ہر ایک کیلئے فنا ہے۔ بقا صرف اللہ

کی ذات عالی کو ہے۔ مصائب کے وقت صبر سے کام لے۔ متوکل انسان غیر اللہ سے امیدیں وابستہ نہیں رکھتا۔ اللہ پر نظر رکھنے والا مختار کل اسی کو سمجھتا ہے۔

فقط والسلام وفقکم اللہ تعالیٰ الی الصواب۔

(۵۲۳) ابومحرز

۱۴۹۰۳- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عون بن عمارۃ کے سلسلہ سند سے ابومحرز ظفاوی کا قول مروی ہے:
اہل عقول اعمال عالیہ کے ذریعہ درجات عالیہ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔

(۵۲۴) داؤد بن ہلال

۱۴۹۰۴- ابوحسن بن ابان، ابوعبداللہ محمد بن سفیان، علی بن مریم، زہیر بن عباد، کے سلسلہ سند سے داؤد بن ہلال نصیبی کا قول مروی ہے:
صحف ابراہیم میں مکتوب ہے: اے مزین وآراستہ ہوکر آنے والی دنیا صالحین کے سامنے تیری کوئی وقعت نہیں ہے، میں نے اپنے بندوں کے قلوب کو تیرے بغض سے بھر دیا، میرے نزدیک تجھ سے زیادہ حقیر کوئی چیز نہیں ہے، میں نے تیری تخلیق کے دن ہی سے تیرے لئے عدم بقا لکھ دیا۔ میری مخلوق میں سے میرے مطیعین کیلئے خوشخبری ہے، جو صدق واستقامت کے پیکر ہیں۔ بوقت وفاۃ نور ان کے سامنے ہوگا، فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہوں گے، حتیٰ کہ میری رحمت ان تک پہنچ کر رہے گی۔

(۵۲۵) مسکین صوفی

۱۴۹۰۵- ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے:
اے انسان تجھے لاحق شدہ غموں میں سے ایک تیرے لئے نافع اور دوسرا تیرے لئے نقصان دہ ہے۔ (۱) غم آخرۃ انسان کیلئے نفع بخش ہے، (۲) غم دنیا انسان کیلئے نقصان دہ ہے۔

(۵۲۶) عباس بن مؤمل

۱۴۹۰۶- ابوبکر مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین زہد الخبری ابوولید عباس بن مؤمل صوفی کا قول مروی ہے:
ایک روز مجھے بذریعہ خواب خوشخبری دی گئی کہ اے عباس بن مؤمل دنیا سے طویل حزن کے بدلے آخرت میں میں تمہیں طویل فرصت حاصل ہوگی۔ نیز ایک روز کہا گیا آخرت کے غمزدہ لوگوں کو آخرۃ کی کامیابی کی خوشخبری سنادو۔

(۵۲۷) مغیث الاسود

۱۴۹۰۷- ابوبکر مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یوسف بن حکم رقی، فیاض بن محمد بن سنان، کے سلسلہ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے:
ایک راہب نے مجھ سے طویل الحزن ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا غم آخرۃ کی وجہ سے میرا یہ حال ہوگیا، انہوں نے میرے لئے کامیابی کی دعا کی۔

(۵۲۸) القلانسی

۱۴۹۰۸- محمد بن حسین کا قول ہے:

ایک بار ابوعبداللہ قلانسی کشتی میں سوار تھے کہ اچانک فضا خراب ہوگئی اور ناموافق ہوا چلنا شروع ہوگئی، لوگوں نے اللہ کے نام پر مختلف قسم کی نذریں مانیں۔ لوگوں کے اصرار پر قلانسی نے ہاتھی کے گوشت کے عدم تناول پر نذر مانی۔ لوگوں کو ان کی نذر پر بڑا تعجب ہوا، بہر حال فضا کے عدم صحت کی وجہ سے کشتی ٹوٹ گئی، اور قلانسی سمیت ایک جماعت بخیر ساحل پر قیام پذیر ہوگئی۔ قلانسی کہتے ہیں کہ ہم چند روز تک ساحل پر بلا خورد ونوش رہے۔ ایک روز ہاتھی کا بچہ آ گیا لوگوں نے اسے کاٹ کر کھایا۔ لوگوں نے اصرار کے باوجود زندگی کیوجہ سے میں نے اسے نہیں کھایا، کچھ دیر بعد ہاتھی آیا، اس نے تمام ساتھیوں کو سونگھا، پھر میرے علاوہ تمام کو ہلاک کر دیا، اور مجھے اٹھا کر ایک ملک میں چھوڑ آیا۔

(۵۲۹) شبل المدری

۱۴۹۰۹- محمد بن ابراہیم، عبدالواحد بن احمد، ابوفرج بن بکر، عبدالعزیز بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰ طویل بصری کا قول مروی ہے:

ایک روز شبل مدری نے وقت روزہ کی حالت میں گوشت کی خواہش ظاہر کی، اچانک ان کے گھر میں ایک چیل آ گری، ان کی اہلیہ نے اسکا گوشت ان کیلئے تیار کیا، شام کو افطاری میں گوشت دیکھکر شبل نے اس کی بابت سوال کیا تو انہیں بتایا گیا کہ آج گھر میں از خود چیل گر گئی تھی، یہ گوشت تیار شدہ اسی کا ہے۔ اس پر شبل نے فرمایا تمام تعریفیں شبل کو نہ بھولنے والی ذات کیلئے ہیں اگر چہ شبل اسے بھول گیا ہے۔

(۵۳۰) عبداللہ بن محمد دینار

۱۴۹۱۰- محمد بن احمد بن محمد بغدادی، جعفر بن عبداللہ دینوری، کے سلسلۂ سند سے ابوحمزہ کا قول ہے کہ:

میرے وصیت کی درخواست کرنے پر ابن دینار جعفی نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، وقت ضائع مت کرو، بدنظری سے اجتناب کرو، انشاء اللہ تم اللہ کے بن جاؤ گے۔

(۵۳۱) مساور مغربی

۱۴۹۱۱- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم کردین عنبسہ کے سلسلۂ سند سے مساور بن لبیب مغربی کا قول مروی ہے:

طویل زمانہ سے خاموشی اختیار کرنے والے ایک راہب سے میں نے سوال کیا کہ آپ کی خاموشی کو کتنی مدت گزر گئی ہے، اس نے کہا ایک دن، میں نے کہا کیوں، اس نے کہا گذشتہ مدت ایک یوم کے مانند ہے، اور مستقبل کا کوئی صحیح علم نہیں ہے۔

(۵۳۲) الفرج بن سعید

۱۴۹۱۲ عبداللہ بن محمد، عبداللہ محمد، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابوروح فرج بن سعید صوفی، عثمان بن عمار کے سلسلۂ سند سے حماد بن زید کا قول مروی ہے:

ایک بار ایوب سختیانی، یونس بن عبید، ابن عون اور ثابت بنانی ایک گھر میں جمع ہوئے، سب نے ایوب سے دعا کی درخواست

کی، چنانچہ ایوب نے بڑی رقت آمیز دعاء کرائی، یونس نے کہا آج ہمیں دعاء کی حلاوۃ نصیب ہوئی ہے۔ کیونکہ ایوب کا مستجاب الدعاء ہونا مشہور تھا۔

(۵۳۳) ابو یمان

۱۴۹۱۳- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:

میرے ایک بزرگ سے اسم اعظم کے بابت سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا رقت قلب کے وقت اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا ہی اسم اعظم ہے۔

(۵۳۴) حیان اسود

۱۴۹۱۴- عبداللہ، اسحاق، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے حیان اسود کا قول مروی ہے:

ایک بہت بڑے عابد بعد نماز عصر قبلہ رخ ہو کر بارگاہ الٰہی میں ان الفاظ سے التجا کرتے تھے۔اے باری تعالیٰ مجھے آپکے غیر سے سوال کرنے، قلوب روشن کرنے اور محبت کرنے والی قوم پر تعجب ہے۔

(۵۳۵) ابوفضل ہاشمی

۱۴۹۵۱- محمد بن حسین، ابوجعفر رازی کے سلسلۂ سند سے زکریا بن دلویہ کا قول مروی ہے:

مسروق طوسی نے ابوفضل ہاشمی کی عیادت کے موقع پر ان سے گزر بسر کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے آہ بھر کر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ میرا رب نہیں ہے۔

(۵۳۶) ابراہیم مغربی

۱۴۹۱۶- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن ولید کا قول مروی ہے:

ایک بار خچر کے پاؤں مارنے کی وجہ سے لات ٹوٹنے پر ابراہیم نے کہا یہ انشاء اللہ مصائب ہمارے لئے ذخیرہ آخرت ہوں گے۔

(۵۳۷) ابوتراب رملی

۱۴۹۱۷- محمد بن حسین عبداللہ بن محمد رازی کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوایوب تراب ایک جماعت کے ہمراہ مکہ سے سفر پر روانہ ہوئے، راستہ میں ابوتراب اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے جدائی کے وقت ابوتراب نے ان سے ریگستانی علاقہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے کو کہا، چنانچہ وہ ان کے دوست سے ملے تو اس نے گوشت سے ان کی ضیافت کی، اسی اثناء میں ایک چیل نے اس گوشت میں سے کچھ اٹھا کر ابوتراب کے پاس پہنچا دیا، بعد میں ساتھیوں نے اصل واقعہ سے ابوتراب کو مطلع کیا

(۵۳۸) سعید شہید

۱۴۹۱۸- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن یوسف کے سلسلۂ سند سے میسرۃ الخادم کا قول مروی ہے:

ایک غزوہ میں دشمن سے مڈ بھیڑ کے وقت میرے قریب کھڑے ایک جوان (جو اسلحہ سے لیس تھا) نے میمنہ اور میسرۃ پر حملہ کر کے سب کو مغلوب کر دیا، پھر بعد میں وہ خود بھی شہید ہو گیا۔

(۵۳۹) سیار بنائی

۱۴۹۱۹- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوحسن مذکور، عمر بن یوسف، احمد بن مسروق کے سلسلۂ سند سے سیار بنانی کا قول مروی ہے:

ایک شب وظائف سے فارغ ہو کر میں محو خواب ہو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ایک نہر پر ہوں جسکے دونوں کنارے مشک ہیں۔ اس کے کناروں پر موتیوں کے کمبند اور سونے چاندی کی شاخیں ہیں، اور ساحل پر چند حسین وجمیل حوریں ہیں سوال کیا کہ تم کس کیلئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ سے مناجات کرنے والے اولیاء اللہ کیلئے ہیں۔

(۵۴۰) احمد بن روح

۱۴۹۲۰-عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن عبدالرحمٰن قاضی، عبدالرحمٰن قاضی کے سلسلۂ سند سے احمد بن روح کے اشعار درج ذیل ہیں۔

مصائب کے وقت میں اس کے دافع کو پکارتا ہوں، اس وقت میں تمام عز ونعمتوں اور خلق وامر کے مالک سے امید وابستہ رکھتا ہوں۔

(۵۴۱) جابر رجبی

۱۴۹۲۱- محمد بن احمد بن یعقوب، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر خصاف کا قول مروی ہے:

ایک روز جابر کے ساتھ چلنے میں میرا مقابلہ ہوا، میں نے انکو پانی پر چلتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے کہا اس حاجت میں کون آپ سے مقابلہ کرسکتا ہے، انہوں نے کہا اگر تم نے مجھے پانی پر چلتے دیکھا ہے تو پھر تم میرے نزدیک رجل صالح ہو۔

(۵۴۲) علوی

۱۴۹۲۲- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوحسن محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے عبید بسری کا قول مروی ہے:

میں نے لکام میں ایک شخص سے گوشہ نشینی کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا حصول جنت میں نے ان سے کیا پھر تو آپ زمین پر خلیفہ اللہ ہیں۔ اس نے کہا تم میرے بابت غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہو۔ خدا کی قسم مجھے زندگی میں کبھی جنت ودوزخ کا خیال تک نہیں آیا، اس نے کہا اگر میں نے اس بارہ میں کذب بیانی نہیں کی تو مجھے موت آجائے، چنانچہ اسی وقت اسکی وفات ہو گئی، میں اس کے قتل کے الزام کے خطرہ سے جلد از جلد وہاں سے چلا گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات بڑے ابدال میں سے ایک تھا۔

(۵۴۳) عبداللہ بن خبیق

۱۴۹۲۳ ابویعلیٰ حسین بن محمد بن حسین زبیدی، محمد بن میتب ارغیانی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ خبیق کا قول مروی ہے:

یوسف بن اسباط نے مجھے صافی عابدوں کی محبت سے اجتناب کی وصیت کی۔

حسین بن محمد میتب کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

حذیفہ مرعشی نے مجھ سے فرمایا دنیا کو محبوب بنانے کی صورت میں تم کیسے کامیاب ہو سکتے ہو، نیز اگر تکبر سے اجتناب نہ کیا تو تمہاری ہلاکت یقینی ہے، فضل کا قول ہے: اپنی قدر کی شناخت اصل ادب ہے۔

۱۴۹۲۴- حسین، محمد کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا احمق پر غصہ کرنے سے تمہارے غم میں اضافہ ہوگا۔ ایک پادری نے اللہ سے

عرض کیا، اللہ میری کثیر نافرمانی کے باوجود آپ نے مجھے سزا نہیں دی۔ اللہ نے وقت کے نبی کے ذریعہ اسے خبر دی کہ سلب حلاوۃ ایمان کیا تمہارے لئے سزا نہیں ہے۔

۱۴۹۲۵- گذشتہ سند سے مروی ہے :

ابن سما کی سے اطیب الطیبات کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا ترک شہوات اطیب الطیبات ہے۔

نیز حذیفہ کا قول مروی ہے : قساوت قلبی سب سے بڑی مصیبت ہے ۔حذیفہ کا قول مروی ہے: قساوۃ قلبی چار چیزوں آنکھ، زبان، قلب اور خواہش کو غلط کاموں کے استعمال کرنے کا نام ہے

۱۴۹۲۶ : حسین ، محمد کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے :

ایک حکیم کا قول ہے : تقدیر سے کم پر راضی رہنے والا انسان عندالناس مقبول ہوتا ہے۔ نیز فرمایا: اے انسان جب تو اپنے محسن سے حسن اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرسکتا تو اپنے غیر محسن سے کیسے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرے گا۔

۱۴۹۲۷- محمد بن حسین بن موسیٰ ، محمد بن علی بن خلیل ، محمد بن جعفر بن سوار کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

انسان کسی وقت بھی صدق سے مستغنی نہیں ہوسکتا ، صدق کے اختیار کرنے کے وقت انسان کو منجانب اللہ غیب کے خزانوں پر مطلع کیا جاتا ہے۔ نیز فرمایا: حق کے عدم قبول کرنے کی وجہ سے قلوب محبت الٰہی سے دور ہوجاتے ہیں۔ عبداللہ سے حق پر چلنے کے اسباب کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا عدل اختیار کرنے اور چھوٹوں کی طرف سے حق بات قبول کرنے سے انسان کے لئے حق پر چلنا آسان ہوجاتا ہے۔ نیز فرمایا: باطن کا سننا قلب سے حلاوۃ ایمان ختم کردیتا ہے۔ قلب کو طمع سے خالی کرنے والے انسان کو حیاۃ کی صحیح لذت محسوس ہوتی ہے۔

۱۴۹۲۸- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی ، عمر بن عبداللہ ہجری ، کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

اے انسان آخرت میں نقصان دہ چیز سے دنیا میں احتراز کر، آخرت میں مسرت بخش شئی سے دنیا میں مسرت حاصل کر، معاصی سے رکاوٹ بننے والا خوف سب سے عمدہ ہے۔ اے انسان گزشتہ عمر کے بابت فکر کر۔

۱۴۹۲۹- ابراہیم بن محمد حسن ، عبداللہ بن خبیق موسیٰ بن طریف کے سلسلۂ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے:

چالیس برس سے میں نے خواہش نفس پر عمل نہیں کیا۔

۱۴۹۳۰- عبداللہ ، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

یوسف بن اسباط نے مجھے شریعت کے مطابق عمل کرنے کی وصیت کرکے فرمایا میں ۲۲ سال سے اسکے لئے کوشاں ہوں،

۱۴۹۳۱- عبداللہ ، ابراہیم ، کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

شریر و متکبر انسان کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔

۱۴۹۳۲- محمد بن ابراہیم ، عبداللہ بن جابر طرسوی ، عبداللہ بن خبیق کے سلسلۂ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے؛

صادق انسان کو صدق کی وجہ سے حلاوۃ ، ملاحت اور خوف خدا عطاء کئے جاتے ہیں۔

۱۴۹۳۳- محمد ، عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

میرے سامنے یوسف بن اسباط کا طبیب نے معائنہ کرکے کہا ان پر قیامت کے خوف کا اثر ہے۔

۱۴۹۳۴- عبداللہ ، عمر بن عبداللہ بن ھجری ، عبداللہ بن خبیق ، یوسف بن اسباط ، ثوری ، محمد بن حجادۃ ، قتادۃ ، کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ ازواج مطہرات کے پاس چکر لگا کر ایک غسل فرماتے تھے۔

۱۴۹۳۵- محمد بن علی بن حبیش، یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مروزی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط حبیب بن حسان، زید بن وہب کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

ارشاد نبویؐ ہے: مادر رحم میں چالیس روز تک نطفہ منی کے قرار سے انسانی تخلیق کی ابتدا ہوتی ہے۔

۱۴۹۳۶- ابراہیم بن محمد نیساپوری، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حسان بن ابراہیم تیمی ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوذر کا قول مروی ہے:

آپ کے زمانہ میں ہمارا توشہ صرف ایک صاع ہوتا تھا۔

۱۴۹۳۷- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبداللہ بن خبیق ہیثم بن جمیل، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلۂ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے؛

ارشاد نبویؐ ہے: آخری زمانہ میں لوگ صبح مسلمان اور شام کو کافر ہوں گے۔[۱]

۱۴۹۳۸- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، ھیثم بن جمیل، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے وقوع قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپؐ نے فرمایا قیامت ضرور آئے گی تم بتاؤ کہ تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے، اس نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے، آپؐ نے فرمایا پھر فکر کی ضرورت نہیں ہے۔[۲]

۱۴۹۳۹- ابویعلی، محمد، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، ابن ابی بن ذیب، قاسم، بکیر بن عبداللہ بن اشج، مکرز کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے آپؐ سے سوال کیا کہ ایک شخص کا برائے دنیا جہاد کرنا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، ابوہریرۃ نے لوگوں کو آپ ﷺ کے اس قول سے مطلع کیا، لوگوں نے ابوہریرۃ سے کہا تم سے بات سمجھنے میں غلطی ہوگئی ہے، ابوھریرۃ نے دوبارہ آپؐ سے اس کے بابت سوال کیا، آپؐ نے تین بار فرمایا ایسے مجاہد کیلئے کوئی اجر نہیں ہے۔[۳]

۱۴۹۴۰- ابویعلی محمد، عبداللہ یوسف بن اسباط، ثوری، جعفر بن محمد، ابیہ کے سلسلۂ سند سے علی بن حسین کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: لایعنی کا ترک حسن اسلام سے ہے۔

چند گمنام اولیاء اللہ

۱۴۹۴۱، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس ہروی، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے محمد بن منکدر کا قول مروی ہے:

۱: سنن أبی داؤد ۴۲۵۹. وسنن ابن ماجة ۳۹۶۱. ومسند الامام أحمد ۲/۲۷۲، ۲۷۷، ۴۱۶. والسنن الکبری للبیھقی ۱۹۱/۸. والمستدرک ۵۲۵/۳، ۵۳۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۵۷/۸. وصحیح ابن حبان ۱۸۶۹. وأمالی الشجری ۲۵۷/۲، ۲۵۷/۲، ۲۷۳/۳، ومجمع الزوائد ۳۰۸/۷، ۳۰۹.

۲: کشف الخفا ۲۸۳/۲.

۳: سنن أبی داؤد ۲۵۱۶. ومسند الامام أحمد ۲۹۰/۲، ۳۶۶، والمستدرک ۸۵/۲. ۷۱ وصحیح ابن حبان ۱۶۰۲. والترغیب والترھیب ۲۹۶/۲. والدر المنثور ۲۵۵/۴.

ایک شب میں دعاء میں مشغول تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک شخص نے بارش کیلئے دعاء کی، اسی وقت بادل آیا اور زوردار بارش ہوئی، صبح میں نماز کے بعد اس کی جستجو میں اسکے پیچھے ہولیا، وہ ایک گھر میں داخل ہوا میں بھی اس میں داخل ہوگیا، پھر اس نے برتن بنانا شروع کردیئے، میں اس پر بڑا حیران ہوا، اس نے کہا یہ میرا راز کسی پر منکشف نہ کرنا۔

۱۴۹۴۲-عبداللہ بن محمد، ابواسید، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، سلیمان بن حرب، سری بن یحیٰی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عبید بن عمیر کا قول مروی ہے:

ایک بار میں اپنے والد کے ساتھ سفر میں تھا، کہ ہم راستہ بھٹک گئے، وہاں پر ایک شخص کو ہم نے نماز میں مشغول پایا، ایک خالی مشکیزہ بھی ان کے پاس رکھا ہوا تھا، ہم نے ان سے راستہ معلوم کیا تو انہوں نے اشارہ سے راستہ بتادیا، پھر ہم نے ان سے پانی طلب کیا تو انہوں نے دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت بارش ہوگئی، اور ہم پانی سے خوب سیراب ہوئے، میرے والد نے الحمدللہ پڑھتے ہوئے فرمایا اللہ کے بہت سے گمنام ولی زمین پر زندہ ہیں۔

۱۴۹۴۳- ابواز ہر ضمرۃ بن ھلال مقدسی، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، عبیداللہ بن سعید ہاشمی بصری، سعید ہاشمی، عبداللہ بن ادریس کے سلسلۂ سند سے مالک بن دینار کا قول مروی ہے:

ایک بار شدید ضرورت اور گریہ زاری اور سخت دعاؤں کے باوجود بارش نہیں ہوئی، ایک شب ایک سیاہ فارم غلام نے دعا کی، اسکی دعا کی برکت سے بارش ہوگئی، ہم اس سے بڑے حیران ہوئے، پھر میں نے اسکے آقاء سے اسے خریدلیا، اس نے مجھ سے کہا، میرے خدمت سے عاجز ہونے کے باوجود تم نے مجھے کیوں خریدا، میں نے کہا تمہارے مستجاب الدعوات ہونے کی وجہ سے اس نے کہا اب میں کیسے زندہ رہوں گا، چنانچہ اسی وقت نماز کی حالت میں اس کا انتقال ہوگیا، ہم نے اسے کفنا کر اس کا جنازہ پڑھا، پھر اپنے ہاتھوں سے اسے دفن کیا، مالک کہتے ہیں کہ آج تک لوگ ان کی قبر کے قریب کھڑے ہوکر اپنی اپنی رفع حاجات کیلئے دعا کرتے ہیں۔

۱۴۹۴۴-احمد بن اسحاق، عمر بن بحر اسدی کے سلسلۂ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک حج کے سفر کے دوران بلا زادوراحلہ ایک جوان سے ہماری ملاقات ہوئی، ہم نے اس سے عدم زادوراحلہ کی وجہ پوچھی؟ اس نے مجھے تلاوت قرآن حکیم کا حکم دیا، چنانچہ میں نے کھیعص تلاوت کی۔ وہ سنتے ہی بے ہوش ہوگیا ہوش آنے پر اس نے کہا "کھیعص" میں کاف سے کافی، ہا سے ھادی، ع سے علیم اور ص سے صادق مراد ہے۔ مجھے کافی علیم ہادی اور صادق کے ہوتے ہوئے کسی فکر کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ادھر ادھر چکر لگانے والے تیرے علم کے متلاشی کے علم کا خزانہ تو تیرے دونوں پہلوں کے درمیان ہے۔

(۲) اگر تو جنت کا امیدوار ہے تو بدنظر سے اجتناب کر۔

(۳) اگر تجھے جنت کی حوروں کی ضرورت ہے تو خوف خدا سے خوب ڈرو۔

(۴) اور کوشش کرنے والے کی طرح کوشش کر۔ اور حسن ظن کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں خوب دعائیں کر۔

۱۴۹۴۵- احمد، عمر بن بحر کے سلسلۂ سند سے ابوفیض کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار ایک امرد کو بلا زادوراحلہ حج کا سفر کرتے ہوئے دیکھ کر اسے زادوراحلہ ساتھ رکھنے کی ہدایت کی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی اس کا شریک تمہاری نظر میں ہے، میں نے کہا اس یقین کے ساتھ کوئی سفر نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۴۹۴۶- ابوعباس احمد بن علاء، احمد بن محمد بن عیسٰی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار حج بیت اللہ کیلئے سفر کے دوران میں غلط راستہ پر جانکلا، اس وقت میں خالی ہاتھ ہونے کی وجہ سے زندگی سے ناامید ہوچکا تھا، اسی

اثناء میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا، شب کو ایک متغیر اللون لاغر جسم نوجوان میرے سامنے آیا، اس نے پاؤں زمین پر مارا تو اس سے چشمہ جاری ہو گیا، وہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گیا، میں اٹھ کر اس چشمہ سے خوب سیراب ہوا، اور وضو کر کے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، اسی حال میں صبح ہو گئی۔ نماز کے بعد وہ کہتے ہوئے (کہ اے باری تعالیٰ آپ کے غیر کی عبادت کرنے اور اس سے مدد طلب کرنے والا ناکام ہو گیا) رخصت ہونے لگا۔ میں نے اس سے کہا اے محبت الٰہی میں تکالیف برداشت کرنے والے جوان میرا بھی حج کا ارادہ ہے، لیکن میں راستہ بھولنے کی وجہ سے بلا زادو راحلہ ہوں۔ اور میں زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں۔ اس نے غصہ میں مجھے خاموشی کا حکم دیتے ہوئے کہا صحیح نیت والا انسان کبھی مار نہیں کھاتا۔ پھر اس نے مجھے اپنی اتباع کا کہا چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا اور یکا یک ہم مکہ پہنچ گئے، اس نے کہا مکہ آگیا ہے، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) تقویٰ اختیار کرنے اور خلوت میں اس خوف خدا رکھنے والے انسان کو محبت الٰہی کا جام پلایا جاتا ہے، جسکی وجہ سے اس سے دنیا کی لذت سلب کر لی جاتی ہے۔ میں مخلوق کے بجائے اللہ سے تعلق قائم کر چکا ہوں۔

۱۴۹۴۷- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابوحفص عمر بن محمد حکم نسائی، محمد بن حسین برجلانی، حسین بن محمد شامی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم حج کیلئے کشتی میں سوار تھے، اسی اثناء میں ایک پراگندہ حال شخص پر چوری کی تہمت لگ گئی، اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سمندر سے منہ میں موتی لئے مچھلی کے ظاہر ہونے کی اللہ سے دعا کی، چنانچہ اسی وقت اسکی دعا قبول ہو گئی، اسکے بعد اس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔

۱۴۹۴۸- ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر محمد بن یونس، یوسف بن یعقوب بن مقری کے سلسلۂ سند سے مبارک بن فضالہ بن ثابت بنانی کا قول مروی ہے:

میدان عرفات میں میرے سامنے ایک نوجوان نے دوسرے جوان سے سوال کیا، کیا ارحم الراحمین اللہ ہمیں عذاب دے گا؟ دوسرے نے کہا نہیں نہیں۔

۱۴۹۴۹- ابوبکر محمد بن احمد دینوری، ابراہیم بن شبان، کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

ایک بار تبوک کے جنگلات میں میں نے بلا یدین، رجلین وعنین کے ایک خاتون دیکھی، میں نے اس سے کہا اس حالت میں تو یہاں کیسے۔ اس نے مجھے آنکھیں بند کر کے کھولنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا میں نے آنکھ کھولی تو استار کعبہ میرے سامنے تھا، اس نے کہا ابھی تم کو بھی مجھ پر تعجب ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئی۔

۱۴۹۵۰- علی بن عبداللہ، محمد بن حسن، علی بن محمد ناقد کے سلسلۂ سند سے ایک شیخ کا قول مروی ہے:

ایک بار سواحل شام پر دو قدیم چادروں میں ملبوس ایک شخص کو میں نے غور سے دیکھا تو اس نے جواب میں دو شعر کہے۔

(۱) مجھے بستر پر قرار نہیں ہے۔ آگ کے شعلوں پر مجھے کیسے قرار آسکتا ہے۔

(۲) خدا کی قسم میں اللہ کا دائمی طور ہر مرنے کے بعد بھی عاشق بن گیا ہوں۔

۱۴۹۵۱- ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخزومی صوفی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر جوہری کا قول مروی ہے:

عسقلان میں ایک جبہ پوش سے میری ملاقات ہوئی، میں نے اس سے معانقہ کر کے علمی مجلس کی، لیکن وہ بلا نعلین تھا، میں نے اس سے اسکی وجہ پوچھی، جواب میں اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

اے برادرم پہاڑوں میں چکر لگانا، سورج کی تپش میں گھومنے کی وجہ سے پاؤں کا چھلنی ہونا میرے لئے سوال سے بہتر ہے۔

۱۴۹۵۲-محمد بن محمد عمر، احمد بن عیسیٰ وشاء، ابوعثمان سعید بن الحکم، ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اپنی حوائج ضروریہ کے لئے باہر نکلا تو مجھے کان پڑی ایک آواز سنائی دی۔ اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو محبت الٰہی کے سمندر میں غرق ہو کر پراگندہ اور پریشان حالی کے ساحل پر نمودار ہوا تھا وہ اپنی دعاء میں کہہ رہا تھا اے عظیم ذات والے تو جانتا ہے کہ میں معاصی پر اصرار کے ساتھ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۴۹۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے حیدرۃ بن عبید کا قول مروی ہے:

ہم نے ایک شخص کی عیادت کرتے ہوئے اس سے اس کا حال پوچھا، اس نے جواب میں کہا میرے پاس کثیر گناہ، کمزور جان قلیل نیکیاں ہیں اور میرا سفر طویل ہے۔ ہم نے کہا آخرت کیلئے تیرے پاس کیا توشہ ہے۔ اس نے کہا اللہ سے امید کے علاوہ میرے پاس کوئی توشہ نہیں ہے۔ پھر اس نے دعا کی کہ اے اللہ موت کے وقت مجھے مایوس مت کرنا، مجھ پر رحم فرما اور مجھے خاتمہ بالایمان نصیب کرنا۔

۱۴۹۵۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن حمزۃ، ابوعیناہ، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابوعمرو بن علاء کا قول مروی ہے:

بڑوں کا قدرداں چھوٹوں کا بھی قدرداں ہوتا ہے۔ سری بن جابر کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بلاد زنج میں ایک خاتون کو چاول پیستے ہوئے رو کر کچھ کہتے سنا، لیکن میں اسکی بات سمجھنے سے قاصر رہا، پھر میں نے ایک شیخ سے اسکا مطلب پوچھا، انہوں نے کہا اس کا کلام درج ذیل اشعار تھے۔

(۱) مجھے دائیں بائیں اللہ کے علاوہ کوئی امید گاہ نظر نہیں آتی،

(۲) ایک شخص نے میری رہنمائی کی کہ فضل الٰہی کے ذریعہ ہی تمہارے گناہ معاف ہونگے۔

(۳) اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات بے شمار ہیں، آپ کا احسان مشرق و مغرب چارسو پھیلا ہوا ہے۔

۱۴۹۵۵-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد، احمد بن روح، ابراہیم بن عبداللہ، عبدالرحیم بن یحییٰ رازی کے سلسلہ سند سے ابوخالد بن سلیم عامری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے کسی حاجت کے بابت دعا کی عدم قبولیت پر اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ میری طرف سے حسن ظن کے باوجود آپ نے میری حاجت پوری نہیں فرمائی، اللہ کی طرف سے ندا آئی، ہم نے تیری حاجت پورا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن تمہاری آخری بات کی وجہ سے ہم نے اپنا فیصلہ روک دیا، وہ اسی وقت بے ہوش ہو گیا، ہوش آنے پر اس نے کہا یا اللہ گناہ گاروں کے ساتھ آپ کا یہی معاملہ ہے۔ اس کے بعد اسکی قوت واقع ہو گئی۔

۱۴۹۵۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن سعید، عبیداللہ بن عبدالملک کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار حج کے دوران بلا مرض زرد رنگ، کمزور بصارت اور لاغر جسم والا ایک شیخ میں نے دیکھا۔ ایک جمعہ کے موقع پر ایک نوجوان نے اس سے کہا روحانی مریض ہونے کی وجہ سے میں آپ سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ شیخ نے سوالات کی اجازت دے دی اس نے شیخ سے چند سوال کئے۔

(۱) خوف الٰہی کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا انسان کے قلب میں اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہو۔ اس بات کے سنتے ہی جوان پر وجد طاری ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا۔

(۲) انسان کے قلب میں خوف الٰہی کیسے پیدا ہوتا ہے؟ شیخ نے فرمایا انسان کے قلب کو روحانی مریض سمجھ کر اس کے علاج کی فکر پیدا ہوتے وقت۔

(۳) محب کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا محبین شیخ نے کہا محبین کے قلوب جاک اللہ کی جلالت عالی کا ادراک کرتے ہیں، پھر ان کے ابدان، قلوب اور ارواح معصیت میں استعمال نہیں ہوتی، اور انکی عقول نورانی بن جاتی ہیں، اس کے بعد وہ زور سے چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا ہم نے اسے حرکت دی تو وہ دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔

۱۴۹۵۷- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی کے سلسلۂ سند سے احمد ابی الحواری کا قول مروی ہے:

ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھ سے راہ نجاۃ کے بابت سوال کیا؟ میں نے کہا معاملات کی درستگی اور آخرۃ راہ نجات ہے۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی، خواتین کو اسکی حالت دریافت کرنے کے وصیت کی، اسی دوران اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس میں لکھا تھا کہ مجھے ان ہی کپڑوں میں کفن دیدینا، پھر انہوں نے اسے حرکت دی تو اسکا انتقال ہو چکا تھا، میں نے خدام سے اسکی حقیقت پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ وہ روحانی مرض کی وجہ سے کہتی تھی کہ مجھے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے چلو ان ہی سے مجھے شفاء کی امید ہے۔

۱۴۹۵۸- عبداللہ، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن حبیش کے سلسلۂ سند سے وہیب بن ورد کا قول مروی ہے:

ایک بار ارض روم میں ایک شخص کو غیب سے ندا سنائی۔ کہ اے اللہ آپ کی ذات سے واقف ہونے کے باجود آپ کے غیر سے امید وابستہ رکھنے اور آپ کے غیر سے مدد طلب کرنے والے شخص پر مجھے تعجب ہے۔ پھر اس نے کہا، آپ کے غیر سے راضی ہونے والے انسان پر مجھے تعجب ہے، اس نے پوچھا یہ جن، انسان میں سے کس کی آواز ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ انسان کی آواز ہے جس کے ذریعہ تجھے لایعنی پر تنبیہ کی گئی ہے۔

۱۴۹۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

ایک بہت بڑے مریض سے پوچھا گیا کہ اب تمہاری کوئی خواہش ہے؟ اس نے کہا اب صرف میری ایک خواہش خاتمہ بالایمان ہے۔

۱۴۹۶۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلبی، احمد بن سنان قطان کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن داؤد واسطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میدان عرفات میں ایک خاتون کو میں نے کہتے سنا منجانب اللہ ہدایت یافتہ انسان کو کوئی گمراہ اور منجانب اللہ گمراہ انسان کو کوئی ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ اس نے کہا میں صراط مستقیم سے بھٹکی ہوئی ایک خاتون ہوں، پھر میرے چند سوالوں کا اس نے قرآن سے جواب دیا، میں نے اسکی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ عرصہ تیس برس سے اس کا تکلم قرآن ہی ہے۔

۱۴۹۶۱- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول مروی ہے:

میں نے موقف میں ایک خاتون کو دعاء کرتے دیکھا وہ کہہ رہی تھی! گناہوں نے مجھے بوجھل کردیا، میری آنکھوں میں حزن گاہ کا سرمہ لگا ہوا ہے۔ اے باری تعالیٰ آخری قرار کے علم سے قبل مجھے سکون نہیں آسکتا۔ اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت کو میرا زیور اور رضا کو میرا توشہ بنادے۔ اور اپنی ناراضگی سے مجھے دور رکھ۔

۱۴۹۶۲- محمد بن عبداللہ، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

میں نے دریائے نیل کے کنارہ ایک باندی کو دعاء کرتے دیکھا، اے لوگوں کو قوت گھریائی عطاء کرنے، ذکر میں مشغول رکھنے اور انہیں فکر آخرت عطا کرنے والی ذات آپ ہی میری امیدوں کا مظہر ہیں، اسکے بعد چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔

۱۴۹۶۳- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، عبداللہ بن محمد بلوی، ابواسحاق جماع سماعہ کنانی کے سلسلۂ سند سے ابن فارس کا قول مروی ہے:

ایک نجدی دیہاتی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی باندی کی عیادت کرتے ہوئے اس سے اسکی حالت پوچھی، اس نے کہا

اس وقت موت کا فرشتہ مجھے سامنے نظر آ رہا ہے، اور میرا نفس مجھے برائی کی طرف دعوت دے رہا ہے لیکن بہرہ گی موت آ کر رہے گی۔

۱۴۹۶۴- عبداللہ بن محمد، عبدالجبار، مغیرۃ بن سہل، ربیع بن صبیح کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

حضرت عمر کے زمانہ میں ایک بڑے عابد پر ایک لڑکی عاشق ہوگئی۔ اس نے اس سے کہا گیا تو زنائی حالت میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔ اس کے بعد اس نے چیخ ماری اور وہ بے ہوش ہوگیا، اس کا چچا اسے اٹھا کر گھر لے گیا۔ افاقہ ہونے پر اس نے چچا سے پوچھا کہ حضرت عمر سے سوال کرو کہ اللہ سے ڈرنے والے کی کیا جزا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

۱۴۹۶۵- عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

اس نے میرا نام لے کے جواب دیا، میں نے اس سے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا، اس نے کہا میں نے محبوب کے معرفت کی وجہ سے آپ کو پہچان لیا۔ پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) عزت، بھاء اور سرور کی وجہ سے ذی الجلال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) عارفین پر جلالت کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

(۳) اطاعت الٰہی میں مشغول انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

(۴) خائفین کیلئے اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔ اے غفور آپ ہی میرے سوال و مقصود ہیں۔

۱۴۹۶۶- عبداللہ بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد مفسر، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلۂ سند سے ابو عامر کا قول مروی ہے:

مسجد نبوی میں ایک سیاہ فام غلام نے مجھے ایک خط دی، جسکا مضمون درج ذیل تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے، میں آپکا بھائی ہوں، مجھے آپکی آمد کا علم ہوا ہے، میں آپ کی زیارت کا متمنی ہوں، لہٰذا آپ زیارت سے مشرف فرمائیں، میں اٹھ کر اس غلام کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ایک ویران گھر پر ہم پہنچے اس نے اجازت طلب کر کے مجھے اندر داخل ہونے کو کہا میں گھر میں داخل ہوا تو وہاں پر ایک غمزدہ شیخ بیٹھے تھے، میں سلام کر کے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ انہوں نے میری آمد پر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ضعف کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو سکے، پھر انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے، میں ایک طویل زمانہ سے آپکی ملاقات کا مشتاق تھا، کیونکہ میرے روحانی مرض کا آج تک کوئی علاج نہیں کر سکا لیکن آپ سے مجھے اسکی امید ہے، میں نے طویل سکوت کے بعد اس سے کہا آپ اپنے قلب کا تزکیہ کریں، اسکے بعد آپکو جنت کی نعمتیں نظر آئیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے رازوں سے واقف ہے۔ میری بات سنتے ہی اس کی چیخ نکلی کچھ دیر بعد وہ عالم دنیا سے رخصت ہوگیا ابو عامر کہتے ہیں کہ کچھ روز بعد مجھے خواب میں اس کی زیارت ہوئی، میں نے کہا اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا، اس نے کہا اللہ نے میری مغفرت فرمادی، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ابو عامر میرے انعام میں آپ برابر کے شریک ہیں۔

(۲) کیوں کہ غافل کو بیدار کرنے والا عاقل کے انعام میں نصف کا شریک ہوتا ہے۔

(۳) عاصی کو راہ راست پر لانے والا کوشش کرنے اور صبر کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۴۹۶۷- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن أبی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابو قرۃ کا قول مروی ہے:

ایک تابعی کے دعاء کے الفاظ درج ذیل ہوتے تھے: اے بلا سوال عطاء کرنے والی ذات سوال کے وقت تو مجھے کیسے محروم کرے گا، اے میرے مولیٰ میرا قلب اپنی عظمت سے لبریز کردے اور مجھے اپنی محبت کا جام شراب پلادے۔

۱۴۹۶۸- عبداللہ بن محمد، فیصل بن احمد، ابو حاتم کے سلسلۂ سند سے محمد ہشام کا قول مروی ہے:

میں نے مسجد حنیف میں ایک شخص کو کہتے سنا اور اے الٰہی خطاء کار آپ کی رحمت کے امیدوار آپ کے در پر حاضر ہیں اس وجہ سے آج ہم سب کی مغفرت فرمادے ہم میں سے کسی کو محروم مت کر۔

۱۴۹۶۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن نصیر کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن جنید کا قول مروی ہے:

ایک عابد کا قول ہے: اے لوگو ذکر الٰہی سے اپنے قلوب زندہ خشیت سے مردہ، محبت الٰہی سے منور اور لقاء الٰہی کے شوق سے خواہش کرو۔ اے لوگو محبت الٰہی ورجاء عالیہ، مغفرت ترہیب، شوق وترغیب اور حسن نیت خواہشات کے مغلوب کرنے کا ذریعہ ہے۔ ترک شہوات اعمال کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ راحت کے متمنی انسان پر اہل محبت کے منازل کے حصول کی کوششیں لازم ہیں۔ شب وروز قلب وزبان ذکر الٰہی سے تر رکھنا، اہل محبت کے اخلاق سے ہے۔ کم از کم قلب کا ذکر الٰہی میں مشغول رکھنا تو لازم ہے کیوں کہ یہ انفع ہے۔

۱۴۹۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوطیب احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے سعید بن عبدالرحمٰن کا قول مروی ہے:

ایک بار یزید بن ہارون کی خدمت کے موقع پر توشہ ختم ہوگیا، بعض ساتھیوں نے مجھ سے کہا اب کیا ہوگا، میں نے کہا یزید بن ہارون سے مجھے امید ہے۔ انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا عزت، جلال، کبریائی اور جود وکرم کی قسم ہے۔ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھنے والے انسان کی میں تمام امیدیں منقطع کردوں گا۔ اور ان کو میں لوگوں کے سامنے ذلیل کرونگا۔ اور اپنے سے دور کروں گا سب کچھ تو میرے قبضہ قدرت میں ہے۔ پھر بھی میرا بندہ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ میرے علاوہ کون دعاء قبول کرنے والا ہے میں بلا سوال انسان کو عطاء کرتا ہوں، کیا میں سائل کو عطاء نہیں کرونگا، کیا میں بخیل ہوں جسکی وجہ سے میرا بندہ میرے غیر کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ کیا دنیا وآخرت میرے لئے نہیں ہیں، کیا فضل ورحمت میرے قبضہ قدرت میں نہیں ہے اگر میں اہل سمٰوات والارض کو جمع کرکے سب کو ان کی منشاء کے مطابق عطاء کردوں تب بھی میرے خزانوں میں ذرا بھر کمی نہیں آئیگی۔ میری رحمت سے مایوس ہونے والے اور میری نافرمانی کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔

۱۴۹۷۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن موسیٰ انصاری کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک بار حج کے موقع پر شب کو ایک جوان کو مناجات کرتے ہوئے میں نے سنا یا الٰہی میں نے: تیری مخالفت کی وجہ سے تیری نافرمانی نہیں کی، اور میں تیرے عذاب سے غافل نہیں ہوں۔ لیکن میں ابلیس، اپنی شقاوت اور تیری مہلت کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ اے الٰہی اب کون مجھے آپ کے عذاب سے بچائے گا۔ اس کے بعد میں نے اسے قرآن کی ایک آیت سنائی۔ جسے سن کر اس کا انتقال ہوگیا۔ دوسرے روز میں اسکے جنازہ میں شریک ہوا۔

۱۴۹۷۲- ابراہیم بن ابی طالب نیساپوری، ابن ابی الدنیا، محمد بن اسحاق ثقفی، اسحٰق ثقفی، احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک شب ایک نوجوان کو مناجات کرتے دیکھا، یا الٰہی آپ کی مخالفت کی بناء پر میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، میں آپ کے عذاب سے غافل نہیں ہوں بلکہ اپنی شقاوت کے ابلیس اور آپ کی طرف سے مہلت کی وجہ سے میں گناہ میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ اس کے بعد میں نے اس کے سامنے قرآنی آیات قوا انفسکم واھلیکم نارًا وقودھا الناس والحجارۃ ۔ تلاوت کی اسی وقت اسکا انتقال ہوگیا، دوسرے روز میں نے اسکے والد سے اسکے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا میرے غم میں اضافہ مت کر۔ میرا لڑکا میرا بڑا سہارا تھا۔ اب کون میرا خیال رکھے گا۔ وہ کمائی کے تین حصے کرکے ایک مساکین اور ایک خود پر خرچ کرتا تھا منصور کہتے ہیں کہ یہ خائفین کی صفت ہے۔

ائمہ اصفیاء کی ایک جماعت کا تذکرہ۔

(۵۴۴)۔ سہل بن عبداللہ کے اقوال زریں:

۱۴۹۷۳-عبداللہ، ابوبکر جور بی، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

زندگی گزارنے کے چھ اصول ہیں۔(۱) کتاب، (۲) وسنت کی اتباع، (۳) اکل حلال (۴) عدم ایذاء رسانی، (۵) گناہوں سے اجتناب، (۶) توبہ۔

۱۴۹۷۴- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

اتباع نبوی کے حامل انسان کا قلب اللہ اور اسکے رسول کی محبت سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۴۹۷۵- سہل کا قول ہے:

متبع سنت کی چار علامت ہیں ،(۱) استخارۃ، (۲) مشورہ، (۳) استعانت من اللہ، (۴) توکل۔

۱۴۹۷۶-سہل کا قول ہے:

متبع سنت انسان کو سنت کی پیروی کی برکت سے اللہ دوسروں کی ھدایت کا ذریعہ بناتے ہیں۔اگرچہ وہ بقول رسول اجنبی ہوتا ہے، اور حسن نیت کی برکت سے انسان جہل سے پاک ہو جاتا ہے۔ان سے سوال کیا گیا کہ انسان نفس کی مکاری سے کب محفوظ ہوتا ہے۔فرمایا جب انسان نفس کو پہچان کر اسے کتاب وسنت کی اتباع پر امادہ کر لیتا ہے۔نیز فرمایا انسان کے ایمان کی تکمیل چھ چیزوں سے ہوتی ہے۔(۱)و(۲) مرونہی کا عمل کرنا جو فرض ہے۔(۳) اتباع سنت، (۴) ادب، (۵) ترھیب، (۶) ترغیب۔

۱۴۹۷۷-سہل کا قول ہے:

لوگ تین وجوہ سے عبادت الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں۔(۱) خوف، (۲) رجاء، (۳) قرب۔خائف انسان گناہوں سے اجتناب کی کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکی وجہ سے اسے اطمینان قلبی حاصل ہو جاتا ہے۔یہ خائفین کی علامت ہے۔راجی انسان جنت کی امید اور اسکی طلب میں اپنی جان کر بازی لگا دیتا ہے۔حتیٰ کہ وہ حصول جنت میں سب سے سبقت کر جاتا ہے۔یہ راجی کی نشانی ہے۔اور عارف انسان معرفت الٰہی کیلئے بے حد جدوجہد کرتا ہے۔حتیٰ کہ وہ بھی اس راہ میں جانی قربانی پیش کرتا ہے۔یہ عارف کی علامت ہے۔

۱۴۹۷۸-سہل کا قول ہے:

انسان تین چیزوں (مشقت برداشت کرنا، نرمی اختیار کرنا اور ہر حال میں خواہشات کی عدم پیروی کرنا) کے اختیار کرنے سے بااخلاق بن جاتا ہے۔پھر تین چیزیں (علم عالی۔حلم اور تواضع) اس میں ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔نیز فرمایا ایمان اور حیاء اسلامی اخلاق سے ہیں۔نیز فرمایا دین کے چار ارکان ہیں۔

(۱) صدق، (۲) یقین، (۳) رضاء، (۴) محبت۔لہذا صدق صبر، یقین نصیحت۔رضاء ترک خلاف اور محبت ایثار کی نشانی ہے، نیز فرمایا جاہل مردۂ ناسی نائمٔ عاصی سکران اور سندی انسان۔نادم کے مانند ہوتے ہیں۔

۱۴۹۷۹-ابوعمر عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن یحییٰ بن ابی بدر، ابومحمد سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں شہوت کا ختم کرنا جہل سے علم کی طرف، نسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور گناہ سے توبہ میں ہے۔

۱۴۹۸۰- سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

حقیقی متقی انسان کا مطمع نظر صرف ذات الٰہی ہوتی ہے۔اس کے بعد منجانب اللہ اس کے لئے راہیں کھل جاتی ہیں۔نیز فرمایا تقویٰ اور توکل ایک دوسرے کو لازم وہ ملزوم ہیں۔

۱۴۹۸۱-سہل کا قول ہے:

ارکان دین حسب ذیل ہیں ۔(۱) موت تک استعانت باللہ، (۲) اتباع سنت، (۳) صدق، (۴) انصاف،(۵) تفضل، (۶) خیر خواہی، (۷) رحمت۔

۱۴۹۸۲-ابو محمد کا قول ہے: ایک قوم سے آپ علیہ السلام نے سوال کیا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا مومن، پھر آپ نے ان کے ایمان کی حقیقت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نعمت پر شاکر اور مصیبت پر صبر سے کام لیتے ہیں۔آپ نے فرمایا مسکن وطعام میں سادگی تم پر لازم ہے۔اور تقویٰ کو بھی لازم پکڑو۔

۱۴۹۸۳-عثمان بن محمد، عباس بن احمد کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں (جب بقاء، حب غنا اور مستقبل کی فکر) سے محبت کرنے والے انسان کے قلب کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

۱۴۹۸۴-سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ فقیر انسان نفس کے مکر سے کب محفوظ ہوتا ہے؟ فرمایا مستقبل کے فکر چھوڑنے کے بعد۔

۱۴۹۸۵- عثمان بن احمد، محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول ہے:

سہل بن عبداللہ کا سب سے قیمتی قول ہے:

اللہ تعالیٰ تارک شہوۃ انسان کی نیکیاں ضائع نہیں کرتا۔

۱۴۹۸۶- ابو قاسم عبدالجبار بن شیر باز بن زید، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اے انسان لوگوں کی برائی اور انکے اخلاق رذیلہ کو دیکھنے کے بجائے اپنے حال کی خبر گیری کر۔

۱۴۹۸۷- عثمان بن محمد، ابو حسن احمد بن محمد انصاری، محمد بن احمد بن سلمہ نیساپوری، ابو محمد سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان میں اللہ وحدہ لاشریک ہوں، میرے غیر سے امید رکھنے والے انسان نے درحقیقت مجھے پہچانا نہیں۔میں اپنے بندوں کو خاص طور سے نوازتا ہوں۔ان کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہوں۔انہی کی وجہ سے میں بارش کرتا ہوں، انہی کی وجہ سے زمین پر غلہ اگاتا ہوں۔انہی کی وجہ سے بلائیں دفع کرتا ہوں۔وہ میرے محبوب اور میرے اولیاء ہیں، ان کو میں بلند درجات اور عالی مقام سے نوازوں گا۔اے انسان مجھے طلب کرنے والا اپنی کوشش میں کامیاب۔اور میرے غیر کو طلب کرنے والا اپنی کوشش میں ناکام ہوتا ہے۔اپنے خواص کی وجہ سے میں خطاء کاروں کو معاف کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو بذریعہ وحی فرمایا اے داؤدؑ میرے طالب کا خادم بن جا۔

۱۴۹۸۸-سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے: دنیا سے بے رغبت انسان کا ماویٰ وملجاء اللہ ہی ہوتا ہے۔ایسے شخص کے بارے میں اللہ فرماتا ہے مجھے پہچاننے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہتا ہے، میرے امر کی اطاعت کرتا ہے، میرے رزق پر میری تعریف کرتا ہے، میری عطا پر میرا شکر کرتا ہے، اور آزمائش پر صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۴۹۸۹- عثمان بن محمد، ابو محمد بن صہیب کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

دنیا میں علم کے علاوہ سب جہالت اور عمل کے علاوہ سب علم وبال اور اخلاص کے علاوہ تمام عمل بے کار ہے۔

۱۴۹۹۰- سہل کا قول ہے: علم کا شکر اور عمل کا شکر علم کی زیادتی ہے۔

۱۴۹۹۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابو محمد بن صہیب، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

ہر قلب ونفس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔غیر اللہ کی طرف نظر رکھنے والے انسان کے قلب پر ابلیس کا تسلط ہوتا ہے۔

۱۴۹۹۲- سہل کا قول ہے: دنیا کا مقام جوارح، جوارح کا مقام بدن، بدن کا مقام قلب، قلب کا مقام نیت اور نیت کا مقام اللہ ہے۔

۱۴۹۹۳- ابو حسن بن محمد مقسم، ابو بکر بن منذر ہجیمی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

روٹی سے شکم سیری کا یقین رکھنے والا انسان بھوکا رہتا ہے۔

۱۴۹۹۴-سہل کا قول ہے:

شکم سیری غفلت کی بنیاد ہے۔

۱۴۹۹۵-سہل کا قول ہے:

۱۴۹۹۶-سہل نے قرآنی آیت "واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس سے اللہ کے حکم کے مطابق بات کرنے والی زبان مراد ہے۔

۱۴۹۹۷-سہل کا قول ہے: اللہ سے تعلق جوڑ کر اسی کی طرف رجوع پیدا کرنے کا ذریعہ بننے والا علم سب سے افضل علم ہے:

۱۴۹۹۸-سہل کا قول ہے: اے انسان شب کی آمد پر اس کے حکم کے مطابق گزرنے کے بعد ہی آئندہ دن کی آمد کی امید رکھ۔

۱۴۹۹۹-سہل کا قول ہے:

صبر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) اہل دنیا دنیا کے حصول کے لئے مصائب پر صبر کرتے ہیں،(۲) اھل آخرۃ حصول آخرۃ کیلئے تکالیف پر صبر سے کام لیتے ہیں۔

۱۵۰۰۰-سہل کا قول ہے:

انسان کے علم کے خشیت فعل کے ورع، ورع کے اخلاص اور اخلاص کے مشاہرۃ سے ملنے کے بعد ہی اس کے لئے کوئی شئی تام ہوتی ہے اور مشاہرۃ ماسواء اللہ سے لاتعلقی کا نام ہے۔

۱۵۰۰۱-ابوحسن بن مقسم، ابوحسن نحاس کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

کمزوری غفلت، خشیت بیداری اور قساوۃ موت کا نام ہے۔

۱۵۰۰۲- ابوحسن، محمد بن منذر کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

توکل پر اعتراض ایمان پر اعتراض ہے اور تکسب پر اعتراض سنت پر اعتراض ہے۔

۱۵۰۰۳-عبداللہ، ابوبکر کے سلسلہ سند سے جوربی کا قول مروی ہے:

سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ انسان منجانب اللہ آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۵۰۰۴-سہل کا قول ہے:

اللہ نے بندہ کیلئے چار چیزوں کا ذمہ لیا ہے: (۱) خائف کو امن دیتا ہے (۲) امید رکھنے والے کی امید پوری کرتا ہے، (۳) ایک نیکی کے عوض دس درجہ ثواب عطا کرتا ہے، (۴) متوکل کو اس کے نفس کے حوالہ نہیں کرتا۔ سہل سے سوال کیا گیا کہ انسان کو عیوب کب نظر آتے ہیں؟ فرمایا انسان کے ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کے وقت۔ نیز ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام عبودیت پر کب پہنچتا ہے۔ فرمایا تدبیر کے چھوڑنے کے وقت۔ ان ہی سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام صدق پر کب فائز ہوتا ہے؟ فرمایا امر و نہی میں توکل سے کام لینے کے وقت۔

۱۵۰۰۵-عبداللہ، ابوبکر کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

منجانب اللہ آزمائش دو قسم پر ہے، (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ فقر و فاقہ کی حالت میں بندہ کا اللہ سے تعلق کا ذریعہ بننے والی آزمائش کیلئے باعث رحمت اور فقر و فاقہ کی حالت میں اللہ کے بجائے تدبیر و اختیار کے حوالہ کرنے والی آزمائش کیلئے باعث عقوبت ہے بعض کا قول ہے: آزمائش مرض کے مانند ہے۔ ایک مریض انسان سو برس تک زندہ رہتا ہے، اور ایک اسی وقت سے چلا جاتا ہے اسی

طرح ایک انسان سو برس تک نافرمانی کرتا ہے لیکن اس کا خاتمہ بالخیر ہو جاتا ہے۔ اور انسان کیلئے صرف ایک کلمہ معصیت ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آزمائش ایک سخت ترین امر ہے۔

۱۵۰۰۶- سہل کا قول ہے:

جب بندہ میری نعمت کی قدر کرتا ہے تو میں اسی کو اس کے لئے باعث شکر کر دیتا ہوں، اور جب بندہ گناہ کو بڑا سمجھتا ہے تو میں اسکو اس کے لئے باعث غفران بنا دیتا ہوں۔

۱۵۰۰۷- سہل کا قول ہے:

اللہ کے خزانہ میں توحید سے بڑی شئی نہیں ہے۔

۱۵۰۰۸- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

امید معاصی کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کے کئے بمنزلہ بیج، جہل اس کے لئے بمنزلہ مقام اور معاصی پر اصرار کرنے والا اس کے لئے بمنزلہ ساتھی کے ہے۔ اور معرفت طاعت کے لئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج علم اس کے لئے بمنزلہ مقام اور صالح انسان اس کے لئے بمنزلہ صاحب کے ہے۔

۱۵۰۰۹- سہل کا قول ہے:

ظن بد کا حامل انسان یقین، لایعنی کا حامل صدق اور فضولیات کا حامل انسان ورع سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور مذکورہ تین چیزوں سے محروم کئے جانے والا انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۰۱۰- سہل کا قول ہے:

جاہل انسان لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرتا ہے۔ اور ملعون انسان پردہ پوشی نہیں کرتا۔

۱۵۰۱۱- سہل کا قول ہے:

خادم ہی بعد میں مخدوم بنتا ہے۔

۱۵۰۱۲- سہل قول ہے:

توحید ایمان کی زبان، فصاحت اس کا علم اور صحت بصارت اس کا یقین ہے۔

۱۵۰۱۳- سہل کا قول ہے:

نیت اصل الاصول اور عین اخلاص ہے۔ اور فعل کے ذریعہ ظاہر کے حکم کے ثابت ہونے کے مانند نیت کے ذریعہ باطن کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ نیت سے لاعلم انسان دین سے لاعلم ہوتا ہے۔ نیت کو ضائع کرنے والا پریشان ہوتا ہے۔ اہل صدق میں شامل ہونے اور کتاب وسنت کے بعد ہی انسان نیت کی حقیقت تک پہنچتا ہے۔

۱۵۰۱۴- سہل کا قول ہے:

اللہ سے مناجات کرنے نفس کا محاسبہ کرنے اور آخرۃ کی تیاری کرنے والا انسان ہی حقیقتاً مؤمن ہے۔

۱۵۰۱۵- سہل کا قول ہے:

جہل سے علم کی طرف، نسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور اصرار سے توبہ کی طرف ہجرت قیامت تک فرض ہے۔

۱۵۰۱۶- سہل کا قول ہے:

لایعنی میں مشغول ہونے والا انسان دشمن سے شکست کھاجاتا ہے۔

۱۵۰۱۷- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! دنیا کو دشمنوں اور رات کو دوستوں کے حوالہ کرو۔

۱۵۰۱۸- سہل کا قول ہے:

اطاعت کنندہ انسان کے بجائے معاصی سے اجتناب کنندہ انسان اللہ کا محبوب بنتا ہے۔ کیونکہ صدیق مقرب ہی معاصی سے اجتناب کرتا ہے۔ باقی نیک اعمال تو سب ہی کرتے ہیں۔

۱۵۰۱۹- ابوالحسن بن مقسم، ابوبکر محمد بن منذر ہجمی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

تمام مخلوق کا رازق صرف اللہ ہے، لیکن لوگ اللہ کے علاوہ کی بھی عبادت کرتے ہیں۔

۱۵۰۲۰-: سہل سے عقل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے والا انسان ہی اصل عاقل ہے۔

۱۵۰۲۱- سہل کا قول ہے:

انسان کو دنیا و آخرۃ میں سے صرف ایک میں مسرت حاصل ہوگی۔

۱۵۰۲۲- سہل کا قول ہے:

روٹی بھی حکمت الٰہی سے خالی نہیں جو ہزار عابدوں سے سوال کے باوجود مجھے معلوم نہیں ہوسکی۔

۱۵۰۲۳- ابوحسن، کے سلسلۂ سند سے محمد بن منذر کا قول مروی ہے:

ایک شخص کے سوال کرنے پر سہل نے فرمایا حسن اخلاق کے مالک انسان کی صحبت اختیار کر۔

۱۵۰۲۴- سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ سے مناجات کرنے اور عبادات الٰہی کے حق ادا کرنے والے انسان کو آخرت میں درجات عالیہ سے نوازا جائیگا اور اسکے خلاف کرنے والے انسان کیلئے منجانب اللہ ہلاکت ہے۔ ایسے لوگ ہی غنیٰ بقاء اور حب دنیا کے متمنی ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں رضاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ سہل کا قول ہے:

امید ہر معصیت کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کیلئے بمنزلہ بیج، کاہلی اس کے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں اور ندامت طاعت کیلئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج، عمل اسکے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی کے بقدر ہی انسان کو آخرۃ حاصل ہوگی۔ اور نفس کی مخالفت کے بقدر ہی انسان کو رضائے الٰہی حاصل ہوگی۔ اور ابلیس دشمن کی معرفت کے بقدر ہی انسان کو معرفت الٰہی حاصل ہو گی۔

۱۵۰۲۵- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

مخلص انسان کا قلب محبت الٰہی سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۵۰۲۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! عمل کے بجائے فضل الٰہی کے ذریعہ جنت کے طالب بنو۔

۱۵۰۲۷- سہل بن عبداللہ کا قول ہے۔

بھوکے لوگ اللہ سے دور سے رزق حاصل کرنے کے وجہ سے قرب الٰہی سے محروم ہوجاتے ہیں۔

۱۵۰۲۸- سہل کا قول ہے:

انسان پر ایمان پر ثابت قدمی کے ساتھ خاتمہ بالخیر کی دعا کرنا لازم ہے۔

۱۵۰۲۹- ابوحسن بن مقسم، ابوفضل شیرجی جعفر بن احمد کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت وذروا ظاهر الاسم وباطنه سے ظاہر میں عدم خطاء اور باطن میں اس سے عدم محبت مراد ہے۔

۱۵۰۳۰- سہل کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کو اصل میں نہ جہل کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے اور نہ فرع میں ظلم کی طرف۔

۱۵۰۳۱- محمد بن حسین بن موسیٰ ابوحسن فارسی، عباس بن عصام کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کے علاوہ کوئی معین، رسول کے علاوہ کوئی دلیل، تقویٰ کے علاوہ کوئی زاد اور صبر کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۵۰۳۲- سہل کا قول ہے:

فرشتے اطاعت الٰہی، انبیاء علم اور وحی کے انتظار، صدیقین اقتداء اور اس کے علاوہ تمام لوگ اکل وشرب میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

۱۵۰۳۳- سہل کا قول ہے:

آیات ومعجزات انبیاء، قوام صدیقین، کرامات اولیاء اور قوت مؤمنین کیلئے ہے۔ ذکر الٰہی سے خالی قلب پر شیطانی اثرات اثرانداز ہوتے ہیں۔

۱۵۰۳۴- سہل کا قول ہے:

تقویٰ مؤمنین کیلئے بہترین توشہ ہے۔

۱۵۰۳۵- سہل کا قول ہے:

یقین، عقل اور روح انسانی زندگی کی بنیاد ہے اور تقویٰ کے بقدر ہی انسان کو یقین حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی بنیاد نواہی سے گریز کرنا ہے اور مخالفت نفس نواہی سے اجتناب کی بنیاد ہے، اور یقین کے مطابق قیامت میں لوگوں کو درجات ملیں گے۔

۱۵۰۳۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! تین چیزوں کو لازم پکڑلو۔ (۱) عدم شکم سیری، (۲) اعمال کی کوشش، (۳) ہر حال میں رجوع الی اللہ۔

۱۵۰۳۷- دو چیزیں تکبر اور معصیت انسان کے قلب سے خوف خدا قطع کرنیوالی ہیں۔

۱۵۰۳۸- سہل کا قول ہے:

دعویٰ ہلاکت اور خیر کی بنیاد ہے۔

۱۵۰۳۹- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سلمہ نیساپوری کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

امیدوں کے قطع کے ساتھ ہی حصول حلاوۃ زہد ممکن ہے۔ اہل خیر کی مجالس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے اور دوام ذکر نور قلب کیلئے معین ہے اور طول فکر سے باب حزن کھلتا ہے۔ تمام احوال میں صدق سے انسان کو تزین حاصل ہوتا ہے۔ ٹال مٹول انسان کی ہلاکت اور غفلت اس کے قلب کی سیاہی کا ذریعہ بنتی ہے۔ شدت ندامت اور کثرت استغفار گزشتہ گناہوں کی معافی اور شکر نعمت میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

۱۵۰۴۰- عثمان بن محمد، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ ابلیس پر سب سے زیادہ اشق چیز کونسی ہے؟ فرمایا عارفین کے قلوب۔ پھر انہوں نے استدلال کے طور پر درج ذیل شعر پیش کیا: عارفین کی قلوب کی آنکھیں ان چیزوں کا ادراک کرلیتی ہیں جن کے ادراک سے عام آنکھیں قاصر رہتی ہیں۔

۱۵۰۴۱- عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے عباس بن احمد کا قول مروی ہے:

سہل سے سوال کیا گیا کہ فقیر کو اپنے نفس سے کہاں راحت ملتی ہے؟ فرمایا امیدوں کے انقطاع کے وقت۔

۱۵۰۴۲- ابوحسن علی بن احمد بن عبدالرحمن غزالی اصبہانی، علی بن احمد بن نوح اہوازی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ انسان کو اولاً مناجات کا اس کے عدم کی صورت میں اپنے کلام کی سماعت کا اگر وہ بھی نہ ہو تو اپنے دروازہ پر آنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ اکرم الاکرمین تو میں ہی ہوں۔

۱۵۰۴۳- سہل کا قول ہے:

بقدر ضرورت علم کا حصول ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔ اور نافرمانی سے اجتناب بندہ پر اللہ کا سب سے ادنیٰ حق ہے۔

۱۵۰۴۴- سہل کا قول ہے:

شکم سیری کی فکر کرنے والے انسان کا شب میں قرآن ختم کرنا اور دن میں پانچ سو رکعت نفل ادا کرنا بھی قابل تحسین نہیں ہے۔

نیز قول باری تعالیٰ " فاعلم انه لا الٰه الا اللّٰه " کی تشریح میں فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی نافع اور دافع بلاء نہیں ہے۔

۱۵۰۴۵- عبداللہ، ابوبکر جونی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نفس کی معرفت دشمن کی معرفت سے بھی مشکل ہے۔ اور دشمن کی معرفت دنیا کی معرفت کے مقابلہ میں آسان ہے۔ نیز فرمایا: دشمن کو پہچاننے والا انسان اللہ کو پہچانتا ہے۔ اور نفس کی معرفت کے بعد انسان اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے۔

۱۵۰۴۶- سہل کا قول ہے:

اللہ کا مخلوق کو اپنی معرفت کے لئے دعوت دینا اور ان کے لئے باعث نعمت اور ان پر ان کے نفوس کو غالب کرنا ان کے لئے باعث تکلیف ہے۔

۱۵۰۴۷- اے لوگو اللہ تمہاری نیکیوں کو دگنا کرنے، گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور منجانب اللہ تمہارے لئے باب توبہ قیامت تک کھلا ہوا ہے۔

۱۵۰۴۸- سہل کا قول ہے:

اہل معرفت کے تین کام ہیں (۱) اتباع سنت، (۲) اللہ سے مدد طلب کرنا، (۳) مصائب پر موت تک صبر۔

۱۵۰۴۹- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! میں تمہیں فقط قیامت اور اس کے بعد کی زندگی کی فکر دعوت دیتا ہوں۔

۱۵۰۵۰- سہل کا قول ہے:

نفس بمنزلہ بت اور روح بمنزلہ شریک کے ہیں۔ لہذا نفس کی عبادت کرنے والا بت اور روح کی عبادت کنندہ شریک کی عبادت کرنے والا ہے۔ اللہ کی عبادت کنندہ اور اس کو ترجیح دینے والا انسان اصل مخلص انسان ہے۔

۱۵۰۵۱- سہل کا قول ہے: انسانی زندگی چند سانسوں پر محیط ہے۔ ذکر الٰہی کے بغیر نکلنے والا سانس مردہ ہے۔ ذکر الٰہی کے ساتھ نکلنے والا سانس اللہ تک پہنچنے والا ہے۔

۱۵۰۵۲- جعفر بن محمد بن نصیر خلدی، ابومحمد حریری، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کی قسم سے ہر حال میں، اور غیبت و شکم سیری سے اجتناب اخلاق صدیقین سے ہے۔ نیز صدیقین وعدہ کی بھی پاسداری کرتے ہیں۔

۱۵۰۵۳- سہل کا قول ہے:

اے لوگو تدبیر واختیار کو پس پشت ڈال دو، کیونکہ یہ دونوں تمہاری زندگی کو مکدر کرنے والے ہیں۔

۱۵۰۵۴- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! فساد زمانہ کی وجہ سے نفس کو بھوک، صبر اور مشقت کا عادی بنانے کے ساتھ ہی نجات ممکن ہے۔

۱۵۰۵۵- محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، ابو یعقوب بلدی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

حکماء عقلاء تین چیزوں کے پابند ہوتے ہیں (۱) گناہ پر توبہ کرنا، (۲) سنت کی متابعت کرنا، (۳) عدم ایذاء رسانی۔

۱۵۰۵۶-: ابوحفص عمر بن احمد بن شاہین واعظ، جعفر بن یعقوب ثقفی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نعمت پر شکر کرنے سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۰۵۷-: سہل کا قول ہے:

سب سے پہلے لوگ تکبر میں پھر حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۸-: عبدالجبار بن شیراز، عثمان بن محمد عثمانی، کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول ہے:

اللہ پر نظر مرکوز کرنے سے انسان کا تزکیہ قلب ہوتا ہے۔ تزکیہ قلب کے بعد انسان کے اعضاء بھی گناہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۹- سہل کا قول ہے:

من جانب اللہ انسان کے لیے جو عبادت بھی آسان کی جاتی ہے اسے اس کی ادائیگی کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اللہ کو ترجیح دینے والے انسان کو اللہ دنیا اور دنیا والوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۰۶۰- ابوحسن بن جہضم، طاہر بن حسن، ابراہیم بر جی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

دعا میں فقد اللہ کے سامنے پیش کرنے والے انسان کے بارے میں اللہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اگر اس میں میرے کلام کے برداشت کی سکت ہوتی تو میں کلام کے ذریعہ اسے جواب دیتا۔

۱۵۰۶۱- ابوحسن، ابوبکر دینوری کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

مؤمن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہے، مؤمن ایک جگہ سے رزق کی امید رکھتا ہے۔ لیکن اللہ اسے دوسری جگہ سے رزق دیتا ہے۔

۱۵۰۶۲- عبداللہ، ابوبکر احمد بن محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

سات چیزوں کے ترک کرنے سے اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے؛

(۱) زندیقیت، (۲) شرک، (۳) کفر، (۴) نفاق، (۵) بدعت، (۶) ریاء، (۷) وعید۔

۱۵۰۶۳- اکل صحیح پانچ قسم پر ہے (۱) ضرورۃ قوام، (۳) قوۃ، (۴) معلوم، (۵) فقر، (۶) حلال وحرام میں عدم تمیز رزق کا فکر نہ کرنے والا دنیا اور اسکی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۰۶۴- یقین کی ابتداء مکاشفہ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد معاینہ پھر مشاہدہ کا درجہ ہے۔

۱۵۰۶۵- یقین بمنزلہ آگ، زبان اس کیلئے لکڑی اور عمل بمنزلہ ایندھن کے ہے۔

۱۵۰۶۶- سہل کا قول ہے مؤنت کی قلت حال کی تخفیف اور اطاعت کی لذت کا وجدان انسان کی سعادۃ سے ہے۔

۱۵۰۶۷- سہل سے لذت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ قلب کا محبت الٰہی سے لبریز ہونا عین لذت ہے۔

۱۵۰۶۸- نیکی کا خواہش سے عدم امتزاج اخلاص عمل کی دلیل ہے۔

۱۵۰۶۹- علم کے ذریعہ نفس پر قابو پانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۵۰۷۰- سہل کا قول ہے :

سکوت عقل کی بنیاد اور عافیت عقل کی فرع ہے۔ کتمان سر عقل کا باطل اور اتباع سنت اس کا ظاہر ہے۔

۱۵۰۷۱- فرائض پر ایمان لانا اس کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا فرض ہے۔ سنن پر ایمان لانا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا، ان کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا سنت ہے۔

۱۵۰۷۲- سہل کا قول ہے:

اہل جنت کی چند قسمیں ہیں۔(۱) ایمان لاتے ہی دنیا سے چلا گیا، (۲) ایمان لا کر اعمال صالحہ کئے اور معاصی سے اجتناب کیا یہ قرآنی آیت " قد افلح المؤمنون " کا مصداق ہے (۳) ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ کئے یہ جنتی اللہ کا حبیب ہے، (۴) ایمان لانے کے بعد نیکیاں اور گناہ دونوں کئے اس کا فیصلہ وزن اعمال کے وقت ہوگا۔

۱۵۰۷۳- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! اللہ کا عدم سے پاک ہونا اور جسم سے اس کی مشابہت جیسی باتوں پر اعتراض کر کے اپنے ایمان خراب مت کرو۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے شان شایان تجلّی فرما ہوگا۔

۱۵۰۷۴- سہل کا قول ہے:

کلمہ شہادت لا الہٰ الا اللہ کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔

۱۵۰۷۵- حق ابتداء اللہ اور اسکی انتہا وجہ اللہ کے مراد پر ہوتی ہے۔

۱۵۰۷۶- ابوعمرو عثمان بن محمد عثمان ابومحمد بن صہیب کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

مؤمن کا ایک گناہ ایک سو نیکیوں کا سبب بنتا ہے۔ ان سے اسکی تفصیل پوچھی گئی تو فرمایا مؤمن ایمان کی وجہ سے سزا سے ڈرتے ہوئے گناہ کرتا ہے۔ گناہ کی سزا سے ڈرنے پر اسے ایک نیکی ملتی ہے۔ اور وہ ایمان کی وجہ سے اللہ نے اس گناہ کی مغفرت کی امید رکھتا ہے تو اس پر اسے دوسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے اس پر توبہ کرتا ہے اس پر اسے تیسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے دوسرے کو اس کی طرف دعوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اس پر اسے چوتھی نیکی ملتی ہے۔ نیز وہ گناہ کی حالت میں دنیا سے جانا ناپسند کرتا ہے، اس پر اسے پانچویں نیکی ملتی ہے۔ اور بحکم قرآن ایک نیکی میں دس گنا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لہذا ایک تو دس سے ضرب دینے سے پانچ پچاس ہوگئی اور اگر ایک لومڑی سو کتوں میں پھنس جائے تو وہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کردینگے اسی طرح ایک گناہ سو نیکیوں میں کیا باقی رہیگا۔ اس کے بعد سہل نے رو کر اپنے ساتھیوں کو لوگوں سے اس بات کے بیان کرنے سے منع کردیا۔ کیوں کہ ان کا کہنا تھا کہ لوگ اسی پر اعتماد کر کے دیگر اعمال شرعیہ پھر ترک کردینگے۔ نیز فرمایا ایک گھڑی کے لئے نار دوزخ برداشت کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اے لوگو جلد توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ کرنے والے عنداللہ محبوب ہوتے ہیں۔

۱۵۰۷۷- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

اے لوگو! امراض، احزان اور مصائب صغائر کے لئے کفارہ ہیں، کیونکہ کبائر تو بلا توبہ معاف نہیں ہوں گے۔ کبائر کپڑے پر لگنے والے اس دھبہ کے مانند ہے۔ جو بلا صابون صاف نہیں ہوتا اور صغائر کپڑے پر لگنے والی اس قلیل گندگی کے مانند ہے جو صرف قلیل پانی سے صاف ہوجاتی ہے۔

سہل سے سوال کیا گیا کہ کیا مصائب باعث کفارہ اور اجر نہیں ہیں؟ فرمایا جب انسان مصائب پر صبر کرے اور ثواب کی امید

رکھے۔ کیونکہ نزول مصائب فعل غیر ہے اور غیر کے فعل پر انسان کو ثواب نہیں ملتا۔ البتہ مصائب پر صبر کر، اور اس پر ثواب کی امید رکھنا انسان کا اپنا فعل ہے، لہذا اسی پر ثواب ملے گا۔

۱۵۰۷۸- ابوحسن علی بن احمد، ابن عبدالرحمٰن اصبہانی، ابوبشر عیسیٰ بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

مؤمنین کا اللہ سے محبت کرنا خوف الٰہی کی نشانی ہے، کیونکہ کفار بھی اللہ سے محبت کرتے ہیں پھر ان کی محبت باعث امن اور مؤمنین کی محبت باعث خوف بن جاتی ہے۔

۱۵۰۷۹- عبدالجبار بن شیریاز، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

جہالت دنیا کی اصل اور خورد و نوش، لباس، خوشبو، خواتین تفاخر اسکی فرع اور معاصی اس کا ثمرہ ہے۔ اور معاصی کی سزا اس پر اصرار اور صرار کا ثمرہ غفلت اور غفلت کا ثمرہ اللہ کے خلاف جرأت کرنا ہے۔ نیز فرمایا غیر متقی انسان کے جوارح گناہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسکا دل ابلیس کے نرغہ میں ہوتا ہے۔ لیکن علم پر عمل کرنے والے انسان کا عمل تقویٰ کا ذریعہ بنتا ہے، اور تقویٰ کے بعد اللہ سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا علم دلیل، عقل ناصح اور نفس دونوں کے درمیان اسیر ہوتا ہے۔ اور دنیا ختم ہونے والی اور آخرۃ آنے والی ہے۔ نیز فرمایا عارفین اپنے نفوس کے مالک ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ نفس پر قابو پا کر اس کے مالک بن جاتے ہیں، اور غافلین پر نفس غلبہ حاصل کر کے ان کے اقوال واحوال اور تمام افعال میں ان پر حکومت کرتا ہے۔ اور نفس کو پہچاننے والا اس کے نرغہ سے محفوظ رہتا ہے اس کے بعد اسے معرفت الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابوحسن بن جہزم، ابوفضل شیرجی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے علماء اور زہاد کے قلوب کو عبادت میں مشغول کر کے ان پر احسان عظیم فرمایا۔

۱۵۰۸۱- عبدالجبار بن شیراز، ابوحسن بن جہزم کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو عوام میں تمہیں چند باتیں نظر آئیں گی۔ ترک تقویٰ کی وجہ سے خشوع، اظہار کلام کی وجہ سے علم نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض، نقض عہود اور تضیع امانت کی وجہ سے علم عوام سے اٹھا لیا جائیگا۔ وہ خشیت کے عوض دنیا کے وساوس، تقویٰ کے عوض ابلیس کے وساوس اور ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ظاہر میں وہ متوکل اور حقیقت میں وہ سود خور، غیبت اور بدنظری کے مریض ہونگے۔

۱۵۰۸۲-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

حیاء، عدم ایذاء رسانی، نیکی اور خیر خواہی اخلاق اسلام سے ہے۔

۱۵۰۸۳- سہل کا قول ہے:

قرآن کے بیان کے مطابق دنیا تین قسم پر ہے؛

(۱) عبید، (۲) رجال، (۳) فتیان۔ ان سے تزکیہ قلوب کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا قرآن پر عمل کرنا اس کا سبب ہے۔ نیز فرمایا مساجد عمدہ مقامات سے ہیں۔ کیوں کہ ان میں فرشتے بھی ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ اور بطن وفرج مذموم چیزیں ہیں کیوں کہ ان میں ذمی بھی ہمارے ساتھ مشترک ہیں۔ نیز فرمایا اللہ انسان کو خطاء سے منع کرتا ہے، لیکن اس میں مبتلاء ہونے کے بعد اللہ اسے توبہ کا حکم دیتا ہے۔ جب بندہ توبہ بھی نہیں کرتا ہے تو اللہ اسے کہتا ہے کہ میں خود تیرے پاس آتا ہوں اے لوگو! اللہ کی کرم نوازی کا اندازہ لگاؤ۔ نیز فرمایا اللہ نے انسان کو چار طبیعتوں پر پیدا فرمایا ہے (۱) بھائم کی طبیعت پر، (۲) شیاطین کی طبیعت پر، (۳) سحرۃ کی طبیعت پر، (۴) ابالسہ کی طبیعت پر۔ بہاہم کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو بطن وفرج کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ شیاطین کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو لہو ولعب زینت، تفاخر فی الاموال کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ ابالسہ کی طبیعت انسان کو استکبار اور اباء کیطرف دعوت دینے والی ہے۔

اور سحرۃ کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو مکر اور دھوکہ کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انسان کو تسبیح و تقدیس کا حکم دے کر طبع شیطان و بہائم اتباع سنت کا حکم دے کر طبع سحرۃ وابالسہ سے نکالا ہے۔ نیز فرمایا معرفت خوف، اقرار رجاء، ایمان خوف، عمل رجاء، اور خوف رہبت کا نام ہے۔ نیز فرمایا اللہ کے ہر وقت حاضر باش ہونا اس کا مقتضی ہے کہ ہم ہر وقت اسکی اطاعت کریں۔ نیز فرمایا اللہ نے مخلوق کو انکے اور غیر کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ بحکم قرآن انکو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ نیز فرمایا اللہ وراء سے پاک ہے

۱۵۰۸۴- محمد بن حسن بن علی، احمد بن محمد بن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ایک شخص نے سہل سے قوت کے بابت سوال کیا؟ سہل نے فرمایا ذکر دائمی انسان کی قوت ہے۔ اس نے کہا میں نے اسکے بجائے آپ سے قوام نفس کے بارے میں سوال کیا ہے۔ سہل نے فرمایا قوام نفس بھی اسی کا محتاج ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا؟ سہل نے کہا بہر حال ذکر الٰہی لازمی امر ہے۔

۱۵۰۸۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان، کے سلسلۂ سند سے ابن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل سے سر نفس کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا سر نفس صرف فرعون پر ظاہر ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے اس نے انا ربکم الا علیٰ کا دعویٰ کیا تھا۔ نفس کیلئے سات پردے سماوی اور سات ارضی ہیں۔ نفس کو ملنے کے بقدر انسان ترقی کرتا ہے، حتیٰ کہ جب انسان اسے تحت اثری دفن کر دیتا ہے۔ تو اسکا قلب عرش سے باتیں کرنے لگتا ہے۔

۱۵۰۸۶-سہل کا قول ہے:

اے لوگو! قلب ایک بہت نازک شئی ہے، جس پر شی یسیر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے تم خطرات مذمومہ کے اس پر واقع سے اجتناب کرو کیونکہ اس پر قلیل کا اثر بھی کثیر ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۷-سہل کا قول ہے:

اللہ کے ماسوای ہر شئی وسوسہ ہے۔

۱۵۰۸۸-سہل سے سوال کیا گیا کہ اس قول کہ نفس کو پہچاننے والا اللہ کو پہچان لیتا ہے، کا کیا مطلب ہے فرمایا اس کا مطلب یہ کہ اللہ کی وجہ سے نفس کو پہچاننے والا نفس کی وجہ سے اللہ کو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۰۸۹-عبداللہ، ابوبکر جوربی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

طہارت تین قسم پر ہے (۱) جہالت کی طہارت علم ہے، (۲) نسیان کی طہارت ذکر ہے، (۳) معصیت کی طہارت طاعت ہے۔

۱۵۰۹۰- سہل کا قول ہے:

خواص کی جنایت عند اللہ عوام کی جنایت سے بڑھ کر ہے۔ غیر اللہ سے انس ومحبت خواص کی جنایت ہے۔ نیز فرمایا اولاً جوارح کی انس عقل سے، پھر عقل کی علم سے ہوتی ہے، اس کے بعد بندہ کا اللہ سے انس کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ نیز فرمایا ہر عقوبت طہارۃ کا ذریعہ ہے، لیکن قلب کی عقوبت قساوۃ ہے۔

۱۵۰۹۱- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! زبان سے تم کو اقرار اور قلب سے یقین عطا کیا گیا، اور اللہ کی مثل کوئی شئی نہیں ہے۔ وہی سمیع وبصیر ہے۔ وہی قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے تم سے حساب لے گا اور اعمال پر تمہیں اجر وسزا دیگا۔ نیز فرمایا انسانی کامیابی کا مدار پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اکل حلال (۲) حلال لباس، (۳) حقوق اللہ کی پاس داری، (۴) عدم ایذاء رسانی، (۵) استعانت باللہ۔ نیز فرمایا مذکورہ اشیا خمسہ کے حصول کیلئے پانچ باتوں کا ترک ضروری ہے۔ (۱) شیطانی وساوس قبول نہ کرنا (۲) رضاء الٰہی کے سلسلۂ میں عقل کی اتباع کرنا (۳)

حصول دنیا کیلئے عدم اہتمام، (۴) مخالفت نفس، (۵) معصیت سے اجتناب۔ نیز مذکورہ پانچ باتیں دیگر پانچ چیزوں پر موقوف ہیں، (۱) مال جمع نہ کرنا، (۲) امارت کی فکر نہ کرنا، (۳) کھانے کا عدم اہتمام، (۴) لباس کی عدم فکر، (۵) ترک تعلقات۔ نیز فرمایا مذکورہ تمام باتوں کی بنیاد ایمان ہے۔ اور ایمان کی بنیاد ذات الٰہی کا استحضار ہے۔ اس طرح کہ وہی مختار کل ہے۔ وہی نفع ونقصان کا مالک ہے مرض وشفاء اس کے ہاتھ میں ہے۔ تمام خزانے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اس کے لئے اللہ نے انبیاء کو مبعوث فرمایا اسی کے لئے قرآن نازل فرمایا۔

۱۵۰۹۲- محمد بن حسن بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

کہ یعقوب بن لیث کے بطن کے مرض کا کوئی علاج نہیں کر سکا۔ انہیں سہل کے بابت بتایا گیا تو انہوں نے انکو بلوایا۔ سہل نے ان کے نزدیک آ کر کہا اللہ آپ نے جس طرح اسے معصیت کی ذلت دیکھائی ہے۔ اسی طرح طاعت کی عزت بھی دیکھا دیجئے۔ یعقوب بن لیث اسی وقت شفایاب ہو گیا۔ اس نے سہل کی خدمت میں باالاصرار کثیر مال پیش کرنا چاہا۔ لیکن سہل نے قبول نہیں کیا۔ اوران کو زمین کی طرف دیکھنے کا حکم دیا۔ یعقوب نے زمین کی طرف دیکھا تو ان کو ساری زمین سونا نظر آنے لگی۔ سہل نے کہا جس شخص کے تعلق مع اللہ کا یہ حال ہے وہ یعقوب کی رقم کی زیادتی کیا کرے گا۔

۱۵۰۹۳- ابوفضل احمد بن عمران ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوعباس خواص کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

میں نے سہل بن عبداللہ کے توشہ کے بارے میں بڑی تحقیق کی، لیکن مجھے معلوم نہیں ہو سکا بالآخر ایک شب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت وہ نماز میں مشغول تھے انھوں نے بہت طویل قیام فرمایا۔ اتنے میں ایک بکری آئی، سہل نے اس کی آواز سن کر رکوع سجدہ کر کے سلام پھیرا، بعدازاں اس کا دودھ دوھ کر اسے نوش کیا، اس بکری سے فارسی میں بات کی۔ یہی ان کا توشہ تھا۔

۱۵۰۹۴- محمد بن حسین، ابونسیر عبداللہ بن علی، احمد بن عطاء، محمد بن حسن کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اعمال صالحہ تو نیک وفاجر سب کرتے ہیں۔ لیکن گناہوں سے صرف صدیق ہی اجتناب کرتا ہے۔ سہل کا قول ہے:

لوگوں کی عیوب تلاش کرنے والا انسان غافل ہے۔

۱۵۰۹۵- محمد بن حسین، ابوفارسی، عباس بن عصام کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

منجانب اللہ آزمائش دوقسم پر ہے۔ (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ تدبیر کے بجائے انسان کا فقر اللہ کے سامنے پیش کرنے پر آمادہ کرنے والی آزمائش رحمت اور تدبیر کے حوالہ کرنے والی آزمائش عقوبت ہے۔

۱۵۰۹۶- یوسف بن عمر بن مرور ابوفتح قواس، عبیداللہ ابوقاسم صغانی، ابن واصل سہل بن عبداللہ تستری، محمد بن سواد، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوۃ میں انصاری خواتین بھی شریک ہوتی تھیں جو پانی پلانے اور مریضوں کی دوادارو کا کام کرتی تھیں۔

۱۵۰۹۷- محمد بن علی ابویعلیٰ قطن بن بشیر، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوۃ میں ام سلیم شریک ہوئیں، ان کے ساتھ لوگوں کو پانی پلانے اور مریضوں کا خیال رکھنے کیلئے چند خواتین تھیں۔

(۵۴۵) سہل بن عبداللہ بن عبداللہ الفرحان

۱۵۰۹۸- محمد بن مظفر، ابوعلی محمد بن ضحاک بن عمرو، سہل بن عبداللہ زاہد، سلیمان بن عبدالرحمٰن، محمد بن عبدالرحمٰن قشیری، عبدالملک بن ابی۔۔

سلیمان، عطیہ، ۔۔۔ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے علیؓ کی طرف سے پانچ فائدے میسر ہیں وہ میرے پردہ دار ہیں، میرا قرضہ چکاتے ہیں، میرے طویل قیام میں میرا تکیہ ہیں، (سفر میں جانے کے بعد پیچھے سے میرے نائب ہیں یا میں انکی ٹیک لگا کر بیٹھتا ہوں یا سوتا ہوں) حوض کوثر پر میرے مددگار ہوں گے مجھے ان کے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے کا اندیشہ نہیں اور پاکدامنی کے بعد زناء میں مبتلا ہونے کا بھی ڈر نہیں ہے۔[1]

ابن المظفر نے اس روایت کو یوں ہی بیان کیا ہے اور فرمایا کہ سہل زاہد وہ مشہور سہل تستری بزرگ ہیں۔ مؤلف کہتے ہیں میں نے پوچھا ہمارے علاقے میں ایک بزرگ سہل بن عبداللہ ابوطاہر گزرے ہیں کیا وہ تو نہیں؟ فرمایا نہیں وہ سہل تستری ہی ہیں۔

۱۵۰۹۹- ابوجعفر احمد بن ابراہیم بن یوسف ابوطاہر سہل بن عبداللہ، ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، ولید بن مسلم عفیر بن معدان ابوکامل، سلیم بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے:

انسان اللہ کو پکارنے کے وقت اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ لہذا مصیبت زدہ انسان کو مؤذن کی آذان کا جواب دے، پھر آذان کے بعد دعا پڑھے۔ بعدازاں اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرے۔[2]

۱۵۱۰۰- احمد بن ابراہیم، سہل بن عبداللہ، ہشام بن عمار بقیۃ بن ورید، یوسف بن کثیر نوح بن زکوان کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:

خواہش کے مطابق کھانا اسراف میں شامل ہے۔[3]

۱۵۱۰۱- احمد بن ابراہیم، سہل بن عبداللہ محمد بن ابی السری۔ بقیۃ ابن لھیعہ دراج، ابن ابی، اسح، ابوہیثم کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز منجانب اللہ مساجد کے آباد کرنے والوں کے لئے اعلان ہوگا کہ یہ میرے پڑوسی ہیں۔

(۵۴۶) احمد بن مسروق

۱۵۱۰۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، عبداللہ بن محمد بن رازی کے سلسلۂ سند سے ابوعباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

تدبیر پر اعتماد نہ کرنے والا عیش وعشرت کی زندگی گزارتا ہے۔

۱۵۱۰۳- محمد بن حسین ابوسعید بن عطاء کا قول مروی ہے:

جنید کو ابدال کی ایک جماعت نے خواب میں بتایا کہ اس وقت بغداد میں مسروق اولیاء اللہ میں سے ہیں۔

۱۵۱۰۴-جعفر بن محمد بن خلدی کے سلسلۂ سند سے حسین یحیی فقیر علی کا قول مروی ہے:

ابن مسروق سے توکل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مخلوق کے بجائے خالق پر اعتماد کرنا توکل ہے۔

۱۔ الضعفاء للعقیلی ۲/۲۲. والعلل المتناهیة ۱/۲۴۳. وکشف الخفا ۲/۱۶۲. وتنزیه الشریعة ۱/۴۰۱. ومیزان الاعتدال ۶۰۴۹. ولسان المیزان ۲/۱۶۶۱.

۲۔ المستدرک ۱/۵۴۷. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۹۶. وشرح السنة ۲/۲۹۱. وکنز العمال ۳۳۴۲. ۲۰۹۲۰.

۳۔ سنن ابن ماجة ۳۳۵۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۹۹. والأدب المفرد ۸۵۸. وکشف الخفا ۱/۲۹۸، ۲/۲۰۸. والفوائد المجموعة ۱۸۲. وتنزیه الشریعة ۲/۲۵۶. واللآلی المصنوعة ۲/۱۳۳. ومیزان الاعتدال ۹۱۳۴. والاحادیث الضعیفة ۲۴۱

۱۵۱۰۵- مسروق سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔

۱۵۱۰۶-جعفر بن محمد، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے جعفر کا قول مروی ہے:

میرے سوال پر مسروق نے فرمایا عقل کی وجہ سے خطاء سے اجتناب نہ کرنے والا انسان عقل کی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۱۰۷-جعفر، محمد ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

غیر حق سے حاصل ہونے والا سرور تفکرات میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ نیز اللہ سے انسیت کا عدم تعلق وحشت کا سبب بنتا ہے

۱۵۱۰۸- جعفر، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

معرفت کا ت تکفر، غفلت کا درخت جہل، توبہ کا درخت ندامت اور محبت کا درخت انفاق وایثار کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ بلا عزم مصمم معرفت کا طالب جاہل ہے۔

۱۵۱۰۹- ابواسحاق بن حمزہ، ابوعباس احمد بن محمد بن مسروق صوفی، عبدالاعلیٰ، حماد بن سلمۃ، عطاء خراسانی، سعید بن مسیب، ایوب بن سیرین عمران بن حصین، حسین کے سلسلۂ سند سے عمر کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے اپنا کل مال چھ غلام آزاد کر دیئے؟ آپؐ نے دو کو آزاد کر دیا اور چار کی رقیت برقرار رکھی۔

۱۵۱۱۰-ابومخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، حفص بن سلیمان، علقمہ بن مرثد، ابوعبدالرحمٰن سلمی کے سلسلۂ سند سے حضرت عثمان کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی اللہ تعالیٰ انسان کے باطن کی حقیقت بالآخر ظاہر فرمادیتے۔[۱]

۱۵۱۱۲- مخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، قیس بن ربیع، اعمش، شقیق کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

مسلمان کا گالی گلوچ کرنا فسق اور قتال کرنا کفر ہے۔

۱۵۱۱۳- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسان سمی، عبداللہ ابوعثمان، حمصی، اوزاعی، عبیدۃ بن لبابہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے فائدہ کے لئے چند بندوں کو خاص کر کیا انکو مخصوص انعامات سے نوازا ہے، ان نعمتوں سے لوگوں کو نفع پہنچاتے کے وقت تک وہ نفیس ان کے پاس رہتی ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے سلب کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیتا ہے۔[۲]

۱۵۱۱۴- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب شاتم انبیاء، پھر شاتم صحابہؓ، اسکے بعد شاتم مسلمین کو ہوگا۔

۱۵۱۱۵-حبیب بن حسن، محمد بن احمد بن مسروق، یعقوب بن اسحاق، احمد بن عبیداللہ عزانی، محمد بن سماک، عائذ، عطاء کے سلسلۂ سند سے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۸۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۵. والأولیاء لابن أبی الدنیا ۳.

۲۔ الدر المنثور ۱/۷۹. ومشکاۃ المصابیح ۵۳۳۶. وکنز العمال ۵۲۸۸.

حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: عاق سے کہا جاتا ہے تم جو بھی عمل خیر کرو لیکن میں تمہاری مغفرت نہیں کرونگا۔ اور نیک سے کہا جاتا ہے۔ تم جو چاہو عمل کرو، میں تمہاری مغفرت کرونگا۔

۱۵۱۱۶- حبیب بن حسن، ابوعباس بن مسروق، خالد بن عبدالصمد، عبدالملک بن قریب اصمعی قاسم بن سلام رشید، مھدی، ابیہ، محمد بن علی ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کو زبیر کے بخل کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اے ابن عوام مجھے اللہ نے تمہاری طرف اور ہر خاص وہ عام کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ نے تمہیں بخل سے منع کیا ہے۔ کیونکہ ایک آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جس سے ہر شخص کا رزق اس کے خرچ یا اس کے صدقہ اور نیت کے مطابق اترتا ہے، اس کے بعد سے ابن عوام بہت زیادہ خرچ کیا کرتے تھے۔

(۵۴۷) محمد بن منصور[۱]

۱۵۱۱۷- زید بن علی مغربی، حسین بن مصعب کے سلسلۂ سند سے محمد بن منصور طوسی کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے خواب میں وصیت کی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا یقین کو لازم پکڑو۔

۱۵۱۱۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور بن طوسی حسن بن ربیع، ابواسحاق فزاری کے سلسلۂ سند سے فضیل بن عیاض کا قول مروی ہے:

پانچ چیزیں قابل سعادت ہیں؛

(۱) قلبی یقین، (۲) تقویٰ، (۳) زُہد، (۴) حیاء، (۵) علم۔

۱۵۱۱۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوحسین بن فارسی، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے محمد بن منصور کا قول مروی ہے:

چھ چیزیں جہالت کی علامت ہیں؛

(۱) بے موقع غصہ کرنا، (۲) بلاضرورت بات کرنا، (۳) بلاضرورت نصیحت کرنا (۴) راز فاش کرنا (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا، (۶) دوست اور دشمن میں فرق نہ کرنا۔

۱۵۱۲۰- محمد بن حسین، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

مؤمن کی چار نشانیاں ہیں۔ (۱) اس کا کلام ذکر الٰہی سے خالی نہیں ہوتا، (۲) اس کا سکوت تفکر سے عاری نہیں ہوتا، (۳) اس کا دیکھنا برائے عبرت ہوتا ہے، (۴) اس کا علم برائے نیکی ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۱- محمد بن منصور کا قول ہے:

مؤمن کو کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے اور اللہ کو اللہ کے ماسوی پر ترجیح دینے کے بعد ہی یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۲- احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حسین بن عبدالرحمٰن کا قول ہے:

محمد بن منصور نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) طالب دنیا طویل زمانہ تک پریشان رہتا ہے، (۲) وہ دنیا میں ذلیل وفقیر بن کر رہتا ہے۔ (۳) اس کا حرص کبھی ختم نہیں ہوتا اور ذی حرص انسان قانع نہیں بن سکتا۔

۱۔ تاریخ بغداد ۳. ۲۴۷.

۱۵۱۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن منصور طوسی صالح بن اسحاق جہبذی، یحیٰ بن معین، معروف بن واصل، یعقوب بن ابی نباتہ، عبدالرحمٰن اغر کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے کہ:

فرمان نبویؐ ہے:

مشرکین دوزخی مسلمانوں سے اسلام کے باوجود دوزخی ہونے کی وجہ پوچھیں گے، دریا رحمت جوش میں آئیگا۔ جسکی وجہ سے ان کو دوزخ سے نکال کر نہر حیاۃ میں غسل دیکر پاک صاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ ایک شخص نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا واقعی تم نے یہ بات آپؐ سے سنی ہے؟ انس نے فرمایا میں نے آپ علیہ السلام (کا یہ قول کہ مجھ پر قصداً افتراء باندھنے والا دوزخی ہے) سنا ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں نے واقعۃً آپؐ سے اس کا سماع کیا ہے۔

۱۵۱۲۴- سلیمان نے بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یحیٰ بن اسحاق یحیٰ، ابراہیم بن سعد، ابیہ، سعد بن ابراہیم، ابیہ ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے ام حبیبہ کا قول مروی ہے:

ایک بار آپؐ میرے ہاں تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا ہائے شر کی وجہ سے عنقریب عرب ہلاک ہو جائینگے۔ یاجوج و ماجوج کی بندش کھل جائے گی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صالحین کی موجودگی میں ہم ہلاک ہو جائینگے؟ آپؐ نے فرمایا خباثت کے عام ہونے کے وقت سب زیر گرفت آجاتے ہیں۔

۱۵۱۲۵- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر کستری، محمد بن منصور طوسی، علی بن ثابت، فضیل بن صدقہ، سعید بن مسروق، مسیّب بن رافع کے سلسلۂ سند سے ابوایوب انصاری کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے زوال کے وقت پڑھی جانے والی چار رکعت کے بابت سوال کیا؟ آپؐ نے فرمایا زوال کے وقت سے ظہر کی ادائیگی تک آسمان کی دروازے کھلے رہتے ہیں، اس لئے میں نیکی آگے بھیجنے کیلئے اس وقت چار رکعت پڑھتا ہوں۔[۱]

۱۵۱۲۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یونس بن محمد مؤدب، حماد بن زید، سعید ثوری، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن وعلہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے:

دباغت کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے۔[۲]

۱۵۱۲۷- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور طوسی، ھاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ، زبید، جامع بن ابی راشد ام بشر کے سلسلۂ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: زمین پر برائی کے بعد اہل زمین پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر چہ ان میں صالحین موجود ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا عذاب سب پر آتا ہے، پھر صالحین رحمت الٰہی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔[۳]

۱۵۱۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور بن طوسی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، محمد بن اسحاق، محمد بن مسلم زہری، ھشام بن عروۃ، عروۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

حضرت بریرۃ ایک شخص کی باندی تھی اس نے ان کو آزاد کر دیا، آزادی کے بعد آپ علیہ السلام نے ان کو خیار عتق دیا۔

۱۔ سنن الترمذی ۴۷۸. ومسند الامام أحمد ۳/ ۴۱۱. ومسند الفردوس ۶۹۵۴.

۲۔ سنن النسائی، کتاب الفرع والعتیرة باب ۴. وسنن الترمذی ۱۷۲۸. وسنن ابن ماجة ۳۶۰۹. ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۱۹، ۲۷۰، ۳۴۳، وسنن الدارمی ۲/ ۸۵. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۱۶. ومسند أبی عوانه ۱/ ۲۱۲.

۳۔ مسند الامام أحمد ۶/ ۴۱، ومجمع الزوائد ۷/ ۲۶۸. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۵. ۴۳، وفتح الباری ۱۳/ ۶۰.

۱۵۱۲۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن صوفی، محمد بن منصور طوسی، حمزۃ بن زیاد طوسی، ثویب ابو حامد، حمزۃ، بقیۃ، خالد بن معدان کے سلسلۂ سند سے ابو امامہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

میں اپنی امت کے بروں کے لئے اچھا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کے نیکوں کے لئے کیسے ہیں؟ فرمایا نیک تو نیکی اور بد میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۱۵۱۳۰- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن ہارون حضرمی، محمد بن منصور طوسی، ابو جواب، عمار بن رزیق، قطن قاسم بن ابی بزۃ، عطاء خراسانی عمران کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ کے پڑھنے والے کو ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں۔ نیز فرمایا باطل خصومت کا معاون اللہ کے غضب کا مستحق ہوتا ہے۔ حدود اللہ میں سفارشی اللہ کا مخالف ہے۔ مسلمان مرد و عورت پر تہمت لگانے والا روز قیامت اللہ کی گرفت سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

۱۵۱۳۱- محمد بن احمد، محمد بن ہارون، محمد بن منصور، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، ابن اسحاق، یحییٰ بن سعید، قاسم کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے کسی اہلیہ کو طلاق نہیں دی۔

۵۴۸- ابو تراب[2]

۱۵۱۳۲- ابو عبداللہ احمد بن اسحاق، ابو بکر احمد بن ابی عاصم، ابو تراب، حاکم اصم کے سلسلۂ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:

اے انسان! لوگوں سے احتیاط کے ساتھ رہ۔

۱۵۱۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابو تراب زاہد کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

زاہد کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں؛

(۱) معرفت کے ساتھ سفر کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نزول مصیبت کے وقت قلب سے یقین کرنا کہ اللہ اس مصیبت کو دیکھ رہا ہے، اس پر ثواب کی امید رکھ کر صبر کرنا، (۲) توکل کے ساتھ استقامت اختیار کرنا، (۳) تقدیر پر راضی ہونا۔

۱۵۱۳۴- ابو عبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے پانچ صد مشائخ سے ملاقات کی ان میں چار بے مثال تھے۔ ان میں سے ابو تراب سب سے افضل تھے۔

۱۵۱۳۵- ابو محمد حیان، ابو بکر ابن ابی عاصم، عسکر بن حسین سائح کا قول مروی ہے:

ابراہیم بن ادہم نے شدید گرمی میں موٹا جبہ پہن کر فرمایا بادشاہوں نے طلب راحت کے لئے غلط راہ اختیار کی۔

۱۵۱۳۶- ابو قاسم عبدالسلام بن محمد بغدادی کا قول ہے:

ایک شخص نے ابو تراب سے سوال کیا کہ آپ کو کوئی حاجت پیش ہے؟ فرمایا اللہ سے بے تعلقی کے وقت میں تم سے حاجت

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۵/۸. والکنی للدولابی ۱۴۲/۱. والکامل لابن عدی ۶۵۸/۲. ومجمع الزوائد ۳۷۷/۱۰. وکنز العمال ۳۹۱۱۱. ۳۹۱۸۰. ۳۹۷۵۵.

۲۔ تاریخ بغداد ۳۱۵/۱۲.

پیش کرونگا۔ فرمایا خوف الٰہی نے صادقین میں توکل پیدا کردیا۔ نیز فرمایا اپنے ہم مثل سے استغناء اختیار کرنا حقیقی غنیٰ ہے۔ اور اپنے ہم مثل کی طرف محتاج ہونا اصل فقر ہے:

۱۵۱۳۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب، کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار شادیوں سے (۹) اولاد ہونے کے باوجود کبھی مجھے معاش کا خیال نہیں آیا۔

۱۵۱۳۸- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب عسکر بن حصین کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے خاتم اصم سے زہد کے درجات کے بابت سوال کیا تو فرمایا اعتماد باللہ اس کا اول صبر درمیانی اور اخلاص آخری درجہ ہے۔

۱۵۱۳۹- احمد بن اسحاق، محمد بن عبداللہ بن مصعب، ابوتراب عسکر بن حصین، محمد بن نمیر، محمد بن ثابت، شریک بن عبداللہ، اعمش، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اپنے مریضوں کے اکل وشرب کو ناپسند مت کرو، کیونکہ اللہ ان کے طعام وشراب کا بندوبست کرتا ہے۔

۱۵۱۴۰- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، نعیم بن حماد مصری ومعاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ سیانی حسین بن واقد، ایوب سختیانی، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک روز آپؐ کی خواہش پر ایک شخص نے دودھ وگھی کا ثرید آپ کی خدمت میں پیش کیا، لیکن آپؐ نے اسے تناول نہیں فرمایا

۱۵۱۴۱- محمد بن اسماعیل بن عباس وراق، عبدالصمد بن علی بن مکرم، احمد بن سلیمان بن مبارک، ابوتراب زاہد بلخی، واصل بن ابراہیم، ابوحمزۃ، رقیہ سلمہ بن کھیل کے سلسلۂ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اللہ تمہاری ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۱۴۲- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر، عبدالمنعم بن ادریس، ابیہ کے سلسلۂ سند سے وہب بن منبہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا لوگوں پر حدمت کرو، کیوں کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہوتا ہے۔ اور میں اس سے لاتعلق ہوتا ہوں۔

۱۵۱۴۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، ابوعبید حازم بن ابی حازم، احمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے پچپن حج کئے ہیں۔ آخری حج میں میں نے لوگوں کو ارکان کے لحاظ سے ست پایا، میں نے دعا کی اے اللہ لوگوں میں سے جس کا حج غیر قبول ہے، اس کے حج میں میرا ثواب لکھ دے۔ اس کے بعد مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ سب سے بڑے سخی کی موجودگی میں تم سخاوت کرتے ہو؟ میرے جلال کی قسم وقوف عرفہ کرنے والے کی مغفرت کردیتا ہوں۔ بیدار ہونے کے بعد میں نے یحییٰ بن معاذ رازی کو اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے میرے خواب کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا اس کے بعد تم صرف چالیس روز زندہ رہوگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۵۴۹- ابواسحٰق الاجری

۱۵۱۴۴- جعفر بن محمد خلدی، ابوعمر عثمانی، ابوعباس بن مسروق، ابومحمد حریری، ابومحمد معاذلی کے سلسلۂ سند سے آجری کا قول مروی ہے:

ایک یہودی میرے پاس آیا اور اس نے اپنے قرض کی واپسی کا مجھ سے مطالبہ کیا، پھر اس نے مجھ سے حقانیت اسلام پر دلیل کا مطالبہ کیا میں نے اپنی اور اس کی چادر آگ میں ڈال دی کچھ دیر کے بعد ان کو نکالا تو میری چادر صحیح سالم اور اس کی جل چکی تھی، یہودی اسی وقت اسلام لے آیا۔

۱۵۱۴۵- جعفر بن محمد، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے عبدون زجاج کا قول مروی ہے:

ایک بار آجری نے مجھ سے کہا ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔

۵۵۰- القاسم الجریری

اہل عراق کے عارفین اولیاء میں سے قاسم الجریری بھی ہیں جنہوں نے دنیاوی زندگی تمام اسباب دنیا سے الگ تھلگ گزاری، عبداللہ بن مسلم سے مروی ہے کہ بشر بن حارث قاسم الجریری کی عیادت کرنے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں سر کے نیچے اینٹ رکھے اور ایک پرانی چادر اوڑھے ہوئے پایا جب وہ ان کے ہاں سے واپس ہوئے تو ان کے پڑوسیوں نے کہا: ہم نے تیس سال گزار دیئے مگر کسی ضرورت کا کبھی سوال نہیں کیا۔

۵۵۱- ابویعقوب الزیات

۱۵۱۴۶- جعفر بن ابوطاہر محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ہم چند افراد کی ایک جماعت نے ابویعقوب زیات کے دروازہ پر دستک دی۔ انہوں نے فرمایا تم اللہ کے دروازہ کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے کہا ہم تعلق مع اللہ کی خاطر آپکی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اسکے بعد انہوں نے ہمیں اندر بلالیا، علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جس کا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ کسی ذی علم صفات حق کے حامل انسان کے پاس لوگوں کا جمع ہونا کیسا ہے؟ فرمایا اگر اس کے مصداق تم ہی ہو تو ٹھیک ورنہ درست نہیں ایک بار ابویعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بابت سوال کیا، اس نے اسکی طرف سے نفی کی صورت میں جواب ملنے پر ابویعقوب نے فرمایا غیر حافظ انسان غیر خوشبودار لیموں کے مانند ہے اس کے بعد افسوس کرتے ہوئے فرمایا غیر حافظ کس کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتا ہے۔ کیونکہ عارفین تو قرآن کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۵۵۲- ابوجعفر بن الکوفی

۱۵۱۴۷- ابوحسن بن مقسم کا قول ہے: ابوجعفر اپنے زمانہ میں بزرگی میں سب سے فائق تھے۔ بغداد کے اکثر عابدوں نے اداب اور اخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے میں ان پر سے تلمذ حاصل کیا ہے۔

۱۵۱۴۸- جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:

ایک روز جنید نے ایک خطیر رقم ابوجعفر کی خدمت میں پیش کی جسے ابوجعفر نے قبول نہیں کیا، جنید نے کہا اس کے قبول کرنے میں ایک مسلمان کی دل جوئی ہوگی تب جا کر انہوں نے اسے قبول کیا پھر جنید سے سوال کیا غیر عامل عالم کا علم کے بابت گفتگو کرنا کیسا ہے فرمایا صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۱۴۹- ابوعمرو عثمانی، محمد بن علی بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلۂ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے:

عبداللہ بن ابی جعفر زاہد ایک دیہات کے باشندے تھے، ان کی اہلیہ بھی بڑی عابدہ تھی، دونوں ایک ہی کمرہ میں کھجور کی چھال پر قبلہ رخ

بیٹھا کرتے ، ہماری ان کے پاس آمد و رفت رہتی تھی۔ ایک روز ان کے پاس گئے تو وہ کھجوری جہا گل کے بجائے زمین پر بیٹھے تھے، ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ گذشتہ شب میری بیوی جو ہرۃ میں مجھے بیدار کر کے یہ حدیث سنائی کہ'' زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان تو میرے اور اپنے درمیان پردہ حائل کرتا ہے۔ جب کہ کل تو نے میرے ہی بطن میں آنا ہے'' ۔اس کی وجہ سے میں صرف زمین پر بیٹھ گیا۔

۵۵۳۔ ابو ہاشم الزاہد[۱]

۱۵۱۵۰- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن مسروق، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے ابو ہاشم کا قول مروی ہے:

اللہ نے مطیعین اور اپنے خاص بندوں کو وحشت زدہ بنایا ہے، اس وجہ سے وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف مشتاق ہوتے ہیں۔

۱۵۱۵۱- محمد بن احمد، ابو عمرو عثمانی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلۂ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے:

ایک روز ابو ہاشم نے شریک قاضی کو یحییٰ بن خالق کے گھر سے نکلتے دیکھ کر فرمایا۔ غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ۔

۱۵۱۵۲- محمد بن حسین سعید بن صبیح مؤدب کے سلسلۂ سند سے ابو حاتم کا قول مروی ہے:

سوئی سے پہاڑ کو کریدنا قلب کو کبر سے پاک کرنے سے سہل ہے۔ نیز فرمایا اگر دنیا محلات اور باغات پر اور آخرۃ صرف جھونپڑیوں پر مشتمل ہوتی پھر بھی دوام کی وجہ سے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۵۵۴۔ العباس بن ساحق

۱۵۱۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلۂ سند سے وضاح بن حکیم کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے عباس بن مصاحق کو موٹے لباس میں ملبوس دیکھ کر انسے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا اس کی وجہ سے وصل الی اللہ سہل ہے، بلکہ اللہ کے محبین نے، اس سے بھی سخت حالت میں وصول الی اللہ حاصل کیا ہے۔ اس لئے یہ چیز کابل تعجب نہیں ہے اور اللہ کے محبین کو عمدہ لباس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اے ابن حکیم بخدا اولیاء اللہ اطاعت الٰہی کا ذائقہ محسوس کرنے کے بعد دنیا کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور وہ دنیا کی فریب دہی سے واقف ہونے کے بعد اس میں طمع نہیں کرتے۔ خدا کی قسم ان کے بستر خشک اور ان کی عمارتیں ویران ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ابدان کے ذریعہ محاریب کو آباد کیا اور قلوب کے ذریعہ درجات حاصل کئے۔

۵۵۵ عبید اللہ العمری

۱۵۱۵۴- عمر بن احمد بن شاہین، عمر بن حسن بن علی بن مالک، عبد اللہ بن سفیان کے سلسلۂ سند سے عمر بن عبد اللہ عمری کا قول مروی ہے:

میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ کے دروازہ پر درج ذیل اشعار مکتوب دیکھے۔

(۱) اے انسان دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے عمل کر، کیونکہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ (۲) تیرا علم تیرے لئے ذخیرہ آخرت اور تیرا جمع شدہ مال تیرے وارثین کو ملے گا۔

۱۵۱۵۵- عمر بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن ہیثم، مثنیٰ بن جامع ابو جعفر حذاء کے سلسلۂ سند سے عمری کا قول مروی ہے:

۱۔ تاریخ بغداد ۱۴/۷/۳۹۷.

اے لوگو دنیا کے بجائے آخرت کو محبوب بناؤ۔

۵۵۶۔علی بن معبد

۱۵۱۵۶- عمر بن احمد، احمد بن مسعود زبیری، ہارون بن کامل کے سلسلۂ سند سے علی بن معبد کا قول مروی ہے:

ایک بار دیوار سے مٹی لے کر میں نے دل میں سوچا کہ اس کی کوئی حقیقت ہے شب کو خواب میں ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ عنقریب اسکی حقیقت کا تمہیں علم ہو جائیگا،

(۵۵۷) ایک ولی کامل کے فرامین

عثمان بن عثمانی، محمد زید سائح، جعفر بن محمد بن سہل ابو محمد سامری کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:

ایک بار لکام کے پہاڑوں میں چلنے کے دوران ایک حسین وجمیل وادی سے مجھے آواز سنائی دی۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو وہاں پر ایک بہت بڑے اللہ کے ولی صوفی باصفا فرما رہے تھے: مشتاقین کے قلوب کو طاعت کے باغوں میں چلانے والی اور صاحب بصیرت انسانوں کو فہم عطاء کرنے والی ذات بڑی پاکیزہ ذات ہے۔ میں نے سلام کلام کے بعد ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میں نے آنسو کو فناء کر دیا، (۲) میں نے جسم وقلب کو لقاء الٰہی کے شوق میں لاغر کر دیا۔ (۳) لقاء الٰہی کے شوق میں میری بصارت زائل ہو گئی۔

۵۵۸۔علی بن رزین

۱۵۱۵۷-ابوبکر طوسی دینوری، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

میرے شیخ علی بن رزین چار ماہ میں صرف ایک گھونٹ پانی نوش فرماتے، ایک سوبیس برس عمر پائی ۲۲۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

۱۵۱۵۸- ابراہیم بن شیبان کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

اللہ کے مخصوص بندوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ان کے صدور کو اعتراض سے محفوظ رکھنے کی وجہ سے ان پر منجانب اللہ کوئی آزمائش نہیں آئی (۲) ان کے قلوب کو پاکیزہ رکھنے کیلئے ان کو معاصی سے محفوظ رکھا گیا، (۳) ان پر بڑے مصائب آئے، لیکن ان کے ایمان میں کوئی تنزلل نہیں آیا۔ نیز ابوعبداللہ درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔ اے وصال کو گناہ شمار کرنے والے اگر میرا تجھ سے محبت کرنا گناہ ہے۔ تو ایسا گناہ میں بار بار کرونگا۔

(۵۵۹) عمرو النیسابوری[1]

۱۵۱۵۹- ابوعمر بن حمدان، ابی، کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے:

بخار کے موت کی نشانی ہونے کی طرح گناہ کفر کی علامت ہے۔ ذکر کے وقت ابوحفص کے حالت غیر ہو جاتی تھی۔

۱۵۱۶۰- ابوبکر بن حمران کا قول مروی ہے:

ابوحفص لوہار تھے، بعد میں سب کچھ سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔

۱۵۱۶۱-ابوعمرو بن حمدان، ابی کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے:

---

[1] تاریخ بغداد ۲۲۰.۱۲

میں نے عمل چھوڑا اسکی طرف واپس لوٹ گیا لیکن عمل مجھے چھوڑنے کے بعد میری طرف نہیں لوٹا۔

۱۵۱۶۲- محمد بن حسین، ابی، ابوعلی ثقفی کا قول ہے۔ابوحفص فرمایا کرتے تھے کتاب وسنت کے تارک کو انسانوں میں شمار مت کرو۔

۱۵۱۶۳- محمد بن حسین، بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن کا قول مروی ہے:

ایک بار بغداد کے مشائخ نے ابوحفص سے فتوۃ کے بابت سوال کیا۔ابوحسن نے کہا تم خود ہی اسکا جواب دو، جنید نے کہا ترک نسبت کا نام فتوۃ ہے۔ابوحفص نے ان کے جواب کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا میرے نزدیک ادا انصاف کا نام فتوۃ ہے۔نیز ابوحفص کا قول ہے: کسی کے ساتھ حتیٰ کہ اپنے ساتھ بھی بخل نہ کرنا۔دنیا کی اہانت ہے۔

۱۵۱۶۴- محمد بن حسین، ابواحمد بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے:

دنیا کو محتاج کے حوالہ کرنے اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا نام کرم ہے، نیز فرمایا ظاہر کا اچھا ہونا باطن کے اچھے ہونے کی علامت ہے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے: اگر انسان کا دل تواضع اختیار کرلے تمام اعضاء متواضع بن جاتے ہیں۔[1]

۱۵۱۶۵- ابوحفص سے صحیح انسان کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عہد الٰہی کا پورا کرنے والے۔

(۵۶۰) حمدون بن احمد

۱۵۱۶۶- عبداللہ بن احمد بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن محمد بن منازل کا قول مروی ہے:

حمدون بن احمد سے سوال کیا گیا کہ سلف کے کلام کے مفید ہونے کی کیا وجہ ہے۔فرمایا اسلام کی عزت، لوگوں کی نجاۃ اور رضاء الٰہی کیلئے کلام کرنے کی وجہ سے، لیکن ہمارا کلام عزت نفس طلب دنیا کیلئے ہوتا ہے، اسی وجہ سے وہ غیر انفع ہے۔عبداللہ کا قول ہے: ایک روز حمدون نے سائل سے فرمایا تمہارا سوال تواضع اور عاجزی کے بجائے قوت نفس پر مبنی ہے۔اور میرے نزدیک فرعون سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا متکبر ہے۔ایک روز عبداللہ بن مناظر نے ان سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا دنیا میں غصہ مت کر۔نیز فرمایا طلب قوت کی عدم فکر کی صورت میں صبح کرنے والا امن میں رہتا ہے۔فرمایا تعب کے بغیر بقدر کفایت روزی کی فکر کرنا فضولیات سے نہیں ہے۔

۱۵۱۰۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد تمیمی کے سلسلۂ سند سے احمد بن حمدون کا قول مروی ہے:

اللہ کو متہم کرنے والا انسان، ہی مصیبت پر جزع فزع کرتا ہے۔نیز فرمایا دنیا کا تعریف کنندہ اور اس سے تزین حاصل کرنے والا سب سے حقیر انسان ہے۔

۱۵۱۶۷- محمد بن حسین، محمد بن احمد فراء، عبداللہ بن منازل کا قول ہے:

حمدون سے علماء کے بارے میں سوال کیا گیا۔فرمایا رائے کے بجائے علم پر عمل کرنے والے، سلف کی اتباع کرنے والے، کتاب اللہ اور سنت رسول کی اتباع کرنے والے، تقویٰ اختیار کرنے والے اور خوف خدا رکھنے والے حقیقت میں علماء ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص کے گستاخی کرنے پر حمدون نے اسے کچھ نہیں کہا۔اور فرمایا ایک بار اسحاق حنظلی نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔نیز فرمایا جبتک تم خادم طلب نہ کرو اس وقت تک تم بندے ہو، نیز فرمایا حضرت یوسفؑ کی پیدائش میں بے شمار نشانیاں ہیں اور خود ان کی ذات میں بھی نشانی ہے کیوں کہ انہوں نے نفس کے مکر کو پہچان لیا تھا۔

۱۵۱۶۸- ابومحمد عبداللہ بن محمد بن فضلویہ نیساپوری عبداللہ بن محمد بن منازل، حمدون بن احمد قصار، ابراہیم زراع، ابن نمیر، اعمش، سعید بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوبرزۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز چار سوال سے قبل اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیا جائیگا۔

---

[1] السنن الکبری للبیهقی ۲/۲۸۹، واتحاف السادة المتقین ۳/۲۳. وتفسیر القرطبی ۱۲/۱۰۳. وتخریج الاحیاء ۱/۱۵۰. وفتح الباری ۲/۲۲۵. والدر المنثور ۵/۴. والاحادیث الضعیفة ۱۱۰.

(۱) عمر کہاں خرچ کی، (۲) جان کہاں لگائی، (۳) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (۴) علم پر کس قدر عمل کیا۔

(۵۶۱) محمد بن الفضل

۱۵۱۶۹- ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اللہ نیک و بد سب سے حسن سلوک کرنیوالا ہے۔ نیز چار چیزیں زوال اسلام کا سبب ہیں۔

(۱) علم پر عمل نہ کرنا، (۲) غیر معلوم پر عمل کرنا، (۳) غیر معلوم کا علم حاصل نہ کرنا، (۴) لوگوں کو تحصیل علم سے منع کرنا۔ نیز فرمایا دنیا انسان کا بطن ہے لہذا اس سے زہد بقدر انسان کو زھد فی الدنیا حاصل ہوگا۔ نیز فرمایا انسان آثار انبیاء کی وجہ سے جنگلات کو قطع کر کے بیت اللہ تک پہنچتا ہے۔ لیکن آثار کی مولیٰ ہونے کی وجہ سے خواہشات کو قطع کر کے قلب تک کیوں نہیں پہنچتا۔

۱۵۱۷۰- محمد بن حسین، کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کو قابو میں رکھ کیونکہ نفس پر قابو پانے والا عزیز اور قابو نہ پانے والا ذلیل ہوتا ہے۔ محمد بن فضل کا قول ہے: چھ باتیں جہل کی علامت ہیں؛

(۱) بلاوجہ غصہ کرنا، (۲) بلاضرورت کلام کرنا، (۳) بلاطلب وعظ و نصیحت کرنا، (۴) راز افشا کرنا، (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا، (۶) دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنا۔

۱۵۱۷۱- محمد بن حسین، علی بن قاسم خطابی، ابوعبداللہ محمد فضل زاہد، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، سعید بن ابی سعید مقبری، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے:[1]

تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے نشانیاں عطا فرمائیں جس پر انسان ایمان لائے اور جو کچھ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پس میں امید کرتا ہوں قیامت کے دن سب سے زیادہ میری اتباع کرنے والے ہوں گے۔

(۵۶۲)۔ محمد بن علی الترمذی

۱۵۱۷۲- ابوعمر عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

معرفت کا نور قلب میں ہوتا ہے اور اسکی روشنی قلب کی آنکھوں میں صدر میں ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی کی مطابق قلب نرم ہوتا ہے اور شہوات ولذات کے مطابق قلب سخت اور خشک ہوتا ہے۔ شہوات کی وجہ سے ذکر الٰہی سے غافل کن قلب اس درخت کے مانند ہے جسکی جڑیں عدم ماں کی وجہ سے خشک ہوگئیں ہوں اور اسکی شاخیں مرجھا گئیں ہوں۔ ایسے درخت سے ٹوٹنے والی ٹہنی آگ میں جلنے کے کام آتی ہے۔ اسی طرح خواہش کی وجہ سے ذکر الٰہی سے غافل ہونے والا قلب دوزخ کی آگ میں جلنے کے قابل ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی میں مشغولیت بقدر بندہ پر بارش کی طرح رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ لیکن ذکر الٰہی سے غافل ہونے کے بعد قلب انسانی خشک ٹہنی کے مانند ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا موحدین کو صلوٰۃ خمسہ کی دعوت دینا برائے رحمت ہے۔ پھر اللہ نے لوگوں کو اپنی عطایا سے نوازنے کیلئے مذکورہ اوقات خمسہ میں ان پر مختلف قسم کی عبادات فرض کی ہیں۔ لہذا لوگوں کو خطاؤں سے پاک کرنے کیلئے دن میں پانچ بار اللہ کا دربار عالی لگتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرشتوں کے سامنے موحدین پر فخر کریں گے۔ کیوں کہ اللہ نے انسان کو اپنے محبت کے ہاتھ اور فرشتوں کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں کے توبہ کرنے پر اللہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ نیز اللہ نے انسان کے ساتھ شہوات اور شیاطین بھی لگائے ہیں۔ اور قیامت کے روز اللہ فرشتوں سے فرمائے گا۔ میں نے تم کو نور سے پیدا کیا اور تم نے میری

۱۔ صحیح مسلم ۱۳۴، وفتح الباری ۹/۳، ۱۳/۲۴۷۔

عظمت، جلال اور سلطنت کا بھی معائینہ کر لیا اور میں نے تمہارے ساتھ شہوات ولذات نہیں لگائی، لیکن میں نے انسان کیساتھ شہوات ولذات لگائی ہیں۔ پھر انہوں نے میری اطاعت کی، اسی وجہ سے آج ان کو میرا پڑوس حاصل ہوگا۔

۱۵۱۷۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونا انسان کے طیب دار ہونے کیلئے کافی ہے۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ وزنی شئی نیکی ہے۔

۱۵۱۷۴- محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، حسن علی کے سلسلۂ سند سے محمد بن علی ترمزی کا قول مروی ہے:

عبودیت کا صفات سے عاری انسان صفات الٰہی سے جاہل ہوتا ہے۔

۱۵۱۷۵- محمد بن علی ترمذی کا قول ہے:

دنیا بادشاہوں کیلئے دلھن اور زاہدوں کیلئے آئینہ کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے بادشاہ اس سے زینت حاصل کرتے ہیں۔ اور زاہدین اسکی آفت کا مشاہدہ کر کے اس سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

۱۵۱۷۶- محمد بن علی مخلوق کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا لوگ ظاہر کے اعتبار سے کمزور اور دعوں کے اعتبار سے مضبوط ہیں۔

۱۵۱۷۷- محمد بن ترمذی کا قول ہے:

اے انسان جس ذات سے تو ایک لحہ بھی پوشیدہ نہیں ہوسکتا اسی سے مناجات کر۔ اور ہر وقت نعمت کرنے والی ذات کا شکر ادا کر۔ اور لایزال بادشاہ کے سامنے تواضع اختیار کر۔

۱۵۱۷۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، یحییٰ بن منصور قاضی، ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی، محمد بن رزام آبلی، محمد بن عطاء ھیجمی، محمد بن نصر، عطاء کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:[1]

جب حضرت موسیٰ نے اللہ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ نے فرمایا مجھے دیکھنے والا انسان زندہ نہیں رہ سکے گا۔ دائمی زندہ رہنے والے اھل جنت ہی میرا دیدار کر سکیں گے۔

(۵۶۳) ابوبکر الوراق[2]

۱۵۱۷۹- محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، ابوبکر بن احمد بن سعید کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول مروی ہے:

احسان مند کے احسان مندکی، یادگیری نعمت کا شکر ہے۔

۱۵۱۸۰- محمد، ابوحسین، احمد بن مزاحم کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول مروی ہے:

قلب کے ساتھ چھ چیزوں کا تعلق ہے؛

(۱) حیاۃ، (۲) موت، (۳) صحت، (۴) بیماری، (۵) بیداری، (۶) نوم۔ ہدایت قلب کی حیاۃ، گمراہی موت طہارت صحت، کدورت بیماری، ذکر بیداری اور غفلت اسکی نیند ہے۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی علامت ہے چنانچہ رغبت و رہبت کے ساتھ عمل کرنا اسکی حیاۃ اور عدم عمل اسکی موت ہے۔ اسی طرح لذت اسکی صحت اور عدم لذت اسکی بیماری ہے۔ اسی طرح سمع وبصر بیداری کی اور عدم سمع وبصر نوم کی علامت ہے۔

۱۔ البدایۃ والنہایۃ ۳.۲.۳ ۱۱.

۲۔ تاریخ بغداد ۳.۳۵.

۱۵۱۸۱- ابوبکر زاری، غیلان سمرقندی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول ہے:

زہد کے علاوہ کلام کے بابت گفتگو کرنے والے زندیق، کلام وفقہ کے علاوہ صرف زہد کے بارے میں کلام کرنے والا بدعتی اور زہد وورع کے علاوہ فقہ کے بابت کلام کرنے والا فاسق ہے، مذکورہ تمام امور کا لحاظ کر کے گفتگو کرنے والا مخلص ہے۔

۱۵۱۸۲- ایک شخص نے ابوبکر وراق سے کہا کہ مجھے فلاں سے خوف ہے۔ انہوں نے فرمایا اس کے بجائے اللہ سے خوف کرو۔

۱۵۱۸۳- محمد بن موسیٰ نجیدی، ابوبکر بن احمد بلخی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول مروی ہے:

اگر طمع سے اس کے باپ بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا کہ تقدیر میں شک کرنا میرا باپ ہے، اگر اس سے اس کے پیشہ کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا اکتساب ذلت اور اگر اس سے غایت کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا حرمان۔

۱۵۱۸۴- ابوبکر وراق کا قول ہے:

کامل طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے اور اللہ کو ہر شئی پر ترجیح دینے کے بعد ہی بندہ کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ اور یقین کے نور کے ذریعہ ہی بندہ متقین کے درجات تک پہنچا ہے۔

۱۵۱۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، علی بن حسن بلخی، محمد بن محمد بن حاتم، ابوبکر محمد بن عمر وراق بلخی، ابوعمران موسیٰ بن حزم بن ترمذی، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن ابی سعید کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اپنی اہلیہ کا لوگوں پر راز فاش کرنا عند اللہ سب سے بڑی خیانت ہے۔[1]

۱۵۱۸۶- ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن شیبہ، عمر بن معاویہ، عمر بن حمزہ عمری، عبدالرحمٰن بن سعید کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: اپنی زوجہ کے راز کو فاش کرنیوالا اشر الناس ہے۔

۱۵۱۸۷- ابوفضل صرام ہروی، ابوعمرو بن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف تین چیزوں میں مصروف رہتا ہے۔ (۱) ہر وقت اللہ سے انس حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ (۲) اللہ کا شاکر بن کر رہتا ہے۔ (۳) تمام امور میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۱۵۱۸۸- محمد بن موسیٰ، ابوحسین فارسی، ابوعلی انصاری، کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مرویؒ ہے:

عارف باللہ عفو الٰہی کی طمع اور اس کے فضل کا امیدوار ہوتا ہے۔

۱۵۱۸۹- شاہ کرمانیؒ کا قول ہے:

عابد انسان اولیاء اللہ سے محبت کرتا ہے، کیونکہ یہ بھی محبت الٰہی کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۰- ابوعبدالرحمٰن سلمی، ابوعمر بن نجید کا قول ہے: شاہ کرمانی بڑے صاحب بصیرۃ اور زیرک انسان تھے اسی وجہ سے کبھی انہیں ناکامی کا سامنا نہیں ہوا۔ فرمایا کرتے تھے۔ محارم کا تارک، شہوات سے اجتناب کنندہ، باطن کا دوام مراقبہ اور ظاہر کو اتباع سنت سے آباد کرنے والا اور عقل حلال کے عادی انسان کو کبھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

(۵۶۴) شاہ الکرمانی

۱۵۱۹۱- شاہ کرمانی کا قول ہے: مخلوق کی نظر سے مخلوق کو دیکھنے والے انسان کی ان سے خصومت طویل ہوتا ہے، اور نظر الٰھی سے لوگوں کو دیکھنے والا انسان انکی خصومت سے محفوظ رہتا ہے،

۱۵۱۹۲- محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، محفوظ کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

---

[1] صحیح مسلم ۱۰۶۰ . ومسند الامام احمد ۳/ ۶۹ . والترغیب والترهیب ۳/ ۸۶،

میں لوگوں کے روحانی مرض کو معلوم کر کے ان کا علاج کرتا ہوں۔ کیونکہ طبیب سے مرض پوشیدہ رکھنے والا انسان غیر عاقل ہے۔

۱۵۱۹۳- احمد بن ابی عمران ہروی، ابن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان دنیا کی راحت کا طالب ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۴-محمد بن حسین ابوعمرو بن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

باطل کی طرف مائل ہونا مبطلین کے تقرب کی علامت ہے۔

۱۵۱۹۵- محمد بن موسیٰ حسین فارسی، ابوعلی انصاری کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

فضل اہل فضل اور ولایت اہل ولایت کیلئے خود ان کے اپنے کو اہل فضل و اہل ولایت سمجھنے سے قبل تک ہے۔ نیز فرمایا متکبر انسان اللہ سے دور ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۶- ابوعامر عبدالوہاب بن محمد، کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ محمد بن احمد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل بن عبداللہ کے نزدیک ایک کبوتر آگرا، انہوں نے مجھے اسے کھلانے پلانے کی تاکید کی، چنانچہ میں نے اسے کھلایا پلایا، اس کے بعد وہ اڑ گیا، میں نے سہل سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کرمان میں میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے یہ مجھ سے اس کی تعزیت کرنے آیا تھا۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ مرنے والے شاہ کرمانی تھے۔ میں نے تاریخ نوٹ کر کے بعد میں اس کی تحقیق کی تو واقعی انہی تاریخوں میں شاہ کرمانی کا انتقال ہوا تھا۔

۵۶۵ یوسف الرازی[۱]

۱۵۱۹۷- محمد بن موسیٰ، عبداللہ بن علی طوسی، ابوجعفر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

اللہ کا دھیان رکھنے والے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ حقیقت میں ذکر الٰہی میں مشغول انسان غیر اللہ کے ذکر میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور ایسے شخص کی ہر شئی سے حفاظت کی جاتی ہے۔

۱۵۱۹۸- محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم قبل از توبہ اپنی مراد حاصل نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا کیا توبہ سے میری نجات ہوگی۔ نیز مجھے صدق و اخلاص کے بھی ضرورت نہیں کیونکہ عنداللہ سعید ہونے کی صورت میں گناہ میرے لئے نقصان دہ اور غیر سعید ہونے کی صورت میں توبہ میرے لئے نفع بخش نہیں ہے۔ لہذا میرے لئے اعمال کے مقابلہ میں اس کے فضل پر اعتماد کرنا اولیٰ ہے۔ کیونکہ فضل الٰہی اور کرم الٰہی کے مقابلہ میں اپنے اعمال پر اعتماد کرنا قلت معرفت کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۹- ابوبکر رازی نیساپوری، کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

دنیا میں طغیانی دو قسم پر ہے، (۱) مال کی طغیانی، (۲) علم کی طغیانی علم کی طغیانی کا علاج عبادت اور مال کی طغیانی کا علاج زہد ہے۔

۱۵۲۰۰- انہیں کا قول ہے: ادب علم، علم صحت عمل حکمت، حکمت زہد، زہد ترک دنیا، ترک دنیا رغبت فی الآخرۃ اور رغبت فی الآخرۃ رضا الٰہی کے حصول کا سبب ہے۔

۱۵۲۰۱- ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

اے انسان! رضاء الٰہی کے خلاف کام کرنے پر تجھے سزا ملیگی۔

۱۔ تاریخ بغداد ۱۴/۳۱۴۔

۱۵۲۰۲- نیز فرمایا۔

احسان فراموش انسان عمل کے وجہ سے متکبر بن جاتا ہے۔

۱۵۲۰۳- محمد بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

مخلوق پر نزول آفات کا سبب خود ان کے اعمال ہیں۔

۱۵۲۰۴- ابوفضل احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبداللہ ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر رازی کا قول مروی ہے:

میں یوسف بن حسین کی زیارت کیلئے بغداد سے چلا، ری پہنچ کر میں نے ان کے گھر کے بارے میں معلومات کی، لوگوں نے کہا تم کو ان سے کیا تعلق وہ تو زندیق انسان ہے۔ بہر حال میں ان کے گھر پہنچا تو وہ اس وقت تلاوت قرآن میں مصروف تھے دیکھتے ہی ان کی ہیبت مجھ پر طاری ہوگئی؟ انہوں نے آمد کیوجہ دریافت کی تو میں نے کہا آپکی زیارت۔ پھر انہوں نے مجھے کلام کیلئے کہا تو میں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میں نے تم کو اپنی زمین میں گھر بناتے دیکھا، اگر تم عاقل ہوتے تو گھر کو منہدم کر دیتے۔ اس کے بعد یوسف پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ قرآن اس کے آنسو سے تر ہو گیا۔ پھر مجھ سے کہنے لگے۔ اسکے باوجود بھی اہل ری مجھے زندیق کہتے ہیں۔

۱۵۲۰۵- ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے:

ناراض ہونے والے کو ہم کیسے راضی کریں، جو بلا جرم ہم سے ناراض ہو گیا۔ تا کہ میرا نفس مخلوق کی تدبیر کرنے والی ذات کو پہچان لے۔ اور میں ہر حال میں اس کا شکر ادا کروں۔

۱۵۲۰۶- احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ جس قوم سے راضی ہوتا ہے تو اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے ورنہ اسے اپنے غیر پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے۔ پھر انہوں نے تمثیل کے طور پر چند اشعا کہے۔ (۱) اے اپنی قدرت سے میرے قلب میں آگ روشن کرنے والے، اگر تو میری آگ کو بجھانا چاہے تو بجھا سکتا ہے۔ (۲) س حالت میں دنیا سے کوچ بھی میرے لئے باعث عار نہیں۔

۱۵۲۰۷- ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم کا قول ہے:

اپنی قدر سے نا واقف انسان اپنی ہتک ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۰۸- ابوعمرو عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:

دنیا کے فریب اور ان کے فتنوں نے علماء کو ہلاک اور قراء کے قلوب کو غافل کر دیا اسی وجہ سے اب دنیا میں جاہل متحیر یا فتہ باز عالم کے علاوہ کوئی باقی نہیں نعمت کنندہ ذات مجھے اپنی رسی مضبوطی سے تھامنے اور اپنے کرم کے حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرما اور مجھ پر اپنی نعمت کامل فرما، اے ذوالجلال والاکرام ذات اپنی محبت میرے قلب سے زائل مت فرما۔

۱۵۲۰۹- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی محبت اختیار کروں۔ فرمایا بارعب اور ظاہر و باطن میں ہیبت زدہ ذات کی صحبت اختیار کر۔

۱۵۲۱۰- یوسف کا قول ہے:

ذوالنوں سے آمنین کی مجالس کے مقام کے بابت سوال کیا گیا؟

۱۔ تاریخ بغداد ۹/۹۹۔

فرمایا عند اللہ۔

۱۵۲۱۱- یوسف کا قول ہے:

میں نے ایک روز ذوالنون سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا مخلوق کے بجائے اللہ کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۶۱-یوسف کا قول ہے:

ایک بار ذوالنون نے بھائی کی زیارت کیلئے طویل مسافت طے کرنے کے بعد فرمایا محبت الٰہی کے لئے کسی طویل مسافت کی ضرورت نہیں۔

۱۵۲۱۳- ذوالنون سے عاصی کی تحقیر نہ کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو اصل مالک حقیقی کی اس کے ساتھ معاملہ کی وجہ مجھے اس کی تحقیر کی جرأت نہیں ہوتی۔

۱۵۲۱۴- یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے فتح بن شخرف کا قول مروی ہے:

مجھ سے ذوالنون نے فرمایا مخلوق سے امیدوں کے انقطاع کے بعد ہی وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے۔لقاء الٰہی کو محبوب رکھنے والے پر اخلاص اختیار کرنا لازم ہے۔

۱۵۲۱۵- یوسف بن حسین، محمد بن یحییٰ سرخسی کے سلسلۂ سند سے ابویزید بسطامی کا قول مروی ہے:

محبت الٰہی چار قسم پر ہے۔(۱) محبت الٰہی میں مستغرق ہو جانا، (۲) اللہ سے محبت کرنا، (۳) اللہ کا ذکر کرنا، (۴) اللہ اور بندہ کے درمیان محبت کا ہونا۔

۱۵۲۱۶- یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ذوالنون کا قول مروی ہے:

محبت الٰہی کے انیس درجے ہیں۔سب سے ادنیٰ درجہ اجابت اور اس کا سب سے اعلیٰ درجہ توکل ہے۔

۱۵۲۱۷- ذوالنون کا قول ہے:

اپنی قدر سے ناواقف انسان ہتک ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۱۸- ایک روز ایک شخص نے ذوالنون سے وصیت کی درخواست کی؟ فرمایا اگر تو عند اللہ سعید ہے تو تجھے انبیاء اور صدیقین کی دعاء حاصل ہونے کی وجہ سے میری وصیت کی ضرورت نہیں، اگر تو عند اللہ شقی ہے تو میری وصیت تیرے حق میں کارگر نہیں ہے۔

۱۵۲۱۹-فرمایا اللہ کی اطاعت لازمی امر ہے۔

۱۵۲۲۰-یوسف سے لوگوں کے دنیا سے محبت کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے دنیا کو ان کے رزق کا خزانہ بنانے کی وجہ سے۔

۱۵۲۲۱- یوسف کا قول ہے:

حبیب عذر خواہی سے قبل ہی معاف کر دیتا ہے۔اے انسان اپنا راز کسی پر فاش مت کر۔

۱۵۲۲۲- یوسف کا قول ہے:

بداخلاق انسان پریشان رہتا ہے۔نیز فرمایا احرار کے قلوب اسرار (رازوں) کے قبرستان ہیں۔

۱۵۲۲۳- یوسف سے اخلاص کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق کی حمد و مذمت سے عدم تاثر اخلاص کی دلیل ہے۔

۱۵۲۲۴- عثمان بن محمد، ابوحسین صوفی محمد بن عبداللہ رازی، ابو یعقوب بن حسین صوفی رازی، احمد بن حنبل، مروان بن معاویہ، ہلاک بن سعید ابو معلی کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بار تین ہدیہ کئے ہوئے پرندوں میں سے آپؒ نے ایک تناول فرمایا۔ دوسرے روز خادم نے باقی دو آپؒ کے سامنے پیش کئے تو فرمایا کیا میں نے تم کو ذخیرہ اندوزی سے منع نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ اللہ بندہ کو ہر دن رزق عطاء کرتا ہے۔

۱۵۲۲۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن عصام رازی، یوسف بن حسین، عامر بن سیار، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

غیر ضرورت کی چیزوں کے خریدنے والا بعض مرتبہ ضرورت کی اشیاء فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۵۶۶ سعید بن اسماعیل[۱]

۱۵۲۲۶- ابوعمر بن حمدان ابوعثمان صیری کا قول ہے:

متبع سنت انسان حکمت کی اور خواہش پرست انسان بدعت کی باتیں کرتا ہے۔

۱۵۲۲۷- عبداللہ بن محمد معلم وابوعمر بن نجیر کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل بلخی کا قول مروی ہے:

اللہ نے لوگوں کو آداب عبادت سکھانے کے لئے ابوعثمان کو فنون عبادت سے مزین فرمایا۔

۱۵۲۲۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوعمر بن نجید کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

چالیس برس سے میں پریشانی سے محفوظ ہوں۔

۱۵۲۲۹- محمد بن احمد بن عثمان کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

بھائیوں کی دلجوئی ان پر شفقت سے بہتر ہے۔

۱۵۲۳۰- ابوعمرو بن حمدان کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

چار چیزیں قلب کے صلاح اصلاح کی علامت ہیں،

(۱) تواضع، (۲) فقر الی اللہ، (۳) خوف الٰہی، (۴) اللہ سے امید وابستہ کرنا۔

۱۵۲۳۱- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

منع، عطاء، عزت اور ذلت کے مواقع سے واقف ہونے کے بعد ہی انسان کامل ہوتا ہے۔

۱۵۲۳۲- ابوعثمان کا قول ہے:

تین چیزیں عداوت کا سبب ہیں؛

(۱) طمع فی المال، (۲) طمع فی اکرام الناس، (۳) طمع فی قبول الناس۔ نیز فرمایا:

خوف الٰہی وصول الی اللہ اور کبر انقطاع عن اللہ کا سبب ہے۔ اور لوگوں کو حقیر سمجھنا لا علاج مرض ہے۔

۱۵۲۳۳- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

دنیا کا سرور غیر اللہ کا خوف اور غیر اللہ سے امید وابستہ کرنا قلب سے سرور الٰہی وخوف الٰہی اور امید الٰہی کے خاتمہ کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۴- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف سے عزت ملنے کے بعد معاصی سے ذلیل ہونا انسان کے لائق نہیں۔

۱۵۲۳۵- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

امیدوں کا دائرہ کم کرنا اصل نیکی ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد. ۹. ۹۹

۱۵۲۳۶-ابوعثمان کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان پریشان اور غیر خواہش پرست انسان سکون میں ہوتا ہے۔

۱۵۱۳۷-محمد بن حسین، عبداللہ رازی، کا قول ہے:

ابوعثمان کی وفات کے وقت ان کے صاحبزادہ ابوبکر نے ان کا قمیص پھاڑا تو انہوں نے فرمایا:

اے لڑکے ظاہر میں خلاف سنت کام کرنا باطن میں ریاء کی علامت ہے۔

۱۵۲۳۸-محمد بن حسین، محمد بن احمد سلامتی کے سلسلۂ سند سے حسین وراق کا قول مروی ہے:

میں نے ابوعثمان سے صحبت کے بابت سوال کیا فرمایا:

اللہ کی صحبت حسن ادب، صحبت رسول اتباع سنت، صحبت اولیاء احترام وحرمت، حسن خلق اور صحبت اخوان انبساط کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۹-محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، محمد بن احمد بن یوسف کے سلسلۂ سند ابوعثمان کا قول مروی ہے:

اے لوگو ذلت سے بچنے کے لئے اطاعت الٰہی کے ذریعہ عزت حاصل کرو:

۱۵۲۴۰-ابوعثمان کا قول مروی ہے:

عاقل انسان ابتدا ہی سے نقصان دہ امر سے اجتناب کرتا ہے۔

غیر معلوم کو عالم کے سپرد کرنے کا نام تفویض ہے، تفویض رضاء الٰہی کا سبب ہے۔

۱۵۲۴۱-محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابوحسین وراق کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

عاقل انسان خوف الٰہی کی وجہ سے ظالم کو بھی ملامت نہیں کرتا۔

۱۵۲۴۲-محفوظ کا قول مروی ہے:

ابوعثمان نے سوال کرنے پر فرمایا: سعادت کی علامت اطاعت الٰہی کے باوجود خوف خدا کا ہونا ہے اور سعادت اور معاصی کے باوجود اپنے کو بڑا سمجھنا شقاوت کی علامت ہے۔

۱۵۲۴۳-محمد بن حسین، سعید بن سعید بن عبداللہ بن سعید بن اسماعیل، ابوصالح حمدون قصار، قتیبہ بن سعید، عبثر، اشعث، محمد، نافع، کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:[1]

ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد مرنے والے کے ورثاء پر فدیہ واجب ہے۔

۱۵۲۴۴-سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروان، قتیبہ بن سعید، عبثر بن قاسم، اشعث بن سوار، محمد، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

رمضان کے روزہ کی قضاء سے قبل دنیا سے جانے والے کے ورثاء پر ایک دن کا ایک مسکین کو ایک مد دینا لازمی ہے۔

(۵۶۷) احمد بن عیسیٰ[2]

۱۵۲۴۵-عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن احمد رملی کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

۱۔ تلخیص الحبیر ۲. ۲۰۸. ۲۰۹.

۲۔ تاریخ بغداد ۴. ۲۷۶.

دو راستوں سے قلب میں معرفت آتی ہے،(۱) سخاوت،(۲) کوشش۔

۱۵۲۴۶-ابوحسن علی بن عبداللہ جھنی، یحیٰ بن مؤمل، ابوبکر دقاق کے سلسلۂ سند سے احمد بن عیسیٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو دنیاوی اشیاء کو خیر باد کہنے سے مستقبل کے پیش آمدہ مسائل سے تمہارے قلوب خالی ہوں گے۔ اور تمہاری ضروریات خود بخود پوری ہوں گی۔

۱۵۲۴۷-محمد بن موسیٰ، عمر بن علی فرغانی، ابن الکاتب کے سلسلۂ سند سے ابوسعید کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو قبل از وقت ہی ذکر کی حلاوۃ، قرب کا وصول اور دیگر انعام عطاء فرمادیتے ہیں، اسکے بعد وہ پرلطف زندگی گزارتے ہیں، اوران کو دوزبانیں عطاء کی جاتی ہیں،(۱) ظاہری،(۲) باطنی، ظاہری زبان سے اجسام سے اور باطنی زبان سے اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۱۵۲۴۸-ابوفضل ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر دقاق کا قول مروی ہے:

ایک روز ابوسعید خزاز نے نیند سے بیدار ہوکر فرمایا مجھے خواب میں کچھ باتیں بتائی گئی ہیں تم انھیں لکھ لو:

اللہ نے علم کو معرفت کے لئے دلیل اور حکمت کو محبت کے لئے رحمت بنایا ہے۔ لہذا علم اللہ تک رسائی کی دلیل اور معرفت اس پردال ہے، علم کے ذریعہ معلومات اور معرفت کے ذریعہ معروفات حاصل کی جاتی ہیں، پس معرفت حق کی تعریف اور علم مخلوق کی تعریف کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، اس کے بعد فوائد جاری ہوتے ہیں۔

۱۵۲۴۹-ابوفضل الطّوسی، غلام الدقائق، ابوسعید سکری، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف ظاہر باطل ہے:

۱۵۲۵۰-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، محمد بن علی کتانی، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

عارفین کے قلوب علوم غریبہ اور اخبار عجیبہ کے خزانوں سے لبریز ہوتے ہیں۔

۱۵۲۵۱-عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر کتانی وابوحسن رملی کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم نے ابوسعید سے وصول الی اللہ کا طریقہ معلوم کیا انہوں نے فرمایا توبہ اسکی اولین شرط ہے، پھر توبہ ہی خوف خدا،، خوف خدا خود رجاء، رجاء مقام صالحین مقام صالحین مقام مریدین، مقام مریدین مقام مطیعین، مقام مطیعین مقام محبین مقام محبین مقام مشتاقین مقام اولیاء اور مقام اولیاء مقام مقربین تک رسائی کا سبب ہے، پھر انہوں نے ہر مقام کے لئے دس شرائط بیان فرمائیں ان پرعمل کے بعد قلوب نعماء الٰہیہ میں نظر اور احسانات الٰہیہ میں غور کرتے ہیں، اس کے بعد وہ ذکر الٰہی سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اور ان کی ارواح ملکوت السموات کی سیر کرتی ہیں۔

پھر ان کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ وہ اللہ سے ذرہ بھر دور نہیں ہوتے، درجات عالیہ کے حصول کے باوجود تواضع اختیار کرتے ہیں یہی لوگ عالمین، اولیاء اللہ، اصفیاء اور اتقیاء ہیں، دوسرے لوگوں پر ان ہی کی اقتداء لازم ہے۔

۱۵۲۵۲-ابوعمیر عثمانی، ابوحسن رازی کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ کے علاوہ تجھے ملنے والا اور تجھ سے فوت ہونے والا قلیل ہے۔

۱۵۲۵۳-ابوالفتح یوسف بن عمر بن مسرور نواس، علی بن محمد مصری، ابوسعید احمد بن عیسیٰ خزاز بغدادی، صوفی، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، جابر بن سلیم، یحیٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے بداخلاق انسان منحوس ہے اورتم میں سے بداخلاق افراد شریر لوگ ہیں ۔[1]

(۵۶۸) احمد نوری[2]

۱۵۲۵۴-عبدالمنعم بن حیان، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید اعرابی کا قول مروی ہے:

ایک بار غیر موسم حج میں ابوحسین ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے بغداد سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا، اس وقت ان کا چہرہ متغیر دیکھ کر ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے نکلنے پر مجبور کردیا۔ (۲) اور میری وہ حالت کردی جو تمہیں نظر آرہی ہے۔

۱۵۲۵۵-ابوحسن بن مقسم کا قول مروی ہے:

نوری حرم سے واپسی پر بہت لاغر ہو چکے تھے، ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا:

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے دور کردیا، (۲) مجھے غریب واجنبی بنادیا، (۳) حتی کہ میرے عیبوبت کے وقت اس کا ظہور ہوگیا، (۴) اور میرے وصل کے وقت اس کا فضل ہوگیا۔

۱۵۲۵۶-عمر بناء کا قول ہے:

ایک بار حاکم وقت نے گرفتاری کا حکم دیا۔

چنانچہ انہیں گرفتار کرکے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا، خلیفہ نے ان کے قتل کا حکم دیدیا، نوری نے سب سے قبل اپنے کو قتل کے لئے جلاد کے سامنے پیش کیا، جلاد نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، نوری نے کہا ان کی حیاۃ کو اپنی حیاۃ پر ترجیح دینے کے لئے میں نے ایسا کیا۔

جلاد نے قتل کے بجائے اسکی یہ بات خلیفہ کو بتادی، خلیفہ نے قاضی القضاۃ اسماعیل بن اسحٰق کی عدالت میں اس چیز کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ قاضی القضاۃ نے ان سے طہارۃ، عبادت اور صلوٰۃ کے مسائل دریافت کئے، نوری نے خلیفہ کے سامنے ان کے جوابات پیش کئے، اور فرمایا کہ اللہ کے چند بندوں کا دیکھنا، سننا، کلام کرنا اور چلنا پھرنا سب رضاء الٰہی کے مطابق ہوتا ہے، نوری کی مذکورہ باتوں کے سننے کے بعد اسماعیل پر گریہ طاری ہوگیا اور اس نے خلیفہ سے کہا کہ اگر یہ لوگ زندیق ہیں تو پھر دنیا میں کوئی موحد نہیں ہے۔ اس کے بعد خلیفہ نے ان کو تنہائی میں بلا کر ان سے ان کے گزر بسر کے بابت سوال کیا، انہوں نے کہا، ہم متوکل ہیں ہمارا رازق اللہ ہے، اس کے بعد خلیفہ ہروی نے کہا جو اس کی محبت تک پہنچا وہ اس کے قرب سے مانوس ہوا اور اس نے اسے بندوں کے درمیان سے چن لیا۔

۱۵۲۵۶/۱-ابوفضل ہروی کے سلسلۂ سند سے جعفر بن زبیر ہاشمی کا قول مروی ہے:

ایک روز دریا سے چور نے نوری کے کپڑے چوری کر لئے کچھ دیر بعد اس نے کپڑے واپس کردیئے، لیکن اس کا دایاں ہاتھ شل ہوگیا، نوری نے اسکے ہاتھ کی صحت کے لئے اللہ کے حضور دعا کی تو اسکی برکت سے اسکا ہاتھ صحیح ہوگیا۔

۱۵۲۵۷-ابوالفرج ورثانی علی بن عبدالرحیم، کا قول ہے:

ایک روز نوری کے پاؤں پر ورم دیکھ کر ہم نے ان سے انکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا ایک روز میرے نفس نے مجھ سے کھجور کا مطالبہ کیا، میں کھجور کی تلاش میں نکلا چلتے چلتے میں تھک گیا لیکن مجھے کھجور نہیں ملے، پھر میں نے کھجور خرید کر اسے کھلائے، اس کے

۱۔ سنن أبی داؤد کتاب الأدب باب ۱۳۴ . ومسند الامام أحمد ۵۰۲/۳ . وتاریخ بغداد ۲۷۶/۴ ، وکشف الخفا ۵۵۹/۱ . ومجمع الزوائد ۱۰/۳ ، ۱۰/۸ ، ۲۲/۸ . والترغیب والترهیب ۲۱/۲ . واتحاف السادة المتقین ۳۱۹/۷ .

۲۔ تاریخ بغداد ۱۳۰/۵ .

بعد میں نے اس سے نماز کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔

اس وقت میں نے اس سے کہا قسم بخدا جب تک تو کھڑا نہیں ہوگا میں بیٹھوں گا نہیں۔ لہذا چالیس روز سے میں بیٹھا نہیں ہوں جسکی وجہ سے میری یہ حالت ہوگئی ہے۔

۱۵۲۵۸-ابوفضل، نصر بن ابی نصر طوسی، علی بن عبداللہ بغدادی، کے سلسلۂ سند سے فارسی کا قول مروی ہے:

ایک بار جنید نے مرض کا اظہار اور نوری نے عدم اظہار کیا، نوری سے عدم اظہار کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ہم نے اس کی وجہ سے ایسا کیا پھر انہوں نے شعر کہا:

اگر تو بیماری کا اہل ہے تو پھر تو شکر کا بھی اہل ہوگیا لوگوں نے نوری کی بات جنید سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا ہم نے عدم شکوئی کی وجہ سے ایسا کیا۔

۱۵۲۵۹-علی بن عبداللہ جھنی، علی بن عبیداللہ ضیاطی، ابومحمد مرتش کے سلسلۂ سند سے ابوحسین نوری کا قول مروی ہے:

میرے ایک ساتھی نے مجھے چند نصیحتیں کیں۔

(۱) علم شرع سے عدم تجاوز، (۲) مردوں سے عدم صحبت، (۳) حکومت کی عدم حرص، (۴) فقر کا عدم اظہار، (۵) علم سے عدم استغناء، (۶) ظاہر و باطن میں توافق، (۷) مخالفت نفس، (۸) غلط قصائد کا عدم سماع۔

۱۵۲۶۰-ابوحسن، عبدالواحد بن بکر علی بن عبدالرحیم کا قول مروی ہے:

ایک بار نوری بیت اللہ کے پردے کو پکڑ کر کہہ رہے تھے: میرا تجھے پکارنا میرے حزن کے لئے کافی ہے گویا میں بعید ہوں یا آپ دور ہیں (۲) اور میں بلا رغبت آپکے فضل کا طالب ہوں میں نے اپنی مثل کوئی زاہد نہیں دیکھا۔

۱۵۲۶۱-عثمان بن محمد عثمانی، ابومحمد عبداللہ محمد رازی کے سلسلۂ سند سے نوری کا قول مروی ہے:

مخلوق سے انقطاع سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ محبین کا کام اپنے محبوب سے تلذذ راجین کا کام اپنے موجود سے امید لگانا ہوتا ہے۔

عبداللہ رازی، قناد کے سلسلۂ سند سے ابوحسین نوری کا قول مروی ہے:

میں نے غلام جمیل کو بغداد میں پیادہ پا چلتے ہوئے دیکھا ان سے اسکی وجہ پوچھی، انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہے:

(۱) حق کی آنکھ سے غور سے دیکھ اگر تو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(۲) نفس کی پیروی مت کر اور حق کے ساتھ وفاداری کی قدرت کو دیکھ۔

۱۵۲۶۲-عثمان بن محمد عثمانی، کہتے ہیں ابومحمد عبداللہ بن محمد رازی نے بیان کیا کہ نوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:

(ترجمہ) میری خوشی کے راز یہ ہیں کہ تو نے مجھے وہ خوشیاں عطا کی ہیں جن کا میں نام نہیں لیتا، پس ایک جاننے والے پکارا کہ تیرے سرور کو گہن لگنے والا ہے، پس تو کیسے اس راز پر خوش ہے جو فاش ہونے کے قریب ہے؟ پس وہ میرے راز کی حفاظت کرتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ وہ دیکھتا رہا کہ میں خوشی کے راز کی حفاظت کرتا ہوں یا نہیں، وہ راز میرے تمام امور کی طرف سے کافی ہے اور حق مجھے اور اس کو غنی کرتا ہے۔

۱۵۲۶۳-عثمان بن محمد، احمد بن الحسین، ابوالحسن قناد کہتے ہیں میں جبکہ نو عمر تھا میں نے نور کو یہ شعر لکھ کر بھیجا: (ترجمہ) جب نور میں کل کا کل فانی ہے تو مجھے بتا کہ میں کہاں ٹھکانہ بناؤں؟ جواب میں انہوں نے لکھا: جب تو غیر فانی امور میں مشغول ہوجائے تو ان امور میں تیرا وقت گزارنا میرے نزدیک باعث خیر اور متحیر ہے۔

۱۵۲۶۴ عثمان بن محمد، حسن بن احمد ابوعلی کہتے ہیں نوری نے جنید رحمہ اللہ کو میرا (راز) کے بارے میں سوال کیا؟ اوراپنے اشعار میں تین امور کی طرف اشارہ کیا۔

(ترجمہ) (اے جنید!) تجھ سے ایک سائل تین رازوں کا سوال کرتا ہے، جن کا راز میں رکھنا بھی ایک راز ہے، ایسا جوان جس نے اپنی پسلیوں کے درمیان راز کو یوں چھپالیا گویا وہ کسی راز کو جانتا ہی نہیں۔ پس اس نے راز پر ذلت کے پردے آویزاں کردیئے پس وہ ہر بات کی حفاظت کرتا ہے بے شک راز کو چھپانا راز کو پالینے کے مترادف ہے راز کو وہی پاتا ہے جو اس کی ہر ایسے شخص سے حفاظت کرے جس کے بارے میں افشاء راز کا اندیشہ ہو۔ پس راز کا نگہبان درحقیقت اصل ہے جو کمالات کا مالک ہے۔ پس ہر راز کو فاش کرنے والا اندر سے خالی ہے۔

۱۵۲۶۵- محمد بن حسین، ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی، قناد، ابوالحسین النوری کہتے ہیں میں نے بغداد میں خوبصورت شکل کے مالک نوجوان کو دیکھا تو اس کو کہا تم عمدہ جوتے پہن کر راستوں میں کیوں چلتے ہو؟ اس نے کہا اللہ نے مجھے اچھی شکل کا مالک بنایا تو میں اچھا علم تلاش کرنے نکلا ہوں۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر پڑھے (ترجمہ)

اگر تو دیکھنے والا ہے تو حق کی آنکھ سے دیکھ، ایسی صفت کو جس میں قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور اپنے نفس کی خواہشات کو ان میں مت ملا اور حق کے ساتھ قادر کی قدرت کو ملاحظہ کر۔

۱۵۲۶۶- محمد بن عیسیٰ دہقان کا قول ہے:

ایک روز میں نے نوری سے سوال کیا کہ اسے کو سری کی کوئی بات یاد ہے، انہوں نے بواسطہ سری عن کرخی عن ابن سماک عن ثوری عن اعمش عن انس حدث نبوی بیان کی کہ مسلمان کی حاجت پوری کرنے والے کے لئے عمر بھر اللہ کی اطاعت کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب ہے۔[1]

(۵۶۹) جنید بن محمد جنید کے اقوال زریں۔[2]

۱۵۲۶۷- ابوحسین علی بن ہارون بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ہم نے قرآن وسنت کا علم پوری قوت سے حاصل کیا ہے، غیر حافظ غیر محدث اور غیر فقیہ ہمارے نزدیک قابل اقتداء نہیں ہے جنید اولاً اصحاب حدیث کے مذہب پر عمل پیرا تھے بعدہ حارث بن اسد محاسبی اور اپنے ماموں سری بن مغلس کی صحبت اختیار کرکے ان کا مسلک اختیار کرلیا تھا۔

۱۵۲۶۸- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، ابومحمد خواص کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد مجھے اپنے ساتھ صحراء میں چلنے کو کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے امن کی جگہ سے نکال کر خطرات کی جگہ چلنے کا حکم دیتے ہو، لیکن وہ مجھے خوب مطمئن کرتے، چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑتا، راستہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا۔ پھر وہ مجھے سوال کا حکم دیتے، میں کہتا کہ اس وقت میرا ذہن سوال سے خالی ہے، لیکن ان کی طرف سے سوال پر اصرار کیا جاتا، پھر میں اپنے ذہن کے مطابق ان سے سوال کرتا تو وہ مجھے ان کا جواب دیکر مانوس چلے جاتے، میں ان سے بار بار کہتا کہ آپ مجھے مامون ومانوس مقام سے نکال کر غیر مانوس مقام کی طرف لے جاتے ہو، وہ کہتے کہ میرا حال تو یہی ہے کہ نصف مخلوق کے میرے قریب ہونے

---

[1] قضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۲۵. وتاریخ بغداد ۱۱۵/۳. والتاریخ الکبیر ۴۳/۸. والعلل المتناهیة ۲۰/۲.

[2] تاریخ بغداد ۲۴۱/۷.

اور دیگر نصف کے مجھ سے دور ہونے کے باوجود مجھے کوئی انیست و بعد محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۲۶۹-ابوحسین محمد بن علی بن حبیش الناقد صوفی کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

صاحب بصیرت انسان سب سے پہلے مصنوع سے صانع تک پہنچتا ہے، اس طرح کہ حادث چیزوں میں نور آتا ہے کہ ان کی ابتداء کیسے ہوئی، پھر وہ کیسے فنا ہوں گی، پھر وہ فقط اللہ کی تعریف، اسی کی عبادت اسی کی اطاعت، اسی کی عظمت کرتا ہے، اور تقدیرات پر اس کا یقین مستحکم ہو جاتا ہے۔ بلا ثانی اللہ کی ازلیت واولیت کا اقرار اس یقین کے ساتھ کہ نافع، ضار، معطی، غیر معطی اور رازق اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، کا نام توحید ہے۔

ایک عالم نے توحید کی تعریف کے سوال پر فرمایا مخلوق کی حرکات وسکنات کو اللہ وحدہ لاشریک کے سپرد کرنے کا نام توحید ہے۔

بعض علماء کا قول ہے:

نظام توحید کا نام توکل ہے، کیونکہ مخلوق کی حرکات وسکنات فقط علم الٰہی کے سپرد کرنے کے ساتھ محبت یقین اور توکل حاصل ہوتی ہے۔

۱۵۲۷۰-حسین بن موسیٰ، ابونصر طوسی، عبدالواحد بن علوان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے جوان علم کو لازم پکڑ، کیونکہ صاحب علم انسان شکوک وشبہات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۲۷۱-جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلہ سند سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

میں نے جنید کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ موت کے بعد اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا۔ فرمایا تہجد میں چند رکعتوں کے پڑھنے کے علاوہ مجھے کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا۔

۱۵۲۷۲-ابوحسن بن مقسم، ابوحسین بن دراج کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

بادشاہوں کی صحبت کے بجائے عارفین کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۷۳-جعفر بن محمد، حسین بن یحیٰ فقیہ، سفیانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

متبع سنت انسان کے لئے خیر کے تمام راستے کھلے ہوتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اے باری تعالیٰ آپ کا خوف نہ رکھنے والا انسان غیر عالم ہے۔ بعض حکماء نے مالک بن دینار سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اگر تم معرفت الٰہی حاصل کر لیتے تو آج تم مجھ سے یہ سوال نہ کرتے۔

۱۵۲۷۴-مؤلف کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علی بن ہارون بن محمد سمسار سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنید بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا۔

جان لے! اے بھائی تو نے وصول (حق) کے بارے میں جو سوال کیا ہے وہ ہلاکت خیز جنگل و بیاباں ہیں خطرات سے پر گھاٹ ہیں۔ ان میں کسی راہبر کے بغیر نہ چل، انکو دائمی چلنے والی سواری کے بغیر قطع نہیں کیا جا سکتا۔ میں تجھے ان جنگلات میں سے ایک جنگل کا پتہ بتاتا ہوں۔ پس اس کی جو صفت بیان کروں اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ جان لے تیرے آگے وہ جنگل ہے اگر تو اس میں سے کچھ لینا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اس ذات سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھ پر کسی حفاظت کرنے والے اور باقی رہنے والے کو نگہبان مقرر کرے کیوں کہ اس راہ میں بہت خطرہ ہے اس کی گزرگاہ بہت نازک ہے۔ اس راہ میں پہلے پہل برزخ کا خطرہ ہے ایک ہجوم تجھے اس میں دھکیلے گا۔ اور تجھے بے آسرا چھوڑ دے گا۔ اس وقت تو ایسے حال میں ہوگا کہ اس میں امن بھی پرخوف ہے، اس کی انیست وحشت ہے۔ اسکی روشنی ظلمت ہے۔ اس کی نرمی شدت ہے۔ اس کی حضوری غائب میں ہے۔ اس کی زندگی موت ہے۔

طالب کے لئے اس میں کوئی ادراک نہیں۔ سارب کے لئے کوئی مہم نہیں بھاگنے والے کے لئے نجات نہیں۔

۱۵۲۷۵- علی بن ہارون کا قول ہے:

محمد بن جنید نے پند ونصائح پر مشتمل ہمیں ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، اما بعد اے برادرم قول وفعل فرق مت کرو، قول عمل کے مطابق اپناؤ کیونکہ یہ چیز انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی منافی ہے۔ اے برادرم اولیاء اللہ کے قلوب حکمت کے نور سے منور ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں اے برادرم اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم اور معرفت نامہ نصیب فرمائے۔ فقط والسلام۔

۱۵۲۷۶- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

جنید سے کامل صاحب حکمت شخص کے بارے میں سوال کیا گیا:

فرمایا صاحب حکمت انسان کو ضرورت کے مواقع پر عذر خواہی نہیں کرنی پڑتی اور لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں، عوام الناس کے نزدیک وہ صاحب وقار ہوتا ہے۔ مخلوق کے بجائے اللہ سے اسکی تمام امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔

۱۵۲۷۷- ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ کے کچھ بندے کامل ایمان ویقین کے ساتھ صبح کرتے ہیں تمام امور میں رجوع الی اللہ سے کام لیتے ہیں۔ خواہش پرستی سے اجتناب کرتے ہیں خلوۃ ان کا انیس، تفکر ان کا کلام اور ذکر الٰہی ان کا شعار ہوتا ہے۔ بھوک وپیاس ان کی غذا، راحت ان کا توکل، اعتماد باللہ ان کا خزانہ اور صبر ان کے مرض کا علاج ہوتا ہے۔ رضاء الٰہی کے لئے ساتھی ہونے کا کام دیتی ہے۔

۱۵۲۷۸- ابوبکر محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ نے علماء کے قلوب کو علم کی حرص سے بھر دیا، نیز فرمایا: کوشش کرنا ہر علم وباب کے لئے مفتاح ہے۔

۱۵۲۷۹- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عطاء کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے لوگو: اگر مجھے آخری زمانہ کے حاکم کے رذیل ہونے کا علم ہوتا تو میں بھی تم سے بات نہ کرتا۔

۱۵۲۸۰- عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے بعض اصحاب کا قول مروی ہے:

جنید سے قناعت کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا:

حد شرع سے عدم تجاوز کا نام قناعت ہے۔

۱۵۲۸۱- علی بن عبداللہ جہضمی، احمد بن عطاء، محمد بن حریف کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے کہ اگر اللہ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو خطاء کار اور صالحین میں فرق نہ رہے۔

۱۵۲۸۲- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اگر علمی بات میں اپنی طرف سے کرتا تو میرا علم فنا ہو جاتا لیکن میرے علم کی ابتداء اور انتہاء حق ہے۔ بعض مرتبہ میرے دل میں خیال آتا ہے کہ قوم کا حاکم ان کا سب سے زیادہ ارذل شخص ہوتا ہے۔

۱۵۲۸۳- محمد بن حسین، ابوعبداللہ دارمی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر عطوی کا قول مروی ہے:

جنید نے بوقت وفات میرے سامنے ایک قرآن پاک مکمل کیا، اس کے بعد سورۃ بقرۃ کی ستر آیات تلاوت کیں بعد ازاں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۵۲۸۴- ابوحسن علی بن ہارون کے سلسلۂ سند سے ابوقاسم جنید کا قول مروی ہے:

جعفر نے ان سے ذکر خفی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

ذکر خفی کا مقام زبان کے بجائے قلوب ہوتے ہیں جیسے اللہ کا خوف یا اسکی تعظیم اور بزرگی وغیرہ کا اعتقاد اور یہ چیز صرف اللہ اور اسکے بندے کے درمیان ہوتی ہے۔ باقی اس کے علاوہ جسے کراماً کاتبین لکھتے ہیں وہ ذکر خفی میں شامل نہیں ہے۔ باقی ذکر خفی ذکر جہر پر ستر فیصد فضیلت والی روایت کے بارے میں۔ واللہ اعلم بالصواب کا قول کرتے ہیں:۔

۱۵۲۸۵- علی بن ہارون کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

خالصتاً حق کے اختیار کرنے والا اکرم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انبیاء والی باتیں ان کے قلوب میں ودیعت فرماتا ہے۔

۱۵۲۸۶- ابی، احمد بن جعفر ہانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

محبّ محبوب کی عدم موجودگی کو برداشت نہیں کرسکتا۔

۱۵۲۸۷- ابی، احمد بن جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: احمد بن جعفر کہتے ہیں میں نے جنید سے ایمان کی حقیقت پوچھی انہوں نے فرمایا ایمان تصدیق وایقان کا نام ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

لیکن ان میں سے پہلی صورت زیادہ قوی ہے۔ اور تصدیق کی حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان ہر کام ذات الٰہی کو سامنے رکھ کر کرے اگرچہ ہر کام کے وقت اللہ کے دیکھنے کا یقین بھی تصدیق ہے، لیکن تصدیق کی اول قسم اعلیٰ وارفع ہے۔

احمد کا قول مروی ہے:

میں نے جنید سے ایمان کی علامت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ایمان باللہ کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت کرنا، اسکی رضا کے مطابق کرنا، اسکی مرضیات کا خیال رکھنا اور ہر شی پر اسکو ترجیح دینا ایمان کی علامت ہے: پھر میں نے ان سے مزید ایمان ہی کے بابت سوال کیا، فرمایا اقرار باللسان وتصدیق بالقلب کے ساتھ ساتھ لسان وقلب سے محض ثناء الٰہی کے کرنے کا نام ایمان ہے۔

۱۵۲۸۸- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والا انسان ہی لوگوں میں مصائب سے سب سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔

۱۵۲۸۹- جعفر کے سلسلۂ سند سے عثمان کا قول مروی ہے:

۱۵۲۹۰- جنید کا قول مروی ہے:

بلاعلم فقط کوشش یا فقط علم بلا کوشش کے حصول ہدایت غیر ممکن ہے، البتہ علم اور کوشش دونوں کے ذریعہ حصول ہدایت ممکن ہے۔[۱]

۱۵۲۹۱- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے انسان اپنے نفس سے مطمئن ہونے کے بجائے گناہ کے بارے میں اس سے ڈر اور گناہ کرنے کے بعد اس پر ندامت اختیار کر۔

۱۵۲۹۲- ابوحسن بن مقسم، ابوحسن محلی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

گزشتہ زمانہ میں توکل کی حقیقت موجود تھی اور اب فقط اس کا نام رہ گیا۔

۱۵۲۹۳- ابوحسن بن مقسم، ابومحمد خواص کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

بیس برس سے میں نے جسکے سامنے حق بات کہی دوبارہ وہ میرے پاس نہیں آیا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر باب ۱. وسنن أبی داؤد ۴۷۰۹. وسنن الترمذی ۲۱۱۱. وسنن ابن ماجة ۷۸، ۹۱.

۱۵۲۹۴- جعفر بن محمد، ابوحسن بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اگر اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو بدکار بھی صالح بن جائیں، اور عاملین کے اعمال ان کے لئے فضیلت کا باعث بن جائیں۔

۱۵۲۹۵- ابوحسن بن مقسم، ابومحمد مرتعش کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: بعض خراسانی بھائیوں نے مجھے لکھا اے ابوقاسم عقلاء کی عقلیں انتہاء کو پہنچنے کے بعد متحیر ہو جاتی ہیں۔

۱۵۲۹۶- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

دعویٰ اہل دیانت کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

۱۵۲۹۷- محمد بن حسین، احمد بن اسحٰق رازی، عباس بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اے لوگو کام سے قبل اس کے بارے میں عزم مصمم کرو، کیوں کہ یہ اشیاء کے لئے مقدمات کا کام کرتا ہے۔

۱۵۲۹۸- محمد بن حسین، احمد بن اسحٰق رازی، عباس بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: مروۃ لوگوں کے لئے آزمائش کا سبب ہوتی ہے۔

۱۵۲۹۹- ابوحسن علی بن ہارون، کا قول ہے: جنید نے رویم کے قاضی بننے پر فرمایا: اس نے بیس برس سے حب دنیا کو پوشیدہ رکھا۔

۱۵۳۰۰- ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے: جنید نے ایک شخص سے سوال کرنے کے بعد فرمایا اللہ تمہارا بھلا کرے۔

۱۵۳۰۱- ابوبکر محمد بن احمد المفید کا قول ہے: ایک روز ہم نے بالامر جنید سے سوال کیا کہ اللہ اپنے بندہ کی طرف کب متوجہ ہوتا ہے۔ جنید بڑے ظریف الطبع انسان تھے، اس لئے انہوں نے جواب میں فرمایا انسان کا اللہ کی طرف بلا توجہ اسکی توبہ کا طالب بننا تعجب خیز ہے۔

۱۵۳۰۲- ابوحسن بن مقسم، محمد بن سعید کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ کی نعمت کو معاصی کا ذریعہ نہ بنانا اس کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہے۔

۱۵۳۰۳- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سعید و ابوبکر ختن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ورع فی الکلام ورع فی الاکتساب سے بھی اشد ہے۔ اس کے ہم معنیٰ جنید بن محمد کا شعر ہے۔

اپنے محبوب کا جرم عظیم بھی برداشت کرنا ضروری ہے۔

مظلوم ہونے کے باوجود اپنے کو ظالم کہنا لازمی ہے۔

۱۵۳۰۴- ابوحسن، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کا اللہ کے مطیع ہونے کے باوجود بھی اس سے بے خوف مت ہو۔

۱۵۳۰۵- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم نقاشی صوفی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

علم کے مقتضیٰ پر عمل سے قبل اس سے شرف کے خواہاں انسان سے علم کا نور اور اسکی برکات سلب کر لی جاتی ہیں۔ کیونکہ علم انسان سے اولاً اپنے مقتضیٰ پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۵۳۰۶- ابوحسن، ابوقاسم نقاشی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

انسان کو معاصی کے ارتکاب سے قبل صرف اس کے ارادہ پر عیب دار شمار نہیں کیا جاتا۔

۱۵۳۰۷- ابوحسن بن مقسم، علی بن حسن قرشی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

کیا حبیب تک وصول کا کوئی راستہ ہے جسکی وجہ سے میں مقام عبدیت پر کھڑا ہو جاؤں۔

۱۵۳۰۸-ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم حفار کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

توبہ، خوف خدا، اللہ سے امید وابستہ رکھنا اور مناجات الٰہیہ وصول الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔

۱۵۳۰۹-احمد بن جعفر بن مالک کا قول ہے: ایک شخص کے سوال کے جواب میں جنید نے فرمایا خالی پانی کی تخلیق سے بھی قبل عنایت الٰہی شروع ہو چکی تھی۔

۱۵۳۱۰-جنید کا قول مروی ہے: یا الٰہی میں آپ سے آپ کی نظر کرم کا طالب ہوں۔

۱۵۳۱۱-جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: طالب صادق نیکی کو نیکی ہونے کی وجہ سے انجام دیتا ہے، اور گناہ سے گناہ ہونے کی وجہ سے اجتناب کرتا ہے۔

۱۵۳۱۲-جنید کا قول ہے: ایک بار مکہ میں بیماری کی وجہ سے سبحان اللہ کہنے کی بھی مجھ میں سکت نہیں رہی، نیز فرمایا ایک عرصہ تک اگر کوئی فقیر مجھ سے اور میں اسے جو حال بیان کرتا شب کو خواب میں وہی کچھ مجھے نظر آتا۔

۱۵۳۱۳-ابوعمر وعثمان، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: دنیا میں کبھی بھی میں مصیبت پر پریشان نہیں ہوا، کیوں کہ اس جہاں کا دارغم ہونا مجھے معلوم ہے۔ البتہ کبھی کبھی اس جہاں میں خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ ورنہ اصل میں یہ دارامتحان وبلاء ہے۔

۱۵۳۱۴-ابوحسن جہضمی، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے، ابوعبداللہ فارسی کا قول مروی ہے: جنید سے قول باری تعالیٰ سنقرئک فلاتنسی، کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا قراۃ سے تلاوۃ اور نسیان سے مراد عمل ہے۔

۱۵۳۱۵-جنید سے قول باری تعالیٰ ''ودرسوا مافیه'' کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا انہوں نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ ایک بار شبلی نے جنید سے سوال کیا کہ حقیقتاً وجود رکھنے والے لوگوں کے بابت آپ کی کیا رائے ہیں۔ فرمایا اے ابوبکر تمہارے اور اکابر الناس کے درمیان ستر قدموں کا فاصلہ ہے مخالفت نفس اس کا سب سے چھوٹا فاصلہ ہے۔

۱۵۳۱۶-جہضمی، محمد بن حسن، ابوقاسم بردان ہاوندی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوحسن کے دروازہ پر دستک دی تو انہوں نے پوچھا کون، میں نے ناصر بتایا تو انہوں نے مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ اندر داخل ہو کر میں نے چار درہم ان کی خدمت میں پیش کئے، انہوں نے فرمایا میں تمہیں کامیابی کی خوشخبری سناتا ہوں، کیونکہ اس وقت مجھے ان دراہم کی ضرورت تھی۔

۱۵۳۱۷-علی بن عبداللہ، منصور بن احمد، جعفر دکلی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: نزول مصائب کے تین سبب ہوتے ہیں۔ (۱) گناہگاروں پر برائے سزا، (۲) صادقین پر ان کی خطاؤں کو ختم کرنے کے لئے، (۳) انبیاء پر رفع درجات کے لئے۔

۱۵۳۱۸-عثمانی بن محمد عثمان کے سلسلۂ سند سے حکیم بن محمد کا قول مروی ہے: ایک بار جنید کا ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جو سماع کی وجہ سے وجد میں تھی، لیکن جنید وجد میں نہیں آئے۔

۱۵۳۱۹-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن مفید، کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: عاقل انسان کے لئے تین حالوں میں سے ایک حال کا اختیار کرنا ضروری ہے، (۱) اعمال کے اعتبار سے ترقی کرنا۔ اس کے لئے انسان پر اللہ سے مناجات لازمی ہے، اس کی وجہ سے انسان کو فرائض کی پابندی کی فکر ہوگی، پھر وہ عبد بن کر اس کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا، اس وقت نفس امارۃ کی خرابیاں انسان پر ظاہر ہوں گی۔ اور فرائض کی کوتاہیاں اس کے سامنے آئیں گی، پھر وہ ہمہ تن ان خرابیوں کے ازالہ کی کوشش کرے گا۔ (۲) معرفت میں کمال حاصل کرنا۔ اس کے حصول کے لئے عزم۔ اور اخلاص لازمی ہے۔ کیونکہ بعض مرتبہ نفس سے کچھ چیزیں مخفی رہ جاتی ہیں، (۳) اول دونوں حالوں میں کمال حاصل کرنے کے بعد انسان عقل کے ذریعہ تدبیر الٰہی اور شب وروز کی گردش میں غور کر کے اپنے مقصد اصل

تک پہنچ جاتا ہے، کیونکہ بحکم قرآن جن وانس کا مقصد تخلیق عبادت ہے، مذکورہ تینوں حالوں کے بعد انسان بڑی ترقی کر جاتا ہے۔

جیسا کہ حارثہ کا قول ہے: نفس کو پس پشت ڈالنے کے بعد گویا عرش الٰہی میرے سامنے ہے، اور اہل جنت مجھے نظر آ رہے ہیں۔

۱۵۳۲۰- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

بعض مرتبہ میں اپنے کو حضرت یوسف کی طرح سمجھتا ہوں، اور پھر اس حالت کے عدم پر مجھے حضرت یوسف کے عدم پر حضرت یعقوب کے غم کی مانند غم ہوتا ہے۔ ایک عرصہ تک میری یہی حالت رہی۔

۱۵۳۲۱- جعفر، محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری میرے سامنے لنگی باندھ کر بیٹھے تھے۔ اس وقت وہ بالکل لاغر اور نحیف جسم تھے، فرمانے لگے یہ سب کچھ محبت الٰہی کی وجہ سے ہوا ہے، پھر انہوں نے چند اشعار کہے (۱) طبیب کی طرف سے مرض لاحق ہونے کے بعد میں اس سے مرض کی کیسے شکایت کروں۔ (۲) قلب جل رہا ہے، آنسو رواں ہیں، مصائب جمع ہیں اور حالت بے قابو ہوتی جا رہی ہے۔ (۳) بے قرار کو کیونکر قرار آ سکتا ہے۔

۱۵۳۲۲- ابوبکر محمد بن احمد مغیر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اپنے کو سب سے بڑا سمجھنا کبر کا اعلیٰ درجہ ہے، اور اپنے کو بڑوں میں شمار کرنا کبر کا ادنیٰ درجہ ہے۔

۱۵۳۲۳- محمد بن احمد بن ہارون کے سلسلۂ سند سے علی بن حسین غلاب کا قول مروی ہے:

جنید سے مشاہدہ معائنہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا معائنہ سے میں زندیق اور مشاہدہ سے حیران ہو جاتا۔ لہٰذا مجھے دونوں چیزیں حاصل نہیں ہیں۔

۱۵۳۲۴- جنید بن محمد کا قول ہے: صاحب علاقہ پر اللہ تعالیٰ نے محبت حرام کر دی۔

۱۵۳۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابوقاسم جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری کو افسردہ دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا ایک نوجوان میرے پاس آیا تھا، اس نے مجھ سے توبہ کے متعلق سوال کیا میں نے وہ بتا دیا پھر اس نے مجھ سے توبہ کی شرائط سے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا جس گناہ سے توبہ کی ہے اس کا عدم نسیان توبہ کی حقیقت ہے۔ اس نے میرا جواب رد کرتے ہوئے کہا بلکہ اس کا عدم ذکر توبہ کی حقیقت ہے۔ اس وقت سے میں اس کے کلام میں متفکر ہوں۔ میں نے کہا اسکی بات کیا ہی خوب ہے اسی طرح ایک دوسرے روز میں نے ان کو متفکر دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کل گزشتہ ایک جوان نے مجھ سے کہا کہ انسان کو عند اللہ اپنی مقبولیت کا پتہ چل جاتا ہے میں نے نفی کی لیکن جب اس نے اپنی بات پر اصرار کیا تو میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہا اللہ کا انسان کو معاصی سے بچا کر طاعت کی توفیق دینا عند اللہ اسکی مقبولیت کی علامت ہے۔

۱۵۳۲۶- جعفر بن محمد، محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹا تو مجھے کسی کی آواز سنائی دی کہ فلاں شخص مسجد میں تمہارا انتظار کر رہا ہے، میں مسجد گیا تو واقعی وہاں پر ایک شخص میرا منتظر تھا، اس نے مجھ سے نفس کے علاج کے بابت سوال کیا میں نے کہا اس کی مخالفت ہی اسکا علاج ہے۔ اس نے کہا میں نے یہی بات اپنے نفس سے کہی تھی، لیکن اس نے کہا جب تک تم جنید سے اس کے بابت سوال نہیں کرو گے میں تمہاری بات قبول نہیں کروں گا، میں نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں فلاں جن ہوں اور میں مغرب سے تمہارے پاس آیا ہوں۔

۱۵۳۲۷- جنید بن محمد کا قول ہے: غیر اللہ سے قطعی لاتعلقی کے بعد ہی انسان کلیۃً اللہ کا بندہ بنتا ہے۔

۱۵۳۲۸- جنید کا قول ہے: غیر اللہ سے تعلق کی موجودگی میں انسان عبد اللہ نہیں بن سکتا۔

۱۵۳۲۹- ابونصر محمد بن احمد بن ہارون، عبدالواحد بن محمد اصطخری، ابوالازہر، ابراہیم بن عثمان کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے

میں ایک بار دوران سال توکل اختیار کر کے خالی ہاتھ گھر سے صحراء کی طرف نکل گیا، چند روز بعد میں ایک پانی اور سبزہ والی جگہ پر پہنچا، میں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اچانک ایک نوجوان (جو تاجر معلوم ہوتا تھا) وہاں پر آیا میں نے اس سے معلوم کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو اس نے کہا بغداد سے پھر ہماری آپس میں گفتگو ہوئی، اس کے بعد اس نے کوئی چیز کھانی شروع کردی، میرے طلب کرنے پر کھجور کے ذائقہ کے مانند اس نے مجھے ایک چیز کھلائی، اس کے بعد وہ رخصت ہوگیا، پھر مکہ میں طواف کے دوران اسی نوجوان سے میری ملاقات ہوئی۔

۱۵۳۳۰- جعفر بن محمد، کے سلسلۂ سند سے عثمان بن محمد کا قول مروی ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ استغراق العلم فی الوجود اور استغراق الوجود فی العلم سے کونسا اتم ہے۔ انہوں نے فرمایا: استغراق العلم فی الوجود اتم ہے۔

۱۵۳۳۱- جریری نے جنید سے قول عیسیٰ علیہ السلام پر **تعلم مافی نفسی ولا اعلم فی نفسک**'' کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں واللہ اعلم فرمایا:

۱۵۳۳۲- محمد بن احمد بن ہارون، ابوذرعہ طبری، حسین بن یسین کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

قوت تین قسم پر ہے (۱) قوت بالطعام جو اعراض پیدا کرنے والا ہے، (۲) قوت بالذکر، اس سے انسان میں صفات حسنہ پیدا ہوتی ہیں۔ (۳) قوۃ بالمعرفت جو انسان کو فنا کرنے والی ہے۔

۱۵۳۳۳- محمد بن احمد مفید، عثمان بن محمد، عبدالصمد بن محمد جبلی کا قول ہے:

جنید نے ابواسحٰق مارستانی کو خط لکھا جسکا متن درج ذیل تھا:

امابعد:۔

اے برادرم نعماء الٰہیہ کا مقتضیٰ یہ ہے کہ دنیا سے تم کلی طور پر اعراض اختیار کرلو، ظاہر و باطن میں خوف خدا پیدا کرو، مصائب میں رجوع الی اللہ سے کام لو، نیز لوگوں کی نفع رسانی کا فکر کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والا مخلوق میں سے عنداللہ سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص عطاء فرمائے، اے برادرم لوگوں کے جرائم پر عفو سے کام لو مگر میرے خط میں کوئی ناگوار بات ہو تو میں اس پر آپ سے عفو کا امیدوار ہوں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اور میں تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد المصطفیٰ وعلیٰ آلہ وسلم تسلیما۔

۱۵۳۳۴- ابی کے سلسلۂ سند سے احمد بن جعفر بن ہانی کا قول مروی ہے: میں نے ایک بار جنید سے سوال کیا کہ انسان کب صاحب عقل ہوتا ہے، انہوں نے فرمایا: امور حسنہ اور امور قبیحہ میں تمیز پیدا کر کے امور حسنہ کو اختیار کرنے کے بعد انسان صاحب عقل بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ تعلق مع اللہ قائم کر کے اولیٰ کام اختیار کرتا ہے، احکام شرع کی پابندی کرتا ہے۔ رذائل سے اجتناب کرتا ہے۔ انجام بد کی وجہ سے معاصی کے ارتکاب سے احتراز کرتا ہے۔ نیز قرآن میں عاقلین کی یہی صفات بیان کی گئیں ہیں۔

۱۵۳۳۵- محمد بن علی بن حبیش، کا قول ہے:

جنید سے اللہ سے راضی ہونے والے لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا بعض اہل علم کے بقول اللہ سے راضی ہونے والے لوگ عمدہ زندگی گزارتے ہیں۔ نیز یہ لوگ آزمائش میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں، کیونکہ مصیبت کو بھی یہ نعمت شمار کرتے ہیں۔

۱۵۳۳۶- ابوحسن علی بن ہارون بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: میں نے بعض بھائیوں کو خط میں لکھا کہ اللہ کی زمین

کبھی بھی ولی سے خالی نہیں ہوتی، کیونکہ کائنات کا نظام ہی اللہ کے نام کی برکت کی وجہ سے چل رہا ہے، جب کوئی ولی نہیں رہے گا تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، میں اللہ سے تمہارے لئے اور اپنے لئے فضل کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

۱۵۳۳۷-عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر محمد بن احمد بغدادی کا قول ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ محبت کا تعلق اللہ کی صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ میں سے کس سے ہے، فرمایا اس کا تعلق دونوں سے ہے جنکی تشریح یہ ہے کہ فی نفسہ اس کا تعلق صفات ذاتیہ سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء اصفیاء سے محبت کرنے کی حیثیت سے اسکا تعلق صفات افعالیہ سے بھی ہے۔

۱۵۳۳۸-محمد بن احمد، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

اے انسان قلب کے معرفت الٰہیہ سے لبریز ہونے کے بعد اور تیرے فہم کے اللہ سے متصل ہونے کے بعد تیری رسومات مٹ جائیں گی، اور تیرے علوم روشن ہو جائیں گے، اس کے بعد تجھ پر حق کا علم واضح ہوگا۔

۱۵۳۳۹-عبدالمنعم بن عمر، ابو سعید بن اعرابی، کے سلسلۂ سند سے ابو بکر عطار کا قول مروی ہے: جنید پاؤں پر ورم کی وجہ سے ایک عرصہ تک بیٹھ کر نماز پڑھتے رہے، ایک روز ان سے کہا گیا کہ اگر آپ اس حالت میں لیٹ کر نماز پڑھ لیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، فرمایا اللہ اکبر کیسی بات کرتے ہو؟ چنانچہ جنید وفات تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۱۵۳۴۰-ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ نیساپوری، بکیر بن احمد صوفی، جنید ابو قاسم صوفی، حسن بن عرفہ، محمد بن کثیر کوفی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے، اے لوگو مومن کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۱۵۳۴۱-محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، عبدالحمید بن بیان، محمد بن کثیر، عمرو بن قیس، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابو سعید خدری نے گزشتہ روایت کی مثل آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے:۔

۱۵۳۴۲-جعفر بن محمد بن نصیر، خلدی، ابو طاہر محتسب کے سلسلۂ سند سے ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر کا قول مروی ہے: جنید بایں الفاظ دعا فرماتے تھے، اے خدا! تمام تعریفیں دائمی طور پر آپ ہی کے لیے ہیں آپ ہی غیر منقطع لازوال اور غیر فانی ہیں، اور یہی آپ کی ذات کریمی اور آپ کی عظمت وجلال کے مناسب ہے۔ اے باری تعالیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ ﷺ کی آل واصحاب، آپ ﷺ کے متبعین، ملائکہ اور اپنے مقربین پر رحمت کاملہ نازل فرما دیجو، اے باری تعالیٰ میں آپ کے جود و کرم، بزرگی، فضل اور احسانات کے واسطہ سے آپ سے اپنی معاصی پر مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اے مالک ارض وسموات میری سیئات کو حسنات سے تبدیل فرما دیجئے، پھر موت تک معاصی سے میری حفاظت فرما دیجئے، اور ناپسندیدہ کاموں کی میرے قلب میں نفرت بھر دیجئے اور اپنی مرضیات کی میرے قلب میں محبت ڈالدیجئے اور وفات تک اپنی رضاء کے خلاف مجھ سے کوئی کام نہ کروائیے، اے باری تعالیٰ موت تک اخلاص کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما دیجئے۔ اے باری تعالیٰ یوم الوفاۃ کو ہمارے لئے یوم ندامت وحسرت بنانے کے بجائے یوم سرور بنا دیجئے، اور ہماری قبر کو ہمارے لئے آرام گاہ بنا دیجئے، اسے ہمارے لئے کیڑے مکوڑوں اور وحشت کا گھر مت بنائیے۔ اسے ہمارے لئے جائے امن بنا دیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری قبر کو جنت کا باغ بنا دیجئے، اے جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ذات قیامت کے روز اچھی حالت میں ہمیں دوبارہ زندہ کیجئے، اور اس دن کے شدائد سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، اس روز ہمیں اطمینان نصیب فرما کر حوض کوثر عطا فرما دیجئے، اور آپ علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ اس روز حساب وکتاب میں آسانی پیدا فرما دیجئے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں عطاء کیجئے، اس روز عذاب دوزخ سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، ہمیں نار دوزخ سے دور رکھئے، اپنے جود و کرم کی وجہ سے جن انبیاء،

صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمیں جگہ عطا فرما دیجئے، جنت میں ہمارے والدین، اولاد، دیگر عزیز واقارب اور دوستوں کو جمع فرما دیجئے، اس روز ہمارے دوستوں کی امیدوں کو بھی پورا فرما دیجئے، اسی طرح آپ کی توحید پر دنیا سے رخصت ہونے والے عام مؤمنین ومؤمنات کی امیدوں کو بھی پورا فرما دیجئے، اس روز ہم سب کو اپنی ولدیت نصیب فرما دیجئے، اور دنیا میں ہم سب کو توبۃ نصوحاً کی توفیق عطاء کیجئے، اے باری تعالیٰ اپنے اور ہمارے دشمنوں کو نیست ونابود فرما دیجئے، ان کا مال مسلمانوں کے لئے مال غنیمت بنا دیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری، ہمارے چھوٹوں بڑوں اور ہمارے حاکم ومحکوم سب کی اصلاح فرما دیجئے، اور اپنی طرف سے ہم سب پر رحمت کاملہ نازل فرما دیجئے، فتنوں اور بلاؤں سے ہم سب کی حفاظت فرما دیجئے مسلمانوں میں انتشار واختلاف کے بجائے انہیں اتحاد واتفاق نصیب فرما دیجئے، ہم سب کو اپنی اطاعت پر جمع فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ذلت سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، ہمیں عزت وبلندی نصیب فرما دیجئے۔ ہمارے کاموں کو ہمارے لئے سہل فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں علم اور معرفت کی حقیقت عطاء فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں ہماری اولاد اور عامۃ المؤمنین کو کامل طور پر عافیت نصیب فرما دیجئے، اے آوازوں کو سننے والی ذات، اے خفیات سے واقف ذات اور اے جبار السموات ذات محمد ﷺ اور آپ علیہ السلام کی آل پر ہماری طرف سے رحمت کاملہ نازل فرما۔ اے اکرم الاکرمین اور اے ارحم الراحمین ذات ہمارے ساتھ اپنی شایان شان معاملہ فرما۔

(۵۷۰) محمد بن یعقوب [1]

۱۵۳۴۳- جعفر بن محمد بن نصیر، مرتعش، کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر بن فرجی کا قول مروی ہے: بیس برس سے جب بھی مجھے کوئی اشکال پیش آیا اسی وقت اس کا جواب میرے ذہن میں آ گیا، نیز فرمایا محبت کے قلب میں پیوست ہونے کے بعد شروط وادب ساقط ہو جا ہیں۔

۱۵۳۴۴- عبدالمنعم بن عمر سے ابوسعید بن اعرابی کا قول مروی ہے: ابوجعفر سے سوال کیا گیا کہ آپ چیخ وپکار کو ناپسند کرتے ہیں۔ فرمایا میں کذابین پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔ فرمایا میں نے پوری عمر میں صرف تین بار چیخ وپکار کی، ایک بار بغداد کے پل پر ایک شخص کو سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے، ان کوڑوں کی آواز سے میری چیخ نکل گئی، لیکن مضروب نے شور تک نہیں کیا، لوگوں کو اس کے صبر پر بڑا تعجب ہوا۔

۱۵۳۴۵- ابوسعید بن اعرابی یحیٰی بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابن مرزبان کا قول مروی ہے: ایک بار مکہ کے سفر میں جمال نے ایک غیر معروف شخص کو میرا رفیق بنا دیا۔ میں نے اس سے راستہ کے لئے زادراہ وغیرہ خریدنے کے لئے سوال کیا تو اس نے کہا میرے پاس تمام چیزیں موجود ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ مکہ پہنچ کر ہم حساب کر لیں گے۔

انہوں نے راستہ میں خوب دل کھول کر خرچ کیا خود بھی کھایا اور مجھے بھی کھلایا، مجھے کم خرچ کرنے کے بابت اسے کہنے پر شرم آ ئی مکہ پہنچ کر میں نے اس کو حساب کے لئے کہا تو اس نے کہا سبحان اللہ کیسی بات کرتے ہو، پھر اصرار کے باوجود بھی انہوں نے سفر کے خرچ کا حساب نہیں کیا، میں نے لوگوں سے ان کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ محمد بن یعقوب فرجی تھے۔

۱۵۳۴۶- ابوجعفر محمد بن فرجی کا قول ہے: ایک روز میں شام کے صحراء کی طرف نکل گیا، وہاں میں ایک بے آب وگیاہ میدان میں پہنچ گیا، چند روز اسی حال میں گذرے حتی کہ مجھے موت کے وقت کا قریب ہونا معلوم ہونے لگا، اسی اثناء میں دو پادری مجھے چلتے نظر آئے، میں نے ان سے سوال کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، میں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تم اس وقت کہاں ہو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی زیر مملکت ہیں، میں نے ان کے توکل اختیار کرنے پر نفس کو تنبیہ کی، پھر میں نے ان سے ان کی معیت کی

---

[1] ۔ تاریخ بغداد ۳/۳۸۷.

درخواست کی جسے انہوں نے قبول فرمالیا، چنانچہ میں ان کے ساتھ ہوگیا، چلتے چلتے شب ہوگئی، انہوں نے اپنی نماز پڑھی، پھران میں سے ایک نے دعاء کر کے زمین کریدنا شروع کی، توزمین سے کھانا اور پانی نکل آیا، پھرہم نے خوردونوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، دوسرے روز چلتے چلتے جب شب ہوئی تو ان میں سے دوسرے نے دعا کر کے زمین کریدنا شروع کی حسب سابق زمین سے طعام وشراب ظاہر ہوا، اور پھر ہم نے خوردنوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، تیسرے روز شب ہونے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا آج تمہاری دعاء کی باری ہے، چنانچہ مین نے نماز سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اے باری تعالیٰ تیرے پاس میرا کوئی ایسا عمل مقبول نہیں ہے جس کی بناپر میں آپ سے خوردنوش کے حاضر کرنے کی درخواست کرسکوں لیکن اے باری تعالیٰ عدم کی صورت میں آپ کے محبوب اور محبوب کی امت کی اہانت ہے۔۔۔ چنانچہ اسی وقت زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا ہم نے خوب سیراب ہوکر خوردنوش کیا، اس کے بعد اسی طرح سلسلۂ چلتا رہا، جب دوبارہ میری باری آئی تو دعاء کے بعد دو آدمیوں کا کھانا ظاہر ہوا۔ جسکی وجہ سے میں صرف ظاہری طور پر کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہوا۔ پھر جب تیسری بار میری باری آئی تو حسب سابق صرف دوشخصوں کا کھانا ظاہر ہوا اس بار انہوں نے مجھ سے اسکی وجہ پوچھی تو میں نے لاعلمی ظاہر کی سب کو خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اے محمد جو ایثار تم نے اختیار کیا ہے یہ امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اسکے بعد تیسری بار ایسا ہونے پر میں نے ان کو بتایا کہ ایثار امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس کی بناء پر صرف دوشخصوں کا کھانا ظاہر ہورہا ہے۔ میرے جواب پر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ کیوں کہ انہوں نے کہا ہماری کتاب میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم نے اللہ تعالیٰ سے آبادی نظر آنے کی دعا کی جس کی برکت کی وجہ سے ہمیں بیت المقدس کی عمارتیں نظر آنے لگیں۔

۱۵۳۴۷-سلیمان بن احمد، محمد بن یعقوب بن فرجی رملی، ابراہیم بن منذر مخزومی، عبداللہ بن وہب، قرۃ بن عبدالرحمٰن، یزید بن حبیب، زہری، عروۃ بن زبیر کے سلسلۂ سند سے ابوحامد ساعدی کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے قرض کے طور پر کھجوریں لیں کچھ دیر بعد اس نے قرض کی واپسی کا مطالبہ کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا آج ہمارے پاس کچھ نہیں ہے بعد میں آجانا، لیکن اس نے اصرار کرنا شروع کردیا۔ حضرت عمرؓ نے اسے تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا، آپ ﷺ نے منع کرتے ہوئے فرمایا صاحب حق کو کہنے کا حق ہے، پھر آپ نے خولہ بنت حکیم انصاریہ سے کھجوریں منگوا کر اسکا قرض ادا کردیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا کہ تمہیں تمہارا حق پورا مل گیا یا نہیں، اس نے کہا آپ ﷺ نے حسن سلوک کے ساتھ میرا حق پورا پورا مجھے واپس کردیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ والوں کی یہی علامت ہے۔[1]

۱۵۳۴۸-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم ومحمد بن شوبہ، ابوعمرو بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن حکیم، محمد بن یعقوب فرجی، محمد بن عبدالملک بن قریب احمد، ابی، ابومعشر، سعد مقبری کے سلسلۂ سند سے ابوبریدۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ تیز رفتاری مؤمن کی زینت کے زوال کا سبب ہے۔[2]

۱۵۳۴۹-ابومسعود محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ مقدسی، محمد بن یعقوب فرجی، خالد بن یزید، ابوجعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:[3]

۱۔ مجمع الزوائد ۱۴۰/۴.

۲۔ کشف الخفا ۵۴۷/۱. والعلل المتناهية ۲۱۹/۲. والدر المنثور ۶۲/۵. والاحاديث الضعيفة ۵۵. وتفسير القرطبي ۱۴/۱۷.

۳۔ اتحاف السادة المتقين ۳۸۴/۶.

فرمان نبوی ﷺ ہے: طالب علم واپسی تک اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے۔

۱۵۳۵۰-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید اعرابی، محمد بن یعقوب فرجی، علی بن مدینی، معتمر بن سلیمان، سفیان ثوری، ابوسلمہ ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلۂ سند سے ابی بن کعب کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: میری امت کو بلندی اور رفعت کی خوشخبری سنا دو حصول دنیا کی نیت سے عمل آخرۃ کرنے والے کے لئے آخرۃ میں کچھ نہیں ہے۔[1]

۱۵۳۵۱-محمد بن ابراہیم، احمد بن عمرو بن جابر، محمد بن یعقوب فرجی، احمد بن عیسیٰ ابو طاہر، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، زہری کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام خود پہن کر مکہ میں داخل ہوئے۔

(۵۷۲) عمرو بن عثمان مکی[2]

۱۴۳۵۲-ابو محمد بن عبداللہ بن محمد بن جعفر کے سلسلۂ سند سے مکی کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کا موازنہ کر کچھ عقل سے کام لے اگر تو خلاف شرع میں مبتلا ہے تو جلد از جلد ان کو پس پشت ڈال کر اللہ کی طرف دوڑ اور اس کا یقین اپنے قلب میں راسخ کرلے کہ اللہ کے علاوہ کوئی قابض، باسط، نافع، ضار، معین، ناصر اور عاصم نہیں ہے۔ حصول توکل کے لئے یہ چیز شرط اول ہے۔ اس کے بعد غیر اللہ سے من کل الوجوہ قطع تعلق اختیار کر۔ کیونکہ بحکم قرآن اللہ مثل نظیر اور شبیہ سے پاک ہے۔ اسکی معرفت کی کنہ تک رسائی انسان کی طاقت سے بالاتر ہے۔ تمام آسمان وزمین اسی کے زیر قبضہ ہیں۔ اس نے تمام کائنات کو بلا مثال پیدا کیا ہے۔ اور بحکم قرآن ملائکہ اور راسخین فی العلم اس کے سامنے عجز کے مقر ہیں۔

اے برادرم جب ملائکہ اور راسخین فی العلم کا یہ حال ہے تو تم اپنے نفس پر کیسے اعتماد کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ شکوک شبہات سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ شکوک وشبہات سے اللہ کی ذات مبرا ہے۔ اے انسان اس ذات کو پہچان جسکی صفت "لاتأخذہ سنۃ ولانوم" ہے۔

۱۵۳۵۳-ابو محمد عبداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق کے ذریعہ اختیار کو اختیار کے ساتھ موصول کیا ہے۔ اور اپنی رحمت کو ہر خیر کے لئے مفتاح قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے چنا ہے اور اولیاء اللہ مقربین کی سیرۃ پر چلتے ہوئے خفیف بدنوں سچے ارادوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں انہوں نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ زندگی طلب کی اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد پوری فرمادی۔

۱۵۳۵۴-ابو محمد عبداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے:

متقین مخلصین اطاعت الٰہی کی وجہ سے اپنے قلوب کو اعمال ونیات کے ذریعہ تمام احوال واعمال اور حرکات وسکنات میں ہلاک کرنے والے ہیں۔ اللہ دخول فساد سے ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور حفاظت الٰہیہ کی وجہ سے ان کے قلوب ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں اسکی وجہ سے من جانب اللہ انھیں حیاء نصیب ہوتی ہے۔ پھر حیاء دوام طہارۃ کے ساتھ قلوب کو جلاء بخشتی ہے اس کے بعد دنیا مع اپنی اشیاء قلوب کو حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ اور انھیں اپنی فنائیت کا یقین ہوجاتا ہے۔ پھر وہ نیکی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

۱۔ المستدرک ۳۲۸/۴. وصحیح ابن حبان ۲۵۰۱.

۲۔ تاریخ بغداد ۲۲۳/۱۲.

۱۵۳۵۵-ابومحمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ کی نعمتوں پر خوشی شکر میں داخل ہے، اور یہ رضاء الٰہی کی دلیل ہے لیکن من جانب اللہ نعمتوں کے حصول کے بعد ہمہ تن ان کی طرف متوجہ ہو جانا، احکام الشرع کی پابندی نہ کرنا، نماز، روزہ کی عدم فکر اور ان نعمتوں کی وجہ سے اترانا، شیخی مارنا اور ان پر غرور، فخر، حسد کرنا شکر میں داخل نہیں ہے کیوں کہ من جانب اللہ بندہ کو نعمتوں سے اسلئے نوازا جاتا ہے کہ وہ ان سے فائدہ حاصل کر کے ان پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

۱۵۳۵۶-عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن عیینہ، ابن عجلان، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے: قوی مؤمن ضعیف مومن سے بہتر ہے۔ لیکن ہر ایک خیر پر ہے اے انسان نفع مند چیزوں کے حصول سے عاجز بننے کے بجائے ان کے حصول کی کوشش کر۔ اس کے بعد اگر کوئی چیز حاصل نہ ہو تو کہہ کہ تقدیر میں اسی طرح لکھا تھا پشت پھیرنے سے اجتناب کر کیونکہ یہ عمل شیطان کی کنجی ہے۔[۱]

(۵۷۳) رویم بن احمد

۱۵۳۵۷-جعفر بن محمد بن نصیر، حسین بن یحییٰ فقیہ اسفید فانی، کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: اخلاص فعل پر عدم تکبر کا نام ہے۔ لوگوں کا تجھ سے معذرت کرنا اور تیرا ان سے معذرت نہ کرنا فتوۃ ہے۔

۱۵۳۵۸-بعض لوگوں نے رویم سے وصیت کی درخواست کی۔ فرمایا صوفیوں کی باتوں پر کان مت لگاؤ۔

۱۵۳۵۹-ابوحسین محمد بن علی بن حبیش کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: احوال سے سکون حاصل کرنا دھوکہ ہے۔ نیز فرمایا: عارفین کی ریاء مریدین کے اخلاص سے افضل ہے۔

۱۵۳۶۰-جعفر بن محمد بن نصیر، ابوعمرو عثمانی کے سلسلۂ سند سے رویم بن احمد مقری کا قول مروی ہے: جب میں نے دیکھا کہ طالبین، متعبدین مریدین اور علماء عارفین کے مختلف طبقوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اور قسم قسم کے شکوک وشبہات کا شکار ہیں تو میں نے اسکا سبب تلاش کیا اور اس کے لئے بے انتہاء جدوجہد کی، طویل جدوجہد کے بعد مجھے اس کے دو سبب معلوم ہوئے۔

۱۵۳۶۱-جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: ترک شکوئ صبر، آزمائش کو باعث لذت خیال کرنا رضاء، یقین مشاہدۃ اور ترک وسائط توکل کی علامت ہے۔

۱۵۳۶۲-رویم سے محبت الٰہی کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: تمام احوال میں موافقت محبت الٰہی کی علامت ہے پھر انہوں نے درج ذیل شعر کہا: اگر محبوب مرنے کو کہے تو اسکی سمع واطاعت میں مرجاؤ اور موت لانے والے کو مرحبا کہو۔

۱۵۳۶۳-رویم سے خیریت دریافت کی گئی تو فرمایا: دین کی خواہش کے مطابق بنانے والے کا بھی کوئی حال ہے۔ نہ وہ صالح ہے اور نہ عارف۔

۱۵۳۶۴-محمد بن جعفر بن، جعفر بن محمد الصائغ، رویم بن یزید مقری، اسماعیل بن یحییٰ تیمی، ابن جریج، عطاء کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول ہے: ایک بار آپ علیہ السلام نے ابودرداء کو حضرت ابوبکرؓ سے آگے چلنے پر فرمایا اے ابودرداء افضل البشر بعد الانبیاء سے تم آگے چلتے ہو۔

۱۵۳۶۵-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس احزم، حسن بن ناصح مخرمی، رویم بن یزید، اسماعیل کے سلسلۂ سند سے ابن جریج نے گذشتہ روایت کے مثل آپ علیہ السلام کا فرمان نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر ۳۴، وفتح الباری ۱۳/۲۲۷.

(۵۷۴) احمد بن محمد بن عطاء

۱۵۳۶۶-ابوحسین محمد بن علی بن حبیش، کا قول ہے: میں چند سال تک ابن عطاء کی خدمت میں رہا، ان کا یومیہ ختم قرآن کا معمول تھا۔ رمضان میں شب وروز میں تین قرآن ختم کرنے کا معمول تھا۔

۱۵۳۶۷-ابن عطاء نے قرآنی آیت ان اول بیت وضع للناس للذی ببکته، کے بابت فرمایا بیت اللہ میں مقام ابراہیم اور قلب میں ابراہیم کے رب کے آثار ہیں۔ بیت اللہ کا رکن سکوت اور قلب کا رکن اس پر روشن ہونا ہے۔

۱۵۳۶۸-ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالوہاب بن نصیر رازی کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: سنت کا آداب کنندہ کا قلب نور معرفت سے روشن ہوتا ہے۔ اور امر، افعال اور اخلاق میں حبیب کی متابعت سے بلند کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۵۳۶۹-محمد بن علی بن حبیش، کے سلسلۂ سند سے عطاء کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تین چیزوں سے جوڑ ہے۔ فتنہ کا تمنا کے ساتھ، محنت کا افتاد کے ساتھ اور آزمائش کا دعویٰ کے ساتھ، ان سے سوال کیا گیا کہ عارفین کے قلوب کی راحت کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: کے پڑھنے سے عارفین کے قلوب کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ کیوں کہ بسم اللہ کی ہیبت، رحمٰن مدد الٰہی اور رحیم اسکی مودت ومحبت پر دال ہے۔

۱۵۳۷۰-عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان حکماء کی مجالس میں شرکت کر کے اپنے نفس کا علاج کر نور حکمت سے روشنی حاصل کرنے والے کے لئے اہل فہم وعقل محبت اختیار کرنا لازم ہے، نیز فرمایا جنت کا طالب دینا میں تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کا قلب شہوات سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۳۷۱-ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: اداب صالحین کا طالب صاحب کرامت، آداب اولیاء کا طالب صاحب قربت اور آداب انبیاء کا طالب صاحب انس وانبساط بن جاتا ہے۔

۱۵۳۷۲-ابن عطاء کا قول مروی ہے: مسلسل نزول شفقت کی وجہ سے مدمن کی حالت بہتر اور مسلسل نزول غفلت کی وجہ سے فاجر کی حالت فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۳۷۳-محمد بن علی بن حبیش کے سلسلۂ سند سے عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان قلب کی بیداری کے لئے ذاکرین کی مجلس میں شرکت کر نفس کو اطاعت الٰہی کا عادی بنانے کے لئے صالحین کی خدمت کر۔

۱۵۳۷۴-عطاء سے اللہ کی ناراضگی کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا نفس کا اپنے کو بڑا سمجھنا غضب الٰہی کا سبب ہے۔ اور اپنے افعال پر معاوضہ طلب کرنا اس سے بھی اشد ہے۔

۱۵۳۷۵-ابن عطاء کا قول ہے: اولیاء کی چار علامتیں ہیں، (۱) اللہ اور اپنے درمیان راز کو پوشیدہ رکھنا، (۲) جوارح کی حفاظت کرنا، (۳) ایذاء برداشت کرنا (۴) لوگوں کی عقلوں کے مطابق ان سے سلوک کرنا۔

۱۵۳۷۶-احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے:

حق کا حق کے ذریعہ مشاہدہ کرنے والے کے سامنے اسباب بے حقیقت ہیں۔ اشیاء پر نظر رکھنے والا کبھی بھی حقیقت کا مشاہدہ نہیں کرسکتا۔

۱۵۳۷۷-ابن عطاء سے قول باری تعالیٰ "تتجا فی جنوبھم عن المضاجع" کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مضطجعون کی چند اقسام ہیں (۱) بستر پر لیٹنے والے، (۲) اپنے نفس پر اضطجاع کرنے والے، (۳) دنیا پر اضطجاع کرنے والے۔ مضطجع علیٰ

الفراش سے مراد وہ ظالم ہے جو بیدار ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے اس کے ثواب میں دس فیصد اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مضطجع فی الدنیا سے دنیا میں مشغول ہو کر اس سے توبہ کرنے والا انسان مراد ہے اس کے ثواب میں سات سو گنا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مضطجع فی نفسہ سے خواہش پرستی تبرک کرنے والا انسان مراد ہے۔ پھر وہ شخص رجوع الی اللہ کر کے اللہ سے سلامتی طلب کرتا ہے۔

۱۵۳۷۸-محمد بن علی بن حبیش کا قول مروی ہے: احمد بن سہل بن عطاء نے درج ذیل اشعار مجھے سنائے۔ میں فقط اللہ ہی سے اپنی کوشش کا صلہ چاہتا ہوں۔ (۲) مکمل مایوسی کے بعد من جانب اللہ مجھے اچانک خوشی حاصل ہوئی۔

ابن حبیش کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں نے بھی تیسرے شعر کا اضافہ کر دیا۔ میں ہر چھوٹے بڑے امر میں کاشف ضراء والباس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ابن عطاء نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) انہوں نے تیزی سے دوڑ کر اپنے مطالب حاصل کر لئے، (۲) کامل کوشش اور صبر کرنے والا اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے، (۳) بزرگی کھجور کے مانند نہیں ہے جسے کھالیا جائے بلاصبر بزرگی کا حصول ناممکن ہے۔ (۴) تیرے محبت کرنے کی وجہ سے مجھے کامیابی کے آثار نظر آتے ہیں، (۵) اس کے باوجود میں تجھے کیسے بھول سکتا ہوں۔

۱۵۳۷۹-ابن عطاء سے عبودیت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اختیار کے بجائے افتقار کے اظہار کا نام عبودیت ہے۔

۱۵۳۸۰-فرمایا: مخلوق سے صرف نظر کے بغیر راہ حق کا وجدان ناممکن ہے۔

۱۵۳۸۱-محمد بن علی بن حبیش، ابوعباس بن عطاء صوفی، یوسف بن موسیٰ قطان، حسن بن بشر بلخی، حکم بن عبدالمالک، قتادة، ابوملیح کے سلسلۂ سند سے واثلہ بن اسقع کا قول مروی ہے: میری امت کے ایک شخص کی سفارش پر بنی تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۱۵۳۸۲-محمد بن علی، ابوعباس بن عطاء، فضل بن زیاد، ابن ابی لیلیٰ، ابی، حکم بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: اتفاق کے ساتھ نمک پھانکنا اختلاف کی صورت میں فالودہ کھانے سے بہتر ہے۔

(۵۷۵) ابراہیم بن سری

۱۵۳۸۳-ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، ابراہیم بن سری سقطی کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: صبح وشام نفع کی طالب کے باوجود نوحہ کرنے والا انسان قابل تعجب ہے۔

۱۵۳۸۴-ابراہیم بن محمد، ابوعباس، ابراہیم بن سری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اگر نفوس ابدان پر شفیق ہوتے تو اس سے کہیں زیادہ وہ اپنی اولاد پر شفیق ہوتے۔

(۵۷۶) بدر المغازلی

۱۵۳۸۵-ابوبکر بن خلاد، ابوبکر بن منذر ابوبکر المغازلی، معاویہ، بن عمرو، زہیر بن معاویہ، علاء بن مسیب، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو اس سے محبت کا حکم دیتا ہے، پھر حضرت

[1] کنز العمال ۳۶۱۱۲

جبرائیل اہل سماء کو اس سے محبت کا حکم دیتے ہیں اس کے بعد اہل ارض کے قلوب میں اسکی محبت ڈال دی جاتی ہے۔[1]

۵۷۷۔قلانسی

۱۵۳۸۶۔عمر بن احمد بن شاہین، علی بن محمد مصری، عمرو بن سعید قلانسی، کے سلسلہ سند سے یحیٰ بن حسن قلانسی کا قول مروی ہے:

جس نے خواب میں زیارۃ خداوندی کے بعد اللہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا سوال کیا۔ اللہ نے فرمایا آئندہ عدم معاصی اس کے لئے شرط ہے، میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا یا الٰہی اس شرط کے پورا کرنے پر میری مدد فرما۔

۱۵۳۸۷۔عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کتانی کے سلسلہ سند سے منیہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار میں قلانسی کے ساتھ سفر میں تھا ہمیں شدید بھوک لگ گئی قلانسی نے کھانے کی کوئی چیز کھول کر خود کھانے کے بجائے مجھے کھلا دی، اور اس چیز میں ان کے استاد ابو محمد رباطی مروزی تھے، کیونکہ ایک بار سفر میں ابو محمد نے امیر ہونے کے باوجود قلانسی کو کھلایا پلایا تھا۔ اور بارش ہونے پر اپنی حفاظت کے بجائے ان کی حفاظت کی تھی، قلانسی نے ان سے کہا بھی کہ امیر ہونے کے ناطے میرا حق بنتا ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں۔ نیز ابو حمزۃ ابن وہب اور مشائخ کی ایک جماعت بھی قلانسی کا بڑا احترام کرتی تھی۔ ابوسعید بن اعرابی کہتے ہیں کہ میں قلانسی کی وفات تک ان کی خدمت میں رہا، کبھی بھی انہوں نے سونا چاندی اپنے پاس رکھ کر شب نہیں گزاری، قلانسی توکل میں شقیق کے پیروکار تھے۔ فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ (۱) ہم لوگوں سے اپنے حق واجب کا بھی مطالبہ نہیں کرتے، (۲) اپنے نفوس سے لوگوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۳) افعال میں کوتاہی پر اپنے نفوس کو قصوروار سمجھتے ہیں۔

۱۔ سنن الترمذی ۳۴۳۸. والمستدرک ۴۰۵/۳، ۴۰۸، ومشکاۃ المصابیح ۵۶۰۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۲۴/۸. ۴۹۵/۱۰.

(۵۷۸) خیر النساج[1]

۱۵۳۸۸-علی بن ہارون نے متعدد اصحاب سے نقل کیا ہے کہ خیر النساج مغرب کے وقت بے ہوش ہو گئے ہوش آنے پر گھر کے ایک گوشہ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے شخص تم اور ہم عبد مامور ہیں، آپ نے تو امر پورا کر دیا، لیکن میرے امر کے پورا کرنے میں مجھ سے کوتاہی ہو گئی ہے، اس لئے اس کے پورا کرنے کے بعد تم اپنا امر پورا کرنا۔ اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوتے ہی انتقال فرمایا۔ وفات کے بعد بعض دوستوں نے خواب میں ان سے سوال کیا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا مجھ سے یہ سوال مت کرو۔ اتنی بات ضروری ہے کہ میں اس وقت تمہاری بدبودار دنیا سے راحت میں ہوں۔

۱۵۳۸۹-جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:

میں نے خیر النساج سے سوال کیا کہ نسج آپ کا پیشہ ہونے کی وجہ سے آپ کا نام رکھا گیا؟ فرمایا اصل بات یہ ہے کہ میں نے کھجور نہ کھانے کا اللہ سے معاہدہ کیا تھا، ایک روز نفس امارۃ نے مجھے کھجور کھانے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے میں نے نصف رطل کھجور خریدی، میں نے ان میں سے ایک کھجور کھایا تھا اللہ نے میری شکل ایک اور مجرم کی شکل میں تبدیل فرمادی اور لوگوں نے مجرم سمجھ کر میری پٹائی کر دی، پھر انہوں نے ایک ماہ تک مجھ سے نسج کا کام لیا، پھر ایک روز میں نے نماز میں عہد شکنی پر اللہ سے توبہ کی پتب جا کر میری اصل شکل لوٹائی گئی، پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ گویا اللہ سے عہد شکنی کی وجہ سے میرا یہ نام رکھا گیا۔ فرمایا کرتے تھے انسان کا معاصی میں عدم ابتلاء اس کے لئے سب سے ارفع نسب ہے۔

۱۵۳۹۰-حسن بن جعفر، عبداللہ بن ابراہیم الجریری، کے سلسلۂ سند سے ابوخیر دیلمی کا قول ہے:

میری موجودگی میں خیر النساج سے ایک خاتون نے دو درہم کے عوض ایک رومال خریدا۔ خیر النساج نے اس سے کہا اگر دو درہم تمہارے پاس ہوں تو دیدو، ورنہ بعد میں دیدینا، اگر بعد میں لاؤں تو میری عدم موجودگی میں دریا دجلہ میں ڈالدینا، خاتون نے کہا دجلہ میں کیوں؟ خیر النساج نے کہا فضول باتیں مت کرو۔ اس کے چند روز بعد وہ خاتون کپڑے میں دو درہم لپیٹ کر لائی، اس وقت نساج نہیں تھے۔ اس نے وہ دجلہ میں ڈالدیئے، دجلہ سے سرطان نے ان کے سامنے ڈالدیئے، نساج نے زندگی میں اپنے اس راز کے افشاء سے مجھے منع کر دیا میں نے ان سے اس پر وعدہ کر لیا۔

(۵۷۹) ابوبکر بن مسلم

۱۵۳۹۱-جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز دوپہر کے وقت میں ابوبکر بن مسلم کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا تم اس وقت کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کی زیارت کی خواہش کی بناء پر آیا ہوں۔

۱۵۳۹۲-ابوعمرو عثمانی، ابوحسن محمد بن احمد، کے سلسلۂ سند سے حسن بن علی بن حلف بربھاری کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوبکر بن مسلم کی بیماری میں مروزی ایک جماعت کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے ابوبکر بن مسلم نے اس پر عتاب کے لئے ان کو درج ذیل اشعار پر مشتمل ایک خط لکھا۔

---

[1] :تاریخ بغداد ۳۴۵/۸۔

(۱) اے میری عیادت کے لئے آنے والے شخص؛ (۲) تو ذکر اور ذکر کی مجالس میں شرکت کے بجائے میری عیادت کے لئے آ گیا۔ اللہ سے انس حاصل کر۔ زندگی میں فقط اللہ ہی سے محبت کر۔ اسی سے مدد حاصل کر۔

(۵۸۰) سمنون بن حمزۃ

۱۵۳۹۳- عبدالمنعم، ابوبکر واسطی کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں آپ کے ہر فیصلہ پر راضی ہوں اس کے بعد سمنون کا چودہ دن تک پیشاب بند رہا، سانپ کی مانند وہ ریت پر الٹ پلٹ ہوتے رہے، پھر جب ان کا بول کھل گیا تو بارگاہ الٰہی میں انہوں نے توبہ کی، جعفر نے سمنون کا شعر نقل کیا ہے (۱) اے باری تعالیٰ بول بند ہونے کی صورت میں بھی میں آپ سے راضی ہوں؛ (۲) اے باری تعالیٰ آپ میرے صبر کا امتحان لینا چاہتے ہو۔

۱۵۳۹۴- عثمان بن محمد عثمانی، علی بن عبداللہ بن سوید محمد بن احمد، ابن صباح، علی بن غیاث بزاز کے سلسلۂ سند سے سمنون کے اشعار منقول ہیں۔

(۱) کیا ذلت میں مشتاق کے لئے کوئی عار ہے، (۲) اے باری تعالیٰ آپ کی محبت میرے جسم کے اعضاء، روح اور قلب سب چیزوں میں سرایت کر گئی ہے، (۳) میرا کوئی سانس بھی آپ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔

۱۵۳۹۵- سمنون کے اشعار ہیں۔

(۱) میرا قلب دنیا اور اس کی لذات سے اچاٹ ہو چکا ہے اے باری تعالیٰ میرا قلب کبھی آپ کی محبت سے خالی نہیں ہوتا (۲) آنکھوں کی پلکوں کے مٹنے کے وقت بھی میں آپ کو یاد کرتا ہوں۔

۱۵۳۹۶- عثمان بن محمد کا قول ہے: ابو علی حسن بن احمد صوفی نے مجھے سمنون کے درج ذیل اشعار سنائے اے باری تعالیٰ اگر آپ کی محبت کے لئے آگ میں داخل ہونا شرط ہوتا تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

۱۵۳۹۷- عثمان، علی بن عبداللہ بن سوید کے سلسلۂ سند سے محمد بن حمدان کا قول مروی ہے:

ایک بار سمنون نے اونٹ کی گھنٹی میں سر داخل کیا، کچھ دیر بعد دھاڑتے ہوئے سر نکال کر انہوں نے درج ذیل شعر کہا۔ میں قلبی طور پر بیمار ہوں۔ میرا آرام ختم ہو چکا ہے۔

۱۵۳۹۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز، ابو جعفر فرغانی کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: محبت الٰہی کے حصول کے بعد میں ہر چیز سے مستغنی ہوں۔

۱۵۳۹۹- محمد بن حسین، ابوبکر رازی، ابوبکر عجان کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ کے بزرگی کی چادر پھیلانے کے وقت اولین وآخرین کے گناہ اس میں سما جاتے ہیں اور سخاوت کے اظہار کے وقت گناہ گار بھی صالحین کی صف میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۱۵۴۰۰- عمر بن رفیل، ابو قاسم ہاشمی، کا قول مروی ہے: ایک بار شدید سردی میں جبہ اور چادر ڈالے ہوئے میں بیت المقدس میں تھا، برف باری بھی جاری تھی۔ اسی اثناء میں میں نے صرف دو چادروں میں ملبوس ایک جوان کو چلتے دیکھا، میں نے سردی سے حفاظت کے لئے اسے کپڑا دیا، اس نے جواب میں درج ذیل شعر کہا:

اللہ اپنی راہ میں میرے فناء ہونے کو اچھی طرح جانتا ہے، اللہ کی حقیقت کی کنہ کے ارادے سے ہر انسان عاجز ہے۔

۱۵۴۰۱- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابو احمد قلانسی کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک شخص کے فقراء بغداد پر چالیس ہزار درہم خرچ کرنے پر سمنون نے مجھ سے فرمایا آؤ ہم چالیس ہزار درہم کی جگہ

چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں۔ چنانچہ ہم مدائن گئے اور ہم نے وہاں پر چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں پھر ہم حضرت سلمان کی قبر کی زیارت کر کے وہاں سے واپس ہوئے سمنون کا قول ہے: عبادت میں کوشش کے بقدر میں اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے۔

(۵۸۱) علی بن موفق[۱]

۱۵۴۰۲- ابراہیم بن محمد نیساپوری، ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن عبدویہ عبدی، ابوعمر عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ عسقلانی، ابوقاسم بزاز کے سلسلہ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے: میں نے پچاس سے زائد حج کئے ہیں، میں نے ان کا ثواب آپ ﷺ، خلفاء راشدین اور اپنے والدین کو پہنچایا ہے، البتہ صرف ایک حج کے بارے میں میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اہل عرفات میں سے جسکا حج غیر مقبول ہے میرے حج کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں کر دیا جائے۔ پھر مزدلفہ کی شب خواب میں من جانب اللہ مجھے تنبیہ کی گئی کہ اے علی میرے سامنے تم سخی بنتے ہو میں نے تمام اہل عرفات اور ان کے مثل کی بھی مغفرت کر دی، اور میں ان میں سے ہر ایک کی اسکے اہل بیت، اس کے خواص اس کے ہمسایہ کے بارے میں سفارش قبول کروں گا۔

۱۵۴۰۳- ابوعبداللہ خواص مصری کے سلسلہ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے۔

میں جمعہ کے روز رواح گیا، میرے اہل خانہ نے مجھ سے کسی ضرورت کا اظہار کیا، مجھے اس کا فکر رہا، آپکی ندا آئی اے ابن موفق میری موجودگی میں تم فکر کرتے ہو۔

۱۵۴۰۴- ابوحسن بن مقسم، عباس بن یوسف شکلی کے سلسلہ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے: ایک بار میں سواری پر حج کے لئے گیا، راستہ میں کچھ لوگ پیدل بھی حج کے لئے جاتے ہوئے مجھے ملے، میں نے بھی ان کے ساتھ پیدل چلنا شروع کر دیا۔ راستہ میں ایک جگہ شب کو ہم نے قیام کیا، شب کو میں نے خواب دیکھا کہ چند باندیاں سونے کے طشت اور چاندی کے لوٹے لئے پیدل چلنے والوں کے پاؤں دھو رہی ہیں آخر میں میں باقی بچا، ان میں سے ایک نے کہا یہ بھی ان کی اتباع میں پیدل چلا تھا، اس کے کہنے پر میرے پاؤں بھی انہوں نے دھو دیئے، اسکی وجہ سے ہماری ساری تکان دور ہو گئی۔

(۵۸۲) ابوعثمان وراق

آپ مشہور عابدین میں سے ہیں، امام احمد بن حنبل نے ان کی مدح کی ہے۔ فقیر ہونے کے باوجود ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے تھے۔ آپ کی زندگی صحابہؓ کی جیسی جاگتی تصویر تھی۔ ایثار و ہمدردی کا پیکر تھے۔ متعبدین کو مسجد میں جمع کر کے قرآن وسنت کی تعلیم دیتے تھے۔ تقویٰ اختیار کرنے اور بقدر گزارہ دنیا کی طرف انہیں دعوت دیتے تھے۔ ضعیف وناتواں اور بے کس افراد کا بہت خیال فرماتے تھے۔ معاش کے کسب سے منع نہیں کرتے تھے۔ غزوات کے سلسلہ میں سفر کے وقت مسجد میں قیام فرماتے تھے۔ دعوتوں میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ البتہ اگر کوئی دعوت کا کھانا مسجد میں لے آتا تو قبول فرما لیتے۔ اپنے ساتھیوں کو سوال سے منع کرتے تھے۔ بلا سوال کے آئی ہوئی اشیاء بالتحقیق قبول نہیں فرماتے تھے۔ سلف کے طریقہ پر سختی سے عمل پیرا تھے۔

(۵۸۳) ابوایوب جمال

جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد، محمد بن وہب کے سلسلہ سند سے ان کے بعض ساتھیوں کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوایوب جمال کے ساتھ سفر حج کے دوران ایک مقام پر ہم نے قیام کیا، اچانک ایک چڑیا ان کے سر پر پھرنے لگی، ابو

۱۔ تاریخ بغداد ۱۲/۱۱۰

ایوب نے ایک روٹی کے ٹکڑے کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اس کے سامنے کر دیئے، چڑیا ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے وہ ٹکڑے کھالئے، اس کے بعد ایوب نے اسے پانی پلایا، پھر اس سے کہا اب تم چلے جاؤ اس کے بعد وہ چڑیا اڑ گئی، سفر کے اختتام تک یومیہ وہ چڑیا آتی رہی۔ سفر کے اختتام کے بعد ابوایوب نے بتایا کہ اصل میں یہ چڑیا میرے گھر آتی تھی، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اس لئے وہ سفر میں بھی آتی رہی۔

۱۵۴۰۵-جعفر بن محمد، محمد بن خالد کے سلسلۂ سند سے ابوایوب کا قول مروی ہے:

میں نے بلا ذکر الٰہی نہ چلنے پر قسم اٹھا رکھی تھی، ایک روز چلتے چلتے میرا یہ معمول مجھ سے چھوٹ گیا، اسی وقت میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا، میں نے اسی وقت اللہ سے توبہ کی اور اس جگہ واپس آ کر وہاں سے ذکر کے ساتھ چلنا شروع کیا، تب جا کر میرا مرض زائل ہوا۔

(۵۸۴) ابوعبداللہ جلاء

۱۵۴۰۶-بعض حضرات کے حوالہ سے ابوعبداللہ جلاء کا قول مروی ہے:

انسان اشیاء کی معرفت کے لئے دوسروں کا محتاج ہے۔ نیز فرمایا مدح وذم سے بے نیاز انسان زاہد ہے۔ اول وقت میں فرائض کی پابندی کرنے والا عابد ہے تمام افعال کا اللہ کو موجود سمجھنے والا موحد ہے۔

۱۵۴۰۷-محمد بن حسن بن علی یقطینی کا قول ہے: میرے سامنے ابوعبداللہ سے سوال کیا گیا کچھ لوگ توکل اختیار کر کے بلا زار صحراء کی طرف نکل جاتے ہیں لیکن ان کا انجام موت ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ اہل حق کا فعل ہے۔

۱۵۴۰۸-محمد بن حسن بن موسیٰ، ابوحسین فارسی، کے سلسلۂ سند سے احمد بن علی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعبداللہ جلاء سے حق کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا حب حق ایک ہے تو ایک ہی ذات سے اسے طلب کرنا ضروری ہے، نیز فرمایا: مریدین کے ارادوں کا رخ طلب طریق کی طرف ہو گیا جسکی وجہ سے انہوں نے اپنے نفسوں کو طلب میں فناء کر دیا۔ اور عارفین نے اپنے ارادوں کا رخ اللہ کی طرف کیا جسکی وجہ سے وہ ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۱۵۴۰۹-محمد بن حسین محمد بن عبداللہ رازی، ابوعمر دمشقی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ جلاء کا قول مروی ہے: خواہش کے ذریعہ منصب حاصل کرنے والے انسان سے منصب سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۵۴۱۰-ابوعبداللہ جلاء سے محبت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا میرا اور محبت الٰہی کا کیا جوڑ مجھے تو تا حال توبہ کا طریقہ بھی معلوم نہیں ہے۔

۱۵۴۱۱-ابوعبداللہ جلا سے سوال کیا گیا محبین کی راتیں کیسے گزرتی ہیں؟

انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہا: محبت الٰہی سے صاحب قلب انسان کو کیا معلوم کہ محبین کے قلوب شب کو محبت الٰہی کی وجہ سے کیسے جوش مارتے ہیں۔

۱۵۴۱۲-محمد بن حسین، محمد بن عبدالعزیز طبری، ابوعمرو دمشقی کے سلسلۂ سند سے ابن جلاء کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے اپنے والدین سے اللہ کے نام پر مجھے ہبہ کرنے کی درخواست کی انہوں نے اسی وقت مجھے اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا، اس کے بعد میں ایک طویل زمانہ تک ان سے غائب رہا، پھر ایک بارش والی شب میں نے ان کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا میں تمہارا لڑکا ہوں انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنا بچہ اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا ہے، اور ہم عرب لوگ ہبہ کرنے کے بعد اس سے رجوع نہیں کرتے۔ چنانچہ انہوں نے میرے لئے دروازہ نہیں کھولا۔

(۵۸۵) ابن ابی ورد

۱۵۴۱۳-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابوورد کا قول مروی ہے:

بزرگی کی پوشاک اولیاء کے لئے انسیت پیدا کرنے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔اور ہیبت کی پوشاک اعداء اللہ کے لئے قبائح سے وحشت زدہ ہونے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔

۱۵۴۱۴-احمد بن ابی الورد کا قول ہے: اے لوگو پانچ چیزوں کو لازم پکڑو: (۱) بلاضرورت گھر سے مت نکلو، (۲) آپس میں اختلاف مت پیدا کرو، (۳) ایک دوسرے کی خدمت کرو۔ (۴) کرامت کا اظہار مت کرو۔

۱۵۴۱۵-ابن ابوورد کا قول ہے:

اولیاء اللہ کے لئے تین چیزیں تین چیزوں کے اضافہ کا باعث بنتی ہیں، (۱) خوف الٰہی میں اضافہ کی وجہ سے ان کی تواضع میں اضافہ ہوتا ہے (۲) مال کے اضافہ کی وجہ سے ان کی سخاوت میں اضافہ ہوتا ہے، (۳) عمر میں اضافہ کی وجہ سے ان کے اعمال صالحہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۴۱۶-ابن ابی ورد کا قول ہے:

دنیا سے اعراض عقلمندی کا ثبوت ہے۔ دنیا کی محبت سے نفس کو پھیرنے والے اہل ارض اور قلب دنیا کی محبت سے قلب کو پھیرنے والے سے اہل سماء محبت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱۷-محمد بن حسین یقطینی، علی بن عبدالحمید کے سلسلۂ سند سے ابن ابی ورد کا قول مروی ہے:

لوگوں پر نزول آفات کے دو سبب ہیں، (۱) نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض کو ضائع کرنا، (۲) اخلاص سے عمل نہ کرنا۔ اصول کی تضییع کی وجہ سے لوگ وصول الی اللہ سے محروم ہوتے ہیں۔

۱۵۴۱۸-ابواحمد غطریفی، ابواسحٰق بن یزید ہاشمی، محمد بن محمد بن ابی ورد عابد، بشر بن حارث حافی، معافی بن عمران اسرائیل، بشر بن حارث حافی، معافی بن عمران، اسرائیل، مسلم، حبۃ، عوفی کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اے لوگو کچا لہسن استعمال کرو، اگر میرے پاس فرشتے کی آمد نہ ہوتی تو میں بھی اسکا استعمال کرتا۔

۱۵۴۱۹-ابواحمد، ابواسحٰق بن یزید، محمد بن ابی ورد کے سلسلۂ سند سے بشر بن حارث کا قول مروی ہے: ایک بار میں پیادہ پا عیسیٰ بن یونس کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے خوب میرا اکرام کیا، پھر آنے کی غرض معلوم کی، میں نے عرض کیا میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں، فرمایا کیا میں بزرگ ہوں، جسکی وجہ سے تم میری زیارت کے لئے آئے ہو؟ اس کے بعد فرمایا کوئی بات معلوم کرنی ہو تو معلوم کرلو۔ میں نے کہا میں نے آپ سے دو حدیثیں (۱) حدیث عبداللہ بن عراک بن مالک (۲) حدیث الحسین عن عائشہ معلوم کرنی ہیں فرمایا بہت اچھا: اس کے بعد انہوں نے عبداللہ بن عراک بن مالک عن ابیہ عن ابی ہریرۃ، فرمان نبوی نقل کیا کہ! مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کا صدقہ نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے عمرو بن عبید المحدث المذموم عن الحسن عن حضرت عائشہ کا قول نقل کیا کہ ایک بار میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ خواتین پر قتال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان پر قتال کے بجائے جہاد (حج وعمرہ) ہے۔

۱۵۴۲۰-علی بن محمد، اسماعیل طوسی، علی بن عبدالحمید جرجانی، محمد بن محمد بن ابی ورد، سعید بن منصور، خلف بن خلیفہ، حمید اعرج، عبداللہ بن حارث کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا فلاں عابد سے کہہ دو کہ زہد وعبادت کے باوجود میرا تم پر ایک

حق ہے، اس عابد نے حق کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کیا تم نے کبھی فقط میری رضاء کے حصول کے لئے کسی سے دوستی یا عداوت قائم کی ہے؟!

(۵۸۶) صدقۃ مقابری[۲]

۱۵۴۲۱- ابوفضل نصر بن ابی طوسی کے سلسلۂ سند سے بعض مشائخ کا قول مروی ہے:

صدقہ مقابری محقق انسان تھے، فرماتے تھے: بیس برس سے میں نے اجازت الٰہی ہی سے لوگوں سے کام اور ترک کیا ہے۔

۱۵۴۲۲- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن اسحٰق، سعدین بن کے سلسلۂ سند سے سعدان کا قول مروی ہے: مقابری نے اپنے ایک دوست سے خیریت دریافت کی اس نے کہا لذت ہوئی انسان کے لئے بری نقصان دہ شئے ہے۔

(۵۸۷) طاہر مقدسی

۱۵۴۲۳- محمد بن حسین، کے حوالہ سے ابوقاسم دمشقی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے طاہر مقدسی سے سوال کیا گیا کہ صوفیاء کا نام صوفیاء کیوں پڑ گیا۔ فرمایا وجد کی کیفیات کی وجہ سے لوگوں کے حالات ان سے پوشیدہ ہونے کے وجہ سے ان کا نام صوفی مشہور ہوگیا۔ نیز فرمایا گوشہ نشینی معرفت کی حد ہے۔ انھی کا قول ہے: انس الٰہی کے حصول کے بعد ہی انسان کی زندگی لذت دار بنتی ہے۔

۱۵۴۲۴- طاہر کا قول مروی ہے: لوگ عارفین کے انوار کی معرفت کے بعد ان کے انوار میں اور عام لوگوں کے حالات کی معرفت کے بعد ان کے احوال میں جل جاتے۔

۱۵۴۲۵- عثمان بن محمد عثمان، ابوحسن محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابوعبید بسری کا قول مروی ہے:

میرے لکام میں ایک شخص سے سوال کیا گیا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا تم نے لاجواب سوال کر دیا: پھر میرے اصرار پر انہوں نے فرمایا: اللہ کی ہمنشینی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں اپنے کو کامیاب سمجھتا رہا، لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو کوئی مجھ پر مطلع نہ ہوتا۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا محبین زمین خدا پر اللہ کے خلفاء اسکی مخلوق سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں؟ فرمایا اگر تم کو محبت الٰہی کی بو محسوس ہو جاتی اور تمہارا قلب قربت الٰہی کا معائنہ کر لیتا تو تم یہ سوال نہ کرتے۔ اس کے بعد اس نے کہا اگر میرے قلب پر کبھی جنت یا دوزخ کا خیال تک بھی آیا ہو دنیا سے چلا جاؤں چنانچہ اسی وقت اس کا انتقال ہوگیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات ابدالوں میں سے ایک تھے۔

۱۵۴۲۶- عثمان بن محمد، محمد بن احمد بغدادی، عباس بن یوسف کے سلسلۂ سند سے طاہر کا قول مروی ہے:

میں عسقلان سے کسی کام کے لئے باہر نکلا، ساحل سمندر ایک پراگندہ نوجوان سے میری ملاقات ہوئی، مجھے اس کے حال پر بڑا تعجب ہوا جسکی وجہ سے اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

میری ظاہری حالت کو مت دیکھو، اس لئے کہ موتی صدف میں ہوتا ہے،۔ میرا لباس بوسیدہ لیکن علم جدید ہے اور لباس کا منتہیٰ صدف کا منتہیٰ ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۵۲/۳. وتنزیه الشریعة ۲۹۷/۲. والدر المنثور ۱۸۶/۲. واللآلي المصنوعة ۱۲۰/۱. ۱۲۱. وتذكرة الموضوعات ۱۳۸.

۲۔ تاریخ بغداد ۳۳۲/۹.

(۵۸۸) نصر صامت

۱۵۴۲۷- ابوبکر محمد بن احمد معدل، احمد بن محمد بن عمر، اسحق بن سفیان، کے سلسلۂ سند سے صامت کا قول مروی ہے:

چالیس حجوں کے موقع پر سکوت اختیار کرنے کی وجہ سے میرا نام صامت مشہور ہو گیا۔

۱۵۴۲۸- محمد بن احمد، بن حسن، حسن بن علی بن ولید فسوی، نصر بن حریث صامت، مشمعل بن ملحان، حسن بن دینار، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نماز کی ابتدا اللہ اکبر اور قرآن کی ابتداء "الحمدللّٰہ رب العالمین" سے فرماتے تھے۔

۱۵۴۲۹- ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، اسحق بن سنین، نصر بن حریش صامت، مشمعل، بن ملحان، سوید بن عمر، سالم افطس، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اے لوگو "لا الٰہ الا اللّٰہ" کہنے والے کے لئے دعاء کرو اور اس کے پیچھے نماز پڑھو۔[۱]

(۵۸۹) محمد بن ابراہیم بغدادی

۱۵۴۳۰- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خیاط صوفی کے سلسلۂ سند سے ابوحمزۃ کا قول مروی ہے:

میں ایک بار توکل اختیار کر کے سفر پر چلا گیا، ایک شب مسلسل بے خوابی کی وجہ سے میں کنویں میں گر گیا، میں بسیار کوشش کے باوجود اس سے باہر نہیں آسکا، بالآخر میں اسی میں بیٹھ گیا، اسی اثناء میں دو شخصوں کا کنویں کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے نظرہ کے پیش نظر اس کنویں کے ڈھکن کو بند کر دیا، میرے قلب میں اس وقت ان کو کچھ کہنے کا خیال آیا تو غیب سے ندا آئی پھر متوکل کیوں بنے تھے۔ اس لئے میں نے زبان سے کچھ نہیں کیا، ایک شب و روز کے بعد ندا آئی مجھے مضبوطی سے پکڑلو، میں نے اسے پکڑا تو کوئی سخت سی چیز مجھے معلوم ہوئی بہر کیف اس نے مجھے کنویں سے باہر پھینک دیا، میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ درندہ تھا میں نے سوچا کہ ایک مصیبت سے بچ کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہو گیا۔ پھر غیب سے ندا آئی اے ابوحمزۃ خوف کیوں کرتے ہو ہم اب کی تمہاری حفاظت کریں گے۔

۱۵۴۳۱- جعفر بن محمد بن نصیر، ابوبکر کتانی کے سلسلۂ سند سے ابواز ہر کا قول مروی ہے:

ہماری ایک جماعت نے ایک دروازہ کو بہت کھولنے کی کوشش کی لیکن ہم ناکام رہے۔ اس کے بعد ابوحمزۃ نے آگے بڑھ کر اسے کھول دیا۔

۱۵۴۳۲- محمد بن ابراہیم کا قول ہے: اے باری تعالیٰ اگر میں تیرے علاوہ پر اپنا فقر ظاہر کروں تو میرا فقر مت دور کرنا۔ نیز انھیں کا قول مروی ہے کہ محب کے دنیا کے لئے چیخ و پکار کے وقت شیطان اس کے بطن میں چیختا ہے۔

۱۵۴۳۳- عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ رملی کا قول مروی ہے:

ابوحمزہ کی جامع طرسوس میں تقریر بڑی مقبول تھی۔ ایک روز تقریر کے دوران جامع کی چھت پر کوے نے چیخ ماری۔ ابوحمزۃ نے کہا لبیک لبیک، اسی وقت لوگوں نے ان پر زندیقیت کا فتویٰ لگا دیا۔

۱۵۴۳۴- جعفر بن محمد بن نصیر، ابوبکر کتانی، کے سلسلۂ سند سے ابوحمزۃ کا قول ہے:

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۴۷. وسنن الدارقطنی ۲/۵۶. وتاریخ بغداد ۱۱/۲۹۳. وکشف الخفا ۲/۴۲. والدرر المنتشرة ۱۰۴. والعلل المتناهیة ۱/۴۲۲. ۴۲۳. ۴۲۴. واتحاف السادة المتقین ۳/۱۷۹. وکنز العمال ۴۲۲۶۴.

اگر غفلت نہ ہو تو صدیقین ذکر الٰہی کی روح کی وجہ سے مر جاتے۔

۱۵۴۳۵-خیر النساج کے سلسلۂ سند سے ابوحمزہ کا قول ہے: مجھے بلا زاد راہ سفر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

۱۵۴۳۶-ابوحمزہ سے انس کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اللہ سے انس کی علامت ہے۔انہی کا قول ہے:

موت کو یاد رکھنے والے کے نزدیک ہر باقی چیز محبوب اور فانی چیز غیر محبوب ہوتی ہے۔نفس کی مخالفت کرنے والے انسان کا قلب اللہ کی موافقت پر راضی ہو جاتا ہے۔

۱۵۴۳۷-ابوحمزہ نے بعض اصحاب سے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی ابلیس کے مکر سے بے خوف مت ہو، کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جنت ہی میں چوک ہوئی تھی۔

۱۵۴۳۸-ابوحمزہ سے سوال کیا گیا کہ کیا محب محبوب کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟

فرمایا نہیں:

۱۵۴۳۹-انہی کا قول ہے:

نفس کی خیر خواہی چاہنے والے پر نفس کریم ہو جاتا ہے۔اور جس پر اللہ نظر شفقت فرماتا ہے اسے اہل سعادت کے مراتب پر فائز کر دیتا ہے۔اور عارف عطاء کردہ شیء کے زوال سے خوف زدہ ہوتا ہے۔

(۵۹۰) حسن مسوحی

۱۵۴۴۰-ابوعمرو عثمانی کہتے ہیں کہ مسوحی لوگوں سے کلام کرتے تھے، لیکن ان عبادات و اصول سے متجاوز نہیں ہوتے تھے۔جنید کہتے ہیں کہ مسوحی کا مستقل مستقر فقط مسجد تھا۔ایک شب انہوں نے خواب دیکھا کہ مسجد کی چھت سے دو کنگن پہنے ہوئے ایک باندی ظاہر ہوئی، اس نے زبردستی میرے پاؤں کو مس کر لیا، میں نے اس سے پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ انہوں نے فرمایا آپ کی مانند لوگوں کے لئے۔

(۵۹۱) ابوعبداللہ براثی [۱]

ابوبکر محمد بن احمد مفید، عثانی، احمد بن مسروق برجلانی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ براثی کا قول مروی ہے:

جو شخص نفع و نقصان، رزق، موت و حیاۃ کا مالک نہیں ہے اسکی ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۵۴۴۱-محمد، احمد بن مسروق، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ براثی کا قول مروی ہے:

معرفت کی وجہ سے عاملین کی عبادت میں لذت آ جاتی ہے رضاء الٰہی کی وجہ سے انہوں نے زہد اختیار کیا۔

(۵۹۲) ابوشعیب براثی [۲]

۱۵۴۴۲-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ابوشعیب براثی ایک جھونپڑی میں عبادت کرتے تھے، ایک بار ایک اہل ثروت حسین و جمیل لڑکی کے پاس سے گزری تو اسے ابوشعیب کی حالت بہت پسند آئی، اس نے ابوشعیب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے عرض کیا کہ میں آپ کی خادمہ بننا چاہتی ہوں، ابوشعیب نے کہا اس کے لئے دنیا سے تجرد اختیار کر کے زہد کے لباس کا استعمال شرط ہے۔اسی نے کہا ہے آپ کی عائد کردہ شرط

۱۔ تاریخ بغداد ۲۰۳/۱۴۱.

۲۔ تاریخ بغداد ۴۱۸/۱۴.

مجھے منظور ہے۔ابوشعیب نے کہا بہتر، اس کے بعد وہ لڑکی زاہدانہ لباس اختیار کر کے ابوشعیب کی خدمت میں پہنچ گئی، ابوشعیب نے اس سے شادی کرلی۔ پھر وہ ان کے جھونپڑے میں داخل ہوئی تو ابوشعیب چمڑے کی کھال کے ایک ٹکڑے پر بیٹھے تھے، اس نے کہا جب تک آپ اس ٹکڑے کو زمین سے نہیں اٹھائینگے میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔ کیونکہ آپ ہی کا قول ہے کہ زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان آج تو اپنے اور میرے درمیان حجاب قائم کرتا ہے، حالانکہ کل تو نے میرے ہی بطن میں آنا ہے۔ لہذا میں اپنے اور زمین کے درمیان حجاب حائل نہیں کرسکتی۔ اس کے بعد ابوشعیب نے اسے ہٹادیا۔ پھر وہ دونوں اس جھونپڑی میں چند سال تک احسن طریقہ سے عبادت کرتے رہے اور اسی حالت میں دونوں نے وفات پائی۔

(۵۹۳) بنان بغدادی

۱۵۴۴۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، حسین اور احمد رازی، کے سلسلۂ سند سے ابوعلی روذباری کا قول مروی ہے:

میں بنان کے قصہ کی وجہ سے مصر میں داخل ہوا جسکی تفصیل یہ ہے کہ بنان نے ابن طولون کو امر بالمعروف کا حکم دیا، ابن طولون نے اس کی پاداش میں انہیں درندہ کے سامنے ڈلوادیا۔ درندہ ان کو سونگھ کر ہٹ گیا، بنان سے سوال کیا گیا کہ درندہ کے سونگھنے کے وقت تم کیا کررہے تھے، انہوں نے فرمایا اس وقت میں درندہ اور اس کے لعاب کے جھوٹے میں لوگوں کے اختلاف میں غور کررہا تھا پھر جس وقت ابوعبداللہ قاضی نے بنان کو سات کوڑے لگوائے اس وقت بنان نے کہا اللہ تمہیں ہر کوڑے کے عوض ایک سال تک محبوس کرے اس کی وجہ سے ابن طولون نے بنان کو سات سال جیل میں رکھا۔

۱۵۴۴۴-ابی، ابوعلی روذباری کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

ایک بار بتول کے صحراء میں وحشت زدہ ہونے پر غیب سے ندا آئی اے بنان وحشت زدہ کیوں ہوتے ہو کیا تمہارا حبیب تمہارے ساتھ نہیں ہے۔

۱۵۴۴۵-محمد بن حسین، عبداللہ بن علی، محمد بن فضل، زبیر بن الواحد کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

صاحب طمع آزاد انسان درحقیقت غلام اور صاحب قناعت غلام انسان درحقیقت آزاد ہوتا ہے۔

۱۵۴۴۶-محمد بن حسین، احمد بن محمد بن زکریا، حسین بن عبداللہ قرشی کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے: نقصان دہ شئی سے مسرور ہونے والا انسان کب کامیاب ہوسکتا ہے۔

۱۵۴۴۷-احمد بن عمران ہروی، رقی کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے؟

اے انسان اگر تو خاص طور پر اللہ کی عبادت کرے گا تو خاص طور پر تجھے اسکی عنایات حاصل ہوں گی۔ معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔

۱۵۴۴۸-محمد بن علی بن حبیش، اسحٰق بن سلمۃ کوفی، محمد بن حکم محمد بن خفتان کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن ابی بکر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت سعید کے بارے میں اللہ سے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ اس کی تیراندازی درست فرمادے اور اس کی دعاء قبول فرما۔[۱]

۱۵۴۴۹-محمد بن عبداللہ بن مرزبان، علی بن سعید، بنان صوفی، عبیداللہ بن عمرو جشمی، ولید بن مسلم، اوزاعی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن ابی کثیر کا قول مروی ہے:

۱۔ المستدرک ۵۰۰/۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۲۳. وتاریخ ابن عساکر ۹۹/۶.

ایک بار حضرت صدیق اکبر نے خطبہ میں فرمایا: ہشاش بشاش حسین وجمیل چہرہ والے نوجوان کہاں گئے۔مدین کے مضبوط اہل قلعہ کہاں چلے گئے اورلڑائیوں میں بہادر بننے والے کہاں غائب ہوگئے زمانہ نے ان کو ذلیل کردیا۔اس وقت وہ زیرخاک قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۵۹۴) ابراہیم خواص [۱]

۱۵۴۵۰-ابومحمد بکر بن احمد بن مغیر، ابوبکر محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے: غیر صابر انسان ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ابلیس کے دووار بڑے مضبوط ہیں (۱) فقر کا خوف، (۲) طمع۔

۱۵۴۵۱-ابوبکر، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

زاہد کی چند صفات جودرج ذیل ہیں،

(۱) فقر کے باوجود ہروقت اس کے چہرہ پر بشاشت ہوتی ہے، (۲) اپنا فقر وحاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا، (۳) صبر وقناعت سے کام لیتا ہے، (۴) قلت مال اسکے لئے راحت اور کثرت مال پریشانی کا سبب بنتا ہے، (۵) وہ ہروقت مسرور رہتا ہے، (۶) دوسروں پر وزن نہیں بنتا، (۷) کمزور کی عزت وعظمت کرتا ہے (۸) اپنے ساتھیوں سے بھی اپنا فقر پوشیدہ رکھتا ہے، (۹) انعامات واحسانات الٰہیہ ہروقت اس کے سامنے رہتے ہیں۔علاوہ ازیں زاہدین بارہ بڑی عظیم الشان صفات کے مالک ہوتے ہیں۔

(۱) اللہ کے وعدے پر مطمئن ہوتے ہیں (۲) مخلوق سے ناامید ہوتے ہیں۔(۳) شیطان سے ان کی عداوت ہوتی ہے۔ (۴) مخلوق پر شفیق ہوتے ہیں (۵) لوگوں کی طرف سے ایذاء برداشت کرتے ہیں۔(۶) حق کے مواقع میں وعظ ونصیحت کرتے ہیں (۷) بوقت ضرورت مسلمانوں کو وعظ ونصیحت کرتے ہیں، (۸) حق کے مواضع میں تواضع اختیار کرتے ہیں، (۹) معرفت الٰہی کے حقوق میں مشغول رہتے ہیں، (۱۰) ہمیشہ پاک رہتے ہیں، (۱۱) فقر ان کا راس المال ہوتا ہے، (۱۲) ہرحال میں اللہ سے راضی ہوتے ہیں، نیز فرمایا چار خصلتیں بڑی عمدہ ہیں (۱) اپنے علم سے کام لینے والا عالم، (۲) عارف، (۳) بلاوجہ اللہ کے سامنے کھڑا ہونے والا، (۴) طمع نہ رکھنے والا انسان، نیز فرمایا حکمت چار چیزوں کو جگہ دینے والے قلب میں داخل نہیں ہوتی (۱) دنیا کی فکر کرنا (۲) کل کی فکر کرنا (۳) فضولیات کو پسند کرنا، (۴) حسد کرنا۔نیز فرمایا فقر بلا دو چیزوں کے صحیح نہیں ہوتا، (۱) اللہ پر توکل کرنا (۲) اللہ کا شکر کرنا اور اللہ کے منع کو اس کی عطاء سے افضل جانے بغیر فقر کی تکمیل ناممکن ہے۔اسکے بعد ہرچیز اسکے تابع ہوجاتی ہے۔

۱۵۴۵۲-محمد بن نصیر کے حوالہ سے ابوفضل طوسی کا قول مروی ہے: میں ایک شب ابراہیم کے ساتھ تھا تمام شب مناجات الٰہیہ میں مشغول رہے۔وہ بار بار یہ شعر پڑھ رہے تھے۔مخفی شئی ظاہر ہوگئی۔ملاقات میں راحت ہے۔کیا دوست دوست کے بغیر راحت حاصل کرسکتا ہے۔

۱۵۴۵۳-ابراہیم بن احمد کا قول ہے:

دنیاوآخرت میں سے ایک انسان کے لئے اچھی ضرور ہوگی۔

۱۵۴۵۴-محمد بن احمد، ابوبکر انصاری کے سلسلۂ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے:

اللہ سے قریب ہونے کے بعد انسان مخلوق سے وحشت زدہ ہوتا ہے، اور اس کا اللہ سے انس پیدا ہوتا ہے اللہ پر یقین کے بعد انسان مخلوق کے بجائے خالق سے ڈرتا ہے،۔

۱۔ تاریخ بغداد ۶/۷.

۱۵۴۵۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن علی بن جعفر، ازدی کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

قلب کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے (۱) غور سے قرآن کی تلاوت کرنا، (۲) خالی بطن ہونا، (۳) قیام اللیل، (۴) تہجد میں دعا کرنا، (۵) صالحین کی صحبت اختیار کرنا۔ نیز فرمایا اللہ کی فرمانبرداری کے مطابق اللہ مسلمان کو عزت عطاء کرتا ہے۔

۱۵۴۵۶-ابراہیم کا قول ہے:

عقوبت قلب سب سے اشد ہے۔ اسکا مرتبہ سے اعلیٰ اور اس کی کرامت سب سے افضل اور اس کا ذکر سب سے اشرف ہے۔

۱۵۴۵۷-ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن عبید اللہ انصاری کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

زاہد اخلاص پر اور غنی کثرت وساوس پر عمل کرتا ہے، زاہد کا بدن کمزور لیکن اسکا توکل و معرفت قوی ہوتا ہے۔ زاہد مضبوط ایمان اور غنی مال کے ساتھ فخر کرتا ہے۔ فقیر سیر کرنے میں آزاد اور غنی مال کے ساتھ مقید ہوتا ہے فقیر دنیا کی طرف توجہ کو مکروہ اور غنی عدم مکروہ سمجھتا ہے۔ فقیر چھوٹی اور غنی بڑی باتیں کرتا ہے اور اطاعت الٰہی کے مطابق انسان کی مدد کی جاتی ہے۔

اسی کے ہم معنیٰ درج ذیل شعر ہیں۔

(۱) ان کی آنکھوں کے بجائے ان کے اجسام معطل ہیں، (۲) زاہدین اہل زمین پر اللہ کے امین ہیں، (۳) وہ بر و بحر پر مکرم بادشاہ ہیں (۴) جمیع صفات کے لحاظ سے عدول و ثقہ ہیں حسن باطن کے ساتھ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ رقیق ہیں۔

۱۵۴۵۸-ابراہیم خواص کا قول ہے:

عارف باللہ معرفت کے ذریعہ اور اس کے علاوہ تمام لوگ اجسام کے ذریعہ چلتے ہیں، دنیا کی اشیاء کو عارضی سمجھنے والے، ان کے عدم میں راحت ہے، وہ ان سے صرف وقتی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اور رزق میں توکل کے بجائے صبر سے کام لینا ہوتا ہے کیوں کہ رزق مقررہ وقت پر انسان کو مل جاتا ہے۔ انسان کے صبر میں معرفت کے بقدر قوۃ آتی ہے۔ اور صبر معرفت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے، اور صابر پر صابرین کے ثواب کے حصول تک صبر کی تکلیف برداشت کرنا ضروری ہے۔

۱۵۴۵۹-ابواسحٰق کا قول ہے:

حرکت مریدین کے لئے طہارۃ اور تمام لوگوں کے لئے اباحت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

معرفت کی حقیقت قلبی طور پر "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پر یقین ہے اور ہر چیز کا مالک اللہ کو سمجھنا ہے۔ اور قلبی طور پر دائماً حیاء دار ہونا ہے۔ یہی معرفت کی حقیقت ہے۔

۱۵۴۶۰-ابراہیم خواص کا قول ہے:

توکل کے تین درجے ہیں (۱) صبر، (۲) رضاء، (۳) محبت۔ کیونکہ توکل کے بعد توکل پر صبر لازمی ہے۔ اور صبر کے بعد اللہ کے ہر فیصلہ پر رضا لازمی ہے۔ اور رضاء کے بعد موافقت الٰہی میں اس کے فعل سے محبت لازمی ہے۔

۱۵۴۶۱-عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے ابوبکر حربی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے خواص سے کوئی اچھا واقعہ بیان کرنے کو کہا انہوں نے فرمایا کہ ایک بار میں مکہ سے سفر پر نکلا میں نے سفر کے دوران قادسیہ نہ دیکھنے اور ہر چیز کے نہ چکھنے پر قسم کھالی۔ ربذہ پہنچنے کے بعد ایک دیہاتی ہاتھ میں تلوار لئے میرے سامنے آیا، اس نے کہا کہ اس دودھ کے پیالہ کو نوش کرلو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا میں نے خوف کی وجہ سے اسے نوش کرلیا: اس کے بعد اسی وقت میں قادسیہ پہنچ گیا۔

۱۵۴۶۲-عبدالواحد بن ہمام بن حارث کے حوالہ سے نواص کا قول مروی ہے:

ایک بار میں کشتی میں سوار ہوا، اس میں ایک یہودی بھی تھا، میں نے چندروز تک غور کیا نہ وہ کھاتا پیتا ہے اور نہ کسی سے بات

کرتا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے مانوس کیا، اسی اثناء میں ہماری کشتی دریا میں ایک جگہ پھنس گئی، اس نے مجھ سے کہا اگر تو سچا ہے تو ہم دونوں دریا میں کود جاتے ہیں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد ہم ساحل پر پہنچ گئے، پانی سے باہر آنے کے بعد اس نے مصاحبت کے لئے مسجد اور گرجا میں نہ جانے کی شرط لگائی، جسے میں نے تسلیم کرلیا، اس کے بعد ہم ایک شہر میں پہنچ گئے، وہاں پر ہم ایک کوڑے خانہ پر ٹھہرے تین روز بعد منہ میں دو چپاتی لئے ایک کتا آیا، اس نے وہ اس یہودی کے سامنے ڈالدی، یہودی نے مجھے دعوت دیئے بغیر خود ہی ان کو نمٹا دیا، پھر ایک حسین وجمیل نوجوان آیا، اس نے بڑا لذیذ کھانا مجھے پیش کیا، وہ جوان اسی وقت غائب ہوگیا، میں نے یہودی کو کھانے پر مدعو کیا، لیکن وہ نہیں آیا، میرے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس یہودی نے کہا اسلام کے عمدہ مذہب ہونے کی وجہ سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ پھر وہ اسلام میں ترقی کرتے کرتے تصوف کے امام بن گئے۔

۱۵۴۶۳-عبدالواحد، احمد بن علاء، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونے والا انسان ناکام ہوتا ہے، اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار کہے:

(۱) میں نے نقصان دہ شئی کو محبوب بنالیا، طول بلاء نے مجھے صبر پر مجبور کردیا، (۲) میں لوگوں سے مایوس ہوچکا ہوں۔

۱۵۴۶۴-خیر النساج کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

میں ایک بار سفر کے دوران شدید پیاس میں مبتلا ہوگیا، حتی کہ شدۃ پیاس کی وجہ سے میں گر گیا، اچانک میرے چہرہ پر ٹھنڈا پانی گرا، میں نے آنکھ کھولی تو ایک حسین وجمیل جوان ہاتھ میں سونے یا چاندی کا گلاس لئے ہوئے کھڑا تھا، میں نے اس سے نوش کیا، پھر اس نے مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیا، دیکھتے دیکھتے ہم مدینہ پہنچ گئے، اس نے مجھے اترنے کا کہا اور کہا کہ آپ علیہ السلام سے کہہ دینا کہ آپ کے بھائی رضوان نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے۔

(۵۹۵) ابوعبداللہ خاقان

۱۵۴۶۵-جعفر حذاء کا قول مروی ہے:

خاقان صاحب آیات وکرامات انسان تھے، ابن فضلان رازی نے نقل کیا ہے ایک بار میرے والد کی دکان کے پاس سے فقراء بغداد سے ایک فقیر گزرے، میں نے ان کو ایک درہم دیا، جسے انہوں نے قبول کرلیا، اور مجھ سے کوئی بات نہیں کی، میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے ایک درہم ضائع کردیا، پھر میں نے ان کا تعاقب کیا، وہ چلتے چلتے شونیزیہ کی مسجد میں پہنچ گئے، وہاں ان کو تین فقیر ملے، انہوں نے وہ درہم ان میں سے ایک کو دیدیا اور خود نماز میں مشغول ہوگئے، وہ فقیر دکان سے کھانا لایا، پھر ان تینوں نے وہ کھانا کھایا، اس بزرگ نے نماز سے فارغ ہوکر فرمایا آج ایک جوان نے مجھے ایک درہم دیا تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کے عوض دنیا کی غلامی سے اسے نجاۃ دلاؤں، میں ان کی ساری گفتگو سن رہا تھا، ان کی اس بات کے بعد سکوت کی مہر توڑ کر میں نے ان سے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا: دو حجوں کے بعد میرے والد سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ وہ شیخ شیخ خاقان تھے۔

(۵۹۶) ابراہیم مارستانی[۱]

۱۵۴۶۶-ابوبکر محمد بن احمد بن مغیر، ابوعمر وعثمانی، کے سلسلۂ سند سے عبدالصمد بن محمد جبلی کا قول مروی ہے:

جنید نے ابراہیم مارستانی کو درج ذیل باتوں پر مشتمل خط لکھا:

۱- تاریخ بغداد ۶/۶.

امابعد:۔

اے ابواسحٰق میں تمہارے ایک غلط کام کے کرنے پر تم سے ناراض ہوں، لیکن اس کے باوجود بھی اللہ نے تم پر رحم فرمایا، اور تم کو ایک نقصان دہ کام سے، بچالیا، ورنہ تم اس میں غرق اور ہلاک ہوجاتے، اے برادرم انعامات الٰہیہ تم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر اللہ کا شکر ادا کرو، اے برادرم غلط قسم کی تاویلوں سے احتراز کرو، کیوں کہ تاویل کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کرلی جاتی ہے،، اور بے شمار لوگ اس کی وجہ سے ہلاک ہوگئے اور میں تم کو اللہ کی پناہ میں دیتاہوں اور تمہارے حق میں اس سے مدد طلب کرتاہوں۔ نیز میں تمہارے لئے اللہ سے جنت کا سوال کرتاہوں۔

اے برادرم اللہ نے جو تمہیں خاص فضیلت (علم) سے نوازا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم دنیا سے کلی طور پر اعراض کرو۔ اور مصائب میں اللہ کی طرف رجوع کرو، اے برادم لوگوں کے لئے انفع انسان اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ آخر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔

۱۵۴۶۷- ابن حسن بن مقسم، ابومحمد جریری کے سلسلہ سند سے ابواسحٰق مارستانی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہوگئی انہوں نے درج ذیل دس باتوں کی مجھے تعلیم دی' (۱) اے باری تعالیٰ میں فقط آپ سے سوال کرتاہوں (۲) آپ کی طرف کان لگاتاہوں، (۳) آپ ہی سے فہم طلب کرتاہوں، (۴) آپ ہی سے بصیرت کا سوالی ہوں، (۵) آپ سے آپ کی اطاعت کا سوال کرتاہوں' (۶) آپ کے ارادہ پر چلنے کا آپ سے سوال کرتاہوں' (۷)۔ (۸) آپ سے خدمت وحسن ادب کا سوال کرتاہوں (۹) آپ ہی سے تسلیم وتفویض کا سوال کرتاہوں۔

(۵۹۶) ابوجعفر مجذوم[۱]

۱۵۴۶۸- ابوالفضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوحسین دراج کا قول مروی ہے:

راستوں اور پانی کے مقامات سے مطلع ہونے کی وجہ سے ہر سال حج کے موقع پر فقراء اور مساکین کی ایک جماعت نے میرے ساتھ حج کا ارادہ کیا، چنانچہ میں اکیلا گھر سے عازم حج ہوکر رخصت ہوا، راستہ میں قادسیہ کی مسجد میں ایک مجذوم شخص سے میری ملاقات ہوئی، اس نے علیک سلیک کے بعد مجھ سے حج پر جانے کا سوال کیا، میں نے بادل نخواستہ اسے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد اس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ چاہتاہوں، پر میں نے دل میں سوچا صحیح لوگوں سے فرار ہوکر بیماروں میں پھنس گیا، میں نے جواب میں اس سے کہا قسم بخدا میں تم کو اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا، اس نے کہا انشاء اللہ ضعیفوں کے ساتھ وہ معاملہ کرلے گا کہ قوی بھی حیران ہوجائیں گے میں نے کہا دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد نماز عصر ادا کرکے میں مغثیہ کی طرف روانہ ہوگیا، میں چلتے چلتے دوسرے روز بوقت چاشت مغیثہ پہنچا میں اسکی مسجد میں داخل ہوا تو اسی مجذوم سے میری ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے سلام کے بعد کہا اللہ کمزور کے ساتھ ایسا معاملہ کرتاہے کہ قوی بھی حیران ہوجاتاہے اس وقت میرے قلب پر مختلف قسم کے وساوس نے حملہ کیا، لیکن ان سے متاثر ہوئے بغیر اگلی منزل پر روانہ ہوگیا، میں چلتے چلتے صبح قرعاء کی مسجد میں پہنچا وہاں پر بھی وہی مجذوم شیخ بیٹھے تھے، اس نے مجھ سے وہی گزشتہ جملہ کہا۔

۱۔ تاریخ بغداد ۱۴/ ۴۵۱.

اس وقت میں نے آگے بڑھ کر اس سے کہا میں پہلے اللہ سے پھر آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا تم میرے ساتھ چلو، اس نے کہا قسم کی وجہ سے میں آپ کو حانث نہیں کرنا چاہتا، پھر میں نے ان سے ہر منزل پر ملاقات کی درخواست کی انہوں نے کہا بالکل چنانچہ ہر منزل پر ہماری ملاقات ہوتی رہی، حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے، اس کے بعد میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی، مکہ پہنچنے کے بعد ابوبکر کتانی اور ابوحسن وغیرہ سے میں نے مذکورہ پیش آمدہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے ڈانٹ کر مجھ سے کہا وہ تو ابوجعفر مجذوم تھے۔ ہم تو ان سے ملاقات کے متمنی ہیں۔ اب آئندہ اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو ہمیں ضرور مطلع کرنا ہم ان سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد بسیار تلاش کے باوجود نحر کے روز رمی کے موقع پر اچانک میری ان سے ملاقات ہوگئی۔ ان کو دیکھتے ہی میری چیخ نکلی اور میں بے ہوش ہوگیا۔ پھر یوم الوداع میں مقام ابراہیم کے نزدیک میری ان سے ملاقات ہوئی، انہوں نے چیخ نہ مارنے کا مجھ سے وعدہ لیا، میں نے کہا اس شرط کے ساتھ کہ آپ میرے حق میں تین دعائیں کریں گے، چنانچہ انہوں نے میرے حق میں تین دعائیں کیں جو قبول ہوگئیں۔ اس کے بعد وہ مجھ سے رخصت ہوگئے، منصور کے سوال کرنے پر دراج نے وہ تین دعائیں بتائیں۔ (۱) اے باری تعالیٰ فقر کی محبت میرے قلب میں ڈال دے۔ (۲) اے باری تعالیٰ ہر دن مجھ رزق جدید عطاء فرما، (۳) آخرۃ میں اپنا دیدار نصیب فرمانا ان میں سے دو تو دنیا ہی میں اور ایک آخرۃ میں انشاء اللہ قبول ہوگی۔

(۵۹۷) ابوعبداللہ مغربی

۱۵۴۶۹- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری، ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ابوعبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ پر نزول مصائب کے تین سبب ہیں (۱) ان کی لغزشوں کو ختم کرنے کے لئے، (۲) ان کے صبر و ایمان میں اضافہ کرنے کے لئے، چنانچہ آزمائش کے بعد خبر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان کی محبت الٰہی میں زیادتی ہوتی ہے۔ نیز فرمایا: اوقات کی حفاظت افضل الاعمال ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: غنی کے سامنے تواضع اختیار کرنے یا بے کسی کا اظہار کرنے والا فقیر اذل الناس ہے نیز انہی کا ارشاد ہے: فقراء کی ضروریات اور حاجات کا خیال رکھنے والا غنی اعز الناس ہے۔ فرمایا فقراء پر راضی ہونے والے لوگ زمین پر اللہ کے امین اور لوگوں پر اس کی حجت ہیں۔ انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں سے مصائب دفع کرتا ہے۔

۱۵۴۷۰- محمد بن حسین نے ورثانی کے حوالہ سے ابوعبداللہ مغربی کے درج ذیل دو شعر مجھے سنائے۔

(۱) اے وصال کو گناہ شمار کرنے والی ذات کیسے گناہوں سے میری خلاصی ہوگی، (۲) اگر میرا آپ سے محبت کرنا گناہ ہے تو میں ایسا گناہ مکرر کرتا رہوں گا۔

(۵۹۸) عبدالرحیم بن عبدالملک

۱۵۴۷۱- ابوبکر مغیر کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول منقول ہے:

ایک روز میں مسجد تو بہ گیا، وہاں پر میں نے عبدالرحیم کو ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا دیکھا، میں نے مسجد کے نگران سے پوچھا کہ یہ بزرگ کب سے اس حال پر بیٹھے ہیں اس نے بتایا یہ تین روز سے اسی طرح بلا اکل و شرب خاموش کیئے بیٹھے ہیں۔ پھر میں ان کے سامنے بیٹھ گیا، شام کے وقت میں نے ان سے متعدد بار سوال کیا کہ آپ کی طبعیت کس چیز کو چاہ رہی ہے۔ بار بار سوال کرنے پر فرمایا گرم روٹی اور گوشت کو پھر میں نے باب شام کی طرف نکل کر گرم روٹی اور گوشت بہت تلاش کیا، لیکن میری مطلوبہ چیز مجھے نہیں ملی، میں نے دل میں سوچا کہ کاش میں بلا سوال کیئے کوئی چیز خرید کر ان کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ تو اس پریشانی و پشیمانی سے بچ جاتا۔

اس کے بعد مایوس ہو کر میں مسجد کی طرف چلا، جب دروازہ پر پہنچا تو ایک شخص مسجد کے دروازہ پر دستک دے رہا تھا، میں نے

ان سے پوچھا کون، اس نے دروازہ کھولنے کا کہا، جب میں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے سر سے زنبیل اتاری، اس میں گرم روٹی اور گوشت تھا۔ میں نے ان سے کہا جب تک تم صحیح واقعہ نہیں بتاؤ گے اس وقت تک میں اسے نہیں اٹھاؤں گا، پھر اس نے کہا میں ایک تاجر شخص ہوں، آج میں نے یہ کھانا تیار کروایا تھا شام کو دیر سے گھر پہنچا میں نے سوچا کہ مسجد توبہ والوں کو بھی اس میں سے کھلا دوں۔ اس لئے میں یہ کھانا لیکر حاضر ہوا ہوں تب جا کر میں نے ان سے کھانا قبول کیا، پھر میں نے وہ کھانا شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

(۵۹۹) محمد السمین[۱]

۱۵۴۷۲- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے محمد سمین کا قول مروی ہے:

ایک بار میں بڑے شوق سے مسلمانوں کے ساتھ اہل روم سے جنگ کے لئے روانہ ہوا، اچانک رومیوں کو فتح ہونے لگی، مسلمان ان کی کثرت کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے، میں سخت پریشان ہو کر نفس کو شوق سے غزوہ میں شرکت پر ملامت کرنے لگا۔ اسی اثناء میں نے نہر میں غسل کیا، غسل کی وجہ سے میری پریشانی میں کمی واقع ہوگئی، تازہ دم ہونے کی وجہ سے حوصلہ اور ولولہ بھی تازہ دم ہو گیا، پھر میں صفوں کو چیرتا ہوا رومیوں کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا، مسلمانوں کی ایک جماعت بھی میرے قریب پہنچ گئی، میں نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے رومیوں پر حملہ کیا، بالآخر رومی شکست کھا کر بھاگ گئے گویا ایک نعرہ تکبیر فتح کا سبب بن گیا۔

۱۵۴۷۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسن بغدادی، محمد بن عبداللہ فرغانی کے سلسلہ سند سے مغازنی کا قول مروی ہے: ایک بار میں محمد بن سمین کے ساتھ سفر میں درندہ کی آواز پر خوفزدہ ہو گیا، انہوں نے فرمایا تمہارا توکل کہاں گیا۔

(۶۰۰) محمد بن سعید قرشی

۱۵۴۷۴= ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی کے حوالہ سے ابوعبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ نے کچھ بندوں کو مخلوق سے چن کر خاص کیا ہے، ان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کا علم عطاء فرمایا ہے۔ نیز ان کو علم کے اسرار و رموز سے نوازا ہے۔ اللہ کی کرم نوازی کی وجہ سے ان کے جوارح وزبان، کان، پاؤں اور دیگر چیزیں اللہ کی مرضی کے خلاف استعمال نہیں ہوتے۔ ان کے قلوب صفات الٰہیہ میں متفکر رہتے ہیں۔ ان کے قلوب شکوک وشبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۴۷۵- عبدالواحد بن بکر، کے حوالہ سے احمد بن سعید کا قول مروی ہے: ابوعبداللہ قرشی سے خوف خدا کی وجہ سے گریہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خوف خدا کی وجہ سے گریہ انسان کے لئے سکون قلب کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

(۶۰۱) علی سامری[۲]

۱۵۴۷۶- محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن نصیر عمر بن ملکان سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

میرے اور علی بن سامری کے درمیان الفت ومودت تھی۔ ان کی وفات کے بعد ایک طویل عرصہ کے بعد میں نے حسین وجمیل صورت میں خواب میں ان کی زیارت کی، لیکن اس وقت ان کی ایک آنکھ بند تھی، میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا زندگی میں ایک روز تلاوت قرآن کے دوران آیت وعید پر میری ان آنکھوں میں آنسو بھر آئے، جب میرا گریہ ختم ہو گیا تو میں نے دوسری آنکھ کو عتاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے بعد میں تجھے نہیں کھولوں گا، چنانچہ اس روز سے یہ بند ہے۔ پھر میری خواہش

۱۔ تاریخ بغداد ۵/ ۳۴۸.

۲۔ تاریخ بغداد ۱۲/۱۴ ۴۱.

پر انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) ایک روز میری ایک آنکھ میں آنسو بھر آئے اور دوسری نے بخل سے کام لیا، (۲) میں نے رونے والی آنکھ کو محبوب بنالیا، (۳) اور دوسری کو عتاب کے طور پر اس روز سے بند کرلیا۔

۶۰۲۔ ابوجعفر حداد

۱۵۴۷۷- عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ حضرمی کا قول مروی ہے: ابوجعفر حداد بیس سال میں ایک دینار کما کر اسے فقراء پر صدقہ کر کے خود روزہ رکھتے تھے۔

۱۵۴۷۸- ابوجعفر حداد کا قول ہے:

قلب میں خیال آنے کے بعد اگر کوئی اس کے معارض چیز پیش نہیں آئی تو وہ فراست ہے۔

احمد بن نعمان فرماتے ہیں کہ ایک بار بلا اکل وشرب کے سولہ (۱۶) روز مجھے ایک صحراء میں گزر گئے ابوجعفر میرے قریب سے گزرے تو انہوں نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے کہا میں اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ معرفت وعلم میں سے غالب کے بارے میں مجھے علم ہو جائے اور میں اسے اختیار کرلوں۔ ابوجعفر نے فرمایا انتظار کرو انشاء اللہ ایک چیز ضرور واضح ہوگی۔

(۶۰۳) ابوجعفر کبیر وابوحسن صغیر

۱۵۴۷۹- ابوجعفر کبیر کا قول ہے، اللہ تعالیٰ عظمت کے مطابق درجات بلند کرتا ہے، اور خائفین کو اپنی جودوکرم کے مطابق امن دیتا ہے۔ اور غمزدہ لوگوں کو اپنی رحمت کے مطابق فرحت عطاء کرتا ہے۔

۱۵۴۸۰- ابوجعفر خیاط اصبہان، کے حوالہ سے ابوجعفر کبیر کا قول مروی ہے:

ہماری صفات نے ہمیں عجب میں مبتلا کر دیا ہے ان کے زوال کے بعد ہی ہمارے قلوب حق کو قبول کریں گے۔

۱۵۴۸۱- احمد بن ابی عمران ہروی، ابونصر ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن صغیر کا قول مروی ہے:

میں ایک روز پیادہ پا خالی ہاتھ صحراء میں داخل ہوا، یہ بزہ مقام پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے خیال آیا کہ مجھ سے بڑا متوکل آج تک اس صحراء میں داخل نہیں ہوا، یکایک غیب سے ندا آئی کب تک تم خوش فہمی میں مبتلا رہو گے۔

۱۵۴۸۲- عبدالمنعم بن عمر، مرتعش کے سلسلۂ سند سے ابوحسن صغیر کا قول مروی ہے:

اہل حق کے نزدیک توحید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب یا ذوغایت ہونے کی وجہ سے اس کا ادراک کیا جائے، اس قسم کے خیالات کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ بلکہ اللہ کو اولیت اور ازلیت کی صفات کے ساتھ متصف کرنے کا نام توحید ہے۔

(۶۰۵) ابواحمد قلانسی

۱۵۴۸۳- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، محمد بن علی کتانی کے سلسلۂ سند سے منبہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار قلانسی کے ہمراہ سفر میں ہم شدید بھوک کا شکار ہوگئے، اللہ نے ہمارے لئے کھانے کا بندوبست فرمادیا، قلانسی نے خود کھانے کے بجائے مجھے کھانا کھلا دیا۔

۱۵۴۸۴- ابواحمد کا قول مروی ہے:

میں ایک بصری فقراء کی جماعت کے پاس گیا، انہوں نے خوب میرا اکرام کیا، ایک روز میں نے ان میں سے ایک سے کہا میری ازار کہاں گئی، بس اس کے بعد میں ان کی نظروں سے گر گیا، ابواحمد سے سوال کیا گیا کہ آپ کے اس مرتبہ پر فائز ہونے کا کونسا سبب ہے؟ انہوں نے فرمایا تین سبب ہیں۔ (۱) ہم دوسروں سے حق واجبی کا بھی مطالبہ نہیں کرتے۔ (۲) اپنے نفسوں سے دوسروں کے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۳) ہم تمام برائیوں کا ملزم اپنے نفسوں کو سمجھتے ہیں۔

ایک روز قلانسی نے بھائیوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اللہ ہم سب کو خاتمہ بالا یمان نصیب فرمائے۔ اور اپنی ملاقات کو ہم سب کے لئے بہتر سے بہتر بنائے۔ نیز انہی کا قول ہے: بندہ سے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے اعمال پر مواخذہ ہوگا۔ ظاہری اعمال سے مراد اعمال صالحہ کے لئے کوشش کرنا، راحت کا فکر نہ کرنا اور اس کے لئے تکالیف برداشت کرنا اور زہد فی الدنیا ہے۔ اور باطنی اعمال سے مراد تقویٰ، صدق، صبر رضا اور توکل ہے۔

(۶۰۵) ابوسعید قرشی

۱۵۴۸۵- ابوفرج بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلۂ سند سے ابوسعید قرشی کا قول مروی ہے:

اہل ہویٰ کے قلوب اہل بلاء کی جیل ہیں، کیونکہ اللہ بلاء کو عذاب دینے کے وقت اسے اہل ہویٰ کے قلوب میں محبوس کر دیتا ہے پھر بلاء اہل ہویٰ کے بطون کو تپش کی وجہ سے اللہ سے ان سے خلاصی طلب کرتی ہے۔

۱۵۴۸۶- ابوسعید کا قول مروی ہے: حرص طمع، طمع امید، امید شہوۃ، شہوۃ شبھہ، شبھہ حرام اور حرام دخول دوزخ کا سبب بنتا ہے۔

(۶۰۶) ابویعقوب زیات[1]

۱۵۴۸۷- جعفر بن محمد بن نصیر کے حوالہ سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک بار ہماری ایک جماعت یعقوب بن زیات کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے فرمایا تم حق کے ساتھ مشغولیت کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے عرض کیا آپ کی وجہ سے ہم آپ کے پاس آئے ہیں، اس کے بعد ہم نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جسکا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا، اس کے بعد میں نے ان سے جید عالم کے پاس لوگوں کے حلقہ لگانے کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا یہ صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۴۸۸- ابوسعید خراز کا قول ہے:

میرے سامنے ایک بار ابویعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بارے میں سوال کیا؟ اس کے نفی میں جواب دینے پر ابویعقوب نے اس پر گہرے دکھ و افسوس کا اظہار کیا،

(۶۰۷) ابوجعفر کتانی

۱۵۴۸۹- عبدالواحد بن احمد ہاشمی کے حوالہ سے ابوعبداللہ بن خفیف کا قول مروی ہے:

میں نے ابوجعفر کتانی سے سوال کیا کہ آپ کو کتنی بار حضور علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا تقریباً سات سو بار، کتانی یومیہ زوال تک ایک قرآن مجید مکمل فرمالیتے تھے۔ اس کے بعد پیشاب وضو وغیرہ سے فارغ ہونے کے لئے بالاخانہ تشریف لے جاتے ایک مرتبہ بصارت کے کمزور ہونے کی وجہ سے بیت الخلاء میں گر گئے، جسکی وجہ سے ان کا ایک پاؤں ضائع ہو گیا،

---

[1] تاریخ بغداد ۴۰۸/۱۴.

کتانی چیختے چلاتے رہے، اور نماز میں تاخیر ہوتی چلی گئی حتی کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہوگیا، اس وقت مؤذن اور دیگر نمازیوں کو پتہ چلا، وہ اسی وقت بالا خانہ پر گئے، انہوں نے کتانی کو کپڑے وغیرہ پہنا کر نماز پڑھوائی، اس سال کتانی کو آپ علیہ السلام کی زیارت نہیں ہوئی پھر ایک ساتھی کو مدینہ جاتے ہوئے کتانی نے آپ علیہ السلام کے نام ایک رقعہ دیکر اس سے کہا کہ اسے آپ ﷺ کی قبر میں ڈال دینا، لیکن راستہ میں اس ساتھی سے وہ رقعہ گم ہوگیا اسی شب کتانی کو آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا اے کتانی تمہارا رقعہ مجھے موصول ہو چکا ہے۔

۱۵۴۹۰- عبدالواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلۂ سند سے کتانی کا قول مروی ہے:

ایک آشوب چشم میں مبتلا شخص نے اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ اگر آپ نے مجھے اس مرض سے نجات دیدی تو میں کبھی بھی خواہش نفس پر نہیں چلوں گا، غیب سے ندا آئی ہم نے تمہاری درخواست قبول کرلی، چنانچہ اسی وقت وہ اس مرض سے شفایاب ہوگیا۔

(۶۰۸) ابوبکر زقاق

۱۵۴۹۱- ابوفضل احمد بن عمران ہروی، محمد بن داؤد رقی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر زقاق کا قول مروی ہے: ایک سال مکہ کے سفر کے دوران میری آنکھ میں زخم ہوگیا، اس وقت صحراء میں میں تن تنہاء تھا میرے قلب پر خیال آیا کہ علم الشرع، علم حقیقت کے منافی ہے، اسی وقت غیب سے ندا آئی اے ابوبکر زقاق ہر مخالف شرع حقیقت کفر ہے۔

۱۵۴۹۲- ابوسعید قلانسی، ابوعلی روذباری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر زقاق کا قول مروی ہے:

میں نے بیس سال قیام مکہ کے دوران دودھ استعمال نہیں کیا، ایک روز میرے نفس نے اسکے استعمال پر مجھے مجبور کردیا، جسکی وجہ سے میں عسفان کی طرف نکل گیا، وہاں پر ایک حسین وجمیل لڑکی سامنے آگئی، میں نے دائیں آنکھ سے دیکھا، اسکی محبت میرے دل میں گھر کرگئی، جب میں نے اس سے اسکا اظہار کیا تو اس نے کہا جھوٹ بولتے ہو، اب تک دودھ کی خواہش تو تم میں موجود ہے، اسکے بعد جس آنکھ سے میں نے اسے دیکھا تھا وہ ضائع ہوگئی۔ میں نے اسی وقت مکہ پہنچ کر طواف کیا، اسکے بعد خواب میں مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے ان سے کہا زلیخا کے واقعہ کے وقت اللہ نے آپ کی آنکھوں کی حفاظت فرمائی حضرت یوسف نے فرمایا بلکہ اللہ نے عسفانیہ کے واقعہ کے وقت تمہاری نظر کی حفاظت فرمائی اس کے بعد انہوں نے قرآنی آیت تلاوت کی جسکا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کرنے والے کے لئے دو جنتیں ہیں۔ بعد ازیں گھبرا کر میری آنکھ کھلی تو اس وقت میری آنکھ صحیح ہو چکی تھی۔ نیز انہی کا قول تیس سال سے پورا نہ کرنے کے خوف سے میں نے اللہ سے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔

(۶۰۹) ابوعبداللہ حضرمی

۱۵۴۹۳- ابوحسن بن مقسم، کے حوالہ سے مرتعش کا قول مروی ہے:

ابوعبداللہ حضرمی بیس سال سے خاموش تھے، میں نے ان سے تصوف کے بارے میں چند سوال کئے تو انہوں نے انکا جواب مجھے قرآنی آیات سے دیا۔

(۶۱۰) عبداللہ صراد

۱۵۴۹۴- نصیب بن ابی نصر عطار صوفی، محمد بن داؤد دینوری کے سلسلۂ سند سے صراد کا قول مروی ہے:

عبودیت کا اظہار ظاہراً اور حریت کا اظہار باطناً اخلاق کریمہ سے ہوتا ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: عبادت سے علماء، اشارات

سے حکماء اور لطائف سے ساداۃ واقف ہوتے ہیں۔ انھی کا قول ہے صبر کی علامت ترک شکوہ اور کتمان ضرو بلوئی ہے۔ اور اسرار کی حفاظت رجوع الی اللہ کی علامت ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو معرفت کی دلیل سمجھنے والا انسان افضل الناس ہے۔ اور نعماء الٰہیہ پر حق شکر کی ادائیگی سے عجز کا دعویٰ کرنے والا انسان متواضع انسان ہے۔ عبادت کے باوجود فضل الٰہی کو طلب کرنے والا انسان ہی اصل انسان ہے، کیونکہ اگر فضل الٰہی نہ ہوتا تو انبیاء یہ (فضل الٰہی کے عدم کی صورت میں کچھ نہیں ہوں) نہ فرماتے۔ اس کے بعد بھی اپنی ذات پر اعتماد کرنے والا انسان معرفت کے راستوں سے گویا واقف ہے۔

(۶۱۱) ابوعمرو دمشقی

۱۵۴۹۵- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

ہر ناقص سے صرف نظر کر کے تمام عیوب سے پاک ذات کے مشاہدہ کا نام تصوف ہے۔

۱۵۴۹۶- محمد بن حسین کے حوالہ سے، ابوبکر رازی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابوعمرو دمشقی سے قول رسول اللہ ﷺ (کہ اے لوگو چاند نظر آنے پر روزہ رکھو اور چاند نظر آنے پر افطار کرو) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اس سے استواء حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی تمہارے صوم وفطر حضور قلب کے ساتھ ہونے چاہییں۔

۱۵۴۹۷- ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخزومی کے حوالہ سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

عارفین کی چار خاص علامتیں ہیں، (۱) سیاست، (۲) ریاضت، (۳) حراست، (۴) رعایت۔ اول دو کا تعلق ظاہر اور ثانی دو کا تعلق باطن سے ہے۔ سیاست کے ذریعہ انسان تطہیر، حفاظت نفس اور اس کی معرفت تک پہنچتا ہے۔ ریاضت کے ذریعہ انسان تحقیق اور مخالفت نفس تک پہنچتا ہے۔ حراست کے ذریعہ قلوب میں نیکیوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور رعایت کے ذریعہ مولیٰ کے حق کی پاسداری تک پہنچتا ہے۔ پھر سیاست کی میراث عبودیت کے مقام پر کھڑا ہونا، ریاضت کی میراث حکم الٰہی پر راضی ہونا، حراست کی میراث حصول مشاہدہ اور رعایت کی میراث حصول محبت ہے۔

۱۵۴۹۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے: جس طرح اللہ نے لوگوں کے ایمان لانے کے لئے انبیاء پر آیات ومعجزات کا اظہار فرض کیا ہے اسی طرح اللہ نے لوگوں کو فتنہ سے بچانے کے لئے اولیاء پر کرامات کے عدم اظہار کو فرض کیا ہے۔

(۶۱۲) ابونصر محبؒ[1]

۱۵۴۹۹- ابوحسن بن مقسم کا قول ہے:

ابونصر محبؒ صاحب سخاوت ومروۃ اور حیادار انسان تھے۔

۱۵۵۰۰- ابوجعفر بن محمد، ابوحسن بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابوعباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابونصر کے ساتھ سفر پر تھا اس وقت ابونصر کے بدن پر قیمتی ازار تھی، کرخ عبور کرنے کے وقت ایک سائل نے ان سے سوال کیا، ابونصر نے اس قیمتی ازار کے دو حصے کر کے ایک حصہ سائل کو دیدیا اور ایک بدن پر ڈال دیا۔

---

[1] تاریخ بغداد ۴۲۰/۱۴.

(۶۱۳) ابو سالم دباغ

۱۵۵۰۱- جعفر بن محمد بن نصر کے حوالہ سے ابو سالم دباغ کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت پر آپ ﷺ کی اجازت سے آپ ﷺ کو تعوذ وتسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورۃ بقرۃ کی ابتدائی، بیس آیات سنائیں، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کے قرآن کے نزول کی مانند آپ ﷺ مجھ سے تلاوت پر مواخذہ فرمائیں آپ نے فرمایا اس صورت میں لوگ تم پر پتھروں کی بارش کر دیں گے۔

(۶۱۴) ابو محمد جریری

۱۵۵۰۲- محمد بن حسین، ابو محمد راسبی کے سلسلۂ سند سے ابو محمد جریری کا قول مروی ہے:

مجھے بذریعہ خواب بتایا گیا کہ ہر شئے کے لئے اللہ کے ہاں حق ہے اور عند اللہ سب سے بڑا حق حکمت کا ہے، غیر اہل میں حکمت کو رکھنے والے سے اللہ اس کے حق کا مطالبہ کرے گا۔

۱۵۵۰۳- ذات الٰہی پر سب سے وزنی تین دلیلیں ہیں (۱) ظاہری طور پر اللہ کی حکومت' (۲) تدبیر الٰہی' (۳) کلام الٰہی۔

۱۵۵۰۴- محمد بن موسیٰ، ابو حسین فارسی کے سلسلۂ سند سے جریری کا قول مروی ہے:

ادیان کا قوام، ایمان کا دوام اور ابدان کی اصلاح تین چیزوں پر موقوف ہے، (۱) اکتفاء، (۲) اتقاء، (۳) احتماء، اللہ پر اکتفاء کرنے سے انسان کا باطن، نواہی سے بچنے سے انسان کی سیرت اور غیر موافق شے کے احتراز سے انسان کی طبیعت بنتی ہے، اکتفا کا ثمرہ خالص معرفت، اتقاء کا ثمرہ حسن اخلاق اور اکتفاء کا ثمرہ طبیعت کا معتدل ہونا ہے۔ نیز فرمایا: عمل پر اعتماد کرنے سے انسان گمراہ ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے خلاصی نہیں پائے گا۔

(۶۱۵) ابن الفرغانی[1]

۱۵۵۰۶- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ واعظ کے سلسلۂ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

اے لوگو قرآن وسنت کی اتباع کرو۔

۱۵۵۰۷- ابن الفرغانی کا قول ہے:

بعض لوگ نفس وشہوۃ، بعض شیطان اور بعض ان کے علاوہ دیگر فحش چیزوں کے اسیر ہوتے ہیں۔

۱۵۷۰۸- ابن الفرغانی کا قول ہے:

حق کو پنہاں رکھنے والا انسان افسق الناس ہے۔

۱۵۵۰۹- ابن فرغانی کا قول ہے:

محبت شوق اور شوق انس کا سبب ہے۔ شوق وانس کا فاقد انسان غیر محب ہے۔

۱۵۵۱۰- محمد بن موسیٰ، عبدالواحد بن علی بیاری، ابو عباس سیاری کے سلسلۂ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

۱۵۵۱۱- واسطی کا قول ہے:

رضاء اور سخط حق تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔

---

[1] تاریخ بغداد ۳/ ۲۴۴.

۱۵۵۱۲- محمد بن حسین، ابوعبداللہ حضرمی، ابوعباس سیاری کے سلسلۂ سند سے ابن فرغانی کا قول مروی ہے:
ذکرالٰہی میں مشغول افراد کی تعداد ان گنت ہے۔

۱۵۵۱۳- ابن الفرغانی کا قول ہے:
طاعات پر اعواض کا مطالبہ درحقیقت فضل الٰہی کا نسیان ہے۔ اور ذکرالٰہی میں حیاۃ قلوب مضمر ہے۔

۱۵۵۱۴- ابواحمد حسنونی کے حوالہ سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:
لوگوں کے تین طبقے ہیں۔(۱) جن پر اللہ نے انوار ہدایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ شرک اور نفاق سے بری ہے۔ (۲) جن پر اللہ نے انوار عنایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ کبائر وصغائر سے محفوظ ہے، (۳) جن پر اللہ نے کفایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے۔ یہ طبقہ اہل غفلت کی حرکات اور فساد خواطر سے محفوظ ہے۔

(۶۱۶) ابوعلی جور جانی

۱۵۵۱۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوعلی جور جانی کا قول مروی ہے: تین چیزیں توحید کی علامت ہیں۔(۱) خوف (۲) رجاء (۳) محبت۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے وعید کا دہان خوف کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ وعدہ کی وجہ سے اکتساب خیر کا جذبہ رجاء کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ خائف کو ذکر محبوب سے راحت نہیں ملتی۔ خوف نار منور رجاء نور منور اور محبت نور الانوار ہے۔

۱۵۵۱۶- محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن رازی ابوعلی جور جانی کا قول مروی ہے:
بخل میں تین لفظ ہیں ان میں سے باسے بلاء، خاء سے خسران اور لام سے ملامت کی طرف اشارہ ہے۔
گویا بخیل اپنی جان پر بلاء، اپنی کوشش میں نقصان اٹھانے والا اور اپنے بخل میں ملامت زدہ ہوتا ہے۔

(۶۱۷) ابوعبداللہ سجزی

ابومحمد عبداللہ بن محمد معلم نیساپوری، کے حوالہ سے ابوعبداللہ سجزی کا قول مروی ہے: ہر غائب کو حاضر سمجھنے کا نام عبرت اور حاضر کو غائب سمجھنے کا نام تفکر ہے۔ ابوعبداللہ سے پیوند لگے ہوئے کپڑے کے استعمال کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا جوانوں کا لباس استعمال کرنا نفاق کی علامت ہے۔

(۶۱۸) محفوظ بن محمود

۱۵۵۱۷- ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان کے حوالہ سے محفوظ بن محمود کا قول مروی ہے:
اپنے کو نیک ودیندار سمجھنے والا لوگوں کو برا سمجھتا ہے، اور اپنے عیوب پر نظر رکھنے والا دوسروں کی برائی شمار کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ مسلمان کو فتنہ میں مبتلا کرنے والا خود فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

۱۵۵۱۸- محمد بن حسین کے حوالہ سے محفوظ کا قول مروی ہے:
غفلت وطاعت پر (ریاء سے) توبہ کرنے والا انسان درحقیقت تائب انسان ہے۔

۱۵۵۱۹- اے انسان لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنی طرف دیکھ اس کی وجہ سے تجھے ان کی خوبیاں اور اپنے عیوب نظر آئیں گے۔

۱۵۵۲۰- قلب کو کینہ سے پاک رکھنے والا انسان سب سے بہترین انسان ہے۔

(۶۱۹) ابن طاہر ابھری

۱۵۵۲۱-ابونصر نیساپوری، عبدالعزیز، ابھری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عالمین سے استار کے پردے ہٹا کر ان کو اسرار کے خزانوں پر مطلع کر دیا۔ اور معارف وانوار کی انہیں مودت عطاء کی، اسی بنا پر ان کے قلوب شکوک وشبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۵۲۲-ابونصر، عبدالعزیز بن محمد ابھری، کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

کرم الٰہی کے ملاحظہ کے بعد قبل از کفر وبعد از کفر کے زمانہ کے تمام گناہوں کی مغفرت کی مجھے امید ہے۔

۱۵۵۲۳-ابن ظاہر ابھری کا قول ہے اے لوگو اپنے عمل پر اعتماد کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔

۱۵۵۲۴-کرم الٰہی کا سبب بننے والا گناہ شرف الٰہی کے سبب بننے والے عمل سے بہتر ہے۔

۱۵۵۲۵-ابوبکر بن ظاہر ابھری کا قول ہے:

بعض لوگ اپنے اعمال کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں اور بعض لوگ اسکی رحمت الٰہی کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں۔

۱۵۵۲۶-ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

اطاعت الٰہی انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۱۵۵۲۷-محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

انسان پر کبائر سے تطہیر اور صغائر سے اجتناب لازمی ہے اہل صفاء کے لئے تذکیر لازمی ہے۔

۱۵۵۲۸-محمد بن حسین، عبدالواحد بن ابی بکر کے سلسلۂ سند سے ان کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابوبکر بن طاہر کے ساتھ ایک شخص کے جنازہ میں شریک ہوا، متوفی کے بھائیوں کو روتے ہوئے دیکھ کر ابوبکر نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھ کر درج ذیل شعر پڑھے۔

(۱) یہ لوگ اپنی موت کو بھول کر متوفی پر رو رہے ہیں۔ اور اسے وہ اپنے غم کے زوال کا سبب سمجھ رہے ہیں۔ اگر ان میں عقل ودانش کی کچھ رمق باقی ہوتی تو یہ متوفی پر رونے کے بجائے اپنی ذات پر روتے۔

۱۵۵۲۹-ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول ہے:

اے لوگو اپنے قلوب میں خوف خدا پیدا کرو، کیونکہ اس کے بغیر انسان ترقی نہیں کر سکتا۔

(۶۲۰) ابوبکر ابھری

۱۵۵۳۰-ابوفضل احمد بن عمران ہروی کے حوالہ سے ابراہیم بن ابی حماد ابھری کا قول مروی ہے:

ابوبکر ابھری ابوبکر بن عیسیٰ کی نزع کی حالت میں ان کے پاس گئے، ان سے فرمایا اپنے رب کے بارے میں حسن ظن سے کام لو، ابوبکر بن عیسیٰ ابھری نے آنکھ کھول کر فرمایا مجھے تم ایسی بات کہتے ہو، ہماری حالت تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا فرمائی تو ہم اسکی عبادت کریں گے اگر اپنے پاس بلایا تو ہم اس پر لبیک کہیں گے۔

(۶۲۱) ابوحسن صائغ

۱۵۵۳۱-ابوسعید قلانسی کے حوالہ سے ابوحسن صائغ کا قول مروی ہے:

مرید پر دنیا سے دوبار تخلیہ لازم ہے۔(۱) دنیا کی نعمتیں، اس کے مطعومات ومشروبات کو خیر باد کہہ دے۔(۲) اگر لوگ اعتقاد میں اس کے پاس آئیں اور اس کی خدمت میں ہدایا پیش کریں تو اس سے بے التفاتی اختیار کرے کیونکہ یہ عظیم گناہ اور فتنہ عاملہ ہے۔

نیز انھی کا قول ہے تمنا کرنا اور امیدیں لگانا طبیعت کے فساد کی دلیل ہے۔

۱۵۵۳۲-ابوحسن صائغ کا قول مروی ہے:

تمام احوال میں احسان الٰہی کو یاد کرنا، منعم کے شکر کی ادائیگی سے کلی طور پر عجز کا اقرار کرنا اور تمام احوال میں مسبب الاسباب اللہ کو سمجھنا معرفت کی دلیل ہے۔

(۶۲۲) ممشاد الدینوری

ارادہ اشیاء کا مقدمہ ہے نیک ارادہ رکھنے والے انسان کو من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔

۱۵۵۳۳-انھی کا قول ہے:

مخلوق کے بجائے اللہ پر نظر رکھنے والا انسان حاصل کے اعتبار سے احسن الناس ہے، مذکورہ انسان جمیع امور میں اللہ کو کافی وشافی سمجھتا ہے۔

۱۵۵۳۴-اے انسان اگر تو اولین وآخرین کی حکمت جمع کر کے صادق وولی کامل ہونے کا دعویٰ کرے تب بھی تو اصلاح باطن کے بغیر عارفین کے درجات تک نہیں پہنچ سکتا۔

۱۵۵۳۵-انھی کا قول ہے:

اطاعت الٰہی انسان، کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

(۶۲۳) ابواسحٰق قصار

۱۵۵۳۶-محمد بن موسیٰ، حسین بن احمد کے سلسلہ سند سے ابراہیم قصار کا قول مروی ہے:

انسان کے ارادہ کے مطابق اس کی قدر وقیمت ہے اگر اسکا ارادہ دنیا کے لئے ہے تو اس کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہے۔ اگر اس کا ارادہ رضاء الٰہی کے لئے ہے تو اس کی قدر کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

۱۵۵۳۷-ابوفضل نصر بن محمد طوسی کے حوالہ سے ابراہیم بن احمد بن مولد کا قول مروی ہے:

۱۵۵۳۸-ابواسحٰق قسار کا قول ہے: آپ علیہ السلام کی اتباع اور اطاعت الٰہی کو ترجیح دینا محبت الٰہی کی دلیل ہے۔ انھی کا قول ہے: نفس سے شکست خوردہ انسان اضعف الخلق ہے۔ اور نفس کو شکست دینے والا انسان اقوی الخلق ہے۔ نیز فرمایا انسان کے لئے دو چیزیں کافی ہیں (۱) اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کر کے ان کی خدمت کرنا اور ان کی دعائیں لینا (۲) فقراء سے مودت ومحبت کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا۔

(۶۲۴) ابوعبداللہ بن بکر

۱۵۵۳۹-ابوعبداللہ بن بکر کا قول ہے:

امور کے انجام پر نظر رکھنا عاجزین کی علامت ہے۔ اور رضاء بالقضاء عارفین کے احوال سے ہے۔

۱۵۵۴۰-ابو عبداللہ بن بکر سے اصول دین کے بابت سوال کیا گیا فرمایا: اصول دین دو ہیں۔ (۱) اللہ کی طرف رجوع کرنا (۲) آپ ﷺ کی اقتداء کرنا۔ اس کے بعد فرمایا: فروع دین چار ہیں۔ (۱) عہود کی وفاء، (۲) حدود کی حفاظت (۳) موجود پر رضا، (۴) مفقود پر صبر۔

۱۵۵۴۱-ابو عبداللہ بن بکر کا قول ہے: ربوبیت عبودیت سے مقدم ہے۔

آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ساری مخلوق پیچھے سے لمبے چوڑے دعووں میں مشغول ہے لیکن حق سامنے آتا ہے تو اندھے بہرے بن جاتے ہیں اور گویا لاش بن جاتے ہیں۔ اگر وہ دعووں میں سچے ہوتے تو حق سامنے آنے پر کھل کر سامنے آتے جیسے ہمارے نبی اکرم ﷺ آئے اور سچائی کے ساتھ ساری مخلوق پر غالب آئے جب شفاعت کا تقاضا آیا تو فرمایا میں اس کا اہل ہوں آپ کو اس کڑے وقت قیامت کا خوف مقام شفاعت سے متزلزل نہ کرسکا۔ لہذا جھوٹے دعووں کی مثال اس سے زیادہ نہیں جیسے کسی شاعر نے کہا (ترجمہ) عتاب کا وقت آیا تو پہلے ہی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ بولنے کی کبھی ہمت مفقود ہوگئی۔ زبان پر لکنت پڑگئی اور آنتوں میں گرہیں پڑنے لگیں۔

ایسا شخص زبان کا گونگا نہیں ہوتا جب تک صدق سامنے نہ آئے۔ جبکہ سچے شخص کا ضمیر بھی بول پڑتا جبکہ حقیقتاً وہ گونگا ہو۔

(۶۲۵) مرتعش

۱۵۵۴۲-ابوحسن بن مقسم کے حوالہ سے ابومحمد مرتعش کا قول مروی ہے:

شریعت کے مطابق عبادت کرنا اور سنت کے موافق خدمت کرنا افضل الارزاق ہے۔ عنداللہ مبغوض اشیاء کو ترک کیے بغیر وصول الی اللہ ناممکن ہے۔ اللہ کی مبغوض اشیاء درج ذیل ہیں۔ (۱) دنیا کی فضولیات، (۲) نفس کی آرزوئیں، (۳) اللہ کے مخالفین سے عداوت قائم کرنا۔ نیز فرمایا صبر واخلاص کے بغیر معاملات کی تصحیح غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۳-محمد بن حسین کے حوالہ سے ابوسہل محمد بن سلیمان فقیہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے مرتعش سے وصیت کی درخواست کی فرمایا مجھ سے بہتر انسان کے پاس جا کر اس سے وصیت کی درخواست کرو۔ ایک شخص نے مرتعش سے افضل الاعمال کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا فضل الٰہی پر نظر رکھنا افضل الاعمال ہے اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر پڑھا۔

تقدیر موافقت کے وقت غیر عاقل انسان عاقل بن جاتا ہے۔

۱۵۵۴۴-مرتعش کا قول ہے:

اصول توحید تین ہیں۔

(۱) ربوبیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا، (۲) اللہ کے لئے وحدانیت کا اقرار کرنا، (۳) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھنا۔

(۶۲۶) النہر جوری

۱۵۵۴۵-ابوعمرو عثمانی کے حوالہ سے ابویعقوب نہر جوری کا قول مروی ہے:

محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ذات الٰہی کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب کرنا یا ذو ادراک ہونے کی وجہ سے اس کی حقیقت کا ادراک کرنا بے محل بات ہے۔ اس قسم کے عقیدہ کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ انھی کا قول ہے معرفت الٰہی کے حصول کے بعد انسان ذات الٰہی کے بارے میں دھوکہ نہیں کھاتا۔ ایک بار نہر جوری نے ایک شخص کو پست ہمت کہہ کر پکارا اس نے ان سے اسکی وجہ

دریافت کی؟ فرمایا دنیا سے تیرا حصہ قلیل ہے۔ لیکن تو اس کے بارے میں بھی بخیل ہے، اور تو بخل کے ذریعہ حصول عزت کا طالب ہے یاد رکھ اگر تو خرچ کرے گا تو قلیل خرچ کریگا۔ اگر روکرے گا تو قلیل روکے گا، لہٰذا منع کی صورت میں تو ملامت زدہ نہیں ہے اور خرچ کی صورت میں قابل حمد نہیں ہے۔

انھی کا قول ہے: ارواح کا مشاہدہ تحقیق اور قلوب کا مشاہدہ تعریف ہے۔

(۶۲۷) ابوعلی روذباری

۱۵۵۴۶-ابو محمد بن ابی عمران ہروی کے حوالہ سے احمد بن عطاء روذباری کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابوعلی روذباری سے ملاہی کے سماعت کرنے والے شخص کے بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا: اس کے ذریعہ وصول الی اللہ غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۷-محمد بن حسین کے حوالہ سے عبداللہ بن محمد دمشقی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعلی روذباری سے اشارہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اشارہ سے علل کا حصول ہوتا ہے، لیکن علل کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۵۵۴۸-ابوعلی کا قول ہے:

گناہ کے باوجود انسان سے حسن سلوک فضل الٰہی کی علامت ہے۔

۱۵۵۴۹-ابوعلی کا قول ہے: قلوب اولاً ذات الٰہی کے مشاہدہ کے مشتاق ہوتے ہیں پھر ان کی طرف اسماء الٰہی کا القاء کیا جاتا ہے۔ پھر وہ تجلیات الٰہی کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔ نیز فرمایا مشاہدات کا تعلق قلوب سے، مکاشفات کا اسرار سے اور معائنات کا بصائر سے ہے۔

۱۵۵۵۰-ابوفضل طوسی نصر بن ابی نصر، ابوسعید کازرونی کے سلسلۂ سند سے ابوعلی روذباری کا قول مروی ہے:

غیر صابر کو رضاء الٰہی غیر شاکر کو کمال حاصل نہیں ہوسکتا اللہ کے ذریعہ عارفین اسکی محبت تک پہنچتے ہیں پھر انہوں نے اسکی نعمت پر اسکا شکر ادا کیا۔

۱۵۵۵۱-عبدالواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلۂ سند سے ابوعلی کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف مشتاقین کو وصول اللہ کے حصول کے بعد شہد سے بھی شیریں حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ نیز فرمایا تین چیزیں دیئے جانے والا انسان آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱) بطن جائع کے ساتھ قلب خاشع، (۲) فقر دائم کے ساتھ زہد حاضر، (۳) صبر کامل کے ساتھ قناعت دائمی۔

۱۵۵۵۲-ابوعلی کا قول ہے:

اکتساب دنیا انسان کے لئے باعث ذلت اور اکتساب آخرۃ اس کے لئے باعث عزت ہے۔ باعث عزت شی کو ترک کر کے باعث ذلت شئے کا طالب انسان قابل تعجب ہے۔

(۶۲۸) ابوبکر کتانی

۱۵۵۵۳-ابوجعفر خیاط کا قول مروی ہے:

میں چند سال کتانی کی صحبت میں رہا میں نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

۱۵۵۵۴-کتانی کا قول ہے:

غفلت سے انتباہ کے وقت خوف خدا اور مخالفت نفس مرید کے لئے جن وانس کی عبادت سے بھی اثقل ہے۔

۱۵۵۵۵- انہی کا قول ہے:

اے انسان اللہ سے توفیق کے سوال کے بعد عمل سے ابتداء کر۔

۱۵۵۵۶- کتانی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کو برحق ماننے کے بعد ہی انسان پر عنایات الٰہیہ نازل ہوتی ہے۔

۱۵۵۵۷- محمد بن موسیٰ، ابوحسن قزوینی کے سلسلۂ سند عنایت سے کتانی کا قول مروی ہے:

عنایت الٰہی اور افتقار الی اللہ ایک دوسروں کو لازم ملزوم ہیں ایک کی تکمیل دوسرے پر موقوف ہے۔

۱۵۵۵۸- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلۂ سند سے کتانی کا قول مروی ہے:

شہوۃ شیطان کی لگام ہے۔ شہوۃ پرست انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے کتانی سے تقویٰ کے بابت سوال کیا گیا فرمایا تقویٰ کی چند علامات ہیں۔ (۱) مخالفت نفس، (۲) احکام شرع کی پابندی، (۳) قرآن وسنت کی اتباع، (۴) توکل۔

۱۵۵۵۹- عبدالرحمٰن بن احمد صائغ اصبہانی کے حوالہ سے کتانی کا قول مروی ہے۔

غافلین حلم الٰہی میں، ذاکرین رحمت الٰہی میں، عارفین الطاف الٰہی میں اور صادقین قرب الٰہی میں زندگی گزارتے ہیں۔ انہی کا قول ہے:

علم الٰہی عبادت الٰہی سے اعلیٰ واولیٰ ہے۔

(۶۲۹) ابن ماتک

۱۵۵۶۰- ابن فاتک سے مراقبہ کی حقیقت کے بابت سوال فرمایا گیا کام کرتے وقت اللہ کو دیکھنے والا کلام کرتے وقت اسے سننے والا اور شکوت کی حالت میں اسے جاننے والا خیال کرنا مراقبہ کی حقیقت ہے۔ نیز فرمایا لوگوں کی تین قسمیں ہیں، (۱) فکر معاش کی وجہ سے یاد آخرۃ سے غافل ہو جانا یہ شخص ہلاک ہونے والا ہے۔ (۲) فکر معاش کے بجائے آخرۃ کو یاد کرنا یہ شخص کامیاب ہونے والا ہے۔ فکر معاش اور فکر آخرۃ دونوں رکھنے والا یہ شخص بین بین ہے۔

(۶۳۰) ابن علان

۱۵۵۶۱- عبدالواحد بن بکر، عبداللہ بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابن علان کا قول مروی ہے:

جوارح کی حفاظت کرنے والے کے قلب کی اللہ حفاظت فرماتا ہے اس کے بعد اللہ اسے زمین پر اپنا امین پھر امام پھر اپنی مخلوق پر حجت بنا دیتا ہے۔

(۶۳۱) سہل الانباری

۱۵۵۶۲- جعفر بن محمد بن نصیر، علان النباء کے سلسلۂ سند سے انباری کا قول مروی ہے:

سہل بن وہبان کا قول ہے:

اے لوگو مضمون کے لئے اہتمام مت کرو ورنہ تم کو ضامن کے لئے بھی اہتمام کرنا پڑے گا۔

(۶۳۲) عبداللہ بن دینار

۱۵۵۶۳-محمد بن احمد بن مغیر، ابوقاسم ہاشمی، جعفر بن عبداللہ دینوری کے سلسلۂ سند سے ابوحمزہ کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے عبداللہ بن دینار سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا خلوت میں اللہ سے ڈرو، نماز کو اوقات پر ادا کرو اور نظروں کی حفاظت کرو، اسکی برکت سے تم انشاء اللہ تمام احوال میں اللہ کے مقرب بن جاؤ گے۔

(۶۳۳) ابوعلی وراق

۱۵۵۶۴-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابوعلی وراق کا قول مروی ہے: نفس کی حقیقت جاننے کے بعد انسان اپنے سے اور دوسروں سے عدل اختیار کرتا ہے۔ لوگوں کا نفس کی حقیقت سے واقف نہ ہونا ان کے لئے سب سے بڑی آفت ہے۔

۱۵۵۶۵-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعلی کاتب کا قول مروی ہے:

جب بندہ فقط اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے استغناء عطاء فرماتا ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: فرمان ربانی ہے ہم پر صبر کرنے والا ہم تک پہنچ جاتا ہے، نیز فرمایا: خوف خدا کے قلب میں ہونے کے وقت انسان کی زبان بے محل استعمال نہیں ہوتی۔

۱۵۵۶۶-محمد بن حسین کے حوالہ سے ابوقاسم مصری کا قول مروی ہے:

ابن الکاتب سے سوال کیا گیا کہ آپ کو فقر و غنیٰ میں سے کونسا زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا مقام و مرتبہ کے لحاظ سے دونوں میں سے جو اعلیٰ ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے۔

اس کے بعد ابن الکاتب نے درج ذیل شعر پڑھے۔

(۱) رفعت جانب فقر میں ہونے کے وقت میں غنیٰ کی طرف کیونکر دیکھنے والا ہوں گا، (۲) اور پیش آمدہ حالت پر میں صبر کرنے والا ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے صابرین کی تعریف فرمائی ہے۔

۱۵۵۶۷-ابن الکاتب کا قول مروی ہے:

ہمت اشیاء کا مقدمہ ہے صدق ہمت والے انسان کو توابع ہمت بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ فروع تو اصول کے تابع ہوتے ہیں۔ کمزور ہمت والے انسان کو کمزور توابع حاصل ہوتے ہیں۔ اور کمزور شئے وصول حق کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ ذاکر انسان کو ذکر کی حلاوۃ نصیب کرتا ہے۔ پھر اگر وہ اس حلاوۃ پر خوش ہو کر اس کا شکر ادا کرتا ہے۔ تو اسے قرب الٰہی نصیب ہو جاتا ہے ورنہ ذکر کی حلاوۃ اس سے سلب کر لی جاتی ہے۔

(۶۳۴) القرمیسینی

۱۵۵۶۸-ابوبکر دینوری طرسوسی کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:

لایعنی کار سے قلب کا عاری ہونا انسان کے لئے سب سے بہترین چیز ہے۔

۱۵۵۶۹-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری کے حوالہ سے قرمسینی کا قول مروی ہے:

مطلب یہ ہے کہ انسان امر الٰہی میں کوتاہی نہ کرے اور حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے۔

۱۵۵۷۰-انہی کا قول مروی ہے:

قلب کو اللہ کے لئے اور جسم کو مخلوق کے لئے استعمال کرنے والا عارف ہے۔ اور تزکیہ قلب اور معاصی سے تا[illegible] کر دنیا

سے جانے والا انسان افضل ترین ہے۔

۱۵۵۷۱-محمد بن حسین کے حوالہ سے قریبی کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف احتیاجی ظاہر کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ فقر کے ذریعہ عبودیت اور غنیٰ کے ذریعہ ربوبیت کی شناخت کے لئے غنیٰ عطاء فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۲-انہی کا قول مروی ہے: محبت الٰہی کی وجہ سے قتل ہونے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے ذریعہ احیاء نصیب فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۳-محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے: جوع مع القناعت سے تفکر پیدا ہوتا ہے اور حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں جوع مع القناعت ذکاوۃ کی حیاۃ اور قلب کا چراغ ہے۔

۱۵۵۷۴-انہی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ روز قیامت مؤمنین کا فضل واحسان اور کفار کا حجت وعدل کے ذریعہ محاسبہ فرمائیگا۔

۱۵۵۷۵-محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے:

اے انسان تیری عمر کا صرف ایک سانس باقی ہے اگر تو نے اسے نفع مند اشیاء میں فناء نہیں کیا تو پھر تو اسے نقصان دہ اشیاء میں بھی فناء نہیں کر سکے گا۔

(۶۳۵) ابراہیم بن شیبان

۱۵۵۷۶-ابوعبداللہ بن دینار دینوری کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے: فضولیات وملاہی میں مشغولیت کی وجہ سے انسان کے قلب سے خوف وحذر نکل جاتے ہیں۔

۱۵۵۷۷-ابوبکر احمد طرسوسی کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

اصرار میں شمار ہونے اور ابرار میں تذکرہ کے لئے انسان کو اخلاص قلب سے اللہ کی عبادت کرنی چاہیے، کیونکہ عبودیت میں مجاہدہ کرنے والا انسان اغیار سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۵۷۸-انہی کا قول مروی ہے:

بقاء وفناء کا مدار صدق قلب سے توحید کا اقرار کرنے اور عبویت میں مجاہدہ برداشت کرنے پر ہے۔

اس کے علاوہ ہر علم اغالیط واباطیل کی طرف دعوت دینے والا ہے۔ محض اخلاص کا دعویٰ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہتک ستر میں بتلا کر کے اس کے ہمسروں میں اسے رسوا کر دیتا ہے۔

۱۵۵۷۹-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوعلی قصیر، ابراہیم بن شیبان کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اے میرے لخت جگر ظاہری آداب کے حصول کے لئے علم حاصل کر ورع کو آداب باطن کے لئے استعمال کر۔ اللہ سے کسی حال میں بھی اعراض مت کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلقی کے بعد مشکل سے تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

(۶۳۶) ابوحسین بن بنان

۱۵۵۸۰-ابوعثمان سعید بن سلام مغربی کے حوالہ سے ابوحسین بنان کا قول مروی ہے:

لوگ صحراؤں اور وادیوں میں پیاسے ہوتے ہیں۔ لیکن میں دریائے نیل وفرات کے کنارے پر ہونے کے باوجود بھی پیاسا ہوں۔

۱۵۵۸۱-ابوحسین بن بنان کا قول مروی ہے:

آثار محبت کے ظہور اور اس کی ہواؤں کے چلنے کے بعد ایک قوم کو ختم کر کے دوسری قوم کو اس کی جگہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔

۱۵۵۸۲=محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر محمد بن عبداللہ، رقاق کے سلسلۂ سند سے ابوحسین کا قول مروی ہے:

معاش کی فکر نہ کرنے والے انسان کو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ دنیا کے زوال وادبار کے وقت متاثر نہ ہونا سکون قلب کی نشانی ہے۔ نیز فرمایا ذکر الٰہی کا زبان پر جاری ہونا رفع درجات اور قلب پر جاری ہونا نزول برکات کا سبب ہے۔

(۶۳۷) علی فارسی

۱۵۵۸۳-ابوقاسم ہاشمی کے حوالہ سے ابوحسین بن ہند فارسی کا قول مروی ہے:

قلوب برتنوں کے مانند ہیں۔ اور برتنوں میں مختلف قسم کی چیزیں رکھی جاتی ہیں چنانچہ اولیاء کے قلوب معرفت عارفین کے قلوب محبت، محبین کے قلوب شوق اور مشتاقین کے قلوب انس کا مظہر ہیں۔ اور مذکورہ احوال کے کچھ آداب جنکی عدم رعایت کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۵۸۴-محمد بن حسین کے حوالہ سے علی فارسی کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ سے راحت طلب کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کنندہ انسان ناجی اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کرنے والے انسان کا قلب بھی راحت حاصل کرتا ہے۔ اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ابدی طور پر کاہلی کا شکار رہتا ہے۔

۱۵۵۸۵-محمد بن حسین، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے علی فارسی کا قول مروی ہے:

کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے والا انسان ابدی طور پر حق کا ملاحظہ کرتا ہے۔ نیز اس پر امر دنیا ودین سب منکشف ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ اشیاء کو ان کے مقام سے حاصل کر کے ان کے مقام پر رکھتا ہے۔ انہی کا قول مروی ہے: اے انسان باب الٰہی کو لازم پکڑ، کیونکہ یہ سب کا ماویٰ ہے وملجاء ہے۔ کیونکہ باب الٰہی سے دوری کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کر لی جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر کہا: میں اپنے غم کی وجہ سے ان کی طرف بھاگا، لیکن وہ بھی میرے لئے جائے غم ثابت ہوئے اب اس کے بعد میرے لئے کہاں جائے فرار ہو گی۔

(۶۳۸) حسین بن علی

۱۵۵۸۶-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن شاذان رازی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن یزدانیار کا قول مروی ہے:

اے انسان طمع وحرص کے مرض سے احتراز کر۔

۱۵۵۸۷-محمد بن حسین، ابوبکر بن ساذان کے سلسلۂ سند سے ابن یزدانیار کا قول مروی ہے:

روح معدن رحمت ہونے کی وجہ سے خیر اور جسد معدن شہوۃ ہونے کی وجہ سے شر کا مقام ہے۔ نیز روح کو خیر میں اور نفس کو ارادہ شر میں ڈھالا گیا ہے نیز خواہش جسم اور عقل روح کے لئے مدبر ہے۔ اور معرفت عقل وخواہش کے درمیان دائر ہونے والی ہے۔ اور معرفت کا مقام قلب ہے۔ اور عقل وخواہش میں عداوت ہے۔ نیز خواہش جیش نفس کی اور عقل جیش قلب کی معاون ہے۔ اور توفیق من اللہ عقل اور خذلان من اللہ ھویٰ کی مددگار ہے۔ اور اللہ سے طالب سعادۃ کے لئے کامیاب ہے اور گناہ کے ارتکاب کے ساتھ استغفار کرنے والے سے توبہ کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے۔ معرفت صحت علم باللہ کا نام ہے۔ اور عین قلب سے وعدہ الٰہی پر نظر رکھنے کا نام یقین ہے۔

۱۵۵۸۸-محمد بن عبداللہ بن شاذان رازی، حسین بن علی بن یزدانیار صوفی، محمد بن یونس کدیمی، ابوعاصم، ابن جریج، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: مؤمن ایک آنت اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۶۳۹) ابراہیم بن احمد المولد

۱۵۵۸۹=ابراہیم بن احمد المولد کا قول مروی ہے:

طاعات کی حلاوۃ کی وجہ سے مخلص انسان سے ریاء کا مرض سلب کرلیا جاتا ہے۔

۱۵۵۹۰-عمرو بن واضح کے حوالہ سے المولد کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف طریق کی معرفت کے باوجود غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے انسان پر تعجب ہے۔

۱۵۵۹۱-انہی کا قول ہے:

اللہ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی عبادت اور امور الٰہی کے ساتھ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی عبادت بلاتردد قبول ہوتی ہے۔

۱۵۵۹۲-ابن احمد مولد کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرا نفس تجھے بھگانے اور تیرا قلب تجھے اڑانے والا ہے لہذا ان میں سے وصول کے زیادہ قریب ہے اسکی معیت اختیار کر۔

۱۵۵۹۳-انہی کا قول ہے:

تصوف کی حقیقت اس میں فنا ہونا ہے۔اس میں فنا ہونے کے بعد انسان ابدی طور پر باقی رہتا ہے، کیونکہ محبوب کی وجہ سے فناء ہونے والا انسان مطلوب کے مشاہدہ کے ساتھ باقی رہتا ہے۔اور بقاء ابدی ہے۔

۱۵۵۹۴-ابوالفضل طوسی نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب محمد بن یوسف، سالم بن عباس ولید حمصی، عبدالرحمٰن بن ایوب بن سعید، ایوب سکونی، عطاف بن خالد، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔[۱]

۱۵۵۹۵- محمد بن مظفر، محمد بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن ایوب حمصی، عطاف بن خالد، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔[۲]

۱۵۵۹۶-ابوبکر محمد بن یحیی بن محمد مصری، ابن مندۃ ابوفتح احمد بن ابراہیم برہان مقری، ابراہیم بن مولد صوفی، احمد بن عبداللہ بن علی ناقد، ابویزید ہراطیسی، اسد بن موسیٰ محمد بن حازم، ابورجاء، ابوسنان، واثلہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

انسان تقویٰ اختیار کرے تو سب سے بڑا عابد بن جائیگا۔[۳]

۱-۲-المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۴۹. والعلل المتناہیۃ ۲/۱۰۴ والاحادیث الضعیفۃ ۳۸۹، ومجمع الزوائد ۴/۶۳، ۱۰/۴۱۶. وکنز العمال ۹۳۴۹

۳-سنن ابن ماجۃ ۴۲۱۷. وتاریخ اصبہان ۲/۳۰۲. والکامل لابن عدی ۹/۲۴۳۳. ومجمع الزوائد ۱/۳۱۸. والترغیب والترہیب ۲/۵۶۰. والاحادیث الصحیحۃ ۹۳۰. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۶۰.

۱۵۵۹۷-سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن سلم، سہل بن عثمان، محاربی، ابورجاء محرز بن عبداللہ، یزید بن سنان، مکحول، واثلہ بن اسقع کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ﷺ ہے: اے ابوہریرۃ تم تقویٰ اختیار کرنے سے سب سے بڑے عابد قناعت اختیار کرنے سے سب سے بڑے شاکر بن جاؤ گے، اور اپنی پسندیدہ شئی کو دوسروں کے لئے پسند کرنے سے مؤمن اور ہمسایہ کا خیال رکھنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

نیز کثرت ضحاک سے احتراز کرو، کیوں کہ یہ قلب کو مردہ کرنے والی ہے۔

(۶۴۰) علی بن عبدالحمید

۱۵۵۹۸-محمد بن حسین یقطینی، محمد بن ابراہیم، کے سلسلۂ سند سے علی بن عبدالحمید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوحسن سری بن مغلس سقطی کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے فرمایا اے اللہ تجھ سے ان کی دعا کی برکت سے میں نے حلب سے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۵۵۹۹-محمد بن علی بن عاصم، علی بن عبدالحمید عطائری، مولد بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان، سفیان ثوری، معاویہ بن صالح، محمد بن ربیعہ، عبداللہ بن عامر کے سلسلۂ سند سے معاویہ کا قول مروی ہے: فرمان رسول اللہ ﷺ ہے: جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے تفقہ فی الدین عطاء فرماتا ہے۔

(۶۴۱) سعید بن عبدالعزیز

۱۵۶۰۰-محمد بن مظفر، سعید بن عبدالعزیز، بن مروان ابوعثمان، ابونعیم عبید بن ہشام، حفص بن عمران واسطی، عمرو بن کثیر، عبدالرحمن بن ابی زناد، ابیہ، ابان بن عثمان بن عفان کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جس شخص نے بنی عبدالمطلب کے کسی فرد سے خیر خواہی کی اور وہ دنیا میں اس کا عوض اسے نہیں دے سکا تو روز قیامت اسکی طرف سے میں اس کا عوض اسے دوں گا۔

(۶۴۲) ابوبکر شبلی

۱۵۶۰۱-عمر بناء مرزوق بغدادی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مخلوق کی طرف توجہ کی وجہ سے حق سے اعراض کرنے والا حق کی طرف توجہ کی وجہ سے مخلوق سے اعراض کرنے والے سے ادنیٰ ہے۔

۱۵۶۰۲-محمد بن علی بن حبیش کا قول ہے:

ایک بار شبلی بغرض علاج ہسپتال داخل ہو گئے علی بن عیسیٰ وزیر ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے شبلی نے وزیر سے سوال کیا کہ تمہارے رب نے کیا کیا؟ وزیر نے جواب میں کہا وہ آسمانوں پر فیصلے کرتا ہے جو: فذ ہوتے ہیں۔

شبلی نے کہا میں تم سے اس رب (خلیفہ مقتدر) کے بارے میں سوال کر رہا ہوں جسکی تم عبادت نہیں کرتے؟ وزیر نے بعض ساتھیوں سے کہا دیکھو ان کو کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

۱۵۶۰۳-ابونصر نیساپوری، ابوزرعہ طبری کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:

ایک روز ہمارے سامنے شبلی نشہ کی حالت میں مسجد تشریف لائے، لیکن ہم سے گفتگو نہیں کی، اچانک خاموشی کے ساتھ جنید کے گھر پہنچ گئے، اس وقت جنید اپنی اہلیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ان کی اہلیہ کے سر پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جنید کی اہلیہ نے سر پر کپڑا اڈالنے کی کوشش کی، جنید نے اہلیہ سے کہا اسکی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس وقت وہ نشہ کی حالت میں ہیں۔ کچھ دیر بعد شبلی واپس تشریف لے گئے۔

۱۵۶۰۴-محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابومحمد عبداللہ بن محمد حربی کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل دوشعر کہا کرتے تھے۔(۱) فصل اگر جنت میں داخل ہو جاتے تو جنت دوزخ سے تبدیل ہو جائے (۲) اور وصل اگر دوزخ میں داخل ہو جائے تو دوزخ جنت سے تبدیل ہو جائے۔

۱۵۶۰۵-محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے ابوحسن مالکی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی شدید بیمار ہو گئے، حتی کہ وفات کا خطرہ ہو گیا، ہم سرعت سے ان کے پاس گئے اس وقت ان کے پاس جنید کے ساتھیوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ شبلی نے سر اٹھا کر فرمایا تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کا جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ شبلی اسی وقت سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے یہ مردہ لوگ زندہ کا جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں مرگیا تو تم میرے ھیکل جسم کو کیسے اٹھاؤ گے۔

۱۵۶۰۶-محمد بن احمد بن یعقوب کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مرید کے فترۃ اور عارف کے لئے معرفت نہیں، نیز معرفت کے لئے علاقہ محب کے لئے سکون، صادق کے لئے دعویٰ، خائف کے لئے قرار اور مخلوق کیلئے اللہ سے کوئی فرار نہیں۔

۱۵۶۰۷-انہی کا قول مروی ہے:

ملاحظہ کفر، خطرہ شرک، اشارۃ مکر، لحظ حرمان، خطرہ خذلان اور اشارۃ ھجر ان کا نام ہے۔

۱۵۶۰۸-عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

انفصال کے بعد اتصال اور اتصال کے بعد انفصال لازمی ہے۔

۱۵۶۰۹-ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخرمی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قول باری تعالیٰ ''ادعونی استجب لکم'' کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو مجھے بلا غفلت پکارو، میں فوراً تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

۱۵۶۱۰-محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: عام لوگ حروف اور اہل حق حدود میں مشغول ہوئے، حروف کے ساتھ مشغول ہونے والے غلبہ اور حدود کے ساتھ مشغول ہونے والے رسوائی کے خوف سے حروف وحدود میں مشغول ہو جائے۔

۱۵۶۱۱-ابونصر نیساپوری، ابوعلی احمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: متعدد بار شفاخانہ میں داخل ہو کر دواؤں کے استعمال سے میرے جنون میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔

۱۵۶۱۲-محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

حبیب کے لئے فراغت رکھنے اور رقیب پر ترک اعتراض کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۱۳-شبلی کا قول ہے:

فقدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے وجدان اور وجدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے فقدان حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۶۱۴-شبلی کا قول ہے:

اولیاء کی صراط محبت ہے۔ نیز فرمایا قلب سے محبت کامل محبت کی علامت ہے۔

۱۵۶۱۵-ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

صاحب ہمت فضولیات میں مشغول نہیں ہوتا، نیز فرمایا ہمت صرف اللہ کے لئے ہوتی ہے۔

۱۵۶۱۶-شبلی کا قول ہے:

اللہ بالعادۃ کا قول کرنے والا احمق اور اللہ بالعرض کا قول کرنے والا اخرق ہے۔

۱۵۶۱۷-میں نے آپکو مجلس میں یہ شعر سنائے (ترجمہ) عدم حضوری نداء دیتی ہے اے صبح کے غافلو! تو میں کہتا ہوں اہلاً وسہلاً جب تک جسم میں جان ہے۔

۱۵۶۱۷-محمد بن حسین بن موسیٰ محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

ارواح لطافت کی وجہ سے اللہ کے علاوہ کسی کو عبادۃ کا مستحق نہیں سمجھتی۔

۱۵۶۱۸-محمد بن ابراہیم ابوطاہر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: مخلوق علم میں، علم نام میں اور نام ذات میں گم ہوگیا۔

۱۵۶۱۹-شبلی اکثر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے: تمہاری داد ھجر، تمہاری محبت بغض، تمہارا وصل انقطاع اور تمہاری سلامتی حرب کا نام ہے۔

۱۵۶۲۰-شبلی عموماً درج ذیل شعر کہا کرتے تھے۔ محبوب کے ظہور کے بعد اس کی ہیبت کی وجہ سے دن کا سورج گم ہوگیا، حتی کا چاند بھی طلوع نہیں ہوا۔

۱۵۶۲۱-ابونصیر نیساپوری، احمد بن محمد خطیب کے سلسلۂ سند سے شبلی کے تلمیذ بکیر کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار استاذ محترم علامہ شبلی سے سوال کیا کہ میں اللہ کو کہاں تلاش کروں پھر فرمایا ساتوں آسمان وزمین کے مالک کو تم کہاں تلاش کروگے۔ اللہ مخلوق سے پوشیدہ نہیں ہے۔ البتہ مخلوق حب دنیا کی وجہ سے اسکے مشاہدہ سے محروم ہے۔

۱۵۶۲۲-ابونصر کے حوالہ سے احمد بن محمد نہاوندی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی کے غالب نامی لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ اسکی والدہ نے افسوس میں اپنے بال کاٹ لئے۔

شبلی نے اپنی تمام ریش کا حلق کروالیا، میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ فرمایا بالوں کو قطع کی وجہ سے میں نے ایسا کیا۔

۱۵۶۲۳-ابونصر نیشاپوری، احمد بن محمد بن خطیب، کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: علم توحید کے ایک ذرہ پر مطلع ہونے والا تمام آسمان وزمین کو اپنی آنکھوں کے ایک پلک کے بالوں پر اٹھالے گا۔

۱۵۶۲۴-ابونصر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

بعض حضرات کا قول ہے: اے لوگو قبروں کی ظاہری صورت سے دھوکہ مت کھاؤ، درحقیقت اللہ کو پکارنے والے قبروں میں خوش اور اس سے اعراض کرنے والے ہلاک ہونے والے ہیں۔

۱۵۶۲۵-ابوسعید عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی نیساپوری کا قول ہے: شبلی سے زہد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا قلب کو اشیاء سے رب الاشیاء کی طرف پھیرنے کا نام زہد ہے۔

۱۵۶۲۶-شبلی کا قول ہے: اللہ کی معرفت کے حصول کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے۔

۱۵۶۲۷-ایک شخص نے شبلی سے دعا کی درخواست کی شبلی نے جواب میں درج ذیل شعر کہا لوگوں کو مجھ سے سفارش کی درخواست کرتے

ہوئے ایک زمانہ گزر گیا، کیا کل آئندہ لیلیٰ کے سامنے میرے بارے میں کوئی سفارش کرنے والا ہے؟

۱۵۶۲۸-ایک شخص نے شبلی سے کہا صاحب محبت تو محبت کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے، لیکن آپ تو قوی ہیں شبلی نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے۔

۱۵۶۲۹-ابو طاہر محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ ناظرین کے نزدیک صنع کے اعتبار سے موجود اور ذات کے اعتبار سے مفقود ہے۔

۱۵۶۳۰-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے شبل کا قول مروی ہے:

تصوف نہ تو کلام کرنے والا حال ہے اور نہ سایہ دار آسمان ہے۔

۱۵۶۳۱-ابو بکر محمد بن احمد مغیر کا قول ہے:

ایک اور اجنبی شبلی سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اے شبلی آپ کے لئے سب سے گفتگو حرام ہے۔

کیونکہ آپ فناء فی اللہ ہیں۔

۱۵۶۳۲-محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالہ سے محمد بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

شبلی نے قرآنی آیت "یمحو اللہ مایشاء ویثبت" فرمایا اللہ تعالیٰ شہود عبودیت اور اس کے اوصاف سے جو چاہتا ہے ختم کر دیتا ہے اور شہود ربوبیت اور اس کے دلائل سے جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔

۱۵۶۳۳-شبلی سے قول باری تعالیٰ "والذین ھم عن اللغو معرضون" کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے ماسوا سب کچھ لغو ہے۔

۱۵۶۳۴-شبلی کا قول مروی ہے:

اغیار کی رویئت سے اسرار کی حفاظت انسان پر لازم ہے۔

۱۵۶۳۵-غیرت کی دو قسمیں ہیں، (۱) غیرت بشریہ، (۲) غیرت الٰہیہ۔

۱۵۶۳۶-جعفر بن محمد کے حوالہ سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

شبلی کی وفاۃ کے وقت میں ان کے پاس تھا ان کی جبین عرق سے شرا بور تھی، ان کے اشارہ پر میں نے ان کو وضو کرایا، میں ان کی ریش کا خلال بھول گیا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی ریش کا خلال کیا، جسکی وجہ سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔

۱۵۶۳۷-عبدالواحد بن محمد بن عمر کے حوالہ سے بندار بن حسین کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر درج ذیل اشعار کہتے تھے:

(۱) الگ الگ شب روز میں میرے آنسو کے اسی دریا بھی بہہ جائیں، (۲) تب مجھے پرواہ نہیں، کیونکہ نوجوان عاشق کے لئے یہ بہت کم ہیں، (۳) میرے اوپر شوق وہدیٰ کی بارش برسانے والے بادل ہیں اور میرے نیچے خواہشات کے بہنے والے چشمے ہیں۔

۱۵۶۳۸-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر رازی کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

شبلی درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔

اے لوگو تم مجھے زندہ سمجھ رہے ہو، حالانکہ میں مردہ ہوں ھجر ان کی وجہ سے میرے بعض بعض پر رو رہے ہیں۔

۱۵۶۳۹-احمد بن محمد بن مقسم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت "ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب" "اس شخص کے لئے جسکے قلب میں محبت الٰہی رچ بس گئی ہو۔

۱۵۶۴۰-منصور بن محمد مقری، احمد بن نصر بن منصور شاذانی مقری کا قول ہے:

شبلی سے کہا گیا کہ عید کی آمد کی وجہ سے لوگ اس کی تیاریوں میں مصروف ہیں، لیکن آپ پراگندہ حال ہیں، شبلی نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) لوگ مجھے کہہ رہے کہ آپ نے عید کی تیاری نہیں کی، (۲) میں کہتا ہوں کہ فقر وصبر میرے دو کپڑے ہیں، ان کے نیچے میرا قلب ہے جو اعیاد وجمعوں کی خوشی دیکھنے والا ہے۔

۱۵۶۴۱-منصور بن محمد کا قول ہے: ابو فتح بن شفیع شبلی کی عیادت کے لئے گئے، شبلی نے اس وقت چیخ مار کر درج ذیل شعر کہا:

لوگوں کو میرے عاشق ہونے کا تو علم ہے لیکن میرے معشوق کا علم نہیں ہے۔

۱۵۶۴۲-محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالہ سے ابو قاسم عبداللہ کا قول مروی ہے:

ایک روز میں شبلی کے حلقہ کے پاس کھڑا ہو گیا، اس وقت ایک سائل نے شبلی کو یا جواد کہہ کر پکارا شبلی نے چیخ کر فرمایا میں اس صفت کا اہل نہیں ہوں۔

۱۵۶۴۳-منصور بن محمد کے حوالہ سے احمد بن منصور کا قول مروی ہے:

ایک روز شبلی ابو بکر بن مجاہد سے بغرض ملاقات مسجد میں تشریف لے گئے، اس وقت ابن مجاہد غائب تھے، شبلی نے لوگوں سے سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ اس وقت علی بن عیسیٰ کے پاس ہیں۔ اسکے بعد شبلی علی کے گھر تشریف لے گئے، بیٹھنے کے بعد ابن مجاہد نے شبلی سے کہا آپ اکل وشرب اور دیگر دنیاوی چیزوں کو حرام کہتے ہو؟ شبلی نے قرآنی آیات سے جواب دیکر ابن مجاہد کو خاموش کر دیا۔

۱۵۶۴۴-احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

میں نے ہر ذی ذل وعز کی طرف نظر کی، لیکن میری ذلت وعزت ان سے بڑی تھی۔

۱۵۶۴۵-ایک شخص نے شبلی سے توحید کے بارے میں سوال کیا؟ شبلی نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے، کیونکہ عبارۃً اس سوال کا جواب دینے والا ملحد، اشارۃً دینے والا بت پرست، اس کے بارے میں گفتگو کرنے والا غافل اور سکوت اختیار کرنے والا جاہل ہے۔

۱۵۶۴۶-شبلی سے ذکر کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا قوی کے نسیان کا نام ذکر ہے۔

۱۵۶۴۷-شبلی سے توکل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: توکل وہ ہے جو تمہارا بوجھ سنبھالے۔

۱۵۶۴۸-شبلی سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عدم اطمنان کا نام خوف ہے۔

۱۵۶۴۹-شبلی سے رجاء کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا فقط اللہ تعالیٰ سے خلاصی کی امید وابستہ رکھنے کا نام رجاء ہے۔

۱۵۶۵۰-شبلی سے آپ ﷺ کے فرمان پر کہ میرا رزق میری تلوار کے نیچے ہے، کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ آپ کی تلوار تھی، البتہ آپ ﷺ کی ذوالفقار تلوار لوہے کا ایک ٹکڑا تھا۔[۱]

۱۵۶۵۱-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو عباس محمد بن حسن خشاب کے سلسلۂ سند سے شبلی کے ایک رفیق کا قول مروی ہے:

ایک بار خواب میں شبلی کی زیارت پر میں نے ان سے سوال کیا کہ اے شبلی آپ کے صحبت یافتوں میں سے کون اسعد ہے؟ شبلی

۱۔ صحیح البخاری ۴/۴۹. ومسند الامام أحمد ۴/۴۹. ومسند الامام أحمد ۲/۵۰، ۹۲. وسنن سعید بن منصور ۲۳۷۰. والمصنف لابن أبی شیبة ۵/۳۱۳. ومجمع الزوائد ۵/۲۶۷، ۶/۴۹. واتحاف السادة المتقین ۵/۴۱۹. وتفسیر القرطبی ۸/۱۰۸، ۱۰/۱۴۸، ۱۳/۱۴.

نے جواب میں فرمایا: حرمات الٰہیہ کی تعظیم کرنے والا، ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والا، حق کو قائم رکھنے والا! اور مرضیات الٰہیہ کی فکر کرنے والا میرے صحبت یافتوں میں سے اسعد ہے۔

(۶۴۳) ابن الاعرابی

۱۵۶۵۲- سلیمان بن احمد، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی، حسن بن علی بن عفان، یحییٰ بن فضیل، حسن بن صالح، جناب کلبی، طلحہ بن مصرف زر بن حبیش کے سلسلۂ سند سے صفوان بن عسال کا قول مروی ہے: آپ علیہ السلام سے مسح علی الخفین کے بابت سوال کیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے۔

۱۵۶۵۳- عبدالمنعم ابن عمر کے حوالہ سے ابوسعید بن اعرابی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عارفین کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول آسان فرمادیا، اگر عارف کو دنیا میں حکم دیا جائے تو وہ غم میں مرجائے، لہذا عارف کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول لذید بنادیا گیا۔

۱۵۶۵۴- اللہ تعالیٰ اولیاء پر رحم فرماتے ہوئے ان کے بعض اخلاق کو اپنے دشمنوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔

(۶۴۴) ابوعمرو زجاجی

۱۵۶۵۵- ابوبکر رازی، کے حوالہ سے ابوعمرو زجاجی کا قول مروی ہے:

زمانہ جاہلیت میں لوگ عقول وطبائع کی مرضی کے مطابق چلتے تھے لیکن حضور علیہ السلام نے اسے اتباع شرائع کی طرف پھیر دیا، اب محاسن شریعت وقبائح شریعت کو مستحسن وقبیح سمجھنے والی عقل عقل صحیح ہے۔

۱۵۶۵۶- ابوعمرو سے حمیت کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اخلاص کو لازم پکڑنے کا نام حمیت فی القلب اور دعوۃ کے ترک کا نام حمیت فی النفوس ہے۔

۱۵۶۵۷- امر دین کا اہتمام کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے حصہ رکھا۔

(۶۴۵) محمد بن علیان

۱۵۶۵۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد قراء، کے سلسلۂ سند سے محمد بن علیان کا قول مروی ہے: زہد فی الدنیا رغبت فی الآخرۃ کی دلیل ہے۔

۱۵۶۵۹- محمد بن علیان کا قول ہے:

تقدیرات الٰہیہ پر رضاء اولیاء کی آیات وکرامات ہیں۔

۱۵۶۶۰- محمد بن علیان کا قول ہے: حفظ دین، صیانت نفس، اور مومنین کی حرمات کی حفاظت کا نام مروۃ ہے۔

۱۵۶۶۱- محمد بن علیان کا قول ہے:

جس ذات کے احسانات سے ایک لحہ کے لئے بھی روگردانی ممکن نہیں اس ذات سے کیسے غیر محبت کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔

(۶۴۶) احمد بن ابی سعدان

۱۵۶۶۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوقاسم رازی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

روایت کا علم رکھنے والا انسان علم درایت، علم درایت کا علم رکھنے والا انسان رعایت اور علم رعایت کا علم رکھنے والا انسان راہ حق

کا وارث ہے۔

۱۵۶۶۳-محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابوبکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

رجاء الٰہی: پر صبر کرنے والا سب کے فضل سے نا امید نہیں ہوسکتا، زبان وقلب کو رضاء الٰہی کے مطابق استعمال کرنے والا دوسروں کو وعظ ونصیحت کرتا ہے علم کے مطابق عمل کرنے والا خود ہدایت یافتہ ہوکر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔

۱۵۶۶۴-احمد بن ابی سعدان کا قول ہے:

حصول راحت کے لئے سب سے پہلی چیز نفس کو روح عطا کی گئی، بعدازیں حصول علم کے لئے عقل عطا کی گئی۔

(۶۴۷) ابوخیر اقطع

۱۵۶۶۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن حسین رازی کے حوالہ سے ابوخیر کا قول مروی ہے:

اپنے عمل وحال پر لوگوں کو مطلع کرنے والا ریاء کار اور کذاب ہے۔

۱۵۶۶۶-اسماعیل بن نجید کا قول مروی ہے:

اہل بغداد کی ایک جماعت کو دعووں میں مشغول دیکھ کر وہ سب خاموش ہوگئے، اوران کے چہرے بہک پڑ گئے، اس وقت ابوالخیر نے ان سے فرمایا اب تمہارے دعوے کہاں گئے۔

۱۵۶۶۷-ابوالخیر کا قول مروی ہے:

حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے، فرض کی ادائیگی کی پابندی کرنے، صالحین سے محبت کرنے اور فقراء صادقین کی خدمت کرنے والا شریف انسان ہے۔

۱۵۶۶۸-ابوالخیر کا قول ہے:

قلوب مختلف قسم کے برتنوں کی مانند ہیں۔ بعض قلوب ایمان سے پر ہیں۔ جمیع مسلمین پر شفقت اوران کے مصالح کی خبر گیری ان کی علامت ہے اور بعض قلوب نفاق سے پُر ہیں کینہ، غل وغش اور حسد ان کی علامت ہے۔

۱۵۶۶۹-ابوفضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوخیر اقطع کا قول مروی ہے:

صحیح ذاکر اپنے ذکر پر عوض کا مطالبہ نہیں کرتا۔

۱۵۶۷۰-ابوالخیر سے ملاقات کرنے والے ایک شخص کا قول مروی ہے:

ابوالخیر نے خواہش پر نہ چلنے کا اللہ سے وعدہ کیا ہوا تھا، ایک بار جبل لکام میں ایک درخت کا پھل خواہش کی بنا پر انہوں نے استعمال کرلیا، لیکن عہد یاد آنے پر فوراً اسے ترک کردیا، البتہ معاہدہ کی خلاف ورزی پر ان کا ہاتھ قطع کردیا گیا۔

(۶۴۸) ابوعبداللہ بصری

۱۵۶۷۱-ابوعبداللہ کا قول ہے:

رضاء الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے والے کی کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۵۶۷۲-محمد بن حسین کے حوالہ سے محمد بن عبداللہ رازی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابوعبداللہ سے کسب وتوکل کی حقیقت کے بابت سوال کیا فرمایا توکل آپ ﷺ کا حال اور کسب آپ ﷺ کی سنت ہے۔ قوی لوگوں کے لئے توکل اور ضعفاء کے لئے کسب مناسب ہے۔ البتہ دونوں کے درجوں میں فرق ہے۔

۱۵۶۷۳-ابوعبداللہ کا قول مروی ہے:

احسان الٰہی کو یاد کرنا محبت الٰہی کی علامت ہے۔

۱۵۶۷۴-ابوعبداللہ کا قول ہے:

انسان کی عقل، علم اور سخاوت اسکے عیوبات پر پردہ ڈال کر اسے صدق کے احوال میں کھڑا کردیتی ہے۔

(۶۴۹) ابوالحسن البوسنجی

۱۵۶۷۵-محمد بن عبدالرحمٰن شامی، اسماعیل بن ابی ادریس، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ تمام تکالیف سے حفاظت کے لئے ہمیں مذکورہ دعا سکھاتے تھے **بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حرق النار**''

۱۵۶۷۶-سلیمان ابن احمد، علی بن مبارک صنعانی کے سلسلۂ سند سے اسماعیل بن ابی اویس نے گزشتہ قول کے مانند روایت کیا ہے۔

۱۵۶۷۷-محمد بن حسین، ابوعباس محمد بن حسین خشاب بغدادی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن البوسنجی کا قول مروی ہے:

۱۵۶۷۸-ابوحسن سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا پہلے تصوف کی حقیقت تھی اب صرف کا نام رہ گیا۔

۱۵۶۷۹-ابوحسن سے مروۃ کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا حرام چیزوں سے اجتناب کا نام مروۃ ہے۔

۱۵۶۸۰-محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن کا قول مروی ہے:

لوگ تین قسم پر ہیں۔(۱) اولیاء جن کا باطن ظاہر سے افضل ہوتا ہے۔(۲) علماء جن کا ظاہر و باطن برابر ہوتا ہے، (۳) جہال جنکے ظاہر و باطن میں یکسانیت نہیں ہوتی

۱۵۶۸۱-ابوحسن سے محبت کے بابت سوال کیا گیا فرمایا اللہ کی رضاء کے مطابق کام کرنے کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۲-ابوحسن کا قول مروی ہے:

اللہ کے ماسوا سے استغناء کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۳-انہی کا قول ہے: اول ایمان آخر کے ساتھ لٹکا یا ہوا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایمان لا الہ الا اللہ کے ساتھ باندھا ہوا ہے اور اسلام لٹکا ہوا ہے شریعت کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور انہیں نہیں حکم دیا گیا مگر اللہ کی عبادت کا دین میں خالص ہو کر۔

۱۵۶۸۴-محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ حافظ کے سلسلۂ سند سے ابوحسن کا قول مروی ہے:

ہمارے نزدیک خیر منازل اور شر صفت کا نام ہے۔

۱۵۶۸۵-ابوحسن سے فتوۃ کے بابت سوال کیا گیا۔

فرمایا حسن مراعاۃ اور دوام مراقبہ کا نام ہے۔

(۶۵۰) قاسم سیاری

۱۵۶۸۶-محمد بن ابی یعقوب، قاسم بن قاسم سیاری مروزی، ابوموجہ محمد بن عمرو، محمد بن حسین بن موسیٰ، عبدالواحد بن علی سیاری، ابوعباس قاسم بن قاسم سیاری احمد بن عباد بن سلم، محمد بن عبیدۃ نافقانی، عبد بن عبیدۃ عامری، سورۃ بن شداد زاہد، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادہم موسیٰ

بن یزید، اویس قرنی کے سلسلۂ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء حسنیٰ ہیں، ان کے ساتھ دعا کرنے والے کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔[1]

۱۵۶۸۷-محمد بن حسین، عبدالواحد، قاسم بن قاسم کا قول مروی ہے:

مقدار میں گناہ لکھے جانے کے باوجود کیسے انسان اس سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۱۵۶۸۸-قاسم سیار کا قول ہے:

معرفت قلب کی حیاۃ ہے، اور معرفت کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے، اور قالب کو صادق بنانے کے بعد اللہ اس کی زبان پر حکمت کے کلمے جاری کر دیتا ہے۔

۱۵۶۸۹-انہی کا قول مروی ہے:

طمع مشاہدات کے انوار قطع کر دیتی ہے۔

۱۵۶۹۰-قاسم سیاری کا قول ہے:

ربوبیت نفاذ امر اور عبودیت معبود کی معرفت کا نام ہے۔

۱۵۶۹۱-بعض حکماء سے معاش کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اس ذات کے پاس جو بلا وجہ کسی کے رزق میں کمی کرے۔

۱۵۶۹۲-قاسم سیاری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر شئے اپنی سطر کے نیچے ظاہر فرمائی ہے۔

(۶۵۱) جعفر خلدی

۱۵۶۹۳-جعفر بن نصیر، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر سھمی، حمید کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے دور میں ایک شخص آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرتا تھا، پھر شام تک اسلام دنیا و مافیہا اس کے نزدیک محبوب بن جاتا تھا۔

۱۵۶۹۴-جعفر بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، خالد بن یسار کے سلسلۂ سند سے میتب بن دارم کا قول مروی ہے:

حضرت عثمان کے قاتل نے گناہ کی معافی کے لئے معرکہ میں قتل ہونے کی بہت کوشش کی، لیکن ان کے ارد گرد والے سب قتل ہو گئے اس شقی کی وفات بستر پر ہوئی۔

۱۵۶۹۵-جعفر کا قول مروی ہے: ریاء اور اخلاص میں فرق یہ ہے کہ ریاء میں انسان نام ونمود اور اخلاص میں وصول الی اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔

۱۵۶۹۶-جعفر کا قول مروی ہے:

مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور نفس کو حقیر جاننے کا نام فتوۃ ہے جعفر نے بعض ساتھیوں سے فرمایا: دعویٰ سے اجتناب کر کے اور امر کا التزام کرو۔ جنید فرمایا کرتے تھے اخلاص سے عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جھوٹے دعووں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۶۹۷-جعفر سے عقل کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا: ہلاکت کے موقع سے حفاظت کرنے والی عقل ہے۔

۱۵۶۹۸-ابو جعفر سے ارشاد ربانی ''ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله'' کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ کی معرفت میں

---

[1] صحيح البخارى ۳/۲۵۹، ۹/۱۴۵. وصحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء ۲/ وفتح البارى ۵/۳۵۴. ۱۳/۳۷۷.

کوشش نہ کرنے والے کی خدمت غیر قابل قبول ہے۔

(۶۵۲) ابوبکر طمستانی

۱۵۶۹۹-ابوبکر طسمتانی کے سلسلۂ سند سے ابوحامد احمد بن محمد بن رستہ جمال صوفی کا قول مروی ہے؛

اے لوگو، لوگوں سے مجالس قلیل اور اللہ سے کثیر کرو۔

۱۵۷۰۰-ابوبکر طمستانی کا قول ہے:

صراط مستقیم واضح اور قرآن وسنت ہمارے سامنے ہے۔ کتاب وسنت کی اتباع کرنے، نفس، مخلوق اور دنیا کو پس پشت ڈالنے اور قلبی طور پر اللہ کی طرف ہجرت کرنے والا شخص صادق، مصیب اور آثار صحابہ کی اتباع کرنے والا ہے۔ کیوں کہ آباء واجداد وطنوں کو خیر باد کہنے کی وجہ سے صحابہ کو سابقین کا لقب عطاء کیا گیا لہذا ان کی پیروی کرنے والا بھی ان ہی میں سے شمار ہوگا۔

۱۵۷۰۱-انہی کا قول مروی ہے:

نفس سے نفس کے بجائے اللہ کے ذریعہ خروج ممکن ہے۔

۱۵۷۰۲-ابوبکر کا قول مروی ہے:

اللہ اور اپنے درمیان صدق اختیار کرنے والے کو اس کا صدق لوگوں کے ساتھ محبت سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۶۰۳-طمستانی کا قول ہے؛

کاذب انسان کو دنیا کی فضولیات کی طرف لگا دیا جاتا ہے۔

۱۵۷۰۴-انہی کا قول مروی ہے:

نفس آگ کی مانند ہے کہ ایک طرف سے اس سے اطمینان کے بعد دوسری طرف سے خطرہ ہوتا ہے اسی طرح نفس سے بھی انسان کو کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔

۱۵۷۰۵-طمستانی کا قول ہے:

اے انسان لیت ولعل سے اجتناب کر کے حوصلہ سے کام کر، کیونکہ حوصلہ ہی تمام اشیاء کا مقدمہ ہے۔

(۶۵۳) ابوعباس احمد دینوری

۱۵۷۰۶-محمد بن حسین، بن موسیٰ، عبداللہ بن علی طوسی کے سلسلۂ سند سے ابوعباس دینوری کا قول مروی ہے:

اعیان کے مکاشفات کا تعلق ابصار اور قلوب کے مکاشفات کا تعلق اتصال سے ہے۔

۱۵۷۰۷-دینوری کا قول ہے:

اللہ کے ماسویٰ کی نفی ذکر کی ابتدا اور ذکر الٰہی میں فنائیت اسکی انتہاء ہے۔

۱۵۷۰۸-انہی کا قول مروی ہے:

اللہ نے کچھ لوگوں کو معرفت کی عدم صلاحیت کی وجہ سے خدمت میں مشغول کر دیا۔ اور جن میں خدمت کی بھی صلاحیت نہیں تھی ان کو کسی کام میں نہیں لگایا۔ نیز فرمایا اختیار کے مراتب تک صرف صدق کے ذریعہ رسائی ممکن ہے۔

۱۵۷۰۹-انہی کا قول مروی ہے؛ محبّ رضاء الٰہی کے حصول کے خاطر تکالیف برداشت کرتا ہے۔

۱۵۶۱۰-فرمایا شعر: میں نے تجھے دیکھا میرا دور رہنا بھی مجھے تیرے قریب کرتا ہے پس میں اپنے نفس سے دور ہوتا چلا گیا تا کہ تیرا قرب

پاؤں۔

(۶۵۴) احمد بن عطاء

۱۵۷۱۱-ابوفضل ہروی بن عطاء سے قبض وبسط کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قبض اسباب فناء کی اور بسط اسباب بقاء کی ابتداء ہے۔

۱۵۷۱۲-احمد بن عطاء کا قول ہے: وجد کی ابتداء ذوق سے ہوتی ہے۔

۱۵۷۱۳-محمد بن حسین، ابونصیر طوسی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ روذباری کا قول مروی ہے:

خواب میں مجھ سے کسی نے سوال کیا کہ نماز میں کونسی شئے سب سے زیادہ صحیح ہونی چاہیے؟ میں نے کہا قصد کی صحت، اس وقت مجھے بذریعہ ندا بتایا گیا کہ مقصود کی رؤیت قصد کی رویت کے اسقاط کے ساتھ تام ہوتی ہے۔

۱۵۷۱۴-انہی کا قول مروی ہے؛

اضداد کی ہم نشینی نقصان دہ اور اشکال کی ہمنشینی نفع بخش ہے مجالست کی صلاحیت والے میں موانست کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔

اور موانست کی صلاحیت والے میں اسرار کی حفاظت کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ اسرار کے محافظ تو فقط امناء ہی ہوسکتے ہیں۔

۱۵۷۱۵-ابن عطاء کا قول ہے:

قرآن کریم کے بیان کے مطابق خشوع فی الصلاۃ فلاح کی علامت ہے۔

(۶۵۵) بندار بن حسن

۱۵۷۱۶-محمد بن حسین، علی بن عبداللہ بن مبشر واسطی، محمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک بن انس، سعید مقبری کے سلسلۂ سند سے ابوسلمۃ کا قول مروی ہے:

میں نے حضرت عائشہؓ سے آپ ﷺ کی رمضان کی نماز کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا آپ ﷺ رمضان غیر رمضان میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اولاً چار رکعت پھر چار رکعت، اس کے بعد تین رکعت، میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ آپ ﷺ قبل از وتر سوجاتے ہو؟ فرمایا اے عائشۃ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب بیدار رہتا ہے۔

۱۵۷۱۷-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب قعنبی نے مالک کے حوالہ سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

۱۵۷۱۸-عبدالواحد بن محمد بن بندار کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بندار بن حسن سے صوفی اور متقری کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا نفس کو تکلفات سے پاک کر کے حق پر لانے والا صوفی اور تکلفات اختیار کر کے ریاء ونمود کے لئے کام کرنے والا متقری ہے۔

۱۵۷۱۹-بندار بن حسین کا قول ہے:

اے انسان نفس سے نزاع مت کر، اسے اس کے مالک کے حوالہ کردے، اسکے ساتھ جو چاہے کرے۔

۱۵۷۲۰-بندار کا قول ہے:

اے انسان امیدوں کو منقطع کردے۔

۱۵۷۲۱-انھی کا قول ہے:

قلب ایک ٹکڑا ہے جو انوارات کا محل ہے۔ اور اس کے ذریعہ اعتبار صحیح ہوتا ہے بحکم قرآن اللہ تعالیٰ نے قلب کو امیر بنایا ہے۔

(٦٥٦) ابن حفیف

۱۵۷۲۲-ابوبکر محمد بن احمد بن شاذ ھرمز، زید بن اخرم، ابوداؤد، شعبہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے؛ معراج کے وقت میں نے آسمانوں پر گریہ کے ساتھ مناجات کی آواز سنی، میں نے حضرت جبرئیل سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میں نے پوچھا یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں فرمایا معرفت الٰہیہ کے حصول کی وجہ سے۔ا

۱۵۷۲۳-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، شعیب بن احمد دارائی خلیل ابوعمرو عیسیٰ بن مساور، مروان بن معاویہ، قنان بن عبداللہ نہمی، ابن ظبیان، ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود، کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے معراج کے موقع پر آسمانوں پر آواز سن کر میں نے اس کے بابت حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہے ہیں۔

۱۵۷۲۴-ابن حفیف سے وجد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا؛

محبوب کے ذکر کے پیش آنے کے وقت قلب کا جوش مارنا وجود کہلاتا ہے۔ نیز ان سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کی قہاریت کے علم کی وجہ سے قلب کے اضطراب کا نام خوف ہے۔

۱۵۷۲۵-ابن حفیف سے ریاضت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خدمت کر کے نفس کو مغلوب کرنے کا نام ریاضت ہے نیز فرمایا اللہ سے بعید کرنے والے کاموں سے اجتناب کا نام تقویٰ ہے۔

۱۵۷۲۶-انہی کا قول مروی ہے:

اللہ پر اعتماد کا نام توکل ہے۔

۱۵۷۲۷-فرمایا احکام مغیبات کے ذریعہ اسرار کی تحقیق کا نام یقین ہے۔

۱۵۷۲۸-ابن حفیف کا قول ہے:

من جانب اللہ بیان کردہ مغیبات پر قوی یقین کے ساتھ قلب کے مطلع ہونے کا نام مشاہدہ ہے۔

۱۵۷۲۹-انہی کا قول ہے: قلوب کے علی الانفراد اسماء الٰہی اور توحید الٰہی کے اقرار کا نام توحید ہے۔ قلوب کے مغیبات کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔

عبودیت الٰہی اور اطاعت الٰہی کے التزام کا نام افعال ایمان ہے خدمت کے التزام کا نام انابت ہے۔ کرم الٰہی کے مشاہدہ کے سبب قلوب کے سکون حاصل کرنے کا نام رجاء ہے فضل الٰہی اور اللہ کے وعدوں سے خوش ہونے کا نام حقیقت رجاء ہے دنیا سے کلی طور پر انقطاع کا نام زہد ہے۔ قوت لایموت پر اکتفاء کا نام قناعت ہے۔ مفقود سے صرف نظر اور موجود سے استغناء اختیار کرنا قناعت کی حقیقت ہے۔

۱۵۷۳۰-ابن ذکر کے بابت سوال کیا گیا؟

فرمایا مذکور ایک، ذکر مختلف اور ذاکرین کے قلوب کے محل متفاوت ہیں۔ اطاعت الٰہی کے لزوم کا نام ذکر ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

ا۔ کنز العمال ۳۲۳۸۹۔

اللہ کی اطاعت کرنے والا گویا اسکا ذکر کرنے والا ہے۔ پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہر، (۲) باطن۔ تہلیل، تحمید، تلاوۃ قرآن مجید ذکر ظاہر ہے۔

قلوب کا معرفت الٰہی، اسماء الٰہی اور صفات الٰہی، پر مطلع ہونا ذکر باطن ہے۔ پھر ذکر ذاکرین کی ترتیب کے مطابق مرتب ہوتا ہے چنانچہ خائفین کا ذکر وعید کے بقدر، راجین کا ذکر وعدہ پر یقین کے بقدر، مراقبین کا ذکر علم الٰہی پر مطلع ہونے کے بقدر اور متوکلین کا ذکر کشف کے بقدر مرتب ہوتا ہے۔

اھل اصبہان کی محدثین کی ایک جماعت

۱۵۷۳۱- ابراہیم بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، علی بن حجر، یوسف بن زیاد، یوسف بن ابی متید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلۂ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے: اے لوگو قبول عمل کے لئے اہتمام سے عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ عمل بلا تقویٰ غیر قابل قبول ہے: لیکن مع التقویٰ عمل قلیل بھی قابل قبول ہے۔

۱۵۷۳۲- محمد بن احمد بن حسین، احمد بن عثمانی بن ابی شیبہ، ابونعیم ضرار بن صرد علی بن ہشام بن یزید، محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع، عمر بن علی حسین کے والد کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور ان سے محبت کرنے والا لوگوں کا خیر خواہ اور عالم ہے۔

۱۵۷۳۳- عمر بن محمد بن عبدالصمد، حسین بن محمد بن غفیر بن علی سیر، خلف بن تمیم، عمر الرحال، علاء بن مسیب، عبد خیر کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

مال واولاد کی کثرت کے بجائے علم، حلم عبادت کی زیادتی نیکی، شکر اور گناہ پر توبہ انسان کے لئے خیر کی علامت ہے۔ دنیا میں دو شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں ہے۔ (۱) گناہ کر کے اس پر توبہ کرنے والا انسان، (۲) خیر کی طرف سبقت کرنے والا انسان۔

۱۵۷۳۴ اسلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، شمر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے اسماء بنت یزید کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

ذاکرین اور عزت نفوس، طلب دنیا اور قبول خلق کے بجائے عزت اسلام اور لوگوں کی نجات کے لئے بات کرنے والا تم میں سے بہترین انسان ہے۔ یہی لوگ اپنے علم ورائے سے صحیح معنیٰ میں کام لیکر اسلاف کے تتبع اور قرآن وسنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں۔

خشوع ان کا لباس، ورع ان کی زینت، علم ان کی خشیت ذکر ان کا کلام، سکوت ان کا فکر ہے۔ وہ لوگوں کے خیر خواہ ان کے عیوب سے صرف نظر کرنے والے ہیں۔ زہد فی الدنیا اور رغبت الی الآخرۃ ان کی وعید ہے۔

(۶۵۷) نعمان بن عبدالسلام

۱۵۷۳۵ ابو محمد بن حیان کے حوالہ سے ابو عبداللہ کسائی کا قول مروی ہے؛

ایک شخص نے خواب دیکھا کہ سور مدینہ پر ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ کو کوچ کا کہہ رہا ہے۔ دوسرے نے جواب میں کہا نعمان بن عبدالسلام کی نماز میں مشغولیت کی حالت میں میں کیسے کوچ کروں۔

(۶۵۸) ابن معدان

۱۵۷۳۶-ابن معدان کا قول ہے:
صاحب دنیا نا کام ہے۔ اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔
اے انسان دار الھوان میں دنیا سے اجتناب کے ساتھ ہی نجاۃ ممکن ہے۔

(۶۵۹) عامر بن حمدویہ

آپ زاہدین میں سے ہیں، ثوری کی صحبت اختیار کر کے ان سے مسائل روایت کیے۔

(۶۶۰) عصام بن یزید

آپ تیرہ سال تک ثوری کی خدمت میں رہے، امیر المؤمنین مہدی کے پاس ثوری کے قاصد بن کر گئے، مہدی نے آپ کو مال و دولت ہدیہ کیا جسے آپ نے قبول نہیں کیا۔ واپسی پر ثوری سے کہا آپ خود مہدی کے پاس کیوں نہیں جاتے ہو؟ ثوری نے فرمایا ان کی تکلیف سے خوف کے بجائے مجھے ان کے اکرام سے خطرہ ہے۔
ثوری کی وفات کے بعد اصبھان جا کر سکونت اختیار کر لی تھی۔

(۶۶۱) موسیٰ بن مساور

۱۵۷۳۷-ابو محمد بن حیان کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: فرمایا ایک خاتون کا سامان اٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔

(۶۶۲) محمد بن ولید

آپ اہل مدینہ میں سے ہیں۔ ثوری سے سماع کیا ہے۔ ابدال میں ان کا شمار تھا۔ مستجاب الدعوات تھے۔

(۶۶۳) محمد بن نعمان

۱۵۷۳۸-ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن صبیح کے سلسلۂ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:
ایک لاکھ دینار صدقہ کرنے سے ایک دینار تاریکی میں ڈال دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔
۱۵۷۳۹-ابو احمد بن حیان، محمد بن حسین بن مہلب، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:
متکبر کا عمل غیر قابل قبول ہے۔

(۶۶۴) صالح بن مہران

۱۵۷۴۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے صالح بن مہران کا قول مروی ہے:
بلا آلہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا آلہ علم ہے غیر متقی عالم کی اتباع مت کرو۔
۱۵۷۴۵-انہی کا قول مروی ہے:
دنیا کی مفاتیح سے دنیا کے بجائے آخرۃ کھل گئی۔

۱۵۷۴۶-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰ بن مندۃ، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے ابوسفیان کا قول مروی ہے:

ورع کی دو قسمیں ہیں۔(۱) صواب، (۲) احمق۔ صواب تو یہ ہے کہ تم کسی سے سوال کرو کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب میں کہے میں بازار سے۔ احمق یہ ہے کہ تمہارے مذکورہ سوال کے جواب میں کوئی کہے من المسجد انشاء اللہ۔

۱۵۷۴۷-انہی کا قول مروی ہے:

غیر اللہ کے لئے کئے جانے والا عمل گناہ ہے۔ اور اخلاص یقین کا نام ہے۔

(۶۶۵) عبداللہ بن خالد

۱۵۷۴۸-ابومحمد بن حیان، ابوعبداللہ سیلمی کے حوالہ سے یحیٰ بن مطرف کا قول مروی ہے:

ایک روز عبداللہ بن خالد قاضی عدالت جارہے تھے، ان کے غلام نے ان کا بریف کیس اٹھا رکھا تھا ایک شخص کا راستہ میں گدھے سے سامان گر گیا، اس نے ابن خالد سے مدد طلب کی ابن خالد نے اس کا سامان گدھے پر رکھوا دیا۔ ایک روز عدالت میں فیصلے کے بعد محکوم علیہ نے ان کو کچھ کہہ دیا۔ اسی وقت سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے، پھر کبھی عدالت نہیں آئے۔

(۶۶۶) رجاء بن صہیب

۱۵۷۴۹-رجاء بن صہیب کا قول ہے:

دار دنیا وصول جنت کے لئے ایک راستہ ہے۔ دنیا کو راستہ بنانے والا دنیا سے نقصان نہیں اٹھاتا۔ دنیا عاقلوں کے لئے ایک راستہ ہے جسکے ذریعہ وہ آخرۃ کی طرف کوچ کرتے ہیں۔

(۶۶۷) عبداللہ بن داؤد

۱۵۷۵۰-محمد بن یحیٰ بن مندۃ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول مروی ہے؛

خواہش پرست انسان سے دین کی خاطر بغض رکھنا حق کی علامات سے ہے۔ کیوں کہ حق سے محبت رکھنے والے انسان کے لئے یہ چیز لازم ہے۔

(۶۶۸) ابراہیم بن عیسیٰ

۱۵۷۵۱-ابومحمد بن حیان، حیوۃ بن ابی شداد ابوجعفر دانی کا قول مروی ہے:

میں ایک شب ابراہیم بن عیسیٰ کے پاس تھا، تہجد میں انہوں نے یہود و نصاریٰ کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اللھم اھدھم۔ دعا سے فارغ ہو کر فرماتے اے باری تعالی اگر آپ نے میرے لئے دخول دوزخ کا فیصلہ کرلیا ہے تو تمام لوگوں کے بجائے مجھے اتنا عظیم الجثہ بنادے کہ خالی مجھ سے دوزخ پر ہو جائے نیز فرمایا کرتے تھے۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا، اس کے وعدہ پر یقین کرنا، نفس کو رقیب قرآن کو دلیل، شوق کو سواری، نماز کو خزانہ صبر کو وزیر، اور حیاء کو امیر بنانا مؤمن کا وطیرہ ہے۔

۱۵۷۵۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس احمد بن محمد بزاز مدنی، ابراہیم بن عیسیٰ زاہد، احمد دینوری، عبدالعزیز بن یحیٰ، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا اولوگو تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔ آپ تین روز تک مسلسل یہ الفاظ فرماتے

رہے، اور تینوں روز حضرت معاویہ تشریف لاتے رہے۔

(۶۶۹) عبدالوہاب الضبی

۱۵۷۵۳-عبدالوہاب کا قول ہے:

ہر شئے کی ابتداء ہوتی ہے اور خیر کی ابتدا استغفار ہے۔

(۶۷۰) حامد شاذة

۱۵۷۵۴-ابی محمد بن احمد بن ابی یحیٰی، حامد بن مسور، از ہر بن سعید کے سلسلہ سند سے محمد بن ابی ہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے رنیکی کے فقط ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور کرنے پر ثواب میں دس سے سات سو گناہ اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(۶۷۱) اسد بن عاصم

۱۵۷۵۵-عبداللہ بن حسین بن بندار سید بن عاصم، حسین بن حفص، سفیان، یونس بن عبید، شعیب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرما کر ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۱۵۷۵۶-عبداللہ بن محمد، ابوعلی بن ابراہیم، اسید بن عاصم، اسماعیل بن عمر، قیس بن عمار، ذہنی، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید کا قول مروی ہے؛

میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے لوگو قرآن کی ایک آیت کا انکار کرنے والا، اللہ پر کذب کا افتراء کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا انسان بے دین ہے۔

(۶۷۲) ابوجعفر فریابی

۱۵۷۵۷-ابی محمد بن یحیٰی بن مندۃ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابراہیم، ابن سعید، اعمش، عمرو بن مرۃ حمصی، کے سلسلہ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے۔

آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، صحابہؓ نے اسے پکڑ کر گالیاں دینا شروع کر دیا۔ آپ علیہ السلام نے ان کو گالی گلوچ سے منع کر کے اس پیشاب پر پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا تمہیں لوگوں کی گمراہی کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے تم معاند کے بجائے معلم بنو اس شخص کو سمجھاؤ، دوسرے روز وہ پیشاب کرنے والا دیہاتی آیا اور اس نے کہا اے اللہ آپ علیہ السلام اور فقط میری مغفرت فرما۔ صحابہ کرامؓ نے حسب سابق اس کے ساتھ وہی دشنام بازی والا معاملہ

،آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا تم لوگوں کو گمراہی کرنے کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجے گئے ہو اس لئے معاند کے
ے معلم بنو، اور اس شخص کو سمجھاؤ۔[۱]

۱۵۷-عبداللہ، محمد بن یحیٰی بن مندۃ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابو ہانی بن سفیان اعمش، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم تیمی کا قول
ی ہے:

بعض اوقات ایک ماہ بلکہ دو ماہ تک مجھ پر بلا اکل و شرب گزر جاتے ہیں۔

۱۵۷-ابی و ابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰی ابن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان بن سفیان، منصور بن صفیہ کی والدہ کے
لۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا: نیز آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز نامہ اعمال میں کثیر استغفار
لے کے لئے خوشخبری ہے۔[۲]

۱۵۷-عبداللہ بن محمد بن یحیٰی بن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، ابن ہانی، محمد بن ربیع، ثوری، حماد بن یحیٰی اجلح، محمد بن واسع
ے سلسلۂ سند سے مطرف بن شخیر کا قول مروی ہے:

خیر خواہ کے ساتھ خیر خواہی کا اور عدم خیر خواہ کے ساتھ عدم خیر خواہی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔

۱۵۷-ابی، محمد بن یحیٰی، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان، سفیان کے سلسلۂ سند سے یحیٰی بن ابی سعید کا قول مروی ہے:

دو مسلمان معروف اور غیر معروف میں سے غیر معروف افضل ہے۔

(۶۷۳) احمد بن محمد بن اسحٰق

۱۵۷۲-ابی، محمد بن احمد بن یزید زہری، ابو عیسیٰ، اصمعی، ابو طلحہ، ابو رجال، عمدۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: کھجور سے خالی گھر والے بھوک کا شکار ہوتے ہیں۔

(۶۷۴) موسیٰ فزار

۱۵۷۳-ابو محمد بن حیان کا قول ہے: موسیٰ بن فزار صاحب فضل و عبادۃ تھے، گھر میں گوشہ نشین ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے
انسیت حاصل کرنے والے تھے۔

۱۵۷۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحیٰی بن مندۃ، موسیٰ بن عبدالرحمٰن، ابیہ، نعمان، سفیان، عمرو بن دینار، ابو زبیر کے سلسلۂ سند سے
جابر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے۔

۱۔ كنز العمال ۲۹۲۸۱.

۲۔ سنن ابن ماجة ۳۸۱۸. وتاريخ أصبهان ۱/۳۳۰، وتاريخ بغداد ۹/۱۱۱. والترغيب والترهيب ۲/۴۶۸. والدرالمنثور
۱۸۲/۳. ومشكاة المصابيح ۲۳۵۶. وكشف الخفا ۲/۱۳.

ہاتھ سے لقمہ گرنے کے بعد اسے صاف کر کے کھالو۔اس کو شیطان کے لئے مت چھوڑو کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ کو کپڑے سے صاف کرنے کے بجائے خوب اچھی طرح چاٹ لو، کیوں کہ نا معلوم کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے۔[۱]

(۶۷۵) احمد بن مہدی

۱۵۷۶۵علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے احمد بن محمد کا قول مروی ہے؛

ایک بار ایک بغدادی خاتون میرے پاس آکر کہنے لگی آپ میری پردہ پوشی فرمائیں اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے گا۔میں نے اس سے اسکی تفصیل دریافت کی؟اس نے کہا میں حاملہ ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ، یہ حمل آپ کا ہے۔یہ کہہ کر وہ چلی گئی کچھ روز بعد محلہ کے امام نے ایک جماعت کے ہمراہ مجھے اس کے ہاں میمون لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی میں نے محلہ کے امام کے ذریعہ اس خاتون کے پاس نفقہ کے لئے دو دینار پہنچادیئے۔اس کے بعد میں ہر ماہ اس کے پاس دو دینار پہنچاتا رہا۔پھر دو سال بعد اس بچہ کا انتقال ہو گیا لوگ تعزیت کے لئے میرے پاس آئے اس وقت بھی میں نے ان پر اس کا راز فاش نہیں کیا۔پھر ایک شب وہ خاتون میرے پاس آئی اور میرے دیئے ہوئے تمام دینار واپس کر کے مجھ سے کہا اللہ آپ کی اسی طرح پردہ پوشی فرمائے جس طرح آپ نے میری پردہ پوشی فرمائی۔میں نے اس سے کہا یہ دینار تو میری طرف سے بچہ کے لئے عطیہ تھا۔اسکی وفات کے بعد تم اس کی وارث ہو،اس لئے ان کا جو چاہو کرو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔

۱۵۷۶۶-ابو محمد بن حیان کا قول مروی ہے:

احمد بن مہدی بڑے ذی ثروۃ انسان تھے،لیکن وہ تمام مدائن علم پر خرچ کرتے تھے۔چالیس برس تک بلا بستر فرش پر سوئے۔

۱۵۷۶۷-احمد بن جعفر بن سعید،احمد بن مہدی عمر بن خالد مصری،عیسیٰ بن یونس،سفیان،منصور،ہلال بن یساف،اغر کے سلسلہ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۵۷۶۸-ابراہیم بن یوسف،احمد بن مہدی،سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ عبید اللہ،ابی،جدی،موسیٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

احد سے واپسی پر آپ علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر قرآنی آیت "رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ" تلاوت فرمائی ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے ان لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا اس وقت میں دو سبز کپڑوں میں ملبوس تھا۔آپ علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ان ہی میں سے ہے۔[۲]

۱۵۷۶۹-ابو عمر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن معروف،ابی یحیٰی بن سعید،ھیثم بن حکیم کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۔صحیح مسلم،کتاب الأشربة ۱۳۵،وسنن ابی داؤد ۳۸۴۵.ومسند الامام أحمد ۳/۱۰۰.وسنن الدارمی ۲/۹۶، والسنن الکبری للبیهقی ۷/۲۷۷،والمصنف لابن أبی شیبة ۸/۱۰۹.والکامل لابن عدی ۶/۲۱۳۷.

۲۔المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۷۶.وتاریخ ابن عساکر ۷/۸۰.وتفسیر ابن کثیر ۶/۳۹۴.وتفسیر القرطبی ۲۱/۹۴.

(۶۷۶) ہارون راعی

۱۵۷۷۰-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، ابوعبدالرحمٰن راعی، دحیم، ابن قدید، یحییٰ بن ابی خالد ابن ابی سعید انصاری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: ندامت توبہ کا نام ہے اور گناہ کر کے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۵۷۷۱-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، ابوعبدالرحمٰن، راعی، ہارون بن سعید، عبدالعزیز بن عمران، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح علی بن ابی طلحہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

قرآنی آیات ۳ ''یا ایھا الذین آمنو الاتقدموا'' کا مطلب قرآن وسنت کے خلاف بات نہ کرنا ہے۔

(۶۷۷) عباس بن اسماعیل

۱۵۷۷۲-ابی، احمد بن جعفر بن ہانی کے سلسلۂ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

ایک بار عباس بن اسماعیل کو بیماری کی حالت میں متاسف دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: بیماری کی وجہ سے ماہانہ تیس قرآن کریم کی تکمیل میں خلل آنے کی وجہ سے میں متاسف ہوں۔

۱۵۷۷۳-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن کوشہ اصبہانی، عباس طاہری، حسین بن فرج کے سلسلۂ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے:

اگر فضیلت جماعت میں ہے تو سلامتی وحدۃ میں ہے۔

۱۵۷۷۴-ابی، احمد بن عبداللہ بن خلتہ صفار، محمد بن یوسف صوفی، عباس بن اسماعیل بن طامدی، مکی بن ابراہیم بن موسیٰ بن عبیدۃ ربذی کے سلسلۂ سند سے محمد بن کعب قراظی کا قول مروی ہے:

میں نے ''توراۃ'' پر صحف ابراہیم، میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مخاطب کر کے اس سے کہتا ہے اے انسان تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا، تو کچھ بھی نہیں تھا عدم سے وجود میں تجھے لایا مادر بطن میں میں نے تیرے لئے آسانیاں کیں پھر فرشتے نے میرے حکم سے مادر بطن سے صحیح سلامت تجھے باہر نکالا پھر میں نے ہی تیرے والدین کے دل میں تیری محبت ڈالی انہوں نے تیری راحت کی خاطر بڑی تکالیف برداشت کی، خود آرام کرنے کے بجائے انہوں نے تجھے آرام کرایا۔ تیری خاطر گرمی، سردی برداشت کی، اور میں نے یہ سب کچھ کسی منفعت یا لالچ کے خاطر تیرے ساتھ نہیں کیا، لیکن جب تجھے میرا رب ہونا معلوم ہوا تو تو نے میری نافرمانی شروع کردی۔ کچھ ہوش کے ناخن لے۔ مجھ سے دعا کر میں تیری دعا کا جواب دینے والا ہوں۔ مجھ سے گناہوں پر معافی طلب کر میں غفور الرحیم ہوں۔

(۶۷۸) زکریا بن صلت

۱۵۷۷۵-زکریا بن صلت کا قول ہے:

اطاعت الٰہی سے انسان کے گناہوں کے لئے کوئی بڑا سفارشی نہیں ہے۔

۱۵۷۷۶-انہی کا قول مروی ہے:

بدعت کو دیکھنا بھی اس کی اعانت کے مترادف ہے۔

۱۵۷۷۷-احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس بن ایوب، زکریا بن صلت، عبدالسلام بن صالح، عباد بن عوام، عبدالغفار مدنی، سعید بن میتب کے

سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:[۱]

(۶۷۹) دوبھائی عبداللہ وہمام

۱۵۸۷۸-جعفر بن معبد، عبداللہ بن نعمان، فروۃ بن ابی عراء، علی بن مسہر، یوسف بن میمون، عطاء کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے۔[۲]

۱۵۷۷۹-عبدالرحمٰن بن محمد بن عمرو قرظی ہمام بن محمد بن نعمان، عباس بن یزید بن فضیل عمارۃ بن قعقاع، ابوزرعہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

دو کلمے زبان پر خفیف میزان میں ثقیل اور رحمٰن کو بڑے محبوب ہیں، وہ دو کلمے یہ ہیں۔(۱) سبحان اللہ وبحمدہ۔ سبحان اللہ العظیم۔[۳]

(۶۸۰) محمد بن فرج ودنکانی

۱۵۷۸۰-احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر محمد بن فرج، محمد بن عاصم بن عمرو ابواز ہر صواف بصری، ابوعاصم عمرو بن عثمان بن مقسم، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور عند اللہ افضل الاعمال ہیں۔[۴]

۱۵۷۸۱-ابوبکر محمد بن عبداللہ، ممشاد، ابوبکر محمد بن فرج، عبدالجبار، مروان، ابویعقوب، ولید بن عیزار، ابی عمرو کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے قرب الی الجنۃ عمل کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے نماز وقت پر ادا کرنا پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

۱۵۷۸۲-ابومحمد بن حیان، محمود بن فرج، ابوحجر، محمد بن عبید، اعمش، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے؛

ایک بار ابی کعب کو آپ ﷺ نے بیماری میں پچھنا لگوانے کے لئے طبیب کے پاس بھیجا۔

۱۵۷۸۳-ابومحمد، ابوعثمان کے سلسلۂ سند سے سعید بن عباس کا قول مروی ہے: متواضع انسان جمیع فضائل کا جامع ہوتا ہے۔ انسان کی حفاظت کے بعد انسان کے جمیع جوارح کی حفاظت ہوتی ہے۔ اخلاص کے بعد جمیع اعمال میں قوۃ آجاتی ہے۔

(۶۸۱) ابن معدان

۱۵۷۸۴-ابومحمد بن حیان کا قول مروی ہے:

۱۔ الاحادیث الضعیفۃ ۸۲۹. ولسان المیزان ۱۹۳۱/۲.

۲۔ کنز العمال ۱۰۲۳۶.

۳۔ صحیح البخاری ۱۰۷/۸. ۱۷۳. ۱۹۹/۹. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۱۰، وفتح الباری ۲۰۶/۱۱. ۵۶۶.

۴۔ تاریخ بغداد ۳۲۳/۱۴. وکنز العمال ۱۰۶۸۱. والدر المنثور ۲۲۰/۱.

ابن معدان، مستجاب الدعوات تھے، تصوف کے امام تھے، تصوف پر بہت عمدہ کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ انھی کا قول مروی ہے؛
اہل معرفت کے قلوب چار قسم پر ہیں۔

۱۵۷۸۵-ابی، احمد بن جعفر بن ہانی، کے سلسلہ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے؛

اسباب معرفت چار ہیں؛

(۱) پختہ عقل (۲) فطانت (۳) اہل خیر کی مجالس، (۴) شدۃ عنایت امور اربعہ مذکورہ کے سبب رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت کو قریب کرنے والی سب سے بڑی چیز شرک کی نفی ہے۔ اور افضل الاشیاء علم ہے۔ اور علم سے اصل مقصود اس کا نفع ہے۔ ورنہ تو غیر نافع علم کے حصول سے ایک کھجور کا اٹھانا بہتر ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے علم غیر نافع سے اللہ سے پناہ طلب کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ اے باری تعالیٰ میں غیر اللہ نافع سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے۔ نافع علم بہترین علم ہے۔ فقط علم کا حصول مخلوق سے ممکن ہے لیکن اس کا نفع کا حصول اللہ کے غیر سے ناممکن ہے۔ اور علم کی منفعت اطاعت الٰہی ہے۔ اور علم نافع اطاعت الٰہی اور غیر نافع معصیت الٰہی کا سبب ہے۔

۱۵۷۸۶-ابن معدان کا قول ہے:

عارفین کے قلوب ذکر کے مساکن ہیں اور قلب کی رعایت افضل الاعمال ہے۔ اور ذکر الٰہی قلب کی غذا ہے۔

۱۵۷۸۷-عارفین کی ہمتیں نفسانی لذتوں سے بلند ہوتی ہیں انکی بلند ہمتیں تو اپنے آقا کی محبت میں سرشار ہوتی ہیں۔ کیوں کہ اللہ انکے ساتھ ہوتا ہے اور اسکے پاس انکے لئے بہترین ٹھکانا اور بندوبست ہے۔

۱۵۷۸۸-ابن معدان کا قول مروی ہے:

قبل از موت ایمان لانا معتبر ہے۔

۱۵۷۸۹-ابن معدان کا قول ہے: اللہ تعالیٰ انسان کے قلب کو نور معرفت سے نوازنے کے بعد حکیمانہ باتوں سے بھی اسے نوازتے ہیں صدق اختیار کرنے والے کو رضاء الٰہی انعام کے طور پر ملتی ہے۔

۱۵۷۹۰-گزشتہ پر عدم تاسف اور آئندہ کا اہتمام من جانب اللہ توفیق کی علامت ہے۔

مناجات الٰہی میں مشغول ہونے والے کو جلد نعماء الٰہیہ حاصل ہو جاتی ہیں۔

۱۵۷۹۱-احمد بن اسحٰق، محمد بن یوسف بن معدان صوفی، عبداللہ بن محمد بن سندی، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: شب کو انسان پر وصیت نامہ لکھ کر سونا ضروری ہے۔

۱۵۷۹۲-احمد، محمد بن یوسف، عبداللہ، ابن نمیر، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: غلام کو آقا کی خدمت اور اللہ کی عبادت کرنے پر ڈبل ثواب ملتا ہے۔[۱]

۱۵۷۹۳-احمد، محمد، ابراہیم بن سلام، یحیٰی بن سلیم، عبیداللہ، نافع، کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے گھروں کے سانپ کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۹۴-ابو مسلم عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد واعظ، ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن معدان، ابو صالح محمد بن زنبور، حارث بن عمیر، حمید کے

۱۔ صحیح البخاری ۱۹۶/۳. ومسند الامام احمد ۲۰/۲. وتاریخ بغداد ۳۶۵/۱۲. وتخریج الاحیاء ۲۲۰/۲. وتاریخ اصبھان ۱۱۳/۱.

سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

اے لوگو صدقہ کرو اس لئے کہ اس کے ذریعہ تم دوزخ سے آزاد کئے جاؤ گے۔[1]

۱۵۷۹۵-ابو مسلم عبدالرحمٰن بن محمد، محمد بن یوسف بن معدان، نصر بن علی جہضمی، نعمان بن عبداللہ، ابوظلال، کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: لوگ سلام میں بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔[2]

(۶۸۲) ابوحسن بن سہل

۱۵۷۹۶-ابوعبداللہ احمد بن اسحٰق شعار کے سلسلۂ سند سے علی بن سہل کا قول مروی ہے؛

میں نے کبھی بھی ایک ولی اور دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کیا، ابوحامد اور ابوجعفر کے حوالہ سے علی بن سہل کا قول مروی ہے، میں نے شوق سے قضائۂ قبول کیا، لیکن اس کے بعد میں شوق سے کوئی چیز نہیں کھا سکا۔ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوگیا، اس میں میں نے ایک عالیشان محل دیکھا، میں نے اس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کس کا ہے، مجھے بتایا گیا کہ یہ محل محمد بن یوسف کا ہے، اس کے بعد میں نے اسی جیسا ایک دوسرا محل دیکھا میں نے اس کے بارے میں وہی سوال کیا؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ابوحسن بن سہل کا ہے۔ اس کے بعد میں بیدار ہوگیا۔

۱۵۷۹۷-ابوحسن بن سہل کا قول ہے:

میری موت دیگر لوگوں کی طرح بیماری میں نہیں آئیگی، بلکہ دعاء کی حالت میں میری موت آئیگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام مردوں پر رحم فرمائے۔

۱۵۷۹۸-سلیمان احمد، علی بن سہل، صوفی اصبہانی، ابن مہدی، علی بن صالح، قاسم بن معن، حمید الطویل کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اپنے بھائی چاہے وہ مظلوم ہو یا ظالم کی مدد کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ظالم کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ظلم سے منع کرنا اس کی مدد ہے۔

(۶۸۳) احمد بن جعفر بن ہانی

۱۵۷۹۹-ابی، احمد بن جعفر کا قول مروی ہے:

عبادت الٰہی کے بعد انسان کو من جانب اللہ انوار و مشاہدات سے نوازا جاتا ہے۔ ورنہ اسے یہ چیزیں عطا نہیں کی جاتیں۔ اللہ کو ترجیح دینے والے کو اللہ دنیا کی ناپاکیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۸۰۰-انہی کا قول مروی ہے:

دنیا کو حصول جنت کا ذریعہ بنانے والے کو دنیا کی گمراہیوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰۶/۳، وکشف الخفا ۳۶۳/۱. والترغیب والترهیب ۲۰/۲. والدر المنثور ۳۵۵/۱، وکنز العمال ۱۵۹۷۹. ۱۶۰۸۶.

۲۔ کنز العمال ۲۵۲۶۴.

۱۵۸۰۱-انہی کا قول ہے:

قلب میں خشیت کے ساکن ہونے کے بعد جوارح کو بھی اطاعت الٰہی کی توفیق عطا کردی جاتی ہے۔

۱۵۸۰۲-احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف، عبداللہ بن عبدالوہاب، ابی مسہر، حکم بن ہشام، یحییٰ بن سعید، ابوقرۃ، ابوخلاد کے سلسلۂ سند سے فرمان نبوی ﷺ منقول ہے:

جب تم دنیا میں کسی زاہد اور کم بات کرنے والے کو دیکھو تو اسکا قرب اختیار کرو کیوں کہ ایسا شخص صاحب اطاعت ہوتا ہے۔[1]

۱۵۸۰۳-ابی، احمد بن جعفر، محمد بن یوسف، عبداللہ بن عبدالوہاب، عبداللہ بن سابق کے سلسلۂ سند سے موسیٰ بن طریف کا قول مروی ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سوئے ہوئے شخص کو بیداری کا حکم دیا، اس نے کہا میں دنیا کو خیر باد کہہ چکا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تم سو جاؤ۔

(۶۸۴) محمد بن حسین خشوع

۱۵۸۰۴-عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد واعظ، ابوعبداللہ، محمد بن حسین خشوعی، جعفر بن امیۃ، محمد بن ایوب رازی، اصمعی، ابوبکر بن عیاش کے سلسلۂ سند سے عاصم بن ابی نجود کا قول مروی ہے:

مؤمن پر دو فکریں لازم ہیں۔(۱) معاش کی فکر، (۲) معاد (آخرت) کی فکر۔

۱۵۸۰۵-ابومسلم محمد بن ابراہیم غزالی، محمد بن حسین خشوعی، عابد حسین بن عبداللہ بن حسن، ابوبکر بن خلاد، یحییٰ، عبداللہ، نافع، صفیۃ کے سلسلۂ سند سے بعض ازواج مطہرات کا قول مروی ہے:

کاہن سے سوال کرنے والے کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔[2]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۳۲۵/۹۔ وتخریج الاحیاء ۲۱۵/۴، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۲۹، ومجمع الزوائد ۳۰۲/۱۰۔

۲۔ السنن الکبری للبیہقی ۱۳۸/۸، وصحیح مسلم کتاب السلام ۱۲۵۔ والترغیب والترہیب ۳۶/۴۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۵۹۵۔ وشرح السنۃ ۱۲۸/۱۲۔

اہل شام کے مشہور عابدوں کی جماعت کے اسماء

عامر بن ناجیۃ، حسن بن محمد بن یزید، لقی ذوالنون، احمد بن ابی الحواری، حسن بن علی بن سعید ابوعلی سنبلانی، زید بن بندار وغیرہ، ابوجعفر، محمد بن جذی العابد۔ محمد بن العباس بن خالد، عبداللہ المحدث، محمد ابن عیسی بن یزید السعدی، ابوبکر الطرسوسی، مسعود بن یزید، ابوعمران موسیٰ بن ابراہیم الصوفی، عمر بن عبدالرحیم بن شبیب المقری، عبیداللہ بن احمد بن عقبۃ المحدث، محمد بن الحسین الجوربی، سہل بن عبداللہ، ابوعبداللہ صالحانی، احمد بن جعفر القطان، احمد بن میمون، ابوجعفر احمد بن قادۃ، ابوبکر بن خارج، عبیداللہ بن یحیٰ ابوعبدالرحمٰن المدینی، احمد بن محمد بن عمر بن ابان العبدی، محمد بن یوسف، محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن سیاہ المذکور، محمد بن جعفر بن حفص المعدل المغازلی، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ممشاذ المعروف، احمد بن بندار، اسحٰق، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن الحسن الکسائی المقری، عبدالرحمٰن بن محمد بن ششتاہ القرطمی الموذن، محمد بن حیان، محمد بن جعفر، سلیمان بن شبیب عبیداللہ بن یزید، ابی مسعود، حسین المروزی، عبدالجبار بن العلاء، عبدالعزیز بن محمد بن الحسن، ابوبکر عبداللہ بن ابراہیم بن واضع، عمر، ابوجعفر محمد بن الحسین بن منصور، علی بن الحسین۔

والحمد لله وحده أولا وآخرا ظاهرا وباطنا
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔

ختم شد

حصہ دہم
حلیۃ الاولیاء کی تمام مجلدات مکمل ہوئیں

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حِلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حِلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ و نصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com

حلیۃ الاولیاء